
جواهر اللغات

مطبع احمدی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

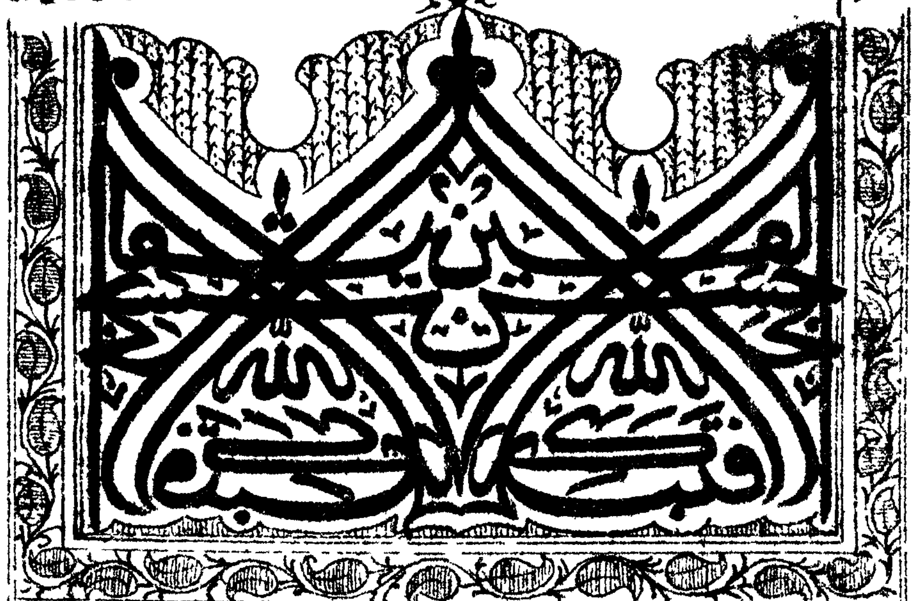
الحمد للہ الذی نزل الفرقان علی عبدہ لیکون للعالمین نذیرا ۝ الذی لہ ملک السموات
والارض ولم یتخذ ولدا ولم یکن لہ شریک فی الملک وخلق کل شیء فقدرہ تقدیرا ۝
والصلوٰۃ والسلام علی نبیہ وحبیبہ الذی قال اللہ تعالیٰ فی حقہ یا ایہا
النبی انا ارسلناک شاہدا ومبشرا ونذیرا وداعیا الی اللہ باذنہ وسراجا
منیرا ۝ وعلی آلہ واصحابہ وازواجہ اجمعین تصلیۃ وتسلیما دائما ابدا الآبدین

بعد حمد وصلوٰۃ کے یہ عاجز خاکسار ہیچمیرز ہیچمدان امیدوار رحمت خداوند دوجہان کمترین
محمد عبدالحکیم لکھنوی تجاوز اللہ عن ذنبہ الجلی والخفی ناظرین کتاب ہذا کی خدمت بابرکت
عرض پرداز ہے کہ باعث تحریر اس مختصر التفاسیر کا یہ ہے کہ جناب مخدومی ومعظمی خیرخواہ کافۂ
رفاہ جوی اہل اسلام ہمدرد قوم مقبول بارگاہ منان سراپا خلق واحسان جناب حاجی
محمد عبدالستار خان صاحب سلمہ اللہ الواہب نے ایکدن مجھسے ارشاد فرمایا کہ
علمای دین کی توجہ سے ہماری اردو زبان میں بھی کلام مجید کی بڑی بڑی تفسیریں
[illegible] آ گئے اور [illegible] سے بڑے فیض و[illegible]

مسلمان ہوئے اونکے پڑھنے سے شاد ۔۔۔ ہر اک کو ملی اونسے دل کی مراد

لیکن زمانۂ حال پر نظر کرنے سے ایک ایسی مختصر تفسیر کی زیادہ ضرورت معلوم ہوئی
ذیل کو شامل اور باوصف اختصار جملہ مقاصد کی حامل ہو۔ اسکا سبب یہ ہے کہ اکثر اہل اسلام
اطفال خردسال کو صرف تبرکاً قرآن مجید پڑھاتے ہیں اور معانی ومطالب کے طرف
کبھی خیال نہیں فرماتے اسی باعث سے وہ اطفال نماز میں پڑھنے کی چھوٹی چھوٹی

معانی و مطالب سے بھی ناواقف رہجاتے ہین اور بعض شخص علم انگریزی یا اور علوم مین مصروف ہو جاتے ہین کہ بوجہ طوالت تفاسیر وغیرہ کتب عربی کے پڑھنے سے بالکل محروم رہجاتے ہین جسکے باعث اونکے عقائد مین فتور پڑجاتے ہین دوسرے یہ کہ بعض دیندار شائق ایسے ہین جو دل سے ایسی کتابون کا دیکھنا اور پڑھنا چاہتے ہین مگر بوجہ کم مائگی بڑی بڑی تفاسیر کے خریدنے سے کف افسوس ملکر رہجاتے ہین تیسرے اکثر وظیفہ خوان جو آیات قرآنی کو بے سمجھے معانی و مطالب کے اپنا ورد بناتے ہین اثر قبولیت دعا بہت کم پاتے ہین پس ان لوگون کے واسطے قرآن شریف کے دو ایک سیپارون اور چند متفرق سورتون کی ایک مختصر تفسیر اردو بامحاورہ عام فہم مع شان نزول ایسی لکھنی چاہیے جس سے ہر ایک فائدہ پائے لڑکے اسکے پڑھنے سے نماز کی سورتونکے معانی و مطالب سے واقف ہو جائین وظیفہ خوان اثر قبولیت زیادہ پائین کم مایہ لوگ ہاتھون ہاتھ بصد شوق لیجائین لہذا اس عاجز نے حسب ارشاد جناب ممدوح الاوصاف چند تفاسیر اور کتب احادیث سے اقتباس کرکے پارہ الم و سورہ یوسف و سورہ مریم و سورہ یٰسین و سورہ والصافات و سورہ حم سجدہ و سورہ دخان و سورہ فتح و سورہ سورہ رحمٰن و سورہ واقعہ و سورہ جمعہ و سورہ تغابن و سورہ طلاق و پارہ تبارک الذی و پارہ عم کی تفسیر مع اندراج مطالب ضروری شان نزول آیات لکھی اور جواہر التفاسیر نام رکھا اللہ تعالے جل شانہ سے امید ہو کہ اپنے فضل و کرم سے مقبول فرماوے اور اہل اسلام کو اسکے پڑھنے کی توفیق دے اور اس امر خیر کے بانی مبانی جناب حافظ صاحب موصوف کو اونکے مقاصد دلی پر کامیاب کرے اونکی سعی و کوشش مشکور فرماوے ؎ سعی ونکی ہوای خدا مشکور ÷ اجر دے نیک ہون مسرور ÷ رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ۔ ناظرین باتمکین سے امید ہے کہ جہان سہو یا غلطی پائین دامن اصلاح سے چھپائین اور اگر اس سے نفع اوٹھائین تو جناب حافظ صاحب ممدوح اور عاجز کو دعاے خیر سے فراموش نہ فرمائین واللہ سمیع مجیب وھو بالاجابۃ قریب وصلی اللہ علی خیر خلقہ محمد وآلہ واصحابہ اجمعین



بِسۡمِ اللّٰہِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِیۡمِ

بِسۡمِ اللّٰہِ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے اَلرَّحۡمٰنِ جو بخشنے والا ہی عالم کا یا بخشنے والا ہی روزی کا مومنون اور کافرون کو دار دنیا مین اَلرَّحِیۡمِ مہربان یعنے اپنی مہربانی بخشنے والا پناہ دینے والا مومنون کو آخرت مین بلاؤنسے نجات دینے والا نہ کافرون کو

سُوۡرَۃُ الۡفَاتِحَۃِ مَکِّیَّۃٌ وَہِیَ سَبۡعُ اٰیَاتٍ

سورۂ فاتحہ مکیہ ہے اسمین سات آیتین اور پچیس[۲۵] کلمے اور ایک سو تئیس[۱۲۳] حرف مین۔ ابی بن کعب رضی اللہ تعالے عنہ نقل کرتے ہین کہ جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم نے فرمایا ہی کہ جسنے سورۂ فاتحہ کو پڑہا گویا اوسنے دو حصے قرآن شریف کے پڑہے اور ایک روایت مین ہی کہ گویا اوسنے تمام قرآن شریف پڑہا اور ہر مومن مرد و عورت کی طرف سے فقرا کو صدقہ دیا۔ اس سورت کی **شان نزول** ابن عباس رضی اللہ عنہ سے یون منقول ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اپنے بعض اصحاب کے ساتھ مکہ کے باہر جنگل کیطرف تشریف لے گئے تھے اتفاقاً شہر شام کے سات سوداگر مال و متاع

سے نہایت بھرے پڑے اور بھرے چلے آتے تھے جب آنحضرت کے ملاحظے سے گذرے
تو آپنے مسلمانوں پر شفقت کی نظر سے فرمایا کہ کاش یہ مال مومنون کے ہاتھ آتا تو اس سے
انکے بہت سے دنیاوی کام انصرام پاتے اسیوقت حق سبحانہ وتعالے نے یہ سورۃ شریف
نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اے میرے دوست مین نے کافرونکو سات سوداگر مال ودولت
سے بھرے پڑے صرف اسلیے دیے کہ دنیاوی امورات کی درستی مین رہین اور تمکو اے
میرے حبیب اور تمہارے دوستون کو سات آیتون کی سورۂ فاتحہ بخشی جسمین توحید کا بیان
ہے اور عبادت ہے اسکے بعد یہ آیت شریف نازل ہوئی لَا تَمُدَّنَّ عَيْنَيْكَ إِلَىٰ مَا مَتَّعْنَا بِهِ
أَزْوَاجًا مِّنْهُمْ یعنے نہ دیکھ تو اے دوست میرے اوس چیز کو جو ہمنے کافرون کو دی وَ
لَا تَحْزَنْ عَلَيْهِمْ اور نہ غم کھا اپنے یارون کے گروہ پر کیونکہ اونکا کام بنانے والا مین خود
ہون پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہی سورۃ اُتری ہے اسیواسطے اسکا نام حدیث
شریف مین اُمُّ الْكِتَاب اور اُمُّ الْقُرْآن ہے یا اس باعث سے کہ قرآن شریف کے
تمام علوم کی یہ سورۃ جامع ہے اسطور پر کہ قرآن کریم مین جسقدر بیان حمد وثنای پروردگار کا
ہے اوس سب پر کلمہ اَلْحَمْدُ شامل ہے اور جو کچھ تمام قرآن مین اللہ تعالے کے نامون اور
صفات وحدانیت وربوبیت کا بیان ہے وہ سب ان دو پاک نامون یعنے لِلّٰهِ اور
رَبِّ کے معانی مین داخل ہے اور جو کچھ کہ قرآن شریف مین فرشتون اور پیغمبرون اور
آدمیون اور حیوانات اور تمام مخلوقات کا بیان ہے وہ الْعٰلَمِيْنَ سے ہویدا ہے
اور جو کچھ سارے کلام مجید مین رحمت اور بخشش کا مذکور ہے وہ سب لفظ اَلرَّحْمٰن سے
ہویدا ہے اور جو کچھ تمام قرآن مین عفو وبخشش اور مہربانیون کا بیان ہے وہ سب کلمہ اَلرَّحِيْم
سے آشکار اور جو کچھ تمام قرآن مین روز قیامت کا ذکر اور دہشت اور حساب وکتاب اور
دوزخ کا مذکور اور اوسکے عذاب وعقاب اور بہشت کا تذکرہ اور اوسکے آرام ثواب کا بیان
ہے وہ سب مَالِكِ يَوْمِ الدِّيْنِ سے ظاہر ہے اور جو کچھ تمام کلام مجید مین عبادت

اور عجز و انکسار اور بجا آوری احکام اور ترک منہیات کا ذکر ہے وہ سب کلمہ اِیَّاکَ نَعْبُدُ
مین موجود ہے اور جو کچھ فرقان حمید مین مدد اور توفیق اور مہربانی اور نصرت اور خواہش طاعت
اور پرستش کا ذکر ہے وہ سب وَاِیَّاکَ نَسْتَعِیْنُ مین پایا جاتا ہے اور جو کچھ
قرآن بزرگ مین ہدایت اور رشد اور اسلام پر ثابت رہنے اور عاجزی و زاری کے ساتھ
دعا کرنے کا بیان ہے وہ سب اس کلمہ دعائیہ یعنے اِھْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِیْمَ
سے آشکارا ہے اور جو کچھ قرآن پاک مین فرشتون اور پیغمبرون اور صدیقون اور شہیدون
کی تعریف کا مذکور ہو وہ سب صِرَاطَ الَّذِیْنَ اَنْعَمْتَ عَلَیْھِمْ سے نمودار
اور جو کچھ تمام قرآن کریم مین کافرون اور جہودون اور ترساؤن اور مشرکون اور بت پرستون
کا ذکر ہے اوسے بریت چاہنا غَیْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَیْھِمْ سے بخوبی ظاہر ہے۔
اور جو کچھ قرآن شریف مین بدعتیون اور نفس کی خواہش پر چلنے والون اور گمراہون کی
برائی مذکور ہے اوسے کلمہ وَلَا الضَّآلِّیْنَ نے بخوبی ظاہر کر دیا ہے۔ اور ایک
سبب اسکے اُم القرآن ہونے کا یہ بھی ہے کہ یہ ابتدا سے قرآن شریف مین مندرج ہوئی

تفسیر سورۂ فاتحہ بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ سب شکر اور ثنا ثابت ہو خداوند تعالے کے لیے رَبِّ الْعٰلَمِیْنَ
کہ پیدا کرنے والا اور پالنے والا تمام عالمون کا ہے۔ مش احوال عالم مین لکھا ہے کہ ایک
روایت سے چالیس ہزار اور ایک روایت سے اسّی ہزار اور ایک روایت سے
اٹھارہ ہزار عالم ہین اونمین سے آدھے خشکی مین اور آدھے تری مین ہین اونہین مین
ایک عالم انسان بھی ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ احوال عالم بیان کرنے
کا مجھے حکم نہین ہے اور نہ تمہارے کانون مین اوسکے سننے کی طاقت ہو اَلرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ
بخشنے والا مہربانی کرنے والا ہو مٰلِکِ یَوْمِ الدِّیْنِ مالک ہو انصاف کے دن کا
یعنے روز قیامت کا اگرچہ پروردگار سب دنون کا مالک ہے لیکن یہان روز قیامت کا تذکرہ

اسوجہ سے کیا گیاہے کہ دنیا کے بڑے بڑے مالدار جواپنے تئین مالک و مختار تصور کرتے ہین اونمین سے کسیکو یہ قدرت نہوگی کہ اوسدن حرف ملکیت زبان پر لاوے اِيَّاكَ نَعْبُدُ ہم تیری ہی بندگی کرتے ہین وَاِيَّاكَ نَسْتَعِيْنُ اور ہم تجھی سے مدد مانگتے ہین اِهْدِنَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ چلا ہمکو راہ سیدہی درست صِرَاطَ الَّذِيْنَ راہ اون لوگون کی اَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ جنپر تونے انعام کیا یعنے جنکو تونے نعمت عنایت کی اور جنپر تونے فضل کیاہے غَيْرِ الْمَغْضُوْبِ عَلَيْهِمْ نہ راہ اونکی جنپر تو غصے ہوا اور تونے اپنا غضب و نیز ظاہر کیا وَلَا الضَّآلِّيْنَ اور نہ راہ گمراہون اور نافرمانی کرنے والون کی اٰمِيْنَ ایساہی ہواے پروردگار عالمونکے یہ سورت حمد اور ثنا اور تحیت اور دعاکے مضمون مین اللہ تعالےٰ کے حضور سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی اور گویا اللہ تعالےٰ نے یہ سورت بندون کی زبان سے فرمائی کہ اسطرح سے کہا کرین۔ پس اسکے پڑہنے کے بعد آمین کہنا ضروری اور لازمی ہے

سُوْرَةُ الْبَقَرَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ مِائَتَانِ وَسِتٌّ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورهٔ بقره مدنیہ ہے اور اسمین دو سو چھیاسی آیتین اور چھہ ہزار اکیس کلمے اور پچیس ہزار پانسو حرف ہین۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ آنحضرت نے فرمایاہے کہ جو کوئی سورهٔ بقره کو پڑہا کرے خداے تعالےٰ اوسپر رحمت اور عنایت نازل فرماوے اور اوسکو ایک برس کی نیکی کا ثواب ملے اور جادو سحر وغیرہ اوسپر اثر نہ کرسکے اور اسکے پڑہنے مین بہت سے فائدے اور برکتین ہین اور نہ پڑہنے مین حسرت اور حرکت الٓمّٓ ان حرفون مین قرآن کا بہید ہے اور کسیکو اسکے معنونکی خبر نہین لیکن مفسرون نے لکھاہے کہ مراد ان حرفون سے اَنَا اللّٰهُ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ہے۔ یعنے ہم ہین خدا جانتے ہین جو لوگ نہین جانتے۔ ذٰلِكَ الْكِتٰبُ یہ کتاب ہے جسکے آنے کی پہلے سے خبر تھی۔ لَا رَيْبَ فِيْهِ کچھہ شک وشبہہ نہین ہے اسمین

شان نزول سبب اس آیت شریف کے نازل ہونے کا یہ ہے کہ کفار خصوصاً مالک
ابن ضیف یہودی مومنون کے دلمین شک شبہہ ڈالتا تھا اور کہتا تھا کہ یہ وہ کتاب نہین
ہے جسکے آنے کی اگلی کتابون مین خبر دی گئی تھی اور بعضے قرآن کو معاذ اللہ افترا اور
اختراع اور کلام شاعرانہ خیال کرتے تھے اور اوسکے سچے ہونے پر یقین نہ لاتے تھے اللہ
تعالے نے اس شک کو رفع کرکے مومنون کی تعریف اور کافرونکی مذمت مین یہ آیتین
نازل فرمائین۔ هُدًى لِّلْمُتَّقِينَ ۝ راہ دکھانے والی ہی خاص پرہیزگارونکو
الَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِالْغَيْبِ وہ لوگ جو ایمان لاتے ہین خدائے تعالے پر بن
دیکھے سچے دل سے اور وہ لوگ ایسے ہین وَيُقِيمُونَ الصَّلٰوةَ برپا رکھتے ہین
نماز پنجگانہ وَمِمَّا رَزَقْنٰهُمْ يُنْفِقُونَ ۝ اور ہمارا دیا کچھ خرچ کرتے ہین یعنے جو کچھ
ہمنے دیا ہی اوس سے قوت بسری کرتے ہین اور ہماری راہ مین خرچ کرتے ہین جب
یہ آیت نازل ہوئی تب یہود کہنے لگے کہ یہ تو خدائے تعالے نے ہماری شان مین نازل کی
ہی۔ ای محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) کیا ہم بے دیکھے خدا کے مقر نہین یا ہم بیت المقدس کیطرف
نماز نہین پڑھتے اور نفقہ نہین کرتے ہم تو یہ سب کرتے ہین پس خدائے تعالے نے اونکے
قول کی تردید اور مومنونکی تعریف مین یہ آیت شریف نازل فرمائی جس سے لاجواب ہوگئے
وَالَّذِينَ يُؤْمِنُونَ بِمَا أُنْزِلَ إِلَيْكَ اور وہ لوگ ایسے ہین کہ ایمان لاتے ہین
اوسپر جو اوترا تیری طرف ای محمد صلعم یعنے قرآن شریف وَمَا أُنْزِلَ مِنْ قَبْلِكَ
اور ایمان لاتے ہین اوسپر جو اُترا تجھسے پہلے یعنے توریت اور انجیل اور زبور اور اور
پیغمبرون کے صحیفے۔ برخلاف یہودیون کے کہ وہ سوای توریت کے اور کتابون اور
پیغمبرون کو نہین مانتے وَبِالْاٰخِرَةِ هُمْ يُوقِنُونَ ۝ اور آخرت کو وہ یقین
جانتے ہین یعنے قیامت کا آنا برحق جانتے ہین بخلاف یہود کے کہ وہ قیامت کے منکر ہین
أُولٰئِكَ عَلٰى هُدًى مِّنْ رَّبِّهِمْ ۚ وہ لوگ کہ جنکی یہ تعریفین ہین وہی

ہین ہدایت پر اپنے رب کی اپنے پروردگار کی مدد سے وَاُولٰٓئِکَ هُمُ
الْمُفْلِحُوْنَ ۝ اور وہی گروہ ہی فلاح پانے والا یعنے وہی مراد کو پونہچے۔ یہ آیتین جو
مذکور ہوئین صحابہ اور مؤمنون کی شان مین تھین اب آگے اللہ تعالےٰ کافرونکی
برائی بیان فرماتا ہے اِنَّ الَّذِیْنَ کَفَرُوْا سَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ۝ وہ لوگ جو منکر ہوئے برابر ہے اونکو تو
ڈراوے کہ نہ ڈراوے وہ ایمان نہ لاوین گے خَتَمَ اللّٰهُ عَلٰی قُلُوْبِهِمْ وَ
عَلٰی سَمْعِهِمْ مہر کر دی ہے خدای تعالےٰ نے اونکے دلون پر اور اونکے کانون پر
وَعَلٰٓی اَبْصَارِهِمْ غِشَاوَةٌ اور اونکی آنکھون پہ پردہ ہے تاکہ راہ راست نہ دیکھین
وَلَهُمْ عَذَابٌ عَظِیْمٌ ۝ اور اونکے لیے بڑا عذاب ہے۔ یہ آیتین ابوجہل اور عتبہ
اور شیبہ وغیرہ کافرون کے حق مین نازل ہوئین۔ اب آگے منافقون کے حق مین
ارشاد ہوتا ہے وَمِنَ النَّاسِ مَنْ یَّقُوْلُ اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَبِالْیَوْمِ الْاٰخِرِ
وَمَا هُمْ بِمُؤْمِنِیْنَ ۝ اور بعضے آدمیون مین سے وہ ہین جو کہتے ہین ہم ایمان
لائے اللہ پر اور قیامت کے دن پر۔ اور نہین ہین وہ ایمان والون سے ہرگز بلکہ
اونکی حالت یہ ہے یُخٰدِعُوْنَ اللّٰهَ وَالَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ج فریب دیتے ہین اللہ
کو اور ایمان والون کو وَمَا یَخْدَعُوْنَ اِلَّآ اَنْفُسَهُمْ وَمَا یَشْعُرُوْنَ ۝
اور نہین فریب دیتے کسیکو مگر اپنے نفسون کو اور وہ نہین سمجھتے ہین فِیْ قُلُوْبِهِمْ
مَّرَضٌ فَزَادَهُمُ اللّٰهُ مَرَضًا ج اونکے دلون مین آزار ہے کفر اور نفاق کا
پس زیادہ دیا اللہ نے اونکو آزار۔ وَلَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ بِمَا کَانُوْا
یَکْذِبُوْنَ ۝ اور اونکے لیے ہے عذاب دکھ دینے والا اسواسطے کہ وہ جھوٹ
کہتے تھے وَاِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَا تُفْسِدُوْا فِی الْاَرْضِ قَالُوْٓا اِنَّمَا نَحْنُ
مُصْلِحُوْنَ ۝ اور جب کہا اونسے نہ بدکاری کرو زمین مین کہتے ہین ہمارا کام

ع ١
وقف لازم

تو سنوارنا ہی اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ الْمُفْسِدُوْنَ وَلٰكِنْ لَّا يَشْعُرُوْنَ ۝ خبردار ہو
وہی ہین بدی کرنے والے اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) تجسے اور تمھارے یارون سے لیکن
وہ شعور نہین رکھتے کہ اپنی بدفعلی کو سمجہین شان نزول اس آیت کی یہ ہو کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے عبد اللہ بن مسعود اور جعفر طیار رضی اللہ عنہما کو نجاشی اور عبد اللہ
ابن سلام کے پاس دعوت اسلام کے لیے حبشے کو بہیجا راستے مین شام کے کچہ سوداگر ملے
اونمین عبد اللہ بن سلام بہی تہا اوسے دیکھکر عبد اللہ بن مسعود نے یہ آیت پڑہی عبد اللہ بن
سلام نے یہ آیت سنکر اپنے سر پہ ہاتہ پہیرا اور کہا درست ہی اور احوال دریافت کرکے مدینے مین
آیا اور ایمان لایا آنحضرت سے عرض کی کہ مین گروہ بنی عرتہ کا سردار ہون اور امید ہی کہ میرے
کہنے سے وہ ایمان لاوینگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوس گروہ کے سب لوگون کو
بلایا اور عبد اللہ بن سلام کو اونکے روبرو کرکے پوچہا کہ یہ کون ہین انکا حال بیان کرو سبنے
جواب دیا کہ یہ ہمارے سردار ہین توریت کے عالم ہین آپنے پہر مکرر دریافت فرمایا وہی جواب
اوس گروہ نے پہر دیا پہر عبد اللہ بن سلام نے باہر آکر دعوتِ اسلام کی اور جو کچہ حال توریت
مین آنحضرت کی شان مین مندرج تہا اوسکی مطابقت ظاہر کردی مگر کافرون نے قبول نہ
کیا اور سوال ابن سلام کا یہ جواب دیا جیسا کہ فرمایا اللہ تعالے نے وَاِذَا قِيْلَ
لَهُمْ اٰمِنُوْا كَمَآ اٰمَنَ النَّاسُ اور جب کہا جاتا ہی اونسے ایمان لاؤ جسطرح سے
اور لوگ ایمان لائے ہین قَالُوْٓا اَنُؤْمِنُ كَمَآ اٰمَنَ السُّفَهَآءُ ؕ کہتے ہین کیا
ہم ایمان لائین جیسے ایمان لائے ہین جاہل بے عقل اَلَآ اِنَّهُمْ هُمُ السُّفَهَآءُ
وَلٰكِنْ لَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ خبردار ہو بیشک وہی ہین بے وقوف جاہل لیکن نہین جانتے
وَاِذَا لَقُوا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا قَالُوْٓا اٰمَنَّا ۚ اور جب ملتے ہین مسلمانون سے
کہتے ہین ایمان لائے ہم - ایکدن ابن اُبی منافق اور اوسکے یارون سے حضرت علی
رضی اللہ عنہ سے ملاقات ہوئی وہ سب منافق خوشامد کی راہ سے آپکی تعریفین کرنے لگے

حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے فرمایا ای ابن اُبی خدا سے ڈر نفاق کی باتین نہ کر ابن اُبی
نے کہا ای ابوالحسن نفاق کی نسبت ہماری طرف کرتے ہو حالانکہ ہم بھی سچے مومن ہین
پس خداوند تعالےٰ نے اوسکے کلام کے رد کرنے کے لیے یہ آیت نازل فرمائی وَإِذَا
خَلَوْا إِلَىٰ شَيَاطِينِهِمْ قَالُوا إِنَّا مَعَكُمْ إِنَّمَا نَحْنُ مُسْتَهْزِئُونَ ○
اور جب اکیلے جاتے ہین اپنے شیطانون یارون کے پاس کہتے ہین ہم تمھارے ساتھ
ہین ہم تو مسلمانون سے ہنسی کرتے تھے اللَّهُ يَسْتَهْزِئُ بِهِمْ وَيَمُدُّهُمْ
فِي طُغْيَانِهِمْ يَعْمَهُونَ ○ خدا تعالےٰ بھی اونسے ہنسی کرتا ہے
اور مہلت دیتا ہے اونکو اونکی گمراہی مین کہ بہکے رہین أُولَٰئِكَ الَّذِينَ اشْتَرَوُا
الضَّلَالَةَ بِالْهُدَىٰ یہ وہی لوگ ہین جنہون نے مول لی راہ کے بدلے گمراہی
فَمَا رَبِحَتْ تِجَارَتُهُمْ وَمَا كَانُوا مُهْتَدِينَ ○ پس کچھ فائدہ نہ دیگی
سوداگری اونکی اور نہونگے راہ راست پانے والے مَثَلُهُمْ كَمَثَلِ الَّذِي
اسْتَوْقَدَ نَارًا مثال اونکی مانند مثال اوس شخص کے ہے جسنے اندھیری رات
مین آگ سلگائی فَلَمَّا أَضَاءَتْ مَا حَوْلَهُ ذَهَبَ اللَّهُ بِنُورِهِمْ
وَتَرَكَهُمْ فِي ظُلُمَاتٍ لَا يُبْصِرُونَ ○ پھر جب آگ خوب جلی اور روشنی
ہوئی اوسکے گرداگرد لے گیا اللہ تعالےٰ نور اونکی آنکھون کا اور چھوڑا اونکو اندھیرے
مین کہ نہین سوجھتا اونہین صُمٌّ بُكْمٌ عُمْيٌ فَهُمْ لَا يَرْجِعُونَ ○ بہرے
ہین گونگے ہین اندھے ہین سو وہ نہین پھرینگے یعنے حق بات سننے اور کہنے اور راہ راست
دیکھنے کے لیے اونکے کان اور زبان اور آنکھین نہین۔ مطلب اسکا یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ نے
نبی سے دین اسلام روشن کیا خلق نے اوس روشنی مین راہ پائی اور منافق اوسوقت
اندھے ہو گئے پھر آنکھ مین جب روشنی نہو تو مشعل کیا کام آوے کاش نرا اندھا ہو تو کسی
کو پکارے یا کسی کی بات سنے اور جب بہرا اور گونگا بھی ہو تو وہ کیونکر راہ پر آوے

منافقون کو نہ عقل کی آنکھ ہے کہ دیکھکے پہچانین نہ مرشد کی طرف رجوع ہو کہ وہ ہاتھ پکڑ کے
نہ حق کی بات پر کان رکھتے ہین پس ایسے شخصون سے توقع نہین کہ وہ راہ پر پھر آدین
اَوْ كَصَيِّبٍ مِّنَ السَّمَآءِ فِيهِ ظُلُمٰتٌ وَّرَعْدٌ وَّبَرْقٌ ۚ یا مثال
اونکی ایسی ہے جیسے کالی گھٹا آسمان پر آئی اوسمین اندھیرا اور گرج اور چمک اور بجلی ہے تو
يَجْعَلُونَ اَصَابِعَهُمْ فِيٓ اٰذَانِهِمْ مِّنَ الصَّوَاعِقِ حَذَرَ الْمَوْتِ
ڈالتے ہین اونگلیان اپنے کانون مین مارے کڑک کے ڈرسے موت کے یعنے کڑک کی
سخت آواز سنکر ڈر کے مارے کانون مین اونگلیان ڈالتے ہین وَاللّٰهُ مُحِيطٌۢ بِالْكٰفِرِينَ
اور اللہ تعالے گھیرنے والا ہی کافرون کو عذاب مین يَكَادُ الْبَرْقُ يَخْطَفُ اَبْصَارَهُمْ
قریب ہی کہ بجلی لیجائے آنکھین اونکی كُلَّمَآ اَضَاۗءَ لَهُمْ مَّشَوْا فِيْهِ جب چمکتی ہی اونپر
بجلی چلتے ہین اوسکی روشنی مین وَاِذَآ اَظْلَمَ عَلَيْهِمْ قَامُوْا اور جب اندھیرا ہوتا ہی
اونپر کھڑے ہوجاتے ہین وہ وَلَوْ شَاۗءَ اللّٰهُ لَذَهَبَ بِسَمْعِهِمْ وَاَبْصَارِهِمْ
اور اگر چاہے اللہ تعالے دور کردے اونکے کانون سے سماعت اور اونکی آنکھون سے
بصارت اِنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ؀ بیشک اللہ تعالے ہر شی پر قادر ہے ع ۲ ۱۲ ۲
جو چاہے سو کرے۔ اللہ صاحب نے اول سورت سے یہانتک تین قسم کے لوگونکا احوال
بیان فرمایا ایک مؤمن دوسرے کافر جنکے دل پر مہر ہے یعنے قسمت مین ایمان نہین تیسرے
منافق جو دیکھنے مین مسلمان ہین مگر دل اونکا ایک طرف نہین۔ فائدہ دین اسلام مین
آخر سب نعمت ہی اور اول کچھ محنت جیسے مینہ کہ آخر مین اوس سے آبادی ہی اور اول کڑک
اور بجلی ہے جو لوگ منافق ہین وہ اول کی سختی سے ڈرجاتے ہین اور اونکے سامنے آفت
آتی ہی۔ اور جیسے بجلی مین کبھی اُجالا اور کبھی اندھیرا ہی اسیطرح منافق کے دل مین کبھی اقرار
ہی کبھی انکار يٰٓاَيُّهَا النَّاسُ اعْبُدُوْا رَبَّكُمُ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ اے آدمیو
تم پوجو اپنے پروردگار کو جسنے تمکو پیدا کیا ہی وَالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِكُمْ لَعَلَّكُمْ

تتقون ○ اور پیدا کیا اونکو جو تمسے پہلے تھے شاید تم بچو عذاب و عتاب سے اور پرہیزگاری
کرو الذی جعل لکم الارض فراشا وہ پروردگار جسنے بنایا تمہارے لیے
زمین کو بچھونا والسماء بناء اور آسمان کو عمارت وانزل من السماء
ماء فاخرج بہ من الثمرات رزقا لکم فلا تجعلوا للہ اندادا
وانتم تعلمون ○ اور اوتارا آسمان سے پانی پھر نکالا اوسکے سبب پھلون مین سے
رزق تمہارے لیے پس نہ ٹھیراؤ تم اللہ تعالے کا کوئی شریک اور تم جانتے ہو کہ خدائے
تعالے ایک ہی وان کنتم فی ریب مما نزلنا علی عبدنا فاتوا بسورۃ
من مثلہ وادعوا شہداءکم من دون اللہ ان کنتم صدقین ○
اور اگر تمکو شک ہی اوس کلام مین جو اوتارا ہمنے اپنے بندے پر تو لے آؤ ایک سورت
مثل اسکے اور بلاؤ اونکو جنکو حاضر کرتے ہو سوا خدا کے اگر تم سچے ہو - فان لم تفعلوا
ولن تفعلوا فاتقوا النار التی وقودہا الناس والحجارۃ
اعدت للکفرین ○ پھر جو تمنے ایسا نہ کیا اور البتہ نہ کرسکوگے تو بچو تم آگ سے
جسکا ایندھن آدمی ہین اور پتھر طیار کی گئی ہی منکرون کے واسطے - اُسکا نام کبریت
ہی اور جلانے مین بہت سخت نہایت بدبودار ہے وبشر الذین امنوا و
عملوا الصلحت ان لہم جنت تجری من تحتہا الانہر کلما
رزقوا منہا من ثمرۃ رزقا قالوا ہذا الذی رزقنا من قبل
واتوا بہ متشابہا ولہم فیہا ازواج مطہرۃ وہم فیہا
خلدون ○ اور خوشخبری سنا دے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اون لوگون کو جو ایمان
لائے ہین اور کرتے ہین نیک کام یہ کہ اونکے لیے ہین باغ بھرے ہوئے میوون سے
بہتی ہین اونکے نیچے ندیان نہایت نفیس پانی کی مفسرون نے بطور شرح لکھا ہے کہ
سواے پانی کے دودھ اور شہد کی بھی نہرین رواں ہین - جب رزق دیا جاوے

اونکو وہان کے میوون سے کہین گے وہ بہشتی یہ وہی میوے ہین جو ملے تھے ہمکو اس سے پہلے یعنے دنیاوی میوون سے مشابہت دینگے اور اُن کے پاس آویگا میوہ ایک طرحکا اور اونکے لیے ہین وہان عورتین ستہری اور وہ اوس بہشت مین ہمیشہ رہین گے
ش کفار مکھی مکڑی وغیرہ کا ذکر قرآن شریف مین سنکر ہنستے اور طعنے دیتے تھے کہ اللہ تعالی کی شان نہین ان چیزون کا ذکر کرنا یہ کلام اگر اوسکا ہوتا تو ایسے مذکور نہوتے اسپر یہ دو آیتین نازل ہوئین اِنَّ اللّٰهَ لَا يَسْتَحْيٖٓ اَنْ يَّضْرِبَ مَثَلًا مَّا بَعُوْضَةً فَمَا فَوْقَهَا ۭ اللہ کچھ شرماتا نہین اس بات سے کہ بیان کرے کوئی مثال ایک مچھر کی یا اوس سے اوپر فَاَمَّا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا فَيَعْلَمُوْنَ اَنَّهُ الْحَقُّ مِنْ رَّبِّهِمْ ۚ پس جو لوگ کہ ایمان لائے ہین سو جانتے ہین کہ ٹھیک ہے اونکے رب کا کہا وَاَمَّا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فَيَقُوْلُوْنَ مَاذَآ اَرَادَ اللّٰهُ بِهٰذَا مَثَلًا ۘ اور جو لوگ کہ منکر ہین سو کہتے ہین کیا غرض تھی اللہ کو اس مثال سے يُضِلُّ بِهٖ كَثِيْرًا ۙ وَّيَهْدِىْ بِهٖ كَثِيْرًا ۭ گمراہ کرتا ہے اوس سے بہتون کو اور راہ پر لاتا ہے اوس سے بہتون کو وَمَا يُضِلُّ بِهٖٓ اِلَّا الْفٰسِقِيْنَ ۝ اور نہین گمراہ کرتا سبب اوسکے مگر بدکارون کو الَّذِيْنَ يَنْقُضُوْنَ عَهْدَ اللّٰهِ مِنْۢ بَعْدِ مِيْثَاقِهٖ ۠ وہ بدکار جو توڑتے ہین قرار اللہ کا مضبوط کرنے کے بعد وَيَقْطَعُوْنَ مَآ اَمَرَ اللّٰهُ بِهٖٓ اَنْ يُّوْصَلَ وَيُفْسِدُوْنَ فِى الْاَرْضِ ۭ اُولٰۗىِٕكَ هُمُ الْخٰسِرُوْنَ ۝ اور توڑتے ہین وہ چیز جسکے جوڑنے کا اللہ تعالے نے حکم فرمایا یعنے رشتے کو توڑتے ہین - اور فساد کرتے ہین ملک مین یہی لوگ ہین زیان پانے والے ش عہد توڑنے سے مراد یہ ہے کہ بنی اسرائیل نے موسیٰ علیہ السلام کے وقت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی متابعت کا اقرار کیا تھا - اور یہ کہ اکثر قبیلے عرب کے آنحضرت کے رشتہ دار تھے مگر اون لوگون نے اپنے عہد کو توڑا

[illegible]

وقف لازم

اور ساتھ ہی اوسکے رشتے کو بھی توڑ ڈالا۔ اسواسطے خداوند تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی
كَيْفَ تَكْفُرُوْنَ بِاللّٰهِ وَكُنْتُمْ اَمْوَاتًا فَاَحْيَاكُمْ ثُمَّ يُمِيْتُكُمْ ثُمَّ
يُحْيِيْكُمْ ثُمَّ اِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ تم کیونکر منکر ہوتے ہو اللہ سے اور تھے
تم بے جان مُردون مین پس اوسنے تمکو جلایا پھر تمکو مارتا ہے پھر جلاویگا تمکو قبر مین
پھر اوسی کے پاس اولٹے جاؤگے حساب کے لیے۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَ لَكُمْ
مَا فِي الْاَرْضِ جَمِيْعًا ق وہ ایسا پروردگار ہے جسنے پیدا کیا تمہارے لیے
جو کچھ زمین مین ہے سب۔ قسم قسم کے میوے اور اناج اور طرح بطرح کی نعمتین ثُمَّ
اسْتَوٰى اِلَى السَّمَاۤءِ فَسَوّٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ ۭ وَهُوَ بِكُلِّ شَيْءٍ
عَلِيْمٌ ۝ پھر چڑھ گیا آسمان کو تو ٹھیک کیا اونکو سات آسمان اور وہ ہر چیز سے
واقف ہے وَاِذْ قَالَ رَبُّكَ لِلْمَلٰۤئِكَةِ اِنِّىْ جَاعِلٌ فِى الْاَرْضِ
خَلِيْفَةً ط اور جب کہا تیرے رب نے فرشتون کو مجھکو بنانا ہے زمین مین ایک نائب
اپنا قَالُوْٓا اَتَجْعَلُ فِيْهَا مَنْ يُّفْسِدُ فِيْهَا وَيَسْفِكُ الدِّمَاۤءَ ج فرشتو
نے کہا کیا رکھیگا تو اوسمین وہ شخص جو فساد کرے وہان اور خونریزی کرے
وَنَحْنُ نُسَبِّحُ بِحَمْدِكَ وَنُقَدِّسُ لَكَ ط اور ہم پڑھتے ہین تیری خوبیان اور
یاد کرتے ہین تیری پاک ذات کو قَالَ اِنِّىْٓ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ کہا مجھے
معلوم ہے جو تم نہین جانتے وَعَلَّمَ اٰدَمَ الْاَسْمَاۤءَ كُلَّهَا اور سکھائے
آدم کو جو باپ دنیا کے تھے خداے تعالےٰ نے سب چیزون کے نام جو دنیا مین
پیدا کی ہین ثُمَّ عَرَضَهُمْ عَلَى الْمَلٰۤئِكَةِ پھر اون سب چیزون کو فرشتون کے
سامنے کیا فَقَالَ اَنْۢبِئُوْنِىْ بِاَسْمَاۤءِ هٰٓؤُلَاۤءِ پھر فرمایا بتاؤ تم مجکو نام انکے
اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ اگر ہو تم سچے قَالُوْا سُبْحٰنَكَ لَا عِلْمَ لَنَا
اِلَّا مَا عَلَّمْتَنَا ط بولے پاک ہے تو اے پروردگار ہمارے ہمکو نہین معلوم مگر

جسقدر تو نے سکھایا اِنَّكَ اَنْتَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ۝ بیشک توہی تو ہے دانا پختہ
قَالَ يٰٓاٰدَمُ اَنْۢبِئْهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۚ فرمایا اے آدم بتاؤ ان فرشتون کو نام
ان چیزون کے فَلَمَّآ اَنْۢبَاَهُمْ بِاَسْمَآئِهِمْ ۙ پھر جب بتائے آدم نے فرشتون کو
نام اون سب چیزون کے قَالَ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ اِنِّيْٓ اَعْلَمُ غَيْبَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ فرمایا اللہ تعالے نے کیا نہین کہا تھا مین نے تمسے کہ مین جانتا ہون چھپی
چیزین آسمانون اور زمین کی وَاَعْلَمُ مَا تُبْدُوْنَ وَمَا كُنْتُمْ تَكْتُمُوْنَ ۝
اور جانتا ہون مین جو کچھ تم ظاہر کرتے ہو اور جو کچھ تم چھپاتے ہو وَاِذْ قُلْنَا
لِلْمَلٰٓئِكَةِ اسْجُدُوْا لِاٰدَمَ فَسَجَدُوْٓا اِلَّآ اِبْلِيْسَ ۭ اَبٰى وَاسْتَكْبَرَ
وَكَانَ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ ۝ اور جب کہا ہمنے فرشتون کو سجدہ کرو تم آدم کو پس
سجدہ کیا سبھون نے مگر شیطان نے انکار کیا اور غرور کیا اور وہ تھا منکرون مین
سے وَقُلْنَا يٰٓاٰدَمُ اسْكُنْ اَنْتَ وَزَوْجُكَ الْجَنَّةَ وَكُلَا مِنْهَا
رَغَدًا حَيْثُ شِئْتُمَا ۠ اور کہا ہمنے اے آدم رہ تو اور تیری عورت جنت مین
اور کھاؤ تم دونون اوسمین سے بہت سا جس جگہ چاہو وَلَا تَقْرَبَا هٰذِهِ
الشَّجَرَةَ فَتَكُوْنَا مِنَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور نہ نزدیک جاؤ اس درخت کے
پس ہوگے تم دونون اپنے اوپر ظلم کرنے والون مین سے فَاَزَلَّهُمَا
الشَّيْطٰنُ عَنْهَا فَاَخْرَجَهُمَا مِمَّا كَانَا فِيْهِ ۠ پھر بہکایا اون دونون کو
شیطان نے باغ بہشت سے پھر نکالا اون دونون کو وہان سے کہ جہان تھے
یہ دونون وَقُلْنَا اهْبِطُوْا بَعْضُكُمْ لِبَعْضٍ عَدُوٌّ ۚ اور کہا ہمنے تم
سب اُترو تم ایک دوسرے کے دشمن ہو یعنے سانپ اور طاؤس اور آدم اور حوا
وَلَكُمْ فِي الْاَرْضِ مُسْتَقَرٌّ وَّمَتَاعٌ اِلٰى حِيْنٍ ۝ اور تمکو زمین مین
ٹھہرنا ہے اور کام چلانا ہے ایک وقت تک فَتَلَقّٰٓى اٰدَمُ مِنْ رَّبِّهٖ كَلِمٰتٍ

پھر سیکھ لین آدم نے اپنے رب سے کئی باتین یعنے جب حضرت آدم علیہ السلام کو کوہ
سراندیپ پر گریہ وزاری کرتے ہوئے دو سو برس گذر گئے تب پروردگار نے اونکے
دل مین چند کلمے القا کیے جنکے ذریعے سے آدمؑ و حواؑ دونون نے دعا کی اپنے پروردگار
سے اور وہ کلمات آٹھوین سیپارے مین بعد نصف کے ہین یعنے سورۂ اعراف کے
رکوع آخر مین اور یہان مناسب مقام سمجھکر لکھے جاتے ہین وہ یہ ہین قَالَا رَبَّنَا ظَلَمْنَآ
اَنْفُسَنَا وَاِنْ لَّمْ تَغْفِرْ لَنَا وَتَرْحَمْنَا لَنَكُوْنَنَّ مِنَ الْخٰسِرِيْنَ ۝ یعنے کہا دونون نے
اے پروردگار ہمارے ظلم کیا ہمنے اپنے نفسون پر کہ تیری نافرمانی کی پس اگر نہ بخشیگا تو
ہمین اور نہ رحم کریگا تو ہمپر تو ہوجائینگے ہم زیان کارون مین سے فَتَابَ عَلَيْهِ
پس متوجہ ہوا اونکی طرف خدا تعالے مہربانی سے اِنَّهٗ هُوَ التَّوَّابُ
الرَّحِيْمُ ۝ برحق وہی ہے معاف کرنے والا مہربان۔ قُلْنَا اهْبِطُوْا
مِنْهَا جَمِيْعًا ہمنے کہا تم اُترو یہان سے سارے۔ یعنے فرمایا پروردگار نے کہ
تم سب یہان سے اُترجاؤ فَاِمَّا يَاْتِيَنَّكُمْ مِّنِّيْ هُدًى فَمَنْ تَبِعَ
هُدَايَ فَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ پس اگر آوے
تمھارے پاس میری طرف سے کوئی ہدایت پس جو کوئی پیروی کریگا میری ہدایت
کی تو نہوگا اوسے ڈر اور نہ وہ غمگین ہوگا وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَكَذَّبُوْا
بِاٰيٰتِنَآ۔ اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلایا اونھون نے ہماری نشانیون کو اُولٰٓئِكَ
اَصْحٰبُ النَّارِ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ۝ وہی لوگ ہین دوزخ والے اور وہ
اوسی مین ہمیشہ رہینگے۔ يٰبَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ
اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ اے یعقوب کے بیٹو یاد کرو میری اوس نعمت کو جو مین نے
تمکو دی وَاَوْفُوْا بِعَهْدِيْٓ اُوْفِ بِعَهْدِكُمْ وَاِيَّايَ فَارْهَبُوْنِ
اور پورا کرو قرار میرا تو مین پورا کرون قرار تمھارا اور میرا ہی ڈر رکھو۔ یعنے اللہ کا حکم مانو

اور اونکے رسولون کی پیروی کرو اور خدائے تعالےٰ سے ڈرتے رہو تو تم اپنے مطلب مین کامیاب ہوگے - ش بنی اسرائیل حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد کا لقب ہے جنمین حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہوئے اور توراۃ اُتری اور فرعون سے خلاصی پا کر ملک شام مین بسے تھے اونسے اللہ تعالےٰ نے اقرار کیا تھا کہ اگر تم توراۃ کے حکمون پر قائم رہوگے اور ہمارے بھیجے ہوئے نبیون کے مددگار ہوگے تو ملک شام تمھارے پاس رہیگا مگر وہ گمراہ ہوگئے بدنیتی کرنے لگے - رشوت لینا اور جھوٹے مسئلے بتانا اور خوشامد کے لیے حق بات چھپانا اختیار کرلیا اور انھین باتون سے اپنی ریاست کا فروغ چاہا اور اپنے اقرار کو بھول گئے - پیغمبرون کی اطاعت چھوڑ دی اور اونکی تعریفین جو توراۃ مین لکھی تھین بدل ڈالین تب اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی اور اونکو اونکی نافرمانی اور اپنا احسان یاد دلایا وَاٰمِنُوْا بِمَآ اَنْزَلْتُ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَكُمْ - اور ایمان لاؤ اوس پر جو کچھہ اوتارا ہمنے قرآن مین سچ بتاتا ہے اوسکو جو تمھارے ساتھہ ہے یعنے توریت - وَلَا تَكُوْنُوْٓا اَوَّلَ كَافِرٍۢ بِهٖ ص اور نہ ہو تم پہلے منکر اوسکے وَلَا تَشْتَرُوْا بِاٰيٰتِيْ ثَمَنًا قَلِيْلًا - اور نہ لو میری آیتون کے عوض مین مول تھوڑا - یہ اشارہ یہودیون کے عالمون کی طرف ہے جیسے کعب بن اشرف وغیرہ اور اونکے ساتھی کہ توریت کی وہ آیتین جو آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی تعریف مین تھین پھیر بدل کرکے پڑھتے اور حکم کو چھپاتے تھے حالانکہ توریت مین یہ نشان بتایا گیا تھا کہ جو نبی مبعوث ہو اور توراۃ کو سچا کہے تو جانو کہ وہ سچا ہے نہین تو جھوٹا ہے - اور مراد آیتون پر تھوڑا مول لینے سے یہ ہے کہ دنیا کی محبت کے سبب سے دین نہ چھوڑو وَّاِيَّايَ فَاتَّقُوْنِ ○ اور مجھی سے ڈرتے رہو - وَلَا تَلْبِسُوا الْحَقَّ بِالْبَاطِلِ وَتَكْتُمُوا الْحَقَّ وَاَنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ○ اور نہ ملاؤ سچ کو جھوٹ کے ساتھہ اور نہ چھپاؤ سچ کو دیدہ و دانستہ وَاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَارْكَعُوْا مَعَ الرّٰكِعِيْنَ ○

اور قائم رکھو نماز پنجگانہ اور زکوٰۃ دو موافق حکم شرع کے اور جھکو جھکنے والون کے ساتھ
أَتَأْمُرُونَ النَّاسَ بِالْبِرِّ وَتَنْسَوْنَ أَنْفُسَكُمْ وَأَنْتُمْ تَتْلُونَ الْكِتٰبَ ۭ
آیا حکم کرتے ہو تم لوگون کو نیک کام کرنے کا اور بھولاتے ہو اپنے نفسون کو اور تم
پڑھتے ہو کتاب - أَفَلَا تَعْقِلُونَ ○ پھر کیون نہین سمجھتے - ش مدینے کے بعضے
یہودی عالم اپنے اون یار آشناؤن کو جو ایمان لائے تھے احکام دین محمدی کی نصیحت
کرتے تھے اور خود ایمان سے خارج تھے اونکے حق مین یہ آیت نازل ہوئی - دوسرا
سبب اسکے نزول کا یہ ہے کہ علماے یہود اپنے محتاج رشتہ دارون سے پوشیدہ طور
پر کہتے تھے کہ یہ پیغمبر برحق ہے تم ایمان لاؤ تا کہ کھانا پاؤ اور جو دولتمند تھے اونکو شبہ
مین ڈالتے اور رشوت لیتے اور مال حرام کھاتے تھے وَاسْتَعِيْنُوْا بِالصَّبْرِ
وَالصَّلٰوةِ ۭ اور مدد طلب کرو ہر حال مین ساتھ صبر اور نماز پنجگانہ کے دفع بلیات
کے لیے - وَاِنَّهَا لَكَبِيْرَةٌ اِلَّا عَلَى الْخٰشِعِيْنَ الَّذِيْنَ يَظُنُّوْنَ اَنَّهُمْ
مُّلٰقُوْا رَبِّهِمْ وَاَنَّهُمْ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ ○ اور تحقیق وہ یعنے نماز کا پڑھنا ع الربع
ہر طرح سے سخت ہے مگر اون ڈرنے والون پر جو گمان کرتے ہین کہ اونکو ملنا ہے اپنے
پروردگار سے اور وہ اوسی کی طرف پھر جاوینگے - يٰبَنِيْٓ اِسْرَاۗءِيْلَ اذْكُرُوْا
نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○ اے
یعقوب کے بیٹو یاد کرو احسان میرا جو مین نے تمپر کیا اور جو مین نے بزرگی دی
تمکو تمام عالم پر - وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِىْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ
مِنْهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا يُؤْخَذُ مِنْهَا عَدْلٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور
بچو اوس دن کے عذاب سے کہ کام نہ آوے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ بھر
اور قبول نہو اوسکی طرف سے سفارش اور نہ لین اوسکے بدلے مین کچھ اور نہ اونکو
مدد پہونچے - بنی اسرائیل کہتے تھے کہ ہم کیسے ہی گناہ کرین پکڑے نہ جاوینگے - ہمارے

باپ دادا جو پیغمبر گذرے ہین ہمکو بچا لین گے - اوکے گمان باطل کے دور ہونے
کے لیے خداوند تعالے نے آیت مذکورہ نازل فرمائی - وَاِذۡ نَجَّیۡنٰکُمۡ مِّنۡ
اٰلِ فِرۡعَوۡنَ یَسُوۡمُوۡنَکُمۡ سُوۡٓءَ الۡعَذَابِ یُذَبِّحُوۡنَ اَبۡنَآءَکُمۡ وَیَسۡتَحۡیُوۡنَ
نِسَآءَکُمۡ ؕ وَفِیۡ ذٰلِکُمۡ بَلَآءٌ مِّنۡ رَّبِّکُمۡ عَظِیۡمٌ ۝ اور یاد کرو اُسوقت کو جب
ہمنے تمکو بچایا فرعون کے لوگون سے کہ تمکو سخت تکلیفین دیتے تھے اور ذبح کرتے
تھے تمھاری بیٹون کو اور زندہ رکھتے تمھاری بیٹیون کو اور اس کام مین بہت بڑی آزمایش
تھی تمھارے پروردگار کی طرف سے - شن فرعون نے ایک رات خواب مین دیکھا
کہ بنی اسرائیل مین سے ایک ایسی آگ اوٹھی جسنے فرعون اور اوسکی آل و اولاد
اور سب گھر بار کو جلا دیا - فرعون نے اس خواب کی تعبیر نجومیون سے پوچھی اوںھون نے
بیان کیا کہ ایک لڑکا بنی اسرائیل مین سے پیدا ہوگا جو تجھے مار یگا اور تیرا گھر بار ملک
مال سب خراب وخستہ خاک سیاہ کر ڈالیگا یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام پیدا ہون گے
اور فرعون کو ہلاک کرینگے - فرعون نے نجومیون سے یہ حال سنکر بنی اسرائیل کو سخت
تکلیفین دین اور ستر ہزار لڑکے بنی اسرائیل کے ایک سال سے دو سال تک کی عمر کے
قتل کرا ڈالے اور پیٹ والیون کے پیٹ گروا دیے اور بڑے بڑے ظلم کیے - مگر
خداے تعالے نے اپنے فضل سے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو بچا لیا اور بنی اسرائیل
کو اس عذاب سخت سے نجات دی - اسی فضل و احسان کے یاد دلانے کے لیے
اللہ تعالے نے آیت مذکورہ نازل فرمائی اور بقیہ حال آگے ارشاد ہوتا ہے - وَاِذۡ
فَرَقۡنَا بِکُمُ الۡبَحۡرَ فَاَنۡجَیۡنٰکُمۡ وَاَغۡرَقۡنَاۤ اٰلَ فِرۡعَوۡنَ وَاَنۡتُمۡ تَنۡظُرُوۡنَ ۝
اور یاد کرو جسوقت چیرا ہمنے تمھارے جانے کے لیے دریاے نیل یعنے پانی کو داہنے
بائین کر کے تمھین راہ دی اور پھر بچا لیا تمکو فرعون سے اور غرق کردیا فرعون کو اور
اسکے لوگون کو اور تم دیکھ رہے تھے - بعد اسکے پروردگار عالم نے موسیٰ علیہ السلام

وعدہ کیا کہ تم طورسینا پہاڑ پر جاکر چالیس شبانہ روز میری عبادت کرو تو مین تمکو توریت
بخشونگا جب موسیٰ علیہ السلام پہاڑ پر عبادت مین مشغول ہوئے اور مدت معینہ سے کچھ
دن زیادہ گذر گئے تو سامری نامے کافر نے ایک گوسالہ بناکر تمام بنی اسرائیل کو ورغلانا
اور اوس بچھڑے کی بندگی کرنے کی تحریک وترغیب کرکے گمراہ کیا۔ اوسکا ذکر اللہ
تعالےٰ اس آیت مین فرماتا ہے وَاِذْ وٰعَدْنَا مُوْسٰٓى اَرْبَعِيْنَ لَيْلَةً ثُمَّ
اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ اور یاد کرو جب ہمنے وعدہ کیا
موسیٰ سے چالیس رات کا پھر تمنے بنالیا بچھڑا اوسکے پیچھے یعنے حضرت موسےٰ کے
جانے کے بعد۔ اور تم بے انصاف ہو ثُمَّ عَفَوْنَا عَنْكُمْ مِّنْۢ بَعْدِ ذٰلِكَ لَعَلَّكُمْ
تَشْكُرُوْنَ ۝ پھر معاف کیا ہمنے تمکو اسپر بھی شاید تم احسان مانو۔ وَاِذْ اٰتَيْنَا
مُوْسَى الْكِتٰبَ وَالْفُرْقَانَ لَعَلَّكُمْ تَهْتَدُوْنَ ۝ اور جب دی ہمنے
موسیٰ کو کتاب اور حجت شاید کہ تم راہ پاؤ۔ حجت سے مراد وہ حکم ہین جنسے معاملے
فیصل ہون اور روا ناروا معلوم ہو۔ وَاِذْ قَالَ مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ يٰقَوْمِ اِنَّكُمْ
ظَلَمْتُمْ اَنْفُسَكُمْ بِاتِّخَاذِكُمُ الْعِجْلَ فَتُوْبُوْٓا اِلٰى بَارِئِكُمْ فَاقْتُلُوْٓا
اَنْفُسَكُمْ ۭ ذٰلِكُمْ خَيْرٌ لَّكُمْ عِنْدَ بَارِئِكُمْ ۭ فَتَابَ عَلَيْكُمْ ۭ اِنَّهٗ
هُوَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ۝ اور جب کہا موسیٰ نے اپنی قوم کو اے قوم تمنے نقصان
کیا اپنا یہ بچھڑا بناکے پرستش کے لیے پس اب توبہ کرو اپنے پروردگار کی طرف اور مار
ڈالو اپنی اپنی جان یہ بہتر ہے تمہارے لیے تمہارے خالق کے نزدیک۔ تو توبہ
قبول کرے تمہاری بیشک وہی ہے توبہ قبول کرنے والا مہربان۔ شش بعد نزول اس
آیت شریف کے گوسالہ پرستون نے جنگل مین جاکر دوزانو بیٹھہ سر زمین پر رکھدیا اور
حضرت ہارون علیہ السلام نے بارہ ہزار آدمیون کے ہمراہ تلوار لے کر مارنا شروع کیا
صبح سے دوپہر تک ستر ہزار آدمی مارے گئے۔ تب پروردگار نے توبہ قبول فرمائی

اور یہی مذکور اس آیت شریف مین تھا۔ وَاِذْ قُلْتُمْ یٰمُوْسٰی لَنْ نُّؤْمِنَ لَكَ
حَتّٰی نَرَی اللّٰهَ جَهْرَةً ۔ اور جسوقت کہا تمنے اے موسیٰ نہ ایمان لائین گے ہم
تجھپر جب تک نہ دیکھین گے خدا کو سامنے۔ اسکا حال اسطرحپر ہے کہ حضرت موسیٰ
علیہ السلام اپنی اُمت مین سے ستّر آدمی ہمراہ لے کے کوہ طور پر تشریف لے گئے اور
فرمایا کہ تم پروردگار کا حکم اپنے کانون سے سُن لو۔ اور وہ حکم پروردگار سنکر اسکے
دیکھنے کے خواہان ہوئے اور بے ادب ہوکر کہنے لگے کہ جب ہم آنکھون سے اپنے پروردگار
کو دیکھین تو یقین ہووے اس بات پر خداوند تعالےٰ کو غصہ آیا۔ فَاَخَذَتْكُمُ
الصّٰعِقَةُ ۔ پھر پکڑ لیا تمکو بجلی نے جو آسمان پر سے آئی اور مار اتمکو وَاَنْتُمْ تَنْظُرُوْنَ ۵۵
اور تم دیکھتے تھے۔ ثُمَّ بَعَثْنٰكُمْ مِّنْ بَعْدِ مَوْتِكُمْ لَعَلَّكُمْ تَشْكُرُوْنَ ○
پھر زندہ کھڑا کر دیا ہمنے تمکو بعد تمہارے مرنے کے شاید کہ تم شکر گذار رہو۔ بنی اسرائیل
کو حکم ہوا تھا عمالقہ کے جہاد کا اور انھون نے اس بارے مین غفلت کی اس باعث
سے خداے برتر غصے ہوا اور اس عتاب کے باعث سے چالیس برس جنگل مین پڑے
رہے کھانا پینا سایہ کچھ نہ تھا صبح سے بارہ بارہ کوس ادہر اودہر چلتے اور دوپہر کو
جہان سے چلے تھے وہین پہونچتے لاچار ہوکر موسیٰ علیہ السلام نے منت وزاری کی
اور خداے تعالےٰ سے مناجات کرکے امن وامان چاہی تب من وسلویٰ کھانے
کے لیے عنایت ہوا۔ من ایک شیرین چیز تھی مثل دہنیے کے دانون کے وہ رات کو
آسمان سے برستی اور لشکر کے گرد اوسکے انبار ہوجاتے صبح کو ہر ایک اپنی اپنی خورش
کے موافق لے آتا۔ اور سلویٰ ایک جانور کا نام ہے شام کو لشکر کے گرد ہزارون جانور
از خود جمع ہوجاتے جب کچھ اندھیرا ہوتا لوگ پکڑ لاتے اور کباب بناکے کھاتے اور
پینے کے لیے ایک پتھر سے بارہ چشمے جاری ہوئے اور ابر نے سائبان بنکے سایہ کیا
اسپر بھی اونھون نے ان نعمتون کی قدر نجانی اور کفران نعمت کرنے لگے اس آیت مین

اسی قصے کی طرف اشارہ ہے جیسا کہ حق تعالےٰ فرماتا ہے وَظَلَّلْنَا عَلَيْكُمُ
الْغَمَامَ وَاَنْزَلْنَا عَلَيْكُمُ الْمَنَّ وَالسَّلْوٰى اور سایہ کیا ہمنے اوپر تمھارے
بادل کا اور اُتارا ہمنے تمپر مَن اور سلویٰ۔ كُلُوْا مِنْ طَيِّبٰتِ مَا رَزَقْنٰكُمْ
کھاؤ پاک چیزین جو ہمنے دین تمکو۔ اور روز کا روز خرچ کرو دوسرے دن کو نہ رکھو
مگر انھون نے اس حکم کے برخلاف کیا اور کھانا رکھ رکھ کے سڑایا وَمَا ظَلَمُوْنَا
اور نہین کیا اونھون نے ہمپر کچھ ظلم کہ حکم نہ مانا وَلٰكِنْ كَانُوْٓا اَنْفُسَهُمْ يَظْلِمُوْنَ ۝
لیکن تھے اپنے اوپر ظلم کرنے والے کہ اللہ کے حکم کو نہ مانا وَاِذْ قُلْنَا ادْخُلُوْا
هٰذِهِ الْقَرْيَةَ اور جب کہا ہمنے داخل ہو اس گانون مین۔ اور وہ گانون ایلیا
نام جبارون کا تھا اور حضرت موسیٰ ہی کے زمانے مین فتح ہوا تھا۔ فَكُلُوْا مِنْهَا
حَيْثُ شِئْتُمْ رَغَدًا۔ اور کھاتے پھرو اوس گانون مین جہان چاہو محظوظ ہو کر
وَادْخُلُوا الْبَابَ سُجَّدًا۔ اور داخل ہو اوس گانون کے دروازے مین
سجدہ کرتے ہوئے۔ وَقُوْلُوْا حِطَّةٌ اور کہو سوال ہمارا بخشش ہے گناہون کی
نَّغْفِرْ لَكُمْ خَطٰيٰكُمْ تو بخشین ہم تمھارے گناہ۔ وَسَنَزِيْدُ الْمُحْسِنِيْنَ ۝
اور قریب ہے کہ زیادہ دینگے ہم نیکی کرنے والون کو۔ فَبَدَّلَ الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا
قَوْلًا غَيْرَ الَّذِيْ قِيْلَ لَهُمْ۔ پھر بدل ڈالی بے انصافون نے اور بات سوائے
اوسکے جو کہدی تھی۔ یعنے حکم ہوا تھا کہ حِطَّةٌ کہو جسکے معنے ہین گناہ اوترے مگر وہ
حِنْطَةٌ کہنے لگے جسکے معنے ہین گیہون۔ فَاَنْزَلْنَا عَلَى الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا رِجْزًا مِّنَ
السَّمَآءِ بِمَا كَانُوْا يَفْسُقُوْنَ ۝ پس اُتارا ہمنے اون بے انصاف نافرمانی ع
کرنے والون پر بڑا عذاب آسمان سے سبب اسکے کہ وہ نافرمانی کرتے تھے اور
بجائے سجدے کے سرین پر پھسلتے تھے۔ شہر مین جاتے ہی اونھین طاعون یعنے
پھوڑے کی وبا نے آگھیرا اور دوپہر مین قریب ستر ہزار آدمی کے مر گئے۔ فا

اِذِاسْتَسْقٰى مُوْسٰى لِقَوْمِهٖ - اور جب پانی مانگا موسیٰ نے اپنی قوم کیواسطے
فَقُلْنَا اضْرِبْ بِّعَصَاكَ الْحَجَرَ - تو کہا ہمنے مار اپنے عصا سے پتھر کو فَانْفَجَرَتْ
مِنْهُ اثْنَتَا عَشْرَةَ عَيْنًا ؕ پس پھوٹ نکلے اوس سے بارہ چشمے قَدْ عَلِمَ
كُلُّ اُنَاسٍ مَّشْرَبَهُمْ ؕ پہچان لیا ہر قوم نے اپنا گھاٹ یعنے پانی پینے کا مقام
کیونکہ بنی اسرائیل کے بھی بارہ قبیلے تھے کسی کے لوگ زیادہ تھے اور کسی کے کم پس
ہر ایک نے اپنے قبیلے کے موافق ایک ایک چشمہ اوسمین سے لے لیا - جب
لشکر کوچ کرتا تو اوس پتھر کو ساتھ اوٹھا لیتے اور جہان مقام ہوتا وہان رکھدیتے
تھے - كُلُوْا وَاشْرَبُوْا مِنْ رِّزْقِ اللّٰهِ - کھاؤ اور پیو روزی اللہ کی دی ہوئی
وَلَا تَعْثَوْا فِى الْاَرْضِ مُفْسِدِيْنَ ۝ اور نہ پھرو زمین مین فساد مچاتے ہوئے
وَاِذْ قُلْتُمْ يٰمُوْسٰى لَنْ نَّصْبِرَ عَلٰى طَعَامٍ وَّاحِدٍ - اور جب کہا تمنے اے
موسیٰ ہم نہ صبر کرینگے ایک کھانے پر فَادْعُ لَنَا رَبَّكَ سو پکار ہمارے واسطے
اپنے رب کو يُخْرِجْ لَنَا مِمَّا تُنْۢبِتُ الْاَرْضُ کہ نکال دے ہمارے لیے جو
کچھ اوگتا ہے زمین سے مِنْۢ بَقْلِهَا وَقِثَّآئِهَا وَفُوْمِهَا وَعَدَسِهَا
وَبَصَلِهَا ؕ زمین کا ساگ اور ککڑی کھیرے اور گیہون اور مسور اور پیاز وغیرہ
قَالَ اَتَسْتَبْدِلُوْنَ الَّذِىْ هُوَ اَدْنٰى بِالَّذِىْ هُوَ خَيْرٌ ؕ - کہا
موسیٰ نے کیا تم چاہتے ہو وہ چیز جو ادنیٰ ہے بدلے مین اوس چیز کے جو بہتر ہے
اِهْبِطُوْا مِصْرًا فَاِنَّ لَكُمْ مَّا سَاَلْتُمْ ؕ اترو کسی شہر مین تو تمکو ملے جو
مانگتے ہو وَضُرِبَتْ عَلَيْهِمُ الذِّلَّةُ وَالْمَسْكَنَةُ وَبَآءُوْ بِغَضَبٍ مِّنَ
اللّٰهِ ؕ اور ڈالی گئی اونپر ذلت اور محتاجی اور کما لائے غصہ اللہ کا ذٰلِكَ بِاَنَّهُمْ
كَانُوْا يَكْفُرُوْنَ بِاٰيٰتِ اللّٰهِ وَيَقْتُلُوْنَ النَّبِيّٖنَ بِغَيْرِ الْحَقِّ ؕ یہ اس لیے
کہ وہ نہ مانتے تھے اللہ کے حکمون کو جو توریت مین تھے اور قتل کرتے تھے

ع ۷

پیغمبروں کو ناحق ذٰلِكَ بِمَا عَصَوْا وَّكَانُوْا يَعْتَدُوْنَ ۝ یہ اس سبب سے
کہ بے حکم تھے اور حد پر نہ رہتے تھے اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَالَّذِيْنَ هَادُوْا
وَالنَّصٰرٰى وَالصّٰبِـِٕيْنَ مَنْ اٰمَنَ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ بیشک جو
لوگ مسلمان ہوئے اور وہ لوگ جو یہودی ہوئے اور نصرانی ہوئے اور بے دین جو
کسی دین پر قائم نہین رہتے کبھی ستارون کو پوجتے کبھی زبور پڑھتے کبھی کعبے کیطرف
نماز ادا کرتے ہین یا زندیق یا فرشتون کے پوجنے والے انہین سے جو کوئی ایمان لایا
اللہ پر سچے دل سے اور ایمان لایا قیامت کے دن پر وَعَمِلَ صَالِحًا فَلَهُمْ
اَجْرُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ ۚ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ اور کام
کیے نیک تو اونکے لیے ہے اونکی مزدوری اپنے پروردگار کے پاس اور نہ اونکو
ڈر ہے اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یعنے کسی فرقے پر موقوف نہین یقین لانا شرط ہے اور
عمل نیک اپنے اپنے وقت مین جسنے ایسا کیا ثواب پایا۔ یہ اسواسطے ارشاد ہوا کہ
بنی اسرائیل اس امر پر مغرور تھے کہ ہم پیغمبرون کی اولاد سے ہین ہم ہر طرح سے خدا کے
یہان بہتر ہین۔ یہود حضرت موسیٰؑ کی اُمت کو کہتے ہین اور نصاریٰ حضرت عیسےؑ
کی امت کو اور صابئین کا بھی ایک فرقہ ہے جو حضرت ابراہیم کو مانتے ہین۔ وَاِذْ
اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے وَرَفَعْنَا فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ ؕ
اور اونچا کیا ہمنے تمپر پہاڑ ش جب بنی اسرائیل پر توریت نازل ہوئی تو کہنے لگے
ہمسے اتنے حکم نہو سکین گے تب خدائے تعالیٰ کے حکم سے کوہ طور اونپر آیا اور
بعض مقام مین لکھا ہے کہ ایک آگ اونکے آگے ظاہر ہوئی اور اسکے بعد ایک دریائے
ذخار نمودار ہوا یہ احوال دیکھہ پریشان ہوکر گر پڑے اور ڈر کر قبول کیا۔ اور خدائے
تعالیٰ کی طرف سے حکم ہوا خُذُوْا مَآ اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ پکڑو جو ہمنے تمکو دیا زور
سے وَاذْكُرُوْا مَا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَتَّقُوْنَ ۝ اور یاد کرتے رہو جو کچھہ اوسمین ہے

شائد کہ تم بچو عذاب وعقاب سے ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ مِّنْ بَعْدِ ذٰلِكَ ۚ پہر تم پہر گئے اسکے بعد فَلَوْلَا فَضْلُ اللّٰهِ عَلَيْكُمْ وَرَحْمَتُهٗ لَكُنْتُمْ مِّنَ الْخٰسِرِيْنَ ○ پس اگر نہوتا فضل خداے تعالے کا تمپر اور اوسکی رحمت تو تم خراب ہوتے۔ وَلَقَدْ عَلِمْتُمُ الَّذِيْنَ اعْتَدَوْا مِنْكُمْ فِي السَّبْتِ فَقُلْنَا لَهُمْ كُوْنُوْا قِرَدَةً خٰسِئِيْنَ ○ اور بیشک جان چکے ہو تم اون لوگون کو جنھون نے تم مین سے داؤد علیہ السلام کے وقت مین زیادتی کی ہفتے کے دن مین جو عبادت کا روز تھا۔ پس کہا ہمنے ہوجاؤ بندر پھٹکارے۔ یعنے حضرت داؤد علیہ السلام کے وقت مین ہفتے کا روز عبادت پروردگار کے لیے خاص تھا اور تمام دنیاوی کاروبار خصوصًا سیر وشکار کی اوسدن سخت ممانعت تھی لیکن ان لوگون نے اوسی خاص دن مین مچھلیون کا شکار کرنا چاہا۔ وجہ یہ ہوئی کہ ہفتے کے دن جب توریت وزبور کا وعظ ہوتا تھا توسب مچھلیان کیا چھوٹی اور کیا بڑی دریا کے کنارے اکٹھا ہوکر وعظ سنتی تھین جب یہودیون نے مچھلیون کو اسطرحسے دیکھا تو لالچ آیا اور پکڑنے کی فکر کرنے لگے اس بات سے خداوند تعالے ناراض ہوا۔ فَجَعَلْنٰهَا نَكَالًا لِّمَا بَيْنَ يَدَيْهَا وَمَا خَلْفَهَا وَمَوْعِظَةً لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ پہر ہمنے اس قصے کو باعث خوف وعبرت کردیا اوس شہر کے لوگون کے لیے اور اوسکے آگے پیچھے رہنے والون کے لیے۔ اور نصیحت پرہیزگارون کے لیے جو اوس قوم مین تھے یا آنحضرت کی اُمت مین ہوئے۔ ایک یہودی نے دوسرے یہودی کو مار ڈالا حضرت موسٰے علیہ السلام کے سامنے یہ قصہ پیش ہوا تحقیقات کی گئی لیکن قاتل کا نشان کسی طرح سے نہ ملا۔ تب حضرت موسٰی علیہ السلام کو حق تعالے کا حکم آیا کہ ایک گائے ذبح کرو اور اوسکے جسم کا کوئی ٹکڑا لے کے مقتول کے مارو وہ جی اوٹھیگا اور اپنے قاتل کو خود بتادیگا۔ اسی کا تذکرہ آیات ذیل مین ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَاِذْ قَالَ

مُوۡسٰى لِقَوۡمِهٖۤ اِنَّ اللّٰهَ يَاۡمُرُكُمۡ اَنۡ تَذۡبَحُوۡا بَقَرَةً ؕ اور جب کہا موسیٰ
علیہ السلام نے اپنی قوم سے کہ خدا تعالے فرماتا ہے تمکو کہ ایک گاے ذبح کرو
قَالُوۡۤا اَتَتَّخِذُنَا هُزُوًا ؕ وہ بولے کیا تم ہمین مسخرہ بناتے ہو۔ قَالَ اَعُوۡذُ بِاللّٰهِ
اَنۡ اَكُوۡنَ مِنَ الۡجٰهِلِيۡنَ ۝ کہا موسیٰ علیہ السلام نے مین پناہ مانگتا ہون خدا سے
اس بات کی کہ مین نادانون مین سے ہون۔ قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ
لَّنَا مَا هِىَ ؕ بولے وہ کہ پکارو ہمارے واسطے اپنے رب کو بیان کرے ہمارے
لیے کہ وہ گاے کیسی ہے۔ چونکہ ان لوگون نے اس بات کو ایک نیا ماجرا سمجھا زیادہ
تفتیش کرنے لگے۔ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا فَارِضٌ وَّلَا بِكۡرٌ
کہا موسیٰ علیہ السلام نے کہ حق تعالے فرماتا ہے وہ ایک گاے ہے نہ بوڑھی اور
نہ کلور عَوَانٌۢ بَيۡنَ ذٰلِكَ ؕ میانہ ہے ان دونون حالتون مین فَافۡعَلُوۡا
مَا تُؤۡمَرُوۡنَ ۝ اب کرو جو کچھ تمکو حکم ہے۔ قَالُوا ادۡعُ لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ
لَّنَا مَا لَوۡنُهَا ؕ بولے کہ پکارو ہمارے لیے اپنے رب کو کہ بیان کردے ہمارے
واسطے کیسا ہے رنگ وس گاے کا۔ قَالَ اِنَّهٗ يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ صَفۡرَآءُ
فَاقِعٌ لَّوۡنُهَا تَسُرُّ النّٰظِرِيۡنَ ۝ کہا وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گاے ہے زرد ڈہڈہا
رنگ سے اوسکا خوش ہوتے ہین اوسکے دیکھنے سے دیکھنے والے۔ قَالُوا ادۡعُ
لَنَا رَبَّكَ يُبَيِّنۡ لَّنَا مَا هِىَ ۙ کہنے لگے پوچھو ہمارے لیے اپنے رب سے کہ
بیان فرماوے ہمارے واسطے کس قسم کی ہے وہ گاے اِنَّ الۡبَقَرَ تَشٰبَهَ
عَلَيۡنَا ؕ ہمکو گاؤن مین شبہہ ہوتا ہے کیونکہ ایک صورت کی بہت سی ہین۔ وَاِنَّاۤ
اِنۡ شَآءَ اللّٰهُ لَمُهۡتَدُوۡنَ ۝ اور اللہ نے چاہا تو ہم راہ پاوینگے۔ قَالَ اِنَّهٗ
يَقُوۡلُ اِنَّهَا بَقَرَةٌ لَّا ذَلُوۡلٌ تُثِيۡرُ الۡاَرۡضَ وَلَا تَسۡقِى الۡحَرۡثَ ۚ کہا موسیٰ
نے وہ فرماتا ہے کہ وہ ایک گاے ہے محنتی نہین کہ جوتے زمین کو یا پانی دے

کھیتی کو۔ مُسَلَّمَةٌ لَّا شِيَةَ فِيهَا ط پوری ہے بے داغ ایک رنگ قَالُوا الْـٰٔنَ جِئْتَ بِالْحَقِّ ط بولے اب کہی تمنے ٹھیک بات۔ فَذَبَحُوهَا وَمَا كَادُوا يَفْعَلُونَ ○ پھر اوسکو ذبح کیا اور نہ معلوم ہوتے تھے ایسا کرنے والے۔ وَإِذْ قَتَلْتُمْ نَفْسًا فَادَّارَأْتُمْ فِيهَا ط وَاللَّهُ مُخْرِجٌ مَّا كُنتُمْ تَكْتُمُونَ ○ اور جب تمنے مار ڈالا ایک شخص کو پھر لگے ایک دوسرے پر الزام دھرنے اور اللہ نکالنا ہے جو کچھ تم چھپاتے ہو۔ فَقُلْنَا اضْرِبُوهُ بِبَعْضِهَا ط پھر کہا ہمنے مارو اس مردے کو اس گائے کے کسی ٹکڑے سے۔ پس جب مارا اوس مقتول کو تو زندہ ہوکر اوسنے اپنے قاتل کا نام بتایا اور جان بحق تسلیم ہوگیا اور موسیٰ علیہ السلام نے اوسکے قاتل سے انتقام لیا۔ اسمین نکتہ یہ ہے کہ جو گروہ گوسالہ پرست تھا اوسی کے ہاتھ اللہ تعالےٰ نے گائے ذبح کرائی۔ كَذَٰلِكَ يُحْيِي اللَّهُ الْمَوْتَىٰ اسی طرح سے جلاتا ہے اللہ مردے کو۔ وَيُرِيكُمْ آيَاتِهِ اور دکھاتا ہے تمھین نشانیان اپنی قدرت کی لَعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ شاید کہ تم سمجھو۔ ثُمَّ قَسَتْ قُلُوبُكُم مِّن بَعْدِ ذَٰلِكَ۔ پھر سخت ہوئے دل تمھارے اسکے بعد فَهِيَ كَالْحِجَارَةِ سو وہ ہین جیسے پتھر أَوْ أَشَدُّ قَسْوَةً ط بلکہ پتھر سے بھی زیادہ سخت۔ یعنے بڑے سنگدل ہین۔ وَإِنَّ مِنَ الْحِجَارَةِ لَمَا يَتَفَجَّرُ مِنْهُ الْأَنْهَارُ ط اور پتھرون مین بھی تو ایسے پتھر ہین جنسے پھوٹتی ہین نہرین وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَشَّقَّقُ فَيَخْرُجُ مِنْهُ الْمَاءُ ط اور اونھین مین سے وہ بھی ہین جو پھٹتے ہین اور نکلتا ہے اونسے پانی وَإِنَّ مِنْهَا لَمَا يَهْبِطُ مِنْ خَشْيَةِ اللَّهِ ط اور اونھین مین سے وہ بھی ہین جو گر پڑتے ہین اللہ کے ڈر سے وَمَا اللَّهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُونَ ○ اور اللہ بے خبر نہین ہے تمھارے کام سے۔ أَفَتَطْمَعُونَ أَن يُؤْمِنُوا لَكُمْ اب کیا تم مسلمان لوگ توقع رکھتے ہو کہ وہ مانین گے تمھاری بات۔ یعنے ایمان

ع ۱۰ ۸

لائینگے۔ وَقَدْ كَانَ فَرِيقٌ مِّنْهُمْ يَسْمَعُونَ كَلَامَ اللهِ اور تحقیق تھا
ایک گروہ اون لوگون کا کہ سنتے تھے اللہ کا کلام ثُمَّ يُحَرِّفُونَهُ مِنْ بَعْدِ مَا
عَقَلُوهُ وَهُمْ يَعْلَمُونَ ۝ پھر اوسکو بدل ڈالتے تھے دانستہ حالانکہ وہ خوب
سمجھ چکے تھے اوسکو یعنے وہ خوب جانتے تھے اس بات کو کہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہود مدینے مین نہ آوین کیونکہ انکے آنے سے فتنہ و فساد ہوتا
ہے۔ اسواسطے کہ اوائل مین جب یہود آتے تھے تو کہتے تھے کہ ہم بھی مسلمانون
مین ہین اور اپنے گروہ مین پھر جاکر شریک ہوجاتے۔ چنانچہ خداے تعالے فرماتاہی
وَإِذَا لَقُوا الَّذِينَ آمَنُوا قَالُوا آمَنَّا ۚ اور جب ملاقات کرتے ہین مسلمانون
سے کہتے ہین کہ ایمان لائے ہین ہم۔ وَإِذَا خَلَا بَعْضُهُمْ إِلَىٰ بَعْضٍ قَالُوا
أَتُحَدِّثُونَهُم بِمَا فَتَحَ اللَّهُ عَلَيْكُمْ اور جب اکٹھا ہوتے ہین ایک دوسرے
کے پاس یعنے یہودی لوگ مثل کعب اور حیی وغیرہ کے تو کہتے ہین کہ تم کیون کہدیتے ہو
اونسے وہ باتین جو کھولی ہین اللہ نے تمپر یعنے جب آپسمین جمع ہوتے ہین تو ایک
دوسرے سے کہتے ہین کہ تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اصحاب سے توریت کی
ایسی باتین کیون کہتے ہو جنسے برائی اور تعریف آنحضرت کی ظاہر ہو لِيُحَاجُّوكُم بِهِ
عِندَ رَبِّكُمْ ۚ کہ جھٹلائین وہ تمکو اون باتون سے تمہارے رب کے آگے۔
أَفَلَا تَعْقِلُونَ ۝ کیا تمکو عقل نہین اور تم یہ بات نہین سمجھتے۔ أَوَلَا يَعْلَمُونَ
نصف
کیا اتنا بھی نہین جانتے یہود أَنَّ اللَّهَ يَعْلَمُ مَا يُسِرُّونَ وَمَا يُعْلِنُونَ ۝
کہ اللہ کو معلوم ہے جو چھپاتے ہین اور جو ظاہر کرتے ہین۔ وَمِنْهُمْ أُمِّيُّونَ
لَا يَعْلَمُونَ الْكِتَابَ إِلَّا أَمَانِيَّ اور اونھین یہودیون مین سے وہ لوگ
بھی ہین جو پڑھتے لکھنے سے واقف نہین یعنے کتاب کی خبر تک نہین رکھتے لیکن
اپنے مدعاے باطل کو خوب جانتے ہین وَإِنْ هُمْ إِلَّا يَظُنُّونَ ۝ اور نہین ہے

پاس و نکے مگر صرف خیال اونکا فَوَيْلٌ لِّلَّذِيْنَ يَكْتُبُوْنَ الْكِتٰبَ بِاَيْدِيْهِمْ
سو خرابی ہے اونکے لیے جو لکھتے ہین کتاب اپنے ہاتھون سے ثُمَّ يَقُوْلُوْنَ
هٰذَا مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ـ پھر کہتے ہین یہ اللہ کے پاس سے ہے لِيَشْتَرُوْا
بِهٖ ثَمَنًا قَلِيْلًا ؕ تا کہ لیوین اوسکے بدلے تھوڑی قیمت ـ فَوَيْلٌ لَّهُمْ
مِّمَّا كَتَبَتْ اَيْدِيْهِمْ وَوَيْلٌ لَّهُمْ مِّمَّا يَكْسِبُوْنَ ○ پس خرابی ہے
اونکے لیے اپنے ہاتھ کے لکھے سے اور خرابی ہے اونکے واسطے اپنی کمائی سے
یہ وہ لوگ ہین جو عوام کو اونکی مرضی کے موافق باتین گھڑ کے لکھدیتے تھے اور نسبت
کرتے تھے خدا اور رسول کیطرف ـ اور جاہلون سے کہتے تھے کہ جو اوصاف پیغمبر آخر الزمان
کے توریت مین لکھے ہین وہ معاذ اللہ حضرت مین نہین پائے جاتے ـ اور اسی بات
کی رشوت لیتے تھے وَقَالُوْا لَنْ تَمَسَّنَا النَّارُ اِلَّآ اَيَّامًا مَّعْدُوْدَةً ؕ اور
کہتے ہین یہود ہمکو آگ نہین چھوئیگی مگر کچھہ دن گنتی کے ـ اور یہ اونکا گمان باطل تھا
کہ وہ سمجھتے تھے دنیا کی مدت سات ہزار برس کی ہے ـ اور ہر ہزار برس کے بعد
ایک دن عذاب ہوگا ـ پس اللہ تعالے نے اونکے زعم باطل کے توڑنے کے
لیے ارشاد فرمایا قُلْ اَتَّخَذْتُمْ عِنْدَ اللّٰهِ عَهْدًا تم کہو اے محمد صلعم کیا تم لے
چکے ہو اللہ کے یہان سے اقرار کہ تمپر عذاب نکریگا فَلَنْ يُّخْلِفَ اللّٰهُ عَهْدَهٗٓ
تو البتہ اللہ تعالے اپنے اقرار کے خلاف نکریگا ـ اَمْ تَقُوْلُوْنَ عَلَى اللّٰهِ مَا
لَا تَعْلَمُوْنَ ○ یا جوڑتے ہو اللہ پر وہ چیز جو نہین جانتے ہو بَلٰى مَنْ كَسَبَ
سَيِّئَةً وَّاَحَاطَتْ بِهٖ خَطِيْٓـَٔتُهٗ ہان جسنے کمائے گناہ اور گھیر لیا اوسکو اوسکے
گناہون نے فَاُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ پس وہی
لوگ ہین دوزخ کے اور وہ اوسی مین ہمیشہ رہین گے ـ وَالَّذِيْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْجَنَّةِ ۚ هُمْ فِيْهَا خٰلِدُوْنَ ○ ع ۹

اور جو لوگ کہ ایمان لائے ہین اور کرتے ہین کام نیک وہ جنت کے لوگ ہین اور وہ اوسی
مین ہمیشہ رہین گے - وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَ بَنِيْٓ اِسْرَآءِيْلَ - اور جب لیا
ہمنے اقرار یعقوب کے بیٹون سے لَا تَعْبُدُوْنَ اِلَّا اللّٰهَ کہ نہ پوجو تم مگر اللہ کو
وَبِالْوَالِدَيْنِ اِحْسَانًا وَّذِي الْقُرْبٰى وَالْيَتٰمٰى وَالْمَسٰكِيْنِ - اور مان باپ
سے اچھا سلوک کرو اور قرابت والون سے اور یتیمون سے اور محتاجون سے یعنے
مان باپ کا حق مانو اور اونکی خدمتگذاری کرو اور رشتے دارون اور یتیمون اور مسکینون
کے ساتھ احسان کرو - وَقُوْلُوْا لِلنَّاسِ حُسْنًا وَّاَقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ
اور کہو لوگون کے واسطے نیک بات اور برپا رکھو نماز پنجگانہ اور دیتے رہو زکوٰۃ موافق حکم
خدا کے - ثُمَّ تَوَلَّيْتُمْ اِلَّا قَلِيْلًا مِّنْكُمْ وَاَنْتُمْ مُّعْرِضُوْنَ ○ پھر تم پھر گئے
مگر تھوڑے تم مین سے اور تمکو دہیان نہین کہ تمنے منہ پھیرا اس اقرار سے وَاِذْ اَخَذْنَا
مِيْثَاقَكُمْ لَا تَسْفِكُوْنَ دِمَآءَكُمْ وَلَا تُخْرِجُوْنَ اَنْفُسَكُمْ مِّنْ دِيَارِكُمْ
ثُمَّ اَقْرَرْتُمْ وَاَنْتُمْ تَشْهَدُوْنَ ○ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے کہ نہ کرو خون
آپس مین اور نہ نکالو اپنی قوم کو اپنے وطن سے پھر تمنے اقرار کیا اور تم جانتے ہو -
ثُمَّ اَنْتُمْ هٰٓؤُلَآءِ تَقْتُلُوْنَ اَنْفُسَكُمْ وَتُخْرِجُوْنَ فَرِيْقًا مِّنْكُمْ مِّنْ
دِيَارِهِمْ تَظٰهَرُوْنَ عَلَيْهِمْ بِالْاِثْمِ وَالْعُدْوَانِ ط پھر تم ویسے ہی خون
کرتے ہو آپس مین اور مارتے ہو اپنی ذاتون کو اور نکالدیتے ہو اپنے ایک فرقے کو
اونکے وطن سے اور چڑہائی کرتے ہو اونپر گناہ اور ظلم سے - مدینے مین یہود کے
دو قبیلے تھے بنی قریظہ اور بنی نضیر - اور دو قبیلے اور تھے اوس اور خزرج - بنی قریظہ
اور اوس آپس مین موافق تھے - اور نضیر اور خزرج مین بھی اتفاق تھا - جب یہ دونون
لڑتے تو آپس مین جو موافق تھے وہ ایک دوسرے کے شریک ہوتے اور جسپر غالب ہوتے
اوسے مارتے اور گھرون سے نکالدیتے خرابی کے درپے ہوتے اور اونکے مکانون

اور قیدیون کا فدیہ لیتے - وَاِنْ يَّاْتُوْكُمْ اُسٰرٰى تُفٰدُوْهُمْ وَهُوَ مُحَرَّمٌ عَلَيْكُمْ
اِخْرَاجُهُمْ ؕ اور جب آتے ہین وہ تمھارے پاس کسی کی قید مین پڑے تو تم اونکی
چھڑائی دیتے ہو اور حالانکہ حرام ہے تمپر اونکا نکالدینا - اَفَتُؤْمِنُوْنَ بِبَعْضِ
الْكِتٰبِ وَتَكْفُرُوْنَ بِبَعْضٍ ۚ پھر کیا مانتے ہو تم تھوڑے حصے کو کتاب کے اور منکر
ہوتے ہو تھوڑے سے - فَمَا جَزَآءُ مَنْ يَّفْعَلُ ذٰلِكَ مِنْكُمْ اِلَّا خِزْيٌ
فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا ۚ وَيَوْمَ الْقِيٰمَةِ يُرَدُّوْنَ اِلٰٓى اَشَدِّ الْعَذَابِ ؕ وَمَا
اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○ پس کچھ سزا نہین اوسکی جو کوئی تم مین سے ایسا کام
کرے مگر زندگی مین دنیا کی رسوائی اور قیامت کے دن مبتلا ہون گے سخت عذاب
مین اور اللہ تعالے غافل نہین ہے تمھارے اون کامون سے جو کرتے ہو -
اُولٰٓئِكَ الَّذِيْنَ اشْتَرَوُا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا بِالْاٰخِرَةِ ؗ فَلَا يُخَفَّفُ عَنْهُمُ
الْعَذَابُ وَلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ وہی ہین جنھون نے خرید لی دنیا کی زندگی ع
آخرت دے کے پس نہ ہلکا کیا جائیگا اونپر عذاب دوزخ کا اور نہ وہ مدد پائین گے
یہ عذاب اونکے لیے ہے جنھون نے اللہ تعالے کی نافرمانی کی - خدائے تعالے نے ممانعت
فرمائی تھی آپس کے قتل اور ظلم اور لوگون کے جلاوطن کرنے کی اور حکم دیا تھا قیدیون
کو فدیہ دے کے چھڑالینے کا مگر یہ اپنی قوم کے لوگون کو جو غیر کے ہاتھ پھنستے تھے چھڑانے
کو موجود ہو جاتے تھے - اور خود اونکے ستانے اور پریشان کرنے مین قصور نکرتے تھے
اور اپنے نفس کی پیروی مین مشغول رہتے تھے اسلیے ارشاد ہوا کہ اگر ہمارے حکم پر چلتے
ہو تو دونون جگہ چلو یعنے پورا پورا حکم مانو - ورنہ تمھارے لیے سخت عذاب ہے -
وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى الْكِتٰبَ وَقَفَّيْنَا مِنْۢ بَعْدِهٖ بِالرُّسُلِ ؗ اور تحقیق
ہمنے دی موسیٰ کو کتاب اور پے درپے بھیجے اوسکے بعد رسول - حضرت موسے
علیہ السلام کے بعد حضرت عیسے علیہ السلام کے زمانے تک بہت سے نبی گذرے ہے جو

توریت کے حکمون پر چلتے تھے وَاٰتَيْنَا عِيْسَى ابْنَ مَرْيَمَ الْبَيِّنٰتِ وَاَيَّدْنٰهُ بِرُوْحِ الْقُدُسِ ؕ اور دیے ہمنے عیسے مریم کے بیٹے کو معجزے صریح اور مدد دی ہمنے اوسکو روح پاک سے - مراد روح القدس سے حضرت جبرئیل علیہ السلام ہین اَفَكُلَّمَا جَآءَكُمْ رَسُوْلٌۢ بِمَا لَا تَهْوٰۤى اَنْفُسُكُمُ اسْتَكْبَرْتُمْ ۚ فَفَرِيْقًا كَذَّبْتُمْ ۡ وَفَرِيْقًا تَقْتُلُوْنَ ○ پھر جب تمہارے پاس آیا کوئی رسول جو نہ چاہا تمھارے دل نے تو تم تکبر کرنے لگے - پھر ایک گروہ کو جھٹلایا تمنے - وایک گروہ کو مارا تمنے - یعنے حضرت یحیٰی اور حضرت ذکریا اور اور پیغمبرون کو قتل کیا اور جناب رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم کو جھٹلایا - ایک روایت مین ہے کہ تین سو پیغمبر قتل کیے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا غُلْفٌ ؕ اور کہتے ہین ہمارے دل پر غلاف ہے - یعنے یہود اپنی تعریف مین کہتے تھے کہ ہمارے دل پر غلاف ہے کہ سوا اپنے دین کے اور کسی کی بات ہم پر اثر نہین کرتی - اوسکے جواب مین اللہ تعالے فرماتا ہے بَلْ لَّعَنَهُمُ اللّٰهُ بِكُفْرِهِمْ فَقَلِيْلًا مَّا يُؤْمِنُوْنَ ○ یون نہین بلکہ لعنت کی ہے اللہ نے اونپر سبب اونکے کفر کے - پس تھوڑے ہین اونمین سے جو ایمان لائے اور بہت کافر رہے - وَلَمَّا جَآءَهُمْ كِتٰبٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۙ اور جب آئی اونکے پاس کتاب اللہ کی طرف سے یعنے قرآن شریف کہ سچ بتاتا ہے اوس کتاب کو جو اونکے پاس ہے یعنے توریت وَكَانُوْا مِنْ قَبْلُ يَسْتَفْتِحُوْنَ عَلَى الَّذِيْنَ كَفَرُوْا ۚ اور تھے وہ کہ پہلے سے فتح مانگتے تھے کافرون پر یعنے جب عرب کے کافر یہودیون کو تنگ کرتے تھے تب وہ ہاتھ اوٹھا اوٹھا کے دعا مانگتے تھے کہ اے بار خدایا نبی آخر الزمان کو جلد پیدا کر تاکہ اونکے ہاتھ سے یہ کافر جلد تر پریشان اور ہلاک ہوجائین - بلکہ خیبر کے یہودیون نے جب غطفان قبیلے سے لڑکر کئی بار شکست کھائی تو مجبور ہوکے دعا کی کہ اے خدا اے توانا و قادر طفیل

حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو نبی آخر الزمان ہونگے اور جنکی خبر تو نے توریت مین دی
ہے ہمکو مدد دے اور اللہ تعالےٰ نے ببرکت نام مبارک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے
اونمین فتح دی۔ جب آنحضرت پیدا ہوئے اور آپنے دعوت اسلام کی تو منکر ہوگئے۔
حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ نے یہودیون سے فرمایا کہ تم تو آنحضرت کی تشریف آوری
کے واسطے دعا مانگا کرتے تھے اب کیون منکر ہوتے ہو اونھون نے جواب دیا کہ یہ وہ
پیغمبر نہین جنکا حال ہماری کتاب مین لکھا ہے۔ اسپر اللہ تعالےٰ نے یہ آیت نازل
فرمائی۔ فَلَمَّا جَآءَهُمْ مَّا عَرَفُوْا كَفَرُوْا بِهٖ فَلَعْنَةُ اللّٰهِ عَلَى
الْكٰفِرِيْنَ ○ پھر جب آیا اونکے پاس وہ جسے پہچان رکھا تھا اونھون نے تو منکر
ہوئے اوس سے پس لعنت اللہ کی ہے منکرون پر بِئْسَمَا اشْتَرَوْا بِهٖۤ اَنْفُسَهُمْ
اَنْ يَّكْفُرُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ بَغْيًا اَنْ يُّنَزِّلَ اللّٰهُ مِنْ فَضْلِهٖ عَلٰى مَنْ
يَّشَآءُ مِنْ عِبَادِهٖ ۚ بُری ہے وہ چیز جسکے بدلے بیچا اونھون نے اپنی جان
کو کہ منکر ہوئے اللہ تعالےٰ کے اُتارے ہوئے کلام سے اس ضد سے کہ اُتاری اللہ
نے اپنے فضل سے کتاب اپنی جسپر چاہی اپنے بندون مین سے فَبَآءُوْ بِغَضَبٍ
عَلٰى غَضَبٍ ۭ وَلِلْكٰفِرِيْنَ عَذَابٌ مُّهِيْنٌ ○ پس کما لائے غصے پر غصہ
یعنے اللہ تعالےٰ اونسے سخت ناراض ہوا۔ اور منکرون کے لیے ہے عذاب ذلت
اور خواری کا۔ وَاِذَا قِيْلَ لَهُمْ اٰمِنُوْا بِمَاۤ اَنْزَلَ اللّٰهُ۔ اور جب کہا جاتا ہے
اونکو ایمان لاؤ اوس کلام پر جو اُتارا اللہ نے۔ قَالُوْا نُؤْمِنُ بِمَاۤ اُنْزِلَ
عَلَيْنَا وَيَكْفُرُوْنَ بِمَا وَرَآءَهٗ ق کہتے ہین ہم ایمان لائے ہین اوسپر جو اوتارا
گیا ہے ہمپر یعنے توریت اور نہین مانتے اوسے جو اوسکے سوا ہے یعنے قرآن شریف
وَهُوَ الْحَقُّ مُصَدِّقًا لِّمَا مَعَهُمْ ۭ اور وہی اصل تحقیق ہے سچ بتاتا ہے اوسے
جو اونکے پاس ہے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جب یہودیون کو اسلام کی طرف

بلانا چاہا تو اونھون نے کہا کہ خدا تعالےٰ نے ہماری کتاب مین ہمسے عہد لیا ہے
کہ ہم کسی پیغمبر پر ایمان نہ لاوین جب تک ہماری قربانی کو اوسکے معجزے سے آتش
غیب آکر نہ کھا جاوے اور معجزہ روشن ہمکو نہ دکھاوے۔ پس اللہ تعالےٰ نے
فرمایا قُلْ فَلِمَ تَقْتُلُوْنَ اَنْۢبِيَآءَ اللّٰهِ مِنْ قَبْلُ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
تو کہہ پھر کس لیے مارتے رہے ہو تم اللہ کے نبیون کو پہلے سے اگر تم ایمان رکھتے
تھے توریت پر۔ وَلَقَدْ جَآءَكُمْ مُّوْسٰى بِالْبَيِّنٰتِ اور آچکا تمھارے
پاس موسیٰ صریح معجزے لیکر یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے تمکو بہت سے معجزے
دکھلائے طوفان اور ٹیڑی اور مینڈک اور لہو اور عصا اور ید بیضا اور دریا مین کا
راستہ اور پتھر مین کی بارہ نہرین اور من وسلویٰ وغیرہ۔ ثُمَّ اتَّخَذْتُمُ الْعِجْلَ
مِنْۢ بَعْدِهٖ وَاَنْتُمْ ظٰلِمُوْنَ ۝ پھر تمنے بنالیا بچھڑے کو اوسکے پیچھے اپنا
معبود اور تم ظالم ہو اپنی جانون پر۔ وَاِذْ اَخَذْنَا مِيْثَاقَكُمْ وَرَفَعْنَا
فَوْقَكُمُ الطُّوْرَ اور جب لیا ہمنے اقرار تمسے اور اونچا کیا تمپر پہاڑ۔ خُذُوْا مَآ
اٰتَيْنٰكُمْ بِقُوَّةٍ وَّاسْمَعُوْا پکڑو جو کچھ ہمنے تمکو دیا زور سے اور سنو۔
قَالُوْا سَمِعْنَا وَعَصَيْنَا وَاُشْرِبُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْعِجْلَ بِكُفْرِهِمْ
بولے وہ سُنا ہمنے اور نافرمانی کی ہمنے اور بسگیا اونکے دلون مین وہ بچھڑا مارے
کفر کے۔ قُلْ بِئْسَمَا يَاْمُرُكُمْ بِهٖٓ اِيْمَانُكُمْ اِنْ كُنْتُمْ مُّؤْمِنِيْنَ ۝
تو کہہ بُرا ہے وہ جو سکھاتا ہے تمکو ایمان تمھارا اگر تم ایمان والے ہو۔ یہود کہتے تھے
کہ ہمارے سوا بہشت مین کوئی نہ جائیگا۔ حالانکہ یہ کلام اونکا سراسر خطا تھا کیونکہ
بہشتیون کو خدا سے ملنے کا اشتیاق ہوتا ہے اور یہ موت سے ڈرتے تھے اس
آیت مین اسی بات کا اشارہ ہے۔ قُلْ اِنْ كَانَتْ لَكُمُ الدَّارُ الْاٰخِرَةُ
عِنْدَ اللّٰهِ خَالِصَةً مِّنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ

صٰدِقِیْنَ ○ تو کہہ ای محمد صلعم اگر تمکو ملنا ہے گھر آخرت کا اللہ کے یہان خاص
سوا اور لوگون کے تو تم مرنے کی آرزو کرو اگر سچے ہو۔ وَلَنْ یَّتَمَنَّوْہُ اَبَدًا بِمَا
قَدَّمَتْ اَیْدِیْھِمْ وَاللّٰہُ عَلِیْمٌ بِالظّٰلِمِیْنَ ○ اور یہ آرزو کبھی نہ کرینگے وہ
اسواسطے کہ آگے بھیج چکے ہین ہاتھہ اونکے برے کام اور اللہ خوب جانتا ہی گنہگارونکو
وَلَتَجِدَنَّھُمْ اَحْرَصَ النَّاسِ عَلٰی حَیٰوۃٍ ج اور بیشک پاؤگے تم اونکو سب
لوگون سے زیادہ حرص کرنے والے دنیا کی زندگی مین۔ وَمِنَ الَّذِیْنَ اَشْرَکُوْا
یَوَدُّ اَحَدُھُمْ لَوْ یُعَمَّرُ اَلْفَ سَنَۃٍ ج اور شرک کرنے والون مین سے
بھی ایک ایک چاہتا ہے کہ ہزار برس کی عمر پاوے۔ یہ اشارہ ہے طرف کفار
مجوس کے۔ وَمَا ھُوَ بِمُزَحْزِحِہٖ مِنَ الْعَذَابِ اَنْ یُّعَمَّرَ ط وَاللّٰہُ
بَصِیْرٌ بِمَا یَعْمَلُوْنَ ○ اور نہین ممکن کہ رہائی ہو اونھین عذاب سے سبب
زیادہ جینے کے اور اللہ دیکھتا ہے جو کچھہ وہ کرتے ہین۔ ایک روایت مین ہے
کہ ایک دن یہودیون کا گروہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے روبرو آیا اونمین ابن صوریا
بڑا نامور تھا۔ اوسنے آپسے عرض کیا کہ مجھے پیغمبر آخر الزمان کے سب حالات جو توریت
مین لکھے ہین بخوبی معلوم ہین۔ ذرا آپ اپنے خواب راحت کے حال سے مجھے مطلع
فرمایئے۔ آپنے فرمایا کہ میری آنکھین سوتی ہین دل نہین سوتا اور مجھکو سب خبر رہتی ہی
پھر اوسنے عرض کی کہ لڑکا جو پیدا ہوتا ہے تو اوسکے جسم مین باپ کے مادے سے
کیا کیا ہوتا ہے اور ماں سے کیا۔ فرمایا ہڈیان اور رگین اور سخت چیزین باپ کے اثر سے
اور گوشت و پوست و لہو ماں کے اثر سے اسکے علاوہ اسنے اور بہت سے سوالات
کیے اور جواب سنکے عرض کی کہ آپنے سچ فرمایا۔ آخر مین اوسنے عرض کی کہ وحی کون
لاتا ہے آپنے فرمایا جبرئیل۔ یہ سنتے ہی کہنے لگا کہ اگر جبرئیل نہ لاتے بلکہ اونکے عوض
میکائیل لاتے تو آپ پر ہم ایمان لاتے۔ آپنے فرمایا کہ جبرئیل سے اور تسے کیا دشمنی ہی

ربع

ع ۱۱

اوسنے بیان کیا کہ بخت نصر نے ہمارا سارا کنبہ قتل کر ڈالا اور بہتون کو وطن سے نکالدیا
اور قید کیا اور توریت جلادی۔ ہمنے جب اوسے مارنا چاہا تو جبرئیل نے بچالیا علاوہ
اسکے پیغمبرون کے پاس ہمارے دین کی خرابی اور ذلت وخواری کی وحی وہی لایا
کرتے ہین۔ اور آتش پرستون کا بھی یہی مقولہ تھا کہ اگر میکائیل آپکے پاس وحی لاتے
ہوتے توہم ضرور آپ پر ایمان لاتے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ مَنْ كَانَ
عَدُوًّا لِّجِبْرِيلَ فَإِنَّهُ نَزَّلَهُ عَلَىٰ قَلْبِكَ بِإِذْنِ اللَّهِ مُصَدِّقًا لِّمَا
بَيْنَ يَدَيْهِ وَهُدًى وَبُشْرَىٰ لِلْمُؤْمِنِينَ ۝ کہدو تم اسے محمد صلعم
اوس سے جو دشمن ہو جبرئیل کا پس جبرئیل ہی نے تواوتارا ہے یہ کلام تیرے دلپر
اللہ کے حکم سے سچ بتاتا ہے اوس کلام کو جو اوس سے پہلے ہے یعنے توریت
اور راہ دکھاتا ہے اور خوشی سناتا ہے ایمان والون کو۔ مَنْ كَانَ عَدُوًّا لِّلَّهِ
وَمَلَائِكَتِهِ وَرُسُلِهِ وَجِبْرِيلَ وَمِيكَالَ فَإِنَّ اللَّهَ عَدُوٌّ لِّلْكَافِرِينَ
جوکوئی ہو دشمن اللہ کا اور اوسکے فرشتون کا اور اوسکے رسولون کا اور جبرئیل اور
میکائیل کا پس بیشک اللہ دشمن ہے اون کافرون کا۔ وَلَقَدْ أَنْزَلْنَا إِلَيْكَ
آيَاتٍ بَيِّنَاتٍ وَمَا يَكْفُرُ بِهَا إِلَّا الْفَاسِقُونَ ۝ وبتحقیق ہمنے اتارین
تیری طرف آیتین روشن اور نہ منکر ہونگے اونسے مگر بدکار بے حکم۔ ایک گروہ یہود
نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ فرمائیے کیا حال ہے۔ آپنے ارشاد کیا
کہ خدائے تعالے نے تمکو اسواسطے پیدا کیا ہے کہ سچ بات کو پہچانو اور تمپر لازم
ہے کہ میری متابعت کرو۔ وہ سب کہنے لگے درست ہے۔ آپنے فرمایا اور کیا پوچھتے ہو
اوس گروہ کے لوگون نے عرض کیا کہ ہمکو یہ بتلائیے کہ توریت کے آنے سے پہلے
حضرت یعقوب علیہ السلام نے کونسا کھانا اپنے لیے حرام کیا تھا۔ آنحضرت نے فرمایا
کہ یعقوب علیہ السلام بیمار تھے اونہون نے نیت کی کہ اگر مین اچھا ہوجاؤن گا تو گوشت

اور دودھ اونٹنی کا جو مجھے مرغوب ہے چھوڑ دونگا۔ پروردگار نے اونکو شفا بخشی اور یعقوب علیہ السلام نے اُسے چھوڑ دیا۔ علاوہ اسکے اور اور گذشتہ حالات بھی پوچھے مگر پھر بھی وہ یقین نہ لائے کیونکہ وہ فاسق تھے۔ اَوَكُلَّمَا عٰهَدُوْا عَهْدًا نَّبَذَهٗ فَرِيْقٌ مِّنْهُمْ ؕ بَلْ اَكْثَرُهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ○ اور جب کیا اونھون نے کوئی قرار تو توڑ ڈالا اوسکو اونھین مین کی ایک جماعت نے۔ بلکہ اکثر اونمین کے یقین نہین کرتے۔ وَلَمَّا جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ اور جب پونہچا اونکے پاس رسول اللہ کی طرف سے۔ مُصَدِّقٌ لِّمَا مَعَهُمْ ۔ سچ بتاتا اوسکو جو اونکے پاس ہے یعنے توریت نَبَذَ فَرِيْقٌ مِّنَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا الْكِتٰبَ ۙ كِتٰبَ اللّٰهِ وَرَآءَ ظُهُوْرِهِمْ پھینکدی ایک گروہ نے کتاب پانے والون مین سے اللہ کی کتاب بے ادبی سے اپنی پیٹھ کے پیچھے كَاَنَّهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ گویا کہ وہ جانتے ہی نہین کہ یہ کتاب مبارک کلام خدا ہے اور محمد مصطفےٰ اوسکے رسول برحق ہین۔ وَاتَّبَعُوْا مَا تَتْلُوا الشَّيٰطِيْنُ عَلٰى مُلْكِ سُلَيْمٰنَ ۚ اور متابعت کی اون یہودیون نے اوس علم کی جو شیطان پڑھا کرتے تھے سلیمان کی بادشاہت مین۔ اور خدائے تعالےٰ سے جو اقرار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر ایمان لانے کا کیا تھا اُوسپر قائم نہ رہے۔ سلیمان علیہ السلام کے وقت مین شیطانون نے انسانون کو علم سحر سکھایا اور اس بارے مین بہت کچھ لکھا گیا۔ مگر حضرت سلیمان علیہ السلام نے اونکی سب تحریرون کو طلب کرکے ایک صندوق مین بند کردیا اور اوسے اپنے تخت کے نیچے دفن کرادیا۔ بعد وفات حضرت سلیمان علیہ السلام کے وہ صندوق لوگون نے نکالا اور تمام ملک مین ہر ایک نے پڑھا اور سیکھا اور اوسکی نسبت سلیمان علیہ السلام کی طرف کی۔ بلکہ یہود کہنے لگے کہ ہمکو یہ علم اونھین سے پونہچا ہے اور اونکو جو حکومت جن و انسان پر حاصل تھی وہ اسی علم کے زور سے تھی اوسکے جواب مین اللہ تعالےٰ نے آیت ذیل نازل فرمائی اور ظاہر کردیا کہ یہ کام

کافر دن کا ہے سلیمان کا نہین بلکہ اونکے زمانے مین شیطانون نے سکھایا ہے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے۔ وَمَا كَفَرَ سُلَيْمٰنُ وَلٰكِنَّ الشَّيٰطِيْنَ كَفَرُوْا يُعَلِّمُوْنَ النَّاسَ السِّحْرَ ۔ اور نہین کفر کیا سلیمان نے یعنے حضرت سلیمان نے سحر نہین کیا۔ لیکن شیطانون نے کفر کیا کہ لوگون کو جادو سکھاتے تھے۔ وَمَآ اُنْزِلَ عَلَى الْمَلَكَيْنِ بِبَابِلَ هَارُوْتَ وَمَارُوْتَ ؕ اور متابعت کی ہیودیون نے اوسکی جو اترا دو فرشتون پر بابل مین یعنے ہاروت اور ماروت پر۔ ان دونون فرشتون کا قصہ یہ ہے کہ یہ دونون اللہ تعالےٰ کے حضور مین گنہگار انسانون پر طعن کیا کرتے تھے پروردگار نے فرمایا کہ اگر تم مثل اونکے ہوتے تو اونسے بھی زیادہ برے کام کرتے فرشتون نے ازراہ غرور جواب دیا کہ یہ ہرگز ممکن نہین کہ ہم آدمی کی طرح خطاکار اور گنہگار ہوجائین۔ خداے تعالےٰ نے اونکو بشکل انسان بنا کے دنیا مین بھیجا اور صاحب حکومت کیا وہ یہان آکر ایک عورت زہرہ نام پر عاشق ہوئے اور شراب بھی پی اور قتل بھی کیا اور حالت نشے مین زہرہ کو اسم اعظم بتادیا اور وہ آسمان پر گئی۔ امام زاہد رحمتہ اللہ علیہ فرماتے ہین کہ اسم اعظم کی برکت اور خداے تعالےٰ کے کرم سے زہرہ ستارون مین داخل ہوگئی اور یہ دونون مردود ہوئے اور اوسی وقت خداے تعالےٰ نے اونکو آسمان پر آنے سے باز رکھا اور دنیا مین چاہ بابل کے درمیان اونکے سرونکے بال باندھ کے لٹکا دیا اور عذاب مین مبتلا ہوئے۔ اوس زمانے مین جادوگر نبوت کا دعوی کیا کرتے تھے اور یہ فرشتے بھی اس علم کو جانتے تھے انھون نے کہا کہ تم یہ علم اپنے سیانے لوگون کو سکھاؤ تاکہ نبوت کا جھوٹا دعوی کرنے والون کو خراب کرین ہیودیون نے جادو سیکھنے کے لالچ سے اونکی متابعت کی۔ لیکن جو کوئی اونکے پاس سیکھنے کو جاتا تھا اول اوس سے کہدیتے تھے کہ اس سے ایمان جاتا رہیگا پھر وہ چاہتا سیکھتا اور نہ چاہتا نہ سیکھتا۔

وَمَا يُعَلِّمٰنِ مِنْ اَحَدٍ حَتّٰى يَقُوْلَا اِنَّمَا نَحْنُ فِتْنَةٌ فَلَا تَكْفُرْ ؕ
نہین سکھاتے تھے وہ دونون کسی کو جبتک نہ کہہ لیتے تھے کہ ہم آزمانے کے لیے ہین
پس تم نہ کفر کرو فَيَتَعَلَّمُوْنَ مِنْهُمَا مَا يُفَرِّقُوْنَ بِهٖ بَيْنَ الْمَرْءِ وَزَوْجِهٖ ؕ
پھر وہ یہودی سیکھتے اون دونون فرشتون سے وہ شی جس سے جدائی ڈالتے
ہین درمیان مرد اور اوسکی عورت کے وَمَا هُمْ بِضَآرِّيْنَ بِهٖ مِنْ اَحَدٍ اِلَّا
بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ اور وہ اس سحر سے کسیکا کچھہ نہین لگاڑ سکتے تھے بغیر حکم خدا کے
وَيَتَعَلَّمُوْنَ مَا يَضُرُّهُمْ وَلَا يَنْفَعُهُمْ ؕ اور سیکھتے ہین وہ اوس شی کو جو ضرر
پونہچائے اونھین اور نہ نفع دے وَلَقَدْ عَلِمُوْا لَمَنِ اشْتَرٰىهُ مَا لَهٗ فِي
الْاٰخِرَةِ مِنْ خَلَاقٍ ؕ اور جان چکے کہ جو کوئی اسکا خریدار ہوا یعنے سحر کا اوسکے
لیے آخرت مین کچھہ حصہ نہین۔ وَلَبِئْسَ مَا شَرَوْا بِهٖٓ اَنْفُسَهُمْ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ
اور بہت بُری چیز ہے جسپر بیچا اونھون نے اپنی جانون کو اگر وہ سمجھتے۔ وَلَوْ اَنَّهُمْ
اٰمَنُوْا وَاتَّقَوْا لَمَثُوْبَةٌ مِّنْ عِنْدِ اللّٰهِ خَيْرٌ ؕ لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ ۝ اور ع ۱۲ ۱۲
اگر وہ یقین لاتے اور پرہیز کرتے تو بدلا تھا اونکے لیے اللہ کے یہان سے بہتر
اگر اونکو سمجھہ ہوتی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَقُوْلُوْا رَاعِنَا۔ اے ایمان والو
نہ کہو تم راعنا۔ یعنے جب یہودی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی محفل مین حاضر ہوتے
اور حضرت کلام فرماتے اوسمین جو بات اچھی طرح نہ سنتے اور چاہتے کہ اوسے
پھر تحقیق کرین تو کہتے راعنا یعنے ہماری طرف بھی متوجہ ہو جیے۔ مسلمانون کے
منہ سے بھی سنتے سنتے کبھی یہ لفظ نکل جاتا تو اللہ تعالےٰ نے حکم فرمایا کہ یہ لفظ
نہ کہو اگر کہنا ہو تو اُنظُرنا کہو کیونکہ اوسکے معنے بھی یہی ہین اور مقتضاے ادب یہ ہے
کہ پہلے سے سنتے رہو تا کہ پوچھنے کی نوبت ہی نہ آئے۔ اس لفظ کے کہنے مین بھی
کافر مکاری کرتے تھے یعنے اس لفظ کو ذرا زبان دبا کے کہتے تھے تو راعینا ہوجاتا تھا

کے سننے مین ہمارا چرواہا اور اونکی زبان مین راعینا احمق کو بھی کہتے ہین - وَقُولُوا
انْظُرْنَا وَاسْمَعُوا ۗ وَلِلْكَافِرِينَ عَذَابٌ أَلِيمٌ ○ اور کہو انظرنا یعنی دیکھیے
ہماری طرف اور سنتے رہو احکام خداے تعالے کے تاکہ مکرر دریافت کرنے کی ضرورت
نہو اور کافرون کے لیے جو ایسی باتین کہتے ہین دکھ دینے والا عذاب ہے - مَا
يَوَدُّ الَّذِينَ كَفَرُوا مِنْ أَهْلِ الْكِتَابِ وَلَا الْمُشْرِكِينَ - دل نہین چاہتا
اون لوگون کا جو منکر ہین کتاب والون مین سے اور نہ مشرکون کا دل چاہتا ہے
أَنْ يُنَزَّلَ عَلَيْكُمْ مِنْ خَيْرٍ مِنْ رَبِّكُمْ ۗ اس بات کو کہ اوتاری جاوے تمپر
کوئی نیک بات تمہارے رب سے - وَاللَّهُ يَخْتَصُّ بِرَحْمَتِهِ مَنْ يَشَاءُ ۗ وَاللَّهُ
ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيمِ ○ اور اللہ خاص کرتا ہے اپنی مہر سے جسکو چاہے اور اللہ
بہت بڑا فضل رکھتا ہے - مَا نَنْسَخْ مِنْ آيَةٍ أَوْ نُنْسِهَا نَأْتِ بِخَيْرٍ مِنْهَا أَوْ
مِثْلِهَا ۗ أَلَمْ تَعْلَمْ أَنَّ اللَّهَ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ قَدِيرٌ ○ نہین منسوخ کرتے ہین ہم کوئی
آیت یا نہین بھلاتے ہین ہم اوسے مگر پہونچاتے ہین اوس سے بہتر یا اوسکے برابر
کیا تجھکو معلوم نہین کہ اللہ ہر چیز پر قادر ہے - یہودی طعن کرتے تھے کہ تمہاری کتاب
مین بعضی آیتین منسوخ ہوتی ہین اگر وہ اللہ کی طرف سے تھین تو پھر کیا عیب دیکھا
جو موقوف کین - اللہ تعالے نے فرمایا کہ عیب نہ پہلے مین تھا اور نہ پچھلے مین بلکہ حاکم کو
اختیار ہے جسوقت جو چاہے وہ حکم کرے - اور امام زاہد رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہین
کہ احکام کا منسوخ کرنا کمال احسان پروردگار ہے - جیسے معراج کی رات پچاس رکعت نماز
کا حکم ہوا تھا - یا نماز تہجد واجب کی گئی تھی - ان حکمون کے بجالانے مین اوسکے بندون
کو ہرگز مجال دم زدن نہ تھی خواہ وہ احکام بندون پر سہل ہوتے یا مشکل مگر اوسنے
اپنے کمال فضل سے بندون کی سہولت کے لیے حسب استدعا اپنے حبیب اکرم حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم کے ان حکمون مین تخفیف فرمادی پس یہ اوسکا بہت بڑا احسان ہے

الم تعلم ان الله له ملك السموت والارض وما لكم من دون
الله من ولي ولا نصير ○ کیا تجھکو معلوم نہین کہ اللہ ہی کو سلطنت ہے آسمان
وزمین کی اور نہین ہے تمہارے لیے سواے خداے تعالے کے کوئی حمایت
کرنے والا - ام تریدون ان تسئلوا رسولکم کما سئل موسی من
قبل ط کیا تم مسلمان لوگ بھی چاہتے ہو کہ سوال شروع کرو اپنے رسول سے جیسے
سوال ہو چکے ہین موسیٰؑ سے پہلے - ومن یتبدل الکفر بالایمان فقد
ضل سواء السبیل ○ اور جسنے بدلا کفر کو ایمان کے بدلے وہ بھولا سیدھی راہ
یعنے یہودیون کے بہکانے سے تم اپنے نبیؐ کے پاس شبہے نہ لاؤ جیسے وہ اپنے
نبیؑ کے پاس شبہے نکالنے کو آیا کرتے تھے - شبہون کا نکالنا گویا یقین چھوڑکر انکار کا
اختیار کرنا ہے - ود کثیر من اهل الکتب لو یردونکم من بعد
ایمانکم کفارا حسدا من عند انفسهم من بعد ما تبین لهم الحق ج
دل چاہتا ہے بہت سے کتاب والون کا کہ تمکو پھیر کر مسلمان ہونے کے بعد کافر کردین
بسبب حسد کے جو اونکے نفسون مین ہے بعد اس بات کے کہ ظاہر ہو چکا اونپر حق
یعنے یہ کہ حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم رسول برحق ہین اور قرآن کریم
کلام خداے قدیم ہے - آنحضرتؐ کے اصحاب کافرون کی یہ باتین سنکر عرض کرتے
تھے کہ ہمکو حکم ہو تو ہم لڑین اور کافرون کو مارین تب یہ آیت اللہ تعالے نے نازل کی
فاعفوا واصفحوا حتی یاتی الله بامره ط ان الله علی کل شیء قدیر ○ ثلث
سو تم درگذر کرو اونسے اور خیال مین نہ لاؤ یہان تک کہ بھیجے اللہ تعالے اپنا حکم اور
اللہ تعالے ہر چیز پر قادر ہے - آخر اللہ تعالے کا جب حکم آیا تو یہودیون کو مدینے
کے قریب سے نکالدیا - واقیموا الصلوة واتوا الزکوة ط وما تقدموا
لانفسکم من خیر تجدوه عند الله ط اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوة

اور جو کچھ آگے بھیجو گے اپنے واسطے بھلائی وہ پاؤ گے اللہ کے پاس۔ یعنے اللہ تعالے
اوسکا اجر اور ثواب تمکو عنایت کریگا۔ اِنَّ اللّٰهَ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ۝ اللہ تعالے
تمہارے ہر کام کو دیکھتا ہے۔ وَقَالُوْا لَنْ يَّدْخُلَ الْجَنَّةَ اِلَّا مَنْ كَانَ هُوْدًا
اَوْ نَصٰرٰى ۭ اور کہتے ہین یہود اور نصاریٰ کہ جنت مین ہرگز نہ جاوینگے مگر وہ لوگ
جو یہودی ہونگے یا نصرانی۔ اللہ تعالے فرماتا ہے تِلْكَ اَمَانِيُّهُمْ ۭ قُلْ هَاتُوْا
بُرْهَانَكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ یہ آرزوئین باندھ لی ہین اونھون نے
محض بیکار۔ تو کہ لاؤ سند اپنی اگر تم سچے ہو۔ بَلٰى مَنْ اَسْلَمَ وَجْهَهٗ لِلّٰهِ وَ
هُوَ مُحْسِنٌ فَلَهٗٓ اَجْرُهٗ عِنْدَ رَبِّهٖ ۠ وَلَا خَوْفٌ عَلَيْهِمْ وَلَا هُمْ يَحْزَنُوْنَ ۝ ع ۹ ۱۴
ہان جسنے تابع کیا منہ اپنا یعنے نفس اپنا اللہ کے لیے اور وہ نیکی پر ہے یعنے نیک
کام کرتا ہے پس اوسکے لیے ہے مزدوری اوسکی اپنے رب کے پاس اور نہ
خوف ہے اون لوگون کو اور نہ وہ غمگین ہونگے۔ یہود اور نصاریٰ آپس مین جھگڑتے
تھے اور ایک دوسرے سے کہتے تھے کہ ہم تمسے اچھے ہین وہی ذکر اللہ تعالے فرماتا
ہے اور آگے اوسکا جواب ارشاد ہوتا ہے۔ وَقَالَتِ الْيَهُوْدُ لَيْسَتِ النَّصٰرٰى
عَلٰي شَيْءٍ ۠ وَّقَالَتِ النَّصٰرٰى لَيْسَتِ الْيَهُوْدُ عَلٰي شَيْءٍ ۙ اور کہا یہودیون نے
کہ نصاریٰ نہین ہین کچھ راہ پر اور نصرانیون نے کہا کہ یہود نہین ہین کچھ راہ پر وَّهُمْ
يَتْلُوْنَ الْكِتٰبَ ۭ اور وہ سب پڑھتے ہین کتاب۔ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِيْنَ لَا يَعْلَمُوْنَ
مِثْلَ قَوْلِهِمْ ۚ اسی طرح کہا اون لوگون نے جو نہین جانتے مثل قول یہودیون کے
یعنے عرب کے ان پڑھ لوگون نے بھی یہودیون کی طرح کہدیا۔ یہ لوگ آگے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دین پر تھے آخر بہک کر بت پوجنے لگے ایسے ہی لوگون کو
مشرک کہتے ہین۔ فَاللّٰهُ يَحْكُمُ بَيْنَهُمْ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فِيْمَا كَانُوْا فِيْهِ يَخْتَلِفُوْنَ ۝
پس اللہ حکم کریگا اونمین قیامت کے دن اوس بات مین جسمین جھگڑتے تھے

وَمَنْ اَظْلَمُ مِمَّنْ مَّنَعَ مَسٰجِدَ اللّٰهِ اَنْ يُّذْكَرَ فِيْهَا اسْمُهٗ وَسَعٰى فِيْ
خَرَابِهَا ۭ اُولٰۗىِٕكَ مَا كَانَ لَھُمْ اَنْ يَّدْخُلُوْھَآ اِلَّا خَاۗىِٕفِيْنَ ڛ
اور اوس سے زیادہ ظالم کون جسنے منع کیا اللہ کی مسجدون مین یہ کہ ذکر کیا جائے
اونمین اللہ کا نام اور کوشش کی اونکے اُجاڑنے مین ایسے شخصون کو نہین لائق
ہے کہ داخل ہون اون مسجدون مین مگر ڈرتے ہوئے لَھُمْ فِي الدُّنْيَا خِزْيٌ
وَّلَھُمْ فِي الْاٰخِرَةِ عَذَابٌ عَظِيْمٌ ۝ اونکے لیے دنیا مین ذلت ہے اور
آخرت مین بہت بڑا عذاب۔ نصاریٰ اپنے تئین منصف جانتے تھے اور یہودیون
کو ظالم کہتے تھے اسوجہ سے کہ یہودیون نے حضرت عیسے علیہ السلام سے دشمنی کی
اور نصاریٰ نے مانا۔ لیکن جب نصاریٰ نے غلبہ پایا تو مسجد بیت المقدس کو ویران
کردیا اور ضد کے باعث سے یہودیون کی مسجدین اُجاڑ ڈالین۔ اللہ تعالے نے
فرمایا کہ یہ کیا انصاف ہے کہ آدمیون کی ضد سے اللہ کی مسجدین ویران کرین اور
فرمایا کہ یہ بھی لائق نہین کہ اوس ملک مین حاکم رہین۔ آخر اللہ تعالے نے وہ ملک
شام مسلمانون کو دے دیا۔ وَلِلّٰهِ الْمَشْرِقُ وَالْمَغْرِبُ ۤ فَاَيْنَـمَا تُوَلُّوْا فَثَمَّ
وَجْهُ اللّٰهِ ۭ اِنَّ اللّٰهَ وَاسِعٌ عَلِيْمٌ ۝ اور اللہ ہی کے لیے ہے مشرق
اور مغرب پس جسطرف تم منہ کرو اوسی طرف متوجہ ہے اللہ۔ برحق اللہ گنجایش والا
ہے سب کچھ جانتا۔ اس آیت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب اللہ تعالے
کے حکم سے بیت المقدس کی طرف سجدہ کرنا موقوف کیا گیا اور کعبہ شریف قبلہ قرار
دیا گیا تو یہود ہنستے تھے اسپر اللہ تعالے نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ اور ایک روایت
مین ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر کے لوگ ایک اندہیری رات مین
بسبب کثرت ابر اور ظلمت کے جانب قبلہ نہ پہچان سکے تو ہرایک نے اپنے
قیاس سے خط محراب کھینچ کے نماز ادا کی صبح کو جب دیکھا تو سمت قبلہ مین اختلاف پایا

پھر مدینہ منورہ مین آکر قضا نماز پڑہنے کے لیے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
اجازت چاہی۔ اوسوقت یہ آیت تشریف آئی کہ اگر نادانستہ تمھین سمت قبلہ مین شبہ
ہوا اور جسطرف قبلہ ہونے کا تمھین یقین ہوا اودہر تمنے نماز ادا کی تو کچھ اندیشے کی
بات نہین تم بصدق دل جب اللہ کی طرف متوجہ ہوگئے اللہ تمہاری طرف متوجہ ہوگا
چاہے تمہارا رخ جانب مشرق ہو یا جانب مغرب۔ اور ایک روایت مین ہے کہ یہود
اور نصاریٰ آپس مین جھگڑا کرتے تھے اور ہر ایک اپنے اپنے قبلے کو بہتر بتاتا تھا
اسپر اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ اللہ مخصوص ایک طرف نہین اوسکے حکم سے جسطرف منہ
کرو وہ متوجہ ہے۔ وَقَالُوا اتَّخَذَ اللّٰهُ وَلَدًا سُبْحٰنَهٗ اور کہتے ہین اللہ
رکھتا ہے اولاد۔ یعنے یہود اور ترسا مثل کعب بن اشرف اور کعب بن اسد کے
اور مشرکین عرب مثل ہو ملح وغیرہ کے کہتے تھے کہ اللہ تعالےٰ نے عزیرؑ و عیسیٰؑ کو
بیٹا کیا۔ اور اللہ تعالےٰ پاک ہے سب سے نرالا۔ بَلْ لَّهٗ مَا فِی السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ؕ كُلٌّ لَّهٗ قٰنِتُوْنَ ○ بلکہ اوسکا مال ہے جو کچھ ہے آسمانون مین
اور زمین مین اور ہر ایک اوسکا فرمانبردار ہے۔ بَدِیْعُ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ ؕ بنانے والا ہے آسمانون اور زمین کا وَاِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا
یَقُوْلُ لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ اور جب حکم کرتا ہے کسی کام کے لیے تو یہی فرماتا ہے
اوسکو کہ ہو پس وہ فورًا ہوجاتا ہے۔ وَقَالَ الَّذِیْنَ لَا یَعْلَمُوْنَ لَوْلَا
یُكَلِّمُنَا اللّٰهُ اَوْ تَاْتِیْنَاۤ اٰیَةٌ ؕ اور کہتے ہین وہ لوگ جنھین علم نہین کیون نہین
باتین کرتا ہمسے اللہ یا کیون نہین آتی ہمکو نشانی۔ كَذٰلِكَ قَالَ الَّذِیْنَ مِنْ
قَبْلِهِمْ مِّثْلَ قَوْلِهِمْ ؕ اسی طرح کہ چکے ہین وہ لوگ جو انسے پہلے تھے انھین
کی سی بات۔ تَشَابَهَتْ قُلُوْبُهُمْ ؕ ایک ہی سے ہین دل بھی اونکے قَدْ بَیَّنَّا
الْاٰیٰتِ لِقَوْمٍ یُّوْقِنُوْنَ ○ ہمنے بیان کردین نشانیان اون لوگون کے لیے

جو یقین رکھتے ہین۔ اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ بِالْحَقِّ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ۙ وَّلَا تُسْـَٔلُ
عَنْ اَصْحٰبِ الْجَحِيْمِ ○ ہمنے تمکو بھیجا ہے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم ٹھیک بات
سے کر خوشخبری دینے والا مومنونکے لیے اور ڈرانے والا کافرون کے لیے اور
نہ پوچھے جائینگے تمسے دوزخ والے۔ یہودیون کی نافرمانیون پر خیال فرماکے
ایک دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر خدائے تعالے انپر سخت عذاب
بھیجے تو شاید اوسکی دہشت سے ایمان لائین اس بات پر اللہ تعالے نے آیت
مذکورہ نازل فرمائی اور ارشاد کیا کہ اے میرے حبیب آپ انکے بارے مین فکر و
اندیشہ نہ کیجیے کیونکہ یہ جہنم کے لوگ ہین آپسے انکا حال نہ پوچھا جائے گا اور آپ
انکے ایمان نہ لانے سے غمگین بھی نہ ہوجیے۔ وَلَنْ تَرْضٰى عَنْكَ الْيَهُوْدُ
وَلَا النَّصٰرٰى حَتّٰى تَتَّبِعَ مِلَّتَهُمْ ۭ اور ہرگز نہ راضی ہونگے تجھسے یہود اور
نصاریٰ یہان تک کہ تابع ہو تو اونکے دین کا قُلْ اِنَّ هُدَى اللّٰهِ هُوَ الْهُدٰى ۭ
تو کہہ جو راہ کہ خدائے تعالے دکھاوے وہی راہ ہے وَلَىِٕنِ اتَّبَعْتَ اَھْوَاۗءَھُمْ
بَعْدَ الَّذِيْ جَاۗءَكَ مِنَ الْعِلْمِ ۙ مَا لَكَ مِنَ اللّٰهِ مِنْ وَّلِيٍّ وَّلَا نَصِيْرٍ ○ وقف منزل
اور اگر پیروی کی تونے اونکی آرزوے باطل کی بعد اس علم کے جو تجھے پونچا
تو تیرا کوئی نہین اللہ کے ہاتھ سے حمایت کرنے والا اور نہ مدد دینے والا
اَلَّذِيْنَ اٰتَيْنٰھُمُ الْكِتٰبَ يَتْلُوْنَهٗ حَقَّ تِلَاوَتِهٖ ۭ جنکو ہمنے کتاب دی ہے
وہ اوسے پڑھتے ہین جو حق اوسکے پڑھنے کا ہے۔ یعنے یہودمین کچھ لوگ
باانصاف بھی تھے کہ اپنی کتاب کو خوب سمجھ کے پڑھتے تھے اور وہ ہی اس قرآن
پر ایمان لائے اور اونمین سے ایک عالم تھے عبداللہ بن سلام انکے ساتھ اور
کئی آدمی مسلمان ہوئے۔ اُولٰۗىِٕكَ يُؤْمِنُوْنَ بِهٖ ۭ وہ ہی اوسپر یقین لاتے
ہین۔ وَمَنْ يَّكْفُرْ بِهٖ فَاُولٰۗىِٕكَ ھُمُ الْخٰسِرُوْنَ ○ اور جو کوئی منکر ہوگا ع ۱۴ ۹ ۱۴

اوس سے پس اوسی کو نقصان ہوا اور وہی ہے زیانکار۔ يٰبَنِيٓ اِسْرَآءِيْلَ
اذْكُرُوْا نِعْمَتِيَ الَّتِيْٓ اَنْعَمْتُ عَلَيْكُمْ وَاَنِّيْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○
اے بنی اسرائیل یاد کرو احسان میرا جو مین نے تمپر کیا اور یہ کہ بڑائی دی تمکو تمام
عالم پر۔ وَاتَّقُوْا يَوْمًا لَّا تَجْزِيْ نَفْسٌ عَنْ نَّفْسٍ شَيْـًٔا وَّلَا يُقْبَلُ مِنْهَا
عَدْلٌ وَّلَا تَنْفَعُهَا شَفَاعَةٌ وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اور بچو اوس دن سے
کہ نہ کام آوے کوئی شخص کسی کے ایک ذرہ اور نہ قبول ہو اوسکی طرف سے بدلا
اور نہ کام آوے اوسکے سفارش اور نہ مدد پہونچے کسی طرحکی۔ وَاِذِ ابْتَلٰٓى
اِبْرٰهٖمَ رَبُّهٗ بِكَلِمٰتٍ فَاَتَمَّهُنَّ ؕ اور یاد کرو جب آزمایا ابراہیم کو اوسکے
پروردگار نے کئی باتون مین پہر اوسنے وہ سب پوری کین۔ یعنے جو جو احکام پروردگار
عالم نے حضرت ابراہیم پر نازل فرمائے مثل اوامر و نواہی و مناسک حج و آئین اسلام
کے وہ سب اونہون نے پورے کیے۔ اس مقام سے سیقول تک جو آیتین ہین
اونمین اللہ تعالے نے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ثابت فرمائی ہے
اور شروع فرمایا ہے حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دعا کے قصے سے جو توریت مین مذکور
ہے اور ملت حنیفیہ کو ترجیح دی ہے جسپر ہمارے حضرت مبعوث کیے گئے اور رد
کیا اللہ تعالے نے یہودیون کے قول کو جو کہتے تھے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
ہمکو یہودیت کی وصیت کی ہے اور انبیا علیہم السلام مین فرق کرنے یعنے ایک کے
معتقد اور دوسرے کے غیر معتقد اور منکر ہونے کی ممانعت فرمائی ہے۔ الغرض جب
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خداوند تعالے کے احکام بخوبی پورے کیے تو حکم ہوا
قَالَ اِنِّيْ جَاعِلُكَ لِلنَّاسِ اِمَامًا ؕ یعنے فرمایا پروردگار عالم نے مین تجکو
کرونگا سب لوگون کا پیشوا۔ واقعی اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو بہت
بڑا درجہ مقبولیت عنایت فرمایا اور یہی وجہ ہے کہ ہمارے رسول مقبول صلے اللہ علیہ

وسلم سے ارشاد ہوا کہ اِتَّبِعْ مِلَّةَ اِبْرٰهِيْمَ حَنِيْفًا - اور دوسرے مقام پر فرمایا
مِلَّةَ اَبِيْكُمْ اِبْرٰهِيْمَ - حضرت ابراہیم علیہ السلام کے طریقے کو اللہ تعالے نے اسقدر
پسند فرمایا کہ اپنے پیارے حبیب کو بھی اوسی طریقے پر چلنے کے لیے ارشاد فرمایا
جب حضرت ابراہیمؑ نے پروردگار عالم کو نہایت مہربان پایا تو عرض کی قَالَ وَمِنْ
ذُرِّيَّتِيْ ۭ یعنے اے پروردگار میری اولاد سے بھی پیشوا پیدا کر- حکم ہوا- قَالَ
لَا يَنَالُ عَهْدِي الظّٰلِمِيْنَ ۝ یعنے فرمایا اللہ تعالے نے نہین پہونچیا میرا اقرار
ظالمون اور بے انصاف لوگون کو بنی اسرائیل بہت مغرور تھے کہ ہم اولاد ابراہیمؑ
مین سے ہین اور اللہ تعالے نے وعدہ کیا ہے ابراہیم سے کہ نبوت اور بزرگی تیرے
گھر مین رہے گی اور ہم ابراہیم کے دین پر ہین اور اوس دین کو ہر کوئی مانتا ہے-
اب اللہ تعالے اونکو سمجھاتا ہے کہ بیشک اللہ کا وعدہ ابراہیم کی اولاد سے ہے
جو نیک راہ پر چلے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام کے دو بیٹے تھے پیغمبر ایک مدت
تک اسحٰق کی اولاد مین بزرگی رہی اب اسمٰعیل کی اولاد مین پہونچی اور اونکی دعا ہے
دونون کے حق مین اور اللہ تعالے فرماتا ہے کہ دین اسلام ہمیشہ سے ایک ہے
سب پیغمبر اور سب اُمتین اوسی پر گذرین اور وہ یہ کہ جو حکم اللہ تعالے پیغمبر کے ہاتھ
بھیجے قبول کرو- اب مسلمان اوسی پر ہین اور تم اوس سے پھر گئے- پس جنسے اوسے
مانا دوجہان مین اوسکا بھلا ہوا اور جو منکر ہوا اوسنے ظلم کیا- وَاِذْ جَعَلْنَا الْبَيْتَ
مَثَابَةً لِّلنَّاسِ وَاَمْنًا ۭ اور جب مقرر کیا ہمنے اس گھر کو یعنے بیت اللہ کو لوگون کا
مرجع اور جاے امن وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَّقَامِ اِبْرٰهِيْمَ مُصَلًّى ۭ اور بنالو
اوس مقام کو جہان کھڑے ہوئے ابراہیمؑ نماز کی جگہ- اور اوس مکان مین پتھر
گڑا ہوا ہے جسپر قدم مبارک کا نشان ہے- وَعَهِدْنَآ اِلٰٓى اِبْرٰهِيْمَ وَ
اِسْمٰعِيْلَ اَنْ طَهِّرَا بَيْتِيَ لِلطَّاۗىِٕفِيْنَ وَالْعٰكِفِيْنَ وَالرُّكَّعِ السُّجُوْدِ ۝

اور حکم دیا ہمنے ابراہیم اور اسمعیل کو کہ پاک کر رکھو گھر ہمارا واسطے طواف کرنے والون
کے اور اعتکاف والون کے اور رکوع اور سجدے والون کے ۔ وَاِذْ قَالَ
اِبْرٰهٖمُ رَبِّ اجْعَلْ هٰذَا بَلَدًا اٰمِنًا وَّارْزُقْ اَهْلَهٗ مِنَ الثَّمَرٰتِ
مَنْ اٰمَنَ مِنْهُمْ بِاللّٰهِ وَالْيَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ اور جب کہا ابراہیم نے اے رب میرے
کر دے تو اس کو شہر امن والا اور روزی دے اسکے رہنے والون کو میوے جو
کوئی اونمین سے یقین لاوے اللہ پر اور پچھلے دن پر ۔ یہ دعا حضرت ابراہیم علیہ
السلام کی قبول ہوئی اور موافق حکم اللہ تعالے کے حضرت جبرئیل علیہ السلام مقام
فلسطین سے ایک گانون میوون اور پھلون سے بھرا پڑا اوٹھالائے اور سات بار
کعبے کے گرد پھر اتصدق کر ایک میدان وسیع مین جو کعبے سے تین منزل کے
فاصلے پر تھا رکھدیا اور اوسکا نام طائف رکھا چنانچہ وہ ابتک موجود ہے اور مکے
کے رہنے والے اوسی کے میوے کھاتے ہین ۔ قَالَ وَمَنْ كَفَرَ فَاُمَتِّعُهٗ
قَلِيْلًا ثُمَّ اَضْطَرُّهٗٓ اِلٰى عَذَابِ النَّارِ ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ فرمایا خدا نے
اور جسنے کفر کیا اور منکر ہوا اوسے بھی فائدہ دونگا تھوڑے دنوں پھر
اوسے کھینچ بلاؤنگا عذاب دوزخ کی طرف اور بری جگہ ہے اونکے بازگشت کی ۔
وَاِذْ يَرْفَعُ اِبْرٰهٖمُ الْقَوَاعِدَ مِنَ الْبَيْتِ وَاِسْمٰعِيْلُ ؕ اور جب اوٹھانے
لگا ابراہیم بنیادین اس گھر کی اور اسمعیل ۔ یعنے حضرت اسمعیل علیہ السلام پتھر اوٹھا
اوٹھا کے دیتے تھے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام اون پتھرون کو درست کر کر
کے کعبے کی دیوارون مین نصب کرتے تھے ۔ آخر الامر ان دونون نبیون نے
خانۂ کعبہ کو طیار کیا اور اپنے پروردگار سے نہایت عجز وزاری سے یہ دعا کی
رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا ؕ اِنَّكَ اَنْتَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۝ اے پروردگار ہمارے
قبول فرما ہمسے بیشک توہی ہے سننے والا جاننے والا ۔ رَبَّنَا وَاجْعَلْنَا

مُسْلِمَيْنِ لَكَ وَمِنْ ذُرِّيَّتِنَآ اُمَّةً مُّسْلِمَةً لَّكَ ص اے رب ہمارے
اور کر ہمکو حکم بردار اپنا اور ہماری اولاد مین سے بھی ایک امت حکم بردار اپنے لیے
وَاَرِنَا مَنَاسِكَنَا وَتُبْ عَلَيْنَا ۚ اِنَّكَ اَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيْمُ ○
اور بتا ہمکو طریقے عبادت کے یعنے دستور حج کرنے کے اور معاف کر ہمکو بیشک تو
ہی ہے اصل معاف کرنے والا مہربان۔ رَبَّنَا وَابْعَثْ فِيْهِمْ رَسُوْلًا ط
مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِكَ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ وَيُزَكِّيْهِمْ
اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ○ اے رب ہمارے اور اوٹھا اونمین ایک ع
رسول اونھین مین کا کہ پڑہے اونپر تیری آیتین اور سکھاوے اونکو کتاب اور
دانائی اور سنوارے اونکو بیشک توہی ہے زبردست حکمت والا۔ ہمارے حضرت
صلے اللہ علیہ وسلم بھی حضرت اسمٰعیل کی اولاد مین پیدا ہوئے۔ اور آپنے دین اسلام
کو وہ ترقی دی جو کسی نبی کے وقت مین نہ ہوئی تھی اللہ کا کلام لوگون کو سنایا اور تعمیل
احکام کا طریقہ سکھایا اور کفر و جہالت سے نکالکر راہ راست دکھائی۔ الغرض حضرت
ابراہیم علیہ السلام نے جو کچھ دعا کی تھی اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے
اوس سے بہت کچھ زیادہ کر دکھایا۔ ایک دن عبداللہ بن سلام رض نے اپنے
بھائی مہاجر نامے سے یہ قصہ بیان کیا اور کہا کہ تم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم پر
ایمان لاؤ کیونکہ مین نے اونکے حالات اور اونکی تعریفین توریت مین بہت کچھ
دیکھی ہین وہ شخص منکر ہوا اور اوسنے نہ مانا۔ عبداللہ بن سلام رض نے پہر کہا کہ یہ دین
حضرت ابراہیم علیہ السلام کا ہے مہاجر نے کہا کہ مجھے اس دین کی کچھ ضرورت نہین
تب اللہ تعالے نے یہ آیت نازل فرمائی۔ وَمَنْ يَّرْغَبُ عَنْ مِّلَّةِ اِبْرٰهٖمَ
اِلَّا مَنْ سَفِهَ نَفْسَهٗ ط اور کون پسند نہین کرتا دین ابراہیم کو مگر وہ جو بے
وقوف ہوا اپنے جی سے وَلَقَدِ اصْطَفَيْنٰهُ فِي الدُّنْيَا ۚ وَاِنَّهٗ فِي الْاٰخِرَةِ

لَمِنَ الصّٰلِحِيْنَ ○ اور ہمنے اوسکو برگزیدہ کیا دنیا مین اور بیشک وہ آخرت مین ہر
نیک کارون مین سے۔ نجومیون نے نمرود کو خبر دی تھی کہ تیرے ملک مین ایک لڑکا
ایسا پیدا ہوگا کہ تجھکو خراب کریگا اور تیرا ملک و مال لے لیگا۔ نمرود نے حکم دیا کہ جو
لڑکا پیدا ہو اوسے مارڈالو۔ اون دنون مین حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنی والدہ
ماجدہ کے شکم مین تھے لیکن آثار حمل ہویدا نہ تھے اور آپکی ولادت تک کسی کو یہ
حال مطلق معلوم نہوا۔ اور آپ ایسی ساعت مین پیدا ہوئے کہ کسی نے نہ دیکھا۔ آپکی
والدہ نے اس خوف سے کہ دشمن سنین گے تو مار ڈالین گے آپکو جنگل مین لیجاکے
ایک پہاڑ کے غار مین ڈالدیا اور اوسکا منہ پتھر سے بند کردیا اور دل مین یہ خیال کیا
کہ اگر خدا کی طرف سے زندگی ہے تو سبحان اللہ ورنہ دشمنون کے ہاتھ مارے جانے
سے اسطرح مرجانا بہتر ہے۔ پھر ایک مدت کے بعد جوش محبت سے دیکھنے کو گئین
تو حق تعالے کی قدرت کاملہ سے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو زندہ اور صحیح وسالم پایا
آپ مین حق تعالے نے قوت نمو اسقدر زیادہ کی تھی کہ اور لڑکے ایک مہینے مین
جسقدر بڑھتے ہین آپ ایک دن مین اوسقدر بڑھتے تھے تو مہینے کے سن مین
آپ ایسے تھے کہ دو برس کے معلوم ہوتے تھے اور نہایت مقبول صورت تھے
الغرض حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنی والدہ کو دیکھ کے پہلے اونسے یہ دریافت
کیا کہ میرا رب کون ہے اونھون نے اپنی طرف اشارہ کیا تب آپنے پوچھا کہ تیرا
رب کون ہے۔ آپکی والدہ یہ کلام سنکر اپنے شوہر کے پاس گئین اور اونسے کہا
کہ یہ وہی لڑکا ہے جو ملک و مال اور بادشاہی نمرود کی لے گا۔ یہ سنکے آذر بت تراش
یعنے حضرت ابراہیم کے والد مع اپنی اہلیہ کے ابراہیم علیہ السلام کے پاس گئے۔
آپنے پھر اپنی والدہ سے پوچھا کہ میرا خدا کون ہے اونھون نے جواب دیا کہ مین پھر آپنے
پوچھا تیرا خدا کون ہے تب آپکی والدہ نے آپکے والد کی طرف اشارہ کیا۔ پھر آپنے

دریافت فرمایا کہ اسکا خدا کون ہے یہ سنکے وہ خاموش ہوئین اور اللہ تعالےٰ نے حضرت
ابراہیم کو ہدایت کی۔ اوسی قصے کی طرف یہان اشارہ ہے اورارشاد ہوتا ہے۔ اِذْ
قَالَ لَهٗ رَبُّهٗٓ اَسْلِمْ ۙ قَالَ اَسْلَمْتُ لِرَبِّ الْعٰلَمِیْنَ ○ جب کہا اونکو یعنے حضرت
ابراہیم کو اونکے پروردگار نے کہ اسلام لا یعنے فرمان بردار ہو کہا اونھون نے کہ فرمانبردار
ہوا مین تمام عالم کے پروردگار کا وَ وَصّٰى بِهَآ اِبْرٰهٖمُ بَنِیْهِ وَ یَعْقُوْبُ ؕ
اور یہی وصیت کر گیا ابراہیم اپنے بیٹون کو اور یعقوب۔ یٰبَنِیَّ اِنَّ اللّٰهَ اصْطَفٰى
لَكُمُ الدِّیْنَ فَلَا تَمُوْتُنَّ اِلَّا وَ اَنْتُمْ مُّسْلِمُوْنَ ○ اے بیٹو میرے اللہ
نے چنکر دیا ہے تمکو دین پس نہ مرنا تم اس جہان سے مگر مسلمان ہوکے۔ عرب کے
یہودی لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے جھگڑتے تھے اور کہتے تھے کہ یعقوب
علیہ السلام نے جس دین کی اپنی اولاد کو نصیحت کی تھی وہ یہی دین ہے جسپر ہم
ہین۔ اللہ تعالےٰ نے فرمایا اَمْ كُنْتُمْ شُهَدَآءَ اِذْ حَضَرَ یَعْقُوْبَ الْمَوْتُ ۙ
کیا تم موجود تھے جب آئی یعقوب کو موت اِذْ قَالَ لِبَنِیْهِ مَا تَعْبُدُوْنَ مِنْۢ
بَعْدِیْ ؕ جسوقت کہا یعقوب نے اپنے بیٹون کو کیا پوجوگے تم میرے بعد قَالُوْا
نَعْبُدُ اِلٰهَكَ وَ اِلٰهَ اٰبَآئِكَ اِبْرٰهٖمَ وَ اِسْمٰعِیْلَ وَ اِسْحٰقَ اِلٰهًا وَّاحِدًا ۚۖ
وَّ نَحْنُ لَهٗ مُسْلِمُوْنَ ○ کہا اونھون نے ہم بندگی کرینگے تیرے رب کی اور تیرے
باپ دادون کے رب کی جو ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق ہین وہی ایک رب ہے
اور ہم اوسی کے حکم پر ہین۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ ۚ لَهَا مَا كَسَبَتْ وَ لَكُمْ مَّا
كَسَبْتُمْ ۚ وَ لَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ یہ ایک گروہ تھا کہ گذر گیا اونکے
لیے ہے جو کما گئے وہ اور تمھارے لیے ہے جو تم کماؤ اور تمسے پوچھے نہ جائینگے
اونکے کام وَ قَالُوْا كُوْنُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى تَهْتَدُوْا ؕ اور کہتے ہین یہود اور
نصاریٰ مومنون کو کہ ہوجاؤ تم یہودی یا نصرانی تو راہ پاؤ۔ قُلْ بَلْ مِلَّةَ

ابرٰهیم حنیفاً ط وما کان من المشرکین ○ تو کہہ نہین بلکہ ہمنے اختیار کیا
طریقہ ابراہیم کا جو ایک طرف کا تھا اور نہ تھا ابراہیم شرک کرنے والون مین سے
قولوا آمنا باللہ وما انزل الینا وما انزل الی ابرٰہیم واسمٰعیل
واسحٰق ویعقوب والاسباط وما اوتی موسیٰ وعیسیٰ وما
اوتی النبیون من ربہم ج لا نفرق بین احد منہم ز ونحن
لہ مسلمون ○ اور حکم کیا اللہ تعالے نے کہ کہو ہم ایمان لائے اللہ پر اور جو کچھ
کہ اتارا گیا ہماری طرف اور جو اوترا ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اوسکی
اولاد پر اور جو ملا موسیٰؑ کو اور عیسیٰؑ کو اور جو کچھ ملا سب نبیون کو صحیفون اور معجزون سے
اونکے رب سے۔ ہم فرق نہین کرتے ایک مین بھی اونمین سے اور ہم اوسی کے حکم پر ہین
فان آمنوا بمثل ما آمنتم بہ فقد اہتدوا ج وان تولوا فانما ہم
فی شقاق ج فسیکفیکہم اللہ ج وہو السمیع العلیم ○ ط پھر اگر
وہ بھی یقین لائین یعنے یہود وغیرہ جسطرح تم یقین لائے ہو تو راہ پائین گے اور
اگر پھر جائین تو سوا اسکے نہین کہ وہی ہین ضد پر پس قریب ہے کہ کفایت کرے اللہ
تیری طرف سے اون لوگون سے انتقام لینے مین۔ اور وہی ہے سننے والا جاننے
والا۔ بعد اترنے اس آیت شریف کے سب یہود مخالف ہوگئے اور مسلمانون کے
ساتھ عداوت کرنے لگے۔ اور کہتے تھے کہ ہمارے لیے صبغہ ہے اور تمہارے
لیے صبغہ نہین۔ اور صبغہ اوسے کہتے ہین کہ نصاریٰ اپنے لڑکون کو پیدائش کے
دن سے سات روز بعد عمودیہ کے پانی مین غوطہ دیتے تھے تاکہ وہ لڑکا حضرت عیسےٰ
علیہ السلام کے دین پر اس پانی کی برکت سے قائم رہے اور نیت صبغے کی اسطرح
کرتے تھے صبغناک بطریقۃ المسیح۔ یعنے رنگتے ہین ہم تجکو حضرت عیسے علیہ
السلام کے طریقے پر۔ اور نصرانیون کا یہ بھی دستور تھا کہ جب کسیکو اپنے دین مین

داخل کرتے تو ایک زرد رنگ بناتے اوسی سے اونکے کپڑے رنگتے اور وہی
اوسپر چھڑک دیتے اور اسے اونکے یہان اصطباغ کہتے جسکے معنے غسل اور غوطہ دینے
کے ہین۔ جب اونھون نے اس صبغے پر افتخار کیا تو اللہ تعالے نے فرمایا۔ صِبْغَةَ
اللّٰهِ وَمَنْ اَحْسَنُ مِنَ اللّٰهِ صِبْغَةً وَّنَحْنُ لَهٗ عٰبِدُوْنَ ○ ہمنے لیا رنگ اللہ
کا اور کسکا رنگ ہے اللہ سے بہتر اور ہم اوسی کی بندگی پر ہین یعنے اوسی کی عبادت
کرتے ہین اور اوسیکو پوجتے ہین۔ پھر یہود و نصاریٰ نے اپنی بڑائی اور فخر مین یہ کلمے
کہنے شروع کیے نَحْنُ اَبْنٰٓؤُا اللّٰهِ وَاَحِبَّآؤُهٗ۔ یعنے ہم بیٹے ہین خدا کے اور اوسکے دوست
نعوذ باللہ من ذلک۔ اللہ تعالے فرماتا ہے قُلْ اَتُحَآجُّوْنَنَا فِی اللّٰهِ وَهُوَ رَبُّنَا
وَرَبُّكُمْ وَلَنَآ اَعْمَالُنَا وَلَكُمْ اَعْمَالُكُمْ وَنَحْنُ لَهٗ مُخْلِصُوْنَ ○ تو کہہ کیا
اب تم جھگڑتے ہو ہمسے اللہ مین اور وہی ہے پروردگار ہمارا اور پروردگار تمہارا
اور ہمارے لیے ہین عمل ہمارے اور تمہارے لیے عمل تمہارے اور ہم صدق دل
سے اوسکے پوجنے والے ہین۔ اَمْ تَقُوْلُوْنَ اِنَّ اِبْرٰهٖمَ وَاِسْمٰعِيْلَ وَ
اِسْحٰقَ وَيَعْقُوْبَ وَالْاَسْبَاطَ كَانُوْا هُوْدًا اَوْ نَصٰرٰى ؕ کیا تم کہتے ہو کہ
ابراہیم اور اسمٰعیل اور اسحٰق اور یعقوب اور اوسکی اولاد یہود تھے یا نصاریٰ قُلْ ءَاَنْتُمْ
اَعْلَمُ اَمِ اللّٰهُ ؕ تو کہدے اونسے آیا تمکو خبر زیادہ ہے یا اللہ کو۔ وَمَنْ اَظْلَمُ
مِمَّنْ كَتَمَ شَهَادَةً عِنْدَهٗ مِنَ اللّٰهِ ؕ وَمَا اللّٰهُ بِغَافِلٍ عَمَّا تَعْمَلُوْنَ ○
اور اوس سے زیادہ ظالم کون جسنے چھپائی وہ گواہی جو اوسکے پاس اللہ کیطرف سے
تھی اور اللہ بے خبر نہین تمہارے کام سے۔ تِلْكَ اُمَّةٌ قَدْ خَلَتْ لَهَا مَا كَسَبَتْ
وَلَكُمْ مَّا كَسَبْتُمْ وَلَا تُسْـَٔلُوْنَ عَمَّا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ یہ ایک گروہ تھا کہ گذر گیا۔
اونکے لیے ہی جو کر گئے وہ اور تمہارے لیے ہی جو تم کرو اور تمسے نہ پوچھے جائینگے اونکے کام فقط

تمت

للہ الحمد کہ تفسیر پارہ الٓمٓ کی اختتام کو پونہچی۔ اب تفسیر سورہ یوسف لکھی جاتی ہے۔

باسمہٖ سبحانہٗ

تفسیر سورۂ یوسف

بزبان اُردو

بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ ○

سُوْرَۃُ یُوْسُفَ مَکِّیَّۃٌ وَّہِیَ مِائَۃٌ وَّاِحْدٰی عَشَرَۃَ اٰیَۃً اثْنَا عَشَرَ رُکُوْعًا

سورۂ یوسف مکے مین اُتری اسمین ایک سَو گیارہ آیتین ہین اور ایک ہزار سات سو چھہتّر کلمے اور سات ہزار ایک سو چھیاسٹھ حرف اور بارہ رکوع ہین۔ حضرت اُبی بن کعب رضی اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلّم نے فرمایا ہے جو شخص سورۂ یوسف کو پڑھا کریگا اوسے اور اوسکے اہل وعیال کو سختی موت کی نہوگی اور دنیدار لوگ اوس سے محبت رکھین گے اور رزق کی افزائش ہوگی۔ اور ہر آفت وبلا سے محفوظ رہیگا اور خوش وخرم زندگی بسر کریگا۔
بِسْمِ اللّٰہِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ○ شروع کرتا ہون مین اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان نہایت رحم والا ہے الٓرٰ الف سے مراد اللہ ہے اور لام سے لطیف اور رے سے رزاق۔ یعنے اللہ تعالےٰ بہت بڑا مہربان روزی دینے والا ہے۔
تِلْكَ اٰیٰتُ الْكِتٰبِ الْمُبِیْنِ○ یہ آیتین ہین روشن کتاب کی۔ اس سورۃ مبارک کے شان نزول مین اختلاف ہے بعض نقل کرتے ہین کہ علمائے یہود نے شرفائے اہل عرب سے کہا کہ تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھو کہ حضرت یعقوب

علیہ السلام شہر کنعان سے ملک مصر مین کس لیے تشریف لے گئے - پس اللہ تعالےٰ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت نازل فرمائی اور سارا قصہ ابتدا سے انتہا تک آپکو بتادیا تاکہ آپ اون لوگون کو اونکے سوال سے زیادہ بتادین - اور ایک روایت مین ہے کہ مہاجرین رضوان اللہ علیہم اجمعین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکر عرض کی کہ کوئی ایک سورۃ ایسی آتی جسمین بیان جدال و قتال اور عذاب و عقاب کا نہوتا - اللہ تعالےٰ نے اونکی تشفی اور تسلی کے واسطے یہ سورۃ نازل فرمائی - اور بعض لکھتے ہین کہ یہود فخر کیا کرتے تھے اس بات پر کہ جو قصہ ہماری توریت مین لکھا ہے وہ تمھارے قرآن مین نہین اللہ تعالےٰ نے مسلمانون کی تسکین کے لیے یہ سورۃ نازل فرمائی - اور بعضون نے بیان کیا ہے کہ ابن سلام نے عرض کی کہ ایک معجزہ مجھے دکھلائیے تو مین بھی ایمان لاؤن - پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر یہ سورت اللہ تعالےٰ نے اُتاری اور آپنے اوسے پڑھکر سنایا اور اوسنے سب سُن کے التماس کی کہ سچ فرمایا آپنے اے رسول اللہ کے توریت مین بھی یون ہی لکھا ہے بعد اسکے وہ ایمان لایا - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے إِنَّآ أَنزَلْنَٰهُ قُرْءَٰنًا عَرَبِيًّا لَّعَلَّكُمْ تَعْقِلُونَ ○ ہمنے اسکو اُتارا ہے قرآن عربی زبان کا شاید کہ تم سمجھو - نَحْنُ نَقُصُّ عَلَيْكَ أَحْسَنَ الْقَصَصِ بِمَآ أَوْحَيْنَآ إِلَيْكَ هَٰذَا الْقُرْءَانَ ۖ ہم بیان کرتے ہین تیرے پاس بہتر بیان اور اچھا قصہ اسلیے کہ بھیجا ہمنے تیری طرف یہ قرآن - بعض صحابہ رضی اللہ عنہم حضرت یعقوبؑ کے قصے کے نہایت مشتاق تھے اور آنحضرتؐ سے عرض کرتے تھے کہ ہمین حضرت یعقوب علیہ السلام کے قصے سے خبر دیجیے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم وہ اچھا قصہ تیرے لیے بیان کرتے ہین وَإِن كُنتَ مِن قَبْلِهِۦ لَمِنَ الْغَٰفِلِينَ ○ اگرچہ تھا تو اس سے پہلے بے خبر یعنے پہلے اسکے آپ نہ جانتے تھے

اِذۡ قَالَ یُوۡسُفُ لِاَبِیۡهِ یٰۤاَبَتِ اِنِّیۡ رَاَیۡتُ اَحَدَ عَشَرَ کَوۡکَبًا وَّ الشَّمۡسَ وَ الۡقَمَرَ رَاَیۡتُهُمۡ لِیۡ سٰجِدِیۡنَ ○ جسوقت کہا یوسف نے اپنے باپ سے اے میرے باپ مین نے دیکھے خواب مین گیارہ تارے اور سورج اور چاند دیکھا مین نے اونکو کہ وہ مجھے سجدہ کرتے ہین۔ آپ فرمائیے کہ یہ کیا بات ہے۔ نقل کرتے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام بارہ برس کے تھے اپنے والد ماجد کے پاس سوتے تھے جمعے کی رات تھی کہ ایک مرتبہ سوتے سوتے چونکے اور گھبراکے اوٹھ بیٹھے حضرت یعقوب علیہ السلام یہ حال دیکھکر اونسے فرمانے لگے کہ ای جان پدر خیر تو ہے تم کیون اسقدر پریشان ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کیا کہ اے میرے والد بزرگوار اسوقت مین نے ایک خواب دیکھا اور مین اوس سے خائف ہوا۔ وہ یہ تھا۔ مین نے دیکھا کہ مین پہاڑ پر بیٹھا ہون اور وہان کے درخت نہایت سرسبز و شاداب میوہ دار ہین اور چارون طرف نہرین جاری ہین دروازے آسمان کے کھلے ہوئے ہین اور کسی شخص نے تمام عالم کے خزانون کی کنجیان مجھے دی ہین۔ اور دفعتہً گیارہ ستارے اور چاند اور سورج آسمان سے اُترے اور مجھے سجدہ کیا یہ دیکھتے ہی میری آنکھ کھل گئی اور مجھے خوف معلوم ہوا حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکی تشفی کی اور فرمایا تمہارا خواب مبارک ہے۔ اللہ تعالے تمکو بہت بڑا درجہ عنایت کریگا اور سلطنت و اقبال عطا فرمائیگا اور تمپر وحی الٰہی آئیگی اور تمہارے گیارہ بھائی اور مان باپ اطاعت کرین گے۔ مگر تم اس خواب کا حال اپنے بھائیون سے نہ کہنا۔ جیساکہ اس آیت سے ظاہر ہے قَالَ یٰبُنَیَّ لَا تَقۡصُصۡ رُءۡیَاکَ عَلٰۤی اِخۡوَتِکَ فَیَکِیۡدُوۡا لَکَ کَیۡدًا ؕ اِنَّ الشَّیۡطٰنَ لِلۡاِنۡسَانِ عَدُوٌّ مُّبِیۡنٌ ○ کہا اے میرے پیارے بیٹے نہ بیان کرنا تم اپنا خواب اپنے بھائیون سے کہ وہ بنالائین گے تیرے لیے کچھ فریب یعنے تیری ایذارسانی کے درپے ہونگے۔ البتہ شیطان انسان کے لیے صریح دشمن ہے۔ حضرت یعقوبؑ

علیہ السلام نے یہ ممانعت اسواسطے کی تھی کہ خواب بہت صاف وروشن ہے مبادا
حضرت یوسف کے بھائی سنتے ہی سمجھ جائیں اور شیطانی وسوسون سے ہلاکت کے
درپے ہون۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام اس نصیحت سے بہت خائف ہوئے کیونکہ
آپکے بھائی زور وقوت مین آپسے بہت بڑے ہوئے تھے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے
اونکو ترسان وہراسان پایا تو اونکی تشفی کی اور فرمایا کہ تم ہرگز پریشان نہو عنقریب
خداے تعالے تمکو تمھارے باپ دادا کے رتبے سے سرفراز فرماویگا۔ وَكَذٰلِكَ
يَجْتَبِيكَ رَبُّكَ وَيُعَلِّمُكَ مِن تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور اسی طرح نوازیگا
تجکو تیرا پروردگار اور سکھائیگا تجھے علم تعبیر یعنے اللہ تعالے تجھے نبوت اور بادشاہت
عنایت فرمائیگا اور کتب آسمانی تجھپر روشن کریگا۔ وَيُتِمُّ نِعْمَتَهُ عَلَيْكَ وَعَلَىٰ
آلِ يَعْقُوبَ كَمَا أَتَمَّهَا عَلَىٰ أَبَوَيْكَ مِن قَبْلُ إِبْرَاهِيمَ وَإِسْحَاقَ إِنَّ
رَبَّكَ عَلِيمٌ حَكِيمٌ ۞ اور پورا کریگا اپنا انعام تجھپر اور یعقوب کے گھر پر جیسے کہ
پورا کیا ہے تیرے دو باپ دادون پر پہلے سے ابراہیمؑ اور اسحٰق پر البتہ پروردگار
تیرا خبردار ہے حکمت والا۔ یعنے اللہ تعالے تجھپر اپنی نعمتین پوری کریگا اور تجھے نبوت
اور بزرگی عنایت کریگا جیسے حضرت ابراہیمؑ اور حضرت اسحٰق کو عنایت کی اور وہ بڑا
حکیم ہے اوسکے اختیار مین سب کچھ ہے جو مناسب سمجھتا ہے وہ کرتا ہے۔ ~~~ ع
ہے خلاق عالم وہ پروردگار | | جو چاہے کرے اوسکو ہے اختیار

اب آگے اللہ تعالے اون لوگون کا حال بیان فرماتا ہے جو حضرت یوسف اور اونکے
چھوٹے بھائی بنیامین کا حال پوچھا کرتے تھے۔ لَّقَدْ كَانَ فِي يُوسُفَ وَإِخْوَتِهِ
آيَاتٌ لِّلسَّائِلِينَ ۞ بیشک حضرت یوسف اور اونکے بھائیون کے قصے مین نشانیان
ہین پوچھنے والون کے لیے۔ خلاصہ یہ ہے کہ اہل قریش نے یہود سے کہا کہ ہمکو ایسی
بات بتاؤ جسے ہم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کرکے اونکی سچائی کا حال

آزمائین یہود نے کہا تم آنحضرتؐ سے یہ پوچھو کہ حضرت ابراہیم کا وطن ملک شام تھا اونکی اولاد ملک مصر مین کیونکر آئی جو موسیٰ اور فرعون سے قضیہ ہوا۔ اوسپر حق تعالے نے فرمایا کہ پوچھنے والون کو نشانیان ہین اگر وہ سمجھین۔ یعنے قریش کو یہ قصہ سنکے سمجھنا چاہیے کہ حضرت یوسفؑ کے بھائیون نے حضرت یوسفؑ سے حسد کیا اور اونکی اطاعت قبول نہ کی آخر اللہ تعالے نے اون سب کو حضرت یوسفؑ کا محتاج کردیا۔ اسی طرح قریش نے ایک بھائی کو وطن سے نکالدیا اور راہ سے وہین عروج ہوا۔ یعنے قریش نے آنحضرتؐ کو اسقدر پریشان کیا کہ آپ بیت اللہ سے مدینے مین تشریف لے گئے اور اللہ تعالے نے اپنے فضل سے آپکو اون سب کا حاکم بنا دیا۔ اور اسی طرح یہود بھی حسد کرکے خراب ہو گئے۔ اب حضرت یوسف کے بھائیون کا بغض و حسد بیان کیا جاتا ہے کہ اونھین خوابِ یوسف علیہ السلام کی کیفیت کیونکر معلوم ہوئی۔ مختصر یہ ہے کہ جسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنا خواب حضرت یعقوب علیہ السلام سے بیان فرمایا اور اونہون نے اوسکی تعبیر بیان کرکے افشاے راز سے حضرت یوسف علیہ السلام کو ممانعت فرمائی اوسوقت شمعون کی والدہ یعنے حضرت یعقوبؑ کی بی بی کسی گوشے مین پوشیدہ یہ سب حال سُن رہی تھین اور اونکو اس حال کے سنتے ہی حسد پیدا ہو گیا تھا اونھون نے اپنے سب بیٹون سے یہ حال بیان کردیا اونکو بھی حسد نے آگھیرا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے بنسبت خواب کا حال دریافت کیا آپنے جھوٹ بیان کو خلاف شان صدیقیت سمجھکر سب حال اپنے خواب کا مفصل بیان فرما دیا۔ یہ سنتے ہی اونکے دلون مین آتش حسد بھڑک اوٹھی اور سب ملکر کہنے لگے کہ راحیل کا بیٹا بنی اسرائیل پر بزرگی چاہے خدا کی قدرت ہے۔ دیکھو وہ جھوٹی باتین بنا بناکے باپ کا دل خوش کرنا چاہتا ہے اب ہمکو اوسکا بدلا لینا ضرور ہے۔ پھر یہ سب اپنے بھائی روبیل کے پاس گئے اور بیان کیا کہ یوسف نے ایک نیا خواب گھڑ کے ہماری طرف سے باپ کا دل پھیرنا چاہا ہے روبیل چونکہ

عقلمند تھا اوسنے کہا کہ بیشک اوسکا خواب سچ ہے اور اوسکے چہرے سے ایسے ہی آثار
ہویدا ہین یہ سنکر اور بھی برافروختہ ہوئے اور رنج و غصے سے نہایت ابتر حال ہوا

تن بدن پھونک دیا سوزِ درون نے اونکا	آخرش ساتھ دیا شورِ جنون نے اونکا

بس رات دن انھین فکرون مین مصروف ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کی برائیان
کرنے لگے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ اِذْ قَالُوْا لَيُوْسُفُ وَاَخُوْهُ اَحَبُّ اِلٰٓى اَبِيْنَا
مِنَّا وَنَحْنُ عُصْبَةٌ جب کہنے لگے البتہ یوسف اور اوسکا بھائی بنیامین بہت پیارا
ہے ہمارے باپ کو ہمسے اور ہم ایک شہ زور جماعت ہین۔ یعنے ہم سب قوی اور زور آور
ہین۔ اور دسون آپس مین متفق ہین۔ اِنَّ اَبَانَا لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنِ البتہ
ہمارا باپ صریح خطا مین ہے۔ یعنے دو لڑکون ضعیف و کمزور سے محبت رکھتا ہے
اور ہم دسون کو جو زور آور اور وقت پر کام آنے والے ہین پوچھتا بھی نہین۔ اور
حضرت یعقوب علیہ السلام کی زیادہ محبت کا باعث یہ تھا کہ اوّل تو حضرت یوسف اور
اونکے بھائی بنیامین چھوٹے تھے اور چھوٹی اولاد زیادہ محبوب ہوتی ہے۔ دوسرے
یہ دونون بھائی راحیل کی اولاد سے تھے اور راحیل سے حضرت یعقوب علیہ السلام
کو کمال درجہ محبت تھی۔ تیسرے جب بنیامین پیدا ہوئے اور راحیل کو مرض الموت
نے ایسا گھیرا کہ اونھین اپنی زندگی کی توقع نہ رہی تو اونھون نے مرتے دم حضرت
یعقوب علیہ السلام سے بصد منت و زاری یہ عرض کی کہ اگر آپ میری روح کو میری
گور مین خوش رکھنا چاہین تو میرے دونون بچونکو خوش رکھیگا اور اونکی دلجوئی اور
تشفی مین کوتاہی نہ کیجیے گا۔ ورنہ میری روح قبر مین بے چین رہیگی۔ حضرت یعقوب
علیہ السلام نے اونکی وصیت منظور کی اور ان دونون صاحبزادون کو نہایت عزیز
رکھتے تھے اور سب سے زیادہ ان دونون سے محبت کرتے تھے۔ القصہ جب
ان باتون سے بھی اونکی تسکین نہوئی اور آتش رشک و حسد نے بہت ہی جلایا تب

آپس مین صلاح کرنے لگے اتنے مین شیطان ایک پیر مرد مقدس صورت کی شکل بنا آپونچا
اور اونکے مجمع مین شریک ہوکے کہنے لگا کہ اے فرزندان یعقوب معلوم ایسا ہوتا ہے
کہ یوسف تم سب کو اپنا غلام بنایا چاہتا ہے اور آخرکار تم سب مثل غلامون کے اوسکی
خدمت مین رہوگے اور وہ تمپر حکمران ہوگا۔ اور یہ بڑی غیرت کی بات ہے کہ تم چھوٹے
بھائی کے غلام بنو۔ وہ سب شیطان کو اپنا خیرخواہ ہمدرد سمجھکر کہنے لگے کہ اے بزرگ
مہربان پھر آپ ہی کوئی تدبیر بتائیے اوسنے کہا یہ کوئی مشکل بات نہین مین تمکو ایک آسان
ترکیب بتائے دیتا ہون کسی جنگل بیابان سنسان میدان مین حیلہ بہانہ کرکے لے جاؤ
اور وہان بیوجہ نکلے موقع دیکھکر اوسے مار ڈالو یا زمین مین دبا دو۔ یہ بات ان سب نے
پسند کی اور کہنے لگے بیشک اِقْتُلُوْا يُوْسُفَ اَوِ اطْرَحُوْهُ اَرْضًا يَّخْلُ لَكُمْ وَجْهُ
اَبِيْكُمْ وَتَكُوْنُوْا مِنْۢ بَعْدِهٖ قَوْمًا صٰلِحِيْنَ ۝ مار ڈالو یوسف کو یا پھینکدو اوسکو
کسی زمین مین کہ اکیلی رہجائے تمپر توجہ تمہارے باپ کی۔ یعنے جب یوسف نہو نگے تو
جو محبت اونکو یوسف سے ہے وہ تم سب سے کرنے لگین گے۔ اور ہو جاؤ بعد اسکے
نیک قوم۔ یعنے پھر تشویش فکر نہ رہیگی اطمینان ہو جائیگا یا یہ کہ بعد اس فعل زبون کے
توبہ کرکے نیکون مین شامل ہو جائینگے۔ لیکن بعض نے اسے ناپسند کیا اور قَالَ
قَآئِلٌ مِّنْهُمْ لَا تَقْتُلُوْا يُوْسُفَ وَاَلْقُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ يَلْتَقِطْهُ
بَعْضُ السَّيَّارَةِ اِنْ كُنْتُمْ فٰعِلِيْنَ ۝ کہا کہنے والے نے اونمین
سے یعنے یہودا نے کہ نہ مارو یوسف کو۔ کیونکہ خون کرنا بڑے گناہ کا اچھا نہین۔ اور
ڈالدو اوسکو ایک اندھیارے کنوئین مین تاکہ لیجائے اوسکو کوئی مسافر اگر تم کو
یہ کام کرنا ہے۔ یہ صلاح سب نے پسند کی اور آپس مین کہنے لگے کہ ہم روز بکریان چرانے
جایا کرتے ہین باپ سے کہین کہ یوسف کو بھی ہمارے ساتھ کردیجیے کیونکہ ماشاء اللہ سے
اب وہ قریب جوانی کے ہے اور آجتک گھر سے کبھی نہین نکلا اب ہمارے ساتھ چلا

ارسے اور کام سکھے یہ مشورہ کرکے اپنے باپ کے پاس آئے اور کہا قَالُوا يَا أَبَانَا مَا لَكَ لَا تَأْمَنَّا عَلَىٰ يُوسُفَ وَإِنَّا لَهُ لَنَاصِحُونَ ۝ یعنے کہا اونھون نے کہ اے باپ ہمارے کیا سبب ہے کہ آپ اعتبار نہین کرتے ہمارا یوسف پر اور ہم تو اوسکے خیرخواہ ہین۔ أَرْسِلْهُ مَعَنَا غَدًا يَرْتَعْ وَيَلْعَبْ وَإِنَّا لَهُ لَحَافِظُونَ ۝ بھیجیے اوسکو کل ہمارے ساتھ کہ کچھ کھاوے اور کھیلے۔ اور ہم تو اوسکے نگہبان ہین۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جواب دیا قَالَ إِنِّي لَيَحْزُنُنِي أَنْ تَذْهَبُوا بِهِ وَأَخَافُ أَنْ يَأْكُلَهُ الذِّئْبُ وَأَنْتُمْ عَنْهُ غَافِلُونَ ۝ کہا مجھے غم اس بات کا ہے کہ تم اسے لیجاؤ اور ڈرتا ہون مین کہ کھاجائے اوسکو بھیڑیا اور تم اوس سے بے خبر ہو یعنے جو بہانا وہ کرنے والے تھے وہی آپکی زبان سے بھی نکلا۔ پھر اونھون نے جواب دیا قَالُوا لَئِنْ أَكَلَهُ الذِّئْبُ وَنَحْنُ عُصْبَةٌ إِنَّا إِذًا لَخَاسِرُونَ ۝ یعنے کہا اونھون نے اگر کھا گیا اوسکو بھیڑیا باوجود اسکے کہ ہم زورآور جماعت ہین تو ہمنے سب کچھ گنوایا۔ الغرض حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکی عرض پذیرانہ کی۔ تب اونھون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو سیر و تماشے کا شوق دلایا اور جنگل کی تعریفین اور سبزے کی شادابی اور پھولون کی بہار بیان کرکے اونکا دل لبھایا ؎

صحرا ہے سبزہ زار ہے ابر بہار ہے	دیکھو تو چلکے بھائی عجب لالہ زار ہے

آخرش حضرت یوسف تعریفین سنتے سنتے ازخود مشتاق ہوگئے۔ جب اونھون نے حضرت یوسف کو راضی پایا تو پھر اپنے والد کے پاس پونہچے اور کہنے لگے اے والد بزرگوار آجکل جنگل سبزہ زار ہے طرح طرح کے پھول کھلے ہوئے ہین عجب بہار ہے اگر اجازت دیجیے تو ایک دن بھائی یوسف کو ساتھ لے جائین اور سیر و تماشا جنگل کا دکھالائین۔ جی بہلے دل کو فرحت ہو اور آپ کوئی اندیشہ نفرمائیے ہم دس بھائی نہایت قوی و توانا ایسے ہین کہ بھیڑیا کیا چیز ہے شیر تک کا شکار کر ڈالین اور یہ کسکی

محال ہے کہ ہمارے جیتے جی یوسف کو نظر بد سے دیکھ سکے۔ سب بھائی یہ بیان کر
رہے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بھی آئے اور اپنے والد بزرگوار سے بھائیون
کے ساتھ سیر و تفریح کے لیے جانے کی اجازت چاہی حضرت یعقوب علیہ السلام نے
بمقتضاے محبت اونکا دل ملول کرنا اور اجازت نہ دینا مناسب نہ سمجھا اور فرمایا کہ اے
میرے پیارے فرزند اگر تیرا دل چاہتا ہے تو اجازت ہے۔ مگر شب بھر بے چین رہے
اور اللہ تعالے سے دعا کرتے رہے کہ اے پروردگار تو خیر الحافظین ہے مین اسے
تیرے سپرد کرتا ہون۔ صبح کو جب چلنے کا وقت آیا تو آپنے حضرت یوسف کو غسل دلایا
اور پیراہن مبارک حضرت ابراہیم خلیل اللہ کا جو حضرت ابراہیم علیہ السلام کو حضرت
جبرئیل نے بہشت سے لاکر اوسوقت پہنایا تھا جب آپکو نمرود نے آگ مین ڈالا تھا
حضرت یوسفؑ کے بازو پر باندھا اور حضرت اسحقؑ کی پگڑی سر پر باندھی اور اپنے
سب فرزندون سے بتاکید تمام فرمایا کہ دیکھو یوسف کو کسی طرح کی تکلیف نہونے پائے
بھوک پیاس کا ہر وقت خیال رکھنا دھوپ مین زیادہ نہ پھرانا اور ہر بات کا خیال
رکھنا۔ سب نے آپکا فرمان منظور کیا۔ اور روبیل نے حضرت یوسف کو اپنے کندھے
پر بٹھالیا شمعون نے پانی کی چھاگل ہاتھ مین لی اور چلنے کا قصد کیا اوسوقت حضرت
یعقوبؑ نے یہودا سے پکار کر کہا کہ اے یہودا مین یوسف کو تیرے سپرد کرتا ہون
تو اسے اپنی جان کے برابر رکھیو اور خبردار خبردار بہت حفاظت سے اسکے ساتھ رہیو
اور خود بھی شجرۃ الوداع تک جو شہر پناہ کے قریب تھا ساتھ گئے اور نہایت بیتاب و
بے قرار ہوکر حضرت یوسف کو رخصت کیا اور وقت رخصت کلمات پند و نصیحت کے
فرمائے جنکا خلاصہ یہ ہے کہ اے فرزند ارجمند اگر خدا نخواستہ کوئی وقت سخت تجھپر آئے
یا کسی بلاے ناگہانی مین گرفتار ہو جائے تو سوا خداے تعالے کے دوسرے سے
ہرگز ہرگز مدد نہ مانگنا۔ اور مجھے کسی حال مین نہ بھولنا اور نہ مین تمکو بھولونگا یہ کہکے

گلے سے لگایا پیار کیا آنکھوں مین آنسو بہر لائے خدا کے سپرد کر کے رخصت کیا فَلَمَّا ذَهَبُوا بِهٖ - پہر جب لے کر چلے اوسکو - یعنے آگے بڑہے اور باپ کی نظرون سے غائب ہوئے تو اونکو اپنا بغض وحسد نکالنے کا موقع ہاتھ آیا اور حضرت یوسُف کو نہایت بے دردی سے زمین پر پٹک دیا اور سب مارنے لگے کسی نے لاتین مارین کسی نے طمانچے کسی نے کپڑے پھاڑے کسی نے بال نوچے ننگے سر ننگے پاؤن برہنہ بدن بھوکا پیاسا زمین پر گھسیٹتے لے چلے نہ رونے پر رحم آیا نہ فریاد کو سُنا وہ وہ ظلم کیے ہلاکت کو پوہنچادیا ایک قطرہ پانی پینے کو نہ دیا زبان پیاس کی شدت سے باہر نکل آئی حلق مین کانٹے پڑ گئے مگر اون کو کچھ ترس نہ آیا باپ نے جو یوسُف کے لیے کھانا دیا تھا وہ خود کھاگئے اور پانی اونکے سامنے پھینکدیا الغرض حضرت یوسف علیہ السلام ان صدمون سے بیہوش ہوگئے جب غشی سے کچھ افاقہ ہوا تو یہودا سے کہا کہ باپ نے تیرے سپرد کیا تھا تو مجھے انکے ظلم سے بچا اوسنے کہا تم مت ڈرو مین نے تمکو اپنی پناہ مین لیا - یہ سنتے ہی شمعون نے آپکے سینے پر پیر رکھا اور قتل کا ارادہ کیا مگر یہودا نے روکا اور کہا مین یوسُف کو قتل نہ کرنے دونگا چاہے میری جان جائے اس بات پر آپس مین بحث رد وکد ہو کے یہ بات قرار پائی کہ کسی کنوئین مین ڈالدو یا خود ہی مرجائیگا یا کوئی نکال لیجائیگا - پس وہ سب حضرت یوسُف کو ایک تاریک کنوین پر جو اوجاڑ میدان مین کنعان سے آٹھ نو کوس کے فاصلے پر تھا لے گئے بیان کرتے ہین کہ وہ کنوان نہایت تاریک اور قریب ستر گز کے گہرا تھا - بہت ہیبتناک اور ہوام کا مسکن - وہان یہ سب جمع ہوئے وَاَجْمَعُوْٓا اَنْ يَّجْعَلُوْهُ فِيْ غَيٰبَتِ الْجُبِّ ۚ اور متفق ہوئے کہ ڈالدین اوسکو اندہیرے کنوین مین - تو اونھون نے اونکے کپڑے اوتارے اور کنوین مین گرانا چاہا - اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام ہر ایک کا دامن پکڑتے تھے اور منت کرتے تھے مگر کوئی نہ سنتا تھا اور اونکو

ڈھکیلتے تھے آخر دو چار نے ملکے کنوین مین ڈالا مگر وہ کنارہ پکڑکے رہ گئے حضرت یوسُف نے اونسے بمنت کہا کہ خدا کے لیے میرا پیراہن تو دیدو کہ مین اس خطرناک جگہ مین ننگا نہ رہون اونھون نے کہا کہ اب اون چاند سورج اور ستارون کو کیون نہین بلاتے کہ وہ تمہارے لیے کپڑے لائین اور تمھین بچائین۔ پھر اون بے رحمون نے آپکے ہاتھ پانون باندہے اور کمر مین رسی باندہ کے کنوین مین لٹکایا آدھی دور سے چھوڑدیا اوسوقت آپکی زبان مبارک پر یہ کلمات جاری تھے آنا عَبدُ اللهِ رَجعتُ اِلَی اللهِ وَاِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَیہِ رَاجِعُونَ یعنے مین خدا کا بندہ ہون اور اوسی کی طرف رجوع کرتا ہون اور ہم اوسی کے لیے ہین اور اوسی کی طرف رجوع کرنیوالے ہین۔ جسوقت بھائیون نے آپ کو کنوین مین ڈالا فورًا بحکم خداے تعالے حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکو باسانی تمام کنوین کے اندر ایک پتھر پر جو پانی سے کچھ اونچا تھا بٹھا دیا اور پیراہن حضرت خلیل اللہ علیہ السلام آپکے بازو سے کھول کے پہنا دیا اور آپکی تشفی کی وہ پتھر آپکی جلوہ افروزی سے مثل لعل درخشان کے ہوگیا اور کیڑے مکوڑے اپنے سوراخون مین پنہان ہوئے کنوان آپکے نور سے روشن ہوگیا اور پانی اوسکا کھاری تھا وہ بھی میٹھا ہوا۔ یہودا کو آپکے اس حال سے نہایت رنج تھا بھائیون کو ادہر اودہر ٹال کنوین پر آیا اور رو کر پوچھا کہ اے میرے پیارے بھائی تم زندہ ہو آپنے پوچھا کہ اے شخص تو کون ہے جو مجھ ایسے رنجور کو پوچھتا ہے اونے کہا مین یہودا ہون آپکا بھائی۔ آپنے فرمایا میرا حال کیا پوچھتے ہو بھائیون نے جو کچھ کیا وہ تم جانتے ہو اب بے یارومددگار والد سے جدا بھوکا پیاسا ننگا اندہیرے کنوین مین پڑا ہون یہودا نے بعد اظہار ندامت کے معافی چاہی آپنے فرمایا کہ جو مشیت ایزدی تھی وہ ہوا۔ مگر تم میری دو تین باتون کا ضرور خیال رکھنا۔ ایک یہ کہ اگر کسی کو بھوکا پیاسا دیکھنا تو اوسکی خبرگیری تا امکان ضرور کرنا۔ دوسرے جب کوئی جوان نظر آئے تو مجھے یاد کرنا تیسرے

چھوٹے بھائی بنیامین کو گھر جاؤ تو میرا اسلام کہنا اور میرے بھائیوں نے جو سلوک میرے ساتھ
کیا ہے اسکا تذکرہ نکرنا ایسا نہو کہ اونکے حق مین والد ماجد کی زبان سے بددعا نکلے
یہودا یہ باتین سُنکے ضبط نکر سکا اور بے اختیار چیخین مارکے رونے لگا اوسکی آواز سے
سب بھائی دوڑے اور بیقرار دیکھکر اوسپر بہت غصے ہوئے اور ایک بہت بڑے
پتھر سے اوس کنوین کا مُنہ بند کر دیا۔ حضرت یوسفؑ اس امر سے اپنی زندگی سے
مایوس ہوگئے اور خدائے تعالیٰ سے دعا کرنے لگے۔ اللہ تعالیٰ نے آنکی تسلی کے لیے
حضرت جبریل کو بھیجا۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَاَوْحَيْنَآ اِلَيْهِ لَتُنَبِّئَنَّهُمْ
بِاَمْرِهِمْ هٰذَا وَهُمْ لَا يَشْعُرُوْنَ ○ اور ہمنے وحی بھیجی طرف اوسکے یعنے
حضرت یوسفؑ کے کہ بیشک خبردار کروگے تم اونکو اونکے اس کام سے اور وہ نہ
جانینگے۔ یعنے تمہارے دشمن بہت جلد شرمندہ ہونگے اور تم اس قید سے نکلکر
مسند عزت پر بیٹھوگے تمہارے بھائی تمہاری خدمت مین دست بستہ کھڑے ہونگے
اوسوقت یہ حالات تم اونسے بیان کروگے اور وہ ندامت سے سر جھکالین گے۔
اب حضرت یعقوب علیہ السلام کی بیقراری سُنیئے کہ جب صاحبزادون کے واپس آنے
کا وقت گذر گیا تو نہایت بے قرار ہوئے اور ہزارون طرحکی تشویش و فکر مین مبتلا
تھے آخر آپنے اپنی لونڈی کو بلایا اور اوس سے فرمایا کہ تو مجھے اوسطرف لے چل
جہان سب لڑکے گئے ہوئے ہین کہ مین اونکے تاخیر کرنے کا سبب دریافت کرون
اور آپ گھر سے نکلکر تھوڑے فاصلے پر ایک بلند مقام تھا وہان کھڑے ہوکر چارون
طرف نظر کرنے لگے مگر کوئی نظر نہ آیا۔ اس سے اور بھی زیادہ بے قرار ہوئے اور
رات قریب آئی آپنے اوس لونڈی سے فرمایا کہ تو آواز دے شاید کوئی جواب دے
اوسنے اون لوگون کو پکارا وہ آواز سنتے ہی نعرے کرتے اور کپڑے پھاڑتے
وہان سے چلے آپنے یہ واویلا سنکر حال دریافت فرمایا لونڈی نے عرض کی کہ فراق

یوسف مین نالان اور گریان ہین یہ سنتے ہی آپ بیہوش ہو کے گر پڑے - لونڈی یہ حال دیکھ کے گھبرائی اور اوسنے بہت زور سے پکار کے کہا کہ اے فرزندان یعقوب دوڑو جلد آؤ اپنے باپ کے دیدار سے مشرف ہو کہ وہ ایک دو ساعت کے مہمان ہین اس خبر کے سنتے ہی اونھون نے زیادہ تیز قدمی کی وَجَآءُوٓا۟ أَبَاهُمْ عِشَآءً يَبْكُونَ ۝ اور آئے اپنے باپ کے پاس اندھیرا ہونے کے بعد روتے ہوئے - یعنے قریب عشا کے باپ کے پاس پونہچے اور اونکا ابتر حال دیکھ کے ہمسایون نے سبکو ملامت کی اور وہ سب اوس مقام سے اپنے باپ کو گھر لے گئے شب بھر حضرت یعقوب علیہ السلام حالت بیہوشی مین رہے - صبح کو جب ہوش آیا تو فرزندون کو روتا ہوا دیکھ کے اونسے دریافت کیا کہ بتاؤ میرا نور عین راحت جان جو تمہارے ساتھ گیا تھا کہان ہے وہ کہنے لگے قَالُوا۟ يَٰٓأَبَانَآ إِنَّا ذَهَبْنَا نَسْتَبِقُ وَتَرَكْنَا يُوسُفَ عِندَ مَتَٰعِنَا فَأَكَلَهُ ٱلذِّئْبُ ۖ وَمَآ أَنتَ بِمُؤْمِنٍ لَّنَا وَلَوْ كُنَّا صَٰدِقِينَ ۝ یعنے اونھون نے جواب دیا کہ اے باپ ہم دوڑ رہے تھے آگے نکلنے کو یعنے ہم سب ملکے دوڑتے تھے اور ایک دوسرے سے دوڑ مین سبقت چاہتے تھے اور چھوڑ گئے تھے یوسف کو اپنے مال کے پاس پس اوسکو بھیڑیا کھا گیا اور آپ یقین نکرینگے ہمارا کہنا اگرچہ ہم سچے ہون منقول ہے کہ حضرت یعقوب علیہ السلام نے جسوقت یہ حال سُنا نوبت ہی مضطرب ہوئے اور سر مبارک کو زمین پر ٹپکتے تھے اور زار زار روتے تھے یہان تک کہ بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو پھر آپنے فرمایا کہ لاؤ میرے یوسف کو - تب یہ سب بھی رونے لگے وَجَآءُو عَلَىٰ قَمِيصِهِۦ بِدَمٍ كَذِبٍ ۚ اور لائے اوسکے کرتے پر لہو لگا جھوٹ لکھا ہے کہ جسوقت بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام کو کنوین مین ڈالا اور واپس پھرے تو اونھون نے باپ کے دکھانے کے لیے اور اپنے قول کی صداقت

چہانے کے واسطے ایک بکری ذبح کرکے اوسکے خون سے حضرت یوسفؑ کے کرتے پر کچھ چھینٹے دے رکھے تھے تاکہ اوس سے ظاہر ہو کہ واقعی بھیڑیا کھاگیا۔مگر جھوٹ جلد ظاہر ہو جاتا ہے چھپائے سے چھپ نہین سکتا کیا معنے کہ کرتا خون سے رنگین تھا مگر بالکل ثابت کہین سے پھٹا یا نوچا نہ تھا۔اگر بھیڑیا کھاتا تو ممکن نہ تھا کہ کرتا ثابت رہتا پس اس سے اونکا جھوٹ ظاہر تھا مگر وہ نہ سمجھے اور وہی کرتا حضرت یعقوب علیہ السلام کے سامنے لے آئے اور نہایت سچے بنکے سب نے بالاتفاق عرض کیا کہ حضرت ہم بے قصور ہین اونکو بھیڑیا کھاگیا دیکھیے اونکا کرتا تمام لہو سے تر بتر ہے۔آپ یہ حال ملاحظہ فرماکے اور زیادہ بے قرار ہوئے۔مگر اونکا سچ اور جھوٹ ظاہر ہونے کے لیے آپنے اوس پیراہن کو سونگھا اور فرمایا کہ ہرگز ہرگز یہ بو میرے پیارے یوسفؑ کے خون کی نہین ہے اور کسی بھیڑیے نے اوسے نہین کھایا اگر تم سچے ہو تو اوس بھیڑیے کو لاؤ ابھی تمہارا جھوٹ سچ ظاہر ہوا جاتا ہے۔ یہ سنتے ہی وہ سب جنگل کی طرف راہی ہوئے اور بھیڑیے کی تلاش کرنے لگے پھرتے پھرتے ایک بھیڑیا کسی مقام پر نظر آگیا اوسے بدقت گرفتار کرا اور اوسکے مُنہ مین خون لگاکے آئے اور کہنے لگے اے باپ ہمارے یہ وہی بھیڑیا ہے جسنے یوسفؑ کو ہلاک کیا۔آپنے اوسکی طرف دیکھا تو اوسکی آنکھون سے آنسو ٹپک پڑے اور ایسی صورت ظاہر ہوئی جس سے اوسکی بے قصوری ثابت ہوتی تھی۔آپنے جانب آسمان نظر کرکے حق تعالے سے دعا کی حکم ہوا کہ اے یعقوبؑ بھیڑیے کے سر پہ اپنا ہاتھ رکھو اور جو چاہو اوس سے پوچھو وہ بخوبی تمکو جواب دیگا آپنے اوسکے سر پہ ہاتھ رکھا اور فرمایا کہ تجکو قسم ہے خداے ذوالجلال کی تو سچ کہہ میرے یوسفؑ کو تنے کھایا ہے یا نہین یا تیری قوم مین سے کسی نے کھایا ہو تو بتا دے۔ ــــــ

کہا اوس سے اے بھیڑیے سنگدل		تو ہوتا نہین میرے آگے خجل

کہ یوسف تھا میرا جو بدرِ منیر ✣ کیا تونے جنگل میں اوسکو اسیر
بدی کی تونے پسری پہ میری نظر ✣ کیا نوش تونے اوسے بے خطر ✣

بھیڑیے نے آپکا کلام دردآمیز سنکر آنکھوں سے آنسو بہائے اور کہنے لگا۔ اَلسَّلَامُ عَلَيْكَ يَا نَبِيَّ اللّٰهِ۔ یعنے اے اللہ کے پیارے نبی آپ پر سلام۔ میری کیا مجال و طاقت تھی کہ مین حضرت یوسف علیہ السلام کو نظر بد سے دیکھ سکتا۔ مجھپر اور میری تمام قوم پر خدائے تعالےٰ نے انبیا علیہم السلام کا گوشت حرام کردیا ہے اور ہم مین توانی قدرت بھی نہین کہ آپکی بکریون کو بُری نیت سے دیکھ سکین پھر بھلا حضرت یوسف علیہ السلام سے یہ بے ادبی کیونکر کرسکتے تھے یہ محض اتہام ہے مین اس گناہ سے پاک ہون ✣

مین یوسف کی تہمت سے تو پاک ہون ✣ مگر اوس کے غم مین جگر چاک ہون

بھیڑیا ان لوگون نے بہتان کیا ہے۔ آپنے فرمایا تو کہان جاتا تھا اور انکے ہاتھ کیونکر آیا۔ اوسنے عرض کی ایک دن میرا دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کی خدمت مین حاضر تھا اور آپ آپس کے اتفاق اور بھائیون کے میل ملاپ کے فضائل اور ثواب بیان فرمارہے تھے وہ بیان میرے دادا نے مجھسے کہا تھا پس مین بھی بنظر حصول ثواب اپنے بھائی سے جو ملک شام مین ہے ملنے چلا تھا راستے مین سُنا کہ آپکے نورِ بصر لختِ جگر کا پتا نہین ملتا اس سے مجھے سخت ترصدمہ ہوا اور اس خبر کے دریافت کرنے کے لیے خدمت عالی مین حاضر ہونے کا ارادہ کیا راستے مین آپکے فرزندون مجھے ضعیف وکمزور پاکے گرفتار کیا اور آپکی خدمت مین لے آئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندون سے کہا کہ یہ نصیحت تم اس بھیڑیے سے سیکھ لو۔ یہ سنتے ہی ان سب کے ہوش وحواس جاتے رہے اور مارے ندامت کے سر نہ اوٹھا سکے۔ پھر بھیڑیے نے آپسے رخصت چاہی آپنے اوس سے پوچھا کہ کچھ تجھے بھی خبر ہے کہ میرا نورِ عین زندہ ہے یا کیا ہوا۔ اوسنے عرض کی کہ مجھے معلوم تو ہے مگر عرض نہین کرسکتا آپنے

فرمایا کیون گذارش کی کہ حیل خوری بہت بڑی بات ہے۔ آج مین آپسے کہ دون
توکل اپنی ساری قوم کے آگے ذلیل ہون اسکے سوا غمازی وہ شے ہے کہ خدا محفوظ
رکھے۔ الغرض آپنے اوسے رخصت فرمایا۔ بھیڑیا وہان سے آگے بڑھ کے ایک ٹیلے
پہ پہونچا اور اوسنے بآواز بلند اپنی زبان مین اپنی قوم کے لوگون کو پکار کر کہا کہ اے
بھیڑیے بھائیو اگر تمنے فرزند یعقوب علیہ السلام کو ہلاک کیا ہے تو ہزار افسوس ہے تمپر
کہ تمنے اپنی جانون پر سب سے بڑا ظلم کیا۔ کیونکہ خدا اے تعالےٰ نے تمپر انبیا علیہم السلام کا
گوشت حرام کیا تھا۔ اور اگر تم اس گناہ سے پاک ہو تو جلد آؤ اور حضرت یعقوب علیہ
السلام کی خدمت مین حاضر ہوکے اپنی بے گناہی کا اظہار دو اور اس تہمت سے
برارت حاصل کرو۔ یہ آواز سنتے ہی بھیڑیون کے غول حضرت کے مکان کے گرد چارون
طرف سے آکے جمع ہوئے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام یہ حال سنکے دولتسرا سے
باہر تشریف لائے آپکے دیکھتے ہی سب نے سر جھکایا اور عرض کی کہ حضور ہم غلامون
کی یہ طاقت نہین کہ آپکے لخت جگر نور بصر کو چشم بد سے دیکھتے کجا یہ حرکت بیجا اللہ تعالےٰ
محفوظ رکھے۔ ہم اس خطا سے بالکل پاک وصاف ہین یہ عرض کرکے وہ سب جنگل
کو راہی ہوئے۔ اور آپنے اپنے فرزندون سے فرمایا۔ قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ
أَنْفُسُكُمْ أَمْرًا ۖ فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ۖ وَاللَّهُ الْمُسْتَعَانُ عَلَىٰ مَا تَصِفُونَ ○
یعنے آپنے کہا کہ جو تم کہتے ہو یہ بات نہین بلکہ بنادی ہے تمہارے لیے تمہارے نفسون
نے ایک بات پس صبر ہی بہتر ہے۔ اور اللہ ہی سے مدد مانگتا ہون مین اس بات پر
جو تم بیان کرتے ہو۔ یہ بات اپنے فرزندون سے فرماکر آپ نے ایک حجرے مین قیام
فرمایا اور اوسکا دروازہ بند کرلیا اوس حجرے کا نام بیت الاحزان رکھا تھا اور اکثر
اوسی مین جلوہ افروز رہتے تھے اور سوائے غم یوسف علیہ السلام اور کچھ اچھا نہ معلوم
ہوتا تھا شب و روز گریہ وزاری فرماتے تھے اور حضرت یوسفؑ کے واسطے دعائے خیر

باپ کا حال زار دیکھ کے یہودا سے رہا نہ گیا کیونکہ اوسے حضرت یوسفؑ سے بھی نہایت
الفت تھی اور جب تک وہ کنوین مین رہے یہودا روزانہ مزاج پرسی کے لیے جاتے
تھے اور حضرت یوسفؑ آپسے اپنے والد ماجد کا حال پوچھا کرتے تھے۔ آخر یہودا نے
بھائیون سے کہا کہ یوسف کا خواب سچ معلوم ہوتا ہے اونھون نے دریافت کیا کہ تمکو کس
طرح معلوم ہوا یہودا نے کہا کہ جب سے حضرت یوسفؑ کنوین مین ڈالے گئے وہ مشہور
اندھا کنوان نہایت روشن ہے اور جب مین وہان جاتا ہون تو آواز ایسی آتی ہے
کہ حضرت یوسف کسی سے باتین کر رہے ہین اور دوسرا شخص بظاہر معلوم نہین ہوتا
بہتر یہ معلوم ہوتا ہے کہ یوسفؑ کو کنوین سے نکال کے اوسنے عہد لو کہ جو کچھ ہمنے تمسے
برائیان کی ہین اونکا تذکرہ باپ سے نہ کرو تو ہم تمھین باپ کے پاس پونہچا دین
یقین ہے وہ مان لین گے۔ اسمین دو فائدے ہین ایک یہ کہ یوسفؑ کے بغیر باپ
کا برا حال ہو رہا ہے نہ کھاتا ہے نہ پیتا ہے زندگی کا سہارا انھین یوسف کو دیکھ کے
اونکی زندگی ہو جائیگی۔ دوسرے ہماری تقصیر معاف ہو جائیگی سب نے یہ بات پسند
کی اور روانہ ہونے چلے کہ شیطان ایک معقول متبرک صورت بنا کے آیا اور حال دریافت
کیا سبھون نے اپنے ارادے سے اطلاع دی اوسنے کہا تم بڑے بیوقوف ہو
یہ تو سمجھو کہ پہلے تم کہ چکے ہو بھیڑیا لے گیا اور یہ حال ایک زمانے کو معلوم ہو گیا اب جو
اوسے لے جاؤ گے تو جھوٹے مکار کہلاؤ گے اور باپ کے آگے ذلیل و بے اعتبار
ہو گے بہتر یہ ہے کہ اس خفقان سے باز آؤ۔ ان سب نے اوسکی نصیحت پسند کی
اور اپنے قصد سے پھر گئے۔ راویون نے روایت کی ہے کہ اسمین یہ راز تھا اور خدا
تعالےٰ کی یہ مصلحت تھی کہ حضرت یوسفؑ قید سے نجات پانے مین بھائیون کے احسان مند
نہون۔ اب حضرت یوسف علیہ السلام کا حال سنیے کہ جب رات ہوئی اور کنوین مین اندھیرا
ہوا یہ ناز و نعم کے پالے ہوئے باپ کے چہیتے گھر سے کب نکلنے پاتے تھے اور ان مصیبتون

کی کیا خبر رکھتے دفعتہً جو اس بلاے ناگہانی مین گرفتار ہوئے یہ مقام خوفناک دیکھ کر بے قرار ہوئے زار زار روتے تھے اور اپنے پروردگار سے عرض کرتے تھے کہ اے پروردگار بیشک یہ میرے پہلے گناہون کی سزا ہے اب تو اپنے فضل وکرم سے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحق علیہما السلام کے واسطے مجھے بخشدے اور اس پریشانی سے نجات دے۔ حضرت یوسف علیہ السلام کا یہ حال مشاہدہ کرکے فرشتے بھی رونے لگے اور عرض کی کہ اے بارخدایا یوسف کی گریہ وزاری تو ہمکو بھی بے قرار کیے دیتی ہے واسطہ اپنی وحدانیت کا رحم فرما۔ حق تعالے نے اپنے فضل وکرم سے حضرت جبرئیل علیہ السلام کو حکم دیا کہ جلد جاؤ اور میرے پیارے بندے سے بعد سلام کے کہو کہ اب تم مضطرب نہو بہت جلد تمکو کنوین سے نکالین گے اور ملک ومال دینگے اور عنقریب تمھین ملک مصر کا بادشاہ کرینگے۔ اور حضرت جبرئیل علیہ السلام نے آپکو ایک دعا تعلیم کی اور فرمایا کہ آپ یہ دعا پڑہیے آپکے سب غم دور ہو جائینگے۔ مضمون دعا یہ ہے

الٰہی تو ہی ہے اکیلون کا یار	غریبون کا حامی ہے اور غمگسار
تو شاہد ہے اوسکا جو ہو دلمین بات	ہلاکت مین جو ہو اوسے دے نجات
ترا تا ہے دریا مین ڈوبے کو تو	کہ ہر رنج وشدت مین کافی ہے تو
تو دہشت مین مونس ہے سب کا اِلٰہ	مرے رنج وغم پر بھی کر اک نگاہ
مرے ستر کو ڈہانک ڈر دور کر	کرم مجھپہ اے میرے غیور کر

لکھا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے یہ دعا ختم نہ کی تھی کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور آپکے واسطے کھانا لائے اور بہشت سے ایک قمیص نورانی لا کے آپکو پہنایا اور اللہ تعالے نے فرشتون کو حکم دیا کہ گروہ کے گروہ ملائک آپکے پاس جائین اور آپکا دل بہلائین۔ جب حق تعالے نے یوسف علیہ السلام کی دعا قبول کی تو اوسکے سامان ظاہری بھی پیدا ہونے لگے ﴿وَجَاءَتْ سَيَّارَةٌ﴾۔ اور آیا ایک قافلہ

یعنی ایک سوداگر مع اپنے قافلے کے وہان وارد ہوا۔ لکھا ہے کہ نام اس سوداگر کا
مالک تھا یہ مصر کا رہنے والا تھا … مصر کو جاتا تھا۔ اس شخص نے
حال … لکھا ہے کہ مرد رشید اور متقی اور نیک تھا ایک شب ایام سفر مین اسنے خواب
دیکھا کہ مین ملک کنعان مین پہنچا اور کسی مقام پر سیر کر رہا تھا کہ ایک آفتاب آسمان سے
اترکر میری آستین مین داخل ہوا اور پھر اوسی آستین سے نکل گیا اپنے ہاتھ سے
دیکھا آستین مین ایک ابر سفید نمودار ہوا اوسنے جواہر موتی … برسانے شروع کیے
اور زمین … وہ سب … چنکے اپنا صندوق بھر لیا۔ جب خواب سے بیدار ہوا تو فکر تعبیر مین
ایک ایسے شخص کے پاس پہنچا جو فن تعبیر مین کامل … تھا اوس سے اپنا خواب
بیان کرکے تعبیر چاہی اوسنے کہا دو دینار دو تو مین تعبیر بتاؤن اسنے فوراً دو دینار اوسکے
حوالے کیے۔ اوسنے کہا ملک کنعان سے ایک ایسا غلام تجھے ملیگا کہ تمام خلقت اوسکی
غلام ہو جائیگی۔ اصل مین وہ غلام نہوگا بلکہ بہت بڑا جلیل القدر عظیم الشان عالی خاندان ہوگا
اوسکے باعث سے تجکو اسقدر دولت و ثروت حاصل ہوگی کہ تا قیام قیامت وہ دولت
تیری اولاد مین رہیگی اور تیرا نام تمام روے زمین پر روشن رہیگا اور تیرے سب کام
انجام پاوینگے۔ مالک یہ تعبیر سنتے ہی … زار زار … بیقرار ہوگیا اور اوسنے … کیا
دمشق … ملک کنعان مین پہنچا اور … تلاش … لگا … گھر
مقصود کا نشان نہ پایا تو … کی … کرکے … دعا کی … گمان
ہاتف غیب نے ندا کی کہ اے شخص مضطر نہو … مطلب … برس کا
زمانہ باقی ہے۔ یہ صدا سنکر وہ واپس آیا مگر اوس دن سے یہ دستور قرار کیا کہ ہر سال
بطور تجارت ایک بار ملک شام کا سفر کیا کرتا تھا۔ خدا کی … کہ وہ زمانہ ختم ہوا اور مالک
نے حسب دستور سفر شام کیا اور جناب یوسف علیہ السلام کنوین مین آچکے تھے۔ مالک
ابن ذعر کے قافلے والے اتفاق سے راستہ بھول کے اوسی کنوین پر آ نکلے۔ اور قافلے

کی سواری کے جانور وہان پوہنچکے چلتے رہ گئے خصوصًا اوس قافلے مین سے ایک گدہے نے نیا ماجرا دکھایا یعنے اپنا بار پھینک کے کنوین کے پاس پونہچا اور وہان لوٹنے لگا۔ اور مالک نے دیکھا کہ طرح بطرح کے سفید جانور کثرت سے اوس کنوین کے گرد اوڑتے پھرتے ہین گویا کہ وہ کنوین کا طواف کررہے ہین۔ مالک نہایت عقلمند تھا یہ آثار دیکھ کے سمجھ گیا کہ وقت حصول مطلب قریب آیا۔ پس اوسی مقام پر اوسنے قیام کیا اور اپنے قافلے والون سے کہا کہ جسطرح ممکن ہو رات یہان بسر کرو صبح کو دیکھا جائیگا۔ پس سب لوگ وہان ٹھہرے اور پانی کی ضرورت ہوئی فَاَرْسَلُوْا وَارِدَهُمْ فَاَدْلٰى دَلْوَهٗ پھر بھیجا اونھون نے اپنا پنہیارا لٹکایا اوسنے اپنا ڈول۔ وارد اوسے کہتے ہین جو پانی لاتا ہو یعنے بہشتی۔ الغرض جبوقت ڈول کنوین مین پونہچا حضرت یوسف علیہ السلام سمجھے کہ شاید بھائیون کا یہ قصد ہوگا کہ مجھے کنوین سے نکال کے قتل کرڈالین آپ اسی خیال مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام جلوہ افروز ہوئے اور کہا کہ آپ اس ڈول مین بیٹھ جائیے آپنے فرمایا کہ اے جبرئیل اب کدہر ہمارا کوچ ہے جبرئیل علیہ السلام نے کہا آپکو وہ آئینہ یاد ہے جو آپنے دیکھ کے اپنے دل مین کچھ خیال کیا تھا آپنے فرمایا ہان مجھے یاد آیا مین نے آئینہ دیکھ کے یہ سوچا تھا کہ اگر کوئی مجھے مول لے تو میری اسقدر زیادہ قیمت ہوکہ کوئی ادا نہ کرسکے۔ جبرئیل علیہ السلام نے کہا س

کہا آج بکنے نکلتا ہے تو ✢ ✢ ✢		یہ دام اپنے مت بھول لیو پھر کبھو

حضر یوسف علیہ السلام اوس ڈول پر بیٹھ گئے اور پانی بھرنے والے نے جسکا نام بشیر تھا ڈول کھینچنا شروع کیا مگر بوجھ زیادہ تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوسکی اعانت کی جب ڈول کنوین کے مُنہ کے قریب آیا تو اوسنے جھک کر دیکھا کہ اسقدر وزن کا کیا باعث ہے۔ دیکھتے ہی ششدر رہ گیا کیونکہ آپکے نور سے سارا کنوان روشن تھا اور چہرۂ مبارک مثل چودھوین رات کے چاند کے تابان اور درخشان۔ بشیر نے نہایت

خوش ہوکے اپنے بھائی بشریٰ نام کو پکارا اور کہنے لگا۔ قَالَ يٰبُشْرٰى هٰذَا
غُلٰمٌ ؕ یعنے کہا اوسنے کیا خوشی کی بات ہے یہ ہے ایک لڑکا۔ بعضون نے لکھا
ہے کہ بشرا اوسکے ہمراہی کا نام تھا اوسے اپنی مدد کے واسطے بلایا اور وہ آیا دونو
ملکے حضرت یوسف کو کنوین سے نکالا۔ صحیح روایت مین ہے کہ تین روز آپ کنوین
مین رہے یہ چوتھا روز تھا کہ آپ کنوین سے نکالے گئے۔ خلاصہ یہ کہ بشریٰ نے مالک کو خبردی
وہ یہ خبر فرحت اثر سنتے ہی کنوین پر دوڑا ہوا آیا اور یوسف علیہ السلام کو انعام خداوندی
سمجھ نہایت خوشی اور خرمی سے قافلے مین لایا وَاَسَرُّوْهُ بِضَاعَةً ط اور چھپالیا
اوسکو پونجی سمجھکر۔ یعنے مالک نے حضرت یوسف کو بڑی دولت سمجھکر اس خیال سے
چھپا رکھا کہ اسے مصر مین چل کر بیچین گے اور غلامون سے کہدیا کہ جو کوئی پوچھے
کہدینا امانت ہے۔ ایک روایت مین ہے کہ جب قافلے والے آتے تھے اوسوقت
حضرت یوسف کے بھائیون نے اونکو وہان ٹھہرنے سے منع کیا تھا اور کہا تھا کہ تم یہان
سے چلے جاؤ چراگاہ کو خراب نہ کرو مگر اونھون نے اونکو سمجھایا اور خاطرداری کی کچھ کھانے
پینے کو دیا تو شرمندہ ہوکر چلے گئے تھے مگر یہود اروزانہ ایک پھیرا کرتے تھے اور حضرت
یوسف علیہ السلام کو دیکھ جایا کرتے تھے حسب معمول اوس روز جو آئے تو آپکو کنوین
مین نہ پایا فوراً بھائیون کو خبر دی وہ سب دوڑے ہوئے آئے اور دریافت کیا تو
معلوم ہوا کہ قافلے والون نے نکالا ہے۔ پس اونھون نے بزور قافلے والون سے
حضرت یوسف کو طلب کیا اور قافلے والون نے مجبور ہوکے حضرت یوسف کو اونکے بھائیون
کے سامنے بلایا۔ آپ اپنے بھائیون کو دیکھ کر مارے خوف کے کانپنے لگے۔ بھائیون
نے آپسے عبری زبان مین کہا کہ جو ہم کہین وہی تم بھی کہنا ورنہ جان سے مار ڈالینگے
یوسف علیہ السلام چپکے کھڑے رہے اور سالار قافلہ سے اونکے بھائیون نے بیان کیا
کہ یہ ہمارا غلام بھگوڑا اور نافرمان تھا اسی واسطے ہم اسے کنوین مین ڈال گئے تھے

اگلے کہنے تاجبر خدا سے جوڑو ++		غلامی کی تہمت نہ اوسپر دھرو +

نہ بات سے وہ سب غصے ہوئے اور کہنے لگے کہ بیشک یہ ہمارا غلام ہے اگر تم کو
شک ہے تو خود اس سے پوچھ لو۔ غرضکہ اونھون نے حضرت یوسفؑ کے احوال
کو چھپایا اور غلام ہونا آپکا ظاہر کیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ عَلِيمٌ بِمَا يَعْمَلُونَ
اور اللہ خوب جانتا ہے جو کچھ وہ کرتے ہیں۔ یعنے اللہ تعالےٰ اونکے مکر و فریب سے
خوب آگاہ ہے۔ مالک نے کہا اچھا وہ کوئی سہی اب تم بیچا ہو بیچا ڈالو ہمارے ہاتھ
بیچ ڈالو۔ اونھون نے کہا یہ بڑا نافرمان اور جھوٹا ہے اور اسمین اور بھی عیب ہین ہم
اس سے سخت ناراض ہین تمکو دیتے ہین جو چاہو دو۔ حضرت یوسف علیہ السلام
دونون کی باتین سنتے تھے اور ایک ایک کا مُنہ حیرت سے تکتے تھے۔ آخر ایک بھائی
نے آپکا ہاتھ پکڑکے مالک کے حوالے کیا وَشَرَوْهُ بِثَمَنٍ بَخْسٍ دَرَاهِمَ
مَعْدُودَةٍ اور بیچا اوسکو بھائیون نے ناقص قیمت پر چند درہم تھے گنے گنائے
گنے گنائے بوجہ قلت کے فرمایا کیونکہ اوس زمانے کا دستور تھا کہ چالیس درہم تک
گنتے تھے اور اوسکے ورا تولتے تھے۔ مالک نے جو اپنے پاس دیکھا تو اٹھارہ درہم
نکلے اور ایک روایت مین ہے کہ بیس درم تھے۔ الغرض جو کچھ مالک کے پاس تھا
وہ اونسے اون سبکے حوالے کیا اور ان سب نے آپس مین دو دو درم بانٹ لیے۔
کیا خدا کی قدرت ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے ایک دن آئینے مین اپنا چہرۂ مبارک
ملاحظہ فرماکے خیال کیا تھا کہ اگر کوئی مجھے لینا چاہے تو میری اسقدر قیمت ہوگی کہ وہ
نہ دے سکیگا۔ ایکدن یہ آیا کہ بھائیون نے صرف اٹھارہ درم کے عوض ایسے گوہر
بے بہا کو فروخت کر ڈالا۔ اور اونسے یہ بات تعجب انگیز بھی نہین۔ کیونکہ حق تعالےٰ
فرماتا ہے وَكَانُوا فِيهِ مِنَ الزَّاهِدِينَ ۝ اور ہو رہے تھے اوس سے
بیزار۔ یعنے نہین چاہتے تھے کہ حضرت یوسف علیہ السلام اونکے پاس رہین۔

اسیواسطے اونھون نے بیچا اور قیمت کا کچھ خیال نہ کیا۔ بلکہ یہ دام جو آپسے کچھ محبت
رکھتے تھے اپنا حصہ بھی نہ لیا۔ خلاصہ یہ کہ مالک نے جب آپ کو لے لیا تو یہ اندیشہ ہوا
کہ مبادا یہ پھر پریشان کرین یا کوئی اور دعویدار نکلے اس خیال سے اون سب سے
کہا کہ اب تم دام پا چکے ہو سند کے لیے ایک بیعنامہ لکھدو۔ اونھون نے حسب دلخواہ اوسکے
ایک بیعنامہ لکھدیا اور کہا یہ غلام سخت نافرمان بھاگڑا ہے جبتک مصر مین نہ داخل
ہو ہرگز ہرگز قید سے نہ چھوڑنا کہ مبادا بھاگ جائے۔ اور کمل کے سوا کچھ نہ اوڑھانا
اور قوت سے زیادہ کھانا نہ کھلانا اور اسکے سوا اور اور تکلیف دہ باتون کا مالک سے
عہد لیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام بھائیون کا یہ کلام سنکے حیران و ششدر سکتے کے عالم
مین رہ گئے مالک نے اونکے کہنے کے موافق آپکو پابزنجیر کیا اور ایک غلام ملیح نام
کے سپرد کیا۔ لکھتے ہین کہ وہ غلام زشت خو اور ترش رو تھا۔ اور حضرت یوسف کے
بھائیون نے مالک سے کہا کہ اب تم رخصت ہو چلنے مین دیر نکرو۔ الغرض ادہر قافلہ
روانہ ہوا اور ادہر آپکے بھائی اپنے گھر کیطرف چلے۔ آپ کو ایک تو اوس بندگران
کا ملال دوسرے بھائیون سے جدا ہونے کا خیال بے اختیار رونے لگے سہ

جو یوسف نے دیکھا کہ بھائی چلے | لگا اوسکا دل ہونے اوپر تلے۔

مالک نے پوچھا تم کس لیے روتے ہو اون لوگون کو تو تمہاری کچھ الفت نہین بلکہ
تم سے سخت بیزار ہین یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اونکو نفرت ہے تو ہونے دو مجھے
تو اونکی الفت ہے اجازت دو تو مین اونسے جا کے مل آؤن اور اپنے چھوٹے بھائی
کو پیغام دیدون مالک نے کہا بہتر ہے پس آپ پابزنجیر بھائیون کے اشتیاق مین دوڑے
اور پکارنے لگے اونھون نے آواز سنکے جلد جلد قدم بڑھائے کہ کہین یوسف ہم تک
نہ آجائے یہ حال دیکھ کے آپ رونے لگے اور ذرا تیز قدم چلے تھے کہ زنجیر مین پاؤن اولجھا
اور گر پڑے۔ یہودا یہ حال دیکھ کے رونے لگے اور بھائیون سے کہا تم بڑے بےشرم

ہو ذرا ٹہرو خدا کے لیے یوسف کی بات سُن لو۔ یہودا کے کہنے سے وہ سب ٹھہرے حضرت یوسف علیہ السلام اُفتاں و خیزاں اونکے پاس پونہچے اور کہنے لگے اے بھائیو جو کچھ تمنے مجھسے سلوک کیا ہے اوسکا شاکی نہین مگر براے خدا میرے والد ماجد کی تشفی کرتے رہنا معلوم نہین میری مفارقت مین اونکا کیا حال ہوگا اور میرے چھوٹے بھائی کو سلام کہنا۔ یہودا آپکا کلام سُنکے زار زار بیقرار ہوکے رونے لگا اور کہا اے بھائی صبر و استقلال کو ہاتھ سے نہ دے اور اپنا کام سپرد بخدا کر آپ اون سب سے مدر خصت ہوئے قافلے مین آئے اور قافلہ روانہ ہوا۔ تھوڑے فاصلے پہ پونہچے ہونگے کہ آپکی والدہ کی قبر نمودار ہوئی اوسے دیکھکے نہایت بے قرار ہوئے اور جب آپکا اونٹ قبر کے قریب آیا بیتاب ہوکے گر پڑے اور خاک پر لوٹتے تھے اور فرماتے تھے

کہ ای مادر مشفق و مہربان	کرون تجسے کیا حال اپنا بیان	تجھے دیکھتین تم جو اس حال زار
کہ کیسا پھنسا ہون مین جنجال مین	جدا مجکو مان باپ سے کر دیا	جگر میرا اندوہ سے بھر دیا
دھرے ہاتھ کاندھے پہ دونون مجھے	جگر کر کے ریشے بازو کے کڑے	اندھیرے کنوین مین بھی ڈالا مجھے
نہ وہان سے کسی نے نکالا مجھے	طمانچون سے منہ کر دیا میرا لال	کیا مار کے مجکو بالکل نڈھال
کیا بند پانی دکھانا مرا	نہ تھا وان پہ کچھ آب و دانہ مرا	کیا یہانتک ان بھائیون نے غضب
کہ بیچا مجھے ہی غلامونکے طور	کیا طوق و زنجیر مین مجکو اب	مین چھوٹون خدا جانے اس غم سے کب
مین ہون قید ہر چند ناحق پہ ہون	کئی دن ہوئے فقر و فاقے سے ہون	عجب رنج و غم ہے عجب پیچ و تاب
کہون تجسے کیا اپنا حال خراب	خدا سے دعا ہے کہ دیدے نجات	کہ ہو وسکے قبضے مین کل کائنات

آپ اپنا حال زار رو رو کے فرما رہے تھے کہ قبر سے آواز آئی اے مرے لخت جگر نور بصر تو اتنا غم نکر اور صبر و استقلال کو کام مین لا دیکھ پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اتنے مین قافلہ آگے نکلگیا۔ حبشی نے آپکو دیکھا تو نہ پایا چارون طرف تلاش کرنے لگے قافلے مین شور مچگیا آخر ایک شخص نے آپکو قبر پر پایا اور کہا ٹھیک تمہارے مالک نے سچ کہا تھا

کہ یہ غلام بھگوڑا ہے اگر تم نہ بھاگتے تو تمہارا اعتبار ہو جاتا آپنے فرمایا مین بھاگا نہین بلکہ مجھے میری مان کی قبر نظر آگئی مین اوسے دیکھ کے بے قرار ہو گیا- اوس شخص نے آپکا بیان غلط سمجھا اور گستاخانہ تپانچہ آپکے روے مبارک پر مارا- جس سے آپکو غش آگیا اور یہ سخت تر صدمہ نہایت ہی گران گذرا- فی الفور اوس شخص کا ہاتھ خشک ہو گیا- جب آپکو غش سے افاقہ ہوا تو آسمان کی طرف سر اوٹھا کے کہنے لگے

خداوند عالم تو مہر رحم کر	مرا حال بدتر ہے اب تو کرم	اکیلا غریب اور بیکس ہون مین
نہایت ہی مجبور و بیبس ہون مین	اگرچہ سراپا گنہگار ہون	تری مغفرت کا طلبگار ہون
خدایا دعا میری کرلے قبول	کہ ہو میرا دل اب نہایت ملول	بڑا ظلم کرتے ہین اب ظالمین
تو رحمت کر ای ارحم الراحمین	ہوئی حکم رب سے دعا جب قبول	کیا ظالمون پر بلا نے نزول

یعنے حق تعالے کے حکم سے فورًا ایک سخت آندھی نمودار ہوئی اور عالم تاریک ہو گیا گرد و غبار کے مارے قافلہ گرد برد ہو گیا چارپائے چارون طرف راہی ہوئے- زمین کو زلزلہ آیا بجلی زور شور سے چمکنے لگی بادل گرجنے لگے ابر سیاہ سے بڑے بڑے پتھر برسنے شروع ہو گئے- فرشتے حضرت یوسف علیہ السلام کے گرد جمع ہوئے- قافلے والون پر دنیا اندھیر ہوئی آثار قیامت نظر آنے لگے زندگی سے یاس ہوئی- آپس مین رو رو کے کہنے لگے کہ معلوم نہین کیا ایسا گناہ ہمسے سرزد ہوا کہ مورد عذاب ہوئے اسی تشویش مین تھے کہ اوس شخص نے آکر بیان کیا کہ یہ میرا قصور ہے اور میرے ہی اعمال بد کی سزا ہے کہ مین نے ایک طمانچہ اوس غلام کنعانی کے مارا تھا اونے آسمان کی طرف نظر کرکے دعا کی اوسیوقت میرا ہاتھ خشک ہو گیا اور یہ بلاے ناگہانی نازل ہوئی- یہ سنتے ہی مالک مع اوس غلام اور قافلے کے لوگون کے آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور قدمون پر سر دھر کے عرض کی کہ ہم سب خطا وار ہین للہ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ اس عذاب سے نجات پائین اور ہمارا قصور معاف فرمایئے اور

نہایت عجز و انکساری کی۔ آپکو اون لوگون کے حال پر ترس آیا دعا کی فضل خدا سے
وہ آندھی اور پتھرون کی بارش موقوف ہوئی اور امن وامان ہوگیا تب مالک نے
اوس غلام کو آپکے سامنے پیش کیا کہ یہ بے ادب خطاوار حاضر ہے جو چاہیے اسے
سزا دیجیے آپنے ارشاد فرمایا کہ ہم کسیکو تکلیف دینا نہین چاہتے اوسکے حق مین بھی
آپنے دعا کی اور اوسکا ہاتھ اچھا ہوگیا۔ یہ معجزات مشاہدہ کرکے مالک آپکی بڑی تعظیم
وتکریم کرنے لگا اور کہتا تھا کہ آپ فرشتے ہین بشر نہین ہین۔ پھر اوسنے طوق وزنجیر
دور کرکے آپکو عمدہ پوشاک پہنائی اور ایک نہایت عمدہ گھوڑا سواری کے لیے دیا
سب قافلے والے بدل آپکی توقیر وتعظیم کرتے تھے اور ادب سے آپکے پیچھے پیچھے
چلتے تھے۔ راستے مین ایک شہر نابلس نام ملا قافلہ کے لوگ وہان اوترے۔
اوس شہر کے غریب وامیر سب بت پرست تھے۔ آپکے دیکھنے کو بہت لوگ آئے اور
آپ پر دل وجان سے فدا ہوگئے اونھون نے پوچھا کہ آپکا رب کون ہے آپنے فرمایا
کہ میرا رب اللہ ہے وحدہ لاشریک جسنے زمین وآسمان سب کچھ بنایا اور جسکے قبضۂ قدرت
مین سب کچھ ہے۔ وہان کے اکثر لوگ ایمان لائے بتون کو توڑ ڈالا اور خداوند عالم
کی پرستش کرنے لگے۔ پھر وہان سے قافلے کا کوچ ہوا اور شہر بلسان مین پہنچے
وہان کے لوگ بھی جوق جوق آپکی زیارت کے لیے آئے اور آپکا جمال مبارک
دیکھکر جان ودل سے فریفتہ ہوگئے اور بعضون نے آپکی تصویر کھنچوالی اور بعضے
اوس تصویر کی پرستش کرنے لگے۔ پھر قافلہ وہان سے بھی روانہ ہوا اور قدس مین
پہنچا اوسی شب وہان کے حاکم نے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہے جلد اوٹھ
اور خواب غفلت سے بیدار ہو تیرے شہر مین ایک ماہ منیر آیا ہے جا اوسکی تعظیم کر اور
اوسکی دعوت کا سامان کر رکھ جو کچھ وہ کہے اوسے بسر وچشم بجالا اور اوسکے حکم کو باعث
بہتری دین ودنیا سمجھ اور اوسے اپنا مہمان کرکے افتخار حاصل کر صبح ہوتے ہی

امیر سامان دعوت لیکر شہر کے باہر پونہچا اور وارد و صادر کی تلاش کرنے لگا اتفاق سے
یہ قافلہ تازہ وارد نظر آیا لوگون سے پوچھا تمہارا سردار کون ہے اونھون نے کہا ہمارا
سردار مالک بن ذعر ہے اوسنے اپنے دل مین خیال کیا کہ یہ سوداگر تو اکثر یہان
آتا رہتا ہے اور اسے سب جانتے ہین وہ کون شخص ہے جسکی نسبت مجھے خواب مین
یہ بشارت ہوئی اسی فکر مین تہا کہ ایک سوار نے جسکے ساتھہ اور بہت سے لوگ تہے اوسے
ششدر دیکھہ کے کہا کہ کس فکر مین ہے دیکھہ جنکی تعظیم و تکریم کی تجھے ہدایت ہوئی ہے
وہ یہ ہین یعنے حضرت یوسف علیہ السلام راویون نے روایت کی ہے کہ وہ سوار اور باقی
ہمراہی فرشتے تھے جو خداے تعالے کے حکم سے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ
مین تھے۔ وہ امیر سوار کا کلام سنکے آپکے پاس آیا اور آداب بجالا کر عرض کرنے لگا ؎

فرشتہ ہے بیشک نہین ہے بشر		ویا آسمان سے ہے اترا قمر

پہر اوسنے پوچھا آپ کون ہین۔ آپنے فرمایا مین وہی ہون جسے تونے خواب مین دیکھا۔
عرض کی آپکو یہ خبر کسنے دی۔ فرمایا جسنے میری خبر تجکو دی۔ التماس کی مجھے کیا حکم ہے
ارشاد ہوا خداے واحد کی پرستش کر اور اوسے اپنا خالق و معبود سمجھہ بتون کو توڑ
اور اونکی پرستش چھوڑ۔ گذارش کی بہتر مگر ایک شرط سے حضور میرے معبد مین تشریف
لے چلین اگر میرے بتون نے آپکو سجدہ کیا تو مین ضرور ایمان لاؤنگا۔ اور حسب الحکم
اونھین آپکے سامنے ہی توڑ ڈالونگا۔ حکم ہوا اللہ تعالے ہر شی پر قادر ہے اوسکے آگے
یہ کچھہ مشکل نہین تو چل انشاء اللہ تعالے تیری شرط پوری ہوجائیگی۔ امیر جناب یوسف
علیہ السلام سے یہ باتین کر رہا تھا کہ اوسنے دیکھا آپکے پیچھے ایک لشکر عظیم الشان چلا آتا ہے
اور اس کثرت سے اوسمین اچھے اچھے لوگ ہین کہ اونکی تعداد سوا خدا کے دوسرا نہین
معلوم کرسکتا۔ امیر لشکر کثیر کے دیکھنے سے گھبراگیا اور عرض کرنے لگا کہ یا حضرت آپکا
لشکر تو خدا کے فضل سے اپنا عظیم الشان ہے کہ مجھہ غریب کے یہان صرف اونکے

بیٹھنے کی جگہ تک نہین سامان دعوت تو کجا اگر مین چاہون کہ سارے لشکر کو فقط پانی ہی پلا دون تو یہ بھی میرے امکان سے باہر ہے۔ آپنے فرمایا تو مضطر نہو یہ وہ لشکر نہین ہے جو کھانے پینے کا محتاج ہو بلکہ یہ لشکر اوس خداے بزرگ کا ہے جسنے مجھے اور تجھے اور سارے عالم کو پیدا کیا۔ یہ فرشتے ہین کھاتے پیتے نہین بلکہ اللہ تعالے کے نام پاک کی تسبیح پڑھتے ہین اور یہی انکی زندگی کا باعث ہے۔ خداے تعالے کے حکم سے میری نگہبانی کے لیے میرے ساتھ رہتے ہین۔ امیر آپکا کلام فرحت التیام سنکر مطمئن ہوا اور عرض کی تشریف لے چلیے آپ اوسکے ہمراہ روانہ ہوئے جب اوسکے بتخانے مین پونہچے تو بت کانپنے لگے اور ہر ایک بت نے اپنا سر آپکے قدمون پر رکھا امیر یہ حال دیکھ کے نہایت متحیر ہوا اور اللہ تعالے پر ایمان لایا۔ اوسکے سب ساتھی کیا صغیر اور کیا کبیر سب ایمان لائے اور آپکے مطیع و فرمانبردار ہوئے امیر نے قافلے والون سے کہا کہ بیشک یہ تمہارا سردار ہے اونھون نے جواب دیا کہ نہین ہمارا سردار مالک بن ذعر ہے اور یہ اوسکا غلام ہے امیر نے کہا جب غلام مین یہ کرامتین ہون تو چاہیے کہ مولا اس سے زیادہ باکرامت ہو۔ مالک کو جواب بن نہ پڑا مگر یہ کہنے لگا کہ غلام بھی کہین مالک سے بہتر ہوا ہے یہ بات سنکے امیر کو غصہ آیا اور اوسنے یہ فکر کی کہ مالک کو قید کرے اور اوس سے حضرت یوسفؑ کو لے لے۔ اس قصد سے بارہ ہزار سوار لیکے قافلے پر چڑھ آیا مگر چونکہ خداے تعالے کو منظور نہ تھا اون سب سوارون نے آپکا جمال مبارک دیکھتے ہی ہوش و حواس کھو دیے اور از خود رفتہ ہو گئے یہان تک کہ اونپر غشی کا عالم ہوا۔ مالک پہلے ہی سے امیر کی نظر تاڑ گیا تھا اس وقت کو غنیمت سمجھا اور جلد تر وہان سے روانہ ہوا۔ اور وہان سے آگے بڑھ کے ایک شہر عُرَس نام مین داخل ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے دلمین خیال کیا کہ یہان کے لوگ بھی میرے حسن کا حال سنکے جوق جوق آئینگے اور مجھے دیکھ کے خوش

ہو جائینگے مگر قدرت پروردگار دیکھیے کہ وہان آپکے دیکھنے کو ایک بھی نہ آیا اور کسی نے آپکے آنے کا کچھہ خیال نکیا کیونکہ وہ لوگ بھی زیادہ حسین تھے اور قدرت خدا نظر آتی تھی

ہزارون تھے اوسجا پہ خورشید ماہ	ٹھہرتی نہ تھی اونکے رخ پر نگاہ	عجب صورتین اور عجب رنگ تھے
کہ خورشید و مہ اونکے پاسنگ تھے	وہان جبکہ یوسف کا محمل گیا	نہ دیکھا کسی نے نظر کو اوٹھا
کیا کچھہ نہ اونکی طرف التفات	نہ پوچھی کسی نے بھی یوسفؑ کی بات	ہوئی غیب سے پھر یہ اوس دم ندا
تو سمجھا کہ مجھسا نہین دوسرا	ترے مثل ہی ہین بہت آدمی	نہین کچھ ہمارے یہان کچھ کمی

یہ سنتے ہی حضرت یوسف علیہ السلام گھوڑے سے اُترے اور سجدہ کرکے عرض کی کہ ای پروردگار تو مالک و مختار ہے تیرے یہان کسی شی کی کمی نہین اگر تو چاہے دم بھر مین مجھسے بہتر ہزارون پیدا کردے۔ میرے خیال خام سے درگذر فرما اور میری خطا بخشدے حکم ہوا اچھا سجدے سے سر اوٹھاؤ اور دیکھو۔ آپنے سر اوٹھاکے ملاحظہ کیا کہ آپکے گرد زائرین کا ایک انبوہ کثیر ہے اور ہزارون آدمی آپکا جمال مبارک دیکھنے کے لیے برابر چلے آتے ہین۔ اور آپکے ایکبار دیکھہ لینے کو جان و دل سے زیادہ عزیز رکھتے ہین۔ روایت ہے کہ مالک بن ذعر بیان کرتا تہا کہ ہر منزل مین آپسے نئے نئے عجائب و غرائب ظاہر ہوتے تھے فرشتے آپکو سلام کیا کرتے تھے اور ابر سفید ہمیشہ آپکے سر مبارک پر سایہ گستر رہتا تھا۔ القصہ جب قافلہ مصر کے قریب دریاے نیل پر پونہچا تو مالک نے کہا کہ آپ کپڑے اوتارکے نہا ڈالیے کیونکہ راہ کے گرد و غبار سے کپڑے بھی میلے ہو رہے ہین اور جسم مبارک بھی غبار آلود ہے آپنے دریاے نیل مین غسل فرمایا اور مثل چاند کے دریا سے نہا دہوکے برآمد ہوئے پوشاک پاکیزہ بدلی اور وہان سے سوار ہوکے مصر کے دروازے پر پونہچے۔ تو اوسوقت مصریون نے ایک ندا سنی کہ کوئی کہتا ہے کہ اے مصر کے باشندون خوشخبری دیکھو۔ تمہارے ملک مین ایک ایسا غلام آیا ہے کہ جو دیکھے خوش ہو جائیگا۔ مگر کہنے والا نہ دکہائی دیا

ہر چند تلاش کی پتا نہ پایا۔ آخر وہ سمجھے کہ ہمکو کچھ وہم ہوگیا ہے۔ مالک بارہ دن مین بارہ منزلین طی کرکے مصر پونچا اوسدن عاشورا تھا اور جیسے کا روز آسمان پر گرد و غبار ایسا چڑھا ہوا تھا کہ سارے ملک پر اندھیرا چھا گیا تھا اور لوگ اوس اندھیرے سے پریشان تھے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے شہر مصر مین اپنا قدم مبارک رکھا وہ ظلمت دور ہوئی اور عالم منور ہوگیا۔ لوگون نے جب حضرت یوسف علیہ السلام کو قافلے مین دیکھا ہزار جان و دل سے شیدا ہوگئے اور آپکا شہرہ تمام ملک مین ہوا جا بجا آپکے جمال کے تعریفین ہونے لگین دور دور سے لوگون کے غول آتے تھے اور زیارت سے مشرف ہوتے تھے۔ لکھا ہے کہ اوس زمانے مین مصر کا بادشاہ ریان بن ولید علیقی تھا اور اوسکا وزیر قطفیر نام تھا مگر اوسے عزیز کہتے تھے اوسکے غلام بھی آپکا شہرہ سنکے دیکھنے کو آئے اور ہزار جان و دل سے شیفتہ ہوگئے یہ خبر اونھون نے اپنے آقا یعنے عزیز کو پونچائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی بہت تعریف کی ؎

کہ عبرانی آیا ہے ایسا غلام	خجل حسن سے جسکے ماہ تمام	نہ آنکھونسے دیکھا ہے ایسا جمال
سنا ہے نہ کانونسے ایسا کمال	پری ہے نہ غلمان ہے نہ حور ہے	سراپا مگر نور ہی نور ہے
نزاکت ہے ایسی کہ گل ہو خجل	لطافت ہے ایسی کہ مائل ہون دل	وہ چہرے کا عالم کہ عالم ہو غش
ہیک جلوہ ہے جن و آدم ہو غش	وہ قامت قیامت وہ آفت خرام	وہ صورت غضب اور تبسم وہ کلام

غرض اونھون نے اسقدر تعریف کی کہ عزیز نادیدہ عاشق زار ہوگیا۔ اور مالک کو پیام بھیجا کہ اپنے غلام کو نخاس مین لائے دوسرے دن مالک نے آپکو نہلا دھلا کپڑہ لباس سے آراستہ و پیراستہ کیا اور نخاس مین لایا اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا ؎

الٹ برقع رخسے دکھادے جھلک	کہ پر نور ہو از زمین تا فلک ✤
گیا دور یوسف نے رخ سے نقاب	کہا سب نے بیشک ہے یہ آفتاب
کھلا سر یہ مہر قیامت ہے یہ ✤	قیامت کی روشن علامت ہے یہ

ہزارون آدمی آپکے جمال مبارک کے مشتاق کہڑے تھے چہرۂ نورانی دیکھتے ہی از خود رفتہ ہوگئے اور کسی کو مجال کلام نرہی۔ لکہا ہے کہ وہان ہزار ہا مخلوق تہی اونمین بہت ایسے تھے کہ تشنہ رحیرت زدہ ہوکے رہ گئے تھے اور بہتون پر حالت غش طاری تہی اور اکثر مجنونانہ حرکتین کرنے لگے تھے۔ جب یہ سب رفتہ رفتہ ہوش مین آئے اور منادی نے ندا کی کہ کون خریدتا ہے اس غلام حبیب کو حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا یہ نہ کہو بلکہ یون ندا کرو کہ کون خریدتا ہے اس غلام مجبور وغریب کو۔ یہ سنتے ہی سب متحیر ہوئے اور دل مین شرماتے تھے اور کہتے تھے کہ یا الٰہی یہ غلام نہین یہ تو ہم سبکا سردار ہے ہم کس منہ سے اسکی خریداری کرین۔ آخرکار ہر ایک جان و دل سے اونکا خواہان ہوا اور سب یہی چاہتے تہے کہ ہمکو ملے۔ اتنے مین پہر مالک نے ندا کی کہ کون خریدا ہے

اس در بے بہا کا سہ | یہ مہر خوبی ہے میرا غلام | غلام اسکو کہنا ہے ننگ تمام
عجب بخت ہین اوسکے جو اسکو لے | بہت کم ہے قیمت اگر جان دے

یہ سنتے ہی ہر ایک اپنے اپنے حوصلے کے موافق دام دینے پر طیار ہوا۔ ایک شخص نے ایک بدرہ سونے کا جسمین ہزار اشرفیان تہین لاکے رکھدیا دوسرے نے کہا مین پچاس بدرے دیتا ہون تیسرا بولا کہ سو بدرے میرے ہوئے۔ پہر ایک نے کہا کہ مین آپکے وزن کے برابر مشک دیتا ہون دوسرا بولا مین مشک بہی آپکے برابر تول دونگا اور دوبارہ زر و جواہر برابر تول کے سب تیری نذر کردونگا۔ خلاصہ یہ کہ قیمت آپکی سونا اور چاندی اور مشک ہموزن آپکے قرار پائی تہی کہ ایک عورت بازغہ نامے آئی اور اوسنے مالک سے کہا کہ میرے پاس ایک ہزار در شہوار دو دو مثقال کے ہین اور کچھ فیروزے بدخشی ہین یہ لے اور اسکے سوا اور جواہرات یوسفؑ کے ہموزن تول دونگی مالک نے چاہا کہ آپکو اس عورت کے حوالے کرے کہ اتنے مین زلیخا نے اپنے کوٹھے سے آپکا جمال مشاہدہ کیا وہ تو پہلے ہی سے بدل مشتاق تہی اور خواب مین ہزار جان سے عاشق ہوچکی تہی

کہ اے جان تو گل ہے کس باغ کا
جو باعث ہوا ہے مرے داغ کا
تو کس چرخ کا ماہ ہے سچ بتا
کہ عالم کیا جسنے ظلمت کدہ
گہر ہے تو کس کان کا میری جان
کہ تجہ بن مین ہر دم ہون گوہر فشان
مرا دل لیا ہے بتائے پتا
کہ ہر تجکو ڈہونڈہون مین اے پری لقا
ترا نام کیا ہے کہان ہے مکان
جہان تو ہو اوس گہر مین پونہچون وہان

اسیطرح روتی تہی اور نالہائے زار کرتی تہی کہ بعد ایک سال کے پہر اوسی نوجوان رعنا کو خواب مین دیکہا اور وہ حضرت یوسف علیہ السلام تہے پہر تو نہایت بیقرار ہو گئی ۔

وہ قد دیکھتے ہی یہ پر اضطرار
اوٹھی سرو قد ہوکے بے اختیار
سر اوسکے قدم پر دہرا اور کہا
کہ اے میرے پیارے مرے دلربا
لب لعل کو اب شکر ریز کر
سخن سے دہن کو گہر ریز کر
مرا دل لیا تو نے اے جان جان
اور اپنا بتایا نہ نام و نشان
فرشتہ ہے تو یا پریزاد ہے
مگر دلربائی مین استاد ہے
لب یوسفی پہر تو گویا ہوئے
تبسم مین آکر یہ کہنے لگے
کہ مین ایک اولاد آدم سے ہون
اسی خاک اور آب عالم سے ہون
فرشتہ ہون نہین نے پریزاد ہون
نہ مین دلربائی مین استاد ہون
ولیکن ہون آئینہ حسن غیب
نہین اسمین مطلق ہے کچہ شک و ریب
ہوا ہے وہی مجہمین پر تو فگن
اوسی نور سے میرا چمکے ہے تن
اگر دعوی عاشقی ہے تجہے
تو رکہہ یاد تو دلسے ہر دم مجہے

زلیخا نے جب اپنے محبوب سے یہ جواب پایا تو اور بہی آتش عشق نے جلایا - اور نئے سر سے درد فرقت نے ستایا - پہلے سے زیادہ بے قرار اور دلفگار ہوئی اپنون اور غیرونکی نظرون مین ذلیل و خوار ہوئی بادشاہ نے ہرچند علاج کیا کچہ فائدہ پذیر نہوا آخر اوسکے پاؤن مین سونے کی زنجیر ڈالی اور مقید کیا - جب زنجیر پاؤن مین پڑی تو اور بہی زیادہ پریشان ہوئی روتی تہی اور کہتی تہی کہ مین خود قیدیون سے بدتر ہون میرے پیر مین ناحق زنجیر ڈالی - خلاصہ یہ کہ اسی بے قراری اور آہ وزاری مین اوسنے ایک سال گذارا مارے غم کے پوست و استخوان رہگئے تہے کہانا پینا حرام تہا ۔

نہ کہاتی تہی پیتی نہ سوتی تہی وہ ✤
شب و روز اس غم مین روتی تہی وہ

کہ ایک شب تڑپتے تڑپتے آنکھ لگ گئی تو پھر تیسری بار جمال یوسف علیہ السلام سے
خواب مین مشرف ہوئی بے اختیار پروانہ وار آپکے گرد پھر کے قدمون پر گر گئی اور
عرض کرنے لگی کہ بندہ میرے حال پر کرم فرمایئے اور اپنے نام و نشان سے مطلع کیجیے
آپنے فرمایا کہ شہر میرا مصر ہے اور مین وہان کا عزیز ہون - یہ سنتے ہی اوسکی جان
مین جان آئی حواس درست ہوئے خواصون کو بلایا اور کہا میرے باپ کو خبر دو
کہ میرے دفع جنون کے لیے فکر کرے مین نے آج پھر خواب دیکھا ہے اور اپنے
مطلوب کا پتا پایا ہے - خواصون نے فورًا اوسکے باپ کو خبر دی اور وہ یہ حال
سنکے بیٹی کے پاس آیا اور پوچھا کیا حال ہے اوسنے بے قراری کی کیفیت مین شرم
و لحاظ کو بالائے طاق رکھکر عرض کی کہ بابا جان میرا مقصود ملک مصر مین ہے مجھے
اجازت دیجیے کہ مین جاؤن اور اپنی مراد حاصل کرون - بادشاہ نے جواب دیا کہ
ای نور عین اگر تیرا خواب درست و راست ہے تو ضرور مصر سے تیری خواستگاری آئیگی
اور جہان تیری مرضی ہوگی وہان کا بندوبست کیا جائیگا - لیکن ایک عرصہ گذر گیا کوئی
درخواست مصر سے نہ آئی - ہان اور اکثر بادشاہون کی درخواستین آئین جو زلیخا نے
نامنظور کین - وجہ یہ تھی کہ عزیز کا اتنا مرتبہ نہ تھا کہ بادشاہون کے یہان پیغام بھیجے -
اور زلیخا اسی فکر مین تھی کہ عزیز مصر کا پیام آئے تو مین منظور کرلون جب اوسنے
دیکھا کہ مصر سے پیام آنے کی کوئی امید ظاہری نہین ہے تو اوسنے مجبور ہوکے
اپنے باپ سے کہا کہ مین سوائے عزیز مصر کے دوسرے سے ہرگز ہرگز شادی
نہ کرونگی - باپ نے اوسکی تشفی کی اور بادشاہون کے ایلچیون کو یہ جواب دیکے
رخصت کیا کہ میری دختر نیک اختر عزیز مصر سے منسوب ہوچکی ہے - اور ایک نامہ عزیز
مصر کے پاس اس مضمون کا روانہ کیا کہ ہرچند اکثر شاہان عالم کے پیام میرے یہان
آئے مین لیکن مین نے تیرے اوصاف اسقدر سنے ہین کہ کوئی مجھے اچھا نہین

معلوم ہوتا۔ عزیز نے اس امر کو اپنا فخر سمجھا اور نہایت خوشی سے منظور کیا۔ پھر بہت جلد جلد سامان شادی فراہم کر زلیخا کے ملک مین پونہچا بادشاہ کو خبر ہوئی اوسنے بھی سامان شادی کے کیے زلیخا اس حال سے آگاہ ہوتے ہی باغ باغ ہوگئی خوشی کے مارے پھولی نہ سماتی تھی۔ الغرض دو طرفہ بڑی دہوم دہام سے شاہانہ سامان ہوئے اور حسب رواج زمانہ زلیخا کا عقد عزیز مصر سے ہوگیا اور بادشاہ نے جہیز ملوکانہ یعنی زر و جواہر کے انبار اونٹون پر بار کرا دیے اور لونڈیان اور غلام اور خدام اور فوج و حشم اور سونے کے جڑاو ظروف اور جواہرات کا گہنا اور اور سب چیزین موافق دستور شاہان عظیم الشان کے دیکر اپنی بیٹی کو رخصت کیا جب مصر مین پونہچی اور عزیز کے محل خاص مین داخل ہوئی تو مکان مثل بادشاہون کے مکانات کے نہایت آراستہ و پیراستہ پایا اور دیکھا کہ ایک تخت جواہر نگار بچھا ہوا ہے اور ہر طرح کے سامان عیش و عشرت موجود ہین یہ اپنے دل مین بہت خوش و خرم بامید حصول مطلوب عزیز کے اشتیاق مین بیٹھی تھی کہ اتنے مین عزیز بھی محل مین داخل ہوا اوسے دیکھتے ہی نہایت غمگین ہوئی اور پہلے سے زیادہ بیقرار زار زار روتی تھی اور جان کہوتی تھی کہ ہاے یہ کیا ستم ہوا مین جسکے عشق مین یہان تک آئی اوسکا تو نشان بھی نہ پایا اور مفت ایک دیو کی قید مین پہنسی۔ گہربار ماں باپ کا چھٹنا اور بھی میرے حق مین ستم ہوا انھین خیالات مین زار زار روتی تھی اور آسمان کی طرف دیکھ کہتی تھی

کہ ای چرخ تونے یہ کیا کر دیا
مین آئی کہان اور تو لایا کہان
کرون اب تباکیا کدہر جاؤن مین
یہان کام مجکو پڑا دیو سے

مجھے بیوطن کرکے رسوا کیا
مین تھی جسکی دیوانی وہ یہ نہین
نہ دیکھون یہ غم کاش مر جاؤن مین
مین دہوکے مین آئی پری رو کے یہان

دکھایا کسے اور پھنسایا کہان
کہ ہر فرق ان مین اور اومین کہین
وہان اور تہا میرے مجھسے چہیتے
سو نکلا یہ بہوت الامان الامان

زلیخا بیتاب و بے قرار دیوانہ وار بخت و فلک سے شکوہ و شکایت کرتی اور اپنی تازہ

مصیبت پر افسوس کر رہی تھی کہ ناگہان ایک صدا سے غیب وسکے کان مین پہنچی

سن ای زلیخا نہ کھا پیچ و تاب
ملیگا تجھے تیرا مقصد شتاب
پھنسایا تجھے تو نکالین گے ہم
ترے سر سے اس جنکو ٹالینگے ہم
تجھے اسلیے لائے ہین ہم یہان
کہ آ یہین ہے وہ محبوب جان
نہ ہونگے تجھپر اسے دسترس
چلیگا نہ تجھپر کبھی اسکا بس
اپھنساتے تجھے گر نہ اس دام مین
تو تاخیر ہوتی ترے کام مین
زلیخا نے جسدم سنی یہ صدا
کیے سجدۂ شکر اوسنے ادا

یہ مژدۂ جان فزا سنتے ہی اوسے تسکین ہوئی صبر و شکر سے نظر بخدا کر کے بیٹھی اور گھڑیان گن گن کے گذارنے لگی کہ دیکھیے پردۂ غیب سے کیا ظاہر ہوتا ہے اور وہ محبوب دلنواز کب نظر آتا ہے۔ چونکہ عاشق صادق تھی اور قسام ازل نے اوسے حضرت یوسف علیہ السلام کے لیے خاص کیا تہا عزیز اوسکے وصل سے بہرہ مند نہو سکا۔ بلکہ جب کبھی عزیز نے قصد مواصلت کیا قدرت خدا سے اپنے تئین اس لائق نہ پایا اور کیونکر یہ امر ممکن تھا کیونکہ عزیز صرف امین تھا اور امانت بھی وہ کہ جو ایک نبی کے لیے خاص تھی پس امانت مین خیانت نکر سکا۔ اور اس باعث سے نہایت شرمندہ و نادم رہتا تھا۔ اور محبت سے پیش آتا تھا۔ برخلاف اوسکے زلیخا کو باعث غیر مطلوب ہونے عزیز کے اوس سے نفرت تھی۔ الغرض زلیخا آپکو دیکھتے ہی پہچان گئی اور حسب بیان مذکورہ بالا مالک سے لیلیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جب مالک سے رخصت ہوکے عزیز کے گھر جانے لگے تو مالک نے عرض کی کہ یا حضرت آپنے فرمایا تھا کہ مین تجھے رخصت ہوتے وقت تجھے اپنے حال سے اطلاع دونگا اب آپ رخصت ہوتے ہین اپنا وعدہ ایفا کیجیے آپنے فرمایا کہ اے مالک بیشک مین نے تجھسے کہا تھا اور اب مین اپنے حال سے تجھے اطلاع دیتا ہون مگر اس راز کو ہرگز کسی سے نہ کہنا اوسنے عرض کی بہتر۔ آپنے فرمایا مین وہی ہون جسے تمنے اپنے بچپن مین خواب مین دیکھا تھا اور معبر سے تعبیر پوچھی تھی اے مالک مین یوسف ہون حضرت یعقوب علیہ السلام کا بیٹا

یہ سنتے ہی مالک ایک آہ سرد بھر کے بیہوش ہوگیا اور تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش
وحواس بجا ہوئے تو بصد منت دست بستہ عرض کرنے لگا کہ یا حضرت میرا قصور معاف
کیجیے اور مجھسے جو بے ادبی ہوئی اوسے بخشدیجیے افسوس صد ہزار افسوس کہ مجھے
پہلے سے یہ حالات معلوم نہوئے ورنہ یہ چندروز غلامی مین بسر کرکے نعمت کو مین حاصل
کرتا اور بلکہ آپکو اپنے پاس سے ہرگز جدا نکرتا چاہے مجھے اس سے دس گنی قیمت
ملتی مگر آپ ایسے گوہر بے بہا کو ہاتھ سے ندیتا اور آپکی غلامی مین اپنی زندگی بسر کرتا
خلاصہ یہ کہ مالک کو بہی آپکی مفارقت کا سخت صدمہ ہوا اور تعجب سے پہر پوچھنے لگا
کہ آپکے بھائیون نے یہ کیا ستم کیا کہ پہلے آپکو کنوین مین ڈالا اور پہر میرے ہاتھ فروخت
کیا آپنے فرمایا اسکا تذکرہ نکرو جو ہونا تہا وہ ہوگیا اور مین نے اپنے حال سے حسب وعدہ
تمکو اطلاع دیدی اوسنے عرض کی کہ للہ میرے قصور معاف فرمایئے اور میرے حق مین
دعا کیجیے کہ اللہ تعالے مجھے فرزند صالح عطا فرمائے - آپنے اوسکے قصور معاف کیے
اور اوسکے حق مین دعا کی - لکھا ہے کہ برکت آپکی دعا کے اوسکے یہان بائیس[۲۲] لڑکے
پیدا ہوئے - مالک آپسے قدمبوس ہوکے باصد حسرت وافسوس رخصت ہوا اور
آپ عزیز کے گھر مین تشریف لائے زلیخا آپکو دروازے تک لینے گئین اور بڑے اعزاز
واکرام سے لاکر ایک تخت زرین پر بٹھایا اور خوشی سے گھر کو نہایت آراستہ اور پیراستہ
کیا اور لونڈیان خدمت کے لیے حاضر کردین - لکھا ہے کہ مالک سے جسوقت یوسف
علیہ السلام کو عزیز نے لیا تو خزانہ خالی ہوگیا تھا اور جب آپنے قدم مبارک عزیز کے
گھر مین رکھا قدرت خدا سے اوسکا خزانہ پہلے سے زیادہ پُر ہوگیا - اور وہ آپکو نہایت تعظیم
وتکریم سے رکھتا تھا - ایکدن اوسکے پاس مالک آیا اور کہنے لگا کہ جب تک یوسف علیہ السلام
میرے یہان جلوہ افروز تھے طرح طرح کے خیر وبرکات مجھے حاصل تھے اب وہ نہین رہے
اجازت دو کہ مین آپسے دعا کے لیے عرض کرون - اور مالک نے آپسے عرض کی

آپنے اوسکے لیے دعا فرمائی حق تعالے نے اوسے مال و اولاد دونون نعمتین عطا
فرمائین اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام بکتے وقت مالک سے
ناخوش ہوئے اور فرمایا کہ تو اسقدر زر و جواہر میری قیمت مین کیون لیتا ہے مین
حُر ہون کیا تو نہین جانتا کہ مین یوسف بن یعقوبؑ بن ابراہیم ہون۔ مالک نے عرض
کی کہ جب مین نے آپکو لیا تھا اوسیوقت یہ حال آپنے کیون نہ فرمایا۔ ارشاد ہوا کہ مصلحت
اوسوقت کے کہنے مین نہ تھی۔ پس مالک نے عزیز سے کہا کہ مین نے انھین بیس
درم کو لیا ہے اس سے زیادہ مین تم سے نہین لے سکتا تم صرف بیس درم مجھے دیدو
مگر شرط یہ ہے کہ انکی تعظیم و توقیر مین ذرا فرق نہ آنے پائے۔ اور مالک آپسے بصد
عاجزی کہنے لگا کہ اے نبی اللہ کے مین نے آپکے فرمانے کے موافق اسقدر زر و
جواہر کا لالچ نہ کیا اور آپکے فرمان کو ان جواہرات سے زیادہ بہتر سمجھا اب آپ میرے
حق مین دعا فرمائیے کہ اللہ تعالے مجھے مال اور اولاد صالح عطا فرمائے۔ آپ وحی کے
منتظر تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ آپ یہ دعا کیجیے یَا مَنْ یُعِزُّ وَیُذِلُّ
یَا مَنْ یَصْنَعُ وَیَرْفَعُ یَا مَنْ یُعْطِیْ وَیَمْنَعُ یَا مَنْ ھُوَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ اُرْزُقْ
ھٰذَا الشَّیْخَ اَوْلَادًا ذُکُوْرًا۔ یعنے اے وہ خدا کہ عزت دیتا ہے اور ذلت دیتا ہے
اور اے وہ کہ بناتا ہے اور بڑہاتا ہے اور اے وہ کہ دیتا ہے اور روکتا ہے بدی سے اور
اے وہ خدا کہ ہر شے پر قدرت رکھتا ہے عطا کر اپنے فضل سے اس بوڑہے کو اولاد
مرد۔ اور بعضے کہتے ہین کہ آپنے یہ دعا کی۔ کَثَّرَ اللّٰہُ لَکَ مِنَ الْمَالِ وَالْاَوْلَادِ فِیْ
غَیْرِ فِتْنَۃٍ وَنَقَلَ الْعِزَّ وَالْمَنْعَمَ اِلَیْکَ۔ پہر مالک آپسے رخصت ہو کے اپنے گہر گیا اور
اوسکی عورت حاملہ ہوئی اور اوسکے یہان دو لڑکے پیدا ہوئے۔ اور اسیطرحسے
بارہ مرتبے مین دو دو لڑکے کر کے اللہ تعالے نے اوسے چوبیس ۲۴ لڑکے عنایت
کیے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ اوسکی بارہ ۱۲ بیبیان تھین ہر ایک کے یہان ایک

ایک حمل مین دو دو لڑکے پیدا ہوئے اسطرحسے اوسے اللہ تعالےٰ نے چوبیس لڑکے عنایت کیے۔ یہ حالات کرامت آیات اور معجزات مشاہدہ کرکے عزیز نے کہا وَقَالَ الَّذِي اشْتَرٰىهُ مِنْ مِّصْرَ لِامْرَاَتِهٖٓ اَكْرِمِيْ مَثْوٰىهُ عَسٰٓى اَنْ يَّنْفَعَنَآ اَوْ نَتَّخِذَهٗ وَلَدًا ط اور کہا اوس شخص نے کہ مول لیا تھا جسنے یوسف کو یعنے عزیز نے کہ مصر کا رہنے والا تھا اپنی عورت زلیخا سے کہ بڑی آبرو سے رکھ اسکو شاید کہ نفع دے ہمکو یا بنائین ہم اسکو فرزند یعنے عزیز مصر نے آپکو ہوشیار اور عقلمند دیکھکر فرزندون کی طرح رکھا کہ ہمارے کاروبار مین ہمارا نائب ہوگا۔ اور اس خیال سے آپکی زیادہ توقیر کی کہ لاولد ہین فرزند بنائین گے۔ اور اپنی بی بی سے آپ کی تعظیم اور توقیر کرنے کی تاکید کی۔ اور کہا اسے نہایت آرام سے بہت اچھے مکان مین رکھ زلیخا نے آپکو اپنے سب مکانون مین سے ایک بہت عمدہ مکان رہنے کو دیا اور نہایت تعظیم وتکریم سے پیش آتی تھی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ عزیز نے خواب مین دیکھا کہ کوئی اوس سے کہتا ہے زلیخا سے یوسف کو ہرگز جدا نکرنا اسوجہ سے اوسنے اپنی بیوی سے تاکید کی اور با آبرو وتوقیر رکھنے کو کہا اور یہ بھی مروی ہے کہ زلیخا نے عزیز سے بیان کیا کہ مین تمہارہتی ہون اوسنے کہا تم حضرت یوسف کو اپنے پاس رکھو مگر آپکے اعزاز واکرام سے غافل نہونا۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ عزیز نے حضرت یوسف علیہ السلام کے خصائل حمیدہ اور اوصاف پسندیدہ دیکھکے زلیخا سے کہا کہ یہ نہایت بزرگ مرتبہ اور متقی شخص ہے اسکی خدمت اور خاطرداری کا تم خود خیال کرو خدام پر نہ چھوڑو۔ اور ایک تفسیر مین ہے کہ عزیز نے زلیخا سے کہا کہ یہ شخص نہایت درجہ بزرگ مرتبہ اور خاصان خدا سے ہے اسکی خدمت اور عظمت مین تا امکان کوشش کرو تاکہ خدا ہمپر رحم کرے۔ روایت ہے کہ زلیخا آپ پر ہردم اس طرح نثار رہتی تھین جیسے شمع پر پروانے۔ یا آپ اوسکے نزدیک مثل قبلے کے تھے

اور وہ مثل مرغ قبلہ نما کے ہر لحظہ اور ہر ساعت آپکے رخ انور کے سامنے رہتی تھی اور نہایت مطیع و فرمانبردار تھی ایک دن آپکو اپنے عبادت خانے مین لے گئی اور بتونکی تعظیم وتکریم کرکے اونکو سجدہ کیا اور حضرت یوسفؑ سے کہنے لگی کہ قسم ہے مجھے ان بتون کی عبادت کی کہ آپسا مونس و مہربان ہمکو کوئی نہ ملیگا۔ یہ کہتے ہی اوسکا بت جو سونے کا تھا زمین پر گر پڑا اور ٹکڑے ٹکڑے ہوگیا۔ زلیخا کو اس بات سے سخت حیرت ہوئی اور حضرت یوسفؑ سے کہنے لگی اسکا کیا باعث کہ میرا یہ بت بے سبب گرکے پاش پاش ہوگیا۔ آپنے فرمایا کہ تونے اسے سجدہ کیا تھا اسلیے میرے ربنے اسے پٹک دیا۔ اوسنے پوچھا آپکا کون رب ہے اوسکی تعریف سے مجھے بھی مطلع کیجیے آپنے فرمایا کہ میرا رب وہ ہے جسنے زمین وآسمان پیدا کیے اور جن و ملک اور انسان وحیوان اور تمام مخلوقات اور مجھے اور تجھے بنایا اور وہی سب کو پالتا اور روزی دیتا ہے زلیخانے کہا کیا آپکے ربنے مجھے سجدہ کرتے ہوئے دیکھ لیا۔ اور وہ یہان نہین ہے۔ آپنے فرمایا اوس سے کوئی شی پوشیدہ نہین وہ چھپا اور ظاہر اور دلون کے خیالات تک سے واقف ہے اور اوسے کوئی نہین دیکھ سکتا۔ یہ کلام سنکے زلیخانے کہا کہ آپکا خدا بہت اچھا ہے جسنے آپکو ایسا اچھا خوبصورت بنایا اگر میرا یہ بت نہ ہوتا تو مین بیشک آپکے خدا کو پوجتی۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے قصد فرمایا کہ وہان سے اوٹھ جائین زلیخانے آپکو بہت روکا اور عرض کی کہ ای یوسفؑ اگر مجھسے عزیز پوچھیگا کہ اس بت کو کیا ہوا تو مین کیا جواب دونگی۔ آپ اپنے خدا سے کہ کے اوسے ویسا ہی کردیجیے جیسا کہ پہلے تھا آپنے دعا فرمائی قدرت خدا سے اوسکے ٹکڑے سب ایک دوسرے سے مل گئے اور وہ جیسا پہلے تھا ویسا ہی ہوگیا۔ زلیخانے کہا کہ مین سمجھی تھی مجھی کو آپکی الفت زیادہ ہے اب معلوم ہوا کہ آپکا خدا جسنے زمین وآسمان بنایا وہ سب سے زیادہ آپکی محبت رکھتا ہے اور آپکو سب پر

اونے اختیار دے دیا ہے - خلاصہ یہ کہ زلیخا اور عزیز دونون آپکو اپنا جانون
سے زیادہ چاہتے تھے اور کوئی بات تعظیم و تکریم محبت مروت خاطر تواضع مین ہرگز
فروگذاشت نہ کرتے تھے - اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ صرف ان دونون ہی کے دل مین
حضرت یوسف علیہ السلام کی محبت نہ تھی بلکہ وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي
الْأَرْضِ اور اسی طرح جگہ دی ہمنے یوسف کو اوس ملک مین - یعنے یوسف
علیہ السلام کو تمام ملک پر قدرت دی کہ جو چاہین تصرف کرین اور تمام ملک کے
باشندون کے دلون مین آپکی جگہ کر دی اور سکو آپکا مطیع و فرمانبردار بنا دیا —
وَلِنُعَلِّمَهُ مِنْ تَأْوِيلِ الْأَحَادِيثِ اور اسواسطے کہ ہم اوسکو سکھا دین
تعبیر خوابون کی یا کتب آسمانی کے معنے - اور بعض نے بیان کیا ہے کہ تاویل احادیث
سے مختلف زبانین مراد ہین - اور اوسوقت مین ستّر زبانین بولی جاتی تھین وہ
سب حضرت یوسف علیہ السلام جانتے تھے اور ہر زبان مین بخوبی کلام فرماتے
تھے اور اللہ تعالے نے اونکو یہ علوم اپنی قدرت سے عطا کیے تھے وَاللّٰهُ غَالِبٌ عَلٰی
أَمْرِهٖ اور اللہ غالب ہے اپنے کام پر یعنے کوئی اوسکے حکم کو نہین ٹال سکتا وہ
جو چاہتا ہے کرتا ہے - حضرت یوسف کے بھائیون نے اونکو کنوئین مین ڈالا تکلیف
دی ہر طور سے ستایا ناقص دامون پر بیچا اور ہر طرح سے تباہی چاہی مگر اللہ تعالے
نے حضرت یوسف علیہ السلام کو عزت اور بادشاہی دی اور دشمنون کے بگاڑے
کچھ نہ بگڑا جو اللہ کا ارادہ تھا وہ پورا ہوا - وَلٰكِنَّ أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ○
اور لیکن اکثر لوگ نہین جانتے - یعنے نہین سمجھتے کہ جملہ امور خداے تعالے کے
ارادے اور اوسکی مشیت پر موقوف ہین - مراد اون لوگون سے اہل مکہ ہین اور
وہ یہود جنہون نے اہل مکہ کو سکھایا تھا کہ تم حضرت محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
سے حضرت یوسف علیہ السلام کا قصہ پوچھو اور اونہون نے آپسے یہ قصہ دریافت

کیا اور یہ نہ سمجھے کہ اللہ تعالے ہر شی اور ہر کام پر غالب ہے وہ چاہیگا تو آپ پر سب ظاہر ہو جائیگا
ایک روایت مین ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام شب و روز اوسی محل مین جلوہ افروز
رہتے تھے جو زلیخا نے آپکے رہنے کے لیے مقرر کیا تھا اور زلیخا بھی ہر ساعت و ہر لحظہ
آپکے سامنے رہتی تھین۔ اور آپ مثل زاہدون اور عابدون کے شب و روز یاد خدا
کیا کرتے تھے ایک دن آپ عبادت مین مشغول تھے کہ غم فراق نے جوش مارا اور
والد ماجد کا خیال دلمین آگیا قدرت خدا سے اوسیوقت ایک شخص سوار زبان عبرانی مین
صحف ابراہیم علیہ السلام پڑہتا ہوا ادہر آ نکلا اور اوسکی آواز آپکے کان تک پہونچی سنتے
ہی بے قرار ہوگئے اور بعجلت تمام اوسکے پاس تشریف لے گئے اوس سے فرمایا
کہ اے دوست کہان سے آنا ہوا اور کہان کا ارادہ ہے اوسنے عرض کی کہ کنعان سے
آیا ہون اور تجارت کو جاتا ہون کنعان کا نام سنتے ہی فراق پدر نے ایسا رنجیدہ کیا کہ
آنکھون سے آنسو ٹپکنے لگے اور فرمایا کہ اے کنعان کے رہنے والے تم کنعان سے
کب آئے اور پیغمبر یعقوب علیہ السلام کی بھی کچھہ خبر تمہین معلوم ہے اوسنے عرض کی
کہ کنعان چھوڑے ہوئے مجھے ایک مہینا ہوگیا۔ اور میرے پیغمبر کی کیفیت کچھہ نہ پوچھیے
کیونکہ اونکا حال بیان کے قابل نہین ہے اور اونکو وہ رنج و غم ہے جسکے سننے سے
کلیجہ شق ہوتا ہے اونکا ایک فرزند جس سے وہ کمال محبت رکھتے تھے گم ہوگیا اور اوسکے
بھائیون نے بیان کیا کہ اوسے بھیڑیا لے گیا جب سے یہ خبر سنی ہے شب و روز بیقرار
رہتے ہین سوائے رنج و غم اور گریہ و زاری کے کوئی کام نہین کھانا پینا سونا راحت آرام
سب بالائے طاق ہے۔ آپنے فرمایا اے کنعانی صاف بیان کر وہ رہتے کہان ہین
اوسنے بیان کیا کہ خلقت سے علیحدہ ایک گھر بنایا ہے اوسکا نام بیت الاحزان رکھا ہے
وہی اونکا عبادت خانہ ہے۔ اور اوسی مین رہتے ہین۔ کثرت گریہ و زاری سے یہ حال
ہے کہ پلکین تک جھڑ گئین اور آنکھون کے پپوٹون مین زخم پڑ گئے ہین۔ صبح کو جب

اوس عبادت خانے سے باہر آتے ہین تو اسقدر نوحہ فرماتے ہین کہ دیکھنے اور سننے والے
اونکے غم و رنج پر افسوس کرتے اور آنسو بہاتے ہین۔ حضرت یوسف علیہ السلام اپنے
والد ماجد کا یہ حال سنتے ہی بیہوش ہو کے گر پڑے۔ تاجر آپکا یہ حال دیکھ کے خائف
ہوا اور جلد تر اپنے اونٹ پر سوار ہو وہان سے راہی ہوا۔ آپکو جب غشی سے افاقہ ہوا
اور حواس درست ہوئے تو اوس ناقہ سوار کو نہ دیکھا اور بھی زیادہ بیقرار ہوئے اور غم
و رنج ہوا۔ زلیخا نے آپکو بلوایا اور تشفی کی۔ لکھا ہے کہ جب وہ سوار ملک کنعان مین پہنچا
تو اوسنے خیال کیا کہ بیشک وہ شخص جو مجھے مصر مین ملا تھا حضرت یعقوب علیہ السلام کی
اولاد سے ہے اوسکا حال آپ سے ضرور عرض کرنا چاہیے یہ ارادہ کرکے وہ آپکے عبادتخانے
کے دروازے پر آیا اور عرض کرنے لگا یا حضرت اس خادم کا سلام قبول کیجیے اور تھوڑی
دیر کے لیے حجرے سے باہر تشریف لائیے ایک خبر لایا ہون وہ سن جائیے۔ آپنے
فرمایا ذرا توقف کر وقت عبادت قریب ہے مین اپنے پروردگار کی عبادت سے فارغ
ہون تو آؤن اور کچھ دیر بعد عبادت سے فراغت کرکے آپ باہر تشریف لائے اور
سوار نے جو حالات آپکے فرزند یوسف علیہ السلام کے سُنے تھے وہ سب بیان کیے
اور کہا کہ مین بھی ایک روز اوسطرف جاتا تھا اوس جوان رعنا نے آپکا حال مجھسے پوچھا
اور جب مین نے بیان کیا تو سنتے ہی بیہوش ہو گیا پھر مین وہان سے چلا آیا۔ حضرت
یعقوب علیہ السلام نے یہ حالات سُنکے فرمایا کہ وہ میرا فرزند ہے جسپر یہ مصیبتین گذرتی
اور شاد نہو۔ مگر آپکا غم تازہ ہوگیا اور نہایت بیقرار ہوئے۔ پھر اوس سوار تاجر نے حضرت
یوسف علیہ السلام کے چہرۂ مبارک کے نشانات بیان کیے آپنے فرمایا کہ تو نے اوسکا
نام پوچھا تھا اوسنے عرض کی کہ اوس جوان نے اپنا نام یوسفؑ اور اپنے باپ کا نام
یعقوبؑ بتایا تھا۔ پس حضرت یعقوب علیہ السلام کو یقین کامل ہوگیا کہ وہ حضرت یوسفؑ
ہی تھے اور جوش غم سے بیہوش ہوگئے۔ جب غشی سے افاقہ ہوا فرمایا اے تاجر

تو نے یوسف کو اپنی آنکھ سے دیکھا۔ اوسنے عرض کی کہ بیشک مصر مین زلیخا کے مکان کے پاس مجھسے ملاقات ہوئی پھر حضرت یعقوب نے اوسے گلے سے لگایا اور اوسکی آنکھون کو بوسہ دیکے فرمایا کہ بیشک تو نے یوسف کو دیکھا کیونکہ تجھمین سے یوسف کی بو آتی ہے اور بیقرار ہو کے کہا کہ ایکبار پھر وہی حال بیان کر۔ اوسنے تعمیل فرمان کی آپنے اوسے دعاے خیر دے کے رخصت کیا۔ برادران یوسف یہ کیفیت سُن کے دلمین پشیمان ہوئے اور بظاہر باپ کو جھٹلایا اور ملامت کرتے ہوئے بیت الاحزان مین لے گئے۔ الغرض حضرت یوسف علیہ السلام وہان عرصے تک رہے اور بڑے ہوئے

وَلَمَّا بَلَغَ أَشُدَّهُ آتَيْنَاهُ حُكْمًا وَعِلْمًا اور جب پونہچے قوت اور جوانی کو یعنے اٹھارہ یا بیس برس کے ہوئے تو اللہ تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ دیا ہمنے اونکو حکم اور علم۔ مراد حکم سے نبوت اور شاہی ہے اور علم سے علم کتاب آلہی اور عقل و دانش اور فرماتا ہے خداوند عالم وَكَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ○ اور ایسا ہی بدلا دیتے ہین ہم نیکی والون کو۔ مراد محسنین سے مومنین ہین۔ اور بعض روایت مین ہے کہ مراد محسنین سے انبیا علیہم السلام ہین یعنے حق تعالے ارشاد فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب مین اپنے بھیجے ہوئے نبیون کو اچھا بدلا دیتا ہون جیسا احسان مین نے اور نبیون کے ساتھ کیا اور اون کو سخت مشکلون اور مصیبتون سے بچایا اوس سے زیادہ مین آپکے ساتھ احسان کرونگا۔ لکھا ہے کہ زلیخا کا عشق دن دونا رات چوگنا ہوتا جاتا تھا اور وہ ہر طور سے عمدہ عمدہ لباس آپکو پہنا آراستہ و پیراستہ کر کے دیکھتی اور اپنا دل خوش کرتی تھی رفتہ رفتہ آتش عشق بھڑک اوٹھی اور زلیخا بیقرار ہو کے مقصد دل کی طلب مین آپسے رمز و کنایے کرنے لگی۔ اور آپ اوس سے بچتے اور پرہیز کرتے تھے اور اس پرہیز سے وہ اور زیادہ دیوانی ہوئی جاتی تھین۔ خلاصہ یہ کہ زلیخا نے بخیال حصول مقصد دل عزیز سے اجازت لیکے ایک گھر ایسا بنایا کہ اوسمین سات قبے تھے اور ہر قبے کے

چار ستون اور وہ قبے طرح بطرح کے تھے کوئی سونے کا کوئی عقیق اور زمرد کا کوئی فیروزے
کا کوئی یاقوت کا - اور اونکے ستون منقش اور منبت تھے طرح طرح کے گل بوٹے اور
خوشنما پرندون اور اور جانورونکی تصویرین زر وجواہر سے بنی ہوئی اون ستونون اور
قبے کی در و دیوار مین کندہ کر کے نصب کرائی تہین اور اونکی چھتین خالص سونے کی
تھین اور ہر قبے مین ایک تخت جواہر نگار فرش و فروش سے آراستہ کر کے رکھا ہوا تھا
اور سونے اور جواہرات کی بنی ہوئی لونڈیان خوبصورت وخوشنما ہر قبے مین کہڑی
تھین کسی کے ہاتھ مین طشت زمردین اور کسی کے ہاتھ مین آفتابہ بلورین اور اون
قبون کے دروازے ہاتھی دانت وغیرہ کے تھے اور ساتوان قبہ بلور کا تھا نہایت ہی
روشن صاف اور ان مکان کی محرابون مین جابجا حضرت یوسف اور زلیخا کی تصویرین
آویزان تہین - مصورنے وہ تصویرین اسطور سے کھینچین تھین کہ گویا دونون نہایت
الفت سے گلے مین ہاتھ ڈالے کہڑے ہین - جب یہ مکان جسے ہفت خانہ کہتے تھے
طیار ہو کے تمام سامان عیش سے آراستہ و پیراستہ ہو چکا تو زلیخانے اوسدن نہایت
خوشی کی اور اپنے تئین زیور و لباس بیش قیمت سے ایسا آراستہ و پیراستہ کیا کہ تمام
عمر اسقدر آرایش اوسنے نہ کی تہی حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال مشاہدہ فرماکے ڈرے
اور خدا تعالے سے دعا کرنے لگے کہ اے رب میرے مجھے بچا - پہر زلیخا نے
با خدم وحشم اوس مکان مین قدم رکھا اور سب لونڈیون کو وہان سے رخصت کر کے
صرف اپنی خاص دایہ کو طلب کیا اور اوس سے کہا کہ یوسف کو لے آ وہ جناب یوسف
علیہ السلام کو لے کے چلی جب آپ وہان پونہچے تو زلیخا نے بکمال الفت سے آپکو ساتھ
لیا اور سب مکان دکھاتی ہوئی ساتوین قبے مین پونہچی اور لونڈیون کو ممانعت کردی
کہ کوئی یہان نہ آوے - اوس خلوتخانے مین پہونچکے حضرت یوسف علیہ السلام سے طالب
وصال ہوئی جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَرَاوَدَتْهُ الَّتِي هُوَ فِي بَيْتِهَا

عَنْ نَفْسِهٖ - اور پھسلایا اوسکو عورت نے جسکے گھر مین تھا اپنا جی تھامنے سے - یعنے
زلیخا نے بسرمی آشتی بصد منت آپسے طلب وصل کی اور پہلے ہی سے آپکو سامان مواصلت
یعنے تصویرین وغیرہ دکھاکے برانگیختہ کرنا چاہا - حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اللہ
مجھے اس فعل سے بچائے وَغَلَّقَتِ الْاَبْوَابَ وَقَالَتْ هَيْتَ لَكَ ؕ اور بند کیے
دروازے اور کہنے لگی جلدی کرو یعنے زلیخا نے اوس مکان کے دروازے سب بند کرا دیے
اور کہا جلدی کیجیے مین نے اپنے نفس کا آپکو اختیار دے دیا آپنے جب یہ حالات
اضطراری مشاہدہ کیے تو فرمایا قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اِنَّهٗ رَبِّيْٓ اَحْسَنَ مَثْوَايَ ؕ
یعنے کہا آپنے خدا کی پناہ وہ عزیز مالک ہے میرا اچھی طرح رکھا اوسنے مجھکو اور منزل
قرب و اختصاص عنایت کی - یا یہ کہ عزیز بڑا ہے اور سردار ہے اوسنے مجھے بہت آرام
سے رکھا اور نیک سمجھ کے تیرے پاس رہنے کی اجازت دی پھر مین کیونکر اوسکا احسان
اور حق نعمت بھولکر اوسکی امانت مین قصد خیانت کرون - اِنَّهٗ لَا يُفْلِحُ الظّٰلِمُوْنَ ○
تحقیق نہین فلاح پاتے ظالم کہ حق نہین پہچانتے اور نیکی کے بدلے بدی کرتے ہین
زلیخا نے آپکے فرمانے پر کچھہ توجہ نہ کی اور کہنے لگی ای یوسف تیرے جمال نے مجھے
نیم بسمل کر دیا ہے اور مدت سے تیرے وصال کی طالب ہون تو کیون اسقدر مجھسے
کنارہ کش ہوکے میرے دل کو تڑپاتا ہے دیکھ وقت ہاتھ سے جاتا ہے - ~

ای جان صدقے اس ترے حسن و جمال کے
ارمان بھرے ہین دلمین ہزارون وصال کے

پھر کہنے لگی یوسف مجھے تجھسے بڑی الفت ہے - آپنے فرمایا میرا باپ تجھسے زیادہ مجھے چاہتا ہے
عرض کی آپکے بال کیا اچھے ہین - فرمایا سب سے پہلے یہی خاک سیاہ ہون گے
کہا تیرے عشق نے مجھے جلا کے خاک کر دیا - فرمایا آتش دوزخ سے ڈر - کہا مجھے تیرا قد
بہت محبوب ہے - فرمایا جو خدا نے بنایا وہ ہے - غرض کہ اوسنے آپکو ہر طرح پھسلایا اور آپنے
اوسکا کہنا نہ مانا تو کہنے لگی تو کس لیے ڈرتا ہے اگر شرم زیادہ ہے تو مین سب پردے

ابھی ڈالے دیتی ہون - فرمایا خدا کے نزدیک سب ظاہر ہے لاکھ پردے ڈالو تو کیا ہوتا
ہے - کہا اگر تجھے عزیز کا ڈر ہے تو مین اوسے زہر ہلاہل دے کے ہلاک کر سکتی ہون
فرمایا یہ اور بھی زیادہ گناہ ہے کہ مجھے خون مین شریک کرتی ہے - جب زلیخا نے دیکھا
کہ منت و خوشامد سے کام نہین چلتا تو ڈرانے لگی اور کہا اگر تو میرا کہنا نہ مانیگا تو مین تجھے سخت
تکلیفین دونگی اور رسوا کرونگی - آپنے فرمایا خدا میرا مددگار ہے مجھے بچا لیگا - جب زلیخانے
آپکو کسی طرح راضی نہ دیکھا تو کہا اس مکان کے اندر سے پانی لے آ - قصد یہ تھا کہ آپ اندر
جائین تو بیساختہ ہو کے حصول مقصد کے لیے لپٹ جائے لیکن آپنے یہ بھی نہ کیا -
پھر زلیخانے آپسے ایک کمرے کی تعریف کی اور کہا جاؤ اوسے دیکھ آؤ قابل دیکھنے کے ہے
آپنے خیال کیا کہ چلو کچھ دیر کو تو اس سے نجات ہو اور آپ اوس مکان مین داخل
ہوئے زلیخا بھی آپکے پیچھے پہونچی اور کہنے لگی کہ اب تو مجھسے بچکے کہان جاتا ہے میرے
آگے آ اب مین تجھے نہ چھوڑونگی - اوسوقت آپنے خدا سے پناہ مانگی اور رونے لگے
شیطان نے یہ حال دیکھکے بڑی خوشی کی اور کہا کہ حسن دو طرفہ اور جوش قوت اور تمام
اسباب فعل لغو کے موجود ہین عنقریب یوسف مبتلا ہوا چاہتا ہے اتنے مین جبرئیل علیہ
السلام آئے اور فرمایا کہ سب سامان موجود ہونے سے کیا ہو سکتا ہے اللہ تعالےٰ
اپنے صدیق کا محافظ موجود ہے اور شیطان یہ بات سُنکے بھاگا - زلیخا نے آپکے آنسو
پونچھے اور کہنے لگی مین نے تجھے آزاد کیا - آپنے فرمایا مجھے آتش دوزخ سے آزادی
درکار ہے - غرض زلیخا نے پہلے منت سے راضی کرنا چاہا پھر ڈرایا ہزارون حیلے بہانے
کیے جنکا بیان اس مختصر کتاب مین محال ہے مگر کسی صورت سے مطلب برآری نہ دیکھی
تو ناچار ہو کر لپٹنے کا ارادہ کیا - جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَلَقَدْ هَمَّتْ
بِهٖ وَهَمَّ بِهَا لَوْلَآ اَنْ رَّاٰ بُرْهَانَ رَبِّهٖ اور البتہ عورت نے فکر کی اوسکی اور
اوسنے فکر کی عورت کی اور اگر یہ نہوتا کہ دیکھتا یوسف دلیل اپنے پروردگار کی تو ہوتا

جو ہوتا - یعنے زلیخا نے یوسف علیہ السلام سے مخالطت کا ارادہ کیا اور حضرت یوسفؑ
نے اوسکو دور کرنا چاہا اور اپنے پروردگار کی دلیل دیکھ کے بچگئے ورنہ اوس سے بچنا مشکل تہا
بہ بان مین اختلاف ہے - بعض کہتے ہین کہ آپنے یعقوب علیہ السلام کو دیکھا کہ دانتون
مین اونگلی دبائے کہڑے ہین اور کہتے ہین اے یوسفؑ تو صدیقین سے ہے کیا کرتا ہے
اور بعض کہتے ہین کہ لمعۂ نبوت یوسفی تہا جو اوسوقت حائل ہوگیا اور آپکو اس فعل بد سے
روکا - بعض کا بیان ہے کہ چہت پر لکہا دیکہا لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا - بعض نے لکہا ہے
کہ جب اوس دیوار پر نظر کی جو آپکے قریب تہی تو اوسپر منقوش تہا کہ لَا تَقْرَبُوا الزِّنَا
پہر دوسری دیوار پر نظر کی تو یہ مکتوب دیکہا کہ وَ اِنَّا عَلَیْكَ لَحٰفِظِیْنَ - جب تیسری
طرف دیکہا تو یہ سطر پایا کہ وَ اتَّقُوْا یَوْمًا تُرْجَعُوْنَ فِیْهِ اِلَى اللّٰهِ - اور چوتہی طرف
نظر کی تو یہ لکہا پایا یَعْلَمُ خَآئِنَةَ الْاَعْیُنِ وَمَا تُخْفِی الصُّدُوْرُ - اور بعضون نے
بیان کیا کہ یہ تحریر دیکہی اِنَّنِیْ مَعَكُمَا اَسْمَعُ وَ اَرٰى - اور بعض کہتے ہین کہ صورت
یعقوبؑ باشکل عزیز نظر آئی کہ اشارہ بہاگنے کا کرتے تہے - اور ایک روایت مین ہے
کہ زلیخا نے جب یہ ارادہ کیا تو اوس مکان مین ایک بت تہا اوسکے سامنے پردہ ڈالدیا
حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ دیکھ کے زلیخا سے کہا کہ تو حیا کرتی ہے اوس پتہر سے
جو نہ دیکہتا ہے نہ سنتا ہے نہ کہاتا ہے نہ پیتا ہے نہ کسی کام کی طاقت رکہتا ہے پہر
مین کیونکر اپنے پروردگار سے حیا نکرون جو ظاہر و باطن سب دیکہتا جانتا ہے اور اس
بات سے آپ متنبہ ہوئے اور زلیخا کو دفع کرنا چاہا - بعض روایت مین ہے کہ آپنے
یعقوب علیہ السلام کی آواز سنی کہ فرماتے تہے اِسْمُكَ مَكْتُوْبٌ فِی الْاَنْبِیَآءِ وَ
اَنْتَ تَعْمَلُ عَمَلَ السُّفَهَآءِ - بعضے مفسرین نے لکہا ہے کہ ایک شخص نظر آیا اور
اوسنے کہا کہ اے یوسفؑ اگر ایسا کام کریگا تو نبوت کے مرتبے سے گر جائیگا - اور بعض
کا بیان ہے کہ ایک حور ایسی نظر پڑی کہ آپ زلیخا کو بہول گئے اور اوس سے آپنے

پوچھا تو تمکے لیے ہے اونے جواب دیا مین اوسکے لیے ہون جو زنا نکرے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ ایک پرندہ نمودار ہوا اور اونے یوسف کے کان مین کہا کہ زلیخا آخر تیرے ہی لیے ہے مگر ابھی کچھ دن صبر کر۔ اور بعض نے بیان کیا ہے کہ آپکو وہ کنوان نظر آیا جسمین آپ قید تھے اور کہنے والے نے آواز دی کہ اے یوسف کیا اس کنوین کو بھول گئے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ شیطان نے ایک ہاتھ حضرت یوسف کے پہلو پر رکھا اور ایک ہاتھ زلیخا کے پہلو پر رکھ کے آمادہ کرنا چاہا اور زلیخا جو پہلے ہی سے طالب تھی اونے کثرت آہ وزاری اور گریۂ و اشکباری سے آپ کا دل نرم کردیا اور آپکے بھی اوسوقت آپنے اوسکی گریۂ وزاری پر خیال کرکے دلمین کچھ قصد کیا تھا کہ ایک فرشتہ چلایا اور کہا کہ آسمانون پر تیرا نام انبیا و صدیقین مین لکھا ہے اور زمین پر تو ایسے فعل قبیح کا مرتکب ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ متنبہ ہوئے اور اوس فعل قبیح سے بچگئے۔ اور ایک روایت یہ بھی ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اس مکان مین داخل ہوتے وقت اپنے کمربند مین بنظر احتیاط سات گرہین لگائین تھین اور زلیخا نے جب آپکو آمادہ کیا تو آپنے وہ گرہین کھولنا شروع کین جب گرہ کھولتے تھے غیب سے منع کرنے والے طرح طرح سے منع کرتے تھے۔ جب ساتوین گرہ آپ کھولنے لگے تو ایک فرشتہ بشکل حضرت یعقوب علیہ السلام آیا اور اونے آپکے سینے پر مارا کہ رشتۂ شہوت سے نکل گئے اور اسی سبب سے آپکے گیارہ فرزند ہوئے اور بارہ ہوئے جیسے یعقوب علیہ السلام کے ہوئے تھے خلاصہ یہ کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے آپکو بچالیا جیسا کہ خداے تعالے فرماتا ہی

كَذٰلِكَ لِنَصْرِفَ عَنْهُ السُّوْٓءَ وَالْفَحْشَآءَ ۭ اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُخْلَصِيْنَ

اسی طرح کیا ہمنے تاکہ پھیر دین ہم اوس سے برائی اور بے حیائی کہ زنا ہے بیشک وہ ہے ہمارے چُنے ہوئے بندون مین سے۔ یعنے یوسف علیہ السلام اللہ تعالے کے

خالص بندون مین سے تھے آخر وہ صاف نکل گئے اور اس بلا سے بچے۔ جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے وَاسْتَبَقَا الْبَابَ اور دوڑے دونون دروازے کیطرف یعنے حضرت یوسف علیہ السلام اس گناہ سے بچنے کی جب کوئی تدبیر نہ دیکھی تو زلیخا سے ناراض ہو دروازے کی طرف دوڑے اور زلیخا بھی جلد تر آپکے پکڑنے کے واسطے پیچھے پیچھے دوڑی دروازے سب مقفل تھے مگر قدرت خدا سے جس قفل پر آپ ہاتھ رکھتے تھے وہ کھل جاتا تھا یہانتک کہ ساتوین دروازے پر پونہچے اور زلیخا بھی دوڑتی ہوئی وہان تک پہونچگئی اور زلیخا نے آپکے کرتے کا دامن پیچھے سے پکڑا اور کھینچا مگر آپ زور کرکے نکل گئے وَقَدَّتْ قَمِيصَهُ مِنْ دُبُرٍ اور پھاڑا زلیخا نے کھینچکر کرتا یوسف علیہ السلام کا پیچھے سے مگر آپ کو نہ پایا۔ اور کچھہ بس نہ چل سکا

گئے جب کہ اوس در سے یوسف نکل ❊ زلیخا کھڑی رہ گئی ہاتھ مل ❊
تڑپنے لگی بے قراری کے ساتھ ❊ زبان پر تھا جاری یہ زاری کے ساتھ
کہ ہے ہے مرا طایر مدعا ❊ مرے دام مین پھنس کے جاتا رہا

وَأَلْفَيَا سَيِّدَهَا لَدَا الْبَابِ اور پایا اون دونون نے شوہر زلیخا یعنے عزیز کو قریب دروازے کے۔ یعنے جب یہ دونون دوڑتے ہوئے دروازے تک پونہچے اور حضرت یوسف علیہ السلام باہر نکل گئے تو اوسوقت عزیز دروازے پر کھڑا ہوا تھا ان دونون کو پریشان دیکھکے سمجھا کہ شاید انپر کوئی سانحہ ایسا گذرا ہے کہ یہ دونون خائف ہوکے دروازے تک پونہچے ہین۔ وہ اس حال کو پوچھنے بھی نہ پایا تھا کہ زلیخا نے اپنی بریت کے خیال سے پہلے ہی سے شور مچایا قَالَتْ مَا جَزَاءُ مَنْ أَرَادَ بِأَهْلِكَ سُوءًا إِلَّا أَنْ يُسْجَنَ أَوْ عَذَابٌ أَلِيمٌ ۝ کہنے لگی کیا سزا ہے اوس شخص کی جو ارادہ کرے تیری گھروالی کے ساتھہ برائی کا مگر یہ کہ قید کیا جائے یا عذاب سخت دیا جائے۔ اس کہنے سے اوسکی یہ غرض تھی کہ آپ الزام سے بچ جاوے اور

یوسف علیہ السلام کو خطاوار ٹہیرائے تاکہ مورد عذاب وعقاب کیے جائین اور خود اپنے
شوہر اور لوگون کی نگاہ مین بے قصور اور پارسا بنی رہے۔ مگر حضرت یوسف علیہ السلام
نے اوسکی ہوشیاری اور چالاکی مشاہدہ کرکے عزیز سے صاف بیان فرمادیا۔ قَالَ
هِيَ رَاوَدَتْنِي عَنْ نَفْسِي کہا اسی نے خواہش کی تھی مجھسے کہ نہ تھا سون اپنا جی
یعنے اسی زلیخا نے مجھے مبتلا کرنا چاہا تھا مگر مین نے نہ مانا اور وہان سے بھاگا عزیز
نے کہا کہ مین تیرے کہنے کا کیونکر یقین کرون کیونکہ ہر مدعی اپنے کام کے لیے اپنے
موافق بات کہتا ہے۔ پھر عزیز نے زلیخا سے پوچھا کہ تیرے دعوے پر بھی کوئی گواہ
ہے جو تیری گواہی دے کیونکہ بغیر گواہ کے قاضی بھی فیصلہ نہین کرتا ہے۔ زلیخا نے
جواب دیا کہ مین گواہ وشاہد کہان سے لاؤن کیونکہ سوا میرے اور اس جوان کے اس
جگہ دوسرا کوئی نہین تھا۔ پھر عزیز حضرت یوسف علیہ السلام کی طرف متوجہ ہوا اور غصے
سے کہنے لگا کہ مین نے تیرے ساتھ بھلائی کی تھی اوسکا بدلا تونے خوب دیا۔ تجھے
شرم بھی نہ آئی کہ مین نے تجھے آرام سے رکھا اپنے فرزندون کی طرح پالا گھر بار مال و
دولت سبکا تجھے اختیار دیا اور باوجود اس احسان کے تو اپنے مین بھول گیا اور
میری امانت مین خیانت کا ارادہ کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام جواب کی فکر مین تھے
کہ اللہ تعالےٰ نے آپکو الہام کیا کہ اے یوسف تو اس چھوٹے بچے کو جو جھولے مین
پڑا ہوا ہے اپنا گواہ بنالے۔ آپنے عزیز سے کہا کہ اگر تم منظور کرو تو مین اپنا گواہ پیش
کرون عزیز نے کہا بتا تیرا کون گواہ ہے۔ آپنے فرمایا کہ میرا گواہ وہ بچہ ہے جو جھولے
مین پڑا ہے اور وہ زلیخا کی خالہ کا بیٹا تھا۔ عزیز نے کہا کہ چار مہینے کا لڑکا بولنے کی
طاقت تک نہین رکھتا پھر بھلا تیری گواہی کیا دیگا۔ یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا
اللہ اوسکے گویا کرنے پر قادر ہے۔ عزیز نے یوسف علیہ السلام کے فرمانے کے موافق
اوس سے پوچھا قدرت الٰہی سے وہ گویا ہوا۔ وَشَهِدَ شَاهِدٌ مِّنْ أَهْلِهَا

در گواہی دی گواہ نے زلیخا کے اہل مین سے یعنے اوس دودہ پیتے بچے نے عزیز
سے یہ علیٰنہ بات کہی اِنْ کَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ مِنْ قُبُلٍ فَصَدَقَتْ وَهُوَ
مِنَ الْكٰذِبِينَ ○ یعنے اگر ہے کرتا یوسف کا پہٹا ہوا آگے سے تو عورت سچی ہے
اور وہ جہوٹا ہے۔ کیونکہ یہ دلیل اس بات کی ہے کہ یوسف آمادہ تہا اور زلیخا اوسے
ہٹاتی تہی بس کرتا آگے سے اسی رد و بدل مین پہٹ گیا وَإِنْ كَانَ قَمِيصُهُ قُدَّ
مِنْ دُبُرٍ فَكَذَبَتْ وَهُوَ مِنَ الصّٰدِقِينَ ○ اور اگر ہے کرتا یوسف کا پہٹا
ہوا پیچھے سے پس جہوٹی ہے زلیخا اور وہ سچون مین سے ہے۔ کیونکہ اس سے صاف
ظاہر ہے کہ آمادگی زلیخا کی دیکہ کے یوسف بہاگے اور یہ اونکے پیچھے پکڑنے کے
لیے دوڑی اور جلدی مین یوسف نکل گئے مگر کرتا جو زلیخا نے پکڑ کے کہینچا تہا پیچھے
سے پہٹ گیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ حضرت یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے
چچا زاد بہائی کو گواہ بنایا لکہا ہے کہ وہ ایک مرد عاقل ہوشیار حکیم تہا عزیز نے اونکو
بلایا اور کہا سچ سچ بیان کر جو تجھے معلوم ہے اونسے بیان کیا کہ کرتا پہٹنے کی آواز
مین نے دروازے کے باہر سے سنی تہی مگر مین خطاوار کسی کو نہین کہہ سکتا کیونکہ
گہر کے اندر کا حال معلوم نہین کہ آگے کون تہا اور پیچھے کون تہا۔ ہان ایک عقل کی بات
مین بتاتا ہون وہ یہ ہے کہ یوسف کا کرتا دیکہیے اگر آگے سے پہٹا ہوا ہے تو بیشک
اونکی خطا ہے اور اگر پیچھے سے پہٹا ہوا ہے تو زلیخا خطاکار ہے خلاصہ یہ کہ عزیز
نے آپکا کرتا دیکہنے کے لیے اپنے پاس بلایا فَلَمَّا رَاٰ قَمِيصَهُ قُدَّ مِنْ دُبُرٍ
قَالَ إِنَّهُ مِنْ كَيْدِكُنَّ ط پس جب دیکہا عزیز نے کرتا یوسف علیہ السلام کا پیچھے
سے پہٹا ہوا تو زلیخا کی طرف متوجہ ہوا اور غصے سے کہنے لگا کہ یہ سب تمہارا مکر ہے
کہ تمنے پہلے ہی سے شور مچا دیا کہ جو تمہارے گہر والون کے ساتھ برائی کا ارادہ
کرے اوسکی کیا سزا ہے اور آپ ہی جواب بہی دے دیا کہ اوسے قید کرو اور کوڑے

ہارو اِنَّ كَيْدَكُنَّ عَظِيمٌ ○ بیشک مکر تمھارا بہت بڑا ہے اور عورتین اکثر مکار ہوتی
ہین اور اونکا مکر مردون پر مثل افسون کے چل جاتا ہے - پھر جب عزیز کو حضرت
یوسف علیہ السلام کی بے قصوری اور زلیخا کی مکاری معلوم ہوچکی تو اوسنے یوسف علیہ
السلام کی تسلی کے لیے کہا يُوسُفُ أَعْرِضْ عَنْ هَٰذَا ۔ اے یوسف جانے
دو یہ مذکور - اور اس بات سے مُنہ پھیرلو درگذر کرو اور پھر آپکی تشفی کے لیے کہا ہے

زلیخا ہے جھوٹی تو سچا ہے لیک	ترے اسکے حق مین یہی بس ہے نیک
کہ اس راز کو تو نہ افشا کرے +	ولے تا بمقدور اخفا کرے

اور زلیخا سے بہت ناخوش ہوکے کہا وَاسْتَغْفِرِي لِذَنْبِكِ ۖ إِنَّكِ كُنتِ
مِنَ الْخَاطِئِينَ ○ اور طلب بخشش کر اے زلیخا اپنے گناہ کے لیے اور یوسف سے
معذرت کر کہ وہ مسافر ہے اور بے خطا ہے اور تونے اوسے بے سبب تکلیف دی
اور اوسکا دل دکھایا ہے - اور بیشک تو ہی تھی خطا کارون سے ۔ یعنے سراسر تیری ہی
خطا تھی - بعد اسکے زلیخا نے جمال یوسف کو چھپایا - اور عزیز نے اس قصے کے مخفی
رکھنے مین تا امکان کوشش کی اور سبکو افشاے راز سے منع کیا مگر عشق و مشک کہین
چھپائے سے چھپتا ہے آخر یہ راز طشت از بام ہوا اور تمام مصر مین عورتون اور مردون
کی زبانون پر یہ مذکور ہونے لگے - وَقَالَ نِسْوَةٌ فِي الْمَدِينَةِ امْرَأَتُ
الْعَزِيزِ تُرَاوِدُ فَتَاهَا عَن نَّفْسِهِ ۖ اور کہنے لگین کئی عورتین اوس شہر مین
کہ عزیز کی عورت خواہش کرتی ہے اپنے غلام سے - یعنے کئی عورتون نے شہر
مین یہ بات مشہور کردی کہ عزیز کی بی بی زلیخا اپنے غلام پر مرتی ہے - تفاسیر مین
لکھا ہے کہ وہ پانچ عورتین تھین خواصون مین سے - ایک داروغۂ محلات کی بی بی
اور ایک ساقی کی گھر والی اور ایک داروغۂ باورچیخانہ کی اہلیہ اور ایک داروغۂ جیلخانہ
کی بیوی اور ایک داروغۂ اصطبل کی زوجہ - ان سب نے زلیخا کا پردہ بھی فاش کیا

...طعنے بہی دیے کہ عجب کمبخت عورت ہے کہ غلامون پر مرتی اور جان دیتی ہے ؎

...تین طعنہ زن عورتین مصر کی — کہ بندے کی اپنے یہ بندی ہوئی — لیا جسکو مول اوسکو دل دیدیا
...ا علم غیرت دی یہ کیا کیا — خریدا جسے اوسپہ شیدا ہوئی — زلیخا کی عقل وخرد کیا ہوئی
...عجب پر عجب اور ہے یہ سنو — کہ خواہان ہے یہ اور گریزان ہے وہ — اسے الفت اور اوسکو نفرت ہے واہ
...یہ ہے عزت دختر بادشاہ — یہ نزدیک جائے تو بہاگے وہ دور — یہ کرتی ہے عجز اوسکو ہے اس غرور

...اندھیر ہے کہ بادشاہ کی بیٹی اور عزیز کی جورو ہوکے ایک غلام عبرانی پر جان ودل سے
...فدا ہو بیشک قَدْ شَغَفَهَا حُبًّا ط اوسکا جی فریفتہ ہوگیا اوسکی محبت مین۔ یعنے وہ
اسقدر عاشق و فریفتہ ہوگئی ہے کہ گویا یوسف ؑ کی محبت اوسکا دل وجگر چاک کرکے
اوسمین گہس گئی ہے اور سوائے یوسف کے اوسے کچھ نظر نہین آتا نہ عزت کا خیال
ہے نہ آبروریزی ملال نہ خلقت کی حیا نہ خدا کا خوف۔ اِنَّا لَنَرٰىهَا فِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ ○ ہم تو دیکھتے ہین کہ وہ صریح گمراہی مین ہے۔ حیا و شرم سب طاق پر رکھدی
اور عزیز ایسے بلند مرتبہ شوہر سے مُنہ موڑ ایک غلام زرخرید پر ہزار جان سے عاشق
ہوگئی۔ اور اس بات کا چرچا شہر کے تمام گہرون مین ہونے لگا یہان تک کہ زلیخا جب
کسی شادی وغیرہ مین کہین مہمان گئی تو اوسنے خود اپنے کانون سے عورتون کا تذکرہ
سُن لیا اور اوسے بہت غم ہوا فَلَمَّا سَمِعَتْ بِمَكْرِهِنَّ اَرْسَلَتْ اِلَيْهِنَّ
پہر جب سُنا اوسنے اونکا فریب بلوا بہیجا اونکو۔ یعنے جب زلیخا اونکی طعنہ زنی اور جہوٹ
باتون سے بہت عاجز ہوئی تو اوسنے چالیس عورتون کو مہمان بلایا اور اونمین وہ پانچ
عورتین بہی تہین جو زیادہ طعنہ زنی کرتی تہین اور زلیخا کو اونہون نے بدنام رکہا تہا
جب وہ سب عورتین آئین تو اونکی بہت خاطر تواضع کی۔ اور اون عورتون کے
بلانے سے غرض یہ تہی کہ وہ یوسف کو دیکہین۔ ہرچند زلیخا یوسف علیہ السلام کو پردے
مین رکہتی تہی اور کسیکو نہ دکہاتی تہی مگر ان عورتون کو اس خیال سے دکہانے کیلیے

بلایا کہ حضرت یوسف کے جمال باکمال کو دیکھ کے دلمین شرمندہ ہون اور طعنہ زنی سے زبان کو روکین وَاَعْتَدَتْ لَهُنَّ مُتَّكَاً اور طیار کی اونکے واسطے ایک مجلس اور بعضون نے متکا کے معنے مسند کے لیے ہین یعنے اونکے لیے مسندین مہیا کین اور بعض نے لکھا ہے کہ مجلس طعام آراستہ کی اور اوسمین ہر ایک کے لیے مسند تکیے لگائے کیونکہ اوس زمانے کا یہی رواج تھا کہ تکیہ لگا کے کھانا کھاتے تھے اور اوس محفل کے لیے انواع و اقسام کے عمدہ عمدہ کھانے طیار کرائے۔ جب وہ سب عورتین اوس محفل مین جمع ہوئین اور سب کے سامنے کھانا چنا گیا تو زلیخا نے اونمین سے ہر ایک کے ہاتھ مین ایک ایک ترنج دیا وَاٰتَتْ كُلَّ وَاحِدَةٍ مِّنْهُنَّ سِكِّيْنًا اور دی اونمین سے ہر ایک ہاتھ مین ایک چھری تاکہ ترنج کو اپنے ہاتھ سے تراش کے کھانے مین آمیز کرین اور کھائین۔ جب یہ سب سامان ہو چکے تو زلیخا نے اونسے کہا کہ یوسف کو دیکھو گی سے

کہو تم تو یوسف کو بلواؤن مین +	جو خواہش تمھین ہو تو دکھاؤن تین

وہ سب کہنے لگین ہمکو تو اس بات کی آرزو تھی کہ کسیطرح یوسف کو دیکھین بارے خدا نے تمھارے دل مین خود ڈالدیا۔ بہت بہتر ہے جلد لایئے ہم سب بے حد مشتاق ہین۔ زلیخا اونکی مرضی پا کے حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس گئین اور اونکو لباس فاخرہ اور تاج مکلل پہنا آراستہ و پیراستہ کیا اور خود اون عورتون کے پاس آئین اونسے کہا دیکھو وہ یوسف آتا ہے اور حضرت یوسف علیہ السلام سے کہا وَقَالَتِ اخْرُجْ عَلَيْهِنَّ ج اور کہا زلیخا نے یوسف سے نکل آ انکے سامنے۔ پس حضرت یوسف علیہ السلام زلیخا کے کہنے سے مجبور تشریف لائے فَلَمَّا رَاَيْنَهٗۤ اَكْبَرْنَهٗ پس جب دیکھا اوسکو اون عورتون نے تو بزرگ پایا حسن و جمال مین اور ایکبار دیکھتے ہی بیخود ہو گئین۔ اور اسقدر محو دیدار تھین کہ اپنے تن بدن تک کی خبر نہ رہی تھی وَقَطَّعْنَ اَيْدِيَهُنَّ ز اور کاٹ ڈالے اون عورتون نے اپنے ہاتھ

بھی اونھین مطلق خبر نہوئی اور نہ ہاتھ کٹنے سے درد وغیرہ معلوم ہوا۔ ے

کہان ترنج اور کہان کی چھری
ہر اک نے کیے ہاتھ اپنے قلم
رہا تھا کسیکا نہ بس جی مین جی
بجاے ترنج اپنے ہاتھونکو کاٹ
گئی عقل جب ہاتھ سے یکقلم
کیے سرخ خونسے دوپٹونکے پلّے

اور بعضون نے لکھا ہے کہ اون عورتون کو زلیخا نے ایک ایک ترنج اور ایک ایک چھری دیکے کہا کہ جب یوسف آئے تو تم اوسے ترنج کاٹ کے دیدینا۔ پس جب حضرت یوسف علیہ السلام مثل چودھوین رات کے چاند کے برآمد ہوئے تو اونکا یہ حال ہوا۔ ے

طالع ہوا جو مشرق در سے وہ آفتاب
بیخود ہوئین وہ ایسی کہ کاٹے سبھون نے ہاتھ
کہنے لگین کہ حور ہے یا یہ فرشتہ ہے
باقی رہی نہ دیکھتے ہی پھر کسی مین تاب
دیکھا جو اوسکا حسن گلوسوز بے نقاب
یا چودھوین کی رات کا روشن ہے ماہتاب

اور بعض سے منقول ہے کہ اون عورتون مین ایک عورت کا فرہ باکرہ تھی وہ اوس محفل مین ایام معمولی سے ہوئی تو اوسے نہایت شرم آئی اور اوسنے دعا کی کہ ای یوسف علیہ السلام کے پروردگار مین تجھپر ایمان لائی تو میری شرم رکھ پس خدا تعالے نے اون تمام عورتون کو ایک رنگ کردیا یعنے سب اپنے اپنے ہاتھ کاٹکے خون سے آلودہ ہوگئین اور اوس لڑکی کے حال سے کوئی آگاہ نہوئی۔ لکھا ہے اون سب عورتون مین سے اکثرون نے اپنے ہاتھ بےخبری سے جدا کرڈالے تھے اور یہ بھی روایت ہے کہ بعضی اوس حالت بیخودی مین جان دے بیٹھین القصہ جب اونھین ہوش آئے تو حیرت سے کہنے لگین۔ وَقُلْنَ حَاشَ لِلّٰهِ مَا هٰذَا بَشَرًا ط اِنْ هٰذَآ اِلَّا مَلَكٌ كَرِيْمٌ اور کہنے لگین وہ عورتین حاش للّٰہ نہین یہ شخص آدمی یہ تو کوئی فرشتہ ہے بزرگ۔ یعنے وہ عورتین آپکا جمال بے مثال دیکھکے اسقدر حیرت زدہ ہوئین کہ اونکو یقین ہوگیا کہ حضرت یوسف علیہ السلام انسانون مین سے نہین بلکہ بڑے بزرگ فرشتے مین کیونکہ اونکی نظر سے ایسا حسین آدمی کبھی نگذرا

تھا اور نہ اونھون نے ایسا حسن خداداد کبھی سنا تھا - جب زلیخا نے اون عورتوں کو اسقدر بیہوش اور حیرت زدہ پایا تو اونسے کہا قَالَتۡ فَذٰلِكُنَّ الَّذِیۡ لُمۡتُنَّنِیۡ کہا یہ وہی ہے کہ طعنہ دیا مجھکو تمنے اسکے واسطے - کہو اب مین حق بجانب ہون یا تم - اون سب نے زلیخا سے نہایت عذر و معذرت کی اور سب متفق ہوکے کہنے لگین ؎

بجا ہے جو اسپر ترا دل گیا
تو جانکین مہ خور بھی خلاک ہے
اسے جو کہ دیکھیگا مر جائیگا
اسی نے کیا ہی خراب اور تباہ

کہ یہ دلربا یون کا ہے دلربا
تجھے طعنہ دینا ہے بس ناسزا
سراپا قیامت ہے یہ دلربا
اسیکی مین الفت مین آوارہ ہون

جو کھولے یہ رخ برقعہ پاک سے
کہ تیری نہین اسمین ہرگز خطا
زلیخا نے سنکر کہا مجھکو آہ
اسیکی محبت مین بیچارہ ہون

اسی نے میرے ہوش وحواس کھوئے اور مجھے بدنام کیا - وَلَقَدۡ رَاوَدۡتُّهٗ عَنۡ نَّفۡسِهٖ فَاسۡتَعۡصَمَ ؕ - اور مین نے چاہا اس سے اسکا جی مگر اسنے بچالیا اپنے تئین اور میرے کہنے کے موافق مجھسے نہ ملا - مین نے ہزار فکر کی مگر اسنے ایک نہ مانی - اور میری دل کی آرزو نہ نکلی - وَلَئِنۡ لَّمۡ یَفۡعَلۡ مَاۤ اٰمُرُهٗ لَیُسۡجَنَنَّ وَلَیَكُوۡنًا مِّنَ الصّٰغِرِیۡنَ ۝ اور اگر نہ کریگا یہ جو مین اسکو کہتی ہون تو البتہ قید کیا جائیگا اور ہوگا بے عزت - یعنے زلیخا نے کہا کہ مین تدبیر سے عاجز ہو چکی اور تاخیر مین میرا کام تمام ہوتا ہے پس اب مین نے بیشک اپنے دل مین یہ بات ٹھہرائی ہے کہ اسے قید خانے بھیجدون شاید وہان کی تکلیفون سے پریشان ہوکے میری آرزو پوری کرے وہ عورتین یہ حال دیکھکے بہت غمگین ہوئین اور یوسف سے کہنے لگین ؎

کہ اے یوسف اے حسن کے بادشاہ
دیا سب تجھے جوہر سامان حسن
تڑپتی ہے یہ اسپہ تو ترس کھا
تکبر نہین خوب اسے سرفراز

جہان مین کسی کو نہین ہے بقا
زلیخا ترے عشق مین ہے خراب
نہ بے ترس ہو اسقدر دلربا
کہین عاجز آ انتقام اسکا لے

خدا نے کیا تمکو سلطان حسن
اسے کر مئے وصل سے کامیاب
نیاز اسکا دیکھ اسقدر کر نہ ناز
تنگ آکے وہ تجھکو ایذا نہ دے

بٹھالے قید خانہ مین تجکو وہ — کہ ہے سخت جائے بلا اسکو — نہ غم مین اوسے تو گرفتار کر
نہ قید انتخاب اے یار کر — اگر تیرا اوپر کسی طرح سے — نہین دل تو مل ہمسے سو طرح سے
کہ ہر ایک ہم مین سے ہے شاہ حسن — تو ہے مہر حسن اور ہم ماہ حسن — حضرت یوسف علیہ السلام نے

اون عورتون اور زلیخا کا یہ کلام سنکے مُنہ پہیر لیا- اور بعض نے لکھا ہے کہ اون عورتون نے زلیخا سے کہا کہ اگر تم اجازت دو تو ہم اوسکو ایک گوشے مین لیجاکے سمجھائین اور تمہارے حصول مقصد پر راضی کرین زلیخا نے اونکو اجازت دی اور اونھون نے زلیخا سے علحدہ ہو پہلے زلیخا کے لیے حضرت یوسف کو راضی کرنا چاہا اور جواب نہ پایا تو اپنے دلی حوصلے اور ارمان ظاہر کرنے شروع کیے اور یہان تک بیان کیا کہ جناب یوسف ع نے اونکی تقریر سے ناخوش ہوکے مُنہ پہیر لیا اور وہ عورتین سب رخصت ہوئین اور زلیخا نے آکر بلاکے پہر سمجھایا چونکہ آپ پہلے ہی سے ان باتون سے متنفر تھے اور اوسپر بھی مکر رات دن سننے مین آیا گھبراکر اپنے پروردگار کی بارگاہ مین عرض کرنے لگے- قَالَ رَبِّ السِّجْنُ اَحَبُّ اِلَیَّ مِمَّا یَدْعُوْنَنِیْٓ اِلَیْہِ ؕ یعنے کہا جناب یوسف علیہ السلام نے اے پروردگار میرے مجھکو قید پسند ہے اس بات سے جسکی طرف مجھکو بلاتی ہین یہ عورتین- یعنے آپ اون عورتون کے مکر و فریب اور گناہ کا اشتیاق دلانے اور بیہودہ باتون کے سمجھانے سے اسقدر پریشان و عاجز ہوئے کہ اپنے پروردگار سے بیساختہ دعا کر بیٹھے کہ اے پروردگار اونکی مکاری اور معصیت مین گرفتار ہونے سے تو میرے لیے قید خانہ ہی بہتر ہے- وَاِلَّا تَصْرِفْ عَنِّیْ کَیْدَھُنَّ اَصْبُ اِلَیْھِنَّ وَاَکُنْ مِّنَ الْجٰھِلِیْنَ ۝ اور اگر تو نہ دفع کرے مجھسے اونکا فریب تو مائل ہوجاؤن اونکی طرف اور ہوجاؤن مین بے عقل- یعنے اے پروردگار میرے اگر تو اونکے مکر و فریب سے مجھے نہ بچائیگا اور میرا دل اونپر مائل ہوجائیگا یا اونکے مکر و فریب مین پھنس جاؤنگا تو مین جاہل اور بے عقل ہوجاؤنگا یعنے گناہ مین مبتلا ہوجاؤن گا- لکھا ہے کہ زنا

مین علاوہ گناہ کبیرہ ہونے کے اور بہت سی قباحتین مین منجملہ اونکے دس نقصان بیان لکھے جاتے ہین - ایک یہ کہ عقل و دین مین نقصان آتا ہے اور عمر و رزق گھٹتے ہین - دوسرے یہ کہ اللہ تعالے ناراض ہوتا ہے اور چہرے کا نور جاتا رہتا ہے - تیسرے یہ کہ نیکون سے جدائی ہوجاتی ہے - چوتھے یہ کہ دل مین فتور آجاتا ہے - پانچوین نسیان پیدا ہوجاتا ہے - چھٹے دل مین نور اور خوف خدا نہین رہتا - ساتوین اوسکی دعا مقبول نہین ہوتی - آٹھوین مردود العبادت ہوجاتا ہے - نوین دنیا مین بدنام ہوتا ہے لوگ اوسے برا کہتے ہین - دسوین سزاوار عذاب و عقاب ہوتا ہے - القصہ جناب یوسف کی یہ دعا بارگاہ الٰہی مین مقبول ہوئی - فَاسْتَجَابَ لَهُ رَبُّهُ فَصَرَفَ عَنْهُ كَيْدَهُنَّ پس قبول کرلی اوسکی دعا اوسکے رب نے پھر دفع کیا اوس سے انکا فریب - یعنے جو دعا حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے پروردگار سے کی وہ اوسنے مقبول فرمائی اور عورتون کے مکر و فریب سے بچا لیا - مفسرین نے لکھا ہے کہ زیادہ پریشانی کے باعث سے آپکے منہ سے یہ کلمہ نکلا کہ عورتون کے فریب مین پڑنے سے مجھے قیدخانہ اچھا ہے ورنہ اگر آپ صرف رہائی کی دعا فرماتے اور قیدخانے کا نام نہ لیتے تو اللہ تعالے آپکو یونہین رہائی دے دیتا اِنَّهُ هُوَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ ○ بیشک وہ ہے سننے والا خبردار - سب کے دلون کا حال جاننے والا - مگر چونکہ آپ کی زبان سے نکل چکا تھا اور دعا بھی قبول ہوچکی تھی اوسکے سامان ظاہری یہ ہوئے کہ وہ عورتین جنھین زلیخا نے حضرت یوسف کے دکھانے کے لیے بلایا تھا اور وہ حضرت یوسف کے سمجھانے سے عاجز ہوگئین تھین اونھون نے زلیخا سے بیان کیا کہ تیری راے بہت درست ہے یہ جب تک قیدخانے نہ جائیگا اور وہان کی مصیبتین نہ اوٹھائیگا ہمارے سمجھانے اور تمھارے کہنے کو ہرگز ہرگز نہ مانیگا - اب مناسب یہی معلوم ہوتا ہے کہ چند روز اسے قید مین رکھو پھر یہ وہان پریشان ہوکے از خود تیری خواہش کریگا - زلیخا چونکہ پہلے ہی

اس خیال مین تھی اونکے کہنے سے فوراً مستعد ہوگئی۔ اور عزیز سے اوسنے بیان کیا کہ اب
تو مین منہ دکھانے کے قابل نہین رہی ایک عالم مین بدنام ہوں لوگ طعنے دیتے ہین اور کہتے
ہین کہ زلیخا اپنے زرخرید غلام پر سو جان سے عاشق ہے۔ مجھہ مین ان باتون کے سننے
کی برداشت نہین کلیجہ پک گیا۔ یوسفؑ نے مجھے ایسا بدنام کیا کہ جینے سے تنگ ہون
اور اسی سبب اب اوسکی خدمت کو میرا دل نہین چاہتا اسلیے مین نے یہ تجویز کی ہے
کہ چند روز کے لیے اسے قید خانے بھیجدو تاکہ مجھے صبر ملے اور لوگون کے دلون سے
خیالات باطلہ جاتے رہین بلکہ وہ سمجھہ جائین کہ محض افترا ہے زلیخا بالکل پاک وصاف ہے
اور یوسف سراسر خطاکار و گنہگار۔ پھر یقین ہے کہ مجھے کوئی طعنے بھی نہ دیگا اور سمجھین گے
کہ اگر عاشق ہوتی تو معشوق کو قید نکرتی۔ عزیز نے بھی بخیال رفع بدنامی یہ تجویز پسند کی
ثُمَّ بَدَا لَهُمْ مِّنْ بَعْدِ مَا رَاَوُا الْاٰيٰتِ لَيَسْجُنُنَّهٗ حَتّٰى حِيْنٍ ۝ پھر یون
سوجھا لوگون کو وہ نشانیان دیکھنے پر بھی کہ قید رکھین اوسکو ایک مدت تک۔ یعنے عزیز
نے زلیخا کے کہنے سے مصلحت جانکر باوجود دیکھنے یوسفؑ کی بے گناہی کی نشانیون کے
اوسے کچھہ دن کے لیے قید کرنے کا ارادہ کیا اور دلمین خوب جانتے تھے کہ حضرت
یوسفؑ بے گناہ ہین۔ کیونکہ دیکھہ چکے تھے کہ دودھ پیتے بچے نے آپکے پاک ہونے
پر گواہی دی اور کرتا آپکا موافق اوسکی گواہی کے پیچھے سے پھٹا نکلا اور عورتون
نے آپکا جمال مبارک مشاہدہ کر کے اپنے ہاتھہ کاٹ ڈالے اور کہا یہ بزرگ فرشتہ ہے
خلاصہ یہ کہ زلیخا نے لہار کو بلا کے ایک بھاری زنجیر بنانے کا حکم دیا۔ لہار کو آپکے حال پر
افسوس ہوا اور وہ کہنے لگا کہ اسقدر بھاری زنجیر ایسے نازک شخص کے لیے مناسب نہین
بہتر ہے کہ ہلکی زنجیر بنوایئے زلیخا نے کہا تجھے ان باتون سے کیا سروکار ہے جو کہدیا وہ
کر۔ لہار ویسی ہی زنجیر بنا لیا اور زلیخا نے آپکے پانْون مین ڈلوا کے اپنے خدام کو حکم دیا
کہ انھین سوار کر کے بازار مین لے جاؤ اور ندا کرو کہ جو کوئی عزیز کے گھر والون سے

بدی کا ارادہ کرے اوسکی یہ سزا ہے۔ خدام حسب الحکم زلیخا حضرت یوسف علیہ السلام کو لے چلے۔ اُسوقت آپ آبدیدہ ہوئے اور اپنے پروردگار سے عرض کرنے لگے کہ اے پروردگار بھائیوں کے ستم باپ کے غم فراق زلیخا کے بدنام کرنے کے صدمے ابھی بھولے نہ تھے کہ اب پھر ہماری سواری قید خانے چلی اے امین تیری کیا مشیت ہے اے ارحم الراحمین رحم کر آپنے دعا ختم نہ کی تھی کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا پروردگار فرماتا ہے کہ آپ کچھ غم نہ کیجیے پریشان نہوجیے مین قید خانے کو آپکے لیے مقام راحت بنا دونگا۔ لکھا ہے کہ جب یوسف علیہ السلام کو قید کرنے کے لیے لے چلے تو ہزارون مرد و عورت آپکے دیکھنے کو آئے تھے اور بازار مین شور عظیم برپا تھا جو آپکو دیکھتا تھا نالان ہوتا تھا اور کہتا تھا کہ زلیخا نے اسپر بڑا ظلم کیا اتنے مین زلیخا بھی پوشاک مردانہ پہن بیقرار ہوکر دوڑی کہ دیکھون یوسف کس رنگ مین ہے اور آپکی سواری کے قریب آ کہنے لگی کہ اس غلام پر عزیز نہایت غصے ہے۔ آپنے فرمایا کہ عزیز کے غصے سے کیا ہوتا ہے میرا پروردگار نہ غصے ہو۔ اس کلمے کے سننے سے زلیخا پر خوف غالب ہوا اور وہانسے راہی ہوئی۔ جب آپکی سواری قید خانے کے دروازے پر پوہنچی تو وہان کے داروغہ نے آپکی تعظیم کی اور کہا مین آپکو بہت دوست رکھتا ہون آپنے فرمایا خدا را مت لائیے باپ نے زیادہ محبت کی تھی تو کنوئین مین ڈالا گیا تھا۔ زلیخا نے محبت کی تو قید خانے پونہچا دیکھیے تیری محبت سے کیا ہوتا ہے۔ پھر آپ قید خانے مین داخل کیے گئے اوسوقت آپکو بہت رنج ہوا اور اپنے دل مین فرمانے لگے کہ اے پروردگار مجھے کس قصور کے بدلے تونے یہان بھیجا وحی آئی کہ اے یوسف تونے خود ہی تو کہا تھا کہ ان عورتون کے مکر سے جیلخانہ بہتر ہے پھر اب ہمسے کیا پوچھتا ہے کہ کس جرم مین یہان بھیجا گیا تو صرف عافیت ہمسے مانگتا تو ہم نہ دیتے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے سکوت فرمایا۔ لکھا ہے کہ جب آپ قید خانے مین پونہچے تو آپنے بسم اللہ کہکے قدم رکھا تھا وہانکے داروغہ نے

ایک خشک درخت کے نیچے رہنے کی جگہ دی تھی - وہ درخت آپکے قدم کی برکت سے
نہایت سرسبز ہوگیا دوسرے روز صبح کو جو قید خانے کے لوگون نے دیکھا نہایت حیرت
ہوئی اور سب آپکی تعظیم کرنے لگے - اور آپ ہروقت فراق پر زمین رویا کرتے تھے یہانتک
کہ آپکے رونے سے وہان کے لوگ گھبرا گئے تھے - ایک روز آپکے پاس جبرئیل علیہ
السلام آئے اور آپکی بہت تشفی کی اور فرمایا کہ مین آپکو علم تعبیر سکھانے آیا ہون - آپ ذرا
منہ کھولیے پھر حضرت جبرئیل علیہ السلام نے ایک شی مثل موتی کے تابان اور درخشان
آپکے دہن مبارک مین ڈالدی اور کہا اسے نگل جائیے اوسکے کھاتے ہی آپ پر علم باطنی
روشن ہوگیا - اور آپ لوگون کو خواب کی تعبیر بتایا کرتے تھے قدرت خدا سے جو کچھہ فرماتے
تھے وہی ظاہر ہوتا تھا - آپکا یہ حال دیکھہ کے ہر قیدی اپنے اپنے خواب کی تعبیر پوچھا
کرتا تھا - زلیخا نے جب آپکو قید خانے مین بھیجا تو داروغہ کو حکم دیا تھا کہ اسے قید سخت
مین رکھنا مگر بعد کچھہ عرصے کے دوسرا حکم پہونچا کہ یوسف کو نہایت آرام سے رکھنا ہرگز
ہرگز اوسے تکلیف نہونے پائے داروغہ کو مختلف حکمون سے حیرت ہوئی اور دریافت
کیا اسکا باعث کیا ہے جواب ملا کہ قید سے یوسف کو تکلیف دینا مقصود نہین بلکہ
تہذیب و تنبیہ مطلوب ہے - اور زلیخا آپکے لیے لباس اور انواع و اقسام کے کھانے
بھیجا کرتی تھی - اور ہرچند بظاہر اوسنے قید کیا تھا مگر دل سے چاہتی تھی - بلکہ آپکے قید
کرنے سے اوسکا اور بھی ابتر حال ہوگیا تھا ایک نظر دیکھنے کو ترستی تھی اور کچھہ بنائے
نہ بنتا تھا - وَدَخَلَ مَعَهُ السِّجْنَ فَتَيَانِ ط اور داخل ہوئے قید خانے مین
اوسکے ساتھہ دو جوان - یعنے جسدن جناب یوسف علیہ السلام کو زلیخا نے قید خانے بھیجا
تو اوسیدن اور دو جوان بھی آپکے ہمراہ قید خانے مین داخل کیے گئے تھے - ایک اون مین
سے بادشاہ ریان کا ساقی تھا اور دوسرا طباخ - یہ دونون اس جرم مین ماخوذ ہوئے
تھے کہ بادشاہ کو زہر دہی کا اونپر گمان تھا - اور بادشاہ کے ایک دشمن نے انکو لالچ دیا تھا

کہ اگر تم زہر دیکے بادشاہ کا کام تمام کروگے تو مین تمکو زر و جواہر سے مالامال کردونگا اور
یہ خبر بادشاہ نے سن لی تہی - جب یہ دونون بادشاہ کی خدمت مین پونہچے اور بادشاہ
نے انسے غصے ہوکے حال دریافت کیا تو طباخ نے کہا کہ ساقی کی شراب نہ نوش کیجیے گا
اسمین زہر ہے اور ساقی نے بیان کیا کہ طباخ کا کھانا نہ کھایئے گا کیونکہ اسمین زہر ہے
پھر بادشاہ نے ساقی سے کہا کہ تو یہ شراب پی لے اوسنے وہ شراب پی لی اور کچھ اثر نہوا
مگر چونکہ بادشاہ دونون سے بدگمان تھا اوسنے دونون کو قید خانے بہیجدیا - حضرت
یوسف علیہ السلام کا یہ حال تہا کہ آپ اکثر عبادت مین مشغول رہتے تھے اور زار زار رویا
کرتے تھے اور قیدیونکی غمخواری اور دلداری فرماتے تھے کسی کی تشفی اور تسلی کرتے تھے
کسی کو کمزور دیکھتے تو مدد دیتے تھے کسی کے پھٹے کپڑے سی دیتے تھے - اور اگر
بیمار دیکھتے تو دوا کرتے تھے آپکی مہربانیون سے سارا قید خانہ آپکا مطیع و فرمانبردار رہتا -
ایک روز اون دونون یعنے طباخ و ساقی نے بہی خواب دیکھا اور بعض نے لکھا ہے کہ خواب نہین
دیکھا بلکہ حضرت یوسف علیہ السلام کے آزمانے کے لیے دلسے ایک خواب گھڑ لیا اور
بعضون کا بیان ہے کہ ساقی نے خواب دیکھا اور طباخ نے یونہین بنا لیا اور دونون
نے آپسے عرض کی کہ ہمارے خواب کی بہی تعبیر فرمایئے آپنے ارشاد کیا کہ خواب بیان کرو
قَالَ أَحَدُهُمَا إِنِّي أَرَانِي أَعْصِرُ خَمْرًا ج کہنے لگا اونمین سے ایک مین دیکھتا
ہون کہ مین نچوڑتا ہون شراب - یعنے ساقی نے جناب یوسف علیہ السلام سے عرض
کیا کہ یا حضرت مین نے خواب مین دیکھا ہے کہ مین ایک باغ مین ہون اور وہان انگور
کا درخت ہے اوسمین تین خوشے لگے ہوئے ہین اور کاسہ شاہی میرے ہاتھ مین ہے
مین انگور کا عرق اوس کاسے مین نچوڑتا ہون - وَقَالَ الْآخَرُ إِنِّي أَرَانِي
أَحْمِلُ فَوْقَ رَأْسِي خُبْزًا تَأْكُلُ الطَّيْرُ مِنْهُ ط اور دوسرے نے کہا مین
دیکھتا ہون کہ اوٹھا رہا ہون اپنے سر پر روٹی کہ جانور کھاتے ہین اوسمین سے

یعنے باورچی نے بیان کیا کہ یا حضرت مین نے یہ دیکھا کہ مین محل شاہی مین ہون اور
میرے سر پر روٹیون کا خون ہے اور پرندے اُڑ اُڑ کے آتے مین اوسمین سے
کھاتے مین - جب دونون نے اپنے خواب آپسے بیان کر دیے تو کہنے لگے نَبِّئْنَا
بِتَاْوِیْلِهٖ ۚ اِنَّا نَرٰىكَ مِنَ الْمُحْسِنِیْنَ ۝ بتا ہمکو اسکی تعبیر ہم دیکھتے ہین تجھے نیکی والا
یعنے آپ قیدیون کے ساتھ احسان کرتے اور اونکے خوابون کی تعبیر بتاتے ہین اور
ہر طرحسے اونھین آرام دیتے ہین پس ہمپر بھی مہربانی فرمایئے اور ہمارے خواب کی
تعبیر بتا کے ہمین ممنون کیجیے - مگر جناب یوسف علیہ السلام نے بمصلحت اونکے خواب کی تعبیر
بیان کرنے مین تاخیر کی کیونکہ اون دونون مین سے ایک کے لیے ہلاکت ہونیوالی
تہی اور آپنے چاہا کہ اونکو اللہ تعالے کی توحید سکھائین تاکہ وہ جو ہلاک ہونے والا ہو
ایمان دار ہوکے مرے پس آپنے اونسے ارشاد کیا قَالَ لَا یَاْتِیْكُمَا طَعَامٌ
تُرْزَقٰنِهٖۤ اِلَّا نَبَّاْتُكُمَا بِتَاْوِیْلِهٖ قَبْلَ اَنْ یَّاْتِیَكُمَا ؕ کہانا آنے پائے گا
تمکو کہانا جو ہر روز تمکو ملتا ہے مگر بتا چکونگا تمکو اوسکی تعبیر اوسکے آنے سے پہلے - یعنے
حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کہانا تمہارے لیے آیا کرتا ہے وہ آنے نہ
پائیگا کہ مین تمکو اوسکے آنے سے پہلے اوسکے رنگ اور مزے سے خبر دونگا - اونھون نے
کہا ایسی باتین تو ہمنے نجومیون اور کاہنون سے سُنی ہین - آپنے فرمایا کہ مین نہ نجومی ہون
نہ ستارہ شناس بلکہ یہ میرا معجزہ ہے صریح - ذٰلِكُمَا مِمَّا عَلَّمَنِیْ رَبِّیْ ؕ یہ علم ہے کہ
مجکو سکھایا میرے رب نے بذریعۂ وحی اور الہام کے - اسلیے کہ اِنِّیْ تَرَكْتُ مِلَّةَ
قَوْمٍ لَّا یُؤْمِنُوْنَ بِاللّٰهِ مین نے چھوڑا دین اوس قوم کا کہ یقین نہین رکھتی اللہ پر
وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ كٰفِرُوْنَ ۝ اور آخرت سے وہ منکر ہین - یعنے جو لوگ
کہ اللہ تعالے پر ایمان نہین لاتے اور آخرت سے انکار کرتے ہین مین نے اونکا دین
چھوڑ دیا ہے - اس بیان سے آپکی غرض یہ تہی کہ کفر سے اونکا دل پہیر دین پہر

فرمایا وَاتَّبَعْتُ مِلَّةَ اٰبَآءِیْٓ اِبْرٰهِیْمَ وَاِسْحٰقَ وَیَعْقُوْبَ اور اختیار کیا
مین نے دین اپنے باپ دادا ابراہیم اور اسحق اور یعقوب کا۔ مَا كَانَ لَنَآ اَنْ
نُّشْرِكَ بِاللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ط ہمارا کام نہین کہ شریک کرین اللہ کا کسی چیز کو۔ یعنے ہمکو
ہرگز سزاوار نہین کہ پیغمبر ہوکے خدا کا شریک ٹھہرائین۔ اور اس وعظ سے مطلب یہ
تہا کہ اونکو دین خدا سے رغبت ہو اور ایمان لائین اور اسی واسطے پہر فرمایا کہ
ذٰلِكَ مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ عَلَیْنَا وَعَلَى النَّاسِ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا یَشْكُرُوْنَ
یہ فضل ہے اللہ کا ہمپر اور سب لوگون پر لیکن بہت لوگ بہلا نہین مانتے۔ یعنے
یہ توحید اللہ تعالے کے فضل و احسان سے ہے کہ اوسنے وحی کے ذریعے سے
ہمکو اس توحید سے آگاہی دی۔ اور لوگون پر بہی فضل خدا ہے کہ اونکی ہدایت کے واسطے
انبیا کو بہیجا تاکہ توحید سے اونہین خبردار کرین لیکن بہت لوگ ایسے ہین کہ اونکے پاس
پیغمبر آئے اور اونہون نے توحید سکہائی مگر وہ نہین شکر کرتے۔ اسقدر بیان فرماکے
آگے آپنے اونکو سمجہایا اور فرمایا یٰصَاحِبَیِ السِّجْنِ ءَاَرْبَابٌ مُّتَفَرِّقُوْنَ
خَیْرٌ اَمِ اللّٰهُ الْوَاحِدُ الْقَهَّارُ ط اے دو رفیقو قیدخانے کے بہلا کئی معبود
جدا جدا بہتر ہین یا اللہ اکیلا زبردست۔ یعنے اے قیدخانے کے میرے دونون
یار وکیا بہت سے متفرق خدا پتہر اور سونے کے تمہارے بنائے ہوے اچہے ہین
یا اللہ اکیلا زبردست توانا سب پر غالب کہ کوئی اوسکی برابری نہین کرسکتا۔ مَا تَعْبُدُوْنَ
مِنْ دُوْنِهٖٓ اِلَّآ اَسْمَآءً سَمَّیْتُمُوْهَآ اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ
سُلْطٰنٍ ط کچہہ نہین پوجتے ہو سوائے اوسکے مگر نام ہین کہ رکہہ لیے ہین تمنے اور تمہارے
باپ دادون نے نہین اوتاری اللہ نے اونکی سند۔ یعنے جنکی تم عبادت کرتے ہو وہ
صرف نام ہین اصل اونکی کچہہ بہی نہین اور نہ اونکا وجود ہے نہ وہ پرستش کے لائق
ہین نہ اللہ تعالے نے اونکی پرستش کے واسطے کوئی دلیل و حجت نازل کی ہے

صرف تمنے اونکا مقرر کرکے بے وجہ اونکی پرستش شروع کردی ہے اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ؕ حکومت نہین ہے کیسکی سوائے اللہ کے۔ یعنے اللہ تعالے بہت بڑا قدرت والا حاکم ہے اور حکم عبادت سوا ہے اوسکے دوسرے کے لیے نہین ہے کیونکہ اوسکے سوا کوئی لائق عبادت کے نہین ہے۔ اَمَرَ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّآ اِيَّاهُ ؕ اوسنے فرمادیا کہ نہ پوجو مگر اوسی کو۔ یعنے خداوند تعالے نے حکم دیا ہے اپنے پیغمبرون کی زبانی کہ سوا میرے کسی کی عبادت نکرو۔ ذٰلِكَ الدِّيْنُ الْقَيِّمُ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُوْنَ ۝ یہی ہے راہ سیدہی پر بہت لوگ نہین جانتے۔ یعنے راہ حق کو نہین دیکھتے اور ادہر اودہر بہٹکتے پہرتے ہین۔ لکھا ہے کہ آپکا یہ بیان سنکے ساقی مسلمان ہوا اور طباخ ایمان نہ لایا۔ اور قیدخانے کے اور بہت سے قیدی بہی شرف اسلام سے مشرف ہوئے۔ آپ اس امر سے نہایت خوش ہوئے اور قیدیون سے فرمایا کہ اب کیا ارادہ ہے میرے ساتھ اس قیدخانے مین رہنا چاہتے ہو یا رہائی وہ سب جو مسلمان ہوئے تھے چودہ سو تھے اونمین سے چارسو نے عرض کی کہ ہم آپکے ساتھ اس قید مین رہنا اپنی رہائی سے بہتر سمجھتے ہین۔ اور ہزار نے کہا کہ ہم رہائی چاہتے ہین۔ پس آپنے اون ہزار سے کہا کہ اچہا جاؤ اونہون نے بیان کیا یا حضرت ہم کیونکر جاسکتے ہین ایک تو پانؤن مین بیڑیان ہین جو چلنے ندینگی۔ دوسرے دروازے کے نگہبان کیون جانے دینگے۔ آپنے فرمایا مین تمہارے لیے اپنے مہربان رب سے دعا کرتا ہون وہ تمہین رہائی دیگا۔ پہر ایک اونگلی سے اشارہ فرمایا سب قیدیون کی بیڑیان ٹوٹ گئین پہر فرمایا کہ جاؤ اپنے اپنے گہر وہ سب آپکا شکریہ ادا کرتے ہوئے اپنے اپنے گہر پونہچے اور اس بات کا اپنے اپنے شہرون مین چرچا کیا۔ اور باقی قید رہے۔ پہر جناب یوسف علیہ السلام نے اون دونون قیدیون کے خواب کی تعبیر یون بیان کی کہ يٰصَاحِبَيِ السِّجْنِ اَمَّآ اَحَدُكُمَا فَيَسْقِيْ رَبَّهٗ خَمْرًا ۚ اے رفیقو بندی خانے کے ایک جو ہے تم دونون مین سے سو پلاوے گا

اپنے آقا کو شراب۔ یعنے آپنے ارشاد فرمایا کہ تم دونون مین ایک جو بادشاہ کا ساقی ہے
تین دن کے بعد قید سے چھوٹ جائیگا اور بدستور اپنی خدمت پر سرفراز ہوگا۔ وَاَمَّا
الْاٰخَرُ فَيُصْلَبُ فَتَاْكُلُ الطَّيْرُ مِنْ رَّاْسِهٖ ؕ اور دوسرا جو ہے سو سولی چڑہایا
پھر کھائین گے جانور اوسکے سر مین سے۔ یعنے طباخ سے فرمایا کہ تیرا رزق کل دنیا سے
اوٹھہ گیا۔ کل سویرے اوٹھتے ہی تجھے سولی دیجائیگی اور تو وہین پڑا رہیگا یہانتک کہ
تیرے سر کو کوے اور چیلین کھائینگی۔ یہ سنتے ہی خبا زرونے لگا اور کہا مین نے ہرگز
یہ خواب نہین دیکھا بلکہ جھوٹ آپسے کہدیا تھا آپنے ارشاد فرمایا کہ اب رونے پیٹنے سے
کیا ہوتا ہے۔ قُضِيَ الْاَمْرُ الَّذِيْ فِيْهِ تَسْتَفْتِيٰنِ ؕ فیصل ہوا کام جسکی تحقیق
تم چاہتے تھے۔ یعنے جو کچھہ ہونا تہا وہ ہوچکا چاہے تمہارا خواب سچ ہو یا جھوٹ اب جو کچھہ
مین نے کہدیا اسکے خلاف نہوگا۔ اور ویسا ہی ہوا جو آپنے فرمایا تہا یعنے دوسرے روز
طباخ پر جرم زہر دہی ثابت ہوگیا اور بادشاہ کے حکم سے اوسے سولی دی گئی ایک مدت
تک اوسکی لاش پڑی رہی چیلون اور کوّون نے اوسکا بہیجا کہایا۔ اور تیسرے روز
بادشاہ نے ساقی کو بے تقصیر سمجھہ کے قید خانے سے بلوایا اور قدیم خدمت سے سرفراز
کیا وَقَالَ لِلَّذِيْ ظَنَّ اَنَّهٗ نَاجٍ مِّنْهُمَا اذْكُرْنِيْ عِنْدَ رَبِّكَ ؗ اور کہا یوسف
نے اوس سے جسکو سمجھا تھا کہ بچے گا اون دونون مین سے کہ میرا ذکر کیجیو اپنے آقا
کے پاس۔ یعنے حضرت یوسف علیہ السلام نے ساقی سے فرمایا کہ تم بادشاہ یہان سے
میری سفارش کرنا کہ ایک بے گناہ بلاوجہ قید خانے مین برسے سے مقید ہے۔

یہ کہنا کہ زندان مین ہے اک غریب	عدالت سے سلطان کی ہو بے نصیب
وہ بے جرم محبوس ہے اوسپہ شاہ	تفضل سے فرمائین الکرم نگاہ ۞

شاید کہ مجھے رہائی دے۔ ساقی نے عرض کی کہ بہت بہتر کہدونگا میرا کام ہے آگے بادشاہ
کو اختیار ہے۔ الغرض جب ساقی بادشاہ کے پاس پونہچا تو عیش وعشرت مین حضرت

یوسف علیہ السلام کا فرمان اور اپنا خواب بھول گیا۔ فَاَنْسٰىهُ الشَّيْطٰنُ ذِكْرَ رَبِّهٖ۔ سو بھلا دیا اوسکو شیطان نے ذکر کرنا اپنے خاوند سے۔ یعنے ساقی بادشاہ سے حضرت یوسف علیہ السلام کا ذکر کرنا بھول گیا۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہ نے اسکے معنے یہ بیان فرمائے ہین کہ حضرت یوسف علیہ السلام کو اوس وقت شیطان نے ذکر پروردگار بھولا دیا اور آپنے اپنی رہائی کے لیے بادشاہ ریان سے بذریعہ ساقی مدد طلب کی اسی وجہ سے آپکی رہائی مین بہت تاخیر ہوئی فَلَبِثَ فِي السِّجْنِ بِضْعَ سِنِيْنَ ۝ پھر رہ گیا قید مین کئی برس یعنے کئی برس قید مین پڑے رہے لکھا ہے کہ اس واقعے کے بعد سات برس قید خانے مین رہے اور مشہور یہ ہے کہ ابتدا سے انتہا تک بارہ برس قید مین رہے۔ ایکدن جبرئیل علیہ السلام آئے حضرت یوسفؑ نے اونکو پہچانا اور کہا کہ ای اخا المرسلین آج کیا ہے کہ مین تمکو گنہگارون کی منزل مین دیکھتا ہون۔ جبرئیل نے کہا کہ یا طاہر الطاہرین تیرے پروردگار نے تجھے سلام کہا ہے اور فرمایا ہے کہ ابراہیم کو کسنے بچایا کیا تجھے معلوم ہی کہا پروردگار نے بچایا اور اوسکے سوا کون بچا سکتا ہے۔ کہا کیا تجھے معلوم نہین کہ جب نمرود نے ابراہیم علیہ السلام کو آگ مین ڈالا اور ہمارے فرشتون نے مدد کے لیے پوچھا تو اوسنے انکار کیا اور کہا میری مدد کے واسطے میرا پروردگار کافی ہے۔ افسوس ہے کہ تجھے یہ حال معلوم ہوا اور تو خود نبی ہو اور نبیون کا بیٹا اور پوتا ہو کے خدا کے سوا دوسرے سے مدد چاہے اور بادشاہ کے پاس پیغام بھیجے کہ ایک نبی زادہ قید مین ہے پس آجتک تو زلیخا کی قید مین تھا اور آج سے ہماری قید مین ہے کیونکہ تونے غیر سے مدد چاہی۔ اور کہا جبرئیل علیہ السلام نے کہ پروردگار نے فرمایا ہے کہ قسم ہے مجھے اپنی عزت اور جلال کی کہ ابھی تمکو اور سات برس تک قید مین رکھونگا۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ بات سُنکے نہایت پشیمان ہوئے اور زار زار رونے لگے پھر جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ خدا تعالے مجھے راضی تو ہے جبرئیلؑ نے کہا ہان راضی ہے تب آپنے فرمایا اب مجھے سات برس قید

مین رہنے کا کچھہ غم نہین - پہر آپ دعا و استغفار مین مصروف ہوئے - اور ایک روایت
مین ہے کہ جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یوسف سے کہا کہ پروردگار پوچھتا ہے کہ تجکو
خواب کسنے دکھلایا - اور تیرے باپ کو تیری محبت کسنے دی - اور قافلے کو کنوین پر تیرے
نکالنے کے لیے کسنے بہیجا - اور کسنے تجھے دعا بتائی جسکے پڑہنے سے تو نے کنوین سے
نجات پائی - اور عورتون کے مکر سے کسنے تجھے بچایا - اور دودہ پیتے بچے کو تیری
گواہی کے لیے کسنے گویائی دی - اور علم تعبیر خواب تجھے کسنے سکھایا - حضرت یوسف ع
نے کہا کہ یہ سب میرے پروردگار کے احسان سے ہے اوسی نے سب کچھہ کیا اور جو چاہیگا
کریگا سواے اوسکے کسی مین یہ طاقت نہین - جبرئیل ع نے کہا پروردگار فرماتا ہے کہ جب
تو جانتا تھا کہ سب کچھہ تیرے پروردگار نے کیا ہے تو پہر کیون تو نے میرے غیر سے
مدد چاہی اور میرے ایک بندے سے التجا کی - اور مجھسے تو نے سوال نہ کیا کہ مین تجکو
قیدخانے سے نکالتا - حضرت یوسف علیہ السلام نے یہ سنتے ہی ایک آہ سرد بہری اور
بیہوش ہو گئے - جب ہوش مین آئے تو سر زمین پر رکھا اور زار زار روئے اور دعا کی
کہ اے رب واسطہ میرے باپ دادون کا مجھے بخش دے اور میرے گناہون سے درگذر
کر اور میرا رنج و غم دور فرما - حکم ہوا کہ اے یوسف تو کیون واسطہ دیتا ہے تیرے باپ
دادون کا مجھپر کیا حق ہے - اگر آدم کو کہتا ہے تو مین نے اوسے اپنے دست قدرت سے
بنایا اور بہشت مین رہنے کو جگہہ دی - ایک درخت کے پاس جانے سے ممانعت کی تہی
تو اوسنے اوسے کہایا پہر توبہ کی مین نے معاف کیا اوسکا قصور - اور اگر نوح کو کہتا ہے تو اوسنے
لوگون سے بوجہ نافرمانی ناراض ہوکے اونکے لیے بد دعا کی مین نے سبکو ڈبو دیا اور اوسے
مع ساتھیون اور کشتی کے بچا لیا - اور اگر ابراہیم کو کہتا ہے تو اوسے مین نے اپنا خلیل کیا
اور آتش نمرود سے نجات دی - اور اگر یعقوب کو کہتا ہے تو مین نے اوسے بارہ فرزند دیے
اونمین سے ایک فرزند جو اوسکی نظرون سے غائب کیا تو مدت سے اوسکے فراق مین

روتا ہے یہانتک کہ آنکھیں بھی روتے روتے کھو بیٹھا اور راستے پر بیٹھکر تمام مخلوقات سے
میری شکایت کرتا ہے۔ اب بتا کہ کونسا حق تیرے باپ دادون کا مجھپر ہے۔ پس حضرت
یوسف علیہ السلام زار زار بیقرار روتے تھے اور اپنے فعل سے نادم ہو گئے تھے
پھر آپنے دعا کی کہ اے پروردگار میرے اپنے احسان قدیم اور فضل عمیم سے مجھے بخشدے
اور میرے گناہونسے درگذر کر اور ایک روایت مین یہ ہی ہے کہ قید خانے مین جبرئیل علیہ السلام
آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے سامنے اپنا ایک پر زمین پر مارا کہ زمین پھٹ گئی
اور ساتون طبقے نظر آنے لگے پھر حضرت جبرئیلؑ نے حضرت یوسفؑ سے کہا دیکھیے کیا ہے
آپنے فرمایا کہ زمین کے ساتون طبقے نظر آتے ہین اور تحت الثریٰ مین ایک سفید پتھر ہے
پھر جبرئیل نے آپکے سامنے ایک اوس پتھر پر اس زور سے مارا کہ وہ شق ہو گیا اور اوسمین سے
ایک کیڑا سبز پتا لیے ہوئے چلا۔ پھر جبرئیل علیہ السلام نے حضرت یوسف علیہ السلام سے
کہا کہ دیکھا تمنے۔ پروردگار فرماتا ہے کہ میری قدرت دیکھو کہ تحت الثریٰ مین پتھر کے کیڑے
کو وہ رزق پہونچاتا ہون جو اوسے مطلوب ہو۔ جب مجھے اپنی ادنی مخلوق کا اسقدر خیال
ہے تو تمہین کیونکر بھولتا کہ تم میرے صفی اور میرے خلیل کی اولاد سے ہو۔ پھر جبکہ
ہمین تمہارا اسقدر خیال ہو اور تم اپنی رہائی کے لیے ہمسے نہ کہو بلکہ ریان سے سفارش
کراؤ تو ہم تمسے کیا خوش ہونگے۔ حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال دیکھ کے نہایت غمگین
اور اندوہگین ہوئے اپنے فعل سے بہت نادم تھے اور آپ کا یہ حال تھا۔ ۵

سنا جبکہ یوسفؑ نے رب کا عتاب
ہوا خوف سے زرد چہرے کا رنگ
تجھی لے کیا نیست سے مجھکو ہست
سمجھتا ہے اور دونکو حاجت روا
سزا اسکی یہ ہو کہ مین تجکو اب

ندامت کے مارے ہوا آب آب
کہا او مرے پاک پروردگار
تجھی سے ہی ہر اک بلند اور پست
تھی تو نے مجھسے ذرا بھی حیا
رکھون قید مین عمر بھر اے شباب

لگا کانپنے بید سا بے درنگ
سوا تیرے میرا نہین کوئی یار
تھا کسلیے پھر تو میرے سوا
کہ ریان کو سمجھا تو حاجت روا
کہا بخش یارب یہ میری خطا

میں بندہ ہوں تیرا ہو مجھپر عطا	جو مجھسے ہوا بخشدے اے کریم	تو ہے جرم پوش اور غفور الرحیم

جب آپکی منت وزاری حد سے بڑہی تو حضرت جبرئیل نے کہا اے یوسفؑ صبر کرو۔ اب تمہارے ایام غم کٹ گئے چند سال کی اور مصیبت ہے۔ آپنے فرمایا مجھے قید کا مطلق غم نہیں اگر میرا خدا مجھسے راضی رہے تو سات برس کیسے ستر برس خوشی سے گذار دوں۔ پھر حضرت یوسفؑ نے جبرئیل علیہ السلام سے اپنے والد کا حال پوچھا انہوں نے کہا آپکے غم میں روتے روتے اندہے ہوگئے ہیں۔ آپنے بہت رنج کیا اور فرمانے لگے کاش میں پیدا نہوتا تو حضرت یعقوبؑ کو یہ غم نہوتا۔ اور بیقرار رونے لگے۔ اور آپ اسقدر گریہ وزاری کرتے تھے کہ آپکے رونے سے سارے قید خانے کے لوگ پریشان تھے۔ لوگوں نے زلیخا کو خبر دی کہ یوسف کے رونے سے سب قیدی پریشان ہیں۔ اوسنے حکم دیا کہ قید خانے کو ایک طرف سے خالی کرکے ایک کہڑکی جالیدار شارع عام کی طرف لگا دو کہ یوسفؑ اوسمیں رہے اور لوگوں کی آمد ورفت اور بازار کی سیر سے اوسکا دل بہلے رونا موقوف ہو قیدیوں کو آرام ملے۔ وہ کہڑکی جب بنائی گئی تو اتفاق سے اوسکا رخ جانب کنعان تھا۔ رات کو جب یوسف علیہ السلام اوس کہڑکی میں بیٹھتے تو کنعان کی طرف رخ کرکے فراق پدر میں باتیں کیا کرتے تھے۔ ایکدن اتفاق سے آپ اوس کہڑکی میں بیٹھے تھے کہ آپنے دیکھا ایک شتر سوار جنگل کو جاتا ہے اور اوسکا اونٹ سرکشی کرتا ہے۔ ہر چند شتر سوار نے اوسے روکا اور مارا مگر وہ روکے نہ رکا اور قید خانے کی جانب چلا۔ آخر شتر سوار اتر پڑا اور اونٹ مہار توڑکے حضرت یوسفؑ کے سامنے آپونہچا اور زبان فصیح سے عرض کرنے لگا کہ میں شہر کنعان سے آیا ہوں اور اب پھر وہیں کا ارادہ ہے کیا آپ حضرت یعقوبؑ غمزدہ کو کچھہ پیغام دیتے ہیں۔ آپکے غم میں اونکا برا حال ہے روتے روتے اندہے ہوگئے اور غم سے پیٹھہ خم ہوگئی صرف پوست واستخوان باقی ہے۔ حضرت یوسف اپنے والد بزرگوار کا یہ حال سنتے ہی نہایت بیقرار ہوگئے زار زار روتے تھے اور اشکوں سے منہ

وہوتے تھے کہ اتنے میں وہ سوار آ پونہچا اور اوسنے چاہا کہ اونٹ کو مارے اور وہان سے
لیجاوے مگر مارنے نہ پایا تہا کہ زمین نے اوسکو پکڑ لیا اور گھٹنون تک دہس گیا۔ اور حضرت
یوسف نے پکار کے اوس سے کہا کہ اے شخص اسے کیون مارتا ہے صبر کر دم لے
ادہر آ مجھے کچھ پوچھنا ہے۔ اوسنے ہاتھہ سے عصا پھینکا زمین نے پانون چھوڑ دئے
آپکے پاس حاضر ہوا۔ آپنے اوس سے دریافت کیا کہ تو کہان سے آتا ہے عرض کی
شہر کنعان سے۔ فرمایا تو کنعان میں اپنے اونٹ کہان چراتا تھا۔ عرض کی مقام آل یعقوب
مین۔ آپنے فرمایا تو اوس درخت کو بہی جانتا ہے جسکی بارہ شاخین تھین اتفاق سے
ایک شاخ اوس درخت سے جدا ہوگئی اور کئی سال سے وہ درخت اوس شاخ کے غم مین
نالے کرتا ہے۔ اوسنے التماس کی کہ یہ حال جو آپنے بیان فرمایا ہے بعینہ حضرت یعقوب
علیہ السلام کا حال ہے کیونکہ اونکے بارہ صاحبزادے تھے اونمین سے ایک کا پتا نہیں
ملتا اوسکے غم مین اونھون نے چوراہے پر ایک مکان بنایا ہے جسکا بیت الاحزان نام
رکھا ہے اور وہان شب و روز فراق فرزند مین گریہ و زاری کرتے رہتے ہین اور ہر ایک
وارد و صادر سے اوسکا پتا پوچھتے ہین مگر کوئی اوسکے نام و نشان سے خبر نہین دیتا۔
جناب یوسف علیہ السلام اپنے والد کا یہ حال معلوم ہونے سے اور زیادہ رنجیدہ ہوئے
اور پوچھا کہ اے شخص اب تو اس شہر سے کہان جائیگا۔ عرض کی مال تجارت فروخت
ہوجائے تو پہر کنعان کا ارادہ ہے۔ آپنے فرمایا اس مال مین تجھے کیا ملیگا۔ کہنے لگا اگر
سب فروخت ہوجائے تو سو درم فائدے کی امید ہے آپنے اپنے بازو سے ایک یاقوت
کا کھول کے اوسے دکھایا اور فرمایا کہ یہ ہزار دینار کا ہے میرا کہا مان تو مین تجھے دیدون
اوسنے کہا فرمائیے۔ ارشاد ہوا کہ تو مال وغیرہ سب اپنے پاس رہنے دے اور یہ نگینہ بہی
یاقوت کا مجھسے لے مگر بہت جلد سیدہا کنعان کو روانہ ہو اور بیت الاحزان کے دروازے
پر جاکے پکار کر اے حضرت یعقوب اللہ کے پیغمبر مین غمزدون اور قیدیون کا قاصد ہون

اور مجھے ایک غلام نے جو مصر کے قیدخانے مین مقید ہے بہیجا ہے اور آپ کو بدل سلام
کہا ہے۔ اور عرض کی ہے کہ اوقات خشوع وخضوع مین دست تضرع اوٹھا کر مجھے دعا سے
یاد کیجیے اور وہ آپکے دیکھنے کا نہایت مشتاق ہے۔ شتر سوار نے پوچھا آپکا کیا نام ہے
فرمایا تجھے نام سے کیا کام جو کہا ہے وہ پیغام پونہچا دے اگر تجھے زیادہ خیال ہے میرا
چہرہ دیکھ لے نشانات بیان کردینا۔ اور یہ بہی کہدینا کہ اوس غریب نے کہا ہے کہ جب سے
مین آپکے قدمون سے جدا ہوا سواے گریہ و زاری اور بیقراری کے دوسرا کام نہین
اور جب تک آپکے جمال باکمال سے مشرف نہونگا کوئی دم آرام نہوگا۔ اور اسے سوار جو
دعا اپنے واسطے اوس سے چاہیگا وہ قبول ہوگی۔ اوس سوار نے آپکے فرمان کو بدل
منظور کیا اور آپکے چہرۂ مبارک کو بغور دیکھ آپسے یا قوت لے کنعان کو اوسیوقت روانہ
ہوا اور جلد جلد منزلین طی کرتا ہوا کنعان پونہچا۔ اور سب سے پہلے بیت الاحزان کے
دروازے پر آیا اور پکار کے کہا السلام علیک یا نبی اللہ۔ حضرت یوسف کی بہن نے پوچھا
کہ تم کون ہو اوسنے عرض کی کہ مین غریبون اور قیدیون کا قاصد ہون حضرت یعقوب
علیہ السلام کو بہیجدیجیے تاکہ جو پیغام لایا ہون عرض کرون۔ اونہون نے جواب دیا کہ جو
کہنا ہو کہدو وہ اپنے غم مین اسقدر مبتلا ہین کہ کسی سے بات تک نہین کرتے شب و روز
گریۂ و زاری مین گذرتا ہے۔ سوار نے عرض کی کہ مین اوس غریب محبوس کا قاصد ہون
جو محبون کے ملنے سے مایوس ہے تم حضرت کو بہیجدو تو مین حال بیان کرون۔ حضرت
یوسف کی بہن نے اپنے والد سے جاکے کہا کہ ایک قاصد آیا ہے ذرا تکلیف کرکے اوسکا
پیغام سُن لیجیے حضرت یعقوب علیہ السلام رونے لگے اور پوچھا کسکا قاصد ہے کہان سے
آیا ہے۔ یہ کہکر اوٹھے مگر کمزوری سے گر پڑے جب باہر تشریف لائے اوسنے سلام کیا آپنے جواب
دیا اور فرمایا کہ اے شخص تو کون ہے اور کہان سے آیا ہے کہ تجھسے بوے محبت آتی ہے
اوسنے عرض کی کہ ایک مسافر مقید ملول و مہجور کا قاصد ہون اور مصر سے آتا ہون اور

جناب یوسف علیہ السلام کا پیغام اور سارا قصہ کہہ سنایا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام بہت روئے اور
فرمایا کہ ای شخص بیشک تو خوشخبری لایا اور اس سے بوے وصال آتی ہے۔ اب بتا تو کیا
چاہتا ہے اوسنے عرض کی کہ جسنے مجھے یہ پیغام دیا تھا اوسنے بہت مال مجھے دیدیا۔ آپنے
اوسکے لیے دعا کی کہ اللہ تعالے تجھپر موت کی سختیان آسان کرے پھر اونٹ نے یہ عرض
کی کہ میرے لیے ہی دعا کیجیے کیونکہ اصل مین باعث پیغام آوری مین ہون۔ آپنے اس
اونٹ کے لیے دعا کی کہ خداے تعالے تجھے بہشت کے ناقون مین داخل کرے۔ پھر سوار
نے کہا یا حضرت اوس غمزدہ قیدی کے واسطے بھی دعا کیجیے آپنے دعا کی کہ اے پروردگار
اوسکو قید سے رہائی دے اور عزیزون اور قریبون سے ملا۔ اللہ تعالے نے آپکی
دعا قبول فرمائی اور حضرت یوسف علیہ السلام کی رہائی کے دن قریب پہونچے۔ جبرئیل
علیہ السلام آئے اور آپکو بشارت دی کہ اللہ تعالے نے آج تمہاری دعا قبول کی اب بہت
جلد زندان سے رہائی ہوگی ۳ القصہ جب سات برس گذر گئے تو اللہ تعالے کے فضل سے
آپکی رہائی کے ظاہری سامان ہونے لگے اور بادشاہ ریان نے ایک خواب دیکھا اور
خائف ہوکے زمین پر گر پڑا سب خدام دوڑے حال دریافت کیا بادشاہ نے کہا مینے
ایک خواب پریشان دیکھا ہے صبح کو فورا حاضر ہوئے بادشاہ نے اونسے کہا کہ سب نجومی
اور رمال اور معبرون اور دانشورون کو حاضر کرو جب فرمان شاہی سب لوگ حاضر ہوئے
اور بادشاہ نے اونکے سامنے اپنا خواب بیان کیا وَقَالَ الْمَلِكُ إِنِّي أَرَى سَبْعَ
بَقَرَاتٍ سِمَانٍ يَأْكُلُهُنَّ سَبْعٌ عِجَافٌ وَسَبْعَ سُنْبُلَاتٍ خُضْرٍ وَأُخَرَ
يَابِسَاتٍ ؕ ۔ اور کہا بادشاہ نے مین خواب دیکھتا ہون سات گائین موٹی اونکو کھاتی ہین
سات دبلی اور سات بالیان ہری اور دوسری سوکھی۔ یعنے بادشاہ نے اون لوگونسے
بیان کیا کہ مین نے شب کو خواب مین دیکھا کہ مین دریاے نیل کے کنارے پر ہون کہ ایکبار
اوسکا پانی بہنے سے رک گیا اور اوسمین سے سات گائین موٹی تازی فربہ نہایت طیار نکل آئین

بہدا ہونگے اور سات گائین اونمین سے ایسی نکلین کہ نہین گوشت کا نام تک اونمین نہ تہا بلکہ
بالکل پوست و استخوان تہین اور ان دُبلیون نے اون موٹی گایون کو دانتون سے پکڑ
کے اوٹھا لیا اور مع سینگون کے نگل گئین۔ مگر اونکے جسم ویسے ہی رہے اور اسقدر موٹی
گائین کہانے سے اونکی جسامت مین مطلق فرق نہ آیا بلکہ ویسی ہی پوست و استخوان رہین
پہر وہ وہان سے مصر مین پونہچین تمام بازارون مین دوڑتی پہرتی تہین اور آوازین سخت
ہیبتناک لگاتی تہین پہر شہر سے نکل کے وہ متفرق ہوگئین۔ تین مشرق کیطرف گئین اور
تین مغرب کیطرف اور ایک نظر سے غائب ہوگئی۔ اور سات بالیان نہایت سرسبز و شاداب
نظر آئین مگر اونپر بہی سات بالیان نہایت خشک اسطرح سے لپٹین تہین کہ اون سبز بالیون
کو بالکل چہپا لیا تہا۔ بادشاہ نے یہ خواب بیان کرکے حاضرین سے فرمایا يَٰٓأَيُّهَا ٱلۡمَلَأُ
أَفۡتُونِي فِي رُءۡيَٰيَ إِن كُنتُمۡ لِلرُّءۡيَا تَعۡبُرُونَ ○ اے دربار والو تعبیر کرو مجہے
میرے خواب کی اگر ہو تم خواب کی تعبیر کرتے۔ یعنے بادشاہ نے اپنے دربار والون کے
اور اون نجومیون اور فالدارون سے اور دربار کے حکیمون اور عاقلون سے بعد خواب
بیان کرنے کے فرمایا کہ اگر تم لوگ خواب کی تعبیر سے بخوبی واقف ہو تو میرے خواب
کی تعبیر بیان کرو۔ وہ لوگ بادشاہ کا خواب سُنکے نہایت متحیر ہوئے اور جواب دیا۔
قَالُوٓاْ أَضۡغَٰثُ أَحۡلَٰمٖۖ وَمَا نَحۡنُ بِتَأۡوِيلِ ٱلۡأَحۡلَٰمِ بِعَٰلِمِينَ ○
کہنے لگے یہ اُڑتے خواب ہین اور ہمکو تعبیر ان خوابون کی معلوم نہین۔ یعنے سب نے
بادشاہ سے عرض کی کہ یہ خواب پریشان ہے اسکی تعبیر ہم نہین کہ سکتے اگر کوئی سچا
خواب ہوتا تو اوسکی تعبیر گذارش کرتے۔ بادشاہ اس جواب سے متحیر ہوا اور نہایت فکر
مین تہا کہ ساقی کو بادشاہ کا یہ حال دیکہ کے حضرت یوسف یاد آگئے اور اوسنے بادشاہ سے
کہا وَقَالَ ٱلَّذِي نَجَا مِنۡهُمَا وَٱدَّكَرَ بَعۡدَ أُمَّةٍ أَنَا۠ أُنَبِّئُكُم بِتَأۡوِيلِهِۦ فَأَرۡسِلُونِ
اور بولا وہ جو بچا تہا اون دونون قیدیون مین سے اور یاد کیا مدت کے بعد اوسنے

پیغام یوسف علیہ السلام کا کہ مین بتاؤن تمکو اسکی تعبیر سو تم مجکو بہیجو۔ نینے اون دو قیدیون مین سے جو حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ قید ہوئے تھے اور اونکو آپنے تعبیر خواب بتائی تھی ایک مارا گیا تہا اور دوسرا بچا جو بادشاہ کا ساقی تہا اوسنے جب بادشاہ کو متفکر پایا تو اوسے جناب یوسف علیہ السلام یاد آئے اور آپکا پیغام جو آپنے اوس سے بادشاہ سے کہنے کو فرمایا تہا یاد آگیا تو نہایت نادم ہوا اور اوسنے بادشاہ سے کہا کہ مین آپ کے خواب کی تعبیر بیان کرونگا اگر مجہے قیدخانے مین جانے کی اجازت دیجیے۔ کیونکہ وہان ایک شخص ہے جو نہایت سچی تعبیر بیان کرتا ہے اور پہر اوسنے اپنا اور خباز کا سب قصہ بیان کیا اور بادشاہ سے حضرت یوسف کی تعریف کی بادشاہ بہت خوش ہوا اور ساقی سے کہا کہ تو جلد جا اور میرے خواب کی تعبیر دریافت کر آ۔ اور ایک روایت مین ہے کہ بادشاہ سب لوگون سے اپنا خواب بیان کرکے بہول گیا اور اون لوگون سے پوچہا تو اونکو بہی یاد نہ رہا وہ سب بلکل بہول گئے بادشاہ اون لوگون سے ناراض ہوا اور نہایت پریشان تہا کہ تعبیر تو درکنار خواب ہی یاد نہین۔ اوسوقت ساقی نے جناب یوسف علیہ السلام کو یاد کیا اور بادشاہ سے کہا کہ قیدخانے مین ایک شخص ہے جو آپکا خواب ہی بیان کردے گا اور تعبیر بہی سچی دیگا بادشاہ اس بات سے بہت خوش ہوا اور ساقی کو حکم دیا کہ تو ابہی ابہی قیدخانے مین جا اور میرے خواب کی تعبیر دریافت کرکے جلد آ۔ ساقی فرمان شاہی سنتے ہی سوار ہو قیدخانے مین پونہچا۔ جناب یوسف علیہ السلام کی خدمت مین حاضر ہو سلام عرض کیا اور اپنی فراموشی اور ندامت کا حال گذارش کرکے عذر کرنے لگا۔ آپنے فرمایا کہ تیرا قصور نہین شیطان نے تجہے بہولا دیا۔ جب حضرت یوسف علیہ السلام کو اوسنے مہربان پایا تو بادشاہ کا حال یون بیان کیا کہ اوسنے ایک خواب دیکہا اور تمام نجومیون اور دانایون اور معبرون سے بیان کیا مگر کسی نے تعبیر نہ کہی بلکہ وہ سب مع بادشاہ اوس خواب کو بہول گئے اسلیے مین آپکی خدمت مین بادشاہ سے اجازت لے کے حاضر ہوا۔ اور مین نے آپکے سب حالات

بادشاہ سے بیان کردیے بلکہ اسوقت بادشاہ ہی نے آپکے پاس مجھے بھیجا ہے اور مین چاہتا
ہون یُوسُفُ اَیُّهَا الصِّدِّیۡقُ اَفۡتِنَا فِیۡ سَبۡعِ بَقَرٰتٍ سِمَانٍ یَّاۡکُلُهُنَّ
سَبۡعٌ عِجَافٌ وَّسَبۡعِ سُنۡۢبُلٰتٍ خُضۡرٍ وَّاُخَرَ یٰبِسٰتٍ لَّعَلِّیۡۤ اے یوسف اے سچے
حکم دے ہمکو اس خواب مین سات گائین موٹی اونکو کھائین سات دبلی اور سات بالیان ہری
اور دوسری سوکھی - لکھا ہے کہ قدرت خدا سے ساقی کو بادشاہ کا خواب یاد آگیا اور اوسنے جناب
یوسف علیہ السلام سے بیان کیا کہ بادشاہ نے خواب مین دیکھا کہ سات دبلی گایون نے موٹی
سات گایونکو کھالیا اور سات بالیان ہری ہین اونپر سات بالیان خشک ایسی لپٹی ہین کہ ہری
بالیون کو چھپالیا ہے - اب آپ اسکی تعبیر فرمائیے لَّعَلِّیۡۤ اَرۡجِعُ اِلَی النَّاسِ لَعَلَّهُمۡ
یَعۡلَمُوۡنَ ○ کہ مین لے جاؤن لوگون کے پاس شاید اونکو معلوم ہو - یعنے بادشاہ اور
اوسکے مصاحبون کے پاس لے جاؤن کہ وہ تعبیر سے بھی واقف ہون اور آپکے علم و شرف
کو بھی جانین - اور حضرت یوسف علیہ السلام کو صدیق اسوجہ سے ساقی نے کہا کہ وہ آپکا صدق
قید خانے مین تعبیر کے بارے مین آزما چکا تھا - القصہ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکے
سب بیانات سنکے فرمایا قَالَ تَزۡرَعُوۡنَ سَبۡعَ سِنِیۡنَ دَاَبًا ۚ فَمَا حَصَدۡتُّمۡ
فَذَرُوۡهُ فِیۡ سُنۡۢبُلِهٖۤ اِلَّا قَلِیۡلًا مِّمَّا تَاۡکُلُوۡنَ ○ کہا تم کھیتی کروگے سات برس لگ کر
سو جو کاٹو اوسکو چھوڑ دو اوسکی بالی مین مگر تھوڑا جو کھاتے ہو - یعنے تم سات برس تک اچھی
طرح کھیتی کروگے اور غلہ خوب پیدا ہوگا - سات گائے فربہ سے یہ مراد ہے - مگر تمکو چاہیے
کہ ان سات برسون مین جو کھیتی کرو تو بالیون مین سے غلہ نہ نکالو کیونکہ خراب ہو جاتا ہے
بلکہ اون بالیون کو حفاظت سے رکھہ چھوڑو - ہان کھانے کے موافق جسقدر ضرورت ہو
وہ اون بالیون مین سے نکال کے صاف کرلو تاکہ سال بھر اوسمین سے کھاؤ - ثُمَّ
یَاۡتِیۡ مِنۡۢ بَعۡدِ ذٰلِکَ سَبۡعٌ شِدَادٌ یَّاۡکُلۡنَ مَا قَدَّمۡتُمۡ لَهُنَّ اِلَّا قَلِیۡلًا
مِّمَّا تُحۡصِنُوۡنَ ○ پھر آوینگے اسکے پیچھے سات برس سختی کے کہ کھا جائین جو رکھا تم نے

اونکے واسطے مگر تھوڑا سا جو روک رکھوگے۔ یعنے اسکے بعد سات برس ایسی سختی سے گذرینگے کہ تم اپنا سب غلہ جمع کیا ہوا کھا جاؤگے اور سبت بڑا قحط ہوگا بارش وغیرہ نہوگی۔ دبلی گائین اسی سے مراد ہین۔ مگر اتنا بچ رہیگا کہ دوسرے سال بیج بونے کے لیے تمھارے کام آئے بلکہ یہ بات ضرور ہے کہ بیج کے لیے تھوڑا سا تم بچا رکھو۔ ثُمَّ يَأْتِي مِنْ بَعْدِ ذٰلِكَ عَامٌ فِيهِ يُغَاثُ النَّاسُ وَفِيهِ يَعْصِرُونَ۝ پھر آویگا اس سے پیچھے ایک برس اوسمین مینہ پاوینگے لوگ اور اوسمین رس نچوڑین گے۔ یعنے جب یہ سات برس قحط کے گذر جائینگے تو ایک سال ایسا آویگا کہ لوگ اپنی مراد کو پہنچین گے اور بارش کثرت سے ہوگی غلہ ارزان ہوگا۔ اور بیج وغیرہ جو نچوڑے جاتے ہین مثل تلون اور زیتون اور انگور وغیرہ کے بہت پیدا ہونگے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد نچوڑنے سے یہ ہے کہ بعد قحط گذرنے کے گائے اور بکری وغیرہ کا دودھ دوہین گے۔ خلاصہ جناب یوسف علیہ السلام کے ارشاد کا یہ ہے کہ موٹی سات گایون اور ہرے سات خوشون سے سات برس فراخی اور بحالی کے مراد ہین۔ اور دبلی گایون اور سوکھے خوشون سے سات برس قحط کے اور سوکھی گایونکا موٹی گایون کو کھا لینا اور خشک خوشون کا تر خوشون کو چھپا لینا علامت اس بات کی ہے کہ فراخی کے سالون کا غلہ تنگی کے سالون مین لوگ کھائین گے جب حضرت یوسف علیہ السلام تعبیر خواب بیان فرما چکے ساقی آپسے رخصت ہوکے بادشاہ کی خدمت مین حاضر ہوا اوسوقت دربار شاہی ارکین سلطنت سے بھرا ہوا تھا ساقی نے وہ سب قصہ اوس مجمع عام مین بیان کیا۔ بادشاہ نہایت خوش ہوا اور کہنے لگا کہ بیشک میرے خواب کی یہی تعبیر ہے اور اوسنے چاہا کہ مین اپنے خواب کی تعبیر یوسف علیہ السلام کی زبان مبارک سے سنون تاکہ زیادہ تر میری تشفی اور تسلی ہو۔ وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میرے پاس۔ فَلَمَّا جَاءَهُ الرَّسُولُ۔ پس جسوقت کہ آیا یوسف کے پاس بھیجا ہوا بادشاہ کا۔ یعنے جب ساقی نہایت تزک و احتشام سے سواری

لئے حضرت یوسف علیہ السلام کو بادشاہ کے پاس لیجانے کے لیے قید خانے مین آیا اور آپسے
عرض کی کہ تشریف لے چلیے آپکو بادشاہ نے یاد فرمایا ہے کہ تعبیر خواب آپکی زبان سے سُنے
اُسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے چاہا کہ پہلے اپنی بے گناہی بادشاہ پر ظاہر کردین
کہ پھر کسیکو مجال گفت وشنید نرہے۔ یہ خیال فرماکے آپنے اوس قاصد سے کہا۔ قَالَ
ارْجِعْ إِلَىٰ رَبِّكَ فَاسْأَلْهُ مَا بَالُ النِّسْوَةِ اللَّاتِي قَطَّعْنَ أَيْدِيَهُنَّ ۚ إِنَّ
رَبِّي بِكَيْدِهِنَّ عَلِيمٌ ○ کہا پھر جا اپنے خاوند کے پاس اور پوچھ اوس سے کیا حقیقت
ہے اون عورتون کی جنھون نے کاٹے اپنے ہاتھ۔ میرا رب تو اونکا فریب سب جانتا ہے
یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے بادشاہ کے ساقی سے کہا کہ تم بادشاہ کے پاس جاؤ اور اوس
سے کہو کہ پہلے اون عورتون سے پوچھے کہ مجھسے کیا ایسا گناہ سرزد ہوا ہے جسکی سزامین قید کیا
ہے اور بپاس ادب و کریم النفسی زلیخا کا نام نرلیا۔ لکھا ہے کہ ہمارے رسول مقبول احمد مجتبے
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اللہ تعالے یوسفؑ کو بخشے بڑے صابر اور بردبار تھے
اگر دوسرا ہوتا تو پہلے شرط سائی کرلیتا پھر تعبیر بیان کرتا۔ الغرض ساقی حسب ارشاد جناب یوسف
علیہ السلام بادشاہ کے پاس آیا اور آپکا پیغام پونہچایا۔ بادشاہ نے اون عورتون کو بلوایا اور
اونسے استفسار فرمایا جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے قَالَ مَا خَطْبُكُنَّ إِذْ رَاوَدْتُّنَّ
يُوسُفَ عَن نَّفْسِهِ ۚ کہا بادشاہ نے عورتون کو کیا حقیقت ہے تمہاری جب تمنے پھسلایا
یوسف کو اوسکے جی سے۔ یعنے جب تمنے یوسفؑ سے اپنا مطلب چاہا تو اوسوقت تمہارا کیا
حال تھا۔ اون عورتون نے جواب دیا۔ قُلْنَ حَاشَ لِلَّهِ مَا عَلِمْنَا عَلَيْهِ مِن سُوءٍ ۚ
کہنے لگین حاش للہ ہمکو معلوم نہین اوسپر کچھہ برائی۔ یعنے ہمارے نزدیک حضرت یوسفؑ
کے ذمے کچھہ برائی نہین نہ تھوڑی نہ بہت۔ جب زلیخا نے دیکھا کہ اب بیان سوا سچ کے
کام نہین چلیگا تو اوسنے بھی صاف صاف بیان کردیا۔ قَالَتِ امْرَأَتُ الْعَزِيزِ الْآنَ
حَصْحَصَ الْحَقُّ أَنَا رَاوَدتُّهُ عَن نَّفْسِهِ وَإِنَّهُ لَمِنَ الصَّادِقِينَ ○ کہنے لگی

عورت عزیز کی اب کھل گئی سچی بات مین نے پھسلایا تھا اوسکو اوسکے جی سے اور وہ سچا ہی
یعنے زلیخا نے کہا کہ حق بات یہ ہے کہ مین نے اپنے مقصد دلی کی خود اوس سے تمنا کی تھی
اور اوسنے مجھسے کچھ درخواست نہین کی بلکہ ہمیشہ مجھسے اوسنے پرہیز کیا۔ یہ قصور میرا ہی ہے
وہ بالکل بے گناہ ہے اور سچا ہے۔ اور اوسنے عزیز سے بھی سچ کہہ دیا تھا۔ ۵

گنہ اپنی جانب بتانے لگی +
مین ہون اوسکی الفت مین گم کردہ راہ
تو زندان مین مین نے بٹھایا اوسے
سزاوار ہے اوسکے وہ رشک ماہ

صدا حصحص الحق کی آنے لگی
طلب وصل پہلے کیا مین نے تھا
مرے غم نے غم مین پھنسایا اوسے
ہوا اسکے خوش بادشہ یہ کلام

کہا اوسنے یوسف تو ہی بیگناہ
نہ مانا جو پھر اوسنے میرا کہا +
جو احسان اوس کے کرین بادشاہ
کہا لاؤ اوسکو بعزت تمام

بادشاہ حضرت یوسف کی بے گناہی سنکے نہایت خوش ہوا اور کہلا بھیجا کہ آپ جلد آیئے اون عورتون نے اپنے قصور کا اقرار کرلیا ہے مین آپکے سامنے اونکو سزا دونگا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ میرا مطلب اونکی سزا ہی نہین بلکہ یہ مقصد ہے کہ اونکا مکر و فریب اور ظلم و زیادتی معلوم ہو جائے۔ ذٰلِكَ لِيَعْلَمَ أَنِّي لَمْ أَخُنْهُ بِالْغَيْبِ وَأَنَّ اللَّهَ لَا يَهْدِي كَيْدَ الْخَائِنِينَ ○ یہ اسواسطے کہ وہ شخص معلوم کرے کہ مین نے خیانت اوسکی نہین کی چھپکر اور یہ کہ اللہ نہین چلاتا فریب دغابازون کا۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اس کہنے سے میری غرض تھی کہ عزیز کو معلوم ہو جائے کہ مین نے اوسکے پیٹھ پیچھے خیانت نہین کی بلکہ اوسکی مہربانیون اور حق پرورش کا خیال رکھا اور اللہ نہین چلنے دیتا خیانت کرنے والون کے مکر و فریب کو۔ پھر آپنے خیال کیا کہ اللہ تعالے نے اپنے فضل و کرم سے مجھے اس خیانت سے پاک کیا ہے اور مین اپنے نفس کی مضبوطی سے نہین پاک ہوا۔ اسلیے آپنے اپنے نفس کی بے اعتباری بیان فرمائی اور کہا وَمَا أُبَرِّئُ نَفْسِي ۚ إِنَّ النَّفْسَ لَأَمَّارَةٌ بِالسُّوءِ إِلَّا مَا رَحِمَ رَبِّي ۚ إِنَّ رَبِّي غَفُورٌ رَحِيمٌ ○ اور مین پاک نہین کہتا اپنے جی کو جی تو سکھاتا ہے برائی مگر جو

رحم کیا میرے رب نے بیشک میرا رب ہے بخشنے والا مہربان۔ یعنے آپنے فرمایا کہ مین اپنے نفس کو پاک وپاکیزہ نہین کہتا کیونکہ نفس تو برائی اور معصیت کی طرف رغبت دلاتا ہے مگر میرا پروردگار بڑا غفور اور رحیم ہے جو مجھے نفس کی خواہشون سے بچاتا ہے۔ بادشاہ نے جناب یوسف علیہ السلام کی امانت اور دیانت اور عقل وفراست اور کلام بزرگانہ جو سنا تو حد سے زیادہ آپکا مشتاق ہوا اور اوسنے پہر حکم دیا کہ لاؤ یوسف علیہ السلام کو جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے وَقَالَ الْمَلِكُ ائْتُونِي بِهِ أَسْتَخْلِصْهُ لِنَفْسِي ۚ اور کہا بادشاہ نے لے آؤ اوسکو میرے پاس مین خاص کر رکھون اوسکو اپنے کام کے لیے یعنے اپنے سب کام اوسکے سپرد کرون۔ لکھا ہے کہ بادشاہ نے ستّر سوار آپکی ہمراہی کے لیے روانہ کیے اور پوشاک شاہانہ بہیجی اور بڑے اعزاز واکرام اور دہوم دہام سے آپکو قید خانے سے بلایا۔ قیدی آپکی مفارقت سے گریان اور نالان ہوئے آپنے اونکو تسلی دی اور نہایت تسلی کی۔ پہر غسل فرما کے ملبوس عطیۂ شاہی زیب بدن کیا اور وہان سے بصد شان وشوکت روانہ ہوئے۔ جب دربار شاہی مین پہونچے بادشاہ نے آپکا استقبال کیا۔ آپنے بادشاہ کو سلام کیا بادشاہ بغلگیر ہوا نہایت تعظیم وتکریم سے آپکو لایا اور تخت شاہی پر بٹھایا۔ لکھا ہے کہ اوسوقت جناب یوسف علیہ السلام کا سن شریف تینتیس ۳۳ برس کا تہا بادشاہ آپکی لیاقت متانت عقل وفراست سے تو غرور ہو ہی چکا تہا صورت مبارک دیکھتے ہی فریفتہ ہو گیا اور کہا مین چاہتا ہون کہ میرے خواب کی تعبیر زبان مبارک سے میرے سامنے ارشاد کیجیے۔ آپنے حسب فرمان بادشاہ پہلے اوسکا خواب مفصل بیان کیا اور پہر تعبیر فرمائی۔ پہر بادشاہ نے آپسے پوچہا کہ اسکا کیا بندوبست ہونا چاہیے آپکی کیا رائے ہے۔ آپنے فرمایا میری صلاح یہ ہے کہ یہ سات برس جو فراخی کے ہین اہمین معمولی زراعت سے بہت زیادہ کاشتکاری کی جائے اور جسوقت زراعت طیار ہو تو اوسکے پانچ حصے کیے جائین چار حصے قحط کے دنون کے لیے رکہے جائین اور پانچوین حصے کا غلہ بالیون سے

نصف کو اونکے صرف مین آسئے اور بہوسا اوسکا حیوانات کے لیے رکہا جائے۔ اسیطرح سے
سات برس تک انتظام کیا جائے اور ہر برس غلہ ہوتا ہے تاکہ خراب ہونے پائے۔ پہر
جب یہ سال فراخی کے گذر جائینگے اور قحط کے دن آئینگے تو چارون طرف سے غیر ملکون
کے لوگ آپکے شہر مین غلہ خریدنے آئینگے اوسوقت جس نرخ سے چاہینگے بسب
دلخواہ فروخت کرینگے اور اوس سے اسقدر فائدہ ہوگا کہ آپکے خزانے زر و سیم سے بہر جائینگے
اور اس حکمت سے شاہان روے زمین حیرت مین رہجائینگے۔ بادشاہ آپکے کلام عاقلانہ اور
حکیمانہ سے نہایت خوش ہوا فَلَمَّا كَلَّمَهُ قَالَ إِنَّكَ الْيَوْمَ لَدَيْنَا مَكِينٌ أَمِينٌ
پہر جب بات چیت کی اوس سے کہا پج تو نے آج ہمارے پاس جگہ پائی معتبر ہوکر یعنے جب
بادشاہ نے حضرت یوسف علیہ السلام سے باتین کین اور اونکو نہایت عقیل و فہیم لائق و فائق
پایا تو فرمایا کہ اے یوسف آپکی امانت داری اور بلند رتبے نے ہمارے دل مین جگہ کر لی
اب جو کچھہ آپ فرمائین وہ ہم کرین اور جو منصب آپ چاہین آپکو دین اور جو تمنا آپکی ہو پوری
کرین قَالَ اجْعَلْنِي عَلَىٰ خَزَائِنِ الْأَرْضِ إِنِّي حَفِيظٌ عَلِيمٌ ○ کہا مجھکو مقرر کر ملک
کے خزانون پر مین خوب نگہبان ہون خبردار۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا
کہ اے بادشاہ مصر کے خزانے اور نقد و جنس اور ملک کا محاصل میرے سپرد کر کہ مین
اوسکا نگہبان رہون اور مین آئین انتظام خوب جانتا ہون یا یہ کہ مین ہر ملک کے لوگون کی
زبان جانتا ہون کیونکہ آپ بہتر زبانین جانتے تھے۔ خلاصہ یہ کہ بادشاہ نے ایک سال کے
بعد سونے کا تخت جسمین جواہرات لگے ہوئے تھے حضرت یوسف کو دیا اور ایک تاج جڑاؤ
اونکے سر پر رکہا اور مصر کے تمام خزانون کی کنجیان آپکے سپرد کین اور سب اختیارات
شاہانہ آپکو عنایت کیے۔ مگر آپنے عزیز کا منصب اوسکی زندگی بہر نہین لیا۔ بعد ایک سال
کے جب عزیز نے انتقال کیا تو وہ منصب بہی آپکے ہاتھہ آیا۔ حدیث شریف مین وارد ہوا ہے
کہ اگر جناب یوسفؑ خود داستدعا نکرتے تو اوسیوقت بادشاہ اونکو تمام خزانون پر اختیار دیدیتا

الغرض حضرت یوسف علیہ السلام انتظام ملک کرنے لگے اور لوگون کو زراعت کا حکم دیا اور زراعت
نہایت کثرت سے ہونے لگی یہانتک کہ مدتون کی اُجاڑ بنجر زمین بھی جو جا بجا بسبب اُفتادہ تھی
سر سبز و شاداب نظر آنے لگی اور قدرت خدا سے غلہ بھی حسب دلخواہ کثرت سے پیدا ہوا حضرت
یوسف علیہ السلام اوس مین ایک حصہ مزارعین کو دیتے تھے اور چار حصے خوشون سمیت
جمع کیے جاتے تھے اور اوسکے رکھنے کے واسطے شہر سے باہر آپنے ایک مکان نہایت
وسیع طیار کرایا تھا۔ سات برس تک آپنے یہی انتظام فرمایا اور بہت کثرت سے غلہ فراہم کیا
جب یہ سات برس فراخی کے گذر چکے اور قحط کے دن شروع ہوئے تو مصریون پر بھوک
نے غلبہ کیا اور اوسپر غلہ گران ہونا شروع ہوا یہانتک کہ رفتہ رفتہ ساری خلقت کی زبان پر صدا
الجوع الجوع جاری ہو گئی اور اللہ تعالے کے حکم سے حضرت جبرئیل نے اون شہرون کے
باشندون پر ندا کی کہ تم لوگ اللہ تعالے کی دی ہوئی روزی کہاتے تھے اور اوسپر نافرمانی
کرکے نہ شرمانے تھے اسلیے بلاے قحط سات سال کے لیے تمپر مسلط ہوئی۔ لکھا ہے
کہ بھوک سے لوگون کا نہایت ابتر حال تھا اور بادشاہ پر بھی بھوک نے اسقدر غلبہ کیا کہ
اوسنے عاجز ہوکے جناب یوسف علیہ السلام سے کہا کہ دفع بھوک کی تدبیر بتائیے۔
آپنے بسم اللہ کہکے اوسکے سینے پر ہاتھ رکھا اور اوسنے تکلیف زیادتی اشتہا سے نجات
پائی۔ لکھا ہے کہ ابتداے قحط مین صداے جبرئیل علیہ السلام جناب یوسف علیہ السلام
نے سنی اور باورچیخانہ شاہی کے ملازمون کو حکم دیا کہ بادشاہ کے لیے خاصہ طیار کرو
اونھون نے گذارش کی بادشاہ کے کھانا کھانے کا یہ وقت نہین۔ آپنے فرمایا کہ جو ہم کہتے
ہین اوسکے موافق کرو۔ باورچی نے آپکے حکم سے خاصہ طیار کیا۔ جب آدہی رات گذری
بادشاہ بیتاب ہوکے اوٹھا اور حکم دیا کہ جو کچھہ کھانا اسوقت موجود ہو حاضر کرو مجکو نہایت
شدت سے بھوک ہے۔ جب باورچی تازہ عمدہ کھانا لیکے حاضر ہوئے بادشاہ نے پوچھا
کہ یہ کھانا تمنے کیون پکایا تھا عرض کی حضرت یوسف علیہ السلام کے حکم سے بادشاہ نے

حضرت یوسف علیہ السلام سے دریافت کیا کہ آپنے کیونکر معلوم کیا کہ شب کو مجھے بھوک لگے گی جو میرے واسطے کھانا طیار کرایا۔ آپنے فرمایا آج شب اول قحط ہے اور قحط کی علامت یہ ہے کہ انسان کو بہت اشتہا ہوتی ہے اسو جہ سے مین نے معلوم کیا کہ آج خلاف عادت آپ کو خواہش طعام زیادہ ہوگی۔ بادشاہ نہایت متحیر ہوا اور آپکی راے صایب پر آفرین کی اور جناب یوسف علیہ السلام کا یہ حال تھا کہ آپ ایام قحط مین کبھی شکم سیر ہو کے نہ کھاتے تھے بادشاہ نے کہا کہ آپ کیا ستم کرتے ہین کہ کھانا بہت کم نوش فرماتے ہین۔ مجھے تعجب ہے کہ تمام ملک مصر مین جو کچھ ہے وہ سب آپکے لیے موجود ہے پھر آپ کھانے مین اسقدر کمی کیون فرماتے ہین۔ آپنے فرمایا کہ اے بادشاہ اگر مین اپنا پیٹ بہرلون تو بھوکون کو کیونکر یاد رکھون مین اسواسطے شکم سیر ہو کے نہین کھاتا کہ ان لوگون کا مجھے ہر لحظہ خیال رہے اور میرا پروردگار مجھسے خوش ہو۔ الغرض خشک سالی نہایت شدت سے ہوئی ایک قطرہ پانی نہ برسا حضرت یوسف علیہ السلام نے زراعت کی قطعًا ممانعت کردی کہ محض بیکار ہے کچھ نہ ہوگا بلکہ تخم ہی ضایع جائے گا۔ اور قحط نے وہ رنگ جمایا کہ بڑے بڑے ذی مقدورون کی زبان سے نعرہ الجوع الجوع سننے مین آیا خلقت کا پھر کیا حال بیان ہو۔ بیچارے کم مایہ لوگ تو فاقے پر فاقے کرتے تھے اور کھانے کو ترستے تھے اوسوقت جناب یوسف علیہ السلام سے سب نے غلہ طلب کیا اور آپنے غلہ فروخت کرنے کا حکم دیا۔ لکھا ہے کہ سال اول دینار و درہم کے عوض غلہ فروخت ہوا یہانتک کہ اہل شہر اور بیرونجات کے لوگونکے پاس دیکھنے تک کو دینار و درہم نرہے اور لوگون کے دفینے تک صرف ہوگئے اور یہ سب درہم و دینار جناب یوسف علیہ السلام کے خزانے مین داخل ہوئے۔ دوسرے سال جب لوگون کے پاس روپیہ نہ رہا تو زیور اور جواہرات دیدے کے غلہ لینے لگے۔ یہانتک کہ قحط کی بدولت تمام زیورات اور جواہرات سے بھی ہاتھ دہو بیٹھے اور پھر آرام سے سیر ہو کے نہ کھایا۔ اور تمام زیور اور جواہرات جناب یوسف علیہ السلام کے خزانے مین

آئے۔ اور تیسرے سال جب خلقت کے پاس روپیہ پیسہ زر و جواہر و مرصعات وغیرہ کچھ
کچھ بھی نہ رہا تو اونھوں نے ہاتھی گھوڑے بیل اور اور چارپائے جو اونکے پاس تھے
دیدیے کے غلہ لینا شروع کیا اور یہانتک نوبت پونہچی کہ سال بھر مین کسی کے پاس کوئی مویشی
و چوپایہ نہ رہا اور سب حضرت یوسف کی ملک ہوئے۔ چوتھے سال غلامون اور لونڈیون
کے عوض مین اہل شہر نے غلہ لیا اور سال بھر مین اونسے بھی صبر کر بیٹھے اور مصر مین سوائے
جناب یوسف کے دوسرے کے یہان نام کو لونڈی غلام نہ رہے۔ پانچوین برس جب کچھ
نہ رہا تو تن کے کپڑے اور گھربار اور درخت اور اساس البیت اور زمینون کے بدلے لوگون
نے غلہ لیا اور بالکل تباہ ہوگئے۔ چھٹے برس کھیت اور نہرین بیچ کے گذارہ کیا ساتوین برس
مرتا کیا نہ کرتا اولادون کو بیچا اور خود بک گئے۔ اور سب جناب یوسف کے لونڈی غلام
ہوئے۔ اور قدرت پروردگار شاہدے مین آئی۔ کیونکہ ایک دن وہ تھا کہ مالک حضرت
یوسف علیہ السلام کو مصر مین بیچنے کے لیے لایا تھا اور تمام خلقت آپکے دیکھنے کے لیے
آئی تھی اور ایک وقت وہ تھا کہ زلیخا نے آپکو قید کیا تھا اور لوگ کہتے تھے کہ یہ غلام بے
تقصیر مقید ہوا۔ اب خدا نے وہ دن دکھایا کہ تمام ملک کے لوگون نے از خود جناب یوسف
علیہ السلام کی غلامی قبول کی۔ خلاصہ یہ کہ جناب یوسف علیہ السلام نے جملہ حالات بادشاہ
سے کہے بادشاہ آپکی تدبیر عاقلانہ سے حیرت مین رہ گیا اور آپکی بے حد تعریف کی پھر آپنے
بادشاہ سے دریافت کیا کہ اب کیا کرنا چاہیے۔ بادشاہ نے فرمایا آپکو اختیار ہے جو چاہیے
وہ کیجیے تمام اہل مصر اور مین سب آپکے بدل غلام ہین۔ آپنے ارشاد کیا کہ مجھے کسی کے
غلام بنانے اور مال و اسباب لینے سے کچھ مطلب نہ تھا بلکہ مین تو یہ چاہتا تھا کہ خلقت
کسی طور اس آفت سے بچے۔ بادشاہ نے پھر فرمایا کہ آپکو سب اختیار ہے جو مناسب
سمجھیے وہ کیجیے اور بادشاہ نے اپنا تاج مکلل یوسف علیہ السلام کے سر پر رکھا اور لباس
خاص اپنا اونکے زیب جسم کرایا اور شمشیر خاص عطا کر کے تخت شاہی پر بٹھایا اور سب امور

سلطنت آپکے سپرد کرکے سلطنت سے کنارہ کش ہوا۔ امراء اور ارکین سلطنت نے حاضر ہو کے
مذہب میں جناب یوسف علیہ السلام بادشاہ مصر ہوئے۔ ایک روایت میں ہے کہ شاہ
ریان نے ایک ہی سال کے بعد جناب یوسف علیہ السلام کے قبضے میں سلطنت دیدی ن
غلامیکہ آپ شاہ مصر ہوئے اور تمام مخلوق کو جو غلے کے عوض اپنی جانین آپکے ہاتھ بیچ
چکی تھی آزاد فرمایا اور مال و اسباب اونکے حوالے کیا اور فرمایا کہ مجھے کسی کی کچھ حاجت نہین
میرا پروردگار مجھے سب کچھ دیتا ہے اور میری سب حاجتین پوری کرتا ہے۔ اور اللہ تعالے
نے اپنے فضل عمیم اور احسان عظیم سے آپکو ملک مصر پر حکمران کیا جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے
وَكَذٰلِكَ مَكَّنَّا لِيُوسُفَ فِي الْأَرْضِ يَتَبَوَّأُ مِنْهَا حَيْثُ يَشَاءُ ۚ نُصِيبُ
بِرَحْمَتِنَا مَنْ نَشَاءُ ۖ وَلَا نُضِيعُ أَجْرَ الْمُحْسِنِينَ ۝ اور یون قدرت دی ہمنے
یوسف کو اوس زمین مین۔ جگہ پکڑی اوسمین جہان چاہی۔ پونہچاتے ہین ہم اپنی مہر جسکو
چاہین اور ضایع نہین کرتے ہم نیک بھلائی والونکا۔ یعنے اللہ تعالے حضرت یوسف پر
اپنا فضل و احسان ظاہر کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ اس طرح ہمنے بادشاہ کو یوسف پر مہربان
کیا کہ وہ بادشاہی سے دست بردار ہوا اور یوسف بجاے اوسکے بادشاہ ہوئے اور تمام
ملک پر تصرف اور اختیار اونہین حاصل ہوا اور ہم جسے چاہتے اپنی نعمت اور رحمت سے
فیضیاب کرتے ہین۔ اور نیکی کرنے والونکو اچھا بدلا دیتے ہین اور اونکا اجر ضایع نہین
کرتے۔ لکھا ہے کہ جناب یوسف کے اوصاف حمیدہ سے ایک وصف احسان تھا کہ ہر وقت
آپ لوگون کے ساتھ احسان فرماتے رہتے تھے۔ اولی بات یہ تھی کہ کبھی تنہا کھانا نوش
فرماتے تھے اور بڑے مہمان نواز تھے اسی وجہ سے اللہ تعالے نے آپکے حق مین لفظ
محسنین فرمایا اور دنیا کے جاہ و حشم جو آپکو حاصل ہوئے بیان فرماکے آخرت کے درجات
علیا کا ذکر فرمایا وَلَأَجْرُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِلَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا يَتَّقُونَ ۝ اور
نیگ آخرت کا بہتر ہے اونکو جو یقین لائے اور رہے پرہیزگاری مین۔ یعنے اون لوگون

رہے ہیے جو اللہ تعالے پر ایمان لائے اور فرمانبرداری کی اور برے کاموں سے ڈرے
اونکے علاوہ دنیاوی فائدون کے آخرت مین بڑے بڑے درجے ہین - جیسے جناب
یوسف علیہ السلام کہ سبب پرہیزگاری اور تقوی شعاری کے قعر چاہ سے مرتبۂ جاہ کو پونہچے
اور تمام ملک مصر کے بادشاہ ہوئے اور پہر آخرت مین اونکے لیے اللہ تعالے کے پاس بڑے
بڑے درجے اور اچہے اچہے اجر ہین - اب زلیخا کا حال سنیے کہ جب عزیز نے انتقال کیا
اوسنے تمام زر و مال لٹا کے یوسف کے غم مین ایک گوشۂ تنہائی اختیار کیا اور سات برس کے قحط
نے رہا سہا جو کچہہ اثاثہ اوسکے پاس تہا وہ بہی کہو دیا اور پہر جوانی رخصت ہوئی بڑہاپے نے
آ گہیرا غرضکہ اوسکی بہت ابتر حال ہوا مال تو دولت حسن و جوانی عزیز و اقارب رفتہ رفتہ
سب کوچ کر گئے اور زلیخا محتاج پریشان حال بے یار و مددگار رہگئی بڑہاپے نے کمر خم کردی غم
یوسف علیہ السلام مین روروکے اندہی ہوگئی تمام اعضا اور قوی ضعیف ہوگئے - لوگ
اوسے دیکہہ کے افسوس کرتے تہے اور اوسپر بہت ترس کہاتے تہے مگر وہ اوس حال
مین بہی عشق یوسف علیہ السلام کا دم بہرتی تہی اور آپکے دیکہنے کو ترستی تہی - حضرت
یوسف علیہ السلام کی سواری مہینے مین ایکبار بازار مین نکلتی تہی اور تمام جلوس شاہانہ آپکی
سواری کے ساتھہ ہوتا تہا زلیخا بہی اوسمین جاتی تہی اور آپکو پکارتی تہی مگر بباعث شور و
غل خلقت کے اوسکی آواز آپکے کان تک نہ پہونچتی تہی - مجبور ہوکے واپس آتی اور
اپنے بتون سے فریاد کرتی تہی کہ میرا کام سرانجام کو پونہچاؤ - مگر کئی سال گذر گئے اور بتون
کی خدمتگذاری سے کچہہ کام نہ نکلا آخر بتون سے ناراض ہوکے کہنے لگی کہ میری عمر گذر گئی مال
و دولت جاتا رہا برے حال کو پونہچی تمہاری منت کرتے کرتے تہک گئی اور کچہہ انجام کار
نہ ہوا بلکہ معاملہ برعکس ہوا کہ مین فقیر اور ذلیل ہوئی اور میرا غلام رتبۂ شاہی کو پونہچا اور اوسکی
بہی تمناے دلی دل ہی مین رہی - کاش مین یوسف کے خدا کی پرستش کرتی ہوتی تو اس
برے حال کو نہ پہونچتی - یہ کہکے اوسنے نہایت غصے سے اون بتون کو پہینکدیا اور

سب کو توڑ تاڑ کے ریزہ ریزہ کر ڈالا۔ اور آسمان کی طرف رخ کر کے معبود حقیقی سے یون عرض کرنے لگی کہ اے پروردگار یوسف علیہ السلام کے مین تجھپر ایمان لائی اگر تو گنہگارون کے گناہون کو بخشتا اور اونکی توبہ قبول فرماتا ہے تو مین بھی گنہگار ہون مجھے بھی بخش اور میری توبہ قبول فرما۔ اوسوقت یہ صداے غیب اوسکے کان مین پہونچی ۔

باز آ باز آ ہر آنچہ ہستی باز آ + گر کافر و گبر و بت پرستی باز آ
این درگہ ما درگہ نومیدی نیست + صد بار اگر توبہ شکستی باز آ + +

یہ سنتے ہی اوسے آس ہوئی اور پھر رو کر عرض کرنے لگی کہ اے پروردگار میرے مین نے وصال یوسفؑ کی تمنا مین مال و دولت آبرو عزت جاہ و ثروت عیش و عشرت سب کچھ کھو یا پھر بھی مطلب کو نہ پہونچی بلکہ فقر و فاقے مین گرفتار ہوئی اور آتش شوق وصال یوسفؑ نے دل و جگر جلا جلا کے خاک کر دیے اے میرے معبود حقیقی مجھپر رحم کر اور یوسفؑ کو میری محبت دے اور اوسکے دیدار سے میرے دل کو سرور اور آنکھون کو نور عطا فرما۔ خداوند عالم کو اوسکی عاجزی پسند آئی دعا قبول فرمائی اور حضرت یوسف کے دل مین شوق دیدار زلیخا ڈالدیا اور بعد مدت کے آپکو زلیخا کا خیال آیا اور دلمین فکر کی کہ اوسکی خبر لینا فرور ہے کیونکہ مجھپر اوسکا حق ہے اور میری ہی محبت سے وہ تباہ ہے۔ القصہ ایک روز آپ سیر و تفریح کے لیے سوار ہوئے اور زلیخا کا خیال کیا۔ اور زلیخا آپکی سواری کی خبر پا کے اوس راستے پر آ بیٹھی۔ جب سواری جناب یوسف علیہ السلام کی قریب آئی تو اوسنے بہت گریہ وزاری کی اور آپکو پکارا آپنے اوسکی آواز سُنی اور سواری ٹھیرالی اور فرمایا یہ کون روتا ہے اسے لاؤ اور سبب گریہ وزاری کا دریافت کرو۔ لوگ اوسے آپ تک لے آئے آپنے دیکھا کہ ایک اندہی بڑہیا ہے فرمایا اے نیک بخت تو کون ہے اور کیا چاہتی ہے اوسنے عرض کی مین زلیخا ہون جسنے آپکو اپنی جان سے زیادہ چاہا اور مال و دولت آبرو سب آپ پر سے نثار کر دی اور آپ مجھے پہچانتے بھی نہین۔ اور پھر اوسنے بیان شروع کیا

...ا اوسنے ایسا تو ہے بے خبر	کہ مطلق نہین تجکو میری خبر	کیا پھر طماچون سے منہ اپنا لال
...ا تجکو میرا نہین کچھ خیال	لگی رو کے کہنے کہ وا حسرتا	مری او سیہ مین جو نہین جانتا
زلیخا ہون مین تیری غم مبتلا	کیا جان و تن مین نے تجھپر نثار	خریدا تجھے دیکے سب مال و زر
تجھے میری ابتک نہین کچھ خبر	کیا واسطے تیرے تاراج راج	ترے سر پہ شاہی کا ہی آج تاج
لگی تجھسے تھی جب سے دلگی تو	پنہائی تجھے دامن پوشاک سو	کیے فرش قالین تیرے لیے
بتا کیسے آرام مین نے لیے	نہ اسپر بھی تجکو مری ہو خبر	ستم ایسے للہ مجھپر نہ کر

زلیخا کا یہ حال دیکھکے جناب یوسف علیہ السلام کو سخت عبرت ہوئی اور آپنے نہایت افسوس کیا فرمایا اے زلیخا تیرا حسن و جمال کیا ہوا۔ عرض کی آپکے غم مین سب پامال ہوگیا۔ پوچھا تیرے قد کو کیا ہوا۔ عرض کی بار غم سے بیٹھکر خم ہوگئی۔ پہر آپنے فرمایا اے زلیخا تیری آنکھون کو کیا ہوا گذارش کی آپکے غم مین روتے روتے پلکین جھڑ گئین نور جاتا رہا اندہیری ہے آپنے اوسکے حال پر نہایت افسوس کیا اور حکم دیا کہ اسے ہمارے گھر مین پونہچا دو خدام نے فورا تعمیل کی۔ جب آپ سیر سے فارغ ہوکے واپس آئے تو اوسے بہول گئے۔ پہر جبرئیل علیہ السلام نے آپکو یاد دلایا اور کہا کہ زلیخا سے غافل نہو جیسے یہ سنتے ہی آپنے زلیخا کو یاد فرمایا اور خود ایک کرسی پر جلوہ گر ہوئے۔ زلیخا نے حاضر ہوکر سلام کیا اور عرض کی کہ اب میرے حال زار پر رحم فرمائیے اور میری دلی آرزوئین پوری کیجیے اب مین آپکے دادا حضرت ابراہیم خلیل اللہ کے پروردگار پر ایمان لائی ہون اور اوس پاک پروردگار کی وحدانیت کا دل سے اقرار کرتی ہون۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسکے حال پر نہایت مہربانی کی اور فرمایا کہ اے زلیخا غم نکر انشاء اللہ اپنی مراد دلی جلد تو پائیگی۔ اب یہ کہہ کہ تیری اصلی تمنا اور آرزو کیا ہے۔ عرض کی کہ آرزوؤن کا حال نہ پوچھیے صدہا آرزوئین ہین بیان کرنے ڈرتی ہون مگر چار باتین عرض کرتی ہون اگر قبول ہون تو زہے نصیب۔ جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اے زلیخا جو کچھ تمہاری آرزو ہو بیان کرو

زلیخا نے پروردگار سے تمہارے لیے دعا کردن۔ زلیخا نے عرض کیا کہ اول یہ تمنا ہے
کہ آپ میرے واسطے دعا کیجیے کہ میری آنکھوں کو خداے تعالے روشن کرے اور تاریکی
دور فرمائے تا کہ آپکے جمال جہان آرا کو دیکھ کے سوز جگر و دود دل پُر درد مسرور ہو۔ جناب
یوسف علیہ السلام نے زلیخا کے کہنے سے دعا کی اللہ تعالے نے اپنے فضل سے برکت
آپکی دعا کے فوراً زلیخا کو نور بصر مرحمت فرمایا اور اوسکی آنکھیں روشن ہوگئیں۔ آپکے دیدار
سے دل کا سرور آنکھوں کا نور دونا ہوا شکر پروردگار بجا لائی اور نہایت خوش و خرم ہو کے
التماس کی کہ دوسری آرزو یہ ہے کہ جو جوانی اور حسن و جمال پروردگار عالم نے مجھے پہلے
مرحمت فرمایا تھا اوتنا ہی بلکہ اوس سے زیادہ اب عنایت ہو۔ آپنے اوسکے حال پر رحم
فرما کے پھر درگاہ پروردگار میں دعا کی باری تعالے نے قبول فرمائی۔ زلیخا مثل ماہ چہاردہ
درخشان نہایت خوبصورت حسین نوجوان ہوگئی۔ جناب یوسف علیہ السلام نے اوسکا حسن مشاہدہ
کر کے منہ پھیر لیا کہ دل میں کچھ خیال نہ آنے پائے۔ زلیخا نے بارگاہ حق تعالے میں سجدۂ شکر
ادا کیا اور آپکا نہایت شکریہ ادا کر کے گذارش کی کہ تیسرا مقصد اور اصلی مطلب یہ ہے کہ آپ
اپنی خدمت سے اب مجھے سرفراز کیجیے اور اپنے نکاح میں لا کے مجھے آبرو اور عزت دیجیے
حضرت یوسف علیہ السلام اس سوال کے سننے سے متفکر ہوئے اور آپنے سر جھکا لیا کہ
اتنے میں جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ کس اندیشے میں ہیں پروردگار فرماتا ہے
کہ اسکی یہ عرض بھی قبول کرو کیا تمہیں معلوم نہیں کہ تمہاری دعا سے یہ حسن و جوانی زلیخا کو
ہمنے کسواسطے دی ہے یہ صرف تمہارے لیے ہے پھر کیا وجہ ہے اور اسمیں کیا برائی
ہے کہ تم متفکر ہو۔ آپنے عرض کی کہ اے پروردگار میں اسوجہ سے اندیشے میں تھا کہ میں آ
اپنی مرتبہ جانتا تھا حکم ہوا کہ اب یہ اوس حال پر نہیں ہمنے اسکو بدل دیا حسن و جوانی دی
اب کچھ فکر کی بات نہیں تم اسے اپنی خدمت سے محروم نہ رکھو۔ الغرض جناب یوسف
علیہ السلام نے جب اوسے دیکھا تو اوسکے حسن و جمال خداداد نے اپنا شیفتہ و فریفتہ بنا لیا۔

ہوا حسن پہلے سے اوسکا دو چند	فروزاں ہوئی مہ سے بھی چار چند	ہوئی حسن میں تھی جنت کی حور
کہ تھا حسن اوسکا خداداد نور	نہ آنکھوں نے دیکھا نہ کانوں سُنا	اُسے دیکھ حوروں نے سر کو دُھنا
اوسے دیکھ یوسف ہوئے بیقرار	زلیخا کی اُلفت ہوئی بیشمار	ہوئی شمع روشن پہ لاکھوں کی
جو تھی تیرگی دل سے وہ دور کی	پھر اک روز روح الامین نے براہ	کیا آکے دونوں کا عقدِ نکاح

جب زلیخا اپنے جملہ مقاصد سے کامیاب ہوئی تو اوسنے کہا کہ جو تھی آرزو میری یہ ہے کہ میرے واسطے دعا فرمائیے کہ پروردگار اپنی محبت مجھے عطا کرے حضرت یوسف علیہ السلام نے دعا کی حق تعالے نے قبول فرمائی۔ القصہ جناب یوسف علیہ السلام زلیخا سے نہایت محبت رکھتے تھے اور جو محبت کہ آپسے زلیخا نے ابتدا مین کی تھی اب آپ اوس سے زیادہ زلیخا سے محبت کرنے لگے اور زلیخا نے ایک مکان علحدہ اپنے لیے خاص کیا شب و روز اوسمین رہتی تھین اور یاد خدا کیا کرتی تھین سوا اسکے کوئی بات اچھی نہ معلوم ہوتی تھی اور جسقدر جناب یوسف علیہ السلام اونکی خواہش کرتے تھے اوسیقدر او نکو عبادت مین زیادہ مشغول پاتے تھے اور زلیخا کی محبت آپکے دل مین زیادہ ہوتی جاتی تھی۔ ایک روز کا ذکر ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام زلیخا کے پاس تشریف لے گئے اور فرمایا کہ اے زلیخا جسطرح تو میرے لیے پہلے بے قرار تھین آج مجھے بھی ویسی ہی بے قراری ہے۔ زلیخا نے گذارش کی کہ اب تو سوا ے عبادت پروردگار کے کوئی بات اچھی نہین معلوم ہوتی آپنے کہا اے زلیخا میرا وہی حال ہے جو حال تمہارا اوس روز تھا جب تم مجھے منزل ہفت خانہ مین لے گئی تھین۔ زلیخا نے آپکا کہنا نہ مانا اور چاہا کہ وہان سے اوٹھ جائین آپنے اونکا دامن پکڑا اور زلیخا نے دامن کھینچا یہانتک کہ کرتہ زلیخا کا پھٹ گیا۔ زلیخا نے کہا اب اس معاملہ مین مین اور آپ برابر ہوئے ایک دن وہ تھا کہ مین نے بباعث جوش الفت آپکا دامن مبارک کھینچا تھا ایک دن یہ ہے کہ آپنے مجھے محبت سے سرفراز فرمایا اور بیشک یہ میرے پروردگار کا احسان عظیم ہے کہ مین جب اوسپر ایمان لائی اوسنے میری سب مرادین پوری کین اور

عزیز مہربان اپنی عبادت کا خداوند عالم نے مجھے وہ شوق و ذوق مرحمت فرمایا کہ دو جہان سے مستغنی کر دیا۔ اب مجھے سواے عبادت کے کسی بات مین لطف نہین اور مین اپنے پروردگار کی نہایت شکر گذار ہون کہ میرا دامن عصمت آجتک ہر طرح کے لوث سے پاک ہی باوجودیکہ عزیز مجھے اپنی جان سے زیادہ عزیز رکھتا تھا مگر مجھے خبر نہین کہ وہ عورت تھا یا مرد۔ اور ساری عمر آپکے غم فراق مین کاٹی بہانتک کہ پروردگار نے اب مجھے مہر کی سے

گیا پھر زلیخا نے شکر آلہ یا	کہ سرزد نہ مجھسے ہوا کچھ گناہ	محبت مین تیری مین روتی رہی
سدا جان اپنی مین کھوتی رہی	ترا دین مین نے کیا اختیار	ہوا مجھسے راضی مرا کردگار

جناب یوسف علیہ السلام اوسکے ایمان لانے اور عبادت خدا مین مشغول رہنے سے نہایت خوش ہوئے اور فرمایا کہ اے زلیخا جیسا تمنے میرے واسطے ایک مکان شاہانہ بنا کے اوسکا نام بیت العبادت رکھا تھا اب مین بھی تمہارے واسطے ایک عمدہ مکان عبادت خدا کے لیے طیار کراتا ہون جسکا نام بیت العبادت رکھونگا۔ تم اوسمین نہایت آرام و اطمینان سے عبادت پروردگار مین مشغول رہنا۔ الغرض حضرت یوسف علیہ السلام اور زلیخا دونون مین اسقدر محبت ہوئی کہ ایک دوسرے کے عاشق ہوگئے۔ اللہ تعالے نے اپنے فضل و احسان سے دونون کو سرفراز کیا اور زلیخا سے جناب یوسف کے گیارہ فرزند پیدا ہوئے۔ اب جناب یوسف علیہ السلام کے بھائیون کا حال سنیے۔ کہ تمام مصر کے لوگ جناب یوسف علیہ السلام کے فیض عام اور خلق تام سے بندۂ بیدام ہوگئے تھے اور ہر ایک آپکا ثناگو اور مدح خوان تھا وہان کے باشندے کہتے تھے کہ آجتک ایسا بادشاہ حلیم و کریم لئیق و خلیق نہ دیکھنے مین آیا اور نہ سنا گیا۔ علاوہ مصر کے اور دیار و امصار کے جو قافلے آتے تھے آپکے فیض سے بہرہ یاب ہوکے ملکون آپکے اوصاف کا تذکرہ کرتے اور لوگون کو آپکا مشتاق بناتے تھے خصوصاً کنعان اور شام کے قافلے جب مصر سے سرفراز اور کامیاب ہوکے آتے تھے تو ہر مقام اور ہر بازار مین آپکے تذکرے کرتے اور آپکے انعام و اکرام اور مہمان نوازی

کی تعریفین کرکے لوگون کو خوش کرتے تھے۔ اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا دولتخانہ شہر کنعان مین ایسے مقام پر تھا کہ ہر ایک قافلہ ادہر سے گذرتا تھا۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام قافلے والون سے سنتے تھے کہ عزیز مصر مہمانون پر نہایت مہربانی فرماتا ہے اور بڑا کریم النفس حلیم اور نہایت عقیل و فہیم نیک سیرت خوبصورت تمام اوصاف پسندیدہ کا جامع ہے تو آپ خیال فرماتے تھے کہ بیشک وہ کوئی عارف باکمال ہے اور آپکو یہ نہ معلوم تھا کہ اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل و کرم سے آپکے فرزند دلبند کو شاہی مصر کی مرحمت کی ہے اور جناب یعقوب علیہ السلام حضرت یوسفؑ کے اوصاف سنتے سنتے آپکے مشتاق تھے اور فرماتے تھے کہ اگر مجھہ مین قوت ہوتی تو مین ایسے شخص کی ملاقات کے لیے ضرور جاتا اور حضرت یوسف علیہ السلام فراق پدر مین ہمیشہ غمگین اور محزون رہتے تھے اور اپنے پروردگار سے دعا کیا کرتے تھے کہ اے پروردگار تونے مجھپر بڑا فضل و احسان کیا مجھے ہر پریشانی اور تکلیف سے نجات دیکے مرتبۂ شاہی کو پونچایا اب تیرے فضل و کرم سے اُمیدوار ہون کہ مجھے میرے باپ کے دیدار سے سرفراز فرما۔ اللہ تعالےٰ نے آپکی دعا قبول کی اور اوسکے اسباب یون ظاہر فرمائے کہ جب تمام کنعان مین شاہ مصر کے فیض و سخاے شہرۂ عام پایا اور اثر قحط نے مخلوقات کنعان کو بہت ستایا وہان کی مخلوقات قحط کے باعث پریشان و حیران ہوئی اور اولاد یعقوب علیہ السلام بھی اس بلا سے سرگشتہ و نالان ہوئی مواشی وغیرہ ہلاک ہوئے شب و روز کے غم و اندوہ سے سینے چاک ہوئے تو حضرت یعقوبؑ کے سب فرزند آپکے پاس آئے اور نہایت عجز و زاری سے یہ کلمہ زبان پر لائے کہ والد بزرگوار ایک تو آپ مدت دراز سے ہمسے ناراض ہین بات تک نہین فرماتے اس صدمے سے ہم نہایت غمگین تھے دوسرے اب قحط نے ایسا عاجز و لاچار کیا ہے کہ جینے سے تنگ ہین للہ ہمارے لیے دعا کیجیے کہ اللہ تعالےٰ ہمین رزق وافر عطا فرمائے اور ہماری خطا معاف کیجیے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مین بھی

بادشاہ مصر کی بہت تعریف سُنی ہے کہ وہ نہایت مہمان نواز اور فیاض ہے تم اوسکے
پاس جاؤ تو یقین ہے کہ تمہین فائدہ ہو۔ صاحبزادون نے گذارش کی ہمنے بھی ایسا ہی سُنا
ہے آپکی اجازت ہو تو جائین مگر ہم لوگ تو قحط کے مارے ننگے بھوکے اسقدر استطاعت
بھی نہین رکھتے کہ دربار شاہی مین کوئی تحفہ لے کے جائین اور لوگ جو جاتے ہین عمدہ
عمدہ تحفے لیجاتے ہین اور وہان سے مال و دولت لاتے ہین۔ ہم خالی ہاتھ جائینگے
تو ہمین کون پوچھیگا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اوس بادشاہ مین بڑا وصف
تو یہی ہے کہ غریبون کے ساتھ بہت سلوک کرتا ہے اور اونسے کچھ نہین لیتا اور اگر کچھ
قدرے قلیل لیتا ہے تو بہت کچھ دیتا ہے۔ خلاصہ یہ کہ وہ سب مصر جانے پر آمادہ ہوئے
تو حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ تم دسون جاؤ اور بنیامین کو میرے پاس چھوڑ
جاؤ۔ پھر آپنے سبکو ایک ایک اونٹ دیا اور تجارت کے واسطے کچھ اون رنگین اور پنیر
وغیرہ اونکے ہمراہ کیا اور ایک اونٹ مال تجارت کا بنیامین کے نام سے اونکے سپرد کیا اور
آداب و قواعد بادشاہانہ اونہین بتلا کے رخصت کیا اور یہ سب جانب مصر روانہ ہوئے
اب مصر کے وارد و صادر کی حالت اور اونکے لیے جو انتظام مقرر تھا اوسکا حال سنیے کہ جناب
یوسف علیہ السلام نے مسافرون کے قیام کے واسطے عمدہ عمدہ مکانات طیار کرائے تھے
اور شہر کے ہر دروازے پر کچھ لوگ مقرر کیے تھے کہ وہ ہر قافلے اور مسافر کے جمیع حالات
مع نام و نشان و حسب و نسب و اقسام مال تجارت وغیرہ قلمبند کر کے آپکے پاس بھیجدیتے
تھے اور اونمین سے جس شخص کو آپ طلب فرماتے تھے اوسے حاضر کرتے تھے۔ جب
فرزندانِ جناب یعقوب علیہ السلام مصر کے دروازے پر پونہچے تو نگہبانون نے اول تو
انکو نہایت بزرگ اور جلیل القدر دیکھ کے سلام کیا پھر اپنے معمول کے موافق سب حالات
پوچھے اِنہون نے کہا تمکو اس امر سے کیا کام اونہون نے جواب دیا کہ ہم اسیواسطے اس
دروازے پر مامور ہین۔ القصہ حضرت یوسف علیہ السلام کے بھائیون نے اپنے حالات

اور نام نشان اور حسب و نسب اور مدعاے سفر سب اونسے بیان کیا اور ایک مکان مین اُترے
نگہبانون نے سب قاعدہ سب حالات قلمبند کرکے شاہ مصر یعنے جناب یوسف علیہ السلام
کی خدمت مین روانہ کیے لکھا ہے کہ وہ عرضداشت ملاحظہ فرماکر آپ نہایت ملول ہوئے
اور چشم مبارک سے آنسو جاری ہوئے وزیرون نے گذارش کی کہ حضور کے ملال کا کیا
باعث ہے فرمایا یہ سب میرے وہی بھائی ہین جنھون نے مجھے کنوین مین ڈالا اور بیچا
وزیرون نے عرض کی کہ پھر ملال کا کیا باعث فرمایا اسکے دو سبب ہین ایک یہ کہ وہ سب
میری وجہ سے گنہگار رہوئے اور دوسرے یہ کہ اونکو قحط نے بُرے درجے کو پونہچایا مجھے
اونکا یہ حال سنکے ملال ہوا۔ وُزرا نے عرض کی اب آپ اونکے ساتھہ کیا سلوک کرینگے فرمایا
جو اپنے عزیزون اور قریبون کے ساتھہ سزاوار ہے۔ آپکا کلام سنکے وُزرا متحیر ہوئے اور
دل مین کہنے لگے کہ بیشک ہمارا بادشاہ اللہ کا ولی اور نبی ہے۔ پھر جناب یوسف علیہ السلام
نے نگہبانون کے نام حکم بہیجا کہ ہمارے مہمانون کو آرام سے رکھنا اور اونکی خاطر مدارات
مین ہرگز ہرگز کمی نہ کرنا۔ کھانا پینا لباس میوہ اور جس چیز کی اونکی ضرورت ہو فورًا پونہچانا
غرض تین دن تک اونکی مہمانی اور خاطرداری بخوبی کی گئی۔ اور چوتھے دن حکم ہوا کہ
اونکو ہمارے پاس لاؤ۔ اور باورچیخانے کے داروغہ کو حکم ہوا کہ ہمارے مہمانون کے لیے
وہی کھانا طیار کرو جو ہمارے واسطے طیار ہوتا ہے اور اوسی طور سے ان مہمانون کو
کھلاؤ جس طور سے ہمارے لیے انتظام کیا جاتا ہے۔ مکان اُنکی دعوت کے لیے آراستہ کیا
گیا۔ لوگ متحیر تھے کہ یاالٰہی یہ کون ہین کہ جنکے واسطے بادشاہ نے اسقدر اہتمام کیا ہے مگر
مجال دم زدن نہ تھی جو استفسار کرتے وَجَآءَ اِخْوَةُ يُوسُفَ فَدَخَلُوا عَلَيْهِ
فَعَرَفَهُمْ وَهُمْ لَهُ مُنْكِرُونَ ○ اور آئے بھائی یوسفؑ کے پھر داخل ہوئے
اوسکے پاس تو اونے پہچانا اونکو اور وہ نہین پہچانتے۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام کے
سب بھائی آئے اور اونکا سامان دعوت جو شاہانہ طور پر کیا گیا تھا دیکھکر نہایت خوش ہوئے

اور آپس مین کہنے لگے ہم بڑے خوش نصیب ہین کہ بادشاہ نے جو خاطر تواضع کسی کے
لیے نہین کی وہ آج ہمارے واسطے ہے۔ ایک نے اونمین سے کہا یہ تو سب سچ ہے
مگر کہین ایسا نہو کہ بادشاہ نے یہ سوچا ہو کہ یہ بڑے مالدار ہونگے انکی خوب خاطر کرو پھر انسے
روپیہ لو۔ یہان روپیہ پیسہ کہان۔ خدا کرے بادشاہ ناراض نہو۔ دوسرے نے کہا کہ یہان
تمہارے خیالات واہیات ہین۔ بادشاہ نے ہمارے بزرگون کے نام سنے ہین اسوجہ سے
یہ سب خاطر مدارت ہے ورنہ ہمارے پاس کیا رکھا ہے۔ تیسرے نے کہا ہان تم نے سچ کہا
مگر یہ بھی ضرور ہے کہ ہم لوگون سا جوان خوشرو خوش وضع اگر اس شہر مین تلاش کرو تو
ڈھونڈھے نہ ملیگا اور اسی وجاہت ظاہری کے باعث سے بادشاہ نے یہ اکرام کیا ہے
چوتھے نے کہا کہ تم کیا کہتے ہو بادشاہ نے ہم لوگون کو غریب فقیر واجب الرحم سمجھ کے یہ توقیر
کی ورنہ بادشاہ کو تمہارے مال اور حُسن و شرافت کی کیا پرواہ ہے۔ حضرت یوسف علیہ
السلام علیحدہ ایک مکان مین بیٹھے تھے یہ بیان سنکے آبدیدہ ہوئے اور بہت افسوس کیا
اور وہ سب وہان سے اوٹھاکر بادشاہ کی خدمت مین حاضر کیے گئے۔ تو بادشاہ یعنے جناب
یوسف علیہ السلام نے ان سب کو پہچانا اور ان دسون نے حضرت یوسف کو مطلق نہ پہچانا
اور انکے نہ پہچاننے کے کئی سبب تھے اوّل یہ کہ ایک عرصہ دراز قریب چالیس برس کے
گذر گیا تھا اور بھائیون نے جناب یوسف کو ایام طفلی یعنے بارہ برس کے سن مین چھوڑا تھا
اور اب جو آپکو دیکھا تو ایک بادشاہ جلیل القدر لباس بادشاہی سے آراستہ تاج مکلل سر پر رکھے
تخت جواہر نگار پر جلوہ افروز پایا۔ پھر کیونکر پہچان سکتے تھے۔ دوسرے یہ کہ جناب یوسف
علیہ السلام چلمن کے اندر نقاب پوش بیٹھے تھے اور یہ سب باہر تھے اسوجہ سے نہ پہچانا
تیسرے یہ کہ بوجہ معصیت کے انکے دیدۂ دل سیاہ ہو گئے تھے یہ کیونکر پہچان سکتے تھے
چوتھے یہ کہ اونکو اس امر کا وہم و گمان ہی نہ تھا کہ جناب یوسف علیہ السلام مرتبۂ شاہی سے
شرف یاب ہونگے جو وہ بنظر شناخت آپکو دیکھتے۔ القصہ جب بھائیون نے بادشاہ کو دیکھا اور

نہ پہچانا تو حسب دستور آداب بجالائے اور سلام کیا۔ بادشاہ نے جواب دیا اور نہایت مہربانی سے دریافت کیا کہ تم کون ہو۔ ان سب نے عرض کی کہ ہم شام کے باشندے ہین آپ کا نام سنکے آئے ہین۔ حکم ہوا کس لیے آئے ہو اور کیا کام ہے۔ عرض کی پریشان حال ہین ہمارے ملک مین قحط پڑا تباہ و پریشان ہوگئے آپکے فیض عام کا شہرہ جو سنتے ہین آیا ہم بھی فیضیاب ہونے کے لیے حاضر ہوئے۔ بادشاہ نے فرمایا کہ تم جاسوس تو نہین ہو کہ میرے ملک کے حالات دریافت کرکے کسی کو خبر دینے کے لیے آئے ہو۔ عرض کی معاذاللہ ہمکو جاسوسی سے کیا کام ہم سب حضرت یعقوب علیہ السلام کی اولاد ہین باعث قحط کے پریشان ہوکے یہان حاضر ہوئے۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے استفسار کیا کہ تمہارے باپ کے کَے فرزند ہین۔ عرض کی بارہ فرزند ہین مگر ایک کو بھیڑیا کھاگیا اور ایک ہمارے باپ کی خدمت مین ہے اور ہم دسون آپکے پاس حاضر ہین۔ بادشاہ نے فرمایا کہ یہان تمکو کوئی پہچانتا ہے۔ گذارش کی مصر کے لوگ ہمین نہین پہچانتے۔ فرمایا اچھا تم اپنے چھوٹے سوتیلے بھائی کو لاؤ تو ہم اوس سے تمہارے حالات پوچھین گے اوس وقت معلوم ہوجائیگا کہ تم سچے ہو یا جھوٹے۔ عرض کی اب کے ہم آئین گے تو اوسے لیتے آئین گے آپنے فرمایا کہ ہمین کیونکر یقین ہو تم مین سے ایک یہان رہے۔ ورسب جاکے اوسے لے آئین اور پہر آپنے حکم دیا کہ انسے جو کچھہ ملے لے لو اور غلہ جسقدر مانگین دیدو۔ خدام نے حسب فرمان شاہی جو کچھہ اونھون نے دیا لے لیا اور ہر ایک کے لیے ایک ایک اونٹ غلے کا بار کرادیا۔

وَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ۔ اور جب طیار کردیا انکے لیے اونکا اسباب۔ یعنے جب حضرت یوسف علیہ السلام نے اونکی روانگی کا سامان طیار کرادیا اور دسون اونٹ غلے سے لدوادیے تو اونھون نے کہا ہمارے پاس ایک اونٹ ہمارے اوس بھائی کا بھی ہے جسے ہم اپنے باپ کی خدمت مین چھوڑ آئے ہین وہ بھی بار کرادیجیے۔ فرمایا ہم آدمیون کے شمار سے دیتے ہین اونٹون کے شمار سے کچھہ کام نہین۔ جب اونھون نے بہت منت کی تو

قَالَ ائْتُونِي بِأَخٍ لَّكُم مِّنْ أَبِيكُمْ ۚ کہا لے آؤ میرے پاس ایک بھائی جو تمہارے
باپ کی طرف سے ہے۔ یعنے اپنے چھوٹے بھائی کو جو دوسری مان سے ہے میرے پاس
لے آؤ تو مین اوسکے لیے بھی غلہ دون۔ أَلَا تَرَوْنَ أَنِّي أُوفِي الْكَيْلَ وَأَنَا خَيْرُ
الْمُنزِلِينَ ○ کیا تم نہین دیکھتے ہو کہ مین پوری دیتا ہون بھرتی اور خوب طرح اُتارتا ہون
یعنے تم تو دیکھتے ہی ہو کہ مین ہر ایک کو پورا پیمانہ دیتا ہون اور اپنے مہمانون کی بڑی
خاطر مدارات کرتا ہون اور اونکے ساتھ احسان کرنا بہتر سمجھتا ہون۔ فَإِن لَّمْ تَأْتُونِي
بِهِ فَلَا كَيْلَ لَكُمْ عِندِي وَلَا تَقْرَبُونِ ○ پھر اگر اوسکو نہ لائے میرے پاس
تو بھرتی نہین تمکو میرے نزدیک اور میرے پاس نہ آؤ۔ یعنے اگر تم اپنے اوس بھائی
کو نہ لاؤ گے تو مین تمہین بھی غلہ نہ دونگا اور میرے پاس آنے پاؤ گے بلکہ میری ولایت
مین بھی قدم نہ رکھنا۔ قَالُوا سَنُرَاوِدُ عَنْهُ أَبَاهُ وَإِنَّا لَفَاعِلُونَ ○ بولے
ہم خواہش کرینگے اوسکی باپ سے اور البتہ ہمکو کرنا۔ یعنے اوسکے لانے کے لیے ہم اپنے
باپ سے درخواست کرینگے اور اپنے اِمکان بھر کوشش مین دریغ نہ کرینگے کیونکہ ہمکو تو
یہ کام کرنا ہی ہے اور ہم آپسے وعدہ کرکے چلے ہین کہ اوسے ضرور لائینگے اور اسی
واسطے اپنے بھائی شمعون کو چھوڑے جاتے ہین۔ وَقَالَ لِفِتْيَانِهِ اجْعَلُوا
بِضَاعَتَهُمْ فِي رِحَالِهِمْ اور کہدیا خدمتگارون کو اپنے رکھدو اونکی پونجی اونکے
بوجھون مین۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے خدمتگارون یا غلامون کو حکم
دیا کہ جو کچھ انسے لیا ہے غلے کے بدلے مین وہ بھی ان سب کے بوجھون مین رکھدو۔
اس سے آپکا مطلب یہ تہا کہ اونسے غلے کے دام نہ لین۔ یا یہ مقصد تہا کہ پریشان وحیران
ہین انکا مال واپس دینا چاہیے تاکہ راستے مین زادِ راہ کے کام آئے اور تکلیف نہ اوٹھائین
وقت ضرورت اوس سے کام نکلے یا یہ خیال آپنے کیا کہ بھائیون سے قیمت لینا اچھا نہین
یا اس باعث سے لَعَلَّهُمْ يَعْرِفُونَهَا إِذَا انقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمْ لَعَلَّهُمْ

یَرْجِعُوْنَ ○ کہ شاید اوسکو پہچانین جب پھر کر جائین اپنے گھر شاید وہ پھر آوین یعنے
جب وہ اپنے گھر پونہچین گے اور اپنے مال مین اوس پونجی کو پائین گے جو اونھون نے
غلے کے بدلے دی تھی تو بخیال دیانت اور امانت کے واپس آئینگے اور چھوٹے بھائی
کو بھی لیتے آئین گے یا باپ اونکو تاکید کر کے بھیجین گے کہ یہ غلے کی قیمت جو سہو سے بیان
چلی آئی ہے اسے بادشاہ کے پاس پونہچا آؤ۔ القصہ فرزندان جناب یعقوب علیہ السلام
بادشاہ یعنے حضرت یوسف کے فرمان کو منظور کر آپسے رخصت ہو جانب شام روانہ ہوئے
راستے مین شیطان نے آگھیرا اور چاہا کہ بہکائے۔ مگر فضل پروردگار سے فرشتون نے اوسے
بھگا دیا اور یہ سب شر شیطان سے محفوظ رہے اور کنعان مین داخل ہوتے اپنے والد ماجد
کے پاس حاضر ہوکے سلام عرض کیا او کہنے لگے اے والد عزیز مصر نہایت باتمیز اور اچھا
حاکم ہے ہمنے تو آجتک ایسا خلیق حاکم نہین سنا۔ غریبون پر بہت رحم کرتا ہے اور بہت مروت
خوف خدا رکھتا ہے پہلے اوسنے خیال کیا کہ ہم جاسوس ہین مگر جب ہمنے آپکا نام لیا اور یوسف علیہ السلام
کا قصہ کہا تو آپکا حال سنکے نہایت غمگین ہوا اور ہمارے کلام کو اوسنے جھوٹ خیال کر کے
ہمکو حکم دیا کہ تم اپنے چھوٹے بھائی کو لاؤ تو ہم اوس سے سب حال پوچھین او تمہارے
کہنے کا یقین ہو لیکن اوسنے ہمارے ساتھ ایسے سلوک کیے کہ اگر ہمارا حقیقی بھائی بھی ہوتا
تو ایسا سلوک نکرتا اور باقی حال اس آیت شریف سے ظاہر ہے فَلَمَّا رَجَعُوْٓا اِلٰٓی
اَبِیْھِمْ قَالُوْا یٰٓاَبَانَا مُنِعَ مِنَّا الْکَیْلُ فَاَرْسِلْ مَعَنَآ اَخَانَا نَکْتَلْ وَاِنَّا لَہٗ
لَحٰفِظُوْنَ ○ پھر جب پھر گئے اپنے باپ کے پاس بولے اے باپ بند ہوئی ہمسے بھرتی
سو بھیج ہمارے ساتھ بھائی ہمارا کہ بھرتی لائین اور ہم اوسکے نگہبان ہین۔ یعنے جب وہ
اپنے باپ کے پاس آئے اور حضرت یوسف علیہ السلام کے احسانات بیان کر چکے تو کہنے
لگے اے والد بزرگوار اب تو ہماری آس ٹوٹ گئی کیونکہ بادشاہ نے فرما دیا ہے کہ تم ابکے
آنا تو ہمارے پاس اپنے چھوٹے بھائی کو لیتے آنا تاکہ ہم تمسے خوش ہون اور اوس کے

واسطے بھی غلہ دین اور اوسنے یہ بھی کہدیا ہے کہ اگر تم اپنے چھوٹے بھائی کو نہ لاؤ تو میری ولایت مین ہرگز نہ آنا اور نہ مین تمہین کچھ دونگا۔ اور اسی وعدے کے لحاظ سے شمعون کو ہم وہان چھوڑ آئے ہین۔ پس آپ مہربانی فرماکے ہمارے ساتھ ہمارے بھائی کو بھیجدیجیے کہ ہم اپنے واسطے اور اوسکے واسطے غلہ لائین اور آپ اوسکے بھیجنے مین اندیشہ نہ کیجیے کہ ہم اوسے بہت حفاظت سے لے جائینگے اور غلہ لے کے مع اپنے چھوٹے بھائی اور شمعون کے جلد تر خوش و خرم آپکی خدمت مین حاضر ہونگے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ بادشاہ کو تمہارے بھائی کا حال کیونکر معلوم ہوا عرض کی جب اوسنے ہمین جاسوس بنایا تو ہمنے بیان کیا کہ ہم حضرت یعقوب علیہ السلام کے بیٹے ہین پھر اوسنے پوچھا کہ تمہارے باپ کے کَے بیٹے ہین ہمنے بیان کیا کہ بارہ تھے اونمین سے ایک کو بھیڑیا لے گیا اور ایک ہمارے باپ کے پاس ہے اور ہم دس بھائی آپکے پاس حاضر ہین تب اوسنے کہا کہ تم اوسے لاؤ تو ہم اوس سے سب حال پوچھینگے اسواسطے ہم آپسے کہتے ہین کہ ہمارے بھائی کو ہمارے ساتھ کردیجیے قَالَ هَلْ اٰمَنُكُمْ عَلَيْهِ اِلَّا كَمَآ اَمِنْتُكُمْ عَلٰٓى اَخِيْهِ مِنْ قَبْلُ ؕ کہا مین اعتبار کرون تمہارا اوسپر مگر وہی جیسا اعتبار کیا تھا اوسکے بھائی پر پہلے۔ یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اپنے فرزندون کی بات سنکے اونہین جواب دیا کہ مین تمہین کیونکر امانت دار جانون کیونکہ اس سے پہلے ہی تم امانت دار بنکے میرے پیارے یوسف کو لے گئے تھے اور اوسے کھو آئے جسکے غم مین میرا ابتک جگر چاک ہے اب مجھے تمہارا اعتبار نہین اور تم کیا حفاظت کروگے فَاللّٰهُ خَيْرٌ حِفْظًا وَّهُوَ اَرْحَمُ الرّٰحِمِيْنَ ۝ سو اللہ بہتر ہے نگہبان اور وہی ہے سب مہربانون سے زیادہ مہربان یعنے اللہ تعالے بہت بڑا حافظ اور نگہبان ہے اور مین اوسی پر بھروسا اور توکل کرتا ہون اور مین نے اپنے سب کام اوسی کے سپرد کیے ہین اور وہی بہت بڑا رحم کرنے والا ہے اور اپنے فضل و کرم سے اوسکی حفاظت کریگا اور مجھے دو فرزندون

کے غم مین مبتلا نہ کریگا۔ جب حضرت یعقوب علیہ السلام نے اللہ تعالےٰ پر کامل بہروسہ کیا تو اللہ تعالےٰ نے فرمایا کہ قسم ہے مجھے اپنے عزت وجلال کی کہ مین تیرے دونون فرزندون کو تجھسے ملاؤنگا۔ القصہ فرزندان یعقوب علیہ السلام جب اپنے والد حضرت یعقوب سے اسقدر حالات اور حاجات بیان کر چکے تو اپنے اونٹون کے بار کہولنے لگے وَلَمَّا فَتَحُوا مَتَاعَهُمْ وَجَدُوا بِضَاعَتَهُمْ رُدَّتْ إِلَيْهِمْ اور جب کھولی اونھون نے اپنی چیز بست پائی اپنی پونجی کہ پہر آئی اونکی طرف یعنے جب اونھون نے اپنے اونٹون کے بار کھولے اور سب اسباب دیکھا تو ایک تھیلے مین وہ پونجی بھی نظر پڑی جو بادشاہ کو دیکے اوسکے بدلے مین غلہ لائے تھے اوسے دیکھکے متحیر ہوئے قَالُوا يَا أَبَانَا مَا نَبْغِي هَٰذِهِ بِضَاعَتُنَا رُدَّتْ إِلَيْنَا وَنَمِيرُ أَهْلَنَا وَنَحْفَظُ أَخَانَا وَنَزْدَادُ كَيْلَ بَعِيرٍ بولے اے باپ ہمارے جو ہم مانگتے مین یہ پونجی ہماری پہیر دی ہے ہکو اور رسد لائین ہم اپنے گہر کو اور خبرداری کرین اپنے بھائی کی اور زیادہ لیوین بھرتی ایک اونٹ کی۔ بیٹے کہنے لگے اے والد ماجد اب جو ہم چاہتے ہین وہ ہمین دیجیے ہمارے بہائی کو ہمارے ساتھ کیجیے اس سے زیادہ احسان کرنے والا ہمین کون ملیگا دیکھیے بادشاہ نے ہکو غلہ بھی دیا اور ہماری پونجی بھی پہیر دی۔ اب ہمارے لیے یہی بہتر ہے کہ ہم دوبارہ بادشاہ کے پاس جائین اور اپنے لوگون کے لیے کہانا لائین اور اپنے بہائی کو کمال حفاظت سے لے جائین تاکہ ایک اونٹ بہر زیادہ غلہ لائین ذَٰلِكَ كَيْلٌ يَسِيرٌ یہ بھرتی آسان ہے یعنے بادشاہ کے نزدیک ایک اونٹ غلہ زیادہ دینا کوئی بڑی بات نہین ہے کیونکہ وہ بادشاہ بڑا سیرچشم ہے اور یہ پیمانہ تھوڑا ہے۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اسمین کوئی بات ضرور ہے۔ یہ نہ سمجھو کہ پونجی پہیر دی ہے بلکہ اس بات مین تمہارا امتحان بھی ہے تمکو لازم ہے کہ وہان جاؤ تو فوراً یہ مال واپس دو۔ فرزندون نے عرض کی

بھائی کو ساتھ بھیجے تو ہم جائیں قَالَ لَنْ اُرْسِلَهٗ مَعَكُمْ حَتّٰى تُؤْتُوْنِ مَوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ لَتَاْتُنَّنِیْ بِهٖۤ اِلَّاۤ اَنْ یُّحَاطَ بِكُمْ۔ کہا ہرگز نہ بھیجونگا اوسکو ساتھ تمہارے یہان تک کہ دو مجھکو عہد خدا کا کہ البتہ پونچا دوگے اوسے میرے پاس۔ مگر یہ کہ گھیرے جاؤ تم سارے۔ یعنے جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ مین بنیامین کو ہرگز ہرگز تمہارے ساتھ نہ بھیجونگا کیونکہ مجھے تمہارا اعتبار نہین رہا۔ مگر اس طورسے کہ تم مجھسے ساتھ ذکر خدا کے اس بات کا عہد کرو کہ تم اوسے نہایت حفاظت سے میرے پاس لے آؤگے اور ایک روایت مین ہے کہ مراد ذکر خدا سے قسم ہے یعنے تم خدا کی قسم کھا کے عہد کرو کہ ہم بنیامین کو نہایت حفاظت سے مصر تک لیجائینگے اور اوسی طرحسے آپ تک پونچا دینگے تو مجھے تمہارے کہنے کا یقین آئے اور بنیامین کو تمہارے ساتھ کردون۔ ہان اوس صورت مین مجبوری ہے کہ تم سب کسی بلا مین گھر جاؤ یا کوئی سخت مصیبت تم سب کو پیش آئے کیونکہ اس حال مین تمہارا قصور نہین۔ اون سب نے قسم کھائی اور عہد کیا کہ جب تک ہماری جان سلامت ہے انشاء اللہ تعالے بنیامین کا دل سے خیال رکھینگے اور اوسے مطلق تکلیف نہونے پائیگی۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھ تمنے بیان کیا ہے یہی عہد مجھے لکھدو۔ پھر اون سب نے اپنے بیان کے موافق اقرارنامہ لکھا اور دستخط کیے سیودا ضامن ہوا فَلَمَّاۤ اٰتَوْهُ مَوْثِقَهُمْ قَالَ اللّٰهُ عَلٰى مَا نَقُوْلُ وَكِیْلٌ۝ پھر جب دیا اوسکو عہد سب نے بولا ذمہ اللہ کا ہے جو باتین ہم کہتے ہین۔ یعنے جب اون سب نے آپکے سامنے اقرارنامہ پیش کیا تو آپنے فرمایا کہ یہ جو کچھ مین نے کہا اور تمنے کیا اسے اللہ تعالے دیکھتا ہے اور وہی بہت بڑا کفیل اور نگہبان ہے۔ آپنے موافق حکم شرع کے اسباب ظاہری پختہ کرلیے اور اللہ پر بھروسا کیا۔ اور بنیامین کو اونکے ساتھ کردیا۔ جب وہ سب چلنے کو طیار ہوئے تو آپنے نصیحت کی وَقَالَ یٰبَنِیَّ لَا تَدْخُلُوْا مِنْۢ بَابٍ وَّاحِدٍ وَّادْخُلُوْا مِنْ اَبْوَابٍ مُّتَفَرِّقَةٍ اور کہا اے بیٹو

نہ داخل ہونا ایک دروازے سے اور ٹہیوکئی دروازون سے جدا جدا۔ حضرت یعقوب
نے فرمایا کہ شہر مصر مین جاؤگے تو ایک دروازے سے نجانا بلکہ متفرق دروازون سے
شہر مین داخل ہونا تاکہ نظر نہ لگے اور یہ اسواسطے فرمایا کہ یہ سب خوبصورت قوی ہیکل
شہرۂ دہر تھے مبادا لوگ ان سبکو دیکھین اور خوبصورتون جوانون کا مجمع دیکھکے کسی کی نظر
نہ لگجائے یا یہ لوگ بادشاہ کے مقرب ہوگئے ہین اور بادشاہ نے انکی بہت تواضع کی ہے
ایسا نہو کہ ان سب کو پہچان کے کوئی دشمن بدی کا ارادہ کرے۔ لکہا ہے کہ اوس شہر
کے پانچ دروازے تھے جناب یعقوب علیہ السلام نے بمقتضائے محبت پدری پہلے انکو
یہ نصیحت کی بعد اوسکے اپنا عجز درگاہ پروردگار مین ظاہر کیا اور فرمایا وَمَآ اُغْنِیْ عَنْكُمْ
مِّنَ اللّٰهِ مِنْ شَیْءٍ ۖ اِنِ الْحُكْمُ اِلَّا لِلّٰهِ ۖ عَلَیْهِ تَوَكَّلْتُ ۖ وَعَلَیْهِ فَلْیَتَوَكَّلِ
الْمُتَوَكِّلُوْنَ ٭ اور مین نہین بچا سکتا تمکو اللہ کی کسی چیز سے حکم کسیکا نہین مگر اللہ کے
اوسی پر مجھکو بھروسا ہے اور اوسی پر بھروسا چاہیے بھروسا کرنے والون کو۔ یعنے جناب
یعقوب علیہ السلام نے کہا کہ میری نصیحت اور محبت تمہارے حق مین اللہ کی کسی چیز سے
تمکو نہین بچا سکتی بلکہ نفع اور ضرر سب اوسکے ہاتھ ہے جو چاہتا ہے وہ کرتا ہے اور جو
چاہیگا وہ کریگا اور سب حکم اوسی کے لیے ہے کیونکہ وہ احکم الحاکمین ہے سوائے اوسکے
کسی کی حکومت نہین۔ اور مین اوسی پر بھروسا کرتا ہون وہی تمکو حفاظت سے رکھیگا اور سلامتی
سے پونہچائیگا اور پھر میرے پاس لائیگا۔ اور اوسی پر سب توکل کرنے والے بھروسا کرتے
ہین۔ پھر آپکے صاحبزادون نے عرض کی کہ ایک خط بادشاہ مصر کے نام لکھدیجیے آپنے
اونکے کہنے سے شاہ مصر کے نام ایک نامہ لکھدیا اور ایک دستار مورثی جو حضرت ابراہیم سے
پونہچی تھی بطریق تحفے کے یہودا اور بنیامین کے ہاتھ روانہ کی اور جب وہ سب چلے تو
آپ اونکے پونہچانے کو شجرۃ الوداع تک تشریف لے گئے اوسوقت آپ کو حضرت یوسف
کا جانا اور اپنا شجرۂ مذکور تک اونکے ہمراہ آنا یاد آگیا نہایت بے قرار ہوکے روئے اور اونکو

کو کل بخدا رخصت کیا - وَلَمَّا دَخَلُوا مِنْ حَيْثُ أَمَرَهُمْ أَبُوهُم ۚ اور جب داخل ہوئے
جس طرح سے کہا تھا اونکے باپ نے - یعنے جب یہ سب اپنے باپ سے رخصت ہوکے منزلین
طے کرتے ہوئے مصر مین پونہچے اور حسب وصیت اپنے والد بزرگوار کے علیحدہ علیحدہ دروازون
سے داخل ہوئے تو مصر کے پانچ دروازے تھے ہر دروازے سے دو دو بھائی شہر
مین گئے - اور بنیامین بوجہ ناواقفی کے شامی دروازے پر کہڑے تھے دلمین سوچتے
تھے کہ مین کہان جاؤن اور کس سے پوچھون کیونکہ وہان کی زبان آپ نہ جانتے
تھے اور نہ مصر کے باشندے آپکا کلام سمجہتے تھے اس باعث سے حیران و پریشان اپنے
اونٹ پر سوار ایک مقام پر ٹہرے ہوئے تھے - جبرئیل علیہ السلام نے آپکی یہ کیفیت حضرت
یوسف علیہ السلام سے بیان کی اور کہا کہ بنیامین شہر کے دروازے پر کہڑے ہر ایک سے
بھائیون کا پتا پوچہتے ہین مگر کوئی اونکی بات نہین سمجہتا کہ جواب دے اب تمکو مناسب ہے
کہ لباس شاہانہ اوتارو اور دوسرا لباس بدل کے بسواری شتر اونکے پاس جاؤ اور
اپنے ساتھ لاکے بہائیون سے ملادو - حضرت یوسف علیہ السلام یہ حال سُنکے رونے
لگے اور لباس شاہانہ اُتار غریبانہ پوشاک بدل اونٹ پر سوار ہو دوسرے دروازے
سے اونکے پاس پونہچے تاکہ وہ سمجہین کہ یہ شخص بھی کہین اور سے آیا ہے اور شہر مین
جاتا ہے - جب بنیامین کے قریب پونہچے تو اونہین نہایت پریشان پایا اور آپنے اپنے
بھائی کو سلام کیا چونکہ جناب یوسف علیہ السلام نقاب پوش تھے بنیامین نے آپکو نہ پہچانا
اور سلام کا جواب دیکے خاموش ہو رہے تب حضرت یوسف علیہ السلام نے زبان عبری
مین اونسے پوچھا کہ تم کون ہو کہان سے آئے ہو کیا ارادہ ہے - بنیامین نے کہا مین ملک
شام سے آیا ہون اور چونکہ میری زبان کوئی نہین سمجہتا اسوجہ سے پریشان ہون کہ کس سے
حال دریافت کرون حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ مین تمہارے ملک مین بہت
رہا ہون اور عبری زبان خوب جانتا ہون - اب تم یہ کہو کہ بے سبب تمہارا آنا کیونکر ہوا -

بنیامین نے ایک آہ سرد بھر کے کہا کہ ہمارا گھر تباہ ہوگیا اور ہم سب پریشان ہوگئے۔ اور وہ
تباہی پہر اوسوقت سے ہے جبسے ہمارا بڑا بھائی یوسف گم ہوگیا ہے۔ آپنے پوچھا اب کیا
حال ہے کہا سب رنج وغم سے پامال ہین یہ کہکے بنیامین نے بھائی کے گم ہونے اور
اپنی مصیبت پر اسقدر افسوس کیا کہ جناب یوسف علیہ السلام رونے لگے۔ اور ایک بازو بند
زرنگار یاقوت کے نگینے جڑے ہوئے تھے بنیامین کو دیا۔ اونہون نے آپسے
لے کے پوچھا کہ اسے مین کیا کرون۔ آپ اونکی ناواقفی سے ہنسے اور فرمایا کہ اسے
تم اپنے بازو پر باندہ لو اور کسی سے کہنا نہین۔ پہر حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا
اب تم کیا چاہتے ہو کہا مجھے میرے بھائیون سے ملا دیجیے آپنے فرمایا اچھا میرے ساتھ
چلو اور دونون وہان سے روانہ ہوکے مصر کے دروازے مین داخل ہوئے۔ جب
حضرت یوسف علیہ السلام اپنے مکان پر پہونچے تو دیکھا کہ سب بھائی موجود ہین بنیامین
سے کہا کہ لو دیکھو تمہارے سب بھائی موجود ہین انکے پاس جاؤ۔ یہ فرماکے آپ دوسرے
راستے سے گھر مین داخل ہوئے۔ جب بنیامین بھائیون کے پاس پہونچے تو اون سب
نے انکو خوش وخرم دیکھ کے سبب پوچھا انھون نے سب حال اپنا بیان کیا اور وہ
بازو بند دکھایا اوسے دیکھ کے سب خوش ہوئے لکھا ہے کہ وہ ایک بازوبند پچیس ہزار
دینار کی قیمت کا تھا بنیامین نے جب دیکھا کہ اوسپر سبکی نظر ہے تو اوسے توڑ کے اوسکے
یاقوت بھائیون کو بانٹ دیے اور کچھ آپ لے لیے غرضکہ وہ سب اپنے باپ کی وصیت
کے موافق مصر مین داخل ہوئے اور اللہ نے اونہین خیر وخوبی سے پہنچایا چنانچہ اس
آیت سے ظاہر ہے مَا كَانَ يُغْنِي عَنْهُم مِّنَ اللَّهِ مِن شَيْءٍ إِلَّا حَاجَةً
فِي نَفْسِ يَعْقُوبَ قَضَاهَا ۚ وَإِنَّهُ لَذُو عِلْمٍ لِّمَا عَلَّمْنَاهُ وَلَٰكِنَّ
أَكْثَرَ النَّاسِ لَا يَعْلَمُونَ ۝ کوئی نہین بچا سکتا تھا اونکو اللہ کی کسی چیز سے مگر ایک
خواہش تھی یعقوب کے جی مین سو کر چکا اور وہ تو خبردار تھا ہمارے سکھانے سے لیکن بہت لوگ خبر

نہین رکھتے۔ یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام اپنی وصیت اور نصیحت سے اپنے صاحبزادون
کو قضاء و قدر سے نہین بچا سکتے تھے مگر شفقت پدری نے مجبور کیا اور آپنے بمقتضاے محبت
صاحبزادون کو نصیحت فرمائی اور بیشک آپ علم و یقین رکھتے تھے اور صاحب معرفت تھے
کیونکہ اللہ تعالے نے آپکو بذریعہ وحی سکھایا تھا۔ لیکن اکثر آدمی آپکے علم و یقین اور مراتب
عالیہ سے واقفیت نہین رکھتے۔ وَلَمَّا دَخَلُوْا عَلٰى يُوْسُفَ اور جبکہ داخل ہوئے
یوسف کے پاس۔ یعنے جب سب بھائی حضرت یوسف علیہ السلام کے پاس حاضر ہوئے
تو آپکے مکان کی شان و شوکت اور ساز و سامان فرش و فروش تصاویر وغیرہ دیکھ کے انکے
دلون مین رعب غالب ہوا لکھا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے ایک مکان سونے کا بنوایا
تھا نہایت وسیع اور بلند اور اوسکی دیوارون پر تصویرین بنی ہوئی تھین کہین جناب یعقوب
علیہ السلام کی تصویر تھی اور کہین برادران یوسف علیہ السلام کی تصویرین اس طور سے کہ
حضرت یوسف علیہ السلام کو مارتے اور ننگے سر ننگے پاؤن کھینچے لیے جاتے ہین۔ کہین اس
حال کی تصویر تھی کہ جناب یوسف علیہ السلام یہودا کے دامن مین چھپے اور شمعون چھری لیکر
کے آپکے قتل کے لیے دوڑا تھا اور روبیل نے آپکے پینے کا پانی پھینکدیا اور رسی کنوئین
کے آگے ڈالدی۔ اور کہین یہ تصویر تھی کہ بھائیون نے آپکے کپڑے اوتار سے اور زور
و ظلم سے کنوئین مین ڈالا غرض جو جو ظلم کہ بھائیون نے حضرت یوسف علیہ السلام پر کیے
تھے وہ سب ان تصاویر سے ظاہر تھے۔ جناب یوسف علیہ السلام نے سب بھائیون کو
اوسی مکان مین طلب کیا اور یہ سب جب پہلے دروازے پر پونہچے تو دیکھا کہ اوس مکان
مین دیباے احمر کا فرش ہے اور دیوارون پر سواران جرار کی ہیبتناک تصویرین منقش
ہین پھر دوسرے دروازے پر پونہچے اور وہان کے ساز و سامان دیکھ کے حیرت زدہ
ہوگئے اسیطرح جب ساتون دروازون کا حال دیکھتے ہوئے مکان مین داخل ہوئے
تو انکے چہرے خوف و رعب سے متغیر ہوگئے تھے۔ جب مکان مین پونہچے تو دیکھا کہ بادشاہ

نقاب پوش تخت شاہی پر جلوہ افروز ہے مارے خوف کے ادہر ادہر نہ دیکھ سکے سر
جھکا دیا اور نہایت ادب سے سلام کیا۔حضرت یوسف علیہ السلام نے اونسے دریافت کیا
کہ تم کون لوگ ہو۔ انہون نے عرض کی کہ ہم کنعان کے باشندے ہین پہلے ہی آپکی
خدمت مین حاضر ہوئے تھے اور آپنے حکم دیا تہا کہ اپنے بہائی کو لے کے حاضر ہوں
اب ہم اپنے باپ سے بصد منت وزاری عہد و پیمان کرکے حسب الحکم بادشاہ اپنے بہائی
بنیامین کو لیکے حاضر ہوئے ہین۔ بادشاہ نے فرمایا کہ اچہا سب حال معلوم ہوا اب تم بیٹھو
یہ سب حسب الحکم بادشاہ فرش کے کنارے بیٹھ گئے۔ اور عرض کی کہ پہلی دفعہ جب ہم
حضور کا عطیہ غلہ لیکے یہان سے روانہ ہوئے تھے تو وہ قیمت جو ہمنے غلے کے عوض
مین دی تہی سہو سے ہمارے شلیتے مین چلی گئی اور ہمکو مطلق خبر نہوئی جب ہم مکان پر
گئے اور اوسے شلیتے مین پایا تو متحیر ہوئے اب اوسے ہم اپنے ہمراہ لائے ہین وہ حاضر
ہے بادشاہ نے فرمایا کہ وہ تمکو معاف ہے جو چاہو سو کرو۔ پہر بادشاہ نے بنیامین سے
فرمایا کہ تمہارا کیا نام ہے اونہون نے اپنا نام بتایا۔جب یہ سب عرض و معروض کرچکے
تو بادشاہ نے اپنے خدام کو حکم دیا کہ چہہ خوان عمدہ کہانون کے طیار کرکے لے آؤ
فورًا خدام نے طعام لذیذ حاضر کیا اور اونہون نے باجازت بادشاہ کہانے کا ارادہ کیا
مین روبیل نے جو نظر اوٹھا کے دیکھا تو وہ سب تصاویر جو اونکی ظلم و جور کی مظہر تہین نظر
پڑین دیکھتے ہی آنکھون سے بے اختیار آنسو ٹپک پڑے اور رکنے کا سامان ہوگیا سب
بہائیون کو یہ بات ناگوار ہوئی اور کہنے لگے یہ کیا حال ہے تمہارا بے سبب رونا ہمکو سخت
وبال ہے روبیل نے کہا اے بہائیو میرا رونا بے سبب نہین ذرا تم ہی اس مکان کی
دیوار پر نظر کرو دیکھو ہمنے تمنے جو کچھ کیا تہا وہ سب یہان نظر آتا ہے اور اوسکے دیکھنے سے رنج
دغم تازہ ہوا جاتا ہے جب اون سب نے وہ تصویرین دیکھین حیرت زدہ ہوکے رونے
لگے اور زبان مین طاقت کلام نہ رہی کہانا پینا حرام ہوا رنگ فق حواس باختہ دل پریشان

ششدر وحیران سکتے کے عالم مین بیخود ہوکے رہگئے حضرت یوسف علیہ السلام چلمن مین سے
یہ حال دیکھ رہے تھے آپنے خدام کو حکم دیا کہ اونسے دریافت کرین کہ نہ کھانے کا کیا باعث
ہے جب خدام شاہی نے دریافت کیا تو اونھون نے یہ جواب دیا کہ یہ بات کہنے کے قابل
نہین بادشاہ سے صرف اتنا عرض کردو کہ اس مکان کی تصویرین دیکھنے سے ہمکو کمال
صدمہ ہوا اور جب تک ہم یہان ہین ہمسے کھانا نہ کھایا جائیگا۔ بادشاہ نے اونکی عرض
پذیرا فرمائی اور دوسرے مقام پر اونکو بیٹھنے کا حکم دیا اور خوان کھانیکے اوس مقام سے
اوٹھوا منگوائے کھانا اونکے واسطے چنا گیا اور اون سب کے حواس بجا ہوئے تو بادشاہ
نے فرمایا کہ دو دو بھائی جو ایک ماں سے ہون ایک ایک خوان پر بیٹھین اور کھا : کھائین
جب وہ دسون بھائی دو دو مل کے ایک ایک خوان سے کھانے بیٹھے تو پانچ خوان
اون سبکے حصے مین آئے اور چھٹے خوان پر بنیامین تنہا رہ گئے اور اپنے بھائی یوسفؑ کو یاد
کرکے زار زار روتے تھے اور افسوس کرتے تھے تب بادشاہ نے دریافت کیا کہ اے
شخص تو کیون روتا ہے اور کس کے غم مین جان کھوتا ہے بنیامین نے عرض کی کہ
اے بادشاہ آپنے حکم دیا کہ دو دو بھائی جو ایک ماں سے ہون ایک ایک خوان پر
بیٹھین اور یہ سب آپکے حکم کے موافق مستعد ہوگئے مین اکیلا رہا اور مجھے اپنے بھائی
یوسفؑ کا بڑا صدمہ ہوا کاش وہ اسوقت ہوتا تو مین بھی اوسکے ساتھ کھاتا یہ کہکے بنیامین
اسقدر روئے کہ بیہوش ہوگئے بادشاہ یعنے حضرت یوسف علیہ السلام بنیامین کے اس
کلام پر درد کے سننے سے بہت غمگین ہوئے مگر ضبط کو کام فرمایا اور خدام کو حکم دیا کہ گلاب
چھڑکین اور لخلخہ سنگھائین جب بنیامین ہوش مین آئے تو بادشاہ نے فرمایا کہ اے شخص
تو اسقدر غم نکر اور یہ بتا کہ تیرا بھائی ایک ماں سے کوئی انمین بھی ہے یا نہین بنیامین نے
عرض کی کہ یہ سب میرے بھائی ہین مگر دوسری ماں سے اور میری ماں سے جو میرا
دوسرا بھائی تھا اوسکا نام یوسفؑ تھا اور اوسی کے غم سے میرا یہ حال ہے بادشاہ نے

فرمایا کہ پھر وہ کہان ہے تنے اوسنے کیا ہوا بنیامین نے کہا مجھے کچھ خبر نہین صرف اتنا جانتا ہون
کہ دسون بھائی والد سے اجازت لے کے اوسے جانب صحرا لے گئے اور وہان سے
پھرے تو روتے پیٹتے آئے کہ اوسے بھیڑیا لے گیا اور اوسکا کرتا لہو بھرا ہوا لا کے والد
ماجد کو دکھایا جو ابتک میرے پاس موجود ہے حضرت یوسف علیہ السلام نے اون دسون
بھائیون سے پوچھا کہ یہ واقعہ تمہارے سامنے پیش آیا اون لوگون نے عرض کی ہان تب
آپنے ارشاد فرمایا کہ تعجب کی بات ہے مین نے سنا ہے کہ ایک تم مین ایسا قوی اور زور آور
ہے کہ شیر کو پکڑ کے پھاڑ ڈالتا ہے۔ عرض کی کہ وہ شمعون ہے۔ پھر آپنے فرمایا کہ ایک تم
مین ایسا ہے کہ بڑے درخت کو جڑ سے اوکھاڑ کے پھینکدیتا ہے۔ کہنے لگے وہ روبیل ہے
پھر آپنے کہا ایک ایسا ہے کہ اوسکے نعرے سے حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہو جاتے ہین عرض
کی وہ یہودا ہے ارشاد ہوا کہ باوجود اس زور و قوت کے تمہارے سامنے یوسف کو بھیڑیا
لیجائے اور تم کچھ نہ کر سکو بڑے تعجب کی بات ہے۔ آپکا فرمان سنکے وہ سب سرنگون
اور شرمندہ ہوئے کچھ جواب نہ دے سکے۔ پھر جناب یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے
فرمایا کہ اب تم غم نکرو اگر تمہین بھائی کی تمنا ہے تو مین تمہارا بھائی ہوتا ہون بنیامین نے کہا

کہا شاہ کب تجھسا بھائی ملے	کہ جس سے مجھے سب بھلائی ملے

حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ اب تم مجھے یوسف کے بدلے اپنا بھائی سمجھو اور وہ
چپتا خوان کھانے کا چلمن کے اندر منگوایا اور بنیامین کو بلایا اٰوٰی اِلَیْہِ اَخَاہُ
اپنے پاس بٹھایا اپنے بھائی کو اور کہا وہان وہ دو دو بھائی کھا رہے ہین یہان ہم تم
دو بھائی ملکے کھائین خلاصہ یہ کہ جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائی بنیامین کو اس
بہانے سے اپنے پاس بلا لیا اور فرمایا کہ اب کھانا کھاؤ جب آپنے اپنا ہاتھ کھانے کے
لیے بڑھایا اور آپ نقاب پوش تھے بنیامین آپکا ہاتھ دیکھتے ہی پھر رونے لگے آپنے فرمایا
کہ اب کیون روتے ہو کہا اے بادشاہ آپکا ہاتھ بعینہ ایسا ہے جیسا میرے بھائی یوسف کا

ہاتہہ تھا اوسکی تصویر میری آنکھون کے سامنے پہر گئی اب مجھے ضبط کی طاقت نہین جناب یوسفؑ نے یہ حال مشاہدہ کرکے بیقرار ہوگئے او بباعث جوش محبت نقاب چہرۂ مبارک سے اولٹ دی اور بنیامین سے قَالَ اِنِّیۤ اَنَا اَخُوْكَ فَلَا تَبْتَىٕسْ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ کہا بیشک مین ہی تیرا بہائی ہون پس اب کچھہ غم نکر اون باتون کا جو بہائیون نے ہمارے حق مین کین یعنے باپ سے جدا کرکے طرح بطرح کے صدمے دیے اور تکلیفین پونچائین بنیامین جناب یوسف علیہ السلام کا چہرۂ مبارک دیکھتے ہی اسقدر خوش ہوئے کہ نوبت بغشی پونہچی جب ہوش و حواس بجا ہوئے تو بکمال محبت سے حضرت یوسف علیہ السلام کے سینے سے لپٹ گئے اور اسقدر خوش ہوئے کہ اپنے سب رنج و غم بہو لگئے - فرط خوشی سے پہولے نہ سماتے تھے اور حیرت سے بار بار فرماتے تھے شعر +

انچہ مے بینم بہ بیداریست یارب یا بخواب	یعنے	خویشتن را در چنین راحت پس از چندین عذاب
ای خدا جو مین نے دیکھا یہ بیداری کہ خواب		دل لے ہائی آج راحت سٹ گیا رنج و عذاب

پہر بنیامین نے جناب یوسف علیہ السلام کا دامن پکڑ لیا اور کہا کہ اب مین آپکے پاس سے نہ جاؤنگا - آپنے ارشاد کیا کہ والد ماجد کو سخت صدمہ ہوگا - بنیامین نے بہت اصرار کیا تب فرمایا کہ اچھا ایک صورت سے ممکن ہے اگر تمہارے خلاف منشا نہو وہ یہ ہے کہ چوری کی تہمت لگا کے اس حیلے سے تمہین بہائیون سے جدا کرلون اور اپنے پاس رکہون - بنیامین نے کہا مجھے سب منظور ہے مگر آپکی جدائی گوارا نہین - جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ بہتر اسکی فکر کیجائیگی - پہر اپنے والد ماجد کا حال بنیامین سے پوچھا اونہون نے گذارش کی شعر

گیا رونے روتے ہر آنکھون سے نور	ہین مرنے سے نزدیک جینے سے دور	جیا تاتک وہ رہے کہ اللہ ہے جو دینے دن
ترے غم مین اشکونکے دریا بہے	ملاقات کا ہے اونہین اشتیاق	کہ ہے بن ترے زندگی اونکو شاق

حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کا یہ حال سنکے نہایت غمگین ہوئے اور آبدیدہ ہوکے فرمانے لگے کہ واقعی اونکا یہی حال ہوگا اور مجھے بہی اونکی مفارقت کا ہر وقت ملال ہے پہر آپنے

اپنی بہن کا حال پوچھا بنیامین نے کہا کہ اونکا رنج وغم حد سے بڑھا ہوا ہے آپکے رنج وغم
کے سوا کوئی کام نہین - پھر آپنے پوچھا کہ تمہاری بیوی ہے یا نہین کہا ہے تو لیکن وہ
بہن مین کہین - فرمایا کوئی اولاد بھی ہے عرض کی تین لڑکے ہین - ارشاد ہوا اونکے
نام بیان کرو گذارش کی ایک کا نام دم ہے یعنے خون دوسرے کا نام یوسف ہے تیسرے
کا نام ذیب ہے یعنے بھیڑیا - فرمایا یہ نام کیسے رکھے کہا جیسے یاد آئے ویسے رکھے اصل حال
یہ ہے کہ جب میرے یہان کوئی لڑکا پیدا ہوا آپکے نہونے سے مجھے خوشی کے بدلے رنج
ہوا اور اسی خیال سے کہ ہر وقت مین آپکے غم مین رہتا تھا نام بھی ایسے رکھے جو ہر وقت
آپکو یاد دلاتے رہین - القصہ حضرت یوسف علیہ السلام نے بنیامین سے سب حالات پوچھکے
اونکو بھائیون کے پاس جانے کی اجازت دی اور فرمایا یہ حال کسی سے نہ کہنا بنیامین
بھائیون کے پاس آ لئے - بھائی آپس مین یہ تذکرے کر رہے تھے کہ راحیل کا بیٹا بڑا خوش
نصیب ہے دیکھیے پہلی ملاقات مین یہ قرب و اختصاص اوسے حاصل ہوا کہ بادشاہ کے برابر
بیٹھا ہوا ہے اور بادشاہ اوس سے بہت خوش ہے یہ بھی اللہ کی قدرت ہے - خلاصہ یہ کہ
جب بنیامین بھائیون کے پاس جا کے بیٹھے اور سب کھانے پینے سے فراغت پا چکے
تو بادشاہ نے اون سبکو قریب بلایا اور کنعان کے حالات دریافت کیے پھر پوچھا کہ یوسف
کا غم تم سب مین کسے زیادہ ہے اونہون نے جواب دیا کہ بنیامین کو سب سے زیادہ غم ہے
پھر فرمایا کہ تم سب جو غلہ لینے کو آئے ہو کچھ دام بھی لائے ہو عرض کی کہ ہم سب مفلس
پریشان ہین ہمارے پاس روپیہ کہان بادشاہ کا شہرۂ فیض سنکے حاضر ہوئے ہین آپنے
فرمایا اچھا جسقدر غلہ تم اپنے اپنے اونٹون پر بار کر سکو لیجاؤ اور غلامون کو حکم ہوا کہ کنعانیون
کو جسقدر غلہ مانگین دیدو پس غلامان شاہی پیمانے بھر بھر کے دینے شروع کیے اور ان سب
نے اپنے اپنے اونٹون کے تھیلے بھر لیے اور جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے ایک ملازم
محرم راز کو حکم دیا کہ جب یہ سب سامان طیار کر کے چلنے کا قصد کرین تو ہمارے پانی پینے کا

کٹورا بنیامین کے اسباب مین رکھدیا۔ لکھا ہے کہ وہ کٹورا سونے یا زبرجد کا تھا اور اوسمین
جواہرات جڑے ہوئے تھے اور بخیال عزت و نفاست طعام کے اوسے پیمانہ قرار دیا تھا
فَلَمَّا جَهَّزَهُم بِجَهَازِهِمْ جَعَلَ السِّقَايَةَ فِي رَحْلِ أَخِيهِ پھر جب تیار
کردیا گیا اونکے لیے اونکا سامان تو رکھدیا پیالہ سونے کا راوداشاہی نے اونکے بھائی کے
شلیتے مین یعنے بنیامین کے اسباب مین۔ پھر سبھون کے بوجھ اچھی طرح کسکے اونٹون پر بار
کرکے اونھین جانے کی اجازت دی۔ جب شہر کے باہر پہونچے اور کنعان کے راستے پر
مڑے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے ایک مصاحب کو حکم دیا کہ اپنے ساتھ چند
سوار لے کے جلد روانہ ہو اور یہ قافلہ جو کنعان کو جاتا ہے اسے میرے پاس لے آؤ
کیونکہ یہ لوگ ہمارے پانی پینے کا برتن لے گئے ہین۔ پس وہ لوگ اونکے عقب مین گئے
ثُمَّ أَذَّنَ مُؤَذِّنٌ أَيَّتُهَا الْعِيرُ إِنَّكُمْ لَسَارِقُونَ ○ پھر آواز دی پکارنے والے
نے کہ اسے قافلے والو بیشک تم چور ہو۔ یہ اس خیال سے کہا کہ اونھون نے جناب یوسف
علیہ السلام کو باپ سے چرا کے بیچ ڈالا تھا اور بعض نے کہا ہے کہ حسب ارشاد جناب
یوسف علیہ السلام کے یہ کلام کہا۔ جب اون قافلے والون یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام
کے صاحبزادون نے اوس پکارنے والے کی آواز سُنی تو قَالُوا وَأَقْبَلُوا عَلَيْهِم
مَّاذَا تَفْقِدُونَ ○ تو بولے یعنے جواب دیا اور اوس راستے پھر کے اِن لوگون
کی طرف متوجہ ہوئے اور کہنے لگے تمھاری کیا چیز جاتی رہی جسے ڈھونڈھتے پھرتے ہو۔
قَالُوا نَفْقِدُ صُوَاعَ الْمَلِكِ کہا اون پکارنے والون نے کہ ہم بادشاہ
کے پانی پینے کا پیالہ ڈھونڈھتے ہین جسے ہمنے پیمانہ بنایا تھا اور اوسی سے بھر بھر کے
تمکو غلہ دیا تھا اب وہ ہمین نہین ملتا اور پھر کہنے لگے وَلِمَن جَاءَ بِهِ حِمْلُ بَعِيرٍ وَ
أَنَا بِهِ زَعِيمٌ ○ اور جو کوئی اوسے لائے یعنے پیالے کو اوسکے لیے ایک اونٹ
کے بوجھ کا غلہ انعام ہے اور ہم اس بات کے ضامن ہوتے ہین کہ اوسے ضرور دلوا دینگے

قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ عَلِمْتُمْ مَّا جِئْنَا لِنُفْسِدَ فِي الْأَرْضِ وَمَا كُنَّا سٰرِقِيْنَ ○ کہنے لگے قسم اللہ کی تمکو معلوم ہے ہم شرارت کرنے کو نہین آئے ملک مین اور نہ ہم کبھی چور رہتے یعنے اون لوگون نے خدا کی قسم کھاکے بیان کیا کہ تم لوگ ہی جانتے ہو کہ ہم فساد کرنے نہین آئے ہین بلکہ امین ہین اسی احتیاط سے ہمنے اپنے اونٹون کے منہ باندھ دیے تھے کہ مبادا کسی کا کھیت یا درخت کھا جاینگے تو ہم گناہگار ہونگے اور اسی واسطے وہ پونجی جو سہو سے ہمارے شلیتون مین چلی گئی تھی ہم پھیر لائے اور ہم ملک کنعان سے شہر مصر مین ہرگز اسواسطے نہین آئے کہ لوگون کے مال پر بیجا تصرف کرین اور نہ ہم چور ہین نہ ہمارا کام چوری ہے قَالُوْا فَمَا جَزَآؤُهٗٓ اِنْ كُنْتُمْ كٰذِبِيْنَ ○ بولے پھر کیا سزا ہے اسکی اگر تم جھوٹے ہو یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کے خادمون نے جواب دیا کہ تم اپنے تئین بری الذمہ سمجھتے ہو اگر اسپر بھی ہمارا مال تمہارے بوجھون مین سے نکلے اور تم جھوٹے ٹھیرو تو اس صورت مین کیا سزا ہے اوس شخص کی جسکے پاس سے مال برآمد ہو قَالُوْا جَزَآؤُهٗ مَنْ وُّجِدَ فِيْ رَحْلِهٖ فَهُوَ جَزَآؤُهٗ ط کہنے لگے اوسکی سزا یہ کہ جسکے بوجھ مین پایا جائے وہی اوسکے بدلے مین جاوے یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام کے صاحبزادون نے کہا کہ جسکے شلیتے مین سے وہ مال ملے اوسکی سزا یہ ہے کہ مالک مال اوسے ایک سال تک بطور غلامون کے اپنے پاس رکھے اور جناب یعقوب علیہ السلام کی شریعت مین چور کی یہی سزا مقرر تھی۔ كَذٰلِكَ نَجْزِي الظّٰلِمِيْنَ ○ ہم یہی سزا دیتے ہین گنہگارون کو یعنے چورون کو۔ القصہ جب یہ سب گفتگو ہو چکی اور سزا بھی مقرر ہوگئی تو ملازمان جناب یوسف علیہ السلام نے اونسے کہا کہ اب تم بادشاہ کے پاس چلو اور وہان چلکے جائزہ دو وہ سب بے خوف و بے ہراس اپنی بے قصوری کے زعم مین اون لوگون کے ہمراہ روانہ ہوئے اور مصر مین داخل ہوکے بادشاہ کی ڈیوڑھی پر ٹھیرے یہ حال دیکھکے لوگون کو حیرت ہوئی۔ بادشاہ کو اطلاع دی گئی کہ حسب فرمان شاہی

ون سب قافلے والون کو ہم لوگون نے در دولت پر حاضر کیا ہے - حکم ہوا کہ اونکی تلاشی لیجائے
فَبَدَأَ بِأَوْعِيَتِهِمْ قَبْلَ وِعَاءِ أَخِيهِ پس شروع کیا یوسف نے اونکی خرجیون کا دیکھنا
اپنے بھائی کی خرجی دیکھنے سے پہلے یعنے حضرت یوسف علیہ السلام نے دوسرے بھائیون
کے تھیلیون کا جائزہ لینا شروع کیا اور اپنے بھائی بنیامین کا جائزہ پہلے نہ لیا بخیال تہمت کے
یا اس لحاظ سے کہ بھائیون کو کچھہ شک نہو - اور ایک روایت مین ہے کہ آپکے حکم سے
آپکے ملازمین نے تلاشی شروع کی اور سب سے پہلے شمعون کا اسباب دیکھا گیا مگر اوسمین اوس
پیالے کا نشان نہ پایا - تب حضرت یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جانے دو بھکوان جوانون
پر چوری کا مطلق شبہہ نہین - بھائیون نے جواب دیا کہ اب جو کچھہ ہونا ہو وہ ہو ہم بغیر تلاشی
دیے نہ جائینگے اور آپ ضرور ہمارا سب اسباب دیکھہ لین کہ آپکو بھی شبہہ نرہے اور ہم بھی
سچے اور بے قصور ان سب کے نزدیک قرار پائین اونکے کہنے سے پھر ہر ایک کا اسباب
دیکھا گیا یہانتک کہ دسون بھائیون کے تھیلے دیکھڈالے اور پیالے کا سراغ نہ ملا - تب اون
سب نے کہا جانے بھی دو ان دسون کا جائزہ لے کے کیا حاصل ہوا جو اب گیارھوین
کا بھی جائزہ لیا جائے اور حقیقت مین یہ سب جوان اس قسم کے معلوم بھی نہین ہوتے
تب ان سب بھائیون نے کہا کہ ہم نہ مانینگے اب ضرور اس بھائی کا اسباب بھی کھلوا کیونکہ
تمنے بے سبب ہمین الزام دیا ہے اوسوقت حضرت یوسف علیہ السلام نے ارشاد کیا کہ اب
کچھہ ضرورت نہین ہمکو تم لوگون پر صرف شبہہ تہا سو اب وہ بھی نہین رہا - اونہون نے عرض
کی کہ اے بادشاہ اسکا اسباب بھی ضرور دیکھا جائے ورنہ اس بارے مین یہ اپنا فخر ہمیشہ
ظاہر کرتا رہیگا - اونکے اصرار سے بادشاہ نے حکم دیا کہ اچھا بنیامین کا اسباب بھی دیکھا جائے
خدام نے بموجب فرمان شاہی بنیامین کا اسباب بھی کھولڈالا اور دیکھنے لگے ثُمَّ اسْتَخْرَجَهَا
مِنْ وِعَاءِ أَخِيهِ ط پھر نکالا کٹورا اپنے بھائی کے تھیلے سے یعنے بنیامین کے
اسباب مین سے وہ کٹورا برآمد ہوا - اس حال کے دیکھنے سے سب بھائی نہایت غمگین اور

شرمندہ ہوئے اور اونکے زور شور سب جاتے رہے ندامت سے سر جھکالیا اور بنیامین سے کہنے لگے کہ اے بھائی تو نے کیا غضب کیا اب ہم سب منہ دکھانے کے قابل نہ رہے بادشاہ کی نظرون مین ذلیل وخوار ہوئے خلق اللہ کی نزدیک بے اعتبار ہوئے آبرو عزت سب خاک مین ملی اور نئی مصیبت گلے پڑی۔ بنیامین نے کہا کہ مجھے اسکی مطلق خبر نہین اور مین نہین جانتا کہ یہ کٹورا میرے اسباب مین کہان سے آیا اور کیونکر آیا۔ بھائیون نے کہا اگر تمنے نہین رکھا تو پھر کون لایا اور تمہارے اسباب مین کیونکر آیا۔ اوسنے جواب دیا کہ اسکا حال نہ پوچھو بھلا تم ہی بتاؤ کہ تمہارے اسباب مین درہم کسنے رکھے تھے اگر تم اوسے جانتے ہو تو سمجھ لو کہ اوسی نے میرے اسباب مین کٹورا دھر دیا ورنہ مجھے بے وجہ طعنے دینے سے اور برا بھلا کہنے سے کیا فائدہ اور اگر وہ درہم کسی نے تمہارے اسباب مین نہین رکھے اور تمنے چرائے تو مین نے بھی کٹورا چرایا اس صورت مین مین اور تم سب برابر ہین پھر بیوجہ ملامت کرنے سے کیا حاصل۔ بنیامین کا یہ کلام سنکے وہ سب خاموش ہوئے اور حضرت یوسف علیہ السلام نے اس حیلے سے اپنے بھائی کو اپنے پاس رکھنا چاہا۔ اور خداوند تعالی فرماتا ہے كَذٰلِكَ كِدْنَا لِيُوسُفَ ط یون داؤ بتا دیا ہمنے یوسفؑ کو یعنے اسی طرح سے سکھایا ہمنے یوسفؑ کو الہام کے ذریعے سے کہ بھائی کو روکین اور اپنے پاس رکھین یا یہ کہ اون سب بھائیون کے مکر وکید کی جزا اسطور سے حضرت یوسفؑ کے ہاتھ سے دلوائی اور ارشاد ہوتا ہے مَا كَانَ لِيَأْخُذَ أَخَاهُ فِي دِينِ الْمَلِكِ إِلَّا أَنْ يَشَاءَ اللّٰهُ ط ہرگز نہ لے سکتا اپنے بھائی کو انصاف مین اوس بادشاہ کے مگر جو چاہے اللہ۔ یعنے حضرت یوسف علیہ السلام کو کیا ضرور تھا کہ وہ اپنے بھائی کو بادشاہ مصر کے طریقے کے موافق پکڑتے کیونکہ شاہ مصر کے قانون مین چور کی یہ سزا مقرر تھی کہ اوس سے علاوہ شی مسروقہ کے اوسکی دوگنی قیمت جرمانے مین لیتے تھے اور کوڑے لگا کے شہر بدر کر دیتے تھے اور ایسی سزا دہی سے یوسف علیہ السلام کا مطلب یعنے بنیامین

کا اپنے پاس رکھنا فوت ہوتا تھا پس اس سبب سے آپنے اپنے بھائی کو اوس قانون سے محفوظ رکھا اور جو اللہ تعالے نے چاہا وہ ہوا۔ یعنے بنیامین کے بھائیون کے مُنہ سے از خود یہ بات نکلی کہ ہمارے بیان چور کو ایک سال کے لیے غلام بناتے ہین اور اللہ تعالے نے اونکے اس قول کو جو حضرت یوسف علیہ السلام کے مقصد کے موافق تھا بادشاہ کا حکم کر دیا یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون کے کہنے کے موافق بنیامین کو ایک سال کے لیے رکھا اور بموجب قانون مصر سزا نہ دی اب آگے اللہ تعالے اپنا فضل و احسان ظاہر فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ نَرْفَعُ دَرَجٰتٍ مَّنْ نَّشَآءُ ؕ وَفَوْقَ كُلِّ ذِىْ عِلْمٍ عَلِيْمٌ ۝ ہم درجے بلند کرتے ہین جسکے لیے چاہین اور ہر خبر جاننے والے سے اوپر ہے ایک خبردار۔ یعنے اللہ تعالے جسے چاہتا ہے بڑے بڑے درجے رحمت فرماتا ہے اور جسے چاہتا ہے علم و حکمت عطا کرتا ہے جیسا اوسنے حضرت یوسف علیہ السلام کے ساتھ کیا کہ آپکو درجۂ شاہی کو پونہچایا اور سب بھائیون سے بلند رتبہ دیا اور علم و حکمت اور وحی عطا فرمائی اور اللہ تعالیٰ کا علم سب بڑا ہے وہ ہر شئی کی خبر رکھتا ہے اور اوسکے سوا کوئی بڑا علم والا نہین اوسکا علم تمام مخلوقات کے علم سے نہایت وسیع اور برتر ہے۔ خلاصہ یہ کہ جب وہ کٹورا بنیامین کے تھیلے سے نکلا تو حضرت یوسف علیہ السلام نے اپنے بھائیون سے فرمایا کہ اسے کنعان کے باشندو یہ تمنے کیا بیجا حرکت کی تم تو کہتے تھے کہ ہم پیغمبر زادے ہین۔ آپکا فرمان سُنکے وہ سب نادم ہوئے اور بنیامین سے نہایت غصے ہو کے کہنے لگے کہ اے راحیل کے بیٹے تونے پردیس مین بھی ہمین روسیاہ کرایا اور منہ دکھانے کے قابل نہ رکھا بھلا یہ تو کہہ کہ تونے کیونکر سب سے چھپا کے کٹورا لے لیا اور ہمنے بھی نہ دیکھا اور جناب یوسف علیہ السلام کو جواب دیا کہ اس راحیل کے بیٹے نے ہمکو سخت عذاب مین مبتلا کیا۔ بنیامین کو اس بات کا کچھ غم نہ تھا کیونکہ وہ اس رمز سے واقف تھے مگر بھائیون کا کلام سخت اور غصہ دیکھ کے کہنے لگے کہ راحیل کے بیٹے نے ہرگز ہرگز تمکو

بلا ومصیبت مین نہین ڈالا بلکہ تم سب راحیل کے بیٹون کو بلا مین پھنساتے رہے پہلے
میرے بھائی یوسف کو چلے جاتے سے لیجا کے جنگل مین چھوڑ آئے اب مجھے چور بناتے ہو
بنیامین کی اس بات سے وہ سب غصے ہوئے اور بادشاہ سے کہنے لگے قَالُوْٓا اِنْ
یَّسْرِقْ فَقَدْ سَرَقَ اَخٌ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ ۚ یعنے کہنے لگے کہ اگر بنیامین نے چوری
کی تو کچھ تعجب کی بات نہین کیونکہ اسکے بھائی نے بھی اس سے پہلے چوری کی تھی۔ یہ
اشارہ انہون نے جناب یوسف علیہ السلام کی طرف کیا اور اس بارے مین کئی روایتین
ہین کشاف مین لکھا ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام کی خالہ کے گھر مین مرغیان پلی ہوئی
تھین اور آپ خالہ کے گھر مین موجود تھے اتفاق سے ایک سائل آیا اور اوسنے سوال کیا
جناب یوسف علیہ السلام نے ایک مرغی پکڑ کے سائل کو دیدی۔ بھائیون نے آپ پر چوری
کی تہمت لگائی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپکی خالہ کے یہان ایک بت تھا وہ اوسے
اپنے سامنے رکھ کے پرستش کرتی تھین اور اونہین ضعف بصر تھا اتفاق سے آپنے ایکدن
اونہین پرستش کرتے دیکھا تو اوس بت کو توڑ تاڑ کے ادہر ادہر پھینکدیا۔ جب وہ پرستش
سے فارغ ہوئین اور اوس بت کو ڈھونڈا تو نہ پایا پس دشمنون نے آپ پر چوری کی تہمت
لگائی۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جب راحیل نے انتقال کیا تو حضرت یوسفؑ کو اونکے
والد نے اپنی بہن کے سپرد کیا اونہون نے آپکی پرورش کی یہانتک کہ آپ پانچ برس کے
ہوئے اوسوقت جناب یعقوب علیہ السلام نے اپنی بہن سے حضرت یوسف علیہ السلام
کو طلب کیا اور فرمایا کہ اب یہ خدا کے فضل سے اس قابل ہوا کہ اسے لکھنے پڑھنے کی تعلیم
دیجائے پس مناسب ہے کہ ہمارے پاس بھیجدو اونہون نے کہا مجھے یوسفؑ سے
اسقدر محبت ہے کہ ایک دم کی جدائی گوارا نہین ابھی مین نہ بھیجونگی جناب یعقوب علیہ
السلام نے اونکا کہنا نہ مانا اور تاکید کی کہ اسطرح بیکار اوقات ضایع کرنا اچھا نہین تم اوسے
بھیجدو کہ اوسکی تعلیم کا بندوبست کیا جاسے جب اونہون نے دیکھا کہ حضرت یعقوب

علیہ السلام کسی طور سے نہ مانین گے اور مجہے حضرت یوسف کی مفارقت کی برداشت نہو گی
توراۃ کو وہ کمر بند جو حضرت اسحٰق کے ترکے مین ملا تہا حضرت یوسف کے کمر مین باندہ
دیا صبح کو جناب یعقوب علیہ السلام اپنے صاحبزادے حضرت یوسف کے لینے کے قصد سے
جب اپنی بہن کے پاس گئے تو اونکو پریشان پایا سبب دریافت کیا کہا میرا کمربند گم ہو گیا
تہا مین نے سب گہر والون کی تلاشی لی آخر یوسف کی کمر سے ملا۔ آپ خاموش ہو رہے
اور چلتے وقت اونسے کہا کہ جب تک تمہارا جی چاہے یوسف کو اپنے پاس رکہو کیونکہ اوسوقت
کی شریعت مین یہی حکم تہا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت یوسف علیہ السلام جب اونکے بیانات سن چکے
فَاَسَرَّهَا يُوسُفُ فِيْ نَفْسِهٖ وَلَمْ يُبْدِهَا لَهُمْ قَالَ اَنْتُمْ شَرٌّ
مَّكَانًا وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا تَصِفُوْنَ ۝ تب آہستہ سے کہا حضرت یوسف نے اپنے
دل مین اور اونکو نہ جتایا کہ تم اور بدتر ہو درجے مین یعنے حضرت یوسف نے اس قصے پر کچہہ
خیال نہ کیا اور بمقتضاے مصلحت خاموش ہو رہے اور بہائیون پر یہ بات ظاہر نہ کی بلکہ اپنے
دل مین یون خیال کرنے لگے کہ تم کیا اچہے ہو تم نے تو وہ چوری کی کہ مجہے باپ سے چرایا
کنوین مین ڈالا اور پہر پوشیدہ بیچ لیا اور اسپر یہ مکر کیا کہ کرتا لہو مین رنگ کے لائے اور باپ
سے کہا کہ اوسے بہیڑیا لے گیا بیشک تم سب سے بدتر ہو درجے اور مرتبے مین اور پہر فرمایا
کہ اللہ خوب جانتا ہے جو کچہہ تم باتین بناتے ہو۔ پہر آپنے اپنے خدام کو حکم دیا کہ بنیامین کو لیجاؤ
جب آپکے ملازمین نے بنیامین کو بہائیون سے جدا کیا تو وہ سب بگڑے اور نہایت غصے
ہوئے خصوصًا یہودا نے اس مقدمے مین آپسے سخت گفتگو کی اور اسقدر غصے مین بہرا کہ اوسکے
شانون کے بال کہڑے ہو گئے اور اونمین سے خون ٹپکنے لگا تب حضرت یوسف علیہ السلام
نے اپنے چہوٹے صاحبزادے سے جو کہیل رہا تہا فرمایا کہ اس شخص کی پشت پر ہاتہ پہیر دے
آپکے صاحبزادے نے ایسا ہی کیا اور یہودا کا غصہ فرو ہو گیا کیونکہ خاندان جناب یعقوب
علیہ السلام مین یہ بات عجائبات سے تہی کہ اگر آپکی اولاد مین سے کسی کو غصہ آجائے اور دوسرا

بھی اولاد سے اوسکی پیٹھ پر ہاتھ رکھدے تو اوسکا غصہ فرو ہوجاتا تھا۔ پھر یہودا نے وہی گفتگو
شروع کی اور کہا اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے ورنہ ایک نعرہ ایسا کرینگے کہ تیرے
شہر کی حاملہ عورتون کے حمل ساقط ہوجائینگے اور اوسے پھر ویسا ہی غصہ آیا تب آپنے
اپنے صاحبزادے سے کہا اور صاحبزادے نے اوسکی پیٹھ پر ہاتھ پھیرا فورًا غصہ جاتا رہا
تب یہودا کو حیرت ہوئی اور اوسنے بھائیون سے پوچھا کہ کیا تمنے میری پیٹھ پر ہاتھ پھیرا تھا
بھائیون نے کہا نہین تب یہودا نے کہا کہ بیشک جناب یعقوب علیہ السلام کی اولاد مین سے
یہان کوئی ہے جسنے میری پیٹھ پر ہاتھ رکھا اور دو دفعہ میرا غصہ فرو ہوا اور یہ بات ہرگز
ممکن نہ تھی پھر سہ بارہ یہودا نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ ہمارے بھائی کو چھوڑ دے
ورنہ اچھا نہوگا اور نہایت غصے سے ارادہ کیا کہ تخت پر چڑھ جائے جناب یوسف علیہ السلام
نقاب ڈالے ہوئے تخت سے اُترے اور یہودا کو پکڑ کے اوسکے ہاتھ سر پر لاکر زمین
پر گرا دیا اور کہنے لگے اے کنعانیو تمکو اپنے زور پر بڑا گھمنڈ ہے اور تم سمجھے ہو ہم پر کوئی غالب
نہوگا یہ نہین جانتے کہ اللہ تعالےٰ نے ایک کو دوسرے سے زبردست بنایا ہے۔ حضرت
یوسف علیہ السلام کا زور و قوت دیکھ کے وہ پست ہوا اور سب کے ولولے اور جوش
جاتے رہے جب دیکھا کہ اب کوئی زور نہین چلتا تو عاجزی اور نرمی سے پیش آئے اور
قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ إِنَّ لَهُ أَبًا شَيْخًا كَبِيرًا فَخُذْ أَحَدَنَا مَكَانَهُ إِنَّا
نَرَاكَ مِنَ الْمُحْسِنِينَ ۝ کہنے لگے اے عزیز اسکا باپ بہت بوڑھا ہے بڑی عمر کا سو
تو اسکے بدلے مین ہم مین سے ایک کو رکھ لے یعنے حضرت یوسف کے بھائیون نے کہا کہ
اے عزیز اسکا باپ بہت بوڑھا ہے اور بڑے رتبے والا ہے بعد ہلاک ہونے یوسف کے
اوسے بنیامین سے نہایت اُنس اور محبت ہے پس تو بنیامین کے بدلے ہم لوگون مین سے
جسے چاہے غلام بنا لے مگر بنیامین کو چھوڑ دے کیونکہ اوسکے نجانے سے ہمارے باپ کو بڑا
صدمہ ہوگا اور باپ سے عہد کرکے ہم اوسے لائے تھے اور تجکو بڑا احسان کرنے والا ہم دیکھتے

ہین - کہ اس سے پہلے ہی تو نے ہمارے ساتھ احسان کیے اور اب بنیامین کو چھوڑ دے
اپنا احسان ہم لوگون پر تمام کر حضرت یوسف علیہ السلام نے اونکے جواب مین فرمایا -
قَالَ مَعَاذَ اللّٰهِ اَنْ نَّاْخُذَ اِلَّا مَنْ وَّجَدْنَا مَتَاعَنَا عِنْدَهٗۤ ۙ اِنَّاۤ
اِذًا لَّظٰلِمُوْنَ ○ بولا اللہ پناہ دے اس سے کہ ہم کسیکو پکڑین مگر جسکے پاس پائی اپنی
چیز تو تو ہم بے انصاف ہوئے - یعنے آپنے فرمایا کہ خدا کی پناہ ہم ہرگز ایسا کام نہین کرسکتے
کہ بے قصور کسی کو گرفتار کرین ہان جسکے پاس اپنا مال پائین گے اوسے گرفتار کرین گے
اور اگر کسی کو بے خطا بے قصور کسی کے بدلے مین پکڑین تو اوسوقت بیشک ہم ظلم کرنے
والے ہونگے - خلاصہ یہ کہ اون سبھون نے بنیامین کے چھڑانے مین کوئی بات اوٹھا
نہ رکھی پہلے بادشاہ سے بزور مانگا اور لڑنے کو طیار ہوئے جب اس سے مطلب نہ نکلا تو منت
اور عاجزی سے پیش آئے اسپر بھی کام نہ چلا تو مایوس ہوئے فَلَمَّا اسْتَيْـَٔسُوْا مِنْهُ
خَلَصُوْا نَجِيًّا ۭ پھر جب ناامید ہوئے اوس سے اکیلے بیٹھے مصلحت کرنے کو - یعنے
ایک ایسے مقام مین جہان کوئی غیر نہ تھا بیٹھ کے صلاح کرنے لگے کہ اب کیا تدبیر کرنا چاہیے
ہر ایک نے اپنی اپنی رائے کے موافق بیان کیا قَالَ كَبِيْرُهُمْ اَلَمْ تَعْلَمُوْٓا اَنَّ
اَبَاكُمْ قَدْ اَخَذَ عَلَيْكُمْ مَّوْثِقًا مِّنَ اللّٰهِ وَمِنْ قَبْلُ مَا فَرَّطْتُّمْ
فِيْ يُوْسُفَ ۚ بولا اون مین کا بڑا کیا تم نہین جانتے کہ تمہارے باپ نے تمسے اللہ کا عہد
لیا ہے اور پہلے جو قصور کر چکے ہو یوسف کے بارے مین - یعنے کہا اونے جو اون سب
مین بڑا تھا یعنے یہودا نے یا روبیل نے کہ اے بھائیو کیا تمکو معلوم نہین کہ ہم سب باپ سے
کیسے کیسے عہد و پیمان کرکے بنیامین کو لائے تھے کہ اوسے حفاظت سے لیجائین گے
اور راحت و آرام سے آپ تک پونہچادین گے خدا نے چاہا تو اوسکا بال بیکا نہونے پائیگا
اور خداوند تعالے کا عہد دیا تھا اور نبی آخرالزمان صلے اللہ علیہ وسلم کی قسم کھائی تھی اور اسے
سے پہلے یوسف کے حق مین کیا کچھ تقصیرین کرچکے ہو اور اب یہ مشکل پیش آئی ہے

فَلَنْ اَبْرَحَ الْاَرْضَ حَتّٰى يَاْذَنَ لِىْٓ اَبِىْٓ اَوْ يَحْكُمَ اللّٰهُ لِىْ ۚ وَهُوَ
خَيْرُ الْحٰكِمِيْنَ ○ سو مین نہ سرکون گا اس ملک سے جب تک کہ حکم دے مجکو میرا باپ
یا فیصلہ چکا دے اللہ میری طرف اور وہی سب سے بہتر فیصلہ کرنے والا ہے۔ یعنے یہودا
یا یہودا نے کہا کہ مین اس شہر سے باہر ہرگز ہرگز قدم نہ رکھونگا مگر اوس صورت مین کہ یا تو
والد مجھے آنے کی اجازت دین یا یہ کہ خدا تعالے میرے باپ کو بذریعۂ وحی میرے
یہان سے جانے کا حکم دے یا کسی صورت سے بنیامین رہائی پائے۔ اور اللہ تعالے
بہت اچھا حاکم ہے بے رو و رعایت حکم کرتا ہے۔ اِرْجِعُوْٓا اِلٰٓى اَبِيْكُمْ فَقُوْلُوْا
يٰٓاَبَانَآ اِنَّ ابْنَكَ سَرَقَ ۚ پھر جاؤ اپنے باپ کے پاس اور کہو اے باپ تیرے
بیٹے نے چوری کی۔ یعنے یہودا نے کہا کہ مین تو اس شہر سے باہر قدم نہ نکالونگا تم سب
بھائی ملکے اپنے باپ کے پاس جاؤ اور کہو اے ہمارے باپ آپکے بیٹے بنیامین نے
چوری کی وَمَا شَهِدْنَآ اِلَّا بِمَا عَلِمْنَا وَمَا كُنَّا لِلْغَيْبِ حٰفِظِيْنَ ○ اور ہمنے
وہی کہا تہا جو ہمکو خبر تہی اور ہمکو خبر غیب کی یاد نہ تہی۔ یعنے ہمنے گواہی نہین دی مگر وہ جو ہمین
معلوم ہوا کہ بادشاہ کا پیالہ ہمارے سامنے بنیامین کے شلیتے سے نکلا باقی غیب کا حال
اللہ تعالے کو معلوم ہے ہم نہین جانتے کہ وہ پیالہ بنیامین نے چُرایا۔ یا سہو سے اوسکے
شلیتے مین آگیا۔ یا کسی نے جان بوجھ کے اوسکے اسباب مین رکھدیا۔ اور اگر آپکو ہمارے
کہنے کا یقین نہین ہے تو وَسْـَٔلِ الْقَرْيَةَ الَّتِىْ كُنَّا فِيْهَا وَالْعِيْرَ الَّتِىْٓ
اَقْبَلْنَا فِيْهَا ۚ وَاِنَّا لَصٰدِقُوْنَ ○ اور پوچھ لے اوس بستی سے جسمین ہم تہے
اور اوس قافلے سے جسمین ہم آئے ہین اور ہم بیشک سچے ہین۔ یعنے آپ شہر مصر مین
کوئی آدمی بہیج کے دریافت کر لیجیے یا اون قافلے والون سے پوچھیے جنکے ساتھ ہم مصر سے
یہان تک آئے ہین اور وہ آپکے پڑوس مین رہتے ہین۔ اور ہم سب اس بات مین بہت
سچے ہین ہرگز ہرگز آپسے جھوٹ نہین کہتے۔ الغرض یہودا کی صلاح سب نے پسند کی اور

ایک قافلے کے ہمراہ جو مصر سے کنعان کو جاتا تھا وہ سب روانہ ہوئے اور کنعان مین پہونچکے اپنے والد کی خدمت مین حاضر ہوئے اور یہودا نے جو کچھ کہا تھا سب بیان کیا جناب یعقوب علیہ السلام کو اس حال کے سننے سے کمال رنج ہوا اور آپ نہایت بیقرار ہوئے قَالَ بَلْ سَوَّلَتْ لَكُمْ أَنفُسُكُمْ أَمْرًا ؕ بولا کوئی نہین بنالی ہے تمہارے جی نے ایک بات۔ یعنے حضرت یعقوب علیہ السلام نے اونکے بیان کو جھوٹ جانا اور فرمایا کہ کچھ نہین بلکہ تمہارے نفسون نے تمہارے واسطے ایک بات بنالی ہے اور آپس مین مشورہ کرکے یہ فقرہ مین سنانے آئے ہو۔ ورنہ بادشاہ مصر کو کیا معلوم ہے کہ چور کو ایک سال تک غلام بنا کے رکھتے ہین فَصَبْرٌ جَمِيلٌ ؕ عَسَى اللَّهُ أَن يَأْتِيَنِي بِهِمْ جَمِيعًا ۚ إِنَّهُ هُوَ الْعَلِيمُ الْحَكِيمُ ۝ اب صبر ہی بہتر ہے شاید کہ اللہ تعالے لے آئے میرے پاس اون سب کو وہی ہے خبردار حکمتون والا یعنے جناب یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اب سوا صبر و شکر کے مجھے کچھ کام نہین اور مجھے اپنے اللہ پر بھروسا ہے اور آپنے خیال کیا کہ اب میری مصیبت انتہا کو پونہچی اور رنج و مصیبت کے بعد اکثر راحت ہوا کرتی ہے پس فرمایا قریب ہے کہ میرا پروردگار اون سبکو یعنے جناب یوسف علیہ السلام اور بنیامین اور اونکے اون بھائیون کو جو مصر مین ہین جلد تر میرے پاس پھیر لائے۔ بیشک اللہ تعالے میرے رنج و غم اور مصیبت کو خوب جانتا ہے اور وہ بہت بڑا حکمت والا ہے اوسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین۔ وَتَوَلَّىٰ عَنْهُمْ وَقَالَ يَا أَسَفَىٰ عَلَىٰ يُوسُفَ اور اولٹا پھرا اونکے پاس سے اور کہا اے افسوس یوسف پر یعنے جناب یعقوب علیہ السلام نے کمال ملال کے باعث اپنے بیٹون کی طرف سے منہ پھیر لیا اور کہا ہائے افسوس فراق یوسف پر پھر آپ بیت الاحزان مین داخل ہوئے صاحب کشاف لکھتے ہین کہ جناب رسول مقبول احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ جناب یعقوب علیہ السلام کو فراق یوسف علیہ السلام مین کسقدر رنج و غم تھا

جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا کہ ستر ماؤن کے برابر جنکے بیٹے مرگئے ہون۔ پھر آپنے پوچھا کہ اونہین ثواب کسقدر ملا کہا سَو شہیدون کے برابر۔ واقعی جناب یعقوب علیہ السلام کے برابر دنیا مین کوئی اسقدر آتش فراق سے سینہ بریان نہین ہوا۔ لکھا ہے کہ جناب موصوف چالیس برس کامل آتش فراق یوسف علیہ السلام مین سینہ سوزان رہے اور اس مدت مین آپکے آنسو خشک نہین ہوئے یعنے کثرت گریۂ و بکا سے اس مدت مین کسی وقت آنسو نہین تھمے اور ایک روایت مین ہے کہ ابتدا سے فراق سے زمان وصال تک اسّی برس گذرے مگر آپکو ایکدم رونے سے فرصت نہ تھی۔ روایت ہے کہ جب آپ اپنے بیٹون سے منہ پھیر کے بیت الاحزان مین داخل ہوئے تو نہایت غمگین اور اوداس تھے کہ جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس آئے اور کہا کہ کچھ ضرورت ہو تو مجھسے فرمائے آپنے کہا کہ مجھے اللہ کے سوا کسی سے کوئی حاجت نہین ہان اگر پروردگار ملک الموت کو میرے پاس بھیجدے تو اونسے ایک بات دریافت کرون لکھا ہے کہ اوسی وقت ملک الموت بفرمان باری تعالےٰ آپکی طلبی کے موافق آپہونچے اور آپنے اونہین پروردگار کی قسم دیکے پوچھا کہ تمنے یوسف کی جان تو نہین نکالی اونہون نے جواب دیا کہ مین نے اونکی روح نہین قبض کی اور وہ دنیا مین بہت آرام سے ہین اللہ تعالےٰ نے اونہین ملک و مال جاہ و حشم مال و دولت سب کچھ دیا ہے آپنے فرمایا وہ کہان ہے کہا یہ نہ پوچھیے بلکہ اللہ تعالےٰ سے اونہین طلب کیجیے وہ آپکو جلد تر اونکے وصال سے کامیاب کریگا اور اب وہ زمانہ بہت قریب ہے کہ آپ اونسے ملین۔ اس بات کے سننے سے کچھ تشفی ہوئی مگر شفقت پدری نے مجبور کیا اور بنیامین کے تازہ صدمے نے غم یوسف علیہ السلام کو دوگنا کردیا نہایت بے قرار ہوکے روئے وَابْیَضَّتْ عَیْنٰهُ مِنَ الْحُزْنِ فَهُوَ كَظِیْمٌ۝ اور سفید ہوگئین آنکھین اوسکی غم سے سو وہ آپ کو گھونٹ رہا تھا۔ یعنے اسی رنج و غم مین روتے روتے جناب یعقوب علیہ السلام کی آنکھین

سفید ہوگئین بینائی جاتی رہی اور آپکو اپنے صاحبزادون پر بیحد غصہ تہا لیکن ظاہر نفرماتے تھے بلکہ دل ہی دل مین ضبط کرکے رہجاتے تھے۔ اور کظیم کے یہی معنے ہین کہ غم و غصے کو ضبط کریسے اور ثابت قدم رہیے۔ جب آپکے صاحبزادون نے یا اسفا کا نعرہ آپکی زبان مبارک سے سنا اور آپکو نہایت مضطر پایا **قَالُوا تَاللّٰهِ تَفْتَؤُا تَذْكُرُ يُوسُفَ حَتّٰى تَكُونَ حَرَضًا اَوْ تَكُونَ مِنَ الْهٰلِكِينَ** کہنے لگے قسم اللہ کی تو نہ چھوڑے گا یاد یوسف کی جب تک کہ گل جاوے یا ہوجاوے مردہ یعنے آپکے صاحبزادون کو اس حال کے دیکھنے سے رنج ہوا اور اونہون نے آپسے کہا کہ اے والد بزرگوار آپکو یہ غم اور بیقراری کب تک رہیگی اسقدر عرصہ گذرا اور ابتک آپکا وہی حال ہے بلکہ آپکا غم دن دونا رات چوگنا ہوتا چلا جاتا ہے اور اس سے ظاہر ہوتا ہے کہ آپ اس رنج و غم کو ہرگز ہرگز نہ چھوڑین گے یہانتک کہ آپکو حزن شدید قریب بہ ہلاکت کردے یا آپ ہلاک ہونے والون مین سے ہوجائین۔ آپنے جواب دیا **قَالَ اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ**۔ بولا مین تو کھولتا ہون اپنا احوال اور غم اللہ ہی کے پاس۔ یعنے آپنے فرمایا کہ اے بیٹو میرے مین اپنے رنج و غم کی شکایت اپنے پروردگار سے کرتا ہون کیونکہ اب مجہہ مین ضبط و تحمل کی طاقت نہین رہی اور سوائے خدائے تعالے کے مجھے غیر سے کوئی شکوہ اور شکایت نہین اسلیے کہ سوای پاک پروردگار کے کسیکا مقدور نہین کہ بیکسون کے کام بنائے اور بیچارون کی مدد کرے۔ اور تم مجھے اس غم و بیقراری مین رہنے دو تمہین اس سے کیا کام ہے اور نہ مین تم سے کچہہ کہتا ہون۔ اور حزن اور بث اوس غم کو کہتے ہین جسکا چہپانا امکان بشری سے باہر ہو۔ پہر آپنے یہ دعا کی ؎

چارہ سازی کر مری بیچارہ ہون		اے مرے مولے بہت آوارہ ہون
دیدۂ غم دیدہ کو دیدار دے ؎		جلوہ دکھلا طالب نظارہ ہون ؎

لکھا ہے کہ جب جناب یعقوب علیہ السلام نے **اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيْٓ اِلَى اللّٰهِ** کہا پروردگار نے وحی بھیجی کہ اے یعقوبؑ قسم ہے مجھے اپنے عزت و جلال کی کہ اگر یوسفؑ اور بنیامین

مرہی گئے ہوتے تو مین تیرے اس نالے کے سبب سے جو تو نے کیا اون دونون کو زندہ کرکے تیرے پاس بہیجدیا۔ پس اس خوشخبری سے بہت مسرور ہوئے اور اپنے بیٹون سے کہا وَاَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ۝ اور جانتا ہون مین اللہ کی طرف سے جو تم نہین جانتے یعنے اللہ تعالے نے بذریعہ وحی جو کچھ مجھے بتایا ہے وہ تم نہین جانتے یعنے جناب یوسف علیہ السلام کا زندہ ہونا اور حضرت یعقوب علیہ السلام کا اونکے پاس ہونچنا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس ایک دن ہمسائے کے دنون مین سے ایک شخص آیا اور اوسنے آپکو مغموم پریشان دیکھ کے سبب دریافت کیا۔ آپنے کہا کہ یوسف کے غم مین آنکھین گئین اور بنیا مین کے صدمے نے کمر خم کردی آپ یہ باتین کر رہے تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا کہ پروردگار سلام فرماتا ہے اور کہتا ہے کہ کیون تم ہمارا شکوہ غیرون سے کرتے ہو اور کسواسطے ہمسے نہین کہتے کہ ہم تمہارے سب رنج وغم دور کردین پس آپنے کہا اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيٓ اِلَى اللّٰهِ اور نہایت نادم ہوئے استغفار کی اور اوسدن سے آپنے یہ بات اختیار کی کہ جو کوئی آپکے رنج وغم کا باعث پوچھتا فرماتے اِنَّمَآ اَشْكُوْا بَثِّيْ وَحُزْنِيٓ اِلَى اللّٰهِ پھر آپنے دعا کی اور اپنے پروردگار سے عرض کرنے لگے کہ اے پروردگار مجھپر رحم کر اور میرے دونون فرزندون کو مجھسے ملادے حکم ہوا کہ اے یعقوب اب اسقدر پریشان نہو جلد تر اپنے مقصد کو پونہچوگے مگر تمکو چاہیے کہ مسکینون کو کھانا کھلاؤ۔ اور جبرئیل علیہ السلام نے آپ سے کہا کہ آپ کو اس رنج وغم کا باعث بہی معلوم ہے آپنے کہا نہین۔ جبرئیل نے کہا آپکو خیال نہین کہ ایک مرتبہ آپنے بکری ذبح کی اور اوسے بہون کے نوش فرمایا اور اپنے پڑوسی مسکین کو جو روزہ دار تہا اوسمین سے کچھ نہ دیا۔ باوجودیکہ اوسنے آپسے سوال بہی کیا مگر آپنے کچھ التفات نہ فرمائی اور وہ ناخوش ہوکے چلا گیا۔ اسی باعث سے آپ اس رنج مین مبتلا ہوئے۔ اور بعضے کہتے ہین کہ آپنے ایک لونڈی کے لڑکے کو اوس سے جدا کرکے بیچڈالا تہا اور وہ آپ

لڑکے کے غم مین تمام عمر روتی رہی پس حق تعالے نے آپکو اوتنے ہی زمانے تک فراق یوسف علیہ السلام مین مبتلا کیا۔ اور ایک روایت مین ہے کہ آپکے یہان ایک گائے تھی اوسکے بچے کو اوسکے سامنے آپنے ذبح کر ڈالا اور اوسپر کچھہ ترس نہ کھایا اس سبب سے فراق یوسف علیہ السلام مین مبتلا ہوئے۔ القصہ جب جناب یوسف علیہ السلام کا زندہ اور سلامت حضرت یعقوب علیہ السلام کو ملک الموت و جبرئیل علیہم السلام سے معلوم ہوا تو آپنے اپنے صاحبزادون سے کہا یٰبَنِیَّ اذْهَبُوْا فَتَحَسَّسُوْا مِنْ یُّوْسُفَ وَاَخِیْهِ وَلَا تَایْــَٔسُوْا مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اے بیٹو جاؤ اور تلاش کرو یوسف کی اور اوسکے بھائی کی اور نا امید نہو اللہ کے فیض سے یعنے اللہ پر بھروسہ کرکے جاؤ اور حضرت یوسف اور بنیامین کو ڈھونڈھو تلاش کرو اِنَّهٗ لَا یَایْــَٔسُ مِنْ رَّوْحِ اللّٰهِ اِلَّا الْقَوْمُ الْكٰفِرُوْنَ۝ بیشک نا امید نہین ہوتے اللہ کے فیض سے مگر کافر لوگ۔ جب آپنے بیٹون سے یہ بات فرمائی تو اونہون نے کہا آپکا فرمان بجا اور درست ہے مگر کہین مرے ہوئے بھی جیتے ہین مدت ہوئی یوسف کو بھیڑیا لے گیا اوسکی خاک تک باقی نہوگی ہم کیسے ڈھونڈھنے جائین اور آپ ناحق اپنی جان دیے دیتے ہین اس سے کیا حاصل ہو تب آپنے ایک محبت نامہ شاہ مصر کے نام لکھا اور شمعون کے حوالے کیا اور فرمایا کہ یہ خط مصر کے بادشاہ کو دو۔ خلاصہ اوسکا یہ ہے۔ بسم اللہ الرحمن الرحیم۔ یعقوب اسرائیل اللہ بن اسحاق ذبیح اللہ بن ابراہیم خلیل اللہ کی طرف سے بعد سلام کے بادشاہ مصر کو معلوم ہو کہ اسے عزیز مین اوس خاندان سے ہون کہ جسپر ہمیشہ بلا نوکل رہتی ہے خوشی اور غم بلکہ ہر حال مین خدا سے تعالے ہمکو آزماتا رہتا ہے اور ہر وقت و ہر حال مین ہمارا حامی و مددگار وہی ہے کافرون نے میرے دادا حضرت ابراہیم علیہ السلام کے ہاتھہ پانؤن باندھ کے اونہین آتش نمرود مین ڈالا حق تعالے نے اپنے فضل و کرم سے نجات دی اور آگ کو گلزار کر دیا۔ میرے باپ اسحق کے حلق پر چھری رکھی گئی حق تعالے نے اونکے بدلے دُنبا بھیجا اور اونکو بچا لیا

ہے ابیٹا تھا جو مجھے سب بیٹون سے زیادہ پیارا اور محبوب تھا اوسکے بھائی اوسے صحرا
مین لے گئے اور وہان سے جب آئے تو اوسکا کرتا خون آلودہ مجھے دکھایا اور کہا اوسکو
بھیڑیا لے گیا۔ مجھے اوسکی جدائی کا اسقدر غم ہوا کہ روتے روتے اندھا ہوگیا۔ ابھی اوس
غم سے نجات نہوئی تھی کہ اوسکا دوسرا بھائی جسے دیکھنے سے مجھے تسکین ہوتی تھی اوسے
تیرے کہنے سے اوسکے سب بھائی لے گئے اور مجھسے آکر بیان کیا کہ اوسنے بادشاہ کا کٹورا
چرایا اور بادشاہ نے اوسے قید کرلیا پس مطلب یہ ہے کہ اس خط کے دیکھتے ہی میرے
بیٹے کو بھیجدے کیونکہ نہ ہم چور ہین اور نہ ہمارے خاندان مین کوئی چور ہے اور اوسکے
نہونے سے میرا رنج وغم حد سے زیادہ ہوگیا ہے اور اگر میرے بیٹے کو نہ بھیجیگا تو مین
تیرے لیے بد دعا کرونگا کہ اوسکا اثر سات پشت تک پونہچیگا۔ مین نے تجھے خبر دیدی
آگے تو مختار ہے۔ والسلام۔ پھر اپنے کچھ پونجی پشمینہ اور روغن اور پنیر وغیرہ دیکے اونکو
جانب مصر روانہ کیا اور وہ سب منزلین طی کرکے مصر مین پونہچے اور اپنے اوس بھائی کے
پاس جو بنیامین کے سبب سے مصر مین رہگیا تھا گئے اور اوس سے سب حال بیان کر
اوسے ہمراہ لے حضرت یوسف علیہ السلام کے در دولت پر حاضر ہوئے۔ فَلَمَّا
دَخَلُوا عَلَيْهِ قَالُوا يَا أَيُّهَا الْعَزِيزُ مَسَّنَا وَأَهْلَنَا الضُّرُّ وَجِئْنَا
بِبِضَاعَةٍ مُّزْجَاةٍ فَأَوْفِ لَنَا الْكَيْلَ وَتَصَدَّقْ عَلَيْنَا ط پھر جب داخل
ہوئے اوسکے پاس بولے اے عزیز پڑی ہے ہمپر اور ہمارے گھر پر سختی اور لائے ہین
ہم پونجی ناقص سو پوری دے ہمکو بھرتی اور خیرات کر ہمپر۔ یعنے جب فرزندان یعقوب
اپنے والد کا نامہ اور مختصر تحفے لے کے حضرت یوسف علیہ السلام کی خدمت مین حاضر
ہوئے تو اوس نامے کو بادشاہ کے تخت پر رکھدیا اور کہنے لگے اے عزیز ہم اور ہمارے
گھر والے سخت پریشان اور حیران ہین اور کھانے پینے تک کو ہمارے پاس کچھ نہین اور ہم
جو کچھ لائے ہین وہ نہایت حقیر اور ناقص ہے پس ہمین غلہ کے پیمانے دیجیے اور ہمپر

خیرات کیجیے یعنے پونجی ہماری ناقص اور قلیل ہے اسے قبول کیجیے اور ہمین اپنے لطف و صلے کے موافق غلہ دیجیے اسواسطے کہ اِنَّ اللّٰهَ يَجْزِي الْمُتَصَدِّقِيْنَ ○ بیشک اللہ تعالے جزاے خیر دیتا ہے خیرات دینے والون کو جو زیادتی کے ساتھہ خیرات دیتے اور مسکینون کے دل خوش کرتے ہین۔ جناب یوسف علیہ السلام نے اون سب کے بیان سنے اور نامہ نامی جناب یعقوب علیہ السلام اوٹھا کے دیکھا آنکھون سے لگایا اور بوسہ دیا جب اوسکا مضمون پڑہا تو بے قرار ہوگئے اور بہت روئے قَالَ هَلْ عَلِمْتُمْ مَّا فَعَلْتُمْ بِيُوسُفَ وَاَخِيهِ اِذْ اَنْتُمْ جٰهِلُوْنَ ○ کہا کچھہ خبر رکھتے ہو کیا کیا تمنے یوسف سے اور اوسکے بہائی سے جب تمکو سمجھہ نہ تھی۔ یعنے آپنے فرمایا کہ تمنے جو سلوک یوسف اور اوسکے بہائی کے ساتھہ کیے وہ تمھین یاد ہین۔ یہ بات آپنے محض صرف اونکے یاد دلانے کے لیے فرمائی کیونکہ وہ تو سب کر ہی چکے تھے اور بخوبی جانتے تھے کہ ہمنے جناب یوسف کو سخت تکلیفین دین اور اونکے بہائی کو بہت ذلیل وخوار سمجھا اور آپنے براہ شفقت یہ ہی فرمایا کہ یہ امور تم سے بوجہ جہالت یعنے نوجوانی اور شوخی کے ہوئے اور شاید اب تمنے اوسنے توبہ کرلی ہوگی۔ پہر آپنے نقاب چہرۂ مبارک سے اولٹ دی اور تاج شاہی اوتارکے تخت پر رکھدیا۔ بہائیون نے جب چہرۂ مبارک دیکھا پہچان لیا قَالُوْٓا ءَاِنَّكَ لَاَنْتَ يُوْسُفُ ط بولے کیا سچ توہی ہے یوسف۔ یعنے آپ ہی یوسف ہین کیونکہ آپکے سوا یہ حسن وجمال دوسرے کو کہان نصیب اور ایک روایت مین ہے کہ جناب یوسف علیہ السلام نے نقاب چہرے سے اوٹھاکے تبسم فرمایا پس آپکے دندان مبارک جو سلک گہر سے کہین افضل تھے نورافشان ہوئے اور بہائیون نے پہچان کے کہا کہ آپ ہی یوسف ہین قَالَ اَنَا يُوسُفُ وَهٰذَآ اَخِيْ قَدْ مَنَّ اللّٰهُ عَلَيْنَا فرمایا آپنے کہ مین یوسف ہون اور یہ میرا بہائی بنیامین ہے بیشک اللہ جل شانہ نے ہمپر احسان کیا اور ہمکو سب آفتون اور بلاؤن سے بچاکے بزرگی اور مرتبہ دیا۔ اِنَّهٗ مَنْ يَّتَّقِ

وَيَصْبِرْ فَاِنَّ اللّٰهَ لَا يُضِيْعُ اَجْرَ الْمُحْسِنِيْنَ ○ بیشک جو کوئی پرہیزگار ہو
اور شابت رہے تو اللہ نہین کھوتا حق نیکی والون کا۔ یعنے جو کوئی پرہیزگاری کرے اور
اللہ سے ڈرے اور صبر کرے تو اللہ نہین ضایع کرتا ثواب نیکی کرنے والون کا۔ القصہ جب
بھائیون نے یوسف علیہ السلام کو بے نقاب دیکھ کے پہچانا تو تخت کی جانب سر جھکایا
اور جا کر آپکے قدم مبارک کو چومین اور بوسہ دین پس آپ فوراً تخت سے اوتر آئے
اور سب بھائیون سے بغلگیر ہوئے قَالُوْا تَاللّٰهِ لَقَدْ اٰثَرَكَ اللّٰهُ عَلَيْنَا وَاِنْ
كُنَّا لَخٰطِئِيْنَ ○ بولے قسم اللہ کی البتہ تجھکو پسند رکھا اللہ نے ہمسے اور ہم تھے چوکنے
والے۔ یعنے کہا حضرت یوسف کے بھائیون نے کہ قسم خدا کی اس حسن وجمال اور نیک
سیرتی وکمال کے ساتھہ اللہ تعالےٰ نے آپکو ہمپر برگزیدہ کرلیا اور ہم بیشک خطاوار ہین
بہ سبب اون کامون کے جو ہمنے کیے اور وہ سب اپنے افعال سے نادم ہوئے اور رونے
لگے قَالَ لَا تَثْرِيْبَ عَلَيْكُمُ الْيَوْمَ يَغْفِرُ اللّٰهُ لَكُمْ وَهُوَ اَرْحَمُ
الرّٰحِمِيْنَ ○ کہا کچھہ الزام نہین تمپر آج بخشے اللہ تمکو اور وہ ہے سب مہربانون
سے مہربان۔ یعنے جناب یوسف علیہ السلام نے فرمایا کہ جو کچھہ تمنے میرے ساتھہ کیا
اوسکے عوض آج مین تمہین کچھہ نہین کہتا اور نہ کوئی الزام دیتا ہون اور نہ اس بات کا
تذکرہ تمہارے منہ پر کرونگا اللہ تعالےٰ تمکو بخشے اور معاف کرے کہ تم اپنا قصور مانتے او
اوسکا اقرار تو کرتے ہو اور اللہ تعالےٰ بہت بڑا بخشنے والا مہربان ہے۔ اور آپنے اپنے
بھائیون کی بہت خاطر کی اور نوازش بزرگانہ سے پیش آئے یہانتک کہ وہ سب اپنے
قصور بھول گئے اور آپکے ملنے سے نہایت خوش ہوئے اونکے پژمردہ دل آپکے
کلام محبت التیام سے تازے ہوئے اور چہرے بشاشی سے پر رونق ہوئے۔
پھر آپنے اپنے والد ماجد کا حال پوچھا اونہون نے سب کیفیت گذارش کی۔ آپ بہت رنجیدہ
ہوئے اور اپنے بھائیون سے فرمایا۔ اِذْهَبُوْا بِقَمِيْصِيْ هٰذَا فَاَلْقُوْهُ

عَلٰی وَجْهِ اَبِیْ يَاْتِ بَصِيْرًا ۚ وَاْتُوْنِیْ بِاَهْلِكُمْ اَجْمَعِيْنَ ○ لیجاؤ یہ
کرتا میرا اور ڈالو میرے باپ کے مُنہ پر کہ چلا آئے آنکھوں سے دیکھتا اور لے آؤ میرے
پاس اپنا سارا گھر یعنے آپنے فرمایا کہ اب تم میرا کرتا لے جاؤ اور جناب والد ماجد کے مُنہ پر
ڈالدو خدا کے فضل سے اونکی آنکھیں روشن ہوجائینگی پھر تم اونکو اور اپنے سارے
گھر بار کو لیکے میرے پاس چلے آنا۔ لکھا ہے کہ وہ کرتا جو آپنے بھائیون کے ہاتھ روانہ کیا تھا حضرت
ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کا تھا جب کافرون نے آتش نمرود مین آپکو ڈالا اوسوقت حضرت
جبرئیل علیہ السلام نے بحکم باری تعالے جنت سے لاکے آپ کو پہنایا تھا اور وہ حضرت اسحاقؑ
کو ملا اور حضرت اسحاق سے حضرت یعقوبؑ کے پاس آیا اور آپنے بمقتضاے محبت حضرت
یوسفؑ کے بازو پر باندہ کے اونہین بھائیون کے ہمراہ کیا جب بھائیون نے جناب یوسف
علیہ السلام کو برہنہ کرکے کنوین مین ڈالا تو حضرت جبرئیلؑ نے بازو سے کھول کے آپکو پہنایا
اور وہ آپکے آنسوؤن سے تر ہوا۔ اور اوسکا یہ خاصہ تھا کہ جب کسی بیمار یا مبتلاے بلا پر ڈالا
جاتا تھا تو فوراً اوسے آرام ہوجاتا تھا۔ حق تعالے نے حضرت یوسف علیہ السلام پر وحی بھیجی
کہ اسے یوسفؑ وہ کرتا جلد اپنے باپ کے پاس روانہ کرو اور آپنے حسب بیان مذکورہ بھائیون
کے حوالے کیا تو یہودا نے کہا کہ یہ کرتا مجھے دیجیے کیونکہ پہلے بھی خون آلود پیراہن مین لے گیا
تھا جس سے والد ماجد کو اسقدر رنج ہوا کہ آجتک باقی ہے پس اگر یہ کرتا مین لے جاؤنگا
تو وہ مجھسے خوش ہوجائینگے اور اس پیراہن کی خوشی مین اوس پیراہن کا غم بھول کے میرے
قصور سے درگذر فرمائینگے پس آپنے وہ پیراہن یہودا کو دیا اور سامان سفر اونکے لیے
طیار کرادیا یہودا اس امر سے نہایت خوش ہوئے اور بھائیون کو ہمراہ لے مصر سے نکل
کنعان کی طرف روانہ ہوئے۔ اور ایک روایت مین ہے کہ وہ کرتا ایک غلام کے ہاتھ
آپنے روانہ کیا۔ اوسکا قصہ اسطور سے ہے کہ جب بنیامین پیدا ہوئے اور اونکی والدۂ ماجدہ
جنت کو سدہارین تو حضرت یعقوبؑ نے بنیامین کو دودہ پلوانے کے لیے ایک کنیز خریدی

اور اوسکے چھوٹے بچے کو جب وہ بہت چاہتی تھی اس خیال سے بیچڈالا کہ اوسکا سب دودہ
دنیا مین سکے حصے مین آوے اور اوس کنیز کو اپنے بچے کی جدائی کا سخت صدمہ ہوا اوسنے
دعا کی کہ پروردگار جیسا انہون نے میرے بچے کو مجھسے جدا کرکے میرا دل تڑپایا اورایکے
فراق مین مجھے پٹرکایا تو بھی انہین اسیطرح سے تڑپا۔ دعا اوسکی قبول ہوئی اور ہاتف غیب
سے ندا کی۔ جسے حضرت یعقوب بہت دوست رکہتے ہین وہ کچھہ ہی دن مین اونسے جدا ہوا
چاہتا ہے۔ لکھا ہے کہ اوس کنیز کے لڑکے کا نام بشیر تہا جب وہ بڑا ہوا تو ایک تاجر نے
اوسے مصر مین حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتہہ فروخت کیا اورجب آپ مصر مین مقیم ہوئے
تو اوسے اپنا ندیم بنایا اور آپ اوس سے بہت اُنس رکہتے تھے اور وہ بہی فرمانبرداری عمر بہر
امانت داری خیرخواہی سے آپکے احکام بجالاتا تھا۔ لیکن آپکو اس بات کا گمان بہی نہ تہا کہ
یہ وہی غلام ہے جسے جناب یعقوب علیہ السلام نے بیچا تہا۔ پس جناب یوسف علیہ السلام نے
اپنا کرتا اُسے دیکے کنعان کو روانہ کیا۔ وَلَمَّا فَصَلَتِ الْعِيْرُ اورجب جدا ہوا قافلہ
یعنے جب قافلے والے شہر مصر سے باہر ہوئے اور کنعان کے راستے پر آئے تو باد صبا نے
حق تعالےٰ سے اجازت لے کے جناب یوسف علیہ السلام کے کرتے کی خوشبو حضرت
یعقوب علیہ السلام کے دماغ مین پونہچائی تو آپ خوش ہوئے قَالَ اَبُوْهُمْ اِنِّیْ لَاَجِدُ
رِيْحَ يُوْسُفَ لَوْلَآ اَنْ تُفَنِّدُوْنِ ○ کہا اونکے باپ نے یعنے حضرت یعقوب
علیہ السلام نے اون لوگون سے جو اونکے پاس حاضر تھے کہ بیشک مجھے اسوقت یوسف
کی خوشبو آتی ہے مگر تم نہ مانوگے بلکہ کہوگے بڑہاپے کے باعث فتور عقل ہے اور اوس
خوشبو کے پہچاننے کا باعث یہ تہا کہ وہ کرتا بہشت کا تہا جب اوس کرتے کی خوشبو آپکو
معلوم ہوئی تو آپ سمجھگئے کہ بہشت کی خوشبو یوسف علیہ السلام کے سوا دوسرے مین نہین
پس آپنے فرمایا مجھے یوسف کی خوشبو آتی ہے قَالُوْا تَاللّٰهِ اِنَّكَ لَفِیْ ضَلٰلِكَ
الْقَدِيْمِ ○ بولے وہ لوگ یعنے حاضرین اور حضرت یعقوب علیہ السلام کے پوتے

کہ خدا کی قسم آپ ابتک اپنی پرانی غلطی مین ہین کہ سواے ذکر یوسف کے کوئی بات نہین
کرتے اور باوجود گذرنے مدت مدید کے اب بھی یوسفؑ کی بو آپکو آتی ہے اور آپ حد سے
زیادہ مشتاق ملاقات ہین۔ القصہ جب بشیر حسب فرمان یوسف علیہ السلام وہ کرتا لے
کے کنعان مین پونہچا تو اوسنے دیکھا کہ ایک کنوین پر ایک عورت کپڑے دہو رہی ہے
اور وہ بشیر کی مان تھی جو حضرت یعقوب علیہ السلام کے کپڑے دہو رہی تھی بشیر نے اوسسے
سے کہا کہ مجھے حضرت یعقوب علیہ السلام کے پاس جانا ہے اگر تمکو اونکا مکان معلوم ہو تو بتاؤ
اوسنے سر اوٹہا کے بشیر کو دیکھا اور کہا کہ تجھے اون سے کیا کام ہے وہ تو اپنے غم مین ایسے
مبتلا ہین کہ کسی سے بات تک نہین کرتے۔ بشیر نے کہا مین جناب یوسف علیہ السلام کے
پاس سے آیا ہون اور اونکا پیغام لایا ہون۔ یہ سنتے ہی وہ بیقرار ہوئی اور ایک چیخ مار
کے کہنے لگی کہ اے پروردگار تیرا وعدہ خلاف نہین۔ بشیر کو حیرت ہوئی اور اوسنے پوچھا
کہ وہ کیا بات ہے اوس عورت نے اپنا سب احوال جیسا کہ مذکور ہوا کہہ سنایا پھر بشیر نے پوچھا
کہ تمہارے بیٹے کا کیا نام ہے اوسنے کہا بشیر یہ سنتے ہی بشیر نہایت خوش ہوا اور اوسنے
کہا کہ مین ہی تیرا بیٹا ہون اور میرا ہی نام بشیر ہے جلد آ مجھسے مل کہ مین بھی تیرے
بغیر بیقرار تہا۔ پس وہ دوڑی اور بشیر کو گلے سے لگایا اور نہایت خوش وخرم اوسے اپنے
ہمراہ جناب یعقوب علیہ السلام کے پاس لے آئی اور اطلاع دی آپ چاہتے تھے کہ کلام
کرین مگر غش آگیا اور بیہوش ہو کے گر پڑے جب افاقہ ہوا بشیر نے پیراہن یوسفی
آپکے چہرے پر ڈالا اور اللہ تعالے نے آپکی آنکھین روشن کردین اور آپ نہایت خوش و
خرم ہوئے بشیر سے حضرت یوسف علیہ السلام کے حالات پوچھتے تھے اور خوش ہوتے
تھے۔ اور پہلی روایت اس طور پر ہے کہ یہودا جناب یوسف علیہ السلام سے وہ کرتا لے کے
نہایت عجلت سے روانہ ہوئے اور جلد جلد منزلین طے کرتے ہوئے کنعان مین پونہچے

فَلَمَّآ اَنْ جَآءَ الْبَشِيْرُ اَلْقٰهُ عَلٰى وَجْهِهٖ فَارْتَدَّ بَصِيْرًا ۚ پس جب آیا

شیر یعنے یہودا کرتا لے کے تو اوسنے پہونچتے ہی وہ کرتا اپنے باپ کے سر پر ڈالا
پس جناب یعقوب علیہ السلام بینا ہوگئے اور اچھی طرح دیکھنے لگے۔ قَالَ اَلَمْ اَقُلْ
لَّكُمْ اِنِّیْ اَعْلَمُ مِنَ اللّٰهِ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ ○ کہا اپنے پوتون سے کیا مین نہین
کہتا تہا تمسے کہ مین جانتا ہون اللہ کی طرف سے بواسطہ وحی اور الہام کے وہ باتین جو
تم نہین جانتے یعنے جناب یوسف کا زندہ ہونا اور پہر آپسے ملنا۔ اور یہ خبر سنتے ہی وہان
سب لوگ جمع ہوگئے اور حضرت کے صاحبزادے بہی جو راستے مین تہے آپہونچے اور نہایت
عجز سے آپکے قدمون پر گرے اور قَالُوْا یٰۤاَبَانَا اسْتَغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَاۤ اِنَّا كُنَّا
خٰطِئِیْنَ ○ کہنے لگے اے باپ ہمارے بخشش مانگ خدائے تعالے سے ہمارے
گناہون کی بیشک ہم گناہگار رہین اور ہمنے یوسف کے حق مین بڑی خطا کی قَالَ سَوْفَ
اَسْتَغْفِرُ لَكُمْ رَبِّیْ اِنَّهٗ هُوَ الْغَفُوْرُ الرَّحِیْمُ ○ کہا یعقوب علیہ السلام نے
قریب ہے کہ مین بخشش مانگونگا اپنے رب سے تمہارے لیے بیشک وہ پروردگار توبہ
کرنے والون کے گناہونکو بخشتا ہے اور اپنے بندون پر نہایت مہربان ہے اونکی
بخشتا اور درگذر کرتا ہے۔ لکہا ہے کہ آپنے اپنے صاحبزادون کے لیے اوسوقت
دعا نہ کی بلکہ اس خیال سے تاخیر فرمائی کہ سحر کے وقت دعا فرمائینگے اسلیے کہ دعا
سحر اللہ تعالے کے یہان زیادہ تر مقبول ہے اور بعض نے لکہا ہے کہ آپنے اس خیال
سے تاخیر کی کہ جناب یوسف علیہ السلام سے بہی دریافت فرمالین کہ اونہون نے بہی اپنے
بہائیون کا قصور معاف کیا یا نہین اور صحیح روایت یہی ہے کہ جبتک آپ مصر مین نہین
پہونچے اونکے واسطے دعا نہ کی۔ اور جب مصر مین داخل ہولیے تو ایک رات نماز تہجد کے
واسطے اوٹہے اور نماز سے فارغ ہوکے قبلہ رو کہڑے ہولیے آپکے پیچہے جناب یوسف
علیہ السلام تہے اور اونکے پیچہے اور سب صاحبزادے حضرت یعقوب علیہ السلام دعا کرتے
تہے اور سب صاحبزادے آمین کہتے تہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے آپکی دعا قبول کی

اور اون سب کے قصور معاف کیے - لکہا ہے کہ جب یعقوب علیہ السلام بینا ہوئے اور آپنے
بشیر کو دیکہا تو فرمایا تو کون ہے اوسنے عرض کی مین وہ ہون جسے آپنے ان سے جدا
کر کے بیجڈالا تہا - اور میرا نام بشیر ہے - آپ یہ بات سنکے رونے لگے اور فرمایا کہ بیشک مین نے
تیرے حق مین بُرا کیا اور مین فراق کی تکلیف سے ناواقف تہا - پہر آپنے اوس سے
پوچہا تجہے کوئی حاجت ہے اوسنے عرض کی کہ مجہے کوئی حاجت نہین ہان خاتمہ بخیر
ہونے کے لیے دعا کیجیے آپنے فرمایا کہ جس طرح تونے مجہے خوش کیا اللہ تعالے تجہے خوش
رکہے اور تیرا خاتمہ بخیر کرے - پہر اوسنے اور آپکے سب صاحبزادون نے عرض کی کہ جناب یوسف
علیہ السلام نے التماس کی ہے کہ میرا ارادہ خود حاضر ہونے کا تہا مگر پروردگار نے مجہے حکم
حکم دیا کہ مین آپکو مصر مین آنے کی تکلیف دون لہذا امیدوار ہون کہ آپ مع تمام متعلقین کے
مصر مین تشریف لائیے - پس آپنے مصر کی روانگی کا قصد فرمایا اور تمام متعلقین عزیز و اقارب
نوکر چاکر دوست احباب اور جن لوگون سے کچہہ بہی تعلق تہا سب آپکے ہمراہ چلنے کو طیار ہوئے
جناب یوسف علیہ السلام نے بہی دو سو سواریان اور سامان سفر آپکے واسطے بشیر کے ہمراہ
مصر سے روانہ کیا تہا - القصہ جناب یعقوب علیہ السلام مع اپنے سب ہمراہیون کے مصر
کی طرف روانہ ہوئے لکہا ہے کہ وہ سب مرد و زن تعداد مین چار سو تہے منزل بمنزل طے
کرتے ہوئے جب مصر کے قریب پونہچے تو بشیر نے آگے جا کے جناب یوسف علیہ السلام کو خبر
دی - جناب یوسف علیہ السلام نہایت خوش ہوئے اور آپنے فوج کو استقبال کا حکم دیا سوار
مسلح زرق برق عربی گہوڑون پر سوار نہایت تزک و احتشام سے آپکے استقبال کے لیے
روانہ ہوئے جب آپکے قریب پونہچے سب نے سلام کیا اور قدمبوس ہوئے آپنے فرمایا تم
کون لوگ ہو عرض کی ہم حضرت یوسف کی فوج کے سوار ہین القصہ جسقدر آپ آگے بڑہتے
تہے انبوہ در انبوہ پلٹنین اور سوار و پیادے آپکے استقبال کو آتے اور آپکی سواری کے
ہمراہ چلتے تہے - جب مصر سے بہت قریب ہوئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے بادشاہ

ریان سے کہا کہ میرا باپ خدا کا پیغمبر ہے اور پیغمبروں کی اولاد سے ہے آج شہر کنعان سے مع اپنے متعلقین کے مصر میں آیا ہے اوسکے استقبال کے لیے آپکو بھی شہر کے باہر چلنا چاہیے القصہ جناب یوسف علیہ السلام بادشاہ ریان اور مصر کے شریفوں اور امیروں اور رئیسوں کو ساتھ لیے لشکر عظیم آراستہ کر بڑے جاہ وحشم فوج وخدم سے اپنے والد بزرگوار کے استقبال کے لیے شہر کے باہر آئے اور جناب یعقوب علیہ السلام مع اپنے فرزندوں اور ہمراہیوں کے ایک ٹیکرے پر چڑھ گئے اونکے لشکر اور سواری اور دھوم دھام اور انتظام کو دیکھتے اور خوش ہوتے تھے کثرت جلوس ملوکانہ اور فوج ولشکر شاہانہ دیکھکے تعجب فرمانے لگے کہ جبرئیل علیہ السلام آئے اور کہا آپ اس لشکر کو ملاحظہ کر کے اسقدر تعجب نہ کیجیے ذرا نظر اوٹھاکے دیکھیے کہ ملائکہ کے لشکر زمین وآسمان میں کسقدر کثرت سے آپکی خوشی کے باعث مسرور وخرم شاداں وفرحاں موجود ہیں اور آپکے غم سے جسقدر غمگین تھے اوسیقدر آپکی خرمی سے آج خوش ہیں۔ خلاصہ یہ کہ جب جناب یوسف علیہ السلام کی سواری قریب آئی اور آپنے اونکو شان وشوکت اور لباس شاہانہ سے نہایت آراستہ پیراستہ دیکھا تو دریافت کیا کہ کیا یہی بادشاہ مصر ہے لوگوں نے عرض کی کہ یا حضرت یہ آپکے فرزند دلبند جناب یوسف علیہ السلام ہیں۔ آپ اونہیں دیکھکے نہایت خوش ہوئے جب حضرت یوسف علیہ السلام کی سواری بہت ہی قریب آئی اور آپکی نظر اونپر پڑی دیکھتے ہی جوش محبت سے بے قرار ہو گئے اور بہت جلد اپنے مرکب سے اوترکے آگے چلے اور ادھر یوسف علیہ السلام بصد شوق قدمبوس نہایت عجلت سے گھوڑے سے اوترے پھر کیا تھا تمام امیر وشریف رئیس وسردار فوراً اپنی اپنی سواریوں سے اوتر پڑے ایک ہجوم ہوگیا اور حق تعالیٰ نے فرشتوں کو حکم دیا کہ تم بھی زمین پر اوترو۔ پس جناب یعقوب اور یوسف علیہما السلام دوڑکے گلے ملے اور حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اَلسَّلَامُ عَلَیْكَ یَا مُذْهِبَ الْاَحْزَانِ یعنے سلام ہو تجھپر اے غموں کے مٹانے والے

اور فرط خوشی سے گلے مل کے اسقدر روئے کہ تمام حاضرین روتے تھے یہانتک کہ دشمنون کو بھی یہ حال دیکھکے رونا آیا۔ پھر روتے روتے حضرت یعقوب علیہ السلام بیہوش ہوگئے اور جناب یوسف علیہ السلام نے اونکا سر مبارک اپنے زانو پر رکھ لیا اور گلاب وکیوڑا چھڑکا یہانتک کہ ہوش وحواس درست ہوئے لکھا ہے کہ میدان مین ایک شامیانہ وسیع نصب کیا گیا تھا وہان دونون صاحب بروقت ملاقات جلوہ افروز تھے ان دونون کی الفت ومحبت دیکھکے لوگون کو تعجب ہوتا تھا اور کہتے تھے کہ اے اللہ اسقدر الفت دنیامین شاید دوسرے کو ہوگی ہر فرد بشر اس حال کے دیکھنے سے مسرور تھا اور کہتے تھے **نظم** +

چہ خوش حال ست روے دوست دیدن	پس از عمرے بہ یک دیگر رسیدن
شراب خوشدلی را نوش کردن	بہ شادی دست در آغوش کردن
بہ کامے دل زمانے آرمیدن	ہم گفتن سخن وز ہم شنیدن
ز دلبر حال دل آغاز کردن	ز عاشق دفتر غم باز کردن +

لکھا ہے کہ شہر مصر کے قریب ایک موضع جناب یوسف علیہ السلام کی ملک سے تھا اوسمین آپنے ایک مکان عالیشان بنوایا تھا اوسوقت اوس مکان مین آپ اُترے **فَلَمَّا دَخَلُوا عَلَىٰ يُوسُفَ آوَىٰ إِلَيْهِ أَبَوَيْهِ** پس جب داخل ہوئے وہ سب یوسف علیہ السلام کے پاس اوس مکان مین تو جگہ دی آپنے اپنے ماں باپ کو اپنے پاس یعنے آپنے اپنے والد بزرگوار اور خالہ کو جو سوتیلی ماں بھی تھین بہت تعظیم وتکریم سے اوس محل مین اوتارا اور سب سے ملے مزاج پرسی فرمائی بھتیجون پر عنایت بزرگانہ کی **وَقَالَ ادْخُلُوا مِصْرَ إِن شَاءَ اللَّهُ آمِنِينَ** ○ اور کہا اون سب سے کہ داخل ہو مصر مین اگر چاہے اللہ تعالے امن سے کہ کوئی رنج وغم اور عسرت وتکلیف باقی نہ رہے پھر سب لوگ وہان سے روانہ ہوئے جب مصر مین آئے تو حضرت یوسف علیہ السلام نے نہایت اعزاز واکرام سے اونہین اپنے مکان مین اُتارا **وَرَفَعَ أَبَوَيْهِ عَلَى الْعَرْشِ**

اور چڑھایا اپنے ماں باپ کو اپنے تخت پہ اور آپ بھی تاج شاہی پہن کے اوسپر بیٹھے وَ
خَرُّوا لَهٗ سُجَّدًا ۚ اور مُنہ کے بل گر پڑے وہ سب یعنے باپ اور خالہ اور بھائی
سجدہ کرتے ہوئے حضرت یوسف کو کیونکہ اوس زمانے مین سجدۂ تعظیمی جائز تھا پس بجا
تعظیم کے اون سب نے حضرت یوسف کو سجدہ کیا آپ یہ حال مشاہدہ فرما کے خوش ہوئے
وَقَالَ يٰٓاَبَتِ هٰذَا تَاْوِيْلُ رُءْيَايَ مِنْ قَبْلُ ۫ اور کہا اے میرے باپ
یہ آپ لوگوں کا سجدہ کرنا تعبیر ہے میرے خواب کی جو مین نے اس سے پہلے لڑکپن مین
دیکھا تھا قَدْ جَعَلَهَا رَبِّيْ حَقًّا ۭ بیشک کیا اوسکو میرے پروردگار نے سچ یعنے
جو کچھہ مین نے خواب مین دیکھا تھا کہ گیارہ ستارے اور چاند اور سورج مجھے سجدہ کرتے ہین
اور زمین کے خزانون کی کُنجیان مجھے ملی ہین وہ آج بیداری مین میرے پروردگار نے
مجھے دکھادیا کہ باپ اور خالہ اور گیارہ بھائیون نے مجھے تعظیم سے سجدہ کیا اور ملک ریان
نے تمام خزانون کی کنجیان میرے سپرد کین قَدْ اَحْسَنَ بِيْٓ اِذْ اَخْرَجَنِيْ مِنَ
السِّجْنِ وَجَاۗءَ بِكُمْ مِّنَ الْبَدْوِ مِنْۢ بَعْدِ اَنْ نَّزَغَ الشَّيْطٰنُ بَيْنِيْ
وَبَيْنَ اِخْوَتِيْ ۭ اور بیشک احسان کیا میرے ساتھہ میرے پروردگار نے جب نکالا
مجھے قیدخانے سے اور کنوین کا ذکر اسواسطے نہ کیا کہ سب بھائی اپنے دل مین شرمندہ
ہونگے اور لایا آپکو جنگل سے بدو ایک مقام کا نام ہے جو ولایت شام مین کنعان سے قریب
تھا اور حضرت یعقوب علیہ السلام اکثر وہان بیٹھتے تھے یعنے آپنے فرمایا کہ حق تعالےٰ نے
بڑا احسان اور فضل کیا کہ مجھے قیدخانے سے نکالکے تخت پر بٹھایا اور آپکو مقام بدو سے
میرے پاس لایا بعد اسکے کہ جھگڑا اور مخالفت ڈالدی شیطان نے درمیان میرے اور میرے
بھائیون کے۔ اِنَّ رَبِّيْ لَطِيْفٌ لِّمَا يَشَاۗءُ ۭ اِنَّهٗ هُوَ الْعَلِيْمُ الْحَكِيْمُ ○
بیشک میرا پروردگار نیکی دینے والا ہے جسکو چاہے اور بیشک وہی ہے جاننے والا
تدبیرون کا اور حکمت والا ہے کہ ہر کام کو موافق مصلحت اور حکمت کے کرتا ہے

پہر حضرت یعقوب علیہ السلام نے جناب یوسف سے پوچہا کہ اے فرزند دلبند جب تیرے بھائی تجھے میرے پاس سے لے گئے تو اونہوں نے تجھسے کیا کیا۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے عرض کی کہ اے جناب والد ماجد یہ حال نہ پوچھیے کہ آپکو بہی رنج ہوگا اور مجھے بہی وہ مذکور اچھا نہین معلوم ہوتا۔ حضرت یعقوب علیہ السلام نے فرمایا کہ اچھا مجھکو کچھ تھوڑا حال تو کہو تب آپنے بعزا والد بیان کیا کہ جب مجھے سب بھائی کنوین کے پاس لے گئے تو کہا اپنا کرتا اُتار مین نے کہا اے بھائیو مجھے برہنہ نہ کرو اوسوقت اونہوں نے چھُری نکالی اور کہا اُتارتا ہے تو اُتار نہین ہم ذبح کر ڈالین گے مین نے جان کے خوف سے کرتا اوتارا اور اونہوں نے مجھے کنوین مین دھکیلا مگر مین سنبھلا اور کنوین مین نہ گرا تب اونہون نے میرے ہاتھ پیر رسّی سے جکڑ کے کنوین مین لٹکایا اور دور سے چھوڑ دیا۔ یہ حال پُرملال سنتے ہی جناب یعقوب علیہ السلام بیہوش ہوگئے آپنے فوراً اونکا سر مبارک اپنے زانو پر رکھا اور گلاب چھڑکا جب ہوش مین آئے روتے تھے اور فرماتے تھے کہ اے فرزند پہر کہو کہ آگے کیا ہوا۔ آپنے کہا کہ اے والد بزرگوار از برائے حضرت اسحاق و حضرت خلیل مجھے اس ذکر سے معاف کیجیے آپنے جناب یوسف علیہ السلام کی التماس قبول کی خاموش ہورہے اور پہر یہ ذکر کبھی نفرمایا۔ لکھا ہے کہ ایک دن جناب یعقوب علیہ السلام نے حضرت یوسف سے فرمایا کہ مجھے مصر کا رہنا اچھا نہین معلوم ہوتا تم شہر کے باہر ایک مکان بنوا دو کہ مین خلقت سے علٰحدہ اوس مکان مین رہون اور اپنی عمر بقیہ یاد خدا مین صرف کرون مگر شرط یہ ہے کہ تم ہی شب کو وہان رہا کرو کہ میرے دل کو تسکین ہو۔ حضرت یوسف علیہ السلام نے اوسیوقت معمارون کو بلا کے حکم دیا اور مقام بتا دیا کہ وہان ایک مکان نہایت عمدہ جلد تر طیار کرو۔ لکھا ہے کہ وہ مکان شہر کے باہر بہت قریب کچھ عرصے مین طیار ہوگیا اور حضرت یوسف علیہ السلام اپنے والد ماجد کو تمام خزانے اور اموال اور اسباب شاہی دکھاتے ہوئے اوس مکان مین لے گئے۔ جناب یعقوب علیہ السلام نے اوس مکان مین قیام فرمایا اور رات دن مصروف عبادت رہتے تھے۔ پہر حضرت یوسف علیہ السلام

نے اپنے سب بھائیون کے لیے علیحدہ علیحدہ مکانات بنوائے اور اپنے بھائی بنیامین کے لیے اپنے قریب ایک مکان طیار کرایا اور سب کے ساتھہ سلوک کیا نہایت عیش و عشرت سے وہ سب اوقات بسر کرتے تھے اور جناب یعقوب علیہ السلام سے پڑھتے اور یاد خدا کیا کرتے تھے اسی طرح سے جب چوبیس برس گذرے اور زمانہ انتقال یعقوب علیہ السلام کا قریب آیا

گر گردون ہوئی گردش آسمان
کہ یعقوب کو جا کے آگہ کرو
اوسے مصر کا تمنے دیکھا عزیز
نکل چلنے سے کنعان کی تم راہ لو

چمن مین لگی چلنے باد خزان
کہ مقصد ترے سب بر آئے تمام
یہ سب ہمنے دی اوسکو عقل و تمیز
زیارت وہان اپنے آبا کی کر

ہوا حکم خالق یہ جبریل کو
ملا اپنے یوسف سے ہو شادکام
تمہین چاہیے مصر سے اب چلو
کہ دن موت کے آئے نزدیک تر

حضرت یعقوب علیہ السلام نے یہ خبر جناب یوسف کو دی آپ نہایت غمگین ہوئے مگر حکم خدا سے کیا چارہ تھا حضرت یعقوب علیہ السلام جناب یوسف کو وصیت کر دعائین دے ایک اونٹنی پر سوار ہو عازم کنعان ہوئے اور آپکے سب صاحبزادے اور جناب یوسف علیہ السلام مع اپنے خدم و حشم کے آپکے ہمراہ چلے جب شہر کے باہر کنعان کے راستے تک آپکے ہمراہ پہنچے تو وہان سے آپ نے سبکو رخصت کیا ہر چند صاحبزادون نے ہمراہ چلنے کے بارے مین اصرار کیا مگر آپنے نہ مانا سبکو دعا دے کے تنہا وہان سے روانہ ہوئے اور آپکے سب فرزند نہایت بیقرار ہو کے روئے اور آپکو دیکھتے رہے جب آپ نظرون سے غائب ہوئے سب واپس چلے آئے اور جناب یوسف علیہ السلام بہی حسب وصیت پدری مصر کو پلٹے اور حضرت یعقوب منزلین طے کرتے ہوئے کنعان مین پہنچے اور اپنے آبا و اجداد کی قبر پر زیارت کے لیے تشریف لے گئے۔ وہان اپنے مرکب سے اوتر زیارت کی اور زار زار رونے لگے یہانتک روئے کہ روتے روتے بیہوش ہو گئے اوس بیہوشی مین آپنے دیکھا کہ یاقوت کی کرسیون پر حضرت ابراہیم اور حضرت اسحاق جلوہ گر ہین اور فرماتے ہین کہ اب تمہارا انتظار ہے جلد آؤ۔ جب آپ ہوشیار ہوئے تو اپنے اونٹنی کو چھوڑ دیا اور فرمایا

تو مصر جا اور میری اولاد سے کہدے کہ یعقوبؑ اپنے رب سے جا ملا- پھر آپ وہان سے
اوٹھے اور کچھ مضطرب ہوئے ناگہان آپنے دیکھا کہ ایک قبر وہان کُھدی ہوئی ہے جسمین سے
مشک وعنبر کی خوشبو آتی ہے آپنے دعا کی کہ یارب یہ گھر مجھے دے ہاتف غیب نے ندا کی
کہ یہ آپ ہی کے لیے ہو پس ملک الموت بحکم باری تعالے آئے اور آپکی روح پر فتوح قبض کی
انا للہ وانا الیہ راجعون فرشتون نے آپکو غسل دیا اور کفن پنہا نماز جنازہ پڑہ اوس قبر
مین دفن کیا- اور وہان پہلے تین قبرین تھین ایک حضرت ابراہیم علیہ السلام کی دوسری
حضرت اسحاق علیہ السلام کی تیسری بی بی سارہ کی چوتھی جناب یعقوب علیہ السلام کی ہوئی
پھر پروردگار نے حضرت جبرئیل کو حکم دیا کہ اس واقعے کی خبر یوسف کو دین- جب حضرت یوسف
علیہ السلام نے یہ خبر سُنی نہایت غمگین ہوئے اور روئے پھر اوس اونٹنی نے وہان پہونچکے
یہ خبر دی اور جناب یعقوب علیہ السلام کے سب صاحبزادے اس خبر کے سننے سے نہایت
غمگین ہوئے اور ہر ایک نے بہت غم کیا- پھر جناب یوسف علیہ السلام نے تمام شہر کے لوگون
کو حکم دیا کہ اسلام لائین مگر اونمین سے چالیس ہزار مسلمان ہوئے اور بادشاہ ایمان نہ لایا
پس آپنے مع اپنے اعزا اور اقربا اور سب مسلمانون کے شہر کے باہر قیام فرمایا اور
ایک شہر اہل اسلام سے آباد کیا اور اوسکا نام حرم رکھا مگر وہان پانی کی بہت قلت تھی
آپنے پروردگار سے دعا کی حضرت جبرئیل علیہ السلام آئے اور ایک پر اپنا زمین پر مارا
خدا کے حکم سے فوراً ایک نہر وسیع جاری ہوگئی جس سے سب مسلمانون کو راحت ہوئی
اور نہایت خوش ہوئے پھر آپنے اوس شہر مین ایک قلعہ بنوایا اور وہ شہر اسقدر آراستہ و
پیراستہ ہوا کہ ملک ریان نے اوسکے دیکھنے کی التجا کی مگر آپنے فرمایا کہ ایمان لاؤ تو یہان
آؤ اور دیکھو اوسنے نہ مانا اور اپنے قدیم مذہب بت پرستی پر قائم رہا یہانتک کہ مرگیا- پھر
مدت کے بعد زلیخا نے وفات پائی اور جناب یوسف علیہ السلام کو بہت رنج ہوا- بیان
ہے کہ آپکو دنیا سے نفرت ہوئی اور یاد جنت فرمانے لگے القصہ بعد وفات یعقوب علیہ السلام

جب تیئیس ۲۳ برس گذرے تو یوسف علیہ السلام نے اونکو یعنے اپنے والد کو خواب مین دیکھا
کہ آپ فرماتے ہین اے یوسف مین تمہاری ملاقات کا نہایت مشتاق ہون جلد آؤ اور تین
رات مین میرے پاس پہونچ جاؤ۔ یوسف علیہ السلام جب خواب سے بیدار ہوئے تو آپنے
سب بہائیون کو بلا کے نصیحت اور وصیت کی اور یہودا کو اپنا ولیعہد کرکے بیٹون کو اوسکے سپرد
کیا اور مناجات کے طور پر اپنے پروردگار سے کہنے لگے رَبِّ قَدْ اٰتَیْتَنِیْ مِنَ الْمُلْکِ
وَعَلَّمْتَنِیْ مِنْ تَاْوِیْلِ الْاَحَادِیْثِ ۚ فَاطِرَ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
اَنْتَ وَلِیّٖ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ ۚ تَوَفَّنِیْ مُسْلِمًا وَّاَلْحِقْنِیْ بِالصّٰلِحِیْنَ
اے رب میرے تحقیق تونے دی مجھے بادشاہی اور ملک داری مصر کی اور سکہائی تونے
مجھے تعبیر خوابون کی اے پیدا کرنے والے آسمانون اور زمین کے توہی ہے میرا کارساز
اور پروردگار دنیا اور آخرت کے کامون مین موت دے مجھکو اسلام پر اور ملادے مجھے
میرے نیک آبا و اجداد سے۔ لکھا ہے کہ جب جناب یوسف علیہ السلام نے خواب دیکھا
اوسکے تیسرے روز اپنے صاحبزادے کو بلا کے وصیت کی اور کہا اے میرے بیٹے
جب تک آسمان سے ندا نہ آئے مجھے ہرگز دفن نکرنا پہر آپنے اس جہان فانی سے ملک
جاودانی کو کوچ فرمایا لکھا ہے کہ جبریل علیہ السلام آئے اونکے ہاتہہ مین بہشت کا ایک سیب
تہا وہ سیب اونہون نے حضرت یوسف علیہ السلام کے ہاتہہ مین دیا آپنے اوسے سونگہا
اور راہی باغ وصال ہوئے۔ آپکے صاحبزادے صدائے غیب کے منتظر تھے کہ ہاتف غیب
نے صدا دی اور ایک طبق یاقوت کا غیب سے نمودار ہوا جسکی خوشبو سے دل ودماغ
تازہ ہوتا تہا۔ آپکے صاحبزادے نے آپکو غسل دیا اور جنت سے جو طبق آیا تہا اوسمین سے
کفن لے کے پہنایا اور تمام شہر کے لوگون نے نماز پڑہی پہر آپکا تابوت نہر پر لائے اوسوقت
نہر درمیان سے شق ہوگئی پانی ادہر ادہر ہٹا اور ایک قبر نمودار ہوئی جسکی خوشبو سے روح
خوش ہوتی تہی۔ اور وہ قبر اسقدر صاف وسفید نورانی تہی کہ سفید پتہر کا صندوق معلوم ہوتا تہا

پس آپکو اوسمین دفن کرکے سب لوگ باہر آئے اور نہر او سیطرح مل گئی - لکھا ہر کہ اس واقعے سے آپکے صاحبزادے اور بھائی اور سب عزیز بلکہ جمیع مسلمانان شہر نہایت غمگین ہوئے اور چالیس دن تک اس غم مین روتے رہے - لکھا ہے کہ دوش برس کے سن مین بھائیون نے کنوین مین ڈالا اور بہتر ۷۲ برس کے بعد باپ سے ملے اور چالیس برس تک ل کے عزی سے گذارے پھر تینتالیس ۴۳ برس کے بعد ایک سو پچپن ۱۵۵ سال کی عمر مین آپنے وفات پائی - اب آگے اللہ تعالے اپنے حبیب مکرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ ذٰلِكَ مِنْ اَنْۢبَآءِ الْغَيْبِ نُوْحِيْهِ اِلَيْكَ ج یعنے یہ جو یوسف علیہ السلام کا قصہ بیان کیا گیا غیب کی خبرون سے ہر کہ اظہار اعجاز کے لیے ہمنے آپ پر وحی کی وَمَا كُنْتَ لَدَيْهِمْ اِذْ اَجْمَعُوْٓا اَمْرَهُمْ وَهُمْ يَمْكُرُوْنَ ۝ اور نہ تھے آپ یوسف علیہ السلام کے بھائیون کے پاس جب وہ تجویزین کرتے تھے آپس مین مجتمع ہوکے یوسف کے کنوین مین ڈالنے کی - اور وہ مکر کرتے تھے یوسف اور یعقوب علیہما السلام کے ساتھ پس جب معلوم ہوا کہ آپ وہان نہیے اور نہ آپنے کسی سے یہ قصہ سنا مگر مطابق واقعے کے خبر دی تو منکرون کو یقین کرنا چاہیے کہ بیشک یہ قصہ بذریعۂ وحی الٰہی آپکو معلوم ہوا یہ بیان اون لوگون کے لیے ہے جنھونے آپکے آزمانے کے لیے یہ قصہ آپسے دریافت کیا تھا - وَمَآ اَكْثَرُ النَّاسِ وَلَوْ حَرَصْتَ بِمُؤْمِنِيْنَ اور نہین ہین اکثر لوگ یقین کرنیوالے اگرچہ آپ لالچ دین - یعنے آپ تو بہت چاہتے ہین کہ وہ نہین راہ راست پہ لائین مگر بہت لوگ ایمان لانے والے نہین ہین وَمَا تَسْـَٔلُهُمْ عَلَيْهِ مِنْ اَجْرٍ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تو مانگتا نہین اونسے کچھ نیگ یہ تو اور کچھ نہین ہر مگر نصیحت سارے عالم کو یعنے آپ تبلیغ احکام الٰہی اور قرآنی قصے سنا کے اونسے کچھ اجر نہین چاہتے اور یہ قرآن تو تمام عالم کے واسطے نصیحت ہر نہ صرف اہل مکہ کے لیے جو آپکے معجزون سے منہ پھیرتے ہین - وَكَاَيِّنْ مِّنْ اٰيَةٍ فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ يَمُرُّوْنَ عَلَيْهَا وَهُمْ عَنْهَا مُعْرِضُوْنَ ۝ اور بہت نشانیان ہین اللہ کی قدرت اور حکمت کی

آسمانون مین اور زمینون مین کہ وہ لوگ گذرتے ہین اونپر اور دیکھتے ہین اور وہ اون نشانیون
سے منہ پھیر لیتے ہین نہ اونکو عبرت ہوتی ہے نہ اونمین فکر کرتے ہین وَمَا يُؤْمِنُ
أَكْثَرُهُمْ بِاللَّهِ إِلَّا وَهُمْ مُشْرِكُونَ ○ اور نہین ایمان لاتے اکثر اون مین
کے خداے تعالے پر باوجود دیکھنے قدرت کی نشانیون کے مگر وہ شرک کرنے والے ہین
تفاسیر مین لکھا ہے کہ مراد ان لوگون سے عرب کے کافر ہین جو کہتے تھے کہ ہمارا رب اللہ
ہے اور ہم اوسکے بندے ہین مگر ساتھ ہی اوسکے شرک کرتے اور کہتے تھے کہ فرشتے
اللہ تعالے کی بیٹیان ہین۔ یا یہود مراد ہین جو اللہ تعالے پر تو ایمان لائے مگر حضرت
عزیر کو خدا کا بیٹا کہنے لگے۔ یا نصاریٰ جنہون نے خداے تعالے کو مانا اور ایمان لائے
مگر حضرت عیسے کو خدا کا بیٹا کہکے شرک کرنے لگے۔ خداے تعالے ان لوگون کو خوف
دلاتا ہے اور فرماتا ہے أَفَأَمِنُوا أَنْ تَأْتِيَهُمْ غَاشِيَةٌ مِنْ عَذَابِ
اللَّهِ أَوْ تَأْتِيَهُمُ السَّاعَةُ بَغْتَةً وَهُمْ لَا يَشْعُرُونَ ○ کیا بےخوف
ہوگئے مشرک لوگ اس بات سے کہ آئے اونپر عذاب خدا کا جو گھیر لے اونکو ہر طرف سے
اور ایک کو بھی نہ چھوڑے یا آئے اونپر قیامت ناگہان اور اونکو اوسکے آنے کی خبر نہو
اور نہ اونھون نے اوسکے لیے اپنے کام درست کر رکھے ہون۔ یعنے منکر اور مشرک خدا کے
غضب اور قیامت سے نڈر ہوگئے ہین جو ایسی باتین کرتے ہین۔ قُلْ هَٰذِهِ سَبِيلِي
أَدْعُو إِلَى اللَّهِ عَلَىٰ بَصِيرَةٍ أَنَا وَمَنِ اتَّبَعَنِي ۚ وَسُبْحَانَ اللَّهِ وَمَا
أَنَا مِنَ الْمُشْرِكِينَ ○ کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ توحید کی طرف بلانا میری راہ ہے
اور مین اسی راہ پر قائم ہون بلاتا ہون خلقت کو اللہ کیطرف کھلی ہوئی راہ پر اور میرے پیرو بھی
اللہ کی طرف بلاتے ہین اور اللہ تعالے پاک ہے اون شرکتون سے جو تم اوسکے لیے بیان کرتے ہو
اور مین نہین ہون شرک کرنے والون مین سے۔ کافرون نے کہا کہ جب اللہ تعالے کے یہان
فرشتے موجود ہین تو کیون آدمیونکو رسول بناکے بھیجتا ہے اللہ تعالے نے فرمایا وَمَا أَرْسَلْنَا

وقف النبی صلعم

مِنْ قَبْلِكَ إِلَّا رِجَالًا نُّوحِي إِلَيْهِم مِّنْ أَهْلِ الْقُرَىٰ اور نہین بھیجا ہمنے
تجھسے پہلے کوئی رسول مگر یہی مرد کہ وحی بھیجی ہمنے اونپر اور وہ شہر اور دیہات کے
لوگون مین سے تھے - اور جن اور عورتون اور جنگل کے لوگون مین سے اللہ تعالے
نے کسیکو رسول نہین کیا - پھر اللہ تعالے فرماتا ہے أَفَلَمْ يَسِيرُوا فِي الْأَرْضِ
فَيَنظُرُوا كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الَّذِينَ مِن قَبْلِهِمْ پس کیا یہ لوگ نہین
پھرتے زمین مین یعنے شام اور یمن اور دیار ثمود کی انہون نے سیر نہین کی پس چاہیے
کہ سیر کرین اور دیکھین نظر عبرت سے کہ کیا ہوا انجام کار اون لوگون کا جو انسے پہلے تھے
اور نبیون کو جھٹلاتے تھے اللہ تعالے نے اونپر عذاب بھیجا اور اونہین نیست ونابود کردیا پس
یہ اونکا حال دیکھ کے عبرت پکڑین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور قرآن مجید کی تکذیب
سے باز آئین اور ڈرین وَلَدَارُ الْآخِرَةِ خَيْرٌ لِّلَّذِينَ اتَّقَوْا أَفَلَا
تَعْقِلُونَ ○ اور البتہ گھر آخرت کا بہتر ہے دنیا کی فانی لذتون سے یعنے بہشت اور
اوسکی نعمتون کے آگے دنیا کوئی چیز نہین - کیا نہین سمجھتے اور اس بارے مین غور نہین
کرتے کا ذرکہ عاقبت اور اوسکی سب چیزین باقی رہنے والی چندروزہ دنیا سے بدرجہا
بہتر ہین - اب انبیاے سابق کے جھٹلانے والون کے حق مین ارشاد ہوتا ہے کہ ہمنے
اونکو مہلت دی حَتَّىٰ إِذَا اسْتَيْأَسَ الرُّسُلُ وَظَنُّوا أَنَّهُمْ قَدْ كُذِبُوا
یہانتک کہ ناامید ہوگئے اونکے ایمان لانے سے پیغمبر اور خیال کیا اون پیغمبرون نے
کہ بیشک ہم جھٹلائے گئے - یعنے انبیا نے مجبور ہوکے کافرون سے کہا کہ اگر تم ایمان نہ لاؤ
گے تو تمپر عذاب آئیگا مگر جب عذاب کے آنے مین دیر ہوئی تو اونکو خیال ہوا کہ عذاب کے
نہ آنے سے کافر ہمین جھٹلائین گے تو جَاءَهُمْ نَصْرُنَا فَنُجِّيَ مَن نَّشَاءُ آئی
اون انبیا کو مدد ہماری یعنے اونکے جھٹلانے والون پر عذاب آیا پس نجات دیے گئے وہ جنھین
ہمنے چاہا یعنے پیغمبر اور اونکے فرمانبردار لوگ فتحیاب ہوئے اور کافر و منکر ہلاک ہوئے

وَلَا يُرَدُّ بَأْسُنَا عَنِ الْقَوْمِ الْمُجْرِمِيْنَ ○ اور نہین پھیرا جاتا عذاب ہمارا گروہ
گنہگارون سے جب اونپر آتا ہے اور ارشاد ہوتا ہے لَقَدْ كَانَ فِي قَصَصِهِمْ
عِبْرَةٌ لِّأُولِي الْأَلْبَابِ بیشک ضرور ہے انبیا علیہم السلام اور اونکی امتون
کے قصون مین یا حضرت یوسف علیہ السلام اور اونکے بھائیون کے قصے مین عبرت
اور نصیحت عقلمندون کے لیے - مراد عقلمندون سے صاحب اسرار اور اہل باطن
ہین کہ اونکو ایسے قصے سننے سے عبرت ہوتی ہے اور جناب یوسف علیہ السلام کا قصہ
تو سراسر باعث عبرت ہے کیونکہ باوجود اس حسن خداداد اور قرب خدا کے آپ کیسے
شدائد مین مبتلا رہے باپ سے چھوٹے کنوین مین ڈالے گئے فروخت ہوئے قید رہے
مگر ہر حال مین صابر و شاکر رہے یہانتک کہ اللہ تعالے نے درجہ شاہی کو پونچایا پس عقلمند
لوگ ان قصون کے سننے سے عبرت حاصل کرتے ہین اور مصیبت و سختی مین گھبراتے نہین
بلکہ صبر و شکر کو کام مین لاتے ہین - مَا كَانَ حَدِيثًا يُّفْتَرٰى - نہین ہے
یہ قرآن ایسی بات کہ جھوٹ بنالی ہو یا کسی نے اپنے دل سے گھڑلی ہو وَلٰكِنْ
تَصْدِيْقَ الَّذِيْ بَيْنَ يَدَيْهِ وَتَفْصِيْلَ كُلِّ شَيْءٍ - مگر سچا کرنے
والا اوسکا جو اوس کے آگے ہے کتب آلہی مین سے - یعنے توریت اور انجیل وغیرہ کتب
آسمانی کا سچا کرنے والا ہے اور راستی اور صحت مین اونکے موافق ہے اور بیان کرنے والا
ہے اون چیزون کا جنکی دین اور دنیا مین حاجت ہوتی ہے - وَهُدًى وَّ
رَحْمَةً لِّقَوْمٍ يُّؤْمِنُوْنَ ○ اور راہ دکھانے والا ہے راہ چلنے والونکو
اور رحمت اور مہر ہے اللہ کی اون لوگون کے لیے جو ایمان لاتے ہین اللہ تعالے
کی وحدت اور جناب سرور عالم احمد مجتبے محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت پر سو
سراسر ہدایت ہی ہدایت مین بھری + یہ قرآن رحمت ہی اللہ کی - للہ الحمد کہ تفسیر سورہ یوسف ختم ہوئی
اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے مقبول فرمائے اور اہل سلام کو اسکے پڑہنے کی توفیق دے فقط

تفسیر سورۂ مریم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ مَرْيَمَ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَتِسْعُوْنَ آيَة

سورۂ مریم مکے مین نازل ہوئی اور اسمین اٹھانوے آیتین - اور ایک روایت مین ہے کہ نواسی آیتین اور نوسو ستر کلمے اور تین ہزار آٹھ سو حرف ہین - آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی سورۂ مریم کو پڑھا کرے گا اوسے اللہ تعالے اجر عظیم عنایت فرمائیگا اور اوسکے گناہ بخشے جائینگے اور تمام آفات و بلیات ارضی و سماوی سے محفوظ رہیگا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ○ شروع اللہ کے نام سے جو بڑا مہربان ہی نہایت رحم والا

كٓهٰيٰعٓصٓ ○ مفسرین رضی اللہ عنہم اجمعین نے لکھا ہے کہ یہ حروف مقطعہ رموز ہین درمیان پروردگار اور اوسکے حبیب کے - اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ اسماے الٰہی ہین - اور حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ اکثر دعاؤن مین كٓهٰيٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ پڑہتے تھے - اور بعض تفاسیر مین مرقوم ہے کہ مراد کاف سے کافی اور کبیر اور کریم ہے اور ہے سے ہادی اور یے سے يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ یا مَنْ يُّجِيْرُ وَلَا يُجَارُ عَلَيْهِ کی طرف اشارہ ہے - اور مراد عین سے علیم عظیم عزیز عدل ہے اور صاد سے صادق - اور مواہب صوفیان مین مذکور ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تین صورتین تھین ایک

صورت تیسری جیساکہ فرمایا اللہ تعالے جل شانہ نے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ یعنے کہدو اے محمد صلعم سوا اسکے نہین کہ مین بھی مثل تمہارے بشر ہون۔ اس صورت مین اللہ تعالے نے آپسے مرتب کلمے ارشاد کیے جیسے قُلْ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ۔ اور دوسری صورت ملکی جیساکہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اِنِّیْ لَسْتُ كَاَحَدِكُمْ اِنِّیْ اَبِیْتُ عِنْدَ رَبِّیْ یُطْعِمُنِیْ وَیَسْقِیْنِیْ۔ یعنے بیشک مین نہین ہون تم مین سے کسی کے مثل مین رہتا ہون اپنے رب کے پاس اور وہ کھلاتا ہے مجھے اور پلاتا ہے مجھے۔ اس صورت مین اللہ تعالے نے آپ پر مقطعات مثل كٓهٰیٰعٓصٓ اور حٰمٓ عٓسٓقٓ وغیرہ کے نازل فرمائے۔ اور تیسری صورت حقی ہے جیساکہ فرمایا آپنے مَنْ رَاٰنِیْ فَقَدْ رَاَی الْحَقَّ یعنے جسنے دیکھا مجھے اوسنے حق دیکھا۔ اس صورت مین اللہ تعالے نے آپسے کلام مبہم فرمایا ہے جیسے فَاَوْحٰۤى اِلٰى عَبْدِهٖ مَاۤ اَوْحٰى۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ شاید اس سورت کا نام ہے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہ سورت ذِكْرُ رَحْمَتِ رَبِّكَ عَبْدَهٗ زَكَرِيَّا ۝ بیان ہے تیرے رب کی مہربانی کا اپنے بندے زکریا پر حضرت زکریا بن آزر بن رحیم بن سلیمان بن داود علیہم السلام ایک پیغمبر عالیشان بیت المقدس کے مجاورون کے سردار اور مقرب بارگاہ پروردگار تھے۔ اللہ تعالے اونکا قصہ اپنے حبیب سے بیان کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ یاد کرو وہ وقت اِذْ نَادٰى رَبَّهٗ نِدَآءً خَفِيًّا ۝ جب پکارا زکریا نے اپنے رب کو پکارنا پوشیدہ یعنے جب حضرت زکریا علیہ السلام نے بعد قربانی کرنے کے بیت المقدس کی محراب مین حاضر ہوکر نہایت ادب واخلاص سے اپنے پروردگار کو پوشیدہ آواز سے پکارا اور دعا کی اور سبب پوشیدہ دعا کرنے کا یہ تھا کہ آپ نہایت بوڑھے ننانوے ۹۹ برس کے تھے اور آپکی بی بی صاحبہ بانجھ تھین پس آپکو شرم آئی کہ ایسے حال مین لوگون کے سامنے فرزند پیدا ہونے کے لیے پکار کے دعا کرین اس خیال سے آپنے اپنے پروردگار سے آہستہ سے دعا کی۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ بوجہ ضعف کے آپکی آواز کمزور ہوگئی تھی پس آپنے

کمال اخلاص اور آرزو سے دعا کی اور قَالَ رَبِّ اِنِّیْ وَهَنَ الْعَظْمُ مِنِّیْ -
اے رب میرے بوڑھی ہوگئیں میری ہڈیاں - یعنے اسقدر ضعیف ہوئے کہ ہڈیاں
تک کمزور ہوگئیں جو سارے جسم سے زیادہ سخت اور مضبوط ہوتی ہیں - وَاشْتَعَلَ
الرَّاْسُ شَیْبًا - اور چمکنے لگا سر میرا بڑھاپے سے - یعنے اسقدر بوڑھا ہوا کہ سارا سر سفید
ہوگیا اور بال سفید چمکنے لگے وَلَمْ اَکُنْۢ بِدُعَآئِكَ رَبِّ شَقِیًّا ○ اور تجھسے
مانگکر اے رب میں محروم نہیں رہا - یعنے جب میں نے تجھسے کوئی دعا کی تو نے اپنے
فضل سے قبول فرمائی اور مجھے محروم نہیں رکھا وَاِنِّیْ خِفْتُ الْمَوَالِیَ مِنْ
وَّرَآءِیْ اور میں ڈرتا ہوں بھائی بندوں سے اپنے پیچھے - یعنے میں اپنے چچا زاد
بھائیوں سے اندیشہ مند ہوں کہ وہ میرے بعد قیام دین اور امور نیک میں سستی کرینگے اور میری
خلافت اچھے طور سے نہ کر سکیں گے - پس میرے بعد میرا کوئی قائم مقام ہونا چاہیے جو ان
کاموں کو بخوبی انجام دے اور حال یہ ہے کہ میں بہت ضعیف ہوں وَكَانَتِ امْرَاَتِیْ
عَاقِرًا - اور عورت میری بانجھ ہے اور بوڑھیا جو اٹھانوے [98] برس کی عمر کو پہنچی ہے
فَهَبْ لِیْ مِنْ لَّدُنْكَ وَلِیًّا ○ پس بخش دے مجکو اپنے پاس سے ایک فرزند
کام اوٹھانے والا جو امور دین کا میرے بعد متولی ہو یَّرِثُنِیْ وَیَرِثُ مِنْ اٰلِ
یَعْقُوْبَ ق میراث لے میری یعنے امامت اور نیک کاری اور میراث لے اولاد
یعقوبؑ سے - اور مراد یعقوب سے یا تو حضرت یعقوب بن اسحاق علیہم السلام ہیں یا
یعقوب بن ماثان عمران کے بھائی جو مریم کے بیٹے تھے - وَاجْعَلْهُ رَبِّ رَضِیًّا ○
اور کر اوسکو اے رب میرے من مانتا یعنے نیک اور اپنا فرمانبردار جس سے تو راضی
اور خوشنود ہو - لکھا ہے کہ یہ دعا کرکے حضرت زکریا علیہ السلام نے درگاہ باری تعالیٰ
میں سجدہ کیا اور نہایت عاجزی اور زاری کرنے لگے - اللہ تعالیٰ نے آپکی عاجزی
پر رحم فرمایا اور اپنے فضل سے دعا قبول کی اور ندا آئی یٰزَکَرِیَّآ اِنَّا نُبَشِّرُكَ

ن بِغُلٰمِ ۣاسْمُهٗ يَحْيٰى اے ذکریا ہم خوشخبری دیتے ہین تجھے ایک لڑکے کی
لَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ قَبْلُ سَمِيًّا ۝ جسکا نام یحیی ہے اور وہ لڑکا ایسا ہے کہ
نہین پیدا کیا ہمنے اوسکے لیے اوس سے پہلے اس نام کا کوئی۔ تفسیر حسینی مین مرقوم
ہے کہ حضرت یحیی علیہ السلام کے لیے اس امر سے کوئی فضیلت نہین کہ اونسے پہلے کوئی
ہمنام اونکا پیدا نہین ہوا بلکہ باعث فضیلت یہ ہے کہ باری تعالے جل جلالہ نے اونکا
نام آپ رکھا اور بعضون نے لکھا ہے کہ حضرت یحیی اس باعث سے بے مثل تھے کہ اونسے
کوئی گناہ وقوع مین نہین آیا اور نہ گناہ کا قصد کیا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت زکریا علیہ السلام اس
ندائے غیب کے سننے سے نہایت خوش ہوئے اور عرض کی یعنے قَالَ رَبِّ اَنّٰى
يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّكَانَتِ امْرَاَتِيْ عَاقِرًا وَّقَدْ بَلَغْتُ مِنَ الْكِبَرِ
عِتِيًّا ۝ کہا اے رب میرے کیونکر ہوگا میرے یہان بیٹا اور میری عورت بانجھ ہے
اور مین پونہچا ہون بڑھاپے سے نہایت ضعف کو۔ لکھا ہے کہ یہ کلام آپکا تعجب سے نہ تھا
بلکہ آپنے حصول علم کے لیے اپنے پروردگار سے عرض کی کہ اے رب میرے مین نہایت
ضعیف اور کمزور ہون اور میری عورت بانجھ ہے کیا تو اسی حالت مین مجھے فرزند
عطا کریگا یا مجھے ازسر نو جوان کرکے میرا مقصد عنایت فرمائیگا۔ قَالَ كَذٰلِكَ ۚ
کہا فرشتے نے بموجب حکم پروردگار کے حضرت زکریا سے کہ اسی طرح بڑھاپے کی حالت مین
قَالَ رَبُّكَ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ وَّقَدْ خَلَقْتُكَ مِنْ قَبْلُ وَلَمْ تَكُ
شَيْئًا ۝ کہا تیرے پروردگار نے کہ اس سن مین ایسے دو شخصون سے جنمین ایک بہت
بوڑھا اور دوسرا قابلیت اولاد ہونے کی نہ رکھتا ہو لڑکا پیدا کرنا میری قدرت کے آگے
آسان ہے کچھ مشکل نہین۔ اور بیشک پیدا کیا ہمنے تجھکو تجھسے پہلے اور نہ تھا تو کوئی
چیز یعنے اللہ تعالے نے فرمایا کہ تو بھی تو پہلے محض معدوم تھا ہمنے اپنی قدرت سے
تجھے پیدا کرکے موجود کر دیا پس ہماری قدرت کاملہ کے آگے یہ بات کچھ حقیقت نہین رکھتی

کہ دو بوڑھون سے لڑکا پیدا کرین۔ حضرت زکریا علیہ السلام اس بشارت سے خوش
تو ہوئے مگر یہ نہ معلوم ہوا کہ لڑکا کب پیدا ہوگا پس قَالَ رَبِّ اجْعَلْ لِّيْۤ اٰيَةً
کہا اے رب میرے کردے میرے لیے کوئی نشانی تاکہ مجھے معلوم ہو جائے کہ وہ
فرزند کب پیدا ہوگا قَالَ اٰيَتُكَ اَلَّا تُكَلِّمَ النَّاسَ ثَلٰثَ لَيَالٍ سَوِيًّا۝
فرمایا اللہ تعالے نے زکریا علیہ السلام سے کہ نشانی تیری یہ ہے کہ تو بات نہ کرسکیگا
لوگون سے تین رات دن تک برابر اور کوئی دکھ تکلیف نہوگی۔ پھر اوسی وقت اونکی
زبان اسقدر موٹی ہوئی کہ بات کرنے سے مجبور ہوگئے۔ فَخَرَجَ عَلٰى قَوْمِهٖ مِنَ
الْمِحْرَابِ۔ پھر نکلے اپنی قوم پر محراب عبادت سے صبح کے وقت اور حاملہ ہوئین اونکی
بی بی اشیاع اوسی رات۔ فَاَوْحٰۤى اِلَيْهِمْ اَنْ سَبِّحُوْا بُكْرَةً وَّعَشِيًّا۝ پس
اشارہ کیا طرف اونکے یعنے اپنی قوم کے کہ نماز پڑھو یا تسبیح کرو اپنے خدا کی صبح اور شام
غرض تین دن تک حضرت زکریا کی زبان بندرہی بعد اوسکے حسب دستور آپ کلام فرمانے
لگے۔ اور بعد گذرنے مدت حمل کے حضرت یحیٰی علیہ السلام پیدا ہوئے۔ انکا یہ حال تھا
کہ بچپن ہی سے عابد و زاہد تھے۔ لکھا ہے کہ آپ ٹاٹ کے کپڑے پہنتے تھے اور
چھوٹی سی عمر مین عبادت اور ریاضت مین بڑے بڑے عابدون کا ساتھ دیتے
تھے یہانتک کہ حق تعالے نے اونپر وحی بھیجی کہ يٰيَحْيٰى خُذِ الْكِتٰبَ
بِقُوَّةٍ اے یحیٰی لے کتاب کو یعنے توریت کو کوشش اور دل کی قوت سے۔ وَ
اٰتَيْنٰهُ الْحُكْمَ صَبِيًّا۝ اور ہمنے دیا اوسکو حکم لڑکپن مین یعنے اللہ تعالے نے
حضرت یحیٰی کو علم و حکمت اور کتاب توریت کی سمجھ لڑکپن مین عنایت کی۔ لکھا ہے کہ اوسوقت
حضرت یحیٰی علیہ السلام تین برس یا سات برس کے تھے۔ ایک دن محلے کے لڑکون
نے ہونسے کہا کہ آؤ کھیلین تو اونہون نے جواب دیا کہ ہم کھیلنے کے واسطے نہین پیدا
ہوئے۔ وَّحَنَانًا مِّنْ لَّدُنَّا وَزَكٰوةً وَكَانَ تَقِيًّا۝ اور دیا ہمنے یحیٰی کو

شوق اپنی طرف سے اور ستھرائی اور مہربانی ونرم دلی اور تھا وہ پرہیزگار فرمانبردار
گناہون سے بچنے والا۔ وَبَرًّا بِوَالِدَيْهِ وَلَمْ يَكُن جَبَّارًا عَصِيًّا ۝ اور
نیکی کرنے والا ماں باپ سے اور فرمانبردار اونکا اور نہ تھا نافرمان سرکش بےحکم اور نہ
اللہ تعالے کا گناہگار۔ وَسَلَامٌ عَلَيْهِ يَوْمَ وُلِدَ وَيَوْمَ يَمُوتُ وَيَوْمَ
يُبْعَثُ حَيًّا ۝ اور سلام ہے اوس پر جسدن وہ پیدا ہوا اور جسدن مرتا تھا اور جسدن ع
اوٹھایا جائیگا زندہ۔ یعنے اللہ تعالے نے اونکو سلامتی عنایت کی شر شیطان سے جسدن
پیدا ہوئے۔ اور عذاب قبر سے جسدن وفات پائی۔ اور قیامت کے دن اوسکے ہول
سے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ مَرْيَمَ إِذِ انتَبَذَتْ مِنْ أَهْلِهَا مَكَانًا
شَرْقِيًّا ۝ اور یاد کر کتاب مین قصہ مریم کا جب کنارے ہوئی اپنے لوگون سے ایک
شرقی مکان مین۔ یعنے حق تعالے اپنے حبیب اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے
ارشاد فرماتا ہے کہ یاد کیجیے قرآن مین حضرت مریم عمران کی بیٹی کا قصہ کہ وہ ہمیشہ مسجد
بیت المقدس مین رہتی تہین اور بضرورت اپنی خالہ کے گہر مین نہانے اور پاک ہونے
کے لیے جاتی تہین اور بعد غسل وپاکی کے پہر مسجد مذکور مین چلی آتی تہین۔ ایک دفعہ
اپنی خالہ کے گہر مین تھین کہ اونھین غسل کی ضرورت ہوئی اور اونھون نے خالہ سے
غسل کے لیے ایک مکان مانگا اور سب سے علحدہ اوس مکان مین جو مشرق رو تھا داخل ہوئین
فَاتَّخَذَتْ مِن دُونِهِمْ حِجَابًا ۝ پس کرلیا مریم نے اونکے سامنے پردا۔ یعنے
حضرت مریم نے اون لوگون کے سامنے ایک کپڑے کا پردا ڈالدیا تاکہ اوس پردے
کے اندر نہائین اور اونھین کوئی نہ دیکھے پہر نہا دہوکے کپڑے پہنے۔ فَأَرْسَلْنَا
إِلَيْهَا رُوحَنَا فَتَمَثَّلَ لَهَا بَشَرًا سَوِيًّا ۝ پہر بہیجا ہمنے اوسکے پاس اپنا
فرشتہ پہر بن آیا اوسکے آگے آدمی پورا۔ یعنے اللہ تعالے نے اونکے پاس حضرت جبرئیل
علیہ السلام کو بہیجا اور وہ بصورت انسان حضرت مریم کے سامنے ظاہر ہوئے جب

حضرت مریم نے ایک غیر مرد کو اپنے نہانے کے مکان مین دیکھا تو مضطرب ہوئین اور
قَالَتْ اِنِّیْٓ اَعُوْذُ بِالرَّحْمٰنِ مِنْكَ اِنْ كُنْتَ تَقِيًّا ؕ کہا مجھکو رحمٰن کی
پناہ تجھسے اگر تو ڈر رکھتا ہے - یعنے حضرت مریم نے کہا کہ مین پناہ مانگتی ہون اپنے مہربان
پروردگار کی تیرے شر سے اگرچہ تو پرہیزگار اور متقی ہے - یہ کمال پاکدامنی کے باعث
آپنے فرمایا - اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوس زمانے مین ایک شخص تقی نام تھا جو عورتون
کو پریشان کیا کرتا تھا حضرت مریم اوسکا قصہ سُن چکی تھین پس آپنے خیال کیا کہ یہ وہی شریر
ہے پس اللہ تعالےٰ سے پناہ مانگی جب جبرئیل علیہ السلام نے حضرت مریم کو بہت مضطر
پایا تو قَالَ اِنَّمَآ اَنَا رَسُوْلُ رَبِّكِ ۖ لِاَهَبَ لَكِ غُلٰمًا زَكِيًّا ۝ کہا
مین تو بھیجا ہوا ہون تیرے رب کا کہ دیجاؤن تجھکو ایک لڑکا سُتھرا - یعنے تم جسکی پناہ مانگتی
ہو اوسی پروردگار نے مجھے بھیجا ہے کہ تمکو ایک پاک بیٹا اوسکے حکم سے دیجاؤن
قَالَتْ اَنّٰى يَكُوْنُ لِيْ غُلٰمٌ وَّلَمْ يَمْسَسْنِيْ بَشَرٌ وَّلَمْ اَكُ بَغِيًّا ۝ بولی کہان
سے ہوگا میرے لڑکا اور چھوا نہین مجھکو آدمی نے اور کبھی نہ تھی مین بدکار - یعنے حضرت
مریم نے جبرئیل علیہ السلام سے کہا کہ میرے یہان کیونکر لڑکا ہوگا کیونکہ آجتک مجھے کسی
آدمی نے نہین چھوا مطلب یہ کہ موافق دستور دنیا کے نہ میرا نکاح ہوا نہ مجھے کسی مرد نے ہاتھہ
لگایا اور نہ مین بدکار خرابی ڈھونڈھنے والی ہون - قَالَ كَذٰلِكِ ۚ کہا جبرئیل علیہ السلام
نے کہ اللہ تعالےٰ کی مرضی یون ہی ہے - یا یہ کہ جو کچھہ تمنے کہا سب درست اور بجا ہے
مگر قَالَ رَبُّكِ هُوَ عَلَيَّ هَيِّنٌ ۚ فرمایا تیرے رب نے وہ مجھپر آسان ہے یعنے
بے باپ کے لڑکا پیدا کرنا اللہ تعالےٰ کے نزدیک بہت آسان ہے - اور وہ تمکو بیٹا دیتا ہے
تاکہ تمپر اوسکی قدرت کاملہ ظاہر ہو وَلِنَجْعَلَهٗٓ اٰيَةً لِّلنَّاسِ وَرَحْمَةً مِّنَّا ۚ
اور اوسکو ہم کیا چاہین لوگون کے لیے نشانی اور مہر ہماری طرفسے - یعنے فرمایا اللہ تعالےٰ
نے کہ ہم اوس لڑکے کو لوگون کے لیے اپنی قدرت کی نشانی بنائینگے تاکہ لوگ

اوسے دیکھ کے اور اوسکے حال پر غور کرکے ہماری قدرت کو پہچانین اور ہم اون لوگون کے
لیے اوسے اپنی طرف سے رحمت کرین وَكَانَ اَمْرًا مَّقْضِيًّا ○ اور ہے یہ
کام ٹہر چکا۔ یعنے بے باپ کے لڑکا پیدا ہونا لوح محفوظ مین تحریر ہو چکا ہے۔ پہر حضرت
جبرئیل علیہ السلام حضرت مریم کے قریب آئے اور اونکے گریبان یا منہ مین پہونکا۔
فَحَمَلَتْهُ فَانْتَبَذَتْ بِهٖ مَكَانًا قَصِيًّا ○ پہر پیٹ مین لیا اوسکو پہر کنارے
ہوئی اوسکو لیکر ایک پرے مکان مین یعنے حضرت مریم علیہا السلام اوسیوقت حضرت
عیسے علیہ السلام سے حاملہ ہوئین۔ اور اونھین اپنے پیٹ مین لے کے شہر سے باہر
ہوئین اور ایک مکان مین پونہچین۔ اور بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ شہر سے جانب
مشرق ایک پہاڑ تہا وہان چلی گئین۔ اور بعضے لکہتے ہین کہ بیت لحم کے میدان مین جو شہر
ایلیا سے چہہ کوس کے فاصلے پر تہا تشریف لے گئین تاکہ اونھین اس حال سے کوئی
نہ دیکھے۔ الغرض جب مدت حمل پوری ہوئی یعنے آٹھ یا نو مہینے گذر چکے۔ اور بعض نے
لکہا ہے کہ مدت حمل تین ساعتین یا نو ساعتین تہین اونکے بعد درد زہ شروع ہوا تو حضرت
مریم نے ایک خشک درخت کہجور کا دیکہا اور اوسکے نیچے جانے کا ارادہ فرمایا فَاَجَآءَهَا
الْمَخَاضُ اِلٰى جِذْعِ النَّخْلَةِ پہر لے آیا اوسکو جننے کا درد ایک کہجور کی جڑ مین
یعنے مریم علیہا السلام بوجہ دردزہ کے اوس کہجور کے درخت کے نیچے پونہچین اور مارے
درد کے اپنے تئین اوسکی جڑ سے باندہ دیا اور نہایت شرمندہ ہوکر قَالَتْ يٰلَيْتَنِيْ
مِتُّ قَبْلَ هٰذَا وَكُنْتُ نَسْيًا مَّنْسِيًّا ○ بولی کسیطرح مین مرچکتی اس سے
پہلے اور ہو جاتی بہولی بسری۔ یعنے آپنے کہا کہ کاش مین اس واقعے سے پہلے
مرجاتی اور لوگ مجہے بہول جاتے تو بہتر ہوتا اس سے کہ مین لڑکا جنتی ہون اوس حال
مین کہ مین کنواری ہون اور میری شادی نہین ہوئی۔ اور اوسپر طرہ یہ کہ بیت المقدس کے
عابد لوگ سب مجہے جانتے ہین کہ مین اونکے امام کی بیٹی ہون اور حضرت زکریا علیہ السلام

ی [illegible] ین ہون پس میرے لیے اس جینے سے مرنا بہتر تھا۔ الغرض حضرت عیسے
علیہ السلام نے جب اونکی گریہ وزاری سنی فَنَادٰىهَا مِنْ تَحْتِهَآ اَلَّا تَحْزَنِىْ
قَدْ جَعَلَ رَبُّكِ تَحْتَكِ سَرِيًّا ۝ پھر آواز دی اوسکو اوسکے نیچے سے کہ غم نہ کھا
پیدا کر دیا تیرے رب نے تیرے نیچے ایک چشمہ۔ یعنے حضرت عیسے علیہ السلام نے اپنی
والدہ حضرت مریم علیہا السلام کو اونکے پیٹ مین سے آواز دی اور کہا کہ آپ غمگین نہون اور
موت کی تمنا نہ کرین اور قدرت خدا ملاحظہ فرمائین کہ اوسنے اپنے فضل وکرم سے آپکے
قدمون کے نیچے ایک نہر پانی کی جاری کر دی ہے کہ اوسمین سے آپ پانی پئین اور طہارت
کرین وَهُزِّىْٓ اِلَيْكِ بِجِذْعِ النَّخْلَةِ تُسٰقِطْ عَلَيْكِ رُطَبًا جَنِيًّا ۝
اور ہلا اپنی طرف کھجور کی جڑ اوس سے گرینگی تجھپر پکی کھجورین۔ یعنے کھجور کے سوکھے ہوئے
درخت کو اپنے آگے جھکائیے اور ہلائیے کہ اوسمین سے آپکے لیے تر وتازہ خرمے
ٹپکین فَكُلِىْ وَاشْرَبِىْ وَقَرِّىْ عَيْنًا ۚ پس کھا اور پی اور آنکھ ٹھنڈی رکھ۔ یعنے
تازے خرمے کھائیے اور نہر کا ٹھنڈا پانی پیجیے اور فرزند کے دیکھنے سے آنکھین ٹھنڈی
کیجیے یا سوکھے درخت کے تازہ ہونے اور پھل دینے سے خوش ہوجیے کہ وہ آپکے
حال سے بہت مناسب رکھتا ہے۔ اور اللہ تعالے کی قدرت کاملہ دیکھیے کہ اوسنے سوکھے درخت
کو ازسرنو تر وتازگی بخشی اور بارور کیا اور آپکے بیان بے باپ کا لڑکا پیدا کیا۔ ایک روایت مین
ہے کہ ندا دینے والا اور ان باتون کا سمجھانے والا ایک فرشتہ تھا جسنے کھجور کے درخت
کے نیچے آپسے یہ باتین کین۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ وہ جبرئیل علیہ السلام تھے جنھون
نے حضرت مریم کو سمجھایا اور اونکی تشفی کی۔ خلاصہ یہ کہ قدرت خدا سے وہان ایک نہر نہایت
صاف وشفاف پانی کی جاری ہوئی اور اللہ تعالے کے حکم سے فرشتے حضرت مریم کے
گرد جمع ہوئے۔ اور جناب عیسے علیہ السلام پیدا ہوئے فرشتون نے فوراً آپکو اوٹھالیا اور
نہلا دھلا جنت کے حریر مین لپیٹ حضرت مریم علیہا السلام کی گود مین دیا۔ اور غیب سے

سدا آلی فَاِمَّا تَرَیِنَّ مِنَ الْبَشَرِ اَحَدًا فَقُوْلِیْۤ اِنِّیْ نَذَرْتُ لِلرَّحْمٰنِ صَوْمًا فَلَنْ اُكَلِّمَ الْیَوْمَ اِنْسِیًّا ۚ سو کبھی تو دیکھے کوئی آدمی تو کہیو مین نے مانا ہے رحمٰن کا روزہ سو بات نہ کرونگی آج کسی آدمی سے یعنے اے مریم اگر تم آدمیون مین سے کسیکو دیکھو اور وہ تمسے دریافت کرے کہ یہ لڑکا کہان سے آیا تو اشارے سے کہدینا کہ مینے اپنے مہربان پروردگار کی نذر کا روزہ رکھا ہے مین ہرگز آج کسی انسان سے نہ بولونگی کیونکہ آجکے دن مین خداے تعالےٰ کی مناجات مین مصروف ہون اور فرشتون سے باتین کرتی ہون اور اوس زمانے مین روزے کا یہ دستور تھا کہ علاوہ ترک آب وطعام کے کلام بھی ترک کردیتے تھے۔ الغرض بیت المقدس کے لوگون نے حضرت مریم علیہا السلام کو جب محراب مین نپایا تو جابجا تلاش کرتے اور لوگون سے پوچھتے پھرتے تھے اتفاق سے ایک شخص وہان سے ہوکر آیا تھا اوسنے خبر دی کہ مین نے جناب مریم علیہا السلام کو بیت لحم مین دیکھا تھا۔ یہ سنتے ہی حضرت مریم کی قوم کے لوگ وہان پونہچے۔ حضرت مریم نے جب دور سے اون لوگون کو آتے ہوئے دیکھا تو حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو گود مین لے کے اونکی طرف چلین فَاَتَتْ بِهٖ قَوْمَهَا تَحْمِلُهٗ ؕ پھر لائی اوسکو اپنے لوگون کے پاس گود مین۔ یعنے حضرت مریم علیہا السلام حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو گود مین لیے ہوئے اپنی قوم کے لوگون کے پاس آئین۔ اون لوگون نے جب حضرت عیسےٰ علیہ السلام کو اونکی گود مین دیکھا تو متعجب ہوئے قَالُوْا یٰمَرْیَمُ لَقَدْ جِئْتِ شَیْـًٔا فَرِیًّا ۝ بولے اے مریم تونے کی یہ چیز طوفان۔ یعنے اون لوگون نے کہا کہ اے مریم تم نے یہ کیا کیا کہ تم ایک عجیب اور بُری چیز ایسی لائین کہ تمہارے گھرانے مین کبھی کسی نے نہین دیکھی۔ یٰۤاُخْتَ هٰرُوْنَ مَا كَانَ اَبُوْكِ امْرَاَ سَوْءٍ وَّ مَا كَانَتْ اُمُّكِ بَغِیًّا ۝ اے بہن ہارون کی نہ تھا تیرا باپ بُرا آدمی اور نہ تھی تیری مان بدکار۔ یعنے اے ہارون کی بہن تمہارا باپ عمران بدکار شخص نہ تھا بلکہ بیت المقدس کا امام نہایت عابد وزاہد اور بہت شریف ونیک تھا اور

نہ تمہاری ماں فاقود کی بیٹی بدکار تھی بلکہ وہ بھی بہت نیک اور پارسا تھی۔ پھر کیا سبب ہے کہ ایسے نیک ماں باپ کی بیٹی ہو کے بے باپ کا لڑکا تم نے جنا۔ اور اون لوگون نے حضرت مریم کو اخت ہارون اسوجہ سے کہا کہ یا تو آپکے بھائی کا نام ہارون تھا۔ یا اس خیال سے کہ ہارون بنی اسرائیل مین ایک ایسے متقی اور نیک تھے کہ اتقا اور نیک بختی مین لوگ اونکی مثال دیا کرتے تھے پس چونکہ حضرت مریم بھی نہایت نیک اور پارسا تھین اس باعث سے اون لوگون نے آپکو ہارون کی بہن کہا۔ الغرض حضرت مریم علیہا السلام نے جب اونکا کلام سُنا۔ فَاَشَارَتْ اِلَيْهِ ؕ تو اشارہ کیا حضرت عیسٰے علیہ السلام کی طرف کہ انسے سب حال پوچھو اور جواب مانگو قَالُوْا كَيْفَ نُكَلِّمُ مَنْ كَانَ فِي الْمَهْدِ صَبِيًّا ۝ بولے ہم کیونکر بات کرین اوس سے جو گود مین لڑکا ہے۔ یعنے قوم کے لوگون نے حضرت مریم سے کہا کہ ہم اس دودہ پیتے چھوٹے سے بچے سے کیا بات کرین جو بات سمجھنے کے ماسوا بولنے تک کی قدرت نہین رکھتا۔ لکھا ہے کہ اوسوقت حضرت عیسٰے علیہ السلام دودہ پی رہے تھے جب آپنے یہ بات سُنی تو دودہ چھوڑ کے اون لوگون کی طرف مُنہ کیا اور نہایت فصاحت سے قَالَ اِنِّي عَبْدُ اللّٰهِ ۣ اٰتٰىنِيَ الْكِتٰبَ وَجَعَلَنِيْ نَبِيًّا ۝ کہا مین بندہ ہون اللہ کا اوسنے دی ہے مجھے کتاب۔ یعنے اللہ تعالے نے مجھے ماں کے پیٹ مین کتاب انجیل کی تعلیم فرمائی ہے یا انجیل دینے کا حکم ازل مین میرے لیے ہو چکا ہے۔ اور مجھکو اوسنے نبی کیا ہے وَّجَعَلَنِيْ مُبٰرَكًا اَيْنَ مَا كُنْتُ ۠ وَاَوْصٰنِيْ بِالصَّلٰوةِ وَالزَّكٰوةِ مَا دُمْتُ حَيًّا ۝ اور بنایا مجھکو برکت والا جس جگہ مین ہون اور تاکید کی مجھکو نماز کی اور زکوٰۃ کی جب تک مین رہون جیتا۔ یعنے اللہ تعالے نے مجھے برکت والا بنایا ہے اور نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا مجھے حکم دیا ہے تمام عمر۔ وَّبَرًّا بِوَالِدَتِيْ وَلَمْ يَجْعَلْنِيْ جَبَّارًا شَقِيًّا ۝ اور کیا مجھے سلوک کرنے والا اپنی ماں کے ساتھ اور نہین بنایا مجکو زبردست [illegible] یا متکبر کہ [illegible]

لوگون کو تکلیف دون - وَالسَّلٰمُ عَلَیَّ یَوْمَ وُلِدْتُّ وَیَوْمَ اَمُوْتُ وَ
یَوْمَ اُبْعَثُ حَیًّا ○ اور سلامتی ہے مجھپر جسدن مین پیدا ہوا اور جسدن مرونگا اور جسدن
اوٹھایا جاؤنگا زندہ ہوکر - ذٰلِكَ عِیْسَی ابْنُ مَرْیَمَ ۚ یہ ہے عیسٰے مریم کا بیٹا یعنے
جسکا یہ سب حال صحیح اور درست بیان ہوا وہ عیسٰے مریم کا بیٹا ہے اور بقول نصاریٰ خدا کا
بیٹا نہین بلکہ اوسکا بندہ اور رسول ہے قَوْلَ الْحَقِّ الَّذِیْ فِیْهِ یَمْتَرُوْنَ ○
یہ بات حق اور درست ہے جسمین لوگ جھگڑتے ہین یعنے یہود و نصاریٰ کہ دونون حضرت عیسٰے
علیہ السلام کے بارے مین مخالفت رکھتے ہین - اور سچ بات نہین سمجھتے - یہود تو معاذ اللہ
ناشایستہ باتین کہتے ہین اور نصاریٰ تو بجائے خدا کا بیٹا بتاتے ہین - اور نہین سمجھتے کہ مَا
كَانَ لِلّٰهِ اَنْ یَّتَّخِذَ مِنْ وَّلَدٍ ۙ سُبْحٰنَهٗ ؕ اللہ ایسا نہین کہ رکھے اولاد وہ پاک
ذات ہے - اور ان امورات سے بالکل منزہ اِذَا قَضٰۤی اَمْرًا فَاِنَّمَا یَقُوْلُ
لَهٗ كُنْ فَیَكُوْنُ ○ؕ جب ٹھہراتا ہے کچھ کام یہی کہتا ہے اوسکو کہ ہوجا وہ ہوجاتا ہے -
یعنے اللہ تعالےٰ ایسا قدرت والا حاکم ہے کہ جب کوئی کام چاہتا ہے تو صرف اتنا فرما دیتا
ہے کہ ہو پس وہ فورًا ہوجاتا ہے - وَاِنَّ اللّٰهَ رَبِّیْ وَرَبُّكُمْ فَاعْبُدُوْهُ ؕ
هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِیْمٌ ○ اور کہا بیشک اللہ تعالےٰ رب ہے میرا اور رب ہے
تمہارا سو اوسی کی بندگی کرو اور اوسکے سوا دوسرے کو نہ پوجو یہ ہے راہ سیدھی اہل
جنت کی فَاخْتَلَفَ الْاَحْزَابُ مِنْۢ بَیْنِهِمْ ۚ پھر کئی راہ ہوگئے فرقے اونمین
سے - یعنے یہود و نصاریٰ آپس مین اختلاف کرنے لگے - یہود نے جناب عیسٰے علیہ السلام
کو حد سے زیادہ گھٹایا اور نصاریٰ نے حد سے زیادہ بڑہایا - اور نصاریٰ کے تین فرقے
ہوئے ایک نے خدا کہا دوسرے نے تین خداؤں مین کا ایک خدا ٹھہرایا تیسرے نے
خدا کا بیٹا کہدیا - فَوَیْلٌ لِّلَّذِیْنَ كَفَرُوْا مِنْ مَّشْهَدِ یَوْمٍ عَظِیْمٍ ○
سو خرابی ہے منکرون کو جسوقت دیکھینگے ایک دن بڑا - یعنے خرابی ہے اونکے

سے جو کافر ہوئے قیامت کے دن - میدان قیامت مین حاضر ہونے سے یا اور کسی وحشت
ور خوف سے - أَسْمِعْ بِهِمْ وَأَبْصِرْ يَوْمَ يَأْتُونَنَا لَٰكِنِ الظَّالِمُونَ
الْيَوْمَ فِي ضَلَالٍ مُّبِينٍ ○ کیا سنتے دیکھتے ہونگے جسدن آوینگے ہمارے
پاس لیکن بے انصاف آج کے دن صریح بھٹکتے ہین - یعنے کیا وہ کافر سنتے ہونگے یا دیکھتے
ہونگے جسدن ہمارے پاس آوینگے - اور اونکو دیکھنے سننے سے کوئی فائدہ نہوگا مگر ظالم
آج صاف گمراہی مین ہین - وَأَنذِرْهُمْ يَوْمَ الْحَسْرَةِ اور ڈرا دے انکو حسرت
اور پشیمانی کے روز سے - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کفار مکہ کو حسرت اور پشیمانی کے
روز سے ڈرا دیجیے کیونکہ اوسدن کافرون کو یہ حسرت ہوگی کہ ہم ایمان کیون نہ لاسکے اور
گنہگار افسوس کرینگے کہ ہمنے گناہ کیون کیے اور فرمانبردار خدا و رسول کے بھی اور اچھے لوگ
حسرت کرینگے کہ ہمنے اچھے کام زیادہ کیون نہ کیے جو آج درجے کی زیادہ بلند
درجے پاتے - إِذْ قُضِيَ الْأَمْرُ جب فیصل ہوچکے گا کام - یعنے جب سب حساب کتاب
کا فیصلہ ہوکے حکم ہوگا کہ دوزخی دوزخ مین ڈالے جائین اور بہشتی بہشت مین داخل کیے
جائین - پس بڑے افسوس کی بات ہے کہ ایسا دن تو پیش آنے والا ہے وَهُمْ فِي
غَفْلَةٍ وَهُمْ لَا يُؤْمِنُونَ ○ اور وہ بھول رہے ہین اور وہ یقین نہین لاتے
یعنے وہ اوسدن کے حال سے بے خبر ہین اور آخرت پر ایمان نہین لاتے - إِنَّا
نَحْنُ نَرِثُ الْأَرْضَ وَمَنْ عَلَيْهَا وَإِلَيْنَا يُرْجَعُونَ ○ ہم وارث ہونگے
زمین کے اور جو کوئی ہے زمین پر اور ہماری طرف پھر آوینگے - یعنے بیشک ہم زمین کی میراث
لینگے اور جو کچھ زمین پر ہے - غرض یہ کہ سب فنا ہوجائین گے اور ہم باقی رہین گے اور سب
ہماری طرف پھر آوینگے - وَاذْكُرْ فِي الْكِتَابِ إِبْرَاهِيمَ اور مذکور کر کتاب مین
ابراہیم کا - یعنے یاد کیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اپنی قوم کے لیے حضرت ابراہیم علیہ
السلام کا قصہ جنکی بزرگی کے سب مذہب والے قائل ہین - إِنَّهُ كَانَ صِدِّيقًا

نَبِیًّا ۝ بیشک تھا وہ سچا نبی - یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام بڑے سچے اور پکے موحد
اور بلند مرتبہ نبی تھے - اِذْ قَالَ لِاَبِیْهِ یٰۤاَبَتِ لِمَ تَعْبُدُ مَا لَا یَسْمَعُ
وَلَا یُبْصِرُ وَلَا یُغْنِیْ عَنْكَ شَیْـًٔا ۝ جب کہا اپنے باپ کو اے باپ میرے
کیون پوجتا ہے جو چیز نہ سنے نہ دیکھے اور نہ کام آوے تیرے کچھ - یعنے یاد کیجیے اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب کہا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے باپ آزر بن ناخور سے
کہ اے میرے باپ کیون پوجتے ہو اوسے جو کچھہ نہین سنتا اور کچھ نہین دیکھتا اور نہ تجھسے کوئی برائی
دور کر سکتا ہے نہ نہین فائدہ پونہچا سکتا ہے - یٰۤاَبَتِ اِنِّیْ قَدْ جَآءَنِیْ مِنَ
الْعِلْمِ مَا لَمْ یَاْتِكَ فَاتَّبِعْنِیْۤ اَهْدِكَ صِرَاطًا سَوِیًّا ۝ اے باپ
میرے مجکو آئی خبر ایک چیز کی جو تجکو نہین آئی سو میری راہ چل سوجھا دون تجکو سیدی
راہ یعنے ای میرے باپ بیشک مجھے وحی کے ذریعے سے وہ علم حاصل ہوا ہے جو تمکو
معلوم نہین پس تم میری پیروی کرو اور میری راہ چلو کہ مین تمھین سیدھا راستہ بتاؤن -
یٰۤاَبَتِ لَا تَعْبُدِ الشَّیْطٰنَ ۭ اِنَّ الشَّیْطٰنَ كَانَ لِلرَّحْمٰنِ عَصِیًّا ۝ اے
باپ میرے نہ پوج شیطان کو بیشک شیطان ہے رحمن کا نافرمان - یعنے اے میرے
باپ شیطان کی عبادت اور پرستش نکرو کیونکہ شیطان بیشک اللہ تعالے کا نافرمان
ہے اور اوسنے آدم کے سجدہ کرنے سے انکار کیا جبسے مردود بارگاہ کبریا ہوا اور لوگون
کو بہکانے لگا - یٰۤاَبَتِ اِنِّیْۤ اَخَافُ اَنْ یَّمَسَّكَ عَذَابٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ
فَتَكُوْنَ لِلشَّیْطٰنِ وَلِیًّا ۝ اے باپ میرے مین ڈرتا ہون کہ پونہچے تجھے
عذاب رحمن سے پہر تو ہو جاوے شیطان کا ساتھی - یعنے اے باپ مجھے اس بات
کا خوف ہے کہ کہین شیطان کے پوجنے اور اوسکی پیروی کرنے کے باعث سے
تجھپر خدا کا عذاب آوے اور تو اوس عذاب مین شیطان کا ساتھی ہو جائے - قَالَ
اَرَاغِبٌ اَنْتَ عَنْ اٰلِهَتِیْ یٰۤاِبْرٰهِیْمُ ۚ وہ بولا کیا تو پھرا ہوا ہے میرے

معبودون سے اے ابراہیم - یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام کے والد نے اونسے کہا
کہ اے ابراہیم کیا تم ہمارے معبودون سے پھر گئے ہو اور اونہین چھوڑنے والے ہو
لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهِ لَاَرْجُمَنَّكَ وَاهْجُرْنِيْ مَلِيًّا ○ اگر تو نہ چھوڑے گا
تو تجھے سنگسار کرونگا اور مجھسے دور جا ایک مدت - یعنے اگر تم اون کی مخالفت اور توہین
سے باز نہ آوگے تو مین تمھین پتھرون سے مارونگا - اور تم مجھسے کچھ عرصے تک الگ ہو
کہ تمکو مجھسے کچھ ضرر نہ پونہچے - قَالَ سَلٰمٌ عَلَيْكَ کہا سلامتی رہے تیری - یعنے
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے فرمایا کہ سلام ہے آپکو مین جاتا ہون - اور جب آپنے چلنے
کا قصد کیا تو آپ کے باپ نے کہا کہ تم غمگین نہو کیونکہ تمہارا خدا بہت اچھا ہے اور وہ تمہین
چھوڑے گا نہین - پس آپکو اونکے ایمان لانے کی امید ہوئی اور فرمایا سَاَسْتَغْفِرُ
لَكَ رَبِّيْ ۭ اِنَّهٗ كَانَ بِيْ حَفِيًّا ○ مین گناہ بخشواؤنگا تیرا اپنے رب سے
بیشک وہ ہے مجھپر مہربان - یعنے مین تمہارے گناہون کی بخشش کے لیے دعا کرونگا
کہ خدا تمہین ایمان لانے کی توفیق دے کیونکہ ایمان لانے سے گناہون کی مغفرت
ہوتی ہے - اور میرا پروردگار مجھپر نہایت مہربان ہے اور اوسنے دعا قبول کرنے
کا مجھسے وعدہ فرمایا ہے - وَاَعْتَزِلُكُمْ وَمَا تَدْعُوْنَ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ
اور کنارہ کرتا ہون مین تمسے اور جنکو تم پکارتے ہو اللہ کے سوا - یعنے حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ مین تمسے اور تمہاری طرح جتنے بت پرست ہین سب
سے کنارے ہوتا ہون اور جنھین تم اللہ کے سوا پکارتے ہو یعنے بتون کو اونسے بھی
مین کنارہ کش ہوتا ہون اور دور بھاگتا ہون - وَاَدْعُوْا رَبِّيْ ښ عَسٰٓى اَلَّآ اَكُوْنَ
بِدُعَاۗءِ رَبِّيْ شَقِيًّا ○ اور مین پکارونگا اپنے رب کو امید ہے کہ نہ رہونگا
اپنے رب کو پکار کر محروم - یعنے مین اپنے پاک پروردگار کو سچے دل سے پکارتا
ہون اور اوسکی عبادت کرتا ہون اور مجھے اُمید کامل ہے کہ مین اپنے خدا کو پکارکے

اپنے مطلب سے محروم اور بے نصیب نہ ہونگا۔ بخلاف بت پرستون کے کہ وہ
بتون کے پوجنے سے بے نصیب اور بے بہرہ اور خدا کی مہر سے بہت دور ہین
غرض حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے باپ اور سب بت پرستون سے علیحدہ ہوکے
شہر بابل سے جسے ارم نہرین کہتے ہین نکلے اور وہان سے کوہستان فارس یا کوہستان
کنعان کی طرف روانہ ہوئے اور سات برس تک اون پہاڑون مین پھرتے اور سیر
کرتے رہے۔ جب اونکے باپ نے انتقال کیا اور اونکے چچا آزر کو بت خانے کی
خدمت سپرد ہوئی تو یہ جب تکے پھر بابل مین آئے اور بتون کی مذمت شروع کی اور اکثر
بت توڑ ڈالے اور آتش نمرود اونپر سرد ہوئی۔ پھر آپنے ہمراہی حضرت سارۂ لوط
ملک شام کا قصد فرمایا اوسکا بیان اللہ تعالے اس آیت مین فرماتا ہے۔ فَلَمَّا
اعْتَزَلَهُمْ وَمَا يَعْبُدُونَ مِن دُونِ اللَّهِ وَهَبْنَا لَهُ إِسْحَاقَ
وَيَعْقُوبَ ۖ وَكُلًّا جَعَلْنَا نَبِيًّا ۝ پھر جب کنارے ہوا اونسے اور جنکو
وہ پوجتے تھے اللہ کے سوا بخشا ہمنے اوسکو اسحٰق اور یعقوب اور دونون کو نبی کیا۔
یعنے جب حضرت ابراہیم علیہ السلام اون بت پرستون سے علیحدہ ہوئے اور اونکو
آپنے چھوڑ دیا اور اونکے بتون کو بھی جنھین وہ خدا کے سوا پوجتے تھے توڑا اور چھوڑا
تو اللہ تعالے نے بی بی سارہ علیہا السلام سے آپکو حضرت اسحٰق فرزند اور حضرت یعقوب
پوتا عنایت کیا اور ان دونون کو اپنے فضل سے نبی برگزیدہ کیا۔ خلاصہ یہ کہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام نے خدا کی راہ مین ہجرت کی اونسے علیحدہ ہوئے پس اللہ تعالے نے
اونسے بہتر انہے دیے اور حضرت اسمٰعیل کا تذکرہ اسواسطے نفرمایا کہ وہ آپ کے پاس
نہین رہے۔ اور اللہ تعالے فرماتا ہے وَوَهَبْنَا لَهُم مِّن رَّحْمَتِنَا وَجَعَلْنَا
لَهُمْ لِسَانَ صِدْقٍ عَلِيًّا ۝ اور دیا ہمنے اونکو اپنی مہر سے اور رکھا اونکے ع ۳
واسطے سچا بول اونچا یعنے بخشی ہمنے اونکو اپنی رحمت مین سے رحمت مراد رحمت سے مال

اور اولاد جو اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کو عطا کی اور اللہ تعالے لے نے آپکو سچائی
اور بلند مرتبہ مرحمت فرمایا۔ اب آگے اللہ تعالے حضرت موسیٰ علیہ السلام کا قصہ بیان فرماتا
ہے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ مُوسٰى اِنَّهٗ كَانَ مُخْلَصًا
وَّكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝ اور مذکور کر کتاب مین موسیٰ کا وہ تھا چُنا ہوا اور تھا رسول نبی
یعنے یاد کرو اے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم قرآن پاک مین احوال موسیٰ علیہ السلام کا بیشک
وہ پاک تھے اور اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے پیغمبر خلقت کی ہدایت کے لیے وَنَادَيْنٰهُ
مِنْ جَانِبِ الطُّوْرِ الْاَيْمَنِ وَقَرَّبْنٰهُ نَجِيًّا ۝ اور پکارا ہمنے اوسکو داہنی
طرف سے طور پہاڑ کی اور نزدیک بلایا اوسکو بھید کہنے کے لیے یعنے اللہ تعالے نے حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو کوہ طور کے داہنے رخ سے جو وادی ایمن مین واقع ہے پکارا اور اونکو
مرتبہ قرب عنایت فرمایا۔ اور ایک تفسیر مین ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام بلند کیے گئے
اور ایک آسمان سے دوسرے آسمان اور ایک حجاب سے دوسرے تک اسقدر بلند ہوئے
کہ آپنے اوس قلم کی آواز سنی جس سے توریت لکھی جاتی تھی۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ حق تعالے جل جلالہ اور حضرت موسیٰ علیہ السلام کے درمیان ایک ہی حجاب باقی رہا تھا
وَوَهَبْنَا لَهٗ مِنْ رَّحْمَتِنَآ اَخَاهُ هٰرُوْنَ نَبِيًّا ۝ اور بخشا ہمنے اوسکو اپنی
مہر سے بھائی اوسکا ہارون نبی۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنے فضل وکرم سے حضرت موسیٰ
علیہ السلام کے لیے اونکے بھائی ہارون کو مددگار بنایا اور وہ نبی تھے۔ وَاذْكُرْ فِي
الْكِتٰبِ اِسْمٰعِيْلَ اِنَّهٗ كَانَ صَادِقَ الْوَعْدِ وَكَانَ رَسُوْلًا نَّبِيًّا ۝
اور مذکور کر کتاب مین اسمٰعیل کا وہ تھا وعدے کا سچا اور تھا رسول نبی۔ یعنے حق تعالے اپنے
حبیب اکرم حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم سے ارشاد فرماتا ہے کہ یاد کیجیے قرآن پاک
مین قصہ حضرت اسمٰعیل ع کا۔ وہ بیشک وعدے کے سچے تھے اور اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے
خلقت کی طرف خبر دینے کے لیے۔ حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے حالات مین لکھا ہے

کہ آپ وعدے کے بڑے سچے اور پکے تھے ایک دفعہ کا ذکر ہے کہ آپنے ایک شخص سے
وعدہ فرمایا کہ جبتک تو نہ آئیگا مین اسی مقام پر ٹھہرا رہونگا پس آپ اپنے وعدے کے موافق
وہین کھڑے رہے اور اسی طرح سے تین دن گذرے اور ایک روایت مین ہے کہ پورا سال
بھر گذر گیا بعد اوسکے وہ شخص آیا اس عرصے مین آپنے درختون کی چھال کھا کے گذارہ کیا اور
باوجود ہزارون دقتون کے وعدے کے ایفا کرنے مین کامل اور ثابت قدم رہے اور
اونکی تعریف مین حق تعالے ارشاد فرماتا ہے وَكَانَ يَأْمُرُ أَهْلَهُ بِالصَّلٰوةِ وَ
الزَّكٰوةِ وَكَانَ عِنْدَ رَبِّهِ مَرْضِيًّا ۝ اور حکم کرتا تھا اپنے گھر والون کو نماز
اور زکوٰۃ کا اور تھا اپنے رب کے یہان پسند یعنے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام اپنے گھر والون
اور اپنی امت کے تمام لوگون کو نماز پڑھنے اور زکوٰۃ دینے کا حکم فرماتے تھے اور مقبول
بارگاہ الٰہی تھے کیونکہ وہ اپنے قول و فعل مین بڑے پکے اور مستقل مزاج تھے اب آگے
اللہ تعالے حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ بیان کرتا ہے اور اپنے حبیب کریم علیہ الصلوٰۃ
والتسلیم سے ارشاد فرماتا ہے۔ وَاذْكُرْ فِي الْكِتٰبِ إِدْرِيسَ إِنَّهُ كَانَ
صِدِّيقًا نَّبِيًّا ۝ اور مذکور کر کتاب مین ادریس کا وہ تھا سچا نبی۔ یعنے قرآن پاک
مین حضرت ادریس علیہ السلام کا قصہ یاد کیجیے کہ وہ سچے نبی تھے۔ حضرت ادریسؑ حضرت
شیثؑ کے پوتے اور حضرت نوح علیہ السلام کے پردادا تھے نام مبارک انکا اخنوخ تھا مگر
علوم کی درس و تدریس کی زیادتی کے باعث سے آپکا لقب ادریس مشہور ہوگیا۔ لکھا ہے
کہ سب سے پہلے قلم سے خط آپ ہی نے لکھا اور حال نجوم بھی پہلے پہل آپ ہی نے بیان
فرمایا اور کپڑے کا سینا آپ ہی سے شروع ہوا۔ آدم علیہ السلام کی وفات کے بعد سو برس
گذر چکے تھے جب پیدا ہوئے اور اللہ تعالے نے انپر تیس صحیفے نازل فرمائے۔ اب اللہ
تعالے اُنکے حال مین فرماتا ہے وَرَفَعْنٰهُ مَكَانًا عَلِيًّا ۝ اور اوٹھایا ہمنے
اوسکو ایک اونچے مکان پر یعنے اللہ تعالے نے حضرت ادریس علیہ السلام کو بلند مرتبہ

نبوت و رسالت درجہ قرب سے سرفراز فرمایا۔ یا جنت مین جگہ دی یا چوتھے آسمان پر اوٹھالیا
اور چوتھے آسمان پر ادریس علیہ السلام کا موجود ہونا حدیث معراج رسول اکرم صلے اللہ علیہ
وسلم سے بھی ظاہر ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور حضرت ادریس علیہ السلام سے چوتھے
آسمان پر ملاقات ہوئی اور اس بارے مین مختلف روایتین ہین حضرت ابن عباس رضی
اللہ عنہ سے منقول ہے کہ ایک روز حضرت ادریس علیہ السلام آفتاب کی گرمی اور شدت حدت
سے بہت پریشان ہوئے تو بارگاہ حق تعالے مین مناجات کرنے لگے کہ اے پروردگار
باوجودیکہ مین آفتاب سے نہایت دور رہتا ہون اوسکی گرمی اور تیزی مجھے جلائے دیتی ہے
پس اوس فرشتے کا کیا حال ہوگا جو آفتاب کو اوٹھائے لیے پھرتا ہے۔ اے رب العلمین
اپنے فضل وکرم سے آفتاب کی تیزی اور شدت اوس فرشتے سے دور کردے اور آفتاب
کا بوجھ اوس پر ہلکا کر اور اسے اپنے فضل سے سب سختیون سے محفوظ رکھ پروردگار عالم
نے حضرت ادریس علیہ السلام کی دعا قبول فرمائی اور آفتاب کی گرمی اور بوجھ اوسکے لیے کم
کردیا جب اوس فرشتے نے آفتاب کو ہلکا پایا اور گرمی و تیزی مین بھی کمی دیکھی تو خداوند
عالم سے عرض کی کہ اے خدا اے تعالے آج آفتاب کی تیزی اور بوجھ مجھے کم معلوم ہوتا
ہے اسکا کیا باعث ہے۔ ارشاد ہوا کہ ہمارے پیارے بندے ادریسؑ نے تیرے لیے دعا
کی تھی ہمنے قبول کی۔ پس اوس فرشتے نے جناب ادریس علیہ السلام کی زیارت کے لیے
زمین پر اوترنے کی حق تعالے سے اجازت چاہی اور بعد حصول اجازت زمین پر آیا حضرت
ادریس علیہ السلام سے ملاقات کی اور آپکے فرمانے کے موافق آپکو اپنے پرون پر بٹھا
کے آسمان پر آفتاب کے قریب لے گیا اور پھر بموجب آپکے کہنے کے ملک الموت سے
دریافت کیا کہ حضرت ادریسؑ کی عمر کسقدر ہے اور اونکا انتقال کیونکر ہوگا ملک الموت نے
عمرون کا دفتر دیکھ کے جواب دیا کہ وہ ابھی مطلع آفتاب کے قریب وفات پائینگے جب
وہ فرشتہ ملک الموت سے رخصت ہو کے اپنے مقام پر آیا تو حضرت ادریس علیہ السلام کو

اونسے زندہ نہ پایا - اور دوسری روایت یہ ہے کہ ادریس علیہ السلام بڑی کثرت سے عبادت
کرتے تھے - ملک الموت اونکی زیارت کے نہایت مشتاق ہوئے اور پروردگار سے اجازت لیکے
زمین پر آئے اور آپسے ملاقات کی اور آپنے آزمانے کے لیے اونسے کہا کہ میری جان بدن سے
نکالو - اونہون نے بحکم حق تعالے آپکے کہنے کے موافق روح قبض کی - پھر حق تعالے نے
اونکو دوبارہ زندہ کیا اور حضرت عزرائیل علیہ السلام اونھین آسمان پہلے گئے دوزخ کے
حالات دکھائے پھر جنت مین پونہچایا - اور وہانسے نہ نکلے - اور بعضے کہتے ہین کہ ادریس حضرت
الیاس علیہ السلام کا لقب ہے جو بنی اسرائیل مین پیغمبر ہوئے تھے اور حضرت خضر علیہ السلام کی
طرح زندہ رہے - اب اللہ تعالے ان نبیون کے حق مین ارشاد فرماتا ہے - أُولَٰئِكَ
الَّذِينَ أَنْعَمَ اللَّهُ عَلَيْهِم مِّنَ النَّبِيِّينَ مِن ذُرِّيَّةِ آدَمَ ق یہ وہ لوگ ہین
جنکو نعمت دی اللہ نے نبیون مین فرزندان آدم مین سے - یعنے یہ لوگ جنکا بیان کیا گیا زکریا
اور ادریس علیہما السلام ایسے لوگ ہین جنپر اللہ تعالے نے اپنی نعمتین دینی اور دنیوی بھیجی ہین
اور یہ پیغمبر ہین اولاد آدم مین سے وَمِمَّنْ حَمَلْنَا مَعَ نُوحٍ اور اونمین جنکو لادلیا
ہمنے نوح کے ساتھ - یعنے باقی اونکی اولاد مین سے ہین جنکو ہمنے حضرت نوح کے ساتھ
کشتی مین اوٹھایا - اور وہ لوگ ادریس علیہ السلام کے ماسواہین وَمِن ذُرِّيَّةِ
إِبْرَاهِيمَ وَإِسْرَائِيلَ وَمِمَّنْ هَدَيْنَا وَاجْتَبَيْنَا ط اور ابراہیم کی اولاد
مین اور اسرائیل کی اور اونمین جنکو ہمنے سوجھ دی اور پسند کیا یعنے اور وہ لوگ جو حضرت
ابراہیم علیہ السلام کی اولاد اور حضرت یعقوب علیہ السلام کی ذریات سے ہین اور وہ لوگ
جنھین ہمنے راہ حق دکھائی اور برگزیدہ کیا اونکو آدمیون مین بسبب شرف نبوت کے
إِذَا تُتْلَىٰ عَلَيْهِمْ آيَاتُ الرَّحْمَٰنِ خَرُّوا سُجَّدًا وَبُكِيًّا ۝ جب اونکو سنائے سجدہ
آیتین رحمن کی گرتے ہین سجدے مین اور روتے ہوئے - یعنے یہ سب لوگ جنکا بیان
کیا گیا ایسے ہین کہ جب اونپر اللہ تعالے کی نازل کی ہوئی کتابون کی آیتین پڑھی جاتی ہین

تو مُنہ کے بھل گرتے ہین اللہ تعالے کے سجدے مین اور روتے ہین اوسکے خوف سے
پس اس سے ظاہر ہے کہ کلام ربانی سننے کے ساتھ رونے کو ایک بڑی نسبت ہے
اور یہی حدیث شریف مین بھی وارد ہے کہ قرآن مجید پڑھو اور روؤ اور جو رونا نہ آئے
تو اپنے تئین رونے والے کی صورت بناؤ۔ اور اللہ تعالے نے اون لوگونکی شان مین جنکے
دلون مین کلام اللہ سننے سے شوق بڑہتا تھا اور محبت الٰہی کے جوش مین آنکھون سے
دریا بہتے تھے فرماتا ہے وَاِذَا سَمِعُوْا مَآ اُنْزِلَ اِلَى الرَّسُوْلِ تَرٰٓى اَعْيُنَهُمْ تَفِيْضُ
مِنَ الدَّمْعِ۔ یعنے جب سنتے ہین وہ لوگ اوس کلام پاک کو جو اوتارا گیا رسول کی طرف
تو دیکھے ہو تم اونکی آنکھون کو کہ بہتے ہین اونسے آنسو۔ اللہ تعالے اپنے کلام پاک کا شوق
اور اپنی اور اپنے رسول کی محبت تمام اہل سلام کو ایسی ہی عنایت فرمائے کہ کلام مجید کے سننے
سے آتش شوق دل مین بھڑکے اور غم کے آنسو آنکھون سے بہین۔ قرآن مجید کے سجدون
مین سے یہ پانچوان سجدہ ہے۔ اب اللہ تعالے نبیون کا بیان ختم کرکے اونکی اولادون کا
تذکرہ فرماتا ہے۔ فَخَلَفَ مِنْ بَعْدِهِمْ خَلْفٌ اَضَاعُوا الصَّلٰوةَ وَاتَّبَعُوا
الشَّهَوٰتِ فَسَوْفَ يَلْقَوْنَ غَيًّا ۝ پھر اونکی جگہ آئے ناخلف گنوائی نماز اور
پیچھے پڑے مزون کے سو آگے ملے گی گمراہی۔ یعنے ان برگزیدہ نبیون کے بعد انکے برے
فرزندون نے غفلت سے نماز چھوڑدی اور نفسانی خواہشون کی پیروی کرنے لگے گناہون
مین مبتلا ہوگئے پس بہت جلد اس گمراہی اور معصیت کی سزا دیکھین گے۔ اور بعض مفسرین نے
لکھا ہے کہ غیّ ایک دوزخ کا کنوان ہے اوسکا عذاب اسقدر سخت و شدید ہے کہ اہل دوزخ
جب اوس کنوین کے عذاب والون کو دیکھین گے تو اوس عذاب سے خدا کی پناہ مانگین گے
اور بعض نے لکھا ہے کہ غیّ دوزخ کے ایک میدان کا نام ہے جسکی آگ نہایت سخت اور
تیز ہے اور اوسمین بے نماز اور نفس کے پیرو ڈالے جائینگے اور اونپر سخت عذاب ہوگا۔
اِلَّا مَنْ تَابَ وَاٰمَنَ وَعَمِلَ صَالِحًا۔ مگر جسنے توبہ کی اور یقین لایا اور کیا نیک کام

اپنے جو گناہون سے پھرا اور توبہ کرکے سچے دل سے ایمان لایا اور کام نیک موافق حکم خدا اور رسول کے کیے فَاُولٰٓئِکَ یَدۡخُلُوۡنَ الۡجَنَّۃَ وَلَا یُظۡلَمُوۡنَ شَیۡـًٔا ۝ سو وہ لوگ جائینگے بہشت مین اور اونکا حق نہ رہیگا کچھہ یعنے وہ لوگ توبہ کرکے ایمان لائے سیدھے بہشت مین داخل ہونگے اور اونکے اجر مین کمی نہ کیجائیگی۔ اور وہ بہشت جسمین وہ لوگ داخل ہونگے جَنّٰتِ عَدۡنِ ۣ الَّتِیۡ وَعَدَ الرَّحۡمٰنُ عِبَادَہٗ بِالۡغَیۡبِ ؕ باغ ہین رہنے کے جنکا وعدہ دیا ہے رحمٰن نے اپنے بندون کو بن دیکھے۔ یعنے اون کے رہنے کے لیے وہ باغ ہین جنکا وعدہ پروردگار عالم نے اپنے بندون سے کیا ہے۔ اور وہ باغ ایسے ہین جو دیکھنے مین نہین آئے۔ اِنَّہٗ کَانَ وَعۡدُہٗ مَاۡتِیًّا ۝ بیشک ہے اونکے وعدے پر پہونچنا۔ یعنے اللہ تعالیٰ نے جس بہشت کا اپنے نیک بندون سے وعدہ کیا ہے وہ بہشت جلد سامنے آنے والی ہے اور ایمان والے اوسمین داخل ہونگے۔ اور وہ بہشت ایسی ہے کہ لَا یَسۡمَعُوۡنَ فِیۡہَا لَغۡوًا اِلَّا سَلٰمًا ؕ نہین سنینگے وہان بک بک سوا سلام کے۔ یعنے جنت کے لوگ جنت مین کوئی لغو اور بیہودہ بات نہ سنینگے مگر سلام باری تعالیٰ جل شانہ کی طرف سے یا اونکے فرشتون کی طرف سے یا آپس مین ایک دوسرے سے۔ وَلَہُمۡ رِزۡقُہُمۡ فِیۡہَا بُکۡرَۃً وَّعَشِیًّا ۝ اور اونکے لیے ہے اونکی روزی وہان صبح اور شام۔ یعنے اونکے لیے ہین جنت کی نعمتین دو وقت صبح اور شام یا ہمیشہ کے لیے۔ لکھا ہے کہ جنت مین رات اور دن نہو گا مگر کچھہ نشانیان ہونگی جنسے مقدار رات اور دن کی پہچانی جائیگی۔ اور ایک تفسیر مین لکھا ہے کہ دروازے بند کرنے اور پردے ڈالنے سے رات معلوم ہوگی اور دروازے کھولنے اور پردے اوٹھا دینے سے دن معلوم ہوگا۔ اور رات کو حورین مسلمانون کی خدمت کرینگی اور دن کو غلمان تِلۡکَ الۡجَنَّۃُ الَّتِیۡ نُوۡرِثُ مِنۡ عِبَادِنَا مَنۡ کَانَ تَقِیًّا ۝ وہ بہشت ہے جو میراث دینگے ہم اپنے بندون مین جو کوئی ہوگا پرہیزگار

یعنے وہ بہشت جسکا ہمنے تذکرہ کیا ہم اپنے بندون مین اوسے میراث دینگے جو پرہیزگار ہونگے
روایت ہے کہ جب جناب رسالت مآب صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اصحاب کہف ورذو القرنین
اور روح کا حال پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ کل جواب دونگا اور اوسوقت آپنے انشاء اللہ تعالےٰ
نہین فرمایا تھا۔ بس پندرہ یا پچیس روز تک جبرئیل علیہ السلام آپکے پاس نہین آئے بعد
اسکے جب آئے تو آپنے فرمایا کہ اے بھائی تم بہت عرصے کے بعد آئے مین تمہارا بہت
منتظر تھا۔ جبرئیل علیہ السلام نے جواب دیا وَمَا نَتَنَزَّلُ اِلَّا بِاَمْرِ رَبِّكَ ج اور ہم نہین
اُترتے مگر حکم سے تیرے رب کے۔ یعنے ہم سب فرشتے آسمان سے نہین اُترتے مگر آپکے
پروردگار کے حکم سے لَهٗ مَا بَيْنَ اَيْدِيْنَا وَمَا خَلْفَنَا وَمَا بَيْنَ ذٰلِكَ ۚ
وَمَا كَانَ رَبُّكَ نَسِيًّا ۚ اوسی کا ہے جو ہمارے آگے اور جو ہمارے پیچھے اور جو
اوسکے بیچ مین ہے اور تیرا رب نہین بھولنے والا۔ یعنے اوسی پروردگار کے لیے ہے جو کچھ
ہمارے آگے ہے آنے والے کامون سے اور جو کچھ گذر گیا ہمارے پیچھے اور جو درمیان مین
ہے۔ یا اوسی کے لیے حکم ہے ہماری ابتدا اور انتہا مین اور ہماری زندگی مین اور اے رسول
اللہ کے آپکا پروردگار بھولنے والا نہین ہے بلکہ آپکے حال سے وہ خوب آگاہ ہے جب
اوسے منظور ہوتا ہے ہمکو آپکے پاس بھیجتا ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ
وَمَا بَيْنَهُمَا فَاعْبُدْهُ وَاصْطَبِرْ لِعِبَادَتِهٖ ؕ هَلْ تَعْلَمُ لَهٗ سَمِيًّا ۝ ع۴
رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو اونکے بیچ مین ہے سو اوسی کی بندگی کر اور ٹھہرا رہ
اوسکی بندگی پر کوئی پہچانتا ہے تو اوسکے نام کا۔ یعنے وہی ہے پروردگار آسمانون اور زمین
کا اور پروردگار ہے اوسکا جو ان دونون کے بیچ مین ہے۔ پس زمین و آسمان کا پیدا کرنیوالا
اور اونکے درمیان مین جو کچھ ہے اوسکا پالنے والا کیونکر بھولیگا اور اے رسول اللہ کے
جب آپنے سمجھ لیا کہ آپکا پروردگار آپکو بھولا نہین تو اوسکی عبادت مین ثابت رہیے اور
وحی مین دیر ہونے سے پریشان نہوجیے۔ کیا آپ جانتے ہین کہ اوسکے سوا کسی کا نام اللہ

ہوا ہو ہرگز نہین بلکہ غلبۂ الٰہی اس بات سے ظاہر ہے کہ آجتک کسی مشرک نے اپنے معبودان باطل کو اللہ نہین کہا ان آلہ کہتے رہے۔ غیرت وحدانیت نے اس نام پاک کو کافرون کے تصرف سے بچایا اور ایمان والون کی زبان پر جاری کیا یا یہ کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ کے نام سب اوسکی صفت ہین اور سواے اوسکے کوئی ان صفتون کا نہین ہے وَيَقُولُ الْإِنسَانُ أَإِذَا مَا مِتُّ لَسَوْفَ أُخْرَجُ حَيًّا ○ اور کہتا ہے آدمی کیا جب مین مرگیا پھر نکلونگا جی کر یعنے کفار ایک دوسرے سے براہ تعجب کہتے ہین کہ یہ بات کیونکر ہوسکتی ہے کہ مردہ خاک قبر سے جی اوٹھے یہ خلاف عقل اور مشکل ہے خداوند تعالےٰ جل شانہ اوسکے جواب مین ارشاد فرماتا ہے أَوَلَا يَذْكُرُ الْإِنسَانُ أَنَّا خَلَقْنَاهُ مِن قَبْلُ وَلَمْ يَكُ شَيْئًا ○ کیا یاد نہین رکھتا آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا پہلے سے اور وہ کچھ چیز نہ تھا۔ یعنے آدمی یہ خیال نہین کرتا کہ جب وہ کوئی چیز نہ تھا بلکہ معدوم تھا تو ہمنے اپنی قدرت سے اوسے بنایا اور معدوم سے موجود کردیا پس اب دوبارہ اوسکی خاک پراگندہ کو جمع کرکے زندہ کرنا ہمارے نزدیک کیا مشکل ہے فَوَرَبِّكَ لَنَحْشُرَنَّهُمْ وَالشَّيَاطِينَ ثُمَّ لَنُحْضِرَنَّهُمْ حَوْلَ جَهَنَّمَ جِثِيًّا ○ سو قسم ہے تیرے رب کی ہم گھیر بلائینگے اونکو اور شیطانون کو پھر سامنے لائینگے گرد دوزخ کے گھٹنون پر گرے۔ یعنے قیامت کے دن اللہ تعالےٰ اون کافرون کو مع اونکے شیطانون کے میدان حشر مین جمع کریگا اور وہ سب ایک ایک زنجیر مین بندھے ہوئے دوزخ کے گرداگرد لائے جائینگے اور حساب وکتاب کی دہشت یا خوف دوزخ اونپر اسقدر غالب ہوگا کہ وہ سب زانو کے بھل گر پڑینگے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ سب آدمی دوزخ کے گرد حاضر کیے جائینگے اسلیے کہ نیک لوگون کو معلوم ہوجائے کہ اونھین پروردگار نے کیسی سخت بلاؤن سے نجات دی اور وہ اس بات سے خوش وخرم ہون اور برے لوگ دوزخ مین اپنے اپنے ٹھکانے دیکھ لین اور اپنے اعمال بد یاد کرکے رنجیدہ ہون

ثُمَّ لَنَنْزِعَنَّ مِنْ كُلِّ شِيعَةٍ أَيُّهُمْ أَشَدُّ عَلَى الرَّحْمٰنِ عِتِيًّا ○ پھر جدا
کرینگے ہم ہر فرقے مین سے جونسا اونمین سے سخت رکھتا تھا رحمٰن سے اکڑ یعنے پھر نکال لینگے
ہم دوزخ مین ڈالنے کے لیے ہر گروہ مین سے اوس شخص کو جو بڑا نافرمان اور سخت کافر ہو
ثُمَّ لَنَحْنُ أَعْلَمُ بِالَّذِينَ هُمْ أَوْلَى بِهَا صِلِيًّا ○ پھر ہمکو خوب معلوم ہین جو بہت
قابل ہین دوزخ مین بیٹھنے کے۔ یعنے اللہ تعالے اون لوگون کو خوب جانتا ہے جو سب سے
پہلے آتش دوزخ مین ڈالنے کے لائق ہین۔ وَإِنْ مِنْكُمْ إِلَّا وَارِدُهَا كَانَ
عَلَى رَبِّكَ حَتْمًا مَقْضِيًّا ○ اور کوئی نہین تم مین سے جو نہ پہنچیگا اوسپر ہو چکا یہ وعدہ
تیرے رب پر ضرور مقرر۔ یعنے کوئی فرد بشر ایسا نہین ہے جو دوزخ پر سے نہ گذرے اور
یہ وعدہ پروردگار کا ضرور مقرر ہے اسمین ہرگز خلاف نہین مگر جب ایماندار لوگ دوزخ پر سے
گذرینگے تو آگ ٹھنڈی ہو جائیگی اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ سب دوزخ مین داخل
کیے جائین گے مگر ایماندارون پر آگ ایسی ٹھنڈی ہو جائیگی جیسی حضرت ابراہیم علیہ السلام
کے لیے ہوئی تھی جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ ثُمَّ نُنَجِّي الَّذِينَ اتَّقَوْا
وَنَذَرُ الظّٰلِمِينَ فِيهَا جِثِيًّا ○ پھر بچا وینگے ہم اونکو جو ڈرتے رہے اور چھوڑ
دینگے گنہگارون کو اوسی مین اوندھے گرے۔ یعنے اللہ تعالے اپنے فضل وکرم سے متقی
پرہیزگار ایماندار لوگون کو دوزخ سے نجات دیگا اور کافر اوسی اوندھے گرین گے اور وہین
پڑے رہین گے۔ لکھا ہے کہ بہشت کی راہ نہین مگر دوزخ کے منہ مین۔ اور دوزخ تنور کی
شکل ہے منہ اوسکا دنیا سے بڑا کنارے سے کنارے تک راہ ہے بال سے باریک اور
تلوار سے تیز ایمان والے اوسپر سے صحیح وسلامت گذر جائینگے اور گنہگار گر پڑین گے پھر بقدر
عمل کے کئی روز بعد نکالے جائین گے اور پروردگار کے فضل وکرم یا جناب رسول مقبول
کی شفاعت سے اونکے گناہ بخشے جائین گے اور کافر دوزخ مین پڑے رہین گے پھر منہ
دوزخ کا بند ہو جائیگا۔ وَإِذَا تُتْلَى عَلَيْهِمْ آيَاتُنَا بَيِّنَاتٍ قَالَ الَّذِينَ كَفَرُوا

لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا ۙ اَيُّ الْفَرِيْقَيْنِ خَيْرٌ مَّقَامًا وَّاَحْسَنُ نَدِيًّا ۝
اور جب سنائیے اونکو ہماری آیتین کھلی کہتے ہین جو لوگ منکر ہین ایمان والون کو دونون فریقون مین سے کسکا مکان بہتر ہے اور اچھی لگتی ہے مجلس۔ یعنے قریش کے سردارون نے سے وہ لوگ جو ایمان نہین لاتے ایمان والے غریبون اور مفلسون سے کہتے ہین کہ ان دو گروہون مین سے کون اچھا ہے مکان اور مرتبے کے رو سے۔ کیا تم نہین دیکھتے کہ ہمارے مکانات بہشت عمدہ عمدہ ہین اور ہمارے لیے جملہ سامان عیش و عشرت موجود ہے عرب کے بڑے بڑے ذی عزت سردار ہماری محفلون مین آتے ہین۔ اور ہم نہایت عزت و راحت اور عیش و عشرت سے بسر کرتے ہین ایک تم ہو کہ نہ کھانے کو پیسہ نہ بیٹھنے کو جگہ نہ کوئی عیش و آرام پھر تم اچھے کہ ہم حاصل یہ کہ مشرکین عرب ایمان لانے اور حکم خدا پر چلنے سے دنیا کی عزت اور راحت کو اچھا سمجھتے تھے اور اس چندروزہ راحت و آرام دنیاے فانی پر فخر کرتے تھے یہ نہ جانتے تھے کہ اللہ تعالے نے ایمان والون کے لیے نعماے بہشت اور ملک جاودانی مین بڑے بڑے درجے مقرر کیے ہین پس اللہ تعالے نے اونکے غرور و افتخار توڑنے کے لیے ارشاد فرمایا وَكَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنْ قَرْنٍ هُمْ اَحْسَنُ اَثَاثًا وَّرِءْيًا ۝ اور کتنی کھپا چکے ہم پہلے انسے سنگتین وہ انسے بہتر تھے اسباب مین اور نمود مین یعنے مشرکین عرب کیا نہین جانتے کہ ہمنے انسے پہلے بہت سے گروہ اور قبیلے کے لوگ جو انسے مال و دولت جاہ و ثروت شکل و صورت مین کہین اچھے تھے ہلاک کر ڈالے نہ اونکا مال اونہین بچا سکا نہ اونکے جمال نے عذاب کو روکا۔ قُلْ مَنْ كَانَ فِي الضَّلٰلَةِ فَلْيَمْدُدْ لَهُ الرَّحْمٰنُ مَدًّا ۚ۬ تو کہ جو کوئی رہا بھٹکتا سو چاہیے اوسکو کھینچ لیجاوے رحمٰن لنبا۔ یعنے کہدیجیے اسے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اون لوگون سے جو اپنے مال و جمال پر فخر و غرور کرتے ہین کہ جو کوئی راہ حق سے دور اور گمراہ ہے اللہ تعالے اوسے مہلت دیتا ہے اور پے در پے نعمت پونچاتا ہے کیونکہ دنیا مقام امتحان ہے آخرت مین سب برا بھلا کھل جائیگا اور یہان سب نیک و بد بھلائی اور برائی مین شامل ہین

حَتّٰۤى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ اِمَّا الْعَذَابَ وَاِمَّا السَّاعَةَ

یہانتک کہ جب دیکھین گے جو وعدہ پاتے ہین یا آفت یا قیامت - یعنے اللہ تعالے نے مہلت
دیتا ہے اون لوگون کو یہانتک کہ وہ دیکھین وہ چیز جس سے ڈرائے گئے تھے یا دنیا مین اونپر
عذاب آئے یا قیامت مین خراب و رسوا ہون - فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ هُوَ شَرٌّ مَّكَانًا
وَّاَضْعَفُ جُنْدًا سو قریب ہے کہ جان لینگے کہ کسکا برا درجہ ہے اور کسکی
فوج کمزور ہے - یعنے اون لوگون کو معلوم ہوجائیگا کہ کون بدتر ہے اون دونون گروہون
مین سے درجے مین اور کسکے دوست اور مددگار کم ہین کیونکہ ایمان والون کے لیے جنتون
مین بڑے بڑے درجے ہونگے اور کافرون کے لیے دوزخ کے طبقے - اور ایماندارون
کو اللہ تعالے اور ملائکہ اور انبیا علیہم السلام کی طرف سے مدد پہنچیگی اور مشرکون کا کوئی یار
اور مددگار نہوگا - وَيَزِيْدُ اللّٰهُ الَّذِيْنَ اهْتَدَوْا هُدًى اور بڑھاتا جاوے
اللہ سوجھے ہوؤن کو سوجھ - یعنے اللہ تعالے اون لوگون کو زیادہ ہدایت کرتا ہے جو اوسکے
کلام پاک پر ایمان لاتے ہین اور اوسکے احکام کو سچے دل سے ادا کرتے ہین - وَالْبٰقِيٰتُ
الصّٰلِحٰتُ خَيْرٌ عِنْدَ رَبِّكَ ثَوَابًا وَّخَيْرٌ مَّرَدًّا اور رہنے والی نیکیان
بہتر رکھتی ہین تیرے رب کے یہان بدلا اور بہتر پھر جانے کو جگہ - یعنے نیک کام ایماندارون
کے لیے بہت اچھے ہین تیرے پروردگار کے نزدیک ازروے ثواب کے اور بہتر ہین
ازروے بازگشت کے - اور دنیا کی رونق خداے تعالے کے یہان کچھ کام نہ آویگی ہان
نیکیان سب باقی رہینگی اور اونکے عوض مین اللہ تعالے بڑے بڑے درجے عنایت کریگا
اور جاے بازگشت یعنے آخرت نیک کام کرنے والون کے لیے بہتر ہے - لکھا ہے کہ حضرت
ابن حارث رضی اللہ عنہ کا کچھ قرض عاص بن وائل کے ذمے تھا جب آپنے اوس سے
تقاضا کیا تو اوسنے جواب دیا کہ جبتک آپ دین اسلام ترک کرکے میرا دین نہ اختیار کرینگے
ہرگز ہرگز آپکا قرض نہ دونگا آپنے جواب دیا کہ خدا کی قسم مین دین محمدی کو ہرگز نہ ترک کرونگا

نہ زندگی مین نہ مرتے وقت نہ اوسدن جب اوٹھایا جاؤنگا۔ عاص نے جواب دیا کہ اچھا جسدن تم اوٹھائے جاؤگے اوسدن آنا اور اپنا قرض اوسیدن مجھسے لینا کیونکہ اگر یہ بات سچ ہی تو مین وہان بھی تجسے بہتر ہونگا اسلیے کہ میرا مال اور میری اولاد بہت ہے۔ پس حق تعالے نے یہ آیت شریف نازل فرمائی۔ اَفَرَاَیْتَ الَّذِیْ کَفَرَ بِاٰیٰتِنَا وَ قَالَ لَاُوْتَیَنَّ مَالًا وَّ وَلَدًا۝ بھلا تونے دیکھا وہ جو منکر ہوا ہماری آیتون سے اور کہا مجکو ملنا ہے مال اور اولاد۔ یعنے کیا دیکھا آپنے اوس شخص کو جو ہماری آیتون سے منکر ہوا اور کہا اوسنے کہ قیامت مین مجھے مال ملیگا اور اولاد ملیگی۔ اَطَّلَعَ الْغَیْبَ اَمِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا۝ کیا مطلع ہوگیا ہے غیب پر یا لے رکھا ہے رحمن کے یہان قرار۔ یعنے کیا اوسے غیب کا حال معلوم ہوگیا اور لوح محفوظ کو دیکھہ آیا یا خدائے تعالے کے یہان سے کوئی عہد لے چکا ہے۔ کَلَّا یہ نہین جو وہ کہتا ہے سَنَكْتُبُ مَا یَقُوْلُ وَنَمُدُّ لَهٗ مِنَ الْعَذَابِ مَدًّا۝ ہم لکھہ رکھین گے جو کہتا ہے اور بڑہاتے جاوینگے اوسکو عذاب مین لنبا۔ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ جو کچھہ وہ کہتا ہے ہم اوسے لکھہ رکھین گے اور اوسکے لیے عذاب بڑھاتے جائینگے۔ وَّنَرِثُهٗ مَا یَقُوْلُ وَیَاْتِیْنَا فَرْدًا۝ اور ہم لے لین گے اوسکے مرے پر جو بتاتا ہے اور آویگا ہمارے پاس اکیلا۔ یعنے جو کچھہ وہ مال و اولاد بتاتا ہے ہم اوس سے سب پھیر لین گے اور قیامت کے روز ہمارے پاس بالکل تنہا آئیگا۔ وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لِّیَكُوْنُوْا لَهُمْ عِزًّا۝ اور پکڑا ہے لوگون نے اللہ کے سوا اورون کا پوجنا کہ ہوا اونکے لیے عزت کا باعث۔ یعنے قریش کے مشرکون نے اللہ تعالے کے سوا بتون اور فرشتون کی پرستش شروع کی ہے تاکہ اونکی شفاعت کے باعث خدائے تعالے کے سامنے عزت پائین۔ کَلَّا اور یہ ہرگز نہین ہوسکتا کہ وہ عزت پائین بلکہ سَیَكْفُرُوْنَ بِعِبَادَتِهِمْ وَیَكُوْنُوْنَ عَلَیْهِمْ ضِدًّا۝ وہ منکر ہونگے اونکی بندگی سے اور ہوجاوینگے

اونکے مخالف یعنے ترتیب ہے کہ مشرک اپنے معبودان باطلہ سے منکر ہوجائین اور ہول قیامت
کے باعث اونکی پرستش سے پہر کے اونکے دشمن ہوجائین - اَلَمْ تَرَ اَنَّآ اَرْسَلْنَا
الشَّيٰطِيْنَ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ تَؤُزُّهُمْ اَزًّا ۝ۙ تونے نہین دیکہا کہ ہمنے چہوڑرکہے
ہین شیطان منکرون پراوچہالتے ہین اونکو ابہارکر - یعنے کیا تمنے نہین دیکہا کہ ہمنے شیطانون
کو کافرون پر مسلط کردیاہے اور وہ اونہین گناہون پرآمادہ کرتے ہین اور وسوسے ڈالکے
بہکاتے ہین - فَلَا تَعْجَلْ عَلَيْهِمْ ۭ اِنَّمَا نَعُدُّ لَهُمْ عَدًّا ۝ۚ سو تو جلدی نکراونپر ہم تو
پوری کرتے ہین اونکی گنتی یعنے تم جلدی نکرواونپر عذاب آنے کے بارے مین کیونکہ ہم تواونکی
اجلون کے دن پورے کرتے ہین - يَوْمَ نَحْشُرُ الْمُتَّقِيْنَ اِلَى الرَّحْمٰنِ وَفْدًا ۝
جسدن ہم اکٹہاکرلائینگے پرہیزگارون کو رحمٰن کے پاس مہمان بلائے یعنے جب پرہیزگار متقی لوگ
خداوند رحمٰن کی بہشت کی طرف اکٹہا کیے جائینگے اور اچہے اچہے اونٹون پرسوار کرکے جنت مین
اسطرحسے داخل کیے جائینگے جیسے ذی عزت لوگ بادشاہون کے دربار مین داخل ہوتے
ہین وَّنَسُوْقُ الْمُجْرِمِيْنَ اِلٰى جَهَنَّمَ وِرْدًا ۝ۘ اور ہانک لیجائینگے گنہگارون کو
دوزخ کی طرف پیاسے - پیادہ جیسے بہائم کو ہنکاتے ہین لَا يَمْلِكُوْنَ الشَّفَاعَةَ
اِلَّا مَنِ اتَّخَذَ عِنْدَ الرَّحْمٰنِ عَهْدًا ۝ۘ نہین اختیار رکہتے لوگ سفارش کا
مگر جسنے لے لیاہے رحمٰن سے قرار - یعنے کسی کو سفارش کی مجال نہوگی مگر جسے اللہ تعالےٰ
اجازت دے - وَقَالُوا اتَّخَذَ الرَّحْمٰنُ وَلَدًا ۝ اور لوگ کہتے ہین رحمٰن
رکہتاہے اولاد - یعنے کفار نادانی سے کہتے ہین کہ اللہ تعالےٰ جل شانہ اولاد رکہتاہے
پس اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اونسے کہدین کہ لَقَدْ جِئْتُمْ شَيْـــًٔا اِدًّا ۝ۙ
تم آگئے ہو بہاری چیز مین یعنے تمنے بہت سخت بے ادبی کی بات کہی اور بڑا گناہ کیا -
تَكَادُ السَّمٰوٰتُ يَتَفَطَّرْنَ مِنْهُ وَتَنْشَقُّ الْاَرْضُ وَتَخِرُّ الْجِبَالُ
هَدًّا ۝ۙ ابہی آسمان پہٹ پڑین اس بات سے اور ٹکڑے ہوزمین اور گرپڑین پہاڑ

سمجھ کر یعنے قریب ہے کہ آسمان پھٹ جائیں اور زمین شق ہو جاوے اور پہاڑ ٹوٹ پھوٹ
کر پست ہو کر برابر ہو جائیں اَنْ دَعَوْا لِلرَّحْمٰنِ وَلَدًا ۚ اس بات سے کہ پکارتے
ہیں رحمٰن کے نام پر اولاد۔ یعنے خدا کی طرف اولاد ہونے کی نسبت کرتے ہیں۔ وَمَا یَنْۢبَغِیْ
لِلرَّحْمٰنِ اَنْ یَّتَّخِذَ وَلَدًا ۭ اور نہیں بن آتا رحمٰن کو کہ رکھے اولاد یعنے اللہ تعالے
کو زیبا نہیں کہ وہ اولاد رکھے کیونکہ اوسے اولاد کی کچھ احتیاج نہیں۔ اِنْ کُلُّ مَنْ فِی
السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اِلَّآ اٰتِی الرَّحْمٰنِ عَبْدًا ۭ کوئی نہیں آسمان اور زمین
میں جو نہ آوے رحمٰن کا بندہ ہو کر اوسکے پاس یعنے زمین و آسمان میں کوئی ایسا نہیں ہے
جو قیامت کے دن اللہ تعالے کے پاس بندہ ہو کر نہ آوے۔ بلکہ سب اوسکے بندے
ہیں اور وہ سب کا خالق اور مالک ہے۔ لَقَدْ اَحْصٰىهُمْ وَعَدَّهُمْ عَدًّا ۭ
اور انکا شمار ہے اور گن رکھی ہے اونکی گنتی۔ یعنے اللہ تعالے کے علم نے اون سب کا احاطہ
کر رکھا ہے اور کوئی اوسکے علم سے باہر نہیں ہے وہ سبکو جانتا ہے اور گن رکھا ہے اوسنے
اون سب کو اور اونکے سب کاموں کو۔ وَكُلُّهُمْ اٰتِيْهِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ فَرْدًا ۝
اور ہر کوئی اونمیں آویگا اوس پاس قیامت کے دن اکیلا یعنے وہ سب آنے والے
ہیں اللہ تعالے کی طرف قیامت کے دن اکیلے کہ اوسوقت نہ کوئی اونکا ساتھی ہوگا
نہ یار نہ مددگار۔ اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ سَيَجْعَلُ لَهُمُ
الرَّحْمٰنُ وُدًّا ۝ البتہ جو یقین لائے ہیں اور کی ہیں اونھوں نے نیکیاں اونکو
دیگا رحمٰن محبت۔ یعنے جو لوگ اللہ تعالے کی وحدانیت پر ایمان لائے اور اوسکے
حکموں پر چلے اور نیک کام کیے پس نزدیک ہے کہ ظاہر کرے اللہ تعالے اونکے لیے
اپنی محبت یا اونکے دلوں میں اپنی محبت ڈالدے۔ یا خلق کے دلوں میں اونکی محبت پیدا
کرے بغیر سبب اور ذریعے کے۔ حدیث شریف میں وارد ہے کہ جب پروردگار عالم
اپنے کسی بندے کو دوست رکھتا ہے تو حضرت جبرئیل علیہ السلام سے ارشاد فرماتا ہے

که یه بنده میرا مطیع و فرمان بردار ہے اور مین اوسے دوست رکھتا ہون تم بھی اوسے دوست
رکھو۔ پس حسب فرمان حق سبحانه تعالےٰ جبرئیل علیه السلام بھی اوسے دوست رکھتے ہین
اور تمام اہل آسمان مین ندا کرتے ہین که حق تعالےٰ جل جلاله اپنے فلان بندے کو
دوست رکھتا ہے تم سب بھی اوسے دوست رکھو۔ پھر آسمان کے سب باشندے ندا سے
جبرئیل علیه السلام سُن کے حق تعالےٰ کے اوس مقبول بندے سے محبت کرنے لگتے
ہین اور اوسے نہایت دوست رکھتے ہین۔ پھر اوسکی محبت اہل زمین کے دلون مین
ڈالی جاتی ہے اور وہ بھی اوسے دوست کر لیتے ہین۔ پس مقام غور ہے که الله تعالےٰ
کی محبت اور فرمان برداری سے اس انسان ضعیف البنیان کو کیسے اعلےٰ درجے اور
بلند رتبے حاصل ہوتے ہین اور اہل زمین و آسمان اوسے دوست سمجھتے ہین۔ آیت
حق تعالےٰ اپنے حبیب اکرم حضرت محمد مصطفےٰ صلے الله علیه وآله وسلم سے ارشاد فرماتا ہے

فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ لِتُبَشِّرَ بِهِ الْمُتَّقِيْنَ وَتُنْذِرَ بِهٖ قَوْمًا لُّدًّا ○

سو ہمنے آسان کیا یه قرآن تیری زبان مین اسی واسطے که خوشی سنا دے
تو ڈرنے والون کو اور ڈرا دے جھگڑالو لوگون کو یعنے یه قرآن پاک جسے آپ پر آسان
کر دیا ہے زبان عربی مین اوتارا یا اوسکی تلاوت آپکی زبان پر سہل کر دی سو یه اس
واسطے که آپ خوشخبری دین متقی پرہیزگار لوگون کو جو شرک سے کنارہ کش ہوئے اور
راہ راست پر چلے اور ہمارے حکمون کو سچے دل سے بجا لائے اور ہمسے ڈرتے
رہے۔ اور اسواسطے که ڈراوین آپ اوسکے سبب سے سخت جھگڑنے والے اور
عداوت رکھنے والے کافرون کے گروہ کو جو ایمان نہین لاتے اور اہل اسلام سے جھگڑتے
لڑتے ہین اور اونسے عداوت اور دشمنی رکھتے ہین جیسے اپنے مذاہب باطله کے
مقابلے مین دین حق کو برا سمجھتے ہین۔ اور راہ راست پر نہین چلتے۔ تاکه وہ ڈرین
اور ایمان لاوین اور دنیا کی ذلت و آخرت کے عذاب سے نجات پاوین۔ و

وَكَمْ أَهْلَكْنَا قَبْلَهُم مِّن قَرْنٍ هَلْ تُحِسُّ مِنْهُم مِّنْ أَحَدٍ
أَوْ تَسْمَعُ لَهُمْ رِكْزًا ۝ اور کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین آہٹ پاتا ہے
تو اونمین کسی کی یا سنتا ہے اونکی بھنک یعنے کتنے ہی ہلاک کرڈالے اور تباہ کر دیے
ہیں تمہاری قوم مین سے پہلے زمانے کے لوگ ہر قرن مین ہر ایک قوم مین سے
کافر اور مشرک اور نافرمان تھے۔ اور ایسے نیست و نابود کرڈالے کہ اونمین
سے کوئی دکھائی دیتا ہے نہ کسی کی آواز سنائی دیتی ہے۔ عذاب اور قہر الٰہی نے
اونکو ایسا فنا کردیا ہے کہ گویا پیدا ہی ہوئے تھے۔ پس لازم ہے کہ اللہ تعالے جل شانہ
کے قہر و غضب سے ڈرین اور شرک سے توبہ کرین اللہ پاک بے نیاز کے لیے اولاد
نہ قرار دیں بلکہ سب کو اوسکا بندہ سمجھین ورنہ وہ قادر ذوالجلال [illegible]
پادشاہون اور سرکشون کو خاک سیاہ کرڈالا اور نام نشان [illegible]
قدرت والا ہے اور سب کچھ اوسکے قبضۂ اقتدار مین ہے ایک دم [illegible]
منکرون کو ایسا ہلاک کریگا کہ نام و نشان بھی باقی نرہیگا۔ اور اوسوقت اونکا [illegible]
اونمین بڑا غرور ہے اور اوسکے باعث اہل اسلام پر فخر کرتے ہین کچھ کام نہ آویگا اور
اونکی اولاد جیسے مددگار و معاون قوت بازو [illegible] کچھ مدد نہ دے سکیگی
معبودان باطلہ جنکو وہ درگاہ باری تعالے مین اپنا شفیع سمجھتے ہین اونکو عذاب الٰہی سے
ہرگز نہ بچا سکین گے۔ اور یہ بھی خداوند تعالے کا احسان عظیم ہے کہ [illegible]
اپنے بندون کو راہ راست پر چلنے کا حکم فرماتا ہے اور انبیا
کی ہدایت کے واسطے بھیجتا ہے ورنہ وہ پاک بے نیاز سب سے مستغنی ہے فقط

تمت

للہ الحمد کہ تفسیر سورۂ مریم ختم ہوئی۔ اب تفسیر سورۂ یٰسٓ [illegible] جاتی ہے اللہ تعالے اسکے
پڑھنے اور دیکھنے کی اہل اسلام کو توفیق دے اور ہر خاص و عام کو اس سے منتفع کرے

پارہ ۲۲

تفسیر سورۂ یٰس

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَۃُ یٰسٓ مَکِّیَّۃٌ وَھِیَ ثَلٰثٌ وَّثَمَانُوْنَ اٰیَۃً

سورۂ یٰسٓ مکیہ ہے اسمین تراسی آیتین اور سات سو ستر کلمے اور تین ہزار بتیس حرف ہین [illegible] شریف کے احادیث مین بہت مسطور ہین منجملہ اونکے چند فوائد بیان [illegible]ے جاتے ہین [illegible] رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ [illegible] بیشک ہر چیز کے لیے دل ہے اور دل قرآن شریف کا سورۂ یٰسٓ ہے۔ مراد دل سے [illegible]ہ ہے۔ پس جو شخص کہ یٰسٓ پڑھے اللہ تعالےٰ اوسکے لیے دس بار قرآن پڑھنے کا ثواب لکھتا ہے یہ حدیث ترمذی اور دارمی نے روایت کی ہے۔ اور عطا ابن رباح رضی اللہ عنہ سے روایت ہے [illegible] مجھے خبر پہنچی مجکو کہ فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰسٓ [illegible] دن مین روا کی جاتی ہین حاجتین اوسکی۔ یہ حدیث دارمی نے مرسلاً روایت کی ہے [illegible] معقل بن یسار مزنی سے روایت ہے کہ تحقیق فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑھی یٰسٓ اللہ تعالےٰ کی رضا کے لیے بخشے جاتے ہین اوسکے سب گناہ اگلے اور پڑھو اسکو اپنے مردون پر یعنے جو قریب موت کے ہون یا مردون کی قبرون کے نزدیک کہ وہ بخشش [illegible] زیادہ محتاج ہین۔ اور فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سُنی سورۂ یٰسٓ ثواب ملتا ہے اوسے برابر اوس شخص کے جسنے بیس دینار راہ خدا مین تصدق کیے اور جسنے

پڑھا اوسے اوسکے لیے ثواب ہے بیس حج کرنے کے برابر اور جسنے لکھی سورۂ یٰسین اور پاک
وصاف پانی سے دھوکے پی لی داخل کیے جاتے ہین اوسکے دل مین ہزار یقین اور ہزار نور
اور ہزار برکتین اور ہزار رحمتین اور ہزار رزق اور دور کیے جاتے ہین اوس سے تمام بغض
اور کینے اور بیماریان - اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے البتہ دوست رکھتا ہون مین
کہ یٰس میری امت کے ہر انسان کے دل مین ہو - اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
کہ جو شخص سورۂ یٰس ہر رات پڑھے پھر وہ مرجائے تو گویا وہ شہید مرا - اور ابن عباس رضی اللہ
عنہ سے روایت ہے فرمایا اونھون نے کہ جسنے پڑھی سورۂ یٰس وقت صبح کے دیجاتی ہے
اوسے آسانی اور فراخی اوس رات کی صبح تک اور فرمایا نہین ہے کوئی میت کہ پڑھی جاوے
اوسکے پاس یٰس مگر یہ کہ آسانی کرتا ہے اللہ تعالے اوسپر یعنے اگر قریب المرگ ہے تو نزع روح
مین آسانی ہوتی ہے اور اگر مرگیا ہے تو حساب قبر مین اوسپر آسانی ہوتی ہے - اور ابو قلابہ رضی اللہ
عنہ سے کہ کبار تابعین سے ہین روایت ہے فرمایا اونھون نے کہ جو کوئی پڑھے سورۂ یٰس بخشدی
جاوے اوسکے لیے - اور جو کوئی پڑھے اوسے ایسے حال مین کہ بھوکا ہو سیر ہوجاوے
جو کوئی پڑھے اوسے ایسے وقت مین کہ راہ بھولا ہو راہ پالے - اور جو کوئی پڑھے اوسے
اوسوقت کہ کوئی چیز اوسکی گم ہوگئی ہو تو ملے اوسے وہ چیز - اور جو کوئی پڑھے اوسے کھانے
کے وقت ایسے حال مین کہ کھانے کی قلت کا خوف ہو تو پورا ہو وہ کھانا اوسکے لیے اور
کفایت کرے - اور جو کوئی پڑھے اوسکو میت کے پاس آسانی کیجاوے اوس میت کے
لیے - اور جو کوئی پڑھے اوسے اوس عورت کے پاس کہ دشوار ہونیکا ہو جننا اوسپر تو آسانی
ہو اوسکے لیے - اور جسنے پڑھا اوسے گویا کہ قرآن شریف گیارہ بار پڑھا اور ہر چیز کے لیے دل
ہے اور دل قرآن کریم کا یٰس ہے - روایت کیا اسے بیہقی نے شعب الایمان مین - اور روایت
کی حاکم اور بیہقی نے ابی جعفر محمد بن علی یعنے امام زین العابدین سے کہ فرمایا اونھون نے
کہ جو شخص سنگدل اور قسی القلب ہو اور چاہے کہ یہ بات اوس سے جاتی رہے

پس لازم ہے اوسے کہ لکھے - یٰسٓ ۚ وَالْقُرْاٰنِ الْحَکِیْمِ ایک
پیالے مین زعفران سے پھر اوسے دہو کے پی لے - اور روایت ہی کہ حضرت سعید بن جبیر نے
ایک شخص مجنون پر یٰسٓ پڑہی پس وہ اچھا ہوگیا - اور روایت کی ابوالشیخ نے کتاب عصمت مین
محمد بن سہل سقری سے اونہون نے محمد بن عبید اللہ بن محمد بن عمرو دباغ سے اونہون نے اپنے
باپ سے کہ کہا اونہون نے مین ایک راستے سے جاتا تھا اور راہ مین بھتنے بہت تھے ناگہان
دیکھا مین نے ایک عورت کو کہ سرخ کپڑے پہنے ہوئے ایک تخت پر بیٹھی ہے اور قندیلین روشن
ہین اور وہ بلاتی ہی مجھے پس یہ دیکھتے ہی مین نے یٰسٓ شریف شروع کی اور اوسکی قندیلین بجھ گئین
اور وہ کہنے لگی اے بندۂ خدا کیا کیا تو نے میرے ساتھ پس مین محفوظ رہا اوس سے - اور کہا
سقری نے جب تمکو خوف ہو بادشاہ کا یا دشمن کا تو پڑھو یٰسٓ شریف اسکی برکت سے سب خوف
جاتا رہیگا - اور جابر بن سمرہ سے روایت ہی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو یٰسٓ شریف پڑھا
کرتے تھے - اور فرمایا رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی زیارت کرے اپنے ماں باپ کی
قبر کی یا ایک کی اون دونون مین سے ہر ہفتے مین تو چاہیے کہ پڑھے اونکے پاس یٰسٓ پس بخشتا
ہی اللہ تعالے واسطے اونکے گناہ اونکے بقدر شمار ہر حرف یٰسٓ شریف کے - اور ایک روایت
مین ہی کہ جس مسلمان مرد یا عورت کے سرہانے نزع کے وقت سورۂ یٰسٓ پڑھی جاتی ہی اوسکے
پاس کثرت سے فرشتے ہین اور اوسکے لیے دعا و استغفار کرتے ہین - اور جو شخص خود پڑھا ہو
اور تلاوت سورۂ شریف کی اوسنے مداومت کی ہو وقت مرنے کے اوسکی روح نہ نکالی جائیگی
جب تلک کہ داروغۂ بہشت اوسکو شرابِ بہشت لاکر نہ پلاوے اور وقت نزع اور قبر اور حشر اور
وقت حساب یہ شخص خرم اور شادکام رہیگا - اور سورت مذکورہ کا نام متممہ بھی ہی کہ تمام کرتی ہے
اپنے پڑھنے والے پر نیکیون اور بھلائیون کو - اور اسکا نام دافعہ بھی ہی کیونکہ دور کرتی ہے
اپنے پڑھنے والے سے سب برائیون کو اور قاضیہ بھی نام ہے اسواسطے کہ روا کرتی ہے
اپنے پڑھنے والے کی سب حاجتون کو - خلاصہ یہ کہ فضائل اسکے بیشمار ہین بقدر گنجائش مختصر ایان

کیے گئے۔ یٰسٓ ۝ یہ مقطعات قرآنی مین سے ہے۔ سوائے پروردگار عالم اور اوسکے رسول اکرم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اسکے معنون سے کوئی آگاہ نہین۔ ہان بعضے مفسرون نے بیان کیا ہے کہ یہ نام پروردگار کا ہے یا قرآن شریف کا۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ سورت کا نام ہو جیسا کہ اس حدیث سے ظاہر ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ پڑہی حق تعالے نے طٰہٰ اور یٰسٓ آسمان وزمین کے پیدا کرنے سے ہزار برس پہلے اور تفسیر ماوردی مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قرآن پاک مین سات نام ہین منجملہ اونکے ایک نام یہی ہے اسی واسطے اہل بیت کو آل یٰسٓ کہتے ہین۔ اور ممکن ہے کہ مراد اس سے کلمۂ سید ہو یعنے اسے سردار نبیون کے کیا پروا اور کیا اندیشہ ہے اس بات کا کہ کفار مکہ کہتے ہین کہ تم پیغامبر اللہ تعالے کے نہین ہو تو یہ بات ہرگز نہین بلکہ وَالْقُرْاٰنِ الْحَكِيْمِ ۝ اِنَّكَ لَمِنَ الْمُرْسَلِيْنَ ۝ عَلٰى صِرَاطٍ مُّسْتَقِيْمٍ ۝ قسم ہے اس پکے قرآن کی تو بیشک ہے بھیجے ہوؤن مین سے اوپر سیدہی راہ کے۔ یعنے قسم ہے قرآن حکمت والے کی کہ آپ بیشک اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے نبیون مین سے ہین جو خلق کی ہدایت اور تعلیم توحید اور راہ راست بتانے کے لیے بھیجے گئے تھے تَنْزِيْلَ الْعَزِيْزِ الرَّحِيْمِ ۝ اوتارا زبردست رحم والے کا یعنے یہ قرآن پاک اوتارا ہوا اللہ تعالے غالب مہربان کا ہے لِتُنْذِرَ قَوْمًا مَّآ اُنْذِرَ اٰبَآؤُهُمْ فَهُمْ غٰفِلُوْنَ ۝ کہ تو ڈراوے ایک لوگون کو کہ ڈر نہین سنا اونکے باپ دادون نے سو وہ خبر نہین رکھتے یعنے تاکہ ڈراوین آپ اللہ تعالے کے عذاب سے اوس قوم کے لوگون کو کہ نہین ڈرائے گئے باپ دادا اونکے نزدیک والے بسبب دور ہوجانے زمانے کے یا ڈراوین آپ اونکو اوس شر سے کہ ڈرائے گئے تھے اوس سے باپ دادا اونکے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کے زمانے مین اور وہ ابتک بے خبر ہین۔ لَقَدْ حَقَّ الْقَوْلُ عَلٰٓى اَكْثَرِهِمْ فَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۝ ثابت ہوچکی ہے بات اون بہتون پر سو وہ نہ مانینگے یعنے ثابت ہوچکا وعدہ عذاب کا بہت سے کافرون پر مگر وہ ایمان نہین لاتے اس سے مراد

وہ لوگ ہین جو حق تعالےٰ کے علم مین کفر پر مرین گے یا شرک ہار سے جاوینگے جیسے ابوجہل ابو
ابی لہب وغیرہ کا فر تھے اِنَّا جَعَلْنَا فِیْٓ اَعْنَاقِهِمْ اَغْلٰلًا فَهِیَ اِلَی الْاَذْقَانِ
فَهُمْ مُّقْمَحُوْنَ ○ ہمنے ڈالے ہین اونکی گردنون مین طوق سو وہ ہین ٹھوڑیون تک
پہر اونکے سر اُلل رہے ہین یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکے گلون مین طوق ڈالدیے ہین ایسے کو وہ
سر نہین ہلا سکتے بلکہ گردن اوٹھائے ہوئے ہین کیونکہ وہ طوق اونکی ٹھوڑیون تک پونہچے ہین لکہا
ہو کہ ابوجہل نے قسم کہائی تہی کہ اگر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تنہا پاؤنگا تو پتہرون سے آپکے
سر مبارک کو صدمہ پونہچاؤنگا - اتفاقاً ایک دن اوسنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نماز پڑہتے
ہوئے تنہا پایا پس ایک پتہر ہاتہ مین لے کے آپکے پاس آیا اور چاہا کہ آپکے سر مبارک کیطرف
پہینکے فوراً حکم خدا سے اوسکا ہاتہ اوسکی گردن مین طوق ہوگیا اور پتہر ہاتہ مین چمٹ گیا - یہان تک
کہ بہت زور اور بڑی مشکل سے اوسکا ہاتہ گردن سے چہوٹا - ایسے ہی ایک شخص نے قوم بنی
مخزوم مین سے چاہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پتہر سے صدمہ پونہچاوے مگر جب اِس قصد
سے آپکے قریب آیا فوراً اندہا ہوگیا اور حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل فرمائی وَجَعَلْنَا مِنْۢ
بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ سَدًّا وَّمِنْ خَلْفِهِمْ سَدًّا فَاَغْشَیْنٰهُمْ فَهُمْ لَا یُبْصِرُوْنَ ○
اور بنائی ہمنے اونکے آگے دیوار اور اونکے پیچھے دیوار پہر اوپر سے ڈہانک دیا سو اونکو نہین
سوجہتا یعنے اللہ تعالےٰ نے اونکے کفر و شرک کے باعث سے اونکے آگے اور پیچھے پردے
ڈال دیے اور سر سے پیر تک اونکو حجاب غفلات سے ڈہانک دیا یہان تک کہ اونکی آنکھین دلائل
قدرت اور راہ راست کے دیکھنے سے اندہی ہوگئین وَسَوَآءٌ عَلَیْهِمْ ءَاَنْذَرْتَهُمْ
اَمْ لَمْ تُنْذِرْهُمْ لَا یُؤْمِنُوْنَ ○ اور برابر ہے تونے اونکو ڈرایا یا نہ ڈرایا یقین نہین
کرتے - یعنے آپکا ڈرانا اور نہ ڈرانا دونون اونکے نزدیک برابر ہین وہ ایمان نہ لائینگے
کیونکہ علم ازلی مین اونکی موت کفر پر ہے اِنَّمَا تُنْذِرُ مَنِ اتَّبَعَ الذِّکْرَ وَخَشِیَ
الرَّحْمٰنَ بِالْغَیْبِ تو تو ڈر سناوے اوسکو جو چلے سمجہائی پر اور ڈرے رحمٰن سے بن دیکھے

یعنے آپ تو ڈراتے ہین اون لوگون کو جو قرآن کریم کی پیروی کرتے اور نصیحت مانتے ہین
اور اپنے پروردگار سے بن دیکھے ڈرتے ہین یا ڈرتے ہین اللہ تعالے سے ساتھ اوس شے
کے جو غائب ہے یعنے معاملات قیامت فَبَشِّرْهُ بِمَغْفِرَةٍ وَّاَجْرٍ كَرِيْمٍ۝ سو او سکو
دے خوشخبری معافی کی اور عزت کے نیگ کی۔ یعنے آپ ایسے ڈرنے والے کو گذشتہ
گناہون کی بخشش اور آیندہ ثواب کی خوشخبری دیجیے شان نزول مین لکہا ہے کہ بنوسلمہ کے
مکانات مسجد سے دور تھے اونہون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کیا کہ اگر آپ
حکم دین تو ہم اپنے گہر مسجد کے قریب بنالین پس اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
پر یہ آیت شریف نازل فرمائی اِنَّا نَحْنُ نُحْيِ الْمَوْتٰى وَنَكْتُبُ مَا قَدَّمُوْا وَ
اٰثَارَهُمْ وَكُلَّ شَيْءٍ اَحْصَيْنٰهُ فِيْٓ اِمَامٍ مُّبِيْنٍ۝ ہم ہین جو جلاتے ہین مردے
اور لکہتے ہین جو آگے بہیج چکے اور انکے پیچھے نشان رہے اور ہر چیز گن لی ہے ہمنے ایک
کہلی اصل مین یعنے ہم جلاتے ہین مردون کو اپنی قدرت سے یا دلون مردہ کو ہدایت سے
اور لکہتے ہین اونکے اچھے برے کامون کو جو وہ آگے کر چکے اور لکہتے ہین ہم نشانیان اونکے
قدمون کی جب وہ مسجد کیطرف جاتے ہین اور ہر قدم پر ہم اونہین ثواب دیتے ہین اور ہر شے
کا احاطہ کرلیا ہے ہمنے لوح محفوظ مین۔ لکہا ہے کہ بعد نازل ہونے اس آیت شریف کے جناب
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی سلمہ سے فرمایا کہ تم اپنے گہرون مین رہو مسجد کے پاس
مکان بنانے کی کچھ ضرورت نہین کیونکہ دور سے مسجد مین جانے کا ثواب زیادہ ہے اور تمہارے
قدمون کے نشان گہر سے مسجد تک جانے مین جسقدر زمین پر پڑتے ہین سب لکہے جاتے ہین
اور ہر قدم پر اللہ تعالے اپنے فضل سے ثواب عنایت کرتا ہے۔ اور بعضون نے لکہا ہے کہ آثار
عام ہے حسنہ ہو یا سیئہ۔ حسنہ جیسے علم پڑہانا یا نیک کام کے لیے جانا یا صدقۂ جاریہ جیسے مسجد
یا پل یا کنوان یا سرائے بنوانا۔ اور سیئہ جیسے رواج باطل یا ظلم وغیرہ کرنا۔ اللہ تعالے جل شانہ
ارشاد فرماتا ہے کہ ہم سب ذرہ ذرہ لکہتے ہین اور ہر ایک کو اوسکے عمل کے موافق جزا دینگے

پیج ہے سے گندم از گندم بروید جو ز جو * از مکافات عمل غافل مشو * وَاضْرِبْ لَهُمْ
مَّثَلًا اَصْحٰبَ الْقَرْيَةِ اِذْ جَآءَهَا الْمُرْسَلُوْنَ ۟ اور بیان کر انکے واسطے
ایک کہاوت اوس گانوُن کے لوگون کی جب آئے اوسمین بھیجے ہوئے۔ یعنے آپ کے
والون سے انطاکیہ گانوُن کے رہنے والون کی مثال بیان کیجیے جب کہ آئے اونکے
پاس اللہ تعالےٰ کے بھیجے ہوئے۔ منقول ہے کہ حضرت عیسےٰ علیہ السلام یا اونکے خلیفہ شمعون نے
دو حواریون کو جنکا نام صادق اور مصدوق تھا انطاکیہ کو بھیجا تاکہ وہانکے لوگونکو جاکر ہدایت کرین
اور اونہین راہ راست پر بلادین جب وہ دونون حواری انطاکیہ کے قریب پونہچے تو ایک بوڑھے
نے جو بکریان چرا رہا تھا اون دونون سے پوچھا کہ تم کون ہو۔ اون دونون نے اوسے
سلام کیا اور کہا ہم حضرت عیسیٰ علیہ السلام کے بھیجے ہوئے ہین لوگون کی ہدایت کے واسطے آئے
ہین بوڑھے نے کہا تمھارے اس دعوے کے سچ ہونے کی کیا دلیل ہے اونہون نے کہا
ہم حکم خدا سے ہر بیماری کو اچھا کرتے ہین اور کوڑھی اور اندھے اور گونگے کو شفا دیتے ہین
اور اللہ تعالےٰ ہماری دعا سے ہر مرض کو دور کرتا ہے۔ اوس بوڑھے نے بیان کیا کہ میرا لڑکا
ایک مدت سے سخت بیمار ہے یہان کے سب حکیم اوسکا علاج کرتے کرتے عاجز ہوگئے اور
کسی طور سے آرام نہین ہوتا اگر وہ لڑکا تمھاری دعا سے اچھا ہو جائے تو مین تمھارے خدا
پر ایمان لاؤن یہ دونون اوسکے ساتھ گئے اور لڑکے کے سرہانے کھڑے ہوکے دعا کی
پروردگار عالم نے قبول فرمائی اور اوس مریض مایوس نے فوراً صحت پائی وہ بوڑھا ایمان
لایا۔ لکھا ہے کہ اوسکا نام حبیب نجار تھا۔ جب یہ خبر انطاکیہ مین مشہور ہوئی کثرت سے لوگ ان
حواریون کے پاس آتے تھے اور انکی دعا سے اچھے ہو ہوکے چلے جاتے تھے اس بات سے
ان حواریون کی نہایت شہرت ہوئی یہانتک کہ وہان کے بادشاہ کو جو بت پرست تھا خبر
ہوئی کہ دو شخص تازہ وارد جو تھوڑے عرصے سے یہان آئے ہوئے ہین لوگونکو وحدانیت
حق تعالےٰ کی طرف بلاتے ہین اور بت پرستی رد کرتے اور بت پرستون کو عذاب سے ڈراتے ہین

پس اوسنے اون دونون کو بلاکے قید کیا شمعون یہ حال سنکے انطاکیہ مین آئے اور بادشاہ
کے مصاحبون سے رسم وراہ پیدا کرکے اپنی عقل وتدبیر سے بادشاہ کے مقربون مین داخل
ہوگئے اسی قصے کو اللہ تعالے جل شانہ بیان فرماتا ہے کہ اِذْ اَرْسَلْنَآ اِلَيْهِمُ اثْنَيْنِ
فَكَذَّبُوْهُمَا فَعَزَّزْنَا بِثَالِثٍ فَقَالُوْٓا اِنَّآ اِلَيْكُمْ مُّرْسَلُوْنَ ۝ جب بھیجے ہمنے
اونکی طرف دو تو اونکو جھٹلایا پھر ہمنے زور دیا تیسرے سے تب کہا ہم تمہاری طرف آئے
ہین بھیجے ہوئے یعنے جب اون دونون رسولون کو وہان کے لوگون نے جھٹلایا تب
اللہ تعالے جل شانہ نے اونکو غلبہ دیا تیسرے کے بھیجنے سے جو شمعون تھے یا سلوم یا یونس
پس کہا اونہون نے کہ اے اہل انطاکیہ بیشک ہم تمہارے پاس بھیجے گئے ہین قَالُوْا مَآ
اَنْتُمْ اِلَّا بَشَرٌ مِّثْلُنَا وَمَآ اَنْزَلَ الرَّحْمٰنُ مِنْ شَيْءٍ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا
تَكْذِبُوْنَ ۝ وہ بولے تم تو یہی انسان ہو جیسے ہم اور رحمن نے کچھہ نہین اوتارا تم سارے
جھوٹ کہتے ہو یعنے انطاکیہ کے لوگون نے انسے کہا کہ جیسے ہم آدمی ہین ویسے ہی تم بھی ہو
پھر تم مین کیا اچھائی اور کیا خصوصیت ہے جو تم رسول ہوئے ۔ اور اللہ تعالے نے کوئی چیز
نہین اوتاری مگر تم جھوٹا دعوی کرتے ہو ۔ قَالُوْا رَبُّنَا يَعْلَمُ اِنَّآ اِلَيْكُمْ لَمُرْسَلُوْنَ ۝
کہا ہمارا رب جانتا ہے بیشک ہم تمہاری طرف بھیجے ہوئے آئے ہین ۔ یعنے اونہون نے
جواب دیا کہ ہم خود سے نہین آئے بلکہ ہمارا پروردگار جانتا ہے کہ ہم بھیجے ہوئے آئے ہین وَمَا
عَلَيْنَآ اِلَّا الْبَلٰغُ الْمُبِيْنُ ۝ اور ہمارا ذمہ یہی ہے پہنچادینا کھولکر یعنے ہمپر سوا اسکے
نہین کہ ہم پیغام ظاہر پہنچادین سو ہمنے اپنا کام پورا کیا اگر تم نہ مانوگے تو تمپر عذاب آئے گا
قَالُوْٓا اِنَّا تَطَيَّرْنَا بِكُمْ لَئِنْ لَّمْ تَنْتَهُوْا لَنَرْجُمَنَّكُمْ وَلَيَمَسَّنَّكُمْ مِّنَّا
عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝ بولے ہمنے نامبارک دیکھا تمکو اگر تم نہ چھوڑوگے تو ہم تمکو سنگسار
کرینگے اور تمکو لگے گی ہمارے ہاتھہ سے دکھہ کی مار یعنے کہا اہل انطاکیہ نے کہ تمہارا آنا ہمکو بیچے
شگون بد ہوا ۔ کیونکہ جب سے تم یہان آئے ہو مینہ نہین برسا اور کھیتی ہماری سوکھہ گئی

پس اگر تم باز نہ آوگے اپنے دین کی طرف بلانے سے تو ہم تمکو سنگسار کرینگے اور تمکو ہمارے
ہاتھ سے سخت صدمہ پہنچیگا قَالُوْا طَآئِرُكُمْ مَّعَكُمْ اَئِنْ ذُكِّرْتُمْ بَلْ اَنْتُمْ
قَوْمٌ مُّسْرِفُوْنَ ○ کہنے لگے تمہاری نامبارکی تمہارے ساتھ ہے کیا اس سے کہ تمکو سمجھایا کوئی
نہین پر تم لوگ ہو کہ حد پر نہین رہتے یعنے رسولون نے جواب دیا کہ شگون بد تمہارا تمہاری
شامت اعمال اور تمہارے عقائد باطلہ کے باعث ہے۔ اور تم ہمارے نصیحت کرنے اور راہِ
راست بتانے کو شگون بد سمجھتے ہو اور ہمکو قتل اور مار پیٹ سے ڈراتے ہو۔ یہ کوئی بات نہین
بلکہ تم وہ قوم ہو جو دین کی حد سے گذر گئے ہو۔ منقول ہے کہ بادشاہ کے ہمراہ شمعون بھی بتخانے
کو جاتے تھے اور خدائے تعالےٰ کو سجدہ کرتے تھے سب لوگ سمجھتے تھے کہ یہ بتون کو سجدہ
کرتے ہین۔ بادشاہ شمعون سے نہایت خوش تھا اور ایسا معتمد سمجھتا تھا کہ بغیر انکے مشورے کے
کوئی کام نکرتا تھا ایک دن شمعون نے بادشاہ سے کہا مین نے سُنا ہے کہ دو شخص غریب
مسافر آپکے حکم سے قیدخانے مین داخل کیے گئے ہین اونکے مقید ہونے کا کیا باعث ہے
بادشاہ نے کہا وہ ہمارے بتون کے سوا اور خدا بتاتے ہین اور بت پرستی سے روکتے ہین
شمعون نے تعجب سے کہا ذرا اونہین بلوائیے مین بھی تو اونکی عجیب باتین سُنون بادشاہ
نے اون دونون کو بُلوایا وہ آئے اور شمعون کے دیکھنے سے اپنے دل مین نہایت خوش
ہوئے اور بے تکلف بادشاہ کے سامنے بیٹھ گئے۔ شمعون نے اونسے دریافت کیا کہ تم کسکی
پرستش کرتے ہو اونہون نے جواب دیا ہم اوسے پوجتے ہین جو زمین و آسمان کا پیدا کرنے
والا ہے۔ شمعون نے کہا تمہارا خدا کیا کرتا ہے۔ اونہون نے جواب دیا کہ اندھون کو آنکھین دیتا ہے
اور کوڑھیون کو اچھا کرتا ہے اور حاجتمندون کی حاجت روا کرتا ہے۔ یہ بات سُنکے شمعون نے
بادشاہ سے کہا کہ کسی اندھے کو بلوائیے فی الفور حسب فرمان شاہی خدام نے ایک اندھے
کو وہان حاضر کیا۔ اور شمعون نے اون دونون سے کہا کہ اب تم اپنے خدا سے دعا کرو کہ یہ اندھا
بینا ہو جائے اون دونون نے دعا کی حکم پروردگار سے اوسیوقت اوس اندھے کی آنکھین

روشن ہوگئیں۔ پھر شمعون نے بادشاہ سے کہا کہ اے بادشاہ اگر آپ فرمائیں تو ہم اپنے
ہمراہون سے بھی کہیں کہ وہ کسی اندھے کو اچھا کریں۔ بادشاہ نے آہستہ سے کہا کہ اے
شمعون تم جانتے ہو کہ وہ تو کسی چیز پر قدرت نہیں رکھتے بلکہ خود ہی دیکھنے سننے سے معذور ہین
شمعون بادشاہ کا یہ کلام سنکے خاموش ہو رہے اور پھر اون حواریون سے پوچھا کہ اے جوانو
تمہارا خدا اور کیا کر سکتا ہے اونہون نے کہا مردے کو زندہ کرتا ہے۔ شمعون نے کہا اگر تمہارا خدا
مردے کو زندہ کردے تو ہم بھی اوسپر ایمان لائین۔ پس ان دونون نے اوس بادشاہ کی مردہ لڑکی
کے لیے اپنے پروردگار سے دعا کی اور وہ فوراً حکم خدا سے زندہ ہوگئی لکھا ہے کہ اوس لڑکی
کو مرے ہوئے بہت عرصہ گذر چکا تھا اور بعض نے لکھا ہے کہ سات ہی روز گذرے تھے
الغرض اوسکے زندہ ہونے سے بادشاہ مع اپنی قوم کے کچھ لوگون کے ایمان لایا اور کچھ لوگ
جو سخت کافر تھے اس امر سے ناراض ہوئے اور جمعیت کثیر اپنے ہمراہ لے کے رسولون اور مومنون کے
قتل کے درپے ہوئے۔ حبیب نجار نے جب یہ خبر سُنی اوسیوقت اپنے گھر سے نکل اوس طرف کو
روانہ ہوا۔ جیسا کہ حق تعالے فرماتا ہے وَجَاءَ مِنْ أَقْصَى الْمَدِينَةِ رَجُلٌ
يَسْعَىٰ قَالَ يَا قَوْمِ اتَّبِعُوا الْمُرْسَلِينَ ۝ اتَّبِعُوا مَنْ لَا يَسْأَلُكُمْ أَجْرًا
وَهُمْ مُهْتَدُونَ ۝ اور آیا شہر کے پرلے سرے سے ایک مرد دوڑتا بولا اے قوم چلو
راہ پر ان بھیجے ہوؤن کی چلو راہ پر ایسون کی جو تمسے نیگ نہین مانگتے اور راہ سوجھے ہین
یعنے حبیب نجار دوڑتا ہوا وہان آیا اور کہنے لگا اے میری قوم کے لوگو پیروی کرو ان رسولون
کی اور کہنا مانو ایسے لوگون کا کہ پیغام خدا تمہین پہونچاتے ہین اور راہ نجات بتاتے ہین اور
پھر تمسے کچھ بدلا نہین مانگتے اور وہ راہ راست پر ہین جس سے دونون جہان مین بھلائی ہے
وَمَا لِيَ لَا أَعْبُدُ الَّذِي فَطَرَنِي وَإِلَيْهِ تُرْجَعُونَ ۝ اور مجکو کیا ہے
کہ مین بندگی نہ کرون اوسکی جسنے مجکو بنایا اور اوسی کی طرف پھیر جاؤگے۔ یعنے مجھے کیا
ہوگیا ہے کہ مین اوس پروردگار کی عبادت نکرون جسنے مجھے پیدا کیا اور عدم سے وجود مین لایا

الجزو الثالث والعشرون

اور اوسی کی طرف تمکو پھر جانا ہے ءَاَتَّخِذُ مِنْ دُوْنِهٖٓ اٰلِهَةً اِنْ يُّرِدْنِ الرَّحْمٰنُ
بِضُرٍّ لَّا تُغْنِ عَنِّىْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْــًٔا وَّلَا يُنْقِذُوْنِ۝ بھلا مین پکڑون اوسکے
سوا اور دن کو پوجنا کہ اگر مجھپر چاہے رحمٰن تکلیف کچھ کام نہ آئے مجکو اونکی سفارش اور نہ وہ
چھڑاوین گے ۔ یعنے کیا مین اللہ تعالے کے سوا دوسرون کو معبود سمجھون اور بتون کو پوجون
اور مین جانتا ہون کہ اگر میرا پروردگار میرے لیے تکلیف چاہے تو اون بتون کی سفارش
میرے کام نہ آیگی اور نہ وہ مجھے اوس تکلیف سے بچا سکین گے اِنِّىْٓ اِذًا لَّفِىْ ضَلٰلٍ
مُّبِيْنٍ۝ تو تو مین بھٹکا رہون صریح ۔ یعنے اگر مین ایسا کرون تو صریح گمراہ ہوجاؤن ۔ قوم نے
جب حبیب نجار کا یہ کلام سُنا تو اوسکے قتل کا ارادہ کیا اوسوقت حبیب نے رسولون کیطرف
مُنہ کرکے کہا اِنِّىْٓ اٰمَنْتُ بِرَبِّكُمْ فَاسْمَعُوْنِ۝ مین یقین لایا تمہارے رب پر مجھسے سن لو
یعنے مین تمہارے خدا پر ایمان لایا تم سنو اور میرے ایمان لانے کے گواہ رہو ۔ لکھا ہو کہ قوم نے
حبیب کو اسقدر پتھر مارے کہ وہ شہید ہوا ۔ اوسکی قبر انطاکیہ کے بازار مین ہے اور ایک روایت
یہ ہو کہ جب وہ قوم کے ظلم سے مرگیا تو پروردگار عالم نے اوسے زندہ کرکے بہشت مین پونہچایا
اور حضرت حسن بصری رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ جب قوم نے اوسکے ہلاک کرنے
کا ارادہ کیا تو اللہ تعالے نے اوسے آسمان پر اوٹھا لیا ۔ اور ایک روایت یہ بہی ہو کہ رسول اور
بادشاہ اور مومن سب شہید ہوئے اور بعض نے لکھا ہے کہ یہ سب قوم کے ہاتھ سے سلامت
نکل گئے اور حبیب نجار قتل کیا گیا یا آسمان پر گیا ۔ بہرصورت قِيْلَ ادْخُلِ الْجَنَّةَ ؕ حکم ہوا
اوسکے لیے کہ چلا جا بہشت مین ۔ جب وہ بہشت مین پونہچا اور انعام خداوندی سے سرفراز ہو
تو باوجود اسقدر صدمہ اور تکلیف و ستانے کے اوسے بہشت مین بہی قوم کا خیال آیا اور
قَالَ يٰلَيْتَ قَوْمِىْ يَعْلَمُوْنَ۝ بِمَا غَفَرَ لِىْ رَبِّىْ وَجَعَلَنِىْ مِنَ الْمُكْرَمِيْنَ۝
کہا کسی طرح میری قوم معلوم کرین کہ بخشا مجکو میرے رب نے اور کیا مجکو عزت والون مین
یعنے کاش میری قوم اس حال سے واقف ہوتی تو وہ بہی ضرور ایمان لاتی ۔ اب ورد

اوسکی قوم کے بارے مین فرماتا ہی وَمَآ اَنْزَلْنَا عَلٰی قَوْمِهٖ مِنْۢ بَعْدِهٖ مِنْ جُنْدٍ
مِّنَ السَّمَآءِ وَمَا كُنَّا مُنْزِلِيْنَ ○ اور اُتاری نہین ہمنے اوسکی قوم پر اوسکے پیچھے
کوئی فوج آسمان سے اور ہم اُتارا نہین کرتے۔ یعنے حبیب کے قتل ہونے کے بعد اوسکی
قوم کے ہلاک کرنے کے لیے اللہ تعالے نے کوئی لشکر آسمان سے نہین اُتارا کیونکہ کافر کیا
حقیقت رکھتے تھے جنکے واسطے لشکر ملائکہ اوتارا جاتا۔ اور جنگ بدر و حنین مین جو فرشتے اُترے
تھے وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی تعظیم کے لیے آئے تھے نہ کافرون کے خیال سے
پس اہل انطاکیہ کی سزا دہی کے واسطے کوئی فرشتہ آسمان سے نہین آیا بلکہ اونکی ہلاکی کا
باعث اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَيْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ خٰمِدُوْنَ ○ یہی تہی ایک
چنگھاڑ پہر تب ہی سب بجھ رہے۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام کے پرون کی آواز سے جب وہ
اپنے دونون بازو کھول کے اوس شہر پر سے گذرے تو وہ سب اسطرح سے مرگئے جیسے آگ
دفعۃً بجھ جاتی ہے۔ اب اللہ تعالے اپنے بندون کی نادانی پر افسوس کرتا ہی اور فرماتا ہی يٰحَسْرَةً
عَلَى الْعِبَادِ ۚ مَا يَاْتِيْهِمْ مِّنْ رَّسُوْلٍ اِلَّا كَانُوْا بِهٖ يَسْتَهْزِءُوْنَ ○ کیا افسوس ہے
بندون پر کوئی رسول نہین آیا اون پاس جس سے ٹھٹھا نہین کرتے۔ یعنے افسوس ہے
بندون پر کہ جب اونکے پاس کوئی پیغمبر اونکی ہدایت کے لیے آتا ہی تو اوس سے مسخراپن کرتے ہین
اور اوسکے کہنے پر نہین چلتے اَلَمْ يَرَوْا كَمْ اَهْلَكْنَا قَبْلَهُمْ مِّنَ الْقُرُوْنِ اَنَّهُمْ
اِلَيْهِمْ لَا يَرْجِعُوْنَ ○ کیا نہین دیکھتے کتنی کھپا چکے ہم انسے پہلے سنگتین کہ وہ اون پاس
پہر نہین آتے۔ یعنے وہ نہین دیکھتے اور خیال نہین کرتے کہ ہمنے اونسے پہلے بہت سی قومین ہلاک
کرڈالین اور کوئی اونمین سے پہر کے انکے پاس نہ آیا وَاِنْ كُلٌّ لَّمَّا جَمِيْعٌ لَّدَيْنَا
مُحْضَرُوْنَ ع ○ اور سارون مین کوئی نہین جو اکٹھے نہ آوین ہمارے پاس پکڑے۔ یعنے یہ ع
سب جو پہلے ہلاک ہوئے اور وہ مخالف جو پیچھے ہین قیامت کے دن اللہ تعالے کے سامنے
حاضر کیے جائینگے اور اپنے اپنے قول و فعل کی سزا پائینگے وَاٰيَةٌ لَّهُمُ الْاَرْضُ

الْمَيْتَةُ ۚ أَحْيَيْنَاهَا وَأَخْرَجْنَا مِنْهَا حَبًّا فَمِنْهُ يَأْكُلُونَ ۝ اور ایک نشانی ہے
اونکو زمین مردہ اوسکو ہمنے جلایا اور نکالا اوسمین سے اناج سو اوسی مین سے کھاتے ہین۔
یعنے اللہ تعالےٰ کی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے اونکے لیے یہی نشانی کیا کم ہے کہ زمین
مردہ یعنے خشک کو باران رحمت سے زندہ اور ہرا بھرا کرکے اوسمین سے اونکے لیے اناج پیدا کرتا
ہے جو وہ کھاتے ہین۔ وَجَعَلْنَا فِيهَا جَنَّاتٍ مِنْ نَخِيلٍ وَأَعْنَابٍ وَفَجَّرْنَا فِيهَا
مِنَ الْعُيُونِ ۝ لِيَأْكُلُوا مِنْ ثَمَرِهِ ۙ وَمَا عَمِلَتْهُ أَيْدِيهِمْ ۖ أَفَلَا يَشْكُرُونَ ۝
اور بنائے ہمنے اوسمین باغ کھجور کے اور انگور کے اور بہائے اوسمین بعضے چشمے کہ کھاوین اوسکے
میوون سے اور وہ بنایا نہین اونکے ہاتھون نے پھر کیون شکر نہین کرتے۔ یعنے بنائے اللہ
تعالےٰ نے زمین مین باغ کھجورون اور انگورون کے اور جاری کیے اوسمین چشمے تاکہ کھائین
میوے اون باغون کے۔ اور یہ باغ اور میوے اور نہرین اونکی بنائی ہوئی نہین بلکہ محض
قدرت الٰہی سے بنی ہوئی ہین پھر کیون نہین شکر کرتے پروردگار کی نعمتون کا۔ سُبْحَانَ الَّذِي
خَلَقَ الْأَزْوَاجَ كُلَّهَا مِمَّا تُنْبِتُ الْأَرْضُ وَمِنْ أَنْفُسِهِمْ وَمِمَّا لَا
يَعْلَمُونَ ۝ پاک ذات ہے جسنے بنائے جوڑے سب چیز کے اوس قسم سے جو اُگتا ہے
زمین مین اور آپ اونمین اور جن چیزون مین کہ اونکو خبر نہین۔ یعنے پاک ہے وہ خدا سب سے برتر
جسنے پیدا کیے جوڑے ہر شی کے جو زمین سے اُگتی ہے جیسے نباتات اور اشجار اور اونکے نفسون
سے جیسے لڑکا لڑکی اور اوس چیز سے جسے وہ نہین جانتے ہر طور کی خلقت وَآيَةٌ لَهُمُ
اللَّيْلُ ۖ نَسْلَخُ مِنْهُ النَّهَارَ فَإِذَا هُمْ مُظْلِمُونَ ۝ اور ایک نشانی ہے اونکو رات
اوڈھیر لیتے ہین ہم اوس سے دن پھر تب ہی یہ رہ جاتے ہین اندھیرے مین۔ یعنے اللہ
تعالےٰ کی قدرت کی نشانیون مین سے ایک نشانی رات بھی ہے کہ اوس سے دن کو کھینچ
لیتا ہے اور یہ اندھیرے مین رہجاتے ہین۔ وَالشَّمْسُ تَجْرِي لِمُسْتَقَرٍّ لَهَا ۚ ذَٰلِكَ
تَقْدِيرُ الْعَزِيزِ الْعَلِيمِ ۝ اور سورج چلا جاتا ہے اپنی ٹھیری راہ پر یہ سادھا ہے

وہی زبردست باخبر کا۔ یعنے ایک اور نشانی قدرت پروردگار کی یہ ہے کہ سورج چلتا ہے اپنی مقرر کی ہوئی راہ پر جہان تک اوسکا دورہ پروردگار نے مقرر کردیا ہے اور یہ دورہ اوسکا مقرر کیا ہوا ہے اوسی پروردگار زبردست حکمت والے کا۔ وَالْقَمَرَ قَدَّرْنٰهُ مَنَازِلَ حَتّٰى عَادَ كَالْعُرْجُوْنِ الْقَدِيْمِ ○ اور چاند کو ہمنے بانٹ دی ہین منزلین یہان تک کہ پھر آرہا جیسی ٹہنی پرانی یعنے چاند کے لیے پروردگار نے منزلین مقرر کردی ہین اور وہ اونہین منزلون مین چلتا اور گھٹتا بڑھتا ہے یہان تک کہ خمیدہ پرانی ٹہنی کے مانند ہوجاتا ہے یہ بھی قدرت کردگار کی ایک نشانی ہے لَا الشَّمْسُ يَنْۢبَغِيْ لَهَآ اَنْ تُدْرِكَ الْقَمَرَ وَلَا الَّيْلُ سَابِقُ النَّهَارِ وَكُلٌّ فِيْ فَلَكٍ يَّسْبَحُوْنَ ○ نہ سورج کو پہونچے کہ پکڑلے چاند کو اور نہ رات آگے بڑھے دن سے اور ہر کوئی ایک ایک گھیرے مین پیرتے ہین یعنے اللہ تعالیٰ کا مقرر کیا ہوا اندازہ ایسا ہے کہ نہ سورج چاند کو پاسکتا ہے اور نہ رات دن پر سبقت لے جاسکتی ہے۔ بلکہ ہر ایک ستارا اور چاند اور سورج سب آسمان مین تیرتے ہین جیسے پانی مین مچھلی اور یہ سب تسبیح کرتے ہین اپنے پروردگار کی۔ وَاٰيَةٌ لَّهُمْ اَنَّا حَمَلْنَا ذُرِّيَّتَهُمْ فِي الْفُلْكِ الْمَشْحُوْنِ ○ اور ایک نشانی ہے اونکو کہ ہمنے اوٹھالی اونکی نسل اوس بھری کشتی مین یعنے نوح علیہ السلام کی کشتی مین جسمین آدمی اور حیوانات سب بھرے ہوئے تھے وَخَلَقْنَا لَهُمْ مِّنْ مِّثْلِهٖ مَا يَرْكَبُوْنَ ○ اور بنادیے ہمنے اونکو اسطرح کے جسپر چڑہتے ہین۔ یعنے پروردگار عالم نے اونکے لیے مثل ناؤ کے اور بہت سی سواریان بنادین جیسے بجرے اور ڈونگیان۔ اور خشکی مین اونٹ اور گھوڑے وَاِنْ نَّشَاْ نُغْرِقْهُمْ فَلَا صَرِيْخَ لَهُمْ وَلَا هُمْ يُنْقَذُوْنَ ○ اِلَّا رَحْمَةً مِّنَّا وَمَتَاعًا اِلٰى حِيْنٍ ○ اور اگر ہم چاہین تو اونکو ڈبادین پھر کوئی نہ پونچے اونکی فریاد کو اور نہ وہ خلاص کیے جاوین مگر ہم اپنی مہر سے اور کام چلانے کو ایک وقت تک۔ یعنے اگر پروردگار چاہے تو ڈبودے اونکی کشتیون کو ایک دم مین اور کوئی اونکو ڈوبنے سے نہ بچا[illegible] اور

نہ موت کے پنجے سے چھڑا سکے مگر اوسنے اپنی رحمت سے چھوڑ دیا اونکو ایک وقت معین تک
اور بچاتا ہے اونہین اور دنیاوی فائدے دیتا ہے وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمُ اتَّقُوۡا مَا بَیۡنَ
اَیۡدِیۡكُمۡ وَمَا خَلۡفَكُمۡ لَعَلَّكُمۡ تُرۡحَمُوۡنَ ۝ اور جب کہیے اونکو بچو اپنے سامنے
آتے سے اور اپنے پیچھے چھوڑے سے شاید تمپر رحم ہو۔ یعنے جب کہا جاتا ہے کافرون سے
کہ ڈرو اوس عذاب سے جو تم سے پہلے جھٹلانے والون پر آیا اور اوس عذاب سے کہ تمہارے
پیچھے ہے یعنے عذاب قیامت و آخرت اور ایمان لاؤ پروردگار عالم پر تاکہ تمپر رحم کرے
اللہ تعالے تو منہ پھیرتے ہین اور اونکا عناد و فساد زیادہ ہوتا ہے وَمَا تَاۡتِیۡهِمۡ مِّنۡ اٰیَةٍ
مِّنۡ اٰیٰتِ رَبِّهِمۡ اِلَّا كَانُوۡا عَنۡهَا مُعۡرِضِیۡنَ ۝ اور کوئی حکم نہین پہونچا اونکو اپنے
رب کے حکمون سے جسکو ٹلا نہین رہتے۔ یعنے جب آتی ہے اونکے پاس کوئی نشانی
اونکے پروردگار کی نشانیون مین سے تو اوس سے منہ پھیر لیتے ہین۔ وَاِذَا قِیۡلَ لَهُمۡ
اَنۡفِقُوۡا مِمَّا رَزَقَكُمُ اللّٰهُ ۙ قَالَ الَّذِیۡنَ كَفَرُوۡا لِلَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اَنُطۡعِمُ مَنۡ لَّوۡ
یَشَآءُ اللّٰهُ اَطۡعَمَهٗۤ ۖ اِنۡ اَنۡتُمۡ اِلَّا فِیۡ ضَلٰلٍ مُّبِیۡنٍ ۝ اور جب کہیے اونکو خرچ
کرو کچھہ اللہ کا دیا کہتے ہین منکر ایمان والونکو ہم کیون کھلاوین ایسے کو کہ اللہ چاہتا تو اوسکو
کھلاتا تم لوگ تو نرے بہک رہے ہو صریح۔ یعنے جب کہا جاتا ہے اونسے کہ جو کچھہ تمکو اللہ نے
دیا ہے اوسمین سے خیرات کرو اور محتاجون اور مسکینون کو کچھہ دو تو کافر مسلمانون سے کہتے ہین
ہم کیون دین ایسے لوگون کو جنکا دینا اللہ نے نچاہا کیونکہ تمہارے خیال مین اللہ تعالے سب
مخلوقات کے دینے پر قادر ہے پس جب اوسنے ان لوگون کو نہین دیا تو ہم بھی نہین دیتے
اور تم لوگ صریح بہکے ہوئے ہو کہ مشیت الٰہی کے خلاف کام کرنے کا ہمین حکم دیتے ہو۔ اور
یہ اون کافرون کی گمراہی کا باعث تہا کہ اونہون نے خیرات کرنے مین تو مشیت ایزدی کا بہانہ
کیا اور حکم ایزدی سے جو اونکے آزمانے کے لیے تہا پھر گئے۔ وَیَقُوۡلُوۡنَ مَتٰی هٰذَا
الۡوَعۡدُ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰدِقِیۡنَ ۝ اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو۔

یعنے کہتے ہین کافر مسلمانون سے کہ وعدۂ قیام قیامت کب ہے اگر تم سچے ہو تو بتاؤ۔ مَا یَنْظُرُوْنَ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً تَاْخُذُهُمْ وَهُمْ یَخِصِّمُوْنَ ○ یہی راہ دیکھتے ہین ایک چنگھاڑ کی جو اونکو پکڑے گی جب آپس مین جھگڑ رہے ہونگے۔ یعنے وہ انتظار نہین کرتے مگر ایک آواز کا جو اونکو پکڑلے گی اور وہ معاملات دنیوی مین جھگڑ رہے ہونگے وہ یہ کہ اسرافیل علیہ السلام بحکم پروردگار صور پھونکین گے اور ناگہان قیامت آجائیگی۔

ع۴ فَلَا یَسْتَطِیْعُوْنَ تَوْصِیَةً وَّلَآ اِلٰٓی اَهْلِهِمْ یَرْجِعُوْنَ ○ پھر نہ سکین گے کہ کچھ کہہ مرین اور نہ اپنے گھر کو پھر جاوینگے۔ یعنے پھر نہ کوئی وصیت کر سکین گے اور نہ اپنے گھر دن تک جا سکین گے بلکہ جہان ہونگے وہین رہجائینگے وَنُفِخَ فِی الصُّوْرِ فَاِذَا هُمْ مِّنَ الْاَجْدَاثِ اِلٰی رَبِّهِمْ یَنْسِلُوْنَ ○ اور پھونکا جاوے نرسنگا پھر تب ہی وہ قبرون سے اپنے رب کی طرف پھیل پڑینگے۔ یعنے پھر دوسری بار بعد چالیس برس گذرنے کے صور پھونکا جاویگا پس سب مردے اپنی اپنی قبرون سے نکل کر اپنے پروردگار کی طرف دوڑے جائینگے اور ان چالیس برسون مین کافرون پر عذاب بھی نہوگا اور جب اوٹھین گے قَالُوْا یٰوَیْلَنَا مَنْۢ بَعَثَنَا مِنْ مَّرْقَدِنَا ؗ کہین گے اے خرابی ہماری کس نے اوٹھا دیا ہمکو ہماری نیند کی جگہ سے۔ فرشتے اونکو جواب دینگے۔ هٰذَا مَا وَعَدَ الرَّحْمٰنُ وَصَدَقَ الْمُرْسَلُوْنَ ○ یہ وہ ہے جو وعدہ دیا تھا رحمٰن نے اور سچ کہا تھا بھیجے ہوؤن نے یعنے یہ وہی وعدہ ہے جو اللہ تعالےٰ نے کیا تھا اور اوسکے رسولون نے تمکو سنایا تھا اور تم اوسے نہ مانتے تھے بلکہ کہتے تھے کہ کب ہے وہ وعدہ اِنْ كَانَتْ اِلَّا صَیْحَةً وَّاحِدَةً فَاِذَا هُمْ جَمِیْعٌ لَّدَیْنَا مُحْضَرُوْنَ ○ یہی ہوگی ایک چنگھاڑ پھر تب ہی وہ سارے ہمارے پاس پکڑے آئے۔ یعنے نہوگا یہ واقعہ مگر ایک آواز صور کی یعنے نفخۂ اخیرہ بس ساتھ ہی اس آواز کے سب لوگ کیا کافر اور کیا مسلمان پروردگار کے آگے حاضر ہونگے۔ فَالْیَوْمَ لَا تُظْلَمُ نَفْسٌ شَیْئًا وَّلَا تُجْزَوْنَ

وقف منزل
وقف غفران
وقف لازم

اِلَّا مَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ ○ پھر آجکے دن ظلم نہوگا کسی جی پر کچھ اور وہی بدلا پاؤگے جو
کرتے تھے - یعنے آج وہ انصاف کا دن ہو کہ کسی نفس پر ایک ذرہ بھر ظلم نہوگا بلکہ جو عمل جسنے
کیے اوسکے موافق جزا پادیگا خواہ وہ عمل اچھے ہون یا بُرے اور اِنَّ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ
الْيَوْمَ فِيْ شُغُلٍ فٰكِهُوْنَ ○ تحقیق بہشت کے لوگ آج ایک دہندے مین ہین باتین
کرتے - یعنے بہشت کے لوگ آج اپنے شغل مین ہین آپس مین باتین کرتے خوش ہوتے
اور میوے کھاتے ہین - هُمْ وَاَزْوَاجُهُمْ فِيْ ظِلٰلٍ عَلَى الْاَرَآئِكِ مُتَّكِـُٔوْنَ ○
وہ اور اونکی عورتین سایون مین تختون پر بیٹھے ہین تکیے لگائے - یعنے بہشت والے اور
اونکی بیبیان سائے مین آرام سے تکیے لگائے تختون پر بیٹھے ہین - لَهُمْ فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّلَهُمْ مَّا يَدَّعُوْنَ ○ اونکو وہان ہین میوے اور اونکو ہے جو کچھ مانگ لین - یعنے
اہل بہشت کے لیے ہر طرح کے میوے ہین اور جو کچھ وہ چاہین اونکے لیے سب موجود ہو
ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جو شے بہشتی کے خیال مین آویگی وہ
قدرت پروردگار سے اوسکے سامنے موجود ہوجائیگی اور اوسے مانگنے اور کہنے کی ضرورت
نہوگی - اور اونکے لیے سَلٰمٌ قَوْلًا مِّنْ رَّبٍّ رَّحِيْمٍ ○ سلام بولتا ہے رب مہربان
سے - یعنے پروردگار مہربان کی طرف سے بغیر واسطے کے اونکے لیے سلام ہوگا - جابر
بن عبداللہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ جناب رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ بہشتی راحتون اور نعمتون مین مصروف ہونگے کہ ناگہان اونپر نور پروردگار چمکیگا
جب سر اوٹھا کے دیکھین گے پروردگار عالم فرمائیگا السّلام علیکم یا اہل الجنة - اور گنہگارون
کے لیے حکم ہوگا کہ وَامْتَازُوا الْيَوْمَ اَيُّهَا الْمُجْرِمُوْنَ ○ اور تم الگ ہوجاؤ آج اے
گنہگارو - یعنے آجکے دن جدا ہوجاؤ اے نافرمانو فرمان بردارون سے کہ تمہارے لیے
دوزخ ہے اور اونکے لیے بہشت اسلیے کہ اونہون نے نیک کام کیے اور تمنے بُرے اَلَمْ
اَعْهَدْ اِلَيْكُمْ يٰبَنِيْٓ اٰدَمَ اَنْ لَّا تَعْبُدُوا الشَّيْطٰنَ ۚ اِنَّهٗ لَكُمْ عَدُوٌّ

مُّبِيْنٌ ○ مین نے نہ کہہ رکھا تھا تمکو اے آدم کی اولاد کہ نہ پوجیو شیطان کو وہ کھلا دشمن ہے
تمہارا۔ یعنے اے آدم کے بیٹو کیا مین نے تمسے نہین کہا تھا کہ شیطان کو نہ پوجو کیونکہ وہ تمہارا
ظاہری دشمن ہی اور اوسکی عداوت تمہارے باپ آدم کے ساتھ سب پر ظاہر ہی۔ وَاَنِ
اعْبُدُوْنِيْ هٰذَا صِرَاطٌ مُّسْتَقِيْمٌ ○ اور یہ کہ پوجو مجکو یہ راہ ہے سیدھی۔ یعنے
پوجو مجکو اور میری عبادت کرو کہ یہ راہ سیدھی جنت کی ہی۔ وَلَقَدْ اَضَلَّ مِنْكُمْ جِبِلًّا
كَثِيْرًا اَفَلَمْ تَكُوْنُوْا تَعْقِلُوْنَ ○ اور وہ بہکا لے گیا تم مین سے بہت خلق کو پھر کیا
تمکو بوجھ نہ تھی۔ یعنے شیطان تم مین سے بہتون کو بہکا لے گیا اور گمراہ کیا۔ پس کیا تم نہ سمجھتے
تھے اور ہمارے حکم کو نہ جانتے تھے جو اوسکے دام فریب مین پھنسے هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ
كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ○ یہ دوزخ ہی جسکا تمکو وعدہ تھا۔ یعنے تمہارے حکم نہ ماننے اور شیطان
کے کہنے پر چلنے کی سزا یہ دوزخ ہے جسکا وعدہ تمکو دنیا مین دیا گیا تھا۔ اِصْلَوْهَا الْيَوْمَ
بِمَا كُنْتُمْ تَكْفُرُوْنَ ○ بیٹھو اسمین آج کے دن بدلا اپنے کفر کا۔ یعنے داخل ہو آج اس
دوزخ مین اس باعث سے کہ تم کفر کرتے اور ہمارے نبیون کو جھٹلاتے تھے۔ یہ دوزخ
اوسیکا بدلہ ہی۔ اَلْيَوْمَ نَخْتِمُ عَلٰٓى اَفْوَاهِهِمْ وَتُكَلِّمُنَآ اَيْدِيْهِمْ وَتَشْهَدُ
اَرْجُلُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَكْسِبُوْنَ ○ آج ہم مہر کر دینگے اونکے منہ پر اور بولینگے ہمسے
اونکے ہاتھ اور بتاوینگے اونکے پانون جو کچھ وہ کماتے تھے۔ یعنے آج اونکے منہ پر ہم
مہر کر دینگے کہ وہ بول نہ سکین اور اونکے ہاتھ اور پانون اور اعضا اونکے کامون کی گواہی
دینگے اور ہمسے بیان کرینگے۔ لکھا ہے کہ جیسے کافرون کے اعضا اونکے افعال کی گواہی دینگے
ویسے ہی مومنون کے اعضا اونکے افعال نیک کی گواہی دینگے۔ آثار مین ہے کہ جب اللہ تعالے
بندۂ مومن سے پوچھیگا کہ کیا لایا وہ اپنی اطاعت اور عبادت کے بیان کرنے سے شرم کریگا
پس حق تعالے اوسکے اعضا کو گویا کریگا اور ہر ایک عضو اپنے اپنے اعمال بیان کریگا
یہان تک کہ اونگلیون کی پورین تسبیح کی گواہی دینگی۔ اب اللہ تعالے اپنی قدرت کاملہ کا بیان

فرماتا ہے کہ وَلَوْ نَشَآءُ لَطَمَسْنَا عَلٰٓى اَعْيُنِهِمْ فَاسْتَبَقُوا الصِّرَاطَ فَاَنّٰى يُبْصِرُوْنَ ○ اور اگر ہم چاہین مٹادین اونکی آنکھین پہر دوڑین راہ لینے کو پہر کہان سے سوجھے - یعنے اگر ہم چاہین تو اونکی آنکھین دنیا مین مٹا ڈالین اور وہ راہ ڈھونڈھتے پہرین اور اونکو کچھ نہ سوجھے وَلَوْ نَشَآءُ لَمَسَخْنٰهُمْ عَلٰى مَكَانَتِهِمْ فَمَا اسْتَطَاعُوْا مُضِيًّا وَّلَا يَرْجِعُوْنَ ○ اور اگر ہم چاہین صورت بدل دین اونکی جہان کی تہان پہر نہ سکین آگے چلنا اور نہ وہ اولٹے پہرین - یعنے اگر ہم چاہین تو اونکی صورتین بدل ڈالین اور جہان ہون وہین رہجاوین نہ آگے بڑہ سکین اور نہ پیچھے ہٹ سکین اور نہ پہلی سی صورت کرسکین - وَمَنْ نُّعَمِّرْهُ نُنَكِّسْهُ فِى الْخَلْقِ ۭ اَفَلَا يَعْقِلُوْنَ ○ اور جسکو ہم بوڑھا کرین اوندھا کرین خلقت مین پہر کیا بوجھ نہین رکھتے - یعنے جسے ہم بڑی عمر دیتے بوڑھا کرتے ہین اوسکی خلقت بدل دیتے ہین یعنی اوسکی قوت ضعف سے اور جوانی بڑہاپے سے بدل دیتے ہین جیسے لڑکا سست ہوتا ہی ویسے ہی بوڑھا سست ہوجاتا ہی - پس کیا نہین سمجھتے کہ جو پروردگار خلقت کے بدلنے پر قادر ہے وہ آنکھون کے مٹانے اور صورت کے بدلنے پر بہی قدرت کامل رکھتا ہی - سو کرنا انکار اوسکی قدرت سے نہایت جہل ہے * یہہ سب کچھہ صعب ہے اور اوسپہ سب کچھہ سہل ہے * کفار مکہ کہتے تہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم شاعر ہین اللہ تعالےٰ نے اونکا قول رد کرنے کے لیے فرمایا وَمَا عَلَّمْنٰهُ الشِّعْرَ وَمَا يَنْۢبَغِىْ لَهٗ ۭ اور ہمنے نہین سکہایا اوسے شعر کہنا اور یہ اوسکے لائق نہین - یعنے ہمنے اپنے پیغمبر کو شعر کہنا نہین سکہایا اور نہ شعر کہنا اوسکے لیے زیبا ہے کیونکہ اگر وہ شعر کہتے تو لوگون کو شک ہوتا کہ یہ قرآن بہی بسبب فصاحت اور بلاغت شاعری کے بنالیا ہی بلکہ اِنْ هُوَ اِلَّا ذِكْرٌ وَّقُرْاٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ لِّيُنْذِرَ مَنْ كَانَ حَيًّا وَّيَحِقَّ الْقَوْلُ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ یہ تو نری سمجھوتی ہے اور قرآن ہی صاف تا ڈر سناوے اوسکو جسمین جان ہو اور ثابت ہو بات منکرون پر - یعنے جو کچھہ ہمنے اپنے رسول پر اوتارا یہ نصیحت اور ہدایت اور قرآن صاف

ع

روشن ہین تمام احکام کا بتانے والا تاکہ ڈراوے ہمارا رسول اوسکے اون لوگون کو جنہین جان
ہو مراد جان سے عقل وفہم ہے یا ایمان کیون کہ حیات ابدی ایمان سے ہے اور جاہل
اور کافر مثل مردے کے ہین - اور اسلیے کہ ثابت ہو عذاب کافرون پر قرآن پاک کے نہ ماننے
سے اَوَلَمْ يَرَوْا اَنَّا خَلَقْنَا لَهُمْ مِّمَّا عَمِلَتْ اَيْدِيْنَاۤ اَنْعَامًا فَهُمْ لَهَا
مٰلِكُوْنَ ۝ کیا اونہین دیکھتے وہ کہ ہمنے بنادیے اونکو اپنے ہاتھون بنائے سے چوپائے
پھر وہ اونکے مالک ہین - یعنے کیا وہ یہ نہین دیکھتے کہ ہمنے اونکے لیے چوپائے مثل بکری گائے
اونٹ وغیرہ کے بنادیے اور وہ اونکے قبضے اور اختیار مین ہین وَذَلَّلْنٰهَا لَهُمْ فَمِنْهَا
رَكُوْبُهُمْ وَمِنْهَا يَاْكُلُوْنَ ۝ اور ہمنے عاجز کردیا اونکو اونکے آگے پھر اونمین کوئی ذاونکی
سواری اور کسی کو کھاتے ہین - یعنے ان چارپایون کو مسخر کردیا ہمنے اونکے لیے پس بعضون
پر وہ سوار ہوتے ہین جیسے اونٹ اور گھوڑے اور بعضون کو وہ کھاتے ہین جیسے گائے
اور بکری - وَلَهُمْ فِيْهَا مَنَافِعُ وَمَشَارِبُ اَفَلَا يَشْكُرُوْنَ ۝ اور اونکو اون مین
فائدے ہین اور پینے کے گھاٹ پھر کیون شکر نہین کرتے - یعنے اونکے لیے ان چارپایون
مین فائدے ہین کھال اور بال وغیرہ کے اور پینے کی چیزین جیسے دودھ وغیرہ - پھر باوجود
ان نعمتون کے کیون شکر نہین کرتے - وَاتَّخَذُوْا مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ اٰلِهَةً لَّعَلَّهُمْ
يُنْصَرُوْنَ ۝ اور پکڑے ہین اللہ کے سوا اور حاکم کہ شاید اونکو مدد پونہچے - یعنے کافرون
نے پروردگار عالم کے سوا اور اور معبود ٹھیرا لیے ہین اس خیال سے کہ وہ اونکی مدد کرینگے
حالانکہ وہ سب لَا يَسْتَطِيْعُوْنَ نَصْرَهُمْ وَهُمْ لَهُمْ جُنْدٌ مُّحْضَرُوْنَ ۝
نہ سکین گے اونکی مدد کرنی اور یہ اونکی فوج ہو کر پکڑے آوینگے - یعنے کافرون نے خدا
تعالے کے سوا جنکو معبود سمجھا ہے وہ معبود اونکی مدد ہرگز نہین کرسکتے کیونکہ اونکو کچھ قدرت نہین
ہان کافر اونکے لشکر ہو کر قیامت کے دن پکڑے آوینگے اور دوزخ مین ڈالے جاوینگے
اب حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ فَلَا يَحْزُنْكَ قَوْلُهُمْ اِنَّا نَعْلَمُ مَا

مَا يُسِرُّوْنَ وَمَا يُعْلِنُوْنَ ○ اب تو غم نہ کہا انکی بات سے - ہم جانتے ہین جو چہپاتے
ہین اور جو کہولتے ہین - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اونکے اس کہنے سے کہ وہ ہمارا
شریک ٹہیراتے ہین یا آپکو شاعر اور ساحر بتاتے ہین غم نہ کیجیے کیونکہ ہم خوب جانتے ہین اونکے
بغض وکینے کو جو وہ چہپاتے ہین - اور اونکے شرک اور کفر کو جو وہ ظاہر کرتے ہین - روایت
ہے کہ عاص بن وائل اور ابو جہل کچہہ ہڈیان پرانی بوسیدہ ہاتہہ مین لے کے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین آئے اور کچہہ سردار قریش بہی وہان موجود تہے یہ دونون آپ سے
عرض کرنے لگے کہ کون ایسا ہے جو ان بوسیدہ ہڈیون کو دوبارہ جلا دے - آپنے فرمایا کہ پروردگار
عالم قیامت کے دن انہین بہی زندہ کریگا اور تجہے بہی اوٹہاویگا - اوسیوقت یہ آیت نازل ہوئی
اَوَلَمْ يَرَ الْاِنْسَانُ اَنَّا خَلَقْنٰهُ مِنْ نُّطْفَةٍ فَاِذَا هُوَ خَصِيْمٌ مُّبِيْنٌ ○
کیا دیکہتا نہین آدمی کہ ہمنے اوسکو بنایا ایک بوند سے پہر تب ہی وہ ہوگیا جہگڑتا بولتا یعنے
کیا نہین دیکہتے کافر کہ پیدا کیا ہمنے اونکو ایک منی کے قطرے سے اور رفتہ رفتہ ترقی دیکے
مان کے پیٹ سے باہر نکالکر بچے سے بڑا کیا گویائی دی پہر وہ ہوگیا جہگڑنے والا ظاہر
وَضَرَبَ لَنَا مَثَلًا وَّنَسِيَ خَلْقَهٗ قَالَ مَنْ يُّحْيِ الْعِظَامَ وَهِيَ رَمِيْمٌ ○
اور بٹہاتا ہے ہمپر کہاوت اور بہول گیا اپنی خلقت کہنے لگا کون جلاویگا ہڈیان جب کہوکہری
ہوگئین - یعنے اپنے نزدیک ہمارے لیے ایک امر عجیب بنا لایا - اور اپنی پیدایش کو بہول
گیا اور پوچہتا ہے کہ کون جلاویگا ان بوسیدہ ہڈیون کو دوبارہ اور نہین جانتا کہ اوسے کسنے
پیدا کیا اور کون عدم سے وجود مین لایا - قُلْ يُحْيِيْهَا الَّذِيْۤ اَنْشَاَهَاۤ اَوَّلَ مَرَّةٍ
وَهُوَ بِكُلِّ خَلْقٍ عَلِيْمٌ ○ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمْ مِّنَ الشَّجَرِ الْاَخْضَرِ نَارًا
فَاِذَاۤ اَنْتُمْ مِّنْهُ تُوْقِدُوْنَ ○ تو کہہ اونکو جلاویگا جسنے بنایا اونکو پہلی بار اور وہ
سب بنانا جانتا ہے جسنے بنادی تمکو سبز درخت سے آگ پہر اب تم اوس سے سلگاتے ہو
یعنے کہدیجیے آپ اونسے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ ان بوسیدہ ہڈیون کو وہی جلاویگا

جسنے اپنی قدرت سے پہلی بار انکو پیدا کیا اور وہی ہر شئی کو پیدا کرنا جانتا ہی تمام مخلوق کا علم اوسے
بخوبی ہے اور وہ ایسی قدرت والا ہی کہ جسنے تمہارے لیے سبز درخت سے آگ نکالدی۔
پس اب تم اوس سے آگ روشن کرتے ہو۔ آگ پتھر سے نکلتی ہے یا بعضے سبز درختوں سے
جیسے مرخ یا عفار یا بانس۔ انکی ٹہنیان جب آپس مین ہوا سے رگڑتی ہین تو اونسے آگ نکلتی ہی
اسی کی نسبت حق تعالےٰ ارشاد فرماتا ہی کہ جو سبز و تر درخت سے آگ نکالنے پر قادر ہے وہ ہڈیون
کے ترو تازگی دینے پر بدرجۂ اولیٰ قدرت رکھتا ہی۔ اَوَلَيْسَ الَّذِيْ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضَ بِقٰدِرٍ عَلٰٓى اَنْ يَّخْلُقَ مِثْلَهُمْ ؕ بَلٰى ۗ وَهُوَ الْخَلّٰقُ الْعَلِيْمُ ○ کیا
جسنے بنائے آسمان اور زمین نہین سکتا کہ بنادے ویسے۔ اور کیون نہین۔ اور وہ ہی
اصل بنانے والا جانتا ہی سب کچھ۔ یعنے جسنے زمین و آسمان پیدا کیے کیا وہ انکے مانند
نہین پیدا کرسکتا ہے۔ بیشک وہ پیدا کرسکتا ہے اور وہی ہے پیدا کرنے والا تمام خلق کا
اور جانتا ہے ہر شئی کے پیدا کرنے کا حال اور وہ بڑی قدرت والا ہے اور سب جانتا ہے
اِنَّمَآ اَمْرُهٗٓ اِذَآ اَرَادَ شَيْـًٔا اَنْ يَّقُوْلَ لَهٗ كُنْ فَيَكُوْنُ ○ اوسکا حکم یہی ہے
جب چاہے کسی چیز کو کہے اوسکو ہو وہ ہو جاوے۔ یعنے پروردگار عالم کا حکم یہی ہے
کہ جب وہ کسی چیز کے پیدا کرنے کا ارادہ فرماتا ہے تو اوسے صرف اتنا ہی حکم دیتا ہے
کہ ہو پس وہ فورًا ہو جاتی ہے اور اوسمین چشم زدن کی دیر نہین ہوتی۔ اور یہ اوسکی کمال
قدرت کی دلیل ہی کہ جو شئے وہ چاہتا ہے اوسی دم ہو جاتی ہے۔ اور بعض کہتے ہین یہ کلمہ
ایک نشانی ہے جب فرشتے سنتے ہین سمجھ جاتے ہین کہ کوئی شئے پیدا ہوگی۔ فَسُبْحٰنَ
الَّذِيْ بِيَدِهٖ مَلَكُوْتُ كُلِّ شَيْءٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ○ سو پاک ہے وہ ذات
جسکے ہاتھ ہے حکومت ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جاؤگے۔ یعنے پاک ذات اور بے عیب
ہے وہ پروردگار جسکے قبضۂ قدرت مین بادشاہی ہی ہر چیز کی اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے سبکو فقط

تفسیر سورۂ والصافات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الصّٰٓفّٰتِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ مِائَةٌ وَاثْنَتَانِ وَثَمَانُوْنَ اٰيَةً

سورۂ صافات مکیہ ہے اسمین ایک سو بیاسی آیتین اور آٹھ سو ساٹھ کلمے اور تین ہزار آٹھ سو چھبیس حرف ہین ۔ فضائل اس سورت شریف کے بیشمار ہین مختصر یہ ہے کہ جو کوئی اسے پڑھیگا اللہ تعالیٰ اوسے دس گنا صواب و نیکیان عنایت فرمائیگا اور شیطان اوس سے دور رہیگا اور گواہی دینگے اوسکے لیے فرشتے اور تمام آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رہیگا

وَالصّٰٓفّٰتِ صَفًّا ۝ قسم صف باندھنے والون کی قطار ہوکر یعنے قسم ہے اون فرشتون کی جو صف باندھکر کھڑے ہوتے ہین عبادت پروردگار کے لیے یا اوسکا حکم سننے کے لیے فَالزّٰجِرٰتِ زَجْرًا ۝ پھر ڈانٹنے والون کی جھڑک کر یعنے قسم ہے اون فرشتون کی جو شیطانون کو آسمان پر جانے اور باتین سننے سے روکتے اور اونہین جھڑکتے ہین اور ڈانٹتے ہین ۔ فَالتّٰلِيٰتِ ذِكْرًا ۝ پھر پڑھنے والون کی یاد کر یعنے قسم ہے کلام خدا کے تلاوت کرنے والونکی ۔ بحر الحقائق مین ہے کہ مراد صافات سے ارواح ہین اور زاجرات سے الہامات الٰہی کہ عوام کو منہیات سے روکتے ہین اور تالیات سے نفوس ذاکرہ کہ اپنی عمر یاد خدا مین صرف کرتے ہین ؎ یاد مین تیری ہی دن رات بسر کرتے ہین ✽ شام کرتے ہین یونہین یونہین سحر کرتے ہین ۔ لکھا ہے کہ مکے کے کافرون نے تعجب سے کہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سب خداؤن کو ایک خدا کی طرف لائے ہین حق تعالیٰ نے ان آیتون

قسم کھا کر فرمایا کہ اِنَّ اِلٰهَكُمْ لَوَاحِدٌ ؕ بیشک حاکم تمہارا ایک ہے۔ یعنے تمہارا
خدا تمہارا خالق اور حاکم ایک ہے کیا ہوگا نہ ہے۔ رَبُّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَ
مَا بَيْنَهُمَا وَرَبُّ الْمَشَارِقِ ؕ رب آسمانون کا اور زمین کا اور جو انکے بیچ ہے
اور رب مشرقون کا۔ یعنے پروردگار زمین اور آسمان اور مشرقون اور سوکیون کا رب ہے
اور جو کچھ زمین و آسمان کے درمیان ہے سبکا وہ پروردگار ہے۔ اور فرماتا ہے خداوند
عالم اِنَّا زَيَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْيَا بِزِيْنَةِ ۨالْكَوَاكِبِ ۙ وَحِفْظًا
مِّنْ كُلِّ شَيْطٰنٍ مَّارِدٍ ۚ ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو ایک رونق
جو تارے ہین اور بچاؤ بنایا ہر شیطان سرکش سے۔ یعنے اللہ تعالے نے آسمان دنیا
کو ستارون سے زینت دی۔ مراد ستارون کی مختلف شکلین ہین جیسے ثریا اور بنات النعش
اور جو انکے سوا ہین۔ اور بچایا اللہ تعالے نے آسمانون کو شیاطین کے چڑھنے سے لکھا
ہے کہ انھین ستارون کی روشنی سے آگ نکلتی ہے جس سے شیطانون کو مار پڑتی ہے
اور آسمان پر جانے نہین پاتے لَا يَسَّمَّعُوْنَ اِلَى الْمَلَاِ الْاَعْلٰى وَيُقْذَفُوْنَ
مِنْ كُلِّ جَانِبٍ ۖ دُحُوْرًا وَّلَهُمْ عَذَابٌ وَّاصِبٌ ۙ سن نہین سکتے
اوپر کی مجلس تک اور پھینکے جاتے ہین ہر طرف سے ہانکے گئے اور انکو مار ہے ہمیشہ
یعنے شیاطین بلند تر فرشتون کی باتین سننے کی طاقت نہین رکھتے اور ہر طرف سے
ہنکائے جاتے ہین اور پھینکی جاتی ہے اونپر آگ اور اونکے لیے عذاب ہے ہمیشہ اِلَّا
مَنْ خَطِفَ الْخَطْفَةَ فَاَتْبَعَهٗ شِهَابٌ ثَاقِبٌ ۝ مگر جو کوئی اُچک لایا
جھٹ سے پھر پیچھے لگا اوسکو انگارا چمکتا۔ یعنے جو شیطان جلدی سے فرشتون کی
کوئی بات سن کے بھاگتا ہے تو پیچھے ہو لیتا ہے اوسکے شعلہ جلانے والا یا ستارہ چمکتا کہ
اوسکو جلاوے اور ایذا پہنچاوے۔ لکھا ہے کہ رکانت بن زید اور ابو الاسدین
بعث و قیامت اور حشر کے منکر تھے اور ہمیشہ اپنی قوت اور زور کے دعوے اور گھمنڈ قریش مین

بیان کیا کرتے تھے اللہ تعالٰے نے اونکے خیال باطل کے توڑنے کے لیے یہ آیت نازل
فرمائی فَاسْتَفْتِهِمْ أَهُمْ أَشَدُّ خَلْقًا أَم مَّنْ خَلَقْنَا ۚ إِنَّا خَلَقْنَاهُم مِّن
طِينٍ لَّازِبٍ ○ اب پوچھ اونسے یہ مشکل ہین بنانے یا جتنی خلقت ہمنے بنائی۔ ہمین نے
اونکو بنایا ہے ایک گارے چپکتے سے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کافرون سے
پوچھیے کہ وہ سخت تر ہین پیدایش مین یا جو ہمنے پیدا کیے جیسے آسمان اور فرشتے اور ستارے
اور شہاب۔ بیشک ہمنے پیدا کیا ہے اونکو ایک مٹی چپکنے والی سے اور وہی اونکا مادہ اصلی ہے
تفسیر معالم التنزیل مین ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو یقین تھا کہ جو کوئی قرآن مجید کو
سنیگا وہ ضرور ایمان لائیگا مگر مشرکان مکہ نے جب وہ کلام برحق سُنا تو مسخراپن کرنے لگے
آپکو اس بات سے بہت تعجب ہوا پس اللہ تعالٰے جل شانہ نے یہ آیت شریف نازل فرمائی
بَلْ عَجِبْتَ وَيَسْخَرُونَ ○ بلکہ تو رہتا ہے اچنبھے مین اور وہ کرتے ہین ٹھٹھے۔ یعنے اے
محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کفار کے کلام باطل کا خیال نہ کیجیے اور اونسے دست بردار ہو جیے
کیونکہ آپ اونکے ایمان نہ لانے اور قرآن پاک کے نہ ماننے پر تعجب کرتے ہین اور وہ آپکے
تعجب کرنے پر ہنستے اور ٹھٹھے لگاتے ہین وَإِذَا ذُكِّرُوا لَا يَذْكُرُونَ ○ اور
جب سمجھائیے نہین سوچتے۔ یعنے اونکا حال یہ ہے کہ جب اونہین نصیحت کی جاتی ہے اور
سمجھائے جاتے ہین تو نہین مانتے وَإِذَا رَأَوْا آيَةً يَسْتَسْخِرُونَ ○ اور جب دیکھین
کچھ نشانی ہنسی مین ڈالدیتے ہین یعنے جب کوئی معجزہ یا دلیل آپکے قول کے سچائی کی دیکھتے
ہین تو اوسے ہنسی مین ٹالدیتے ہین۔ وَقَالُوا إِنْ هَٰذَا إِلَّا سِحْرٌ مُّبِينٌ ○ اور کہتے
ہین اور کچھ نہین یہ جادو ہے کھلا یعنے معجزات اور دلائل حقہ کو جادو قرار دیتے ہین۔ اور کہتے
ہین أَإِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَعِظَامًا أَإِنَّا لَمَبْعُوثُونَ ○ أَوَآبَاؤُنَا
الْأَوَّلُونَ ○ کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا ہمکو پھر اوٹھانا ہے کیا اور ہمارے
باپ دادون اگلے کو۔ یعنے جب ہم گل سڑکے مٹی اور کھوکھل ہڈیان رہ گئے تو کیا ہم پھر اوٹھائے

جائینگے یا ہمارے باپ دادا پہلے۔ قُلْ نَعَمْ وَاَنْتُمْ دَاخِرُوْنَ ۝ تو کہہ ہان اور
تم ذلیل ہوگے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اونسے کہدیجیے کہ ہان بیشک تم سب
اوٹھائے جاؤگے اور تمہارے اگلے باپ دادا بھی اوٹھائے جائینگے اور تم ذلیل ہوگے
قیامت کے دن فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ فَاِذَا هُمْ يَنْظُرُوْنَ ۝ سو وہ تو
ہی ہے ایک جھڑکی پہر تب ہی یہ لگین گے دیکھنے۔ یعنے یہ اوٹھانا اور کچھہ نہین صرف ایک پھونک
ہے صور کا۔ پس فوراً وہ سب زندہ ہو قبرون سے نکل دیکھنے لگین گے۔ وَقَالُوْا يٰوَيْلَنَا
هٰذَا يَوْمُ الدِّيْنِ ۝ اور کہین گے اے خرابی ہماری یہ آیا دن جزا کا۔ یعنے اوسوقت
اس دن کو افسوس ہوگا اور کہین گے ہاے خرابی ہماری یہ وہی روز جزا ہے جسکے وعدے
کیے ہوئے تھے۔ فرشتے اوسوقت کہین گے هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ الَّذِيْ كُنْتُمْ
بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ یہ ہے دن فیصلے کا جسکو تم جھٹلاتے تھے۔ یعنے یہ وہ دن ہے
جسمین سب باتون کا فیصلہ ہوگا یا یہ وہ دن ہے جسمین نیک بدون سے جدا کیے جائینگے
اور یہ وہی دن ہے جسکی خبر تمکو دی گئی تہی اور تم اوسے جھوٹ سمجھتے تھے۔ پہر پروردگار عالم
فرشتون کو حکم دیگا کہ اُحْشُرُوا الَّذِيْنَ ظَلَمُوْا وَاَزْوَاجَهُمْ وَمَا كَانُوْا
يَعْبُدُوْنَ ۝ مِنْ دُوْنِ اللّٰهِ فَاهْدُوْهُمْ اِلٰى صِرَاطِ الْجَحِيْمِ ۝ جمع ربع
کرو گنہگارون کو اور اونکی جوڑون کو اور جو کچھہ پوجتے تھے اللہ کے سوا پہر چلاؤ اونکو راہ پر
دوزخ کی۔ یعنے جمع کرو اون لوگون کو جو شرک کرکے اپنی جانون پر ظلم کرتے تھے جیسے بت
پرست اور ستارہ پرست اور اونکی جوروؤن کو جو کافرہ اور مشرکہ ہین اور اون چیزون کو
جنھین مشرکین پوجتے تھے اللہ تعالےٰ کے سوا مثل بتون وغیرہ کے اور لیجاؤ اونکو دوزخ
کے راستے کی طرف۔ پہر جب کہ وہ سب لوگ دوزخ کی جانب منہ کرین وَقِفُوْهُمْ اِنَّهُمْ
مَسْئُوْلُوْنَ ۝ کھڑا رکھو انکو انسے پوچھنا ہے۔ یعنے کھڑا کرو انکو حساب گاہ مین یا پل صراط پر
کہ انکے عقائد اور اعمال پوچھے جائینگے۔ جس سے وہ زیادہ تر ذلیل اور رسوا ہونگے

پھر فرشتے اونسے کہین گے مَا لَكُمْ لَا تَنَاصَرُونَ ۝ کیا ہوا تمکو ایک دوسرے کی
مدد نہین کرتے۔ یعنے تم تو اس دن کے منکر تھے اور اپنے تئین بڑا زور آور سمجھتے تھے پھر
کیا ہے آج کہ آپس مین ایک دوسرے کی مدد نہین کرتے اور اس عذاب وحساب سے
اپنے تئین نہین چھڑاتے۔ وہ کچھہ جواب نہ دینگے۔ حق تعالے عل شانہٗ فرشتون سے فرماویگا
بَلْ هُمُ الْيَوْمَ مُسْتَسْلِمُونَ ۝ کوئی نہین وہ آج آپکو پکڑواتے ہین۔ یعنے آج
فرمانبردار بنے ہین۔ وَأَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلَىٰ بَعْضٍ يَتَسَاءَلُونَ ۝ اور منہ کیا
بعضوان نے بعضون کی طرف لگے پوچھنے۔ یعنے حسابگاہ مین اونکے کمزور اور زور والے
یا غریب وامیر آپس مین ایک دوسرے سے مخاطب ہوکے کہین گے کہ کہو آج کون دن
پیش آیا ہے یا آپس مین ایک دوسرے کو سرزنش کریگا۔ قَالُوا إِنَّكُمْ كُنتُمْ تَأْتُونَنَا
عَنِ الْيَمِينِ ۝ بولے تمہین تھے کہ آتے تھے ہمپر داہنے سے۔ یعنے اونمین کے غریب
رئیسون سے کہین گے کہ تمہین تو ہمارے پاس نصیحت کے لیے آیا کرتے تھے اور زور
وقوت سے اور از روے قسم کہا کرتے تھے کہ جو دین ہم تمہین بتاتے ہین یہی حق ہے
قَالُوا بَل لَّمْ تَكُونُوا مُؤْمِنِينَ ۝ وہ بولے کوئی نہین پر تمہین نہ تھے یقین لانے
والے یعنے اونکے رئیس جواب دینگے کہ یہ بات نہین ہی بلکہ تم تو پہلے ہی سے سیدہے راستے
پر نہ تھے کہ ہم تمہین بہکاتے۔ وَمَا كَانَ لَنَا عَلَيْكُم مِّن سُلْطَانٍ ۖ بَلْ كُنتُمْ
قَوْمًا طَاغِينَ ۝ اور ہمارا تمپر کچھہ زور نہ تھا پر تم ہی تھے لوگ بےحد چلنے والے۔ یعنے
ہم تمپر ایسے غالب اور زبردست ہی نہ تھے کہ تمہین زور وظلم سے بہکاتے بلکہ تم خود ہی
بے راہ اور قوم سرکش تھے۔ فَحَقَّ عَلَيْنَا قَوْلُ رَبِّنَا ۖ إِنَّا لَذَائِقُونَ ۝ سو ثابت
ہوئی ہمپر بات ہمارے رب کی۔ ہمکو مزہ چکھنا۔ یعنے فرمان پروردگار کا لَأَمْلَأَنَّ جو تمکو ہمارے
حق مین پورا ہوا اور ہم بیشک عذاب چکھنے والے ہین۔ فَأَغْوَيْنَاكُمْ إِنَّا كُنَّا غَاوِينَ ۝
پھر ہمنے تمکو گمراہ کیا ہم تھے آپ گمراہ۔ یعنے ہم تو گمراہ تھے ہی تمکو بھی اگر ہمنے اپنا ساتھی

بنالیا - پروردگار عالم فرماویگا - فَاِنَّهُمْ یَوْمَئِذٍ فِی الْعَذَابِ مُشْتَرِکُوْنَ ○
سو وہ اوسدن تکلیف مین شریک ہین - یعنے وہ اور اونکے بہکانے والے آجکے دن
عذاب مین شریک ہین - جیسے دنیا مین گمراہی کے شریک تھے - اِنَّا کَذٰلِکَ نَفْعَلُ
بِالْمُجْرِمِیْنَ ○ ہم ایسا کچھہ کرتے ہین گنہگارون کے حق مین - یعنے ہم گنہگارون سے
باقصد ایساہی کرتے ہین اور اونکو اونکے گناہون کے موافق سزا دیتے ہین - اسلیے کہ
اِنَّهُمْ کَانُوْٓا اِذَا قِیْلَ لَهُمْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ یَسْتَکْبِرُوْنَ ○ وے تھے کہ اونسے
جب کوئی کہتا کسی کی بندگی نہین سوائے اللہ کے تو غرور کرتے تھے - یعنے جب اونسے
کہاجاتا تہا کہ سوا خداوند عالم کے کوئی لائق عبادت کے نہین اور جنہین تمنے معبود قرار دیا ہے
یہ سب باطل ہین اور سزاوار بندگی نہین تو غرور اور تکبر سے سرکشی کرتے تھے اور اس
کلمہ حق کے کہنے سے منہ پہیرتے تھے - وَیَقُوْلُوْنَ اَئِنَّا لَتَارِکُوْٓا اٰلِهَتِنَا لِشَاعِرٍ
مَّجْنُوْنٍ ○ اور کہتے کیا ہم چھوڑدینگے اپنے ٹھاکرون کو کہنے سے ایک شاعر دیوانے
کے - یعنے کہتے تھے مشرک کہ ہم اپنے معبودون کی عبادت ایک دیوانے شاعر کے کہنے
سے ہرگز نہ چھوڑین گے - اور اپنے زعم باطل مین آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کی طرف
شاعری اور جنون کی نسبت کرتے تھے حالانکہ وہ خود دیوانے اور مجنون تھے - حق تعالےٰ
اونکے جواب مین فرماتا ہے بَلْ جَآءَ بِالْحَقِّ وَصَدَّقَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ کوئی
نہین وہ لایا ہے سچا دین اور سچ مانا ہے سب رسولون کو - یعنے جو کچھہ مشرک کہتے
ہین سب غلط ہے اصل یہہ ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم تشریف لائے اونکی طرف ساتھ حق
کے اور لائے اونکے لیے دین حق کو اور سچا مانتے ہین اون سب رسولون کو جو انسے
پہلے گذرے - اِنَّکُمْ لَذَآئِقُوا الْعَذَابِ الْاَلِیْمِ ○ بیشک تم کو چکھنی دکھہ والی
یعنے بیشک اے کافرو تم عذاب سخت چکھنے والے ہو اور جانے والے ہو دوزخ مین بسبب
شرک اور کفر اور رسولون کی تکذیب اور بے ادبی کے - وَمَا تُجْزَوْنَ اِلَّا مَا کُنْتُمْ

تَعۡمَلُوۡنَ ۝ اور وہی بدلا پاؤگے جو کچھ تم کرتے تھے۔ یعنے کافرون اور مشرکون کو اونکے اعمال کے موافق سزا دیجائیگی اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الۡمُخۡلَصِيۡنَ ۝ مگر جو بندے اللہ کے ہین چُنے ہوئے۔ یعنے جو بندے نیک اور اللہ تعالےٰ کے مقبول ہین اون کے گناہون کا بدلا نہین وہ معاف ہوئے اور اونکے اعمال نیک اور فرمانبرداری کی جزا دگنی ملیگی۔ اُولٰٓئِكَ لَهُمۡ رِزۡقٌ مَّعۡلُوۡمٌ ۝ فَوَاكِهُ ۚ وَهُمۡ مُّكۡرَمُوۡنَ ۝ فِىۡ جَنّٰتِ النَّعِيۡمِ ۝ عَلٰى سُرُرٍ مُّتَقٰبِلِيۡنَ ۝ وہ جو ہین اونکو روزی ہے مقرّر میوے اور اونکی عزت ہے باغون مین نعمت کے تختون پر ایک دوسرے کے سامنے۔ یعنے وہ لوگ جو اللہ تعالےٰ کے مقبول بندے ہین اونکے لیے روزی ہے ظاہر بڑی لذت اور مزے کی ہمیشہ کے لیے اور وہ روزی کیا ہے میوے ہین طرح طرح کے تر و تازہ اور سوکھے اور اونکے لیے بڑی عزت ہو بہشت کے باغون مین۔ بیٹھے ہوئے ہین تختون پر ایک دوسرے کے سامنے تاکہ ایک دوسرے کو دیکھکے خوش ہون۔ يُطَافُ عَلَيۡهِمۡ بِكَاۡسٍ مِّنۡ مَّعِيۡنٍ ۝ بَيۡضَآءَ لَذَّةٍ لِّلشّٰرِبِيۡنَ ۝ لوگ لیے پھرتے ہین اونکے پاس پیالہ شراب کا ستھری سفید مزہ دیتی پینے والون کو۔ یعنے بہشت کے ساقی اونکے گرد جام شراب لیے پھرتے ہین اور وہ شراب نہایت صاف شفاف سفید خوشبو خوش مزہ پاکیزہ لذت بخش ہے پینے والون کے لیے۔ لَا فِيۡهَا غَوۡلٌ وَّلَا هُمۡ عَنۡهَا يُنۡزَفُوۡنَ ۝ نہ اومین سر پھرتا ہے اور نہ اوس سے بکتے ہین۔ یعنے وہ شراب مثل دنیا کی شراب کے نہین بلکہ وہ ایسی نفیس اور عمدہ شراب ہی جس سے نہ سر پھرتا ہے نہ عقل جاتی ہے اور نہ مست ہوکر بیہودہ بکنے کی نوبت آتی ہے۔ وَعِنۡدَهُمۡ قٰصِرٰتُ الطَّرۡفِ عِيۡنٌ ۝ كَاَنَّهُنَّ بَيۡضٌ مَّكۡنُوۡنٌ ۝ اور اونکے پاس ہین عورتین نیچی نگاہ رکھتیان بڑی آنکھون والیان گویا وہ انڈے ہین چھپے دہرے۔ یعنے بہشت والون کے پاس حورین پاکیزہ نظر جھکائے بیٹھی ہونگی جو اپنے شوہرن کے سوا دوسرے پر نظر تک

ڈالین گی۔ اور اونکی آنکھین بڑی بڑی اور نہایت خوبصورت ہونگی گویا کہ وہ انڈے
ہین چھپے ہوئے۔ یہ تشبیہ حورون کی صفائی اور پاکیزگی کی ہے۔ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى
بَعْضٍ يَّتَسَآءَلُوْنَ ○ پھر منہ کیا ایک نے دوسرے کی طرف لگے پوچھنے۔ یعنے
اہل بہشت مین سے بعضے بعضون کی طرف مخاطب ہونگے اور آپس مین پوچھین گے
سوال دنیا کا یا دوست و دشمن کا۔ پس قَالَ قَآئِلٌ مِّنْهُمْ اِنِّىْ كَانَ لِىْ قَرِيْنٌ
بولا ایک بولنے والا اونمین مجکو تھا ایک ساتھی۔ یعنے کہے گا ایک شخص بہشتی [illegible]
اپنے دوستون سے کہ دنیا مین میرے ہمنشینون مین ایک شخص [illegible] سے
انکار کرتا تھا۔ لکھا ہے کہ یہودا اور قطروس دو بھائی تھے جنکا قصہ سورۂ کہف مین مذکور ہے
اور یہان بھی اونہین دونون کا تذکرہ ہے۔ کہ یہودا مومن بہشت کے لوگون سے کہیگا
کہ میرا بھائی قطروس مجھے دنیا مین ملامت کرتا تھا اور يَقُوْلُ اَئِنَّكَ لَمِنَ الْمُصَدِّقِيْنَ
کہتا کیا تو یقین کرتا ہے۔ یعنے کیا تو قیامت کو سچ جانتا ہے ءَاِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا
وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَدِيْنُوْنَ ○ کیا جب ہم مر گئے اور ہو گئے مٹی اور ہڈیان کیا
ہمکو بدلا ملنا ہے۔ یعنے جب ہم مر گئے اور ہمارا گوشت پوست سڑ گل کے مٹی ہو گیا اور ہڈیان
کھوکھلی ہو گئین تو کیا پھر جلائے جاوینگے اور جزا دیے جاوینگے۔ قَالَ هَلْ اَنْتُمْ
مُّطَّلِعُوْنَ ○ کہنے لگا بھلا تم جھانک کر دیکھو گے۔ یعنے یہودا اہل بہشت سے کہے گا
کہ وہ بھائی میرا دوزخ مین ہے ذرا تم جھانکو اور دیکھو کہ وہ کس درجے مین ہے اور کیسے
عذاب مین گرفتار ہے۔ بہشتی کہین گے کہ تم اوسے خوب پہچانتے ہو تم ہی ذرا دوزخ مین
جھانک کے دیکھو کہ وہ کہان ہے۔ فَاطَّلَعَ فَرَاٰهُ فِىْ سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ○ پھر جھانکا
تو اوسکو دیکھا بیچون بیچ دوزخ کے۔ یعنے یہودا نے جب خود جھانک کے دیکھا تو اوسکو جہنم
کے بیچ مین پایا۔ قَالَ تَاللّٰهِ اِنْ كِدْتَّ لَتُرْدِيْنِ ○ بولا قسم اللہ کی تو تو لگا تھا
کہ مجکو گڑھے مین ڈالے۔ یعنے یہودا کہے گا کہ اے قطروس خدا کی قسم تو نے تو چاہا تھا

کہ مجھے بہی گمراہ کرکے ہلاک کرے اور اپنے ساتھہ دوزخ مین لیجاوے - وَلَوْلَا نِعْمَةُ رَبِّي لَكُنْتُ مِنَ الْمُحْضَرِينَ ۝ اور اگر نہوتا میرے رب کا فضل تو مین بھی ہوتا اونمین جو پکڑے آئے - یعنے اگر میرا پروردگار مجہپر فضل نہ کرتا اور تیرے بہکانے سے نہ بچاتا تو مین بھی تیرے ساتھہ جہنم مین داخل ہوا ہوتا - پہر بہودا فرشتون سے اسطور پر کہیگا کہ اوسکا بہائی بہی سن لے - أَفَمَا نَحْنُ بِمَيِّتِينَ ۝ إِلَّا مَوْتَتَنَا الْأُولَىٰ وَمَا نَحْنُ بِمُعَذَّبِينَ ۝ کیا اب ہمکو نہین مرنا مگر جو پہلی بار مرچکے اور ہمکو تکلیف نہین پہونچنی - یعنے اب بہشت مین تو ہمارے لیے موت نہین ہان اس سے پہلے دنیا مین ہمارے لیے موت تھی اور نہ ہم عذاب کیے جاوینگے - فرشتے جواب دین گے کہ بیشک نہ اب تم مروگے اور نہ تمپر عذاب ہوگا سیودا خوش ہوکے کہیگا إِنَّ هَٰذَا لَهُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيمُ ۝ بیشک یہی ہے بڑی مراد ملنی - یعنے بیشک بڑا مراد پانا یہی ہو کہ بہشت مین نہایت راحت وآرام سے رہین گے اور عذاب نہ دیکھین گے - لِمِثْلِ هَٰذَا فَلْيَعْمَلِ الْعَامِلُونَ ۝ ایسی چیزون کے واسطے چاہیے محنت کرین محنت والے - یعنی ایسی ہی نعمت اور راحت دائمی کے لیے لازم ہے کہ عمل کرنے والے ضرور اچھے اچھے عمل کرین نہ دولت دنیا کے واسطے کہ جسکو بقا نہین اور چند روزہ ہے - پہر حق تعالے جل شانہ وجل جلالہ ارشاد فرماویگا أَذَٰلِكَ خَيْرٌ نُزُلًا أَمْ شَجَرَةُ الزَّقُّومِ ۝ بہلا بہتر ہے یہ مہمانی یا درخت سینڈہ کا - یعنے یہ نعمتین بہشت کی جو بیان ہوئین یہ بہتر ہین مہمانی کے لیے یا سینڈہ کا درخت جو دوزخ مین ہوگا اور اوسکے پہل جو کڑوے اور نہایت خراب ہوتے ہین دوزخیون کو زبردستی کھلائے جاوینگے اور وہ گلے مین پہنسین گے گویا یہ بہی دوزخیون کے لیے ایک عذاب سخت ہے - پروردگار عالم فرماتا ہے إِنَّا جَعَلْنَاهَا فِتْنَةً لِلظَّالِمِينَ ۝ ہمنے اوسکو رکھا ہے خراب کرنا ظالمونکا - یعنے تہوہڑ کا درخت دوزخ مین ظالمون کے خراب کرنے اور عذاب دینے کے لیے پروردگار عالم نے رکھا ہے

اور دنیا مین بھی اونکے لیے خرابی ہے کیونکہ جب وہ سنتے ہین کہ دوزخ مین تھوہڑ کا درخت ہے تو تعجب سے کہتے ہین کہ آگ مین سبز درخت کیونکر ہوگا اور یہ نہین سمجھتے کہ اللہ تعالے ہر چیز پر قدرت رکھتا ہے اور اوسکے آگے سب آسان ہے۔ اور نہین دیکھتے اوسکی قدرت کاملہ کو کہ وہ دنیا ہی مین سمندر کیڑے کو کس طور سے آگ مین پیدا کرتا اور جلاتا ہے اور ہرے ہرے درختون سے آگ کے شعلے نکالتا ہے۔ پس ایسی بڑی قدر والے پروردگار کے نزدیک آگ مین سبز درخت کا پیدا کرنا اور اوسے آگ کے صدمے سے محفوظ رکھنا کوئی بڑی بات نہین۔ تفسیر معالم التنزیل مین مرقوم ہے کہ ابن زبعری نے سرداران قریش سے کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو زقوم سے ڈراتے ہین اور لغت بربرہ مین زقوم مکھن اور کھجور کا نام ہے۔ یہ سنتے ہی ابوجہل اوٹھا اور سرداران قریش کو اپنے ہمراہ لے کے گھر آیا اور لونڈی سے کہنے لگا کہ زقوم لا۔ وہ کھجورین اور مکھن لائی ابوجہل نے اون سب سے کہا لو کھاؤ یہ وہی زقوم ہے جس سے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہمکو ڈراتے ہین پس حق تعالے جل شانہ نے یہ آیت نازل فرمائی کہ جسے تمنے زقوم سمجھ رکھا ہے وہ زقوم ہی نہین بلکہ اِنَّهَا شَجَرَةٌ تَخْرُجُ فِيٓ اَصْلِ الْجَحِيْمِ ○ وہ ایک درخت ہے کہ نکلتا ہے دوزخ کی جڑ مین۔ یعنے زقوم وہ ہے جو دوزخ کی جڑ سے نکلیگا اور اوسکی شاخین دوزخ کے تمام طبقون مین بلند ہو ہو کے پونہچین گی۔ ○ طَلْعُهَا كَاَنَّهٗ رُءُوْسُ الشَّيٰطِيْنِ شگوفہ اوسکا جیسے سر شیطانون کے یعنے نہایت بدشکل اور ہیبتناک بعضے کہتے ہین کہ مراد رؤس الشیاطین سے ہولناک اور بدشکل سانپ ہین اور بعضے کہتے ہین کہ سیاہ پتھر جو مکے کے گرد تھے اونہین رؤس الشیاطین کہتے تھے اور اونہین سے یہ تشبیہ ہے۔ فَاِنَّهُمْ لَاٰكِلُوْنَ مِنْهَا فَمَالِـُٔوْنَ مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ سو وہ کھاوینگے اوسمین سے پھر بھرینگے اوس سے پیٹ۔ یعنے دوزخی وہ زقوم کھائین گے اور مارے بھوکھ کے اوس سے پیٹ بھرین گے یا زبردستی وہ اونکو کھلایا جائیگا۔ ثُمَّ اِنَّ لَهُمْ عَلَيْهَا لَشَوْبًا

مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ پہراونکو اوسکے اوپر ملونی جلتے پانی کی۔ یعنے زقوم کہلا کر اونکو اسقدر جلتا
پانی پلایا جاویگا جس سے دل وجگر جل جاوے اور منہ اور حلق کے ٹکڑے ٹکڑے ہو جائین
اور وہ پانی زقوم مین ملجائے۔ ثُمَّ اِنَّ مَرْجِعَهُمْ لَاِلَى الْجَحِيْمِ ۝ پہراونکو لیجانا آگ کے
ڈہیرمین۔ یعنے ایسا کہانا اور پانی جب اونکو کہلا پلا چکین گے تو دوزخ کیطرف لیجائین گے
اور یہ اونکے لیے پہلی مہمانی ہے کیونکہ اِنَّهُمْ اَلْفَوْا اٰبَآءَهُمْ ضَآلِّيْنَ ۝ فَهُمْ عَلٰٓى
اٰثٰرِهِمْ يُهْرَعُوْنَ ۝ اونھون نے پائے اپنے باپ دادے بہکے ہوئے سو وہ اونھین
کے قدمون پر دوڑتے ہین۔ یعنے اونکے باپ دادا گمراہ تھے اور یہ اونھین کے قدم بقدم
گمراہی مین چلنے لگے وَلَقَدْ ضَلَّ قَبْلَهُمْ اَكْثَرُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ اور بہک چکے ہین انسے
آگے بہت لوگ پہلے۔ یعنے کچھ انھین پر موقوف نہین بلکہ انسے پہلے بہی بہت سی قومین اسی
طرح گمراہ ہو چکی ہین جیسے قوم نوحؑ اور قوم عاد وثمود۔ وَلَقَدْ اَرْسَلْنَا فِيْهِمْ مُّنْذِرِيْنَ ۝
اور ہمنے بہیجے ہین اونمین ڈرسنانے والے یعنے باوجودیکہ ہمنے اون قومون مین ڈرانے
والے بہیجے جو اونکو ہمارے عذاب سے ڈراتے رہے مگر وہ ایمان نہ لائے۔ فَانْظُرْ
كَيْفَ كَانَ عَاقِبَةُ الْمُنْذَرِيْنَ ۝ اِلَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اب دیکھہ کیسا
ہوا آخر ڈرائے ہوؤن کا مگر جو بندے اللہ کے ہین چنے ہوئے۔ یعنے دیکھیے آخر اون لوگون
کا جو ڈرائے گئے تھے اور ایمان نہ لائے کہ اونپر عذاب آیا مگر اللہ کے خاص بندے جو ڈرسنکر
اللہ تعالے سے ڈرے اور ایمان لائے وہ عذاب سے بچگئے۔ وَلَقَدْ نَادٰىنَا نُوْحٌ
فَلَنِعْمَ الْمُجِيْبُوْنَ ۝ اور ہمکو پکارا تہا نوحؑ نے سو کیا خوب پہونچنے والے ہین ہم پکار پر۔ یعنے
نوحؑ نے اپنی قوم کی نافرمانیون سے پریشان ہوکے ہمکو پکارا تہا اور قوم کی ہلاکت چاہی
تہی پس ہمنے نوحؑ کی دعا قبول کی اور کافرون کو غرق کر دیا اور ہم بہت اچھے دعا قبول کرنے
والے ہین۔ وَنَجَّيْنٰهُ وَاَهْلَهٗ مِنَ الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور بچا دیا اوسکو اور اوسکے
گہر کو اوس بڑی گہبراہٹ سے۔ یعنے بچا لیا نوحؑ کو اور اوسکے گہر والون کو بڑی سختی سے

اور وہ قوم کی ایذارسانی یا طوفان کی پریشانی تھی وَجَعَلْنَا ذُرِّيَّتَهُ هُمُ الْبَاقِينَ ○
اور رکھی اوسکی اولاد وہی رہجانے والی۔ یعنے حضرت نوحؑ کی اولاد بقاے نسل کے لیے
تا قیام قیامت باقی رکھی۔ لکھا ہے کہ حضرت نوح کی کشتی مین اسّی یا تراسی آدمی تھے وہ سب
طوفان سے بچے مگر اونسے سلسلہ نسل نہین جاری ہوا۔ ہان حضرت نوح علیہ السلام کے
تین بیٹون سے سلسلۂ نسل جاری ہوا۔ سام وسط زمین مین بسے اونسے عرب اور تورا
اور ایران پیدا ہوئے۔ اور یافث جانب شمال بسے اونسے ترک اور خزر اور سقلاب پیدا
ہوئے اور حام جانب شمال بسے اونسے ہند اور حبش اور بربر پیدا ہوئے۔ سب آدمی
انھین کے سلسلۂ نسل مین ہین۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ○ اور باقی رکھا اوسپر پچھلی
خلق مین۔ یعنے اللہ تعالے نے حضرت نوح کی ثنا کو پچھلی امتون کے لیے باقی رکھی کہ
وہ امت محمدیہ ہین تاکہ وہ کہین سَلَامٌ عَلَىٰ نُوحٍ فِي الْعَالَمِينَ ○ کہ سلام ہے نوح پر سارے
جہان والون مین۔ یعنے ہمیشہ خلق اونپر سلام بھیجتی ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ حق تعالے
اپنی رحمت کاملہ سے حضرت نوح علیہ السلام پر سلام کہکر فرماتا ہے کہ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِينَ ○ ہم یون بدلا دیتے ہین نیکی والون کو۔ یعنے جسطرح ہمنے نوحؑ کو جزاے نیک
دی ہے اسی طرح ہم نیکی کرنے والون کو جزاے خیر دیتے ہین۔ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِينَ ○ وہ ہے ہمارے بندون ایماندارون مین۔ یعنے حضرت نوح علیہ السلام اللہ
تعالے کے فرمانبردار ایمان والے بندون مین سے تھے۔ ثُمَّ أَغْرَقْنَا الْآخَرِينَ ○
پھر ڈبا دیا ہمنے دوسرون کو۔ یعنے حضرت نوح کے دعا کرنے کے بعد اللہ تعالے نے ڈبو دیا
سب کافرون کو۔ اب اللہ تعالے حضرت نوحؑ کی تعریف کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ وَإِنَّ
مِنْ شِيعَتِهِ لَإِبْرَاهِيمَ ○ اور اوسی کی راہ والون مین ہے ابراہیم۔ یعنے حضرت
نوح علیہ السلام کی راہ چلنے والون مین سے حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے إِذْ جَاءَ
رَبَّهُ بِقَلْبٍ سَلِيمٍ ○ جب آیا اپنے رب کے پاس لیکر دل صاف اور پاک۔

یعنے یاد کیجیے اے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم جب حضرت ابراہیم علیہ السلام خلوص دلی
سے اپنے پروردگار کے پاس آئے اِذْ قَالَ لِاَبِيْهِ وَقَوْمِهٖ مَاذَا تَعْبُدُوْنَ ۝
جب کہا اپنے باپ کو اور اوسکی قوم کو تم کیا پوجتے ہو۔ یعنے یاد کیجیے جب حضرت ابراہیم علیہ
السلام نے اپنے باپ آزر اور اپنی قوم سے کہا کہ تم کس چیز کی عبادت کرتے اور کسے پوجتے
ہو اَئِفْكًا اٰلِهَةً دُوْنَ اللّٰهِ تُرِيْدُوْنَ ۝ کیون جھوٹ بنائے حاکمون کو اللہ کے
سوا سے چاہتے ہو۔ یعنے کیا تم اللہ برحق کے سوا دوسرے معبود جھوٹے بنا یا چاہتے ہو
فَمَا ظَنُّكُمْ بِرَبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ پھر کیا خیال کیا ہے تمنے جہان کے صاحب کو۔ یعنے تم
جو معبود برحق کے سوا جھوٹے معبود قرار دیتے ہو اور خدا سے تعالے کے عذاب سے بیخوف ہو
تو تم نے کیا گمان کیا ہے پروردگار عالم کے ساتھ کیا اس گناہ کی وہ تمکو سزا ندیگا یا تمپر عذاب
نہ کریگا۔ قوم نے حضرت ابراہیم علیہ السلام کا یہ کلام سُنا تو جواب دیا کہ کل ہمارے یہان عید ہے
سب صحرا کو جائینگے آج انواع و اقسام کے کھانے طیار کر رہے ہین یہ سب بتون کے پاس
رکھکر باہر جاوینگے وہان سے آکر بطور تبرک یہ کھانا تقسیم کرینگے تم بھی ہمارے ساتھ چلنا اور
ہمارے بتون کی زیب و زینت دیکھنا۔ یقین ہے کہ جب تم یہ سب حال دیکھوگے تو ہمکو معذور
رکھوگے اور لعنت ملامت نہ کروگے۔ حضرت ابراہیم علیہ السلام اونکی جاہلانہ باتین سُنکے خاموش
ہو رہے اور آپنے کچھ جواب نہ دیا دوسرے روز جب وہ لوگ چلنے کو طیار ہوئے تو اونہون نے
آپسے کہا کہ آئیے آج ہم اور آپ چلین۔ فَنَظَرَ نَظْرَةً فِي النُّجُوْمِ ۝ پھر نگاہ کی ایکبار تارون
مین۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے نظر اوٹھا کے تارون کو دیکھا یا نجوم کی کتاب ملاحظہ
کی اسواسطے کہ اونکی قوم علم نجوم کو بہت مانتی تھی پس آپنے اوسی طور سے اونسے کلام کیا
فَقَالَ اِنِّيْ سَقِيْمٌ ۝ پھر کہا مین بیمار ہون۔ یعنے بیمار ہوا چاہتا ہون تمہارے ساتھ
نہ جاؤنگا فَتَوَلَّوْا عَنْهُ مُدْبِرِيْنَ ۝ پھر اولٹے گئے اوس سے پیٹھ دیکر۔ یعنے
وہ لوگ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے حال علالت سنکر پیٹھ موڑ چلے گئے اس خیال سے

کہ شاید چلنے سے آپ زیادہ بیمار ہوجائین یا اس گمان سے کہ عید کا روز ہے اور بتون کی
پوجا کرنی ہے بیمار کو لیجانا کیا ضرور ہے۔ جب وہ سب جانب صحرا عید منانے کو روانہ ہوئے
فَرَاغَ اِلٰٓى اٰلِهَتِهِمْ فَقَالَ اَلَا تَاْكُلُوْنَ ۝ پھر جا گھسا اونکے بتون مین پھر بولا تم
کیون نہین کہاتے۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام پوشیدہ طور پر اونکے بتون کے پاس گئے
وہان جاکے دیکھا کہ وہ بت نہایت آراستہ و پیراستہ کیے گئے ہین اور اونکے آگے عمدہ
قسم کے کہانون کے خوان چنے ہوئے ہین پس آپنے مذاق کے طور پر اون بتون سے
کہا کہ تم کیون نہین کہاتے ان کہانون کو اور پھر فرمایا مَا لَكُمْ لَا تَنْطِقُوْنَ ۝ تمکو کیا ہے
کہ نہین بولتے۔ اور مجھے جواب نہین دیتے فَرَاغَ عَلَيْهِمْ ضَرْبًۢا بِالْيَمِيْنِ ۝ پھر گھسا تا
اونپر داہنے ہاتھ سے۔ یعنے پھر حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اون بتون کو زور و قوت سے
مار مار کر ٹکڑے کر ڈالا اور تبر بڑے بت کے کندھے پر رکھدیا۔ یہ حال سورۂ انبیا مین مفصل
مذکور ہے۔ جب نمرودی عیدگاہ سے واپس آئے اور بتخانے مین تمام بتون کو ٹوٹا پھوٹا پایا
تو کہنے لگے کہ یہ سب کام ابراہیم کے ہین۔ فَاَقْبَلُوْٓا اِلَيْهِ يَزِفُّوْنَ ۝ پھر لوگ آئے
اوسپر دوڑکر گھبراتے۔ یعنے نمرودی حضرت ابراہیم علیہ السلام کے پاس گھبراکر دوڑتے ہوئے
آئے اور آپکو پکڑکر نمرود کے پاس لے گئے اور وہان آپ سے بہت مباحثے لوگون نے
کیے آپ نے معقول جواب دیا اور قَالَ اَتَعْبُدُوْنَ مَا تَنْحِتُوْنَ ۝ وَاللّٰهُ خَلَقَكُمْ
وَمَا تَعْمَلُوْنَ ۝ بولا کیون پوجتے ہو جو آپ تراشتے ہو اور اللہ نے بنایا تمکو اور جو تم بناتے
ہو۔ یعنے حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اونسے کہا کہ تم کیون پوجتے ہو اوسے جو اپنے ہاتھ سے
تراشتے اور بناتے ہو حالانکہ تمکو پروردگار نے بنایا ہے اور جو کچھہ تم کرتے ہو اپنے ہاتھون سے
پس یہ الزام جب اون لوگون نے سنا تو قَالُوا ابْنُوْا لَهٗ بُنْيَانًا فَاَلْقُوْهُ فِي الْجَحِيْمِ ۝
بولے چنو اسکے واسطے ایک چنائی پھر ڈالو اسکو آگ کے ڈھیر مین یعنے نمرود اور اوسکے
مصاحبون نے کہا کہ ابراہیم کے جلانے کے لیے ایک گھر بناؤ اور اوسے لکڑیون سے

خوب بہر گئے اوسمین آگ لگا دی جب آگ بہت تیز جلنے لگی تو اوسمین ابراہیم کو ڈالدو
کہ بالکل جل جاوے - فَاَرَادُوۡا بِهٖ كَيۡدًا فَجَعَلۡنٰهُمُ الۡاَسۡفَلِيۡنَ ۝ پہر
چاہنے لگے اوسپر برا داؤ پہر ہمنے ڈالا اونکو نیچے - یعنے نمرودیون نے حضرت ابراہیم
علیہ السلام کے ساتھہ مکاری کا ارادہ کیا اور چاہا کہ اونکو جلادین - مگر پروردگار عالم نے
اونہین کو ذلیل وخوار کیا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام پر آگ کو گلزار کردیا وَقَالَ اِنِّىۡ
ذَاهِبٌ اِلٰى رَبِّىۡ سَيَهۡدِيۡنِ ۝ اور بولا مین جاتا ہون اپنے رب کی طرف وہ
مجھکو راہ دیگا - یعنے جب آپ اوس آگ سے نکلے اور آپکے والد نے بادشاہ کی خاطر سے آپکو
گہر سے نکالا تو آپنے کہا کہ مین جانے والا ہون اپنے پروردگار کے حکم سے یعنے ملک شام
کی طرف - قریب ہر کہ راہ دکہائیگا مجھے پروردگار میرا منزل مقصود کی طرف - پہر آپنے سفر شام
کیا اور اسی سفر مین ہاجرہ بی بی سارہ کے ہاتھہ لگین اور اونہون نے حضرت ابراہیم کے سپرد کیا
جب بی بی ہاجرہ اونکے ملک مین آئین تو دعا کی آپنے کہ رَبِّ هَبۡ لِىۡ مِنَ الصّٰلِحِيۡنَ ۝
اے رب بخش مجھکو کوئی نیک بیٹا - یعنے اے پروردگار میرے مجھے ایک بیٹا نیک عنایت فرما
جو غربت مین میرا مونس ہو اور طاعت مین میرا مددگار - فَبَشَّرۡنٰهُ بِغُلٰمٍ حَلِيۡمٍ ۝ پہر
خوشخبری دی ہمنے اوسکو ایک لڑکے کی جو بڑا تحمل والا - یعنے پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے
آپکی دعا قبول کی اور آپکو ایک صاحبزادے بردبار متحمل مزاج کی خوشخبری دی - اور حضرت اسمٰعیل
علیہ السلام بی بی ہاجرہ کے بطن سے پیدا ہوئے اور حضرت ابراہیم علیہ السلام بحکم خدا اونہین
بی بی ہاجرہ اور حضرت اسماعیل علیہ السلام کو شام سے مکے مین لائے اور حضرت اسماعیل وہان
رہے اور بڑے ہوئے پہر ایکبار حضرت ابراہیم علیہ السلام اپنے صاحبزادے کے دیکہنے کے
لیے شام سے مکے مین آئے اور وہان تین شب برابر اسطور سے آپنے خواب دیکہا کہ مین
بیٹے کو ذبح کرتا ہون - پہلا خواب آٹھوین ذیحجہ کو دیکہا تو دن بہر اوسکی تعبیر کی فکر مین رہے پہر
نوین شب کو وہی خواب دیکہا تو خیال کیا کہ بیشک ذبح کرنا ہوگا پس اوسکی تدبیر کرنے لگے

جب دسوین شب کو پھر وہی خواب دیکھا تو آپ حضرت اسماعیلؑ کو اپنے ہمراہ لے کے بیت اللہ
شریف کی طرف چلے اور وہ عید اضحیٰ کا روز تھا۔ فَلَمَّا بَلَغَ مَعَهُ السَّعْيَ پھر جب پونچا
اوسکے ساتھ دوڑنے کو یعنے جب حضرت ابراہیمؑ درمیان صفا اور مروہ کے جو مقام سعی ہو
پہنچے قَالَ يٰبُنَيَّ اِنِّيْٓ اَرٰى فِي الْمَنَامِ اَنِّيْٓ اَذْبَحُكَ فَانْظُرْ مَاذَا تَرٰى کہا
اے بیٹے میرے مین دیکھتا ہون خواب مین کہ تجکو ذبح کرتا ہون پھر دیکھہ تو کیا دیکھتا ہے یعنے
حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے حضرت اسماعیل سے فرمایا کہ اے میرے
پیارے بیٹے مین تین راتون سے یہی خواب دیکھتا ہون کہ تمکو ذبح کرتا ہون بس اب تم اس مین
کیا کہتے ہو اور تمہارے نزدیک کیا کرنا چاہیے۔ قَالَ يٰٓاَبَتِ افْعَلْ مَا تُؤْمَرُ سَتَجِدُنِيْٓ
اِنْ شَاۗءَ اللّٰهُ مِنَ الصّٰبِرِيْنَ ۝ بولا اے باپ کر ڈال جو تجکو حکم ہوتا ہے تو مجکو پاویگا
اگر اللہ نے چاہا سہارنے والا۔ یعنے حضرت اسمعیل علیہ السلام نے اپنے والد ماجد کو جواب دیا
کہ آپکو جو حکم ہوتا ہے وہ آپ بے تامل کیجیے خدا نے چاہا تو مجھے صابر اور شاکر اور راضی بقضاے
خدا پائین گے۔ فَلَمَّآ اَسْلَمَا وَتَلَّهٗ لِلْجَبِيْنِ ۝ پھر جب دونون نے حکم مانا اور پچھاڑا
اوسکو ماتھے کے بل۔ یعنے جب دونون نے اللہ تعالے کے حکم کی تعمیل کا بدل ارادہ کیا اور
آمادہ ہوئے حضرت ابراہیم علیہ السلام فداے پسر پر اور حضرت اسماعیل علیہ السلام فداے سر پر
تو پچھاڑا حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کو ماتھے کے بل یعنے اونکا ماتھا زمین
پر رکھا اور قصد ذبح کیا تو حضرت اسماعیل علیہ السلام نے اپنے باپ سے کہا کہ اے باپ میرے
میرے ہاتھہ پاؤن مضبوط باندہ دیجیے تاکہ وقت ذبح میرے تڑپنے سے آپکے کپڑے میرے
لہو مین نہ بھرین اور مین اس بے ادبی سے شرمندہ ہون ؎ نہین قتل کا کچھہ ڈر ہے
مجھے خوف یہ ہے ٭ دامن پاک نہ حضرت کا مرے خون سے بھرے ٭ اور جب گھر جاینگا
تو میرا سلام میری مادر مہربان سے کہیے گا اور میرا پیراہن خون آلودہ اونہین دیجیے گا تاکہ اونکی
تسلی ہو اور منہ میرا زمین پر رکھیے تاکہ وقت ذبح آپکی نظر میرے چہرے پر نہ پڑے اور مہر

پدری جوش نہ مارے کہ مبادا حکم الٰہی مین تاخیر واقع ہو۔ پس حضرت ابراہیم علیہ السلام نے اپنے صاحبزادے کا بیان سُنکے دل مضبوط کرکے اونکے ہاتھ پانون مضبوط باندھے اور چُھری اونکے حلق پر دہردی حق تعالےٰ نے ایک حلقہ تانبے کا حضرت اسماعیل کے گلے مین پہنادیا اور ایک روایت مین ہو کہ ایک سخت پتھر اونکے گلے پر پیدا کردیا کہ ہرچند حضرت ابراہیم علیہ السلام نے زور کیا مگر گُنا تو کجا خط تک نہ پڑا اور بعض نے لکھا ہے کہ گلا کٹ کر پھر درست ہوگیا۔ اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہمنے ابراہیم کے اس کام کو پسند کیا وَنَادَيْنٰهُ أَنْ يَّآ إِبْرٰهِيمُ ۝ قَدْ صَدَّقْتَ الرُّؤْيَا ج اور ہمنے اوسکو پکاریون کہ اے ابراہیم تو نے سچ کر دکھایا خواب۔ یعنے اللہ تعالےٰ آپسے خوش ہوا اور فرمایا کہ اے ابراہیم خوب سچ کر دکھایا خواب کیونکہ حضرت ابراہیم علیہ السلام نے خواب مین صاحبزادے کو ذبح کرتے ہوئے دیکھا تھا مگر خون کا اثر نہین پایا تھا ویسا ہی قدرت خدا سے بیداری مین ظاہر ہوا إِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہو کہ ہم یون مشکل حکم کرکے آزماتے ہین پھر اونکو قائم رکھتے ہین تب درجے بلند کرتے ہین اور اچھا بدلا دیتے ہین نیکی کرنے والون کو اور فرماتا ہے پروردگار عالم کہ إِنَّ هٰذَا لَهُوَ الْبَلٰٓؤُا الْمُبِينُ ۝ وہ بیشک یہی ہے صریح جانچنا۔ یعنے باپ اپنے بیٹے کو خدا کے تعالےٰ کے حکم سے اپنے ہاتھ سے ذبح کرے یہ بہت بڑی صریح آزمایش ہے وَفَدَيْنٰهُ بِذِبْحٍ عَظِيمٍ ۝ اور اوسکا بدلا دیا ہمنے ایک جانور ذبح کو بڑا۔ یعنے حضرت ابراہیم نے جب اپنی آنکھون پر پٹی باندھ کے چھری زور سے چلائی اور اللہ تعالےٰ کے حکم سے گلا نہ کٹا تو حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اونکے بیٹے کو اونکے آگے سے سرکا دیا اور بہشت سے ایک دُنبہ فربہ جو چالیس برس سے وہان چرتا تھا چھری کے نیچے لاکر رکھدیا جب حضرت ابراہیم علیہ السلام نے آنکھین کھولین تو دنبہ مذبوح پڑا ہوا دیکھا وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلٰمٌ عَلٰٓى إِبْرٰهِيمَ ۝ اور باقی رکھا ہمنے اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہے ابراہیم پر۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ

ہمنے پچھلی خلق یعنے امت محمدیہ مین اونکا ذکر خیر باقی رکھا اسطور سے کہ کہین سلام ہے
حضرت ابراہیم پر۔ یا یہ اللہ تعالے نے خود اونپر سلام بھیجتا ہے اور فرماتا ہے کَذٰلِكَ
نَجْزِي الْمُحْسِنِيْنَ ۝ یہ ہم یوں دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو۔ یعنے ہم نیکی کرنے والون
کو ایسا ہی بدلا دیتے ہین اِنَّهٗ مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِيْنَ ۝ وہ ہے ہمارے بندون
ایماندار مین۔ یعنے حضرت ابراہیم اللہ تعالے کے نیک اور ایماندار بندون مین سے تھے
وَبَشَّرْنٰهُ بِاِسْحٰقَ نَبِيًّا مِّنَ الصّٰلِحِيْنَ ۝ اور خوشخبری دی ہمنے اوسکو اسحٰق کی
جو نبی ہوگا نیک بختون مین۔ یعنے حضرت اسحٰق کے پیدا ہونے کی اللہ تعالے نے اونکو خوشخبری
دی۔ وَبٰرَكْنَا عَلَيْهِ وَعَلٰٓى اِسْحٰقَ ۚ اور برکت دی ہمنے اوسپر اور اسحٰق پر۔ یعنے برکت
دی اللہ تعالے نے حضرت ابراہیم اور حضرت اسحٰق علیہما السلام کو کہ اونکی پشت سے انبیا
بنی اسرائیل پیدا کیے وَمِنْ ذُرِّيَّتِهِمَا مُحْسِنٌ وَّظَالِمٌ لِّنَفْسِهٖ مُبِيْنٌ ۝ ع۴
اور دونون کی اولاد مین نیکی والے ہین اور بدکار بھی ہین اپنے حق مین صریح۔ یعنے حضرت
ابراہیم علیہ السلام کے دونون صاحبزادون کی اولاد مین مومن و پرہیزگار اور کافر
ستمگار دونون فرقے ہین۔ وَلَقَدْ مَنَنَّا عَلٰى مُوْسٰى وَهٰرُوْنَ ۝ اور ہمنے احسان
کیا موسیٰ اور ہارون پر۔ نعمت اور نبوت سے۔ وَنَجَّيْنٰهُمَا وَقَوْمَهُمَا مِنَ
الْكَرْبِ الْعَظِيْمِ ۝ اور بچا دیا ہمنے اونکو اور اونکی قوم کو اوس بڑی گھبراہٹ سے
یعنے قبطیون کی ایذا رسائی اور غلبے سے۔ وَنَصَرْنٰهُمْ فَكَانُوْا هُمُ الْغٰلِبِيْنَ ۝ اور
اونکی مدد کی تو رہے وہی زبر۔ یعنے اللہ تعالے نے اونکی مدد کی جس سے وہ دشمنون پر
غالب رہے۔ وَاٰتَيْنٰهُمَا الْكِتٰبَ الْمُسْتَبِيْنَ ۝ اور دی اونکو کتاب واضح۔
یعنے موسیٰ اور ہارون کو اللہ تعالے نے کتاب واضح اور روشن عنایت فرمائی اپنے فضل
وکرم سے وَهَدَيْنٰهُمَا الصِّرَاطَ الْمُسْتَقِيْمَ ۝ اور سمجھائی ہمنے اونکو سیدھی راہ
یعنے راہ راست و درست پیروی دین اور اطاعت خدا کی۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِمَا فِي

الاٰخِرِیْنَ ○ سَلٰمٌ عَلٰی مُوْسٰی وَھٰرُوْنَ ○ اور باقی رکھا اونپر پچھلی خلق مین
کہ سلام ہی موسیٰ اور ہارون پر۔ یعنے اونکی تعریف اور اونپر سلام بھیجنا اللہ تعالے نے
پچھلی اُمتون مین باقی رکھا۔ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِی الْمُحْسِنِیْنَ ○ ہم یون دیتے ہین
بدلا نیکی کرنے والون کو۔ یعنے اللہ تعالے اپنے نیک بندون کو بڑے بڑے درجے
اور رتبے مرحمت فرماتا ہے اِنَّهُمَا مِنْ عِبَادِنَا الْمُؤْمِنِیْنَ ○ وہ دونون ہین
ہمارے بندون ایماندار مین۔ یعنے حضرت موسیٰ اور حضرت ہارون۔ وَاِنَّ اِلْیَاسَ
لَمِنَ الْمُرْسَلِیْنَ ○ اور تحقیق الیاس ہے رسولون مین۔ یعنے الیاس علیہ السلام
بن یاسین اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے تھے خلق کی طرف راہ راست اور دعوت حق کے لیے
اِذْ قَالَ لِقَوْمِهٖۤ اَلَا تَتَّقُوْنَ ○ جب کہا اپنی قوم کو کیا تمکو ڈر نہین۔ یعنے یاد کیجیے اے
حضرت محمد جب الیاسؑ نے اپنی قوم سے کہا کہ کیا تم عذاب الٰہی سے نہین ڈرتے ہو۔
اَتَدْعُوْنَ بَعْلًا وَّتَذَرُوْنَ اَحْسَنَ الْخَالِقِیْنَ ○ کیا تم پکارتے ہو بعل کو اور
چھوڑتے ہو بہتر بنانے والے کو۔ یعنے تم بعل کی پرستش کرتے ہو۔ لکھا ہے کہ بعل ایک سونے
کا بت تھا تیس گز کا لنبا اور اوسکے چار مُنہ تھے پس حضرت الیاسؑ نے اپنی قوم کو اوسکی
پرستش سے منع فرمایا اور عبادت خدا کی طرف بلایا اور فرمایا کہ کیون چھوڑتے ہو اچھے پیدا
کرنے والے اچھی صورت بنانے والے کو اَللّٰهَ رَبَّكُمْ وَرَبَّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِیْنَ ○
جو اللہ ہے رب تمہارا اور رب تمہارے اگلے باپ دادون کا۔ پس لازم ہے کہ اوسی کی
عبادت کرو اور اوسکا شریک نہ ٹھیراؤ۔ فَكَذَّبُوْهُ فَاِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ اِلَّا عِبَادَ
اللّٰهِ الْمُخْلَصِیْنَ ○ پھر اوسکو جھٹلایا سو وہ پکڑے آتے ہین مگر جو بندے اللہ کے
ہین چنے۔ یعنے قوم نے آپکو جھٹلایا اور وہ سب مستحق عذاب ہوئے اور عذاب کے لیے حاضر
کیے جائینگے۔ مگر اللہ کے خالص بندے جنہون نے اللہ کی پرستش کی اور اوسکے احکام
کو مانا جملہ عذاب وعقاب سے محفوظ رہین گے۔ لکھا ہے کہ حضرت الیاس علیہ السلام شہر ...

پر مبعوث ہوئے اور حق تعالے نے شہر بعلبک کے باشندون کی ہدایت کے لیے اونھین بھیجا
وہان کا بادشاہ جو پہلے مسلمان تھا اور عورت کے بہکانے سے بُت پرست ہوگیا تھا اوسے
اور اوسکی قوم کو آپنے بت پرستی سے روکا جب اونہون نے نہ مانا تو آپنے بد دعا کی تین برس
تک بلاے قحط اونپر رہی پہر آپکی طرف رجوع ہوئے آپنے فرمایا ایمان لاؤ جب بہی اونہون نے
نہ مانا۔ آخر آپنے بارگاہ کبریا مین بعجز و زاری دعا کی کہ اے پروردگار عذاب آنے سے پہلے مجھے
اس قوم مین سے نکال حکم ہوا کہ فلان روز فلان مقام مین جاؤ وہان جو سواری ملے اوسپر سوار
ہوکر یہان سے چلے جانا۔ چنانچہ حضرت الیاس بحکم پروردگار بروز معین مقام معلوم مین تو پہنچے
وہان ایک جانور بشکل شتر آگ کا بنا ہوا انکے سامنے آیا یہ اوسپر سوار ہوئے اور الیسع کو اپنا نائب
کرکے وہان سے روانہ ہوئے پہر حق تعالے نے اونکو بال و پر دیے اور لباس نورانی پہنایا کھانے
پینے کی حاجت نہ رہی فرشتون کے ساتھ پرواز کرنے لگے۔ بعد جانے حضرت الیاس علیہ السلام
کے قوم پر عذاب آیا اور سخت کال پڑا۔ حضرت الیاس علیہ السلام کی تعریف مین لکھا ہو کہ آپ
انسی بھی ہین اور ملکی بھی اور معین ہین انصرام امورات بری کے لیے جیسے حضرت خضر علیہ
السلام انصرام امورات بحری کے لیے۔ اور یہ دونون صاحب تا نفخہ صور باقی رہینگے اور تابع
ہین شریعت مصطفوی کے اور عرفات مین دونون صاحب ایک دوسرے سے ملتے ہین
اور رمضان المبارک مین بمقام بیت المقدس باہم افطار فرماتے ہین اور اللہ تعالے کے مقبول
بندے انکو دیکھتے ہین۔ وَتَرَكْنَا عَلَيْهِ فِي الْآخِرِينَ ۝ سَلَامٌ عَلَىٰ إِلْ يَاسِينَ ۝
اور باقی رکھا اوسپر پچھلی خلق مین کہ سلام ہو الیاس پر۔ یعنے اللہ تعالے نے پچھلی خلق مین
اونکا ذکر خیر ساتھ سلام کے باقی رکھا یا یہ کہ اللہ تعالے اپنے فضل و کرم سے خود اونپر سلام
بھیجتا ہے اور فرماتا ہے۔ کہ إِنَّا كَذَٰلِكَ نَجْزِي الْمُحْسِنِينَ ۝ إِنَّهُ مِنْ عِبَادِنَا
الْمُؤْمِنِينَ ۝ ہم یون دیتے ہین بدلا نیکی کرنے والون کو وہ ہے ہمارے بندون
ایماندار مین۔ یعنے اللہ تعالے اونکی تعریف فرماتا ہے اور ارشاد کرتا ہے کہ ہم اپنے ایماندار بندون

کو بہت اچھے اچھے درجے دیتے ہین۔ وَاِنَّ لُوۡطًا لَّمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ○ اور بیشک لوط
ہین رسولون مین سے جو خلق کی ہدایت کے لیے آئے۔ اِذۡ نَجَّیۡنٰہُ وَاَہۡلَہٗۤ اَجۡمَعِیۡنَ ۙ
اِلَّا عَجُوۡزًا فِی الۡغٰبِرِیۡنَ ○ جب بچا دیا ہمنے اوسکو اور اوسکے گھر والون کو سارے
مگر ایک بڑھیا رہگئی رہنے والون مین۔ یعنے یاد کیجیے اسے حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم قصہ لوط
علیہ السلام کا کہ ہمنے اونکو اور اونکے گھر والون کو نجات دی۔ مگر اونکی بڑھیا بی بی جسنے اونکا
ساتھ نہ دیا وہ قوم کے ساتھ رہگئی ثُمَّ دَمَّرۡنَا الۡاٰخَرِیۡنَ ○ پھر اوکھاڑا ہمنے دوسرونکو
یعنے پھر اللہ تعالے نے اوس قوم پر عذاب نازل کیا اور دوبارا اونکو زیر وزبر کیا۔ وَاِنَّکُمۡ
لَتَمُرُّوۡنَ عَلَیۡہِمۡ مُّصۡبِحِیۡنَ ۙ وَبِالَّیۡلِ ؕ اَفَلَا تَعۡقِلُوۡنَ ○ اور تم گذرتے ہو اونپر صبح ع ۴
کے وقت اور رات کو پھر کیا نہین بوجھتے۔ یعنے اللہ تعالے یہ سب نشانیان بیان فرما کے کہتا ہے
کہ اسے قریش کے لوگو تم جب ملک شام کو تجارت کے لیے جاتے ہو تو صبح اور شام دونون وقت
اون مقامون پر گذرتے ہو اور قوم لوط کی اُلٹی ہوئی بستیان اپنی آنکھونسے دیکھتے ہو پس کیا تم
سمجھتے نہین کہ جھٹلانے والون کا انجام ہلاکت اور خرابی ہے۔ وَاِنَّ یُوۡنُسَ لَمِنَ الۡمُرۡسَلِیۡنَ ؕ
اور تحقیق یونس ہے رسولون مین سے۔ یعنے حضرت یونس علیہ السلام اللہ تعالے کے
پیغمبر تھے اور قوم نینوی پر جو بلاد موصل مین تھی ہدایت کے لیے بھیجے گئے تھے قوم نے انکو جھٹلایا
انہون نے اونکے کفر کے باعث اونپر عذاب نازل ہونے کی دعا کی اور قوم سے علٰحدہ ہوئے جیسا
کہ سورۂ یونس مین مذکور ہے الغرض قوم پر عذاب آیا اور اونسے آثار عذاب دیکھ کے توبہ کی اور
ایمان لائے عذاب اونسے اوٹھا لیا گیا۔ اور حضرت یونس علیہ السلام اس اندیشے سے کہ مین نے
اپنی قوم پر عذاب آنے کا وعدہ کیا ہے پس اگر عذاب نہ آیا تو قوم مجھے جھوٹا کہیگی اور ذلیل کریگی
وہان سے روانہ ہوئے اور جاتے جاتے دریا کے کنارے پہنچے اِذۡ اَبَقَ اِلَی الۡفُلۡکِ
الۡمَشۡحُوۡنِ ۙ ○ جب بھاگ کر پہونچا اوس بھری کشتی پر۔ یعنے جب یونس علیہ السلام دریا پر پہونچے
تو تاجر اپنا مال واسباب لاد کے کشتی پر سوار ہو رہے تھے یہ بھی اوس کشتی پر سوار ہوئے جب

کشتی دریا کے بیچ مین پونہچی ٹھیر گئی ملاحون نے کہا کہ اس کشتی مین شاید کوئی بھاگا ہوا غلام
سوار ہو گیا ہے اس باعث سے نہین چلتی ہے۔ یونس علیہ السلام نے کہا کہ مین بھاگا ہوا غلام
ہون تاجرون نے کہا کہ آپ ہرگز غلام نہین کیونکہ آپکی پیشانی پر ایسے آثار نہین پائے جاتے۔
جناب یونس علیہ السلام نے بہت اصرار کیا کہ مین ہی بندۂ گریختہ ہون اور دستور یہ تھا کہ اوس
غلام کو دریا مین ڈالدیا کرتے تھے تاکہ کشتی چل نکلے۔ الغرض جب اہل کشتی کو یقین نہوا اور
حضرت یونسؑ نے مبالغہ فرمایا تو کشتی والون نے قرعہ ڈالنے کی فکر کی فَسَاهَمَ فَكَانَ
مِنَ الْمُدْحَضِينَ ۝ پس قرعہ ڈلوایا تو ہوگیا الزام کھایا یعنے تین بار قرعہ ڈالا گیا اور ہربار
حضرت یونسؑ کے نام نکلا۔ پس کشتی والون نے چاہا کہ آپکو دریا مین ڈالدین حق تعالےٰ نے
ایک مچھلی کو حکم کیا اور وہ منہ کھولکے سامنے آئی کشتی والون نے آپکو دوسری طرف سے
ڈالنا چاہا وہ مچھلی اوسطرف بھی آموجود ہوئی۔ پس یونس علیہ السلام کملی اوڑھکر از خود دریا مین
کود پڑے۔ فَالْتَقَمَهُ الْحُوتُ وَهُوَ مُلِيمٌ ۝ پھر لقمہ کیا اوسکو مچھلی نے اور وہ الہنا
کھایا ہوا تھا یعنے دریا مین کودتے ہی مچھلی نے آپکو نگل لیا اور آپ اپنے تئین ملامت کرتے تھے
کہ مین کیون ترمہ سے بھاگا اور اوس مچھلی کو حکم پروردگار ہوا کہ یہ تیرا طعمہ نہین ہے بلکہ اسے
اسطرح رکھ جیسے لڑکا مان کے پیٹ مین رہتا ہے۔ پس وہ مچھلی اپنا منہ پانی سے باہر کیے ہوئے
سارے دریا مین پھرتی تھی اور حق تعالےٰ نے اوسکا شکم نہایت صاف شفاف مثل آئینے
کے کردیا تھا کہ حضرت یونس علیہ السلام اوسکے اندر سے تمام دریا کے عجائبات ملاحظہ کرتے تھے
اور ہروقت یادالٰہی مین رہتے تھے یہان تک کہ چالیس شبانہ روز اس صورت سے گذرے
اب حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ فَلَوْلَا أَنَّهُ كَانَ مِنَ الْمُسَبِّحِينَ ۝ پھر اگر نہوتا کہ وہ تھا
یاد کرتا پاک ذات کو۔ یعنے اگر حضرت یونس علیہ السلام تسبیح لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ سُبْحَانَكَ إِنِّي
كُنْتُ مِنَ الظّٰلِمِينَ نہ پڑہتے ہوتے یا شکم ماہی مین داخل ہونے سے پہلے یاد خدا نکرتے ہوتے
لَلَبِثَ فِي بَطْنِهٖٓ إِلٰى يَوْمِ يُبْعَثُونَ ۝ تو رہتا اوسکے پیٹ مین جسدن تک مردے

جیوین - یعنے اگر یاد خدا نکرتے ہوتے تو قیامت تک مچھلی کے پیٹ مین رہتے - لیکن یاد خدا کے باعث بہت جلد رہائی ہی۔ فَنَبَذْنٰهُ بِالْعَرَآءِ وَهُوَ سَقِيْمٌ ۝ پھر ڈالدیا ہمنے اوسکو چٹیپر میدان مین اور وہ بیمار تھا - یعنے اللہ تعالےٰ نے اوس مچھلی کو حکم کیا اور اوسنے حضرت یونس علیہ السلام کو ایک ایسے میدان مین جا کے اوگل دیا جہان درخت اور گھانس وغیرہ نہ تہی بلکہ صاف میدان تھا اور آپ ایسے نحیف اور کمزور تھے جیسے دوبارہ مان کے پیٹ سے پیدا ہوئے وَاَنْۢبَتْنَا عَلَيْهِ شَجَرَةً مِّنْ يَّقْطِيْنٍ ۝ اور اوگایا ہمنے اوسپر ایک درخت بیل کا - یعنے پروردگار نے اپنے فضل وکرم سے حضرت یونس علیہ السلام کے سرہانے ایک درخت کدو کا پیدا کردیا جسکی تراوت سے اونکو تسکین ہوئی اور جسکے پتون نے اونپر سایہ کرلیا تاکہ دہوپ اور ہوا سے گرم سے بچین اور مکہی وغیرہ آپ پر بیٹھنے نہ پائے کیونکہ درخت کدو کی خاصیت ہے کہ مکھی اوسکے گرد نہین جاتی - اور پہاڑی بکریون کو حکم ہوا کہ وہ ہر وقت اپنے تھن سے آپکو دودھ پلاتی تہین یہانتک کہ آپ مین قوت آئی اور گوشت پوست حالت اصلی پر آگیا - وَاَرْسَلْنٰهُ اِلٰى مِائَةِ اَلْفٍ اَوْ يَزِيْدُوْنَ ۝ اور بہیجا اوسکو لاکھ آدمیون پر یا زیادہ یعنے حضرت یونس علیہ السلام جب بالکل توانا ہوئے تو اللہ تعالےٰ نے اونکو پھر دوبارہ لاکھ آدمیون کی طرف بہیجا بلکہ لاکھ سے بہی بیس ہزار یا ستر ہزار زیادہ تھے - خلاصہ یہ کہ جب حضرت یونس علیہ السلام کے آنے کی خبر باشندگان نینوا کو ہوئی تو اونکا بادشاہ مع کل قوم کے آپکے استقبال کے لیے شہر کے باہر آیا اور بڑے اعزاز واکرام سے شہر مین لے گیا فَاٰمَنُوْا فَمَتَّعْنٰهُمْ اِلٰى حِيْنٍ ۝ پھر وہ یقین لائے پھر ہمنے اونکو برتنے دیا ایک وقت تک یعنے اون سب نے حضرت یونس کے ہاتھہ پر تجدید ایمان کی اور اللہ نے فائدہ دیا اونکو ایک وقت معین تک فَاسْتَفْتِهِمْ اَلِرَبِّكَ الْبَنَاتُ وَلَهُمُ الْبَنُوْنَ ۝ اب انسے پوچھہ کیا تیرے رب کے یہان بیٹیان ہین اور اونکے یہان بیٹے - یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بنی ملیح اور بنی خزاعہ وغیرہ سے جو فرشتون کو خدا کی بیٹیان کہتے ہین پوچھیے کہ کیا آپکے رب کے

یہاں لڑکیاں ہیں اور انکے یہان لڑکے اَمْ خَلَقْنَا الْمَلٰٓئِكَةَ اِنَاثًا وَّهُمْ شٰهِدُوْنَ ○ یا ہمنے بنایا فرشتون کو عورت اور وہ دیکھتے تھے۔ یعنے کیا فرشتون کے پیدا کرتے وقت وہ موجود تھے۔ اَلَآ اِنَّهُمْ مِّنْ اِفْكِهِمْ لَيَقُوْلُوْنَ ○ وَلَدَ اللّٰهُ وَاِنَّهُمْ لَكٰذِبُوْنَ ○ سنتا ہے وہ اپنا جھوٹ بنا کہتے ہین کہ اللہ کے اولاد ہوئی اور وہ بیشک جھوٹے ہین۔ یعنے اونکا یہ بیان سراسر غلط اور بہتان ہی اَصْطَفَى الْبَنَاتِ عَلَى الْبَنِيْنَ ○ کیا پسند کین بیٹیان بیٹون سے یعنے کیا پروردگار عالم نے پسند کرلین بیٹیان یعنے تم بیزار ہوا ون بیٹون پر جو تمہارے لیے باعث فخر ہین۔ مَا لَكُمْ كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ ○ کیا ہوا ہے تمکو کیا انصاف کرتے ہو۔ یعنے کیا ہوگیا ہے اور تم کیسے منصف ہو کہ جو چیز اپنے لیے پسند نہین کرتے اوسکی نسبت خدا ے تعالے کی طرف کرتے ہو۔ اَفَلَا تَذَكَّرُوْنَ ○ کیا تم دہیان نہین کرتے۔ یعنے تم نہین خیال کرتے کہ اللہ تعالے ان سب باتون سے بالکل پاک اور منزہ ہے۔ اَمْ لَكُمْ سُلْطٰنٌ مُّبِيْنٌ ○ یا تم پاس کوئی سند ہو کھلی۔ یعنے تم جو بیان کرتے ہو کہ فرشتے خدا کی بیٹیان ہین اسکی تمہارے پاس کیا دلیل ہے کیا کوئی کتاب آسمانی تمپر اوتری ہے۔ پس اگر تمہارے پاس اس قول کے ثبوت مین کوئی کتاب آسمانی موجود ہے۔ فَاْتُوْا بِكِتٰبِكُمْ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ تو لاؤ اپنی کتاب اگر ہو تم سچے یعنے اگر سچا دعوی کرتے ہو۔ منقول ہے کہ بنی خزاعہ نے کہا اللہ تعالے نے جنون سے رشتہ کیا اور انمین شادی کی اوس سے فرشتے پیدا ہوئے۔ اور مجوس کہتے تھے کہ خدا اور شیطان دونون بھائی ہین۔ نعوذ باللہ منہا۔ حق تعالے نے اونکے کذب وبہتان کے دعوے توڑنے کے لیے فرمایا وَجَعَلُوْا بَيْنَهٗ وَبَيْنَ الْجِنَّةِ نَسَبًا ط اور ٹھیرایا ہے اوسمین اور جنون مین ناتا۔ یعنے کافرون نے خدا ے پاک اور جنون مین ناتا رشتہ قرار دیا ہی وَلَقَدْ عَلِمَتِ الْجِنَّةُ اِنَّهُمْ لَمُحْضَرُوْنَ ○ اور جنون کو معلوم ہے کہ وہ پکڑے آتے ہین یعنے جنون کو خوب معلوم ہے کہ وہ قیامت کے دن عذاب کے لیے حاضر کیے جائین گے

سُبْحٰنَ اللّٰہِ عَمَّا یَصِفُوْنَ ۙ اللہ نرالا ہے ان باتوں سے جو بتاتے ہیں۔ یعنے اللہ
تعالیٰ کی طرف جو اولاد اور قرابت کی نسبت کرتے ہیں یہ محض غلط ہے بلکہ یہ سب کافروں کا افترا
ہے اور اللہ تعالیٰ ان باتوں سے بالکل پاک و صاف اور منزہ ہے یہ کافر خداوند تعالیٰ
پر بہتان دھرتے ہیں۔ اِلَّا عِبَادَ اللّٰہِ الْمُخْلَصِیْنَ ۝ مگر جو بندے ہیں اللہ کے چنے
وہ اللہ تعالیٰ کی صفت و ثنا کرتے ہیں اور اوسکو پاک و منزہ جانتے ہیں فَاِنَّكُمْ وَمَا
تَعْبُدُوْنَ ۙ مَآ اَنْتُمْ عَلَيْهِ بِفٰتِنِيْنَ ۙ سو تم اور جنکو تم پوجتے ہو اوسکے ہاتھ سے
بہکا نہیں لے سکتے۔ یعنی اے کافرو تم اور تمہارے جھوٹے معبود کسی کو بہکا نہیں سکتے۔
اِلَّا مَنْ هُوَ صَالِ الْجَحِيْمِ ۝ مگر اوسی کو جو پیٹھنے والا ہے آگ میں۔ یعنے جسکے لیے
اللہ تعالیٰ نے دوزخ لکھدی ہے۔ اور فرشتے یوں کہتے ہیں وَمَا مِنَّآ اِلَّا لَهٗ مَقَامٌ
مَّعْلُوْمٌ ۙ اور ہم میں جو ہے اوسکو ایک ٹھکانا ہے یعنے ایک حد معین ہے کہ اوس سے
آگے بڑھ نہیں سکتے۔ وَّاِنَّا لَنَحْنُ الصَّآفُّوْنَ ۝ اور ہمیں ہیں قطار باندھنے والے
یعنے اللہ تعالیٰ کی عبادت کے لیے صف باندھ کے کھڑے ہونے والے۔ وَاِنَّا لَنَحْنُ
الْمُسَبِّحُوْنَ ۝ اور ہمیں ہیں پاکی بولنے والے۔ یعنے پاک پروردگار کی تسبیح کرنے والے
یہ سب اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کی زبانی فرمایا۔ اب ارشاد ہوتا ہے وَاِنْ كَانُوْا لَيَقُوْلُوْنَ
لَوْ اَنَّ عِنْدَنَا ذِكْرًا مِّنَ الْاَوَّلِيْنَ ۙ لَكُنَّا عِبَادَ اللّٰهِ الْمُخْلَصِيْنَ ۝ اور یہ تو کہتے
تھے اگر ہم پاس احوال ہوتا پہلے لوگوں کا تو ہم ہوتے بندے اللہ کے چنے۔ یعنے کافر پہلے تو یہ کہتے تھے
کہ اگر ہمارے پاس کتاب ہدایت و نصیحت کی پہلے لوگوں میں سے ہوتی تو ہم بھی اللہ کے خالص بندے
ہوتے۔ اب جو اللہ تعالیٰ نے اونمیں نبی بھیجا اور احسن الکتب نازل فرمائی فَكَفَرُوْا بِهٖ فَسَوْفَ
يَعْلَمُوْنَ ۝ سو اوس سے منکر ہوگئے اب آگے جان لینگے۔ یعنے قرآن شریف جب اللہ تعالیٰ
نے بھیجا تو اوس سے منکر ہوگئے پس قریب ہے کہ وہ اسکا انجام دیکھینگے۔ وَلَقَدْ سَبَقَتْ كَلِمَتُنَا
لِعِبَادِنَا الْمُرْسَلِيْنَ ۝ اور پہلے ہو چکا ہمارا حکم اپنے بندوں کے حق میں جو رسول ہیں۔ یہ کہ

إِنَّهُمْ لَهُمُ الْمَنْصُورُونَ ۝ بیشک وہی ہین کہ مدد ہوتی ہے یعنے اللہ تعالیٰ اپنے رسولون سے وعدہ فرما چکا
ہے مدد دینے کا اور او نہین غالب کریگا۔ وَإِنَّ جُنْدَنَا لَهُمُ الْغَالِبُونَ ۝ اور ہمارا لشکر جو ہے وہی
زبردست ہے یعنے اللہ کے ایماندار بندے ہی غالب ہین فَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ پس تو منہ پھیرے
انسے ایک وقت تک یعنے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم آپ اون کافرون سے منہ پھیر لیجیے وعدہ نصرت تک جو روز بدر
یا روز فتح مکہ ہے وَأَبْصِرْهُمْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝ اور انکو دیکھتا رہ آگے دیکھ لینگے یعنی آپکی
نصرت اور ہلاکت۔ کفار نے جب یہ سنا تو کہنے لگے یہ کب ہوگا اللہ تعالیٰ نے فرمایا أَفَبِعَذَابِنَا
يَسْتَعْجِلُونَ ۝ کیا ہماری آفت شتاب مانگتے ہین۔ اور اوسکے آنے کا وقت پوچھتے ہین فَإِذَا
نَزَلَ بِسَاحَتِهِمْ فَسَاءَ صَبَاحُ الْمُنْذَرِينَ ۝ پھر جب اترے گی اونکے میدان مین تو بری
صبح ہوگی ڈرائے گئون کی یعنے جب اللہ تعالیٰ کا عذاب اونپر آیگا تو بری ہوگی صبح اونکی صبح ایسے
فرمایا کہ اہل عرب کا دستور تھا کہ جب وہ کسی مقام کو لوٹنا چاہتے تھے تو رات کو وہان دوڑ جاتے تھے
اور صبح ہوتے لوٹ مار کرکے پھر اپنے گھرون کو واپس آتے تھے پس حق تعالیٰ نے اونکی رسم کے
موافق اونکو یاد دلایا کہ جب ہمارا عذاب آویگا تو اونکی صبح بری ہوگی اور چونکہ عرب مین لوٹ مار اکثر صبح
کو ہوا کرتی تھی اسوجہ سے اوسکا نام ہی صباح پڑگیا تھا۔ یہانتک کہ اگر اور وقت مین بھی لوٹ
مار ہوتی تھی تو اوسے بھی صباح کہتے تھے۔ اور یہان پروردگار عالم نے تشبیہ دی ہے عذاب کو لشکر
کے ساتھ کہ دفعۃً آپڑے اور غارت کرے اور یہ سب فتح مکہ مین ظاہر ہوگیا۔ اب اللہ اپنے نبی کریم سے
دوسری بار بطور تاکید کے فرماتا ہے کہ وَتَوَلَّ عَنْهُمْ حَتَّىٰ حِينٍ ۝ وَأَبْصِرْ فَسَوْفَ يُبْصِرُونَ ۝
اور پھر آیا انسے ایک وقت تک اور دیکھتا رہ آپ آگے وہ دیکھ لینگے۔ یعنے پھیر لیجیے اے محمد صلی اللہ علیہ وسلم
ان کافرون سے اور دیکھیے ایک وقت تک پس تم دیکھو گے وہ دیکھ لینگے اپنا حال عذاب دنیا و آخرت مین
سُبْحَانَ رَبِّكَ رَبِّ الْعِزَّةِ عَمَّا يَصِفُونَ ۝ وَسَلَامٌ عَلَى الْمُرْسَلِينَ ۝ وَالْحَمْدُ لِلَّهِ رَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ پاک ذات ہے تیرے رب کی وہ عزت والا پاک ہے ان باتون سے جو بیان کرتے ہین اور سلام ہے
رسولون پر اور سب خوبی اللہ کو ہے جو رب ہے سارے جہان کا۔ ان آیتون مین بندونکو تسبیح وتسلیم کی تعلیم ہے

تفسیر سورۂ حم سجدہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ حم السجدۃ مکیۃ وھی اربع وخمسون آیۃ وست رکوعات

سورۂ حم سجدہ جسکا دوسرا نام سورۂ فصلت بھی ہے بیت اللہ شریف مین اتری تھی اور اسمین چون
آیتین اور چھہ رکوع ہین۔ اسکے فضائل مین مسطور ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ
وسلم شب کو آرام نہین کرتے تھے جب تک سورۂ تبارک الذی اور سورۂ حم سجدہ نہ پڑھ
لیتے تھے۔ حٰمٓ ۝ مراد حرف حا سے حکم اور میم سے ملک ہے۔ یا یہ اشارہ اوس بھید کا
ہے جو اللہ اور اللہ کے رسول کے درمیان ہے جسے کوئی فرشتہ مقرب اور نبی مرسل بھی نہین
جانتا ہے۔ یا یہ کہ یہ دونون حرف آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وسط نام مبارک مین
واقع ہین اور اسی طرح اللہ تعالےٰ کے نام پاک الرحمن کے وسط مین بھی واقع ہوئے ہین
پس اللہ تعالےٰ قسم کھا کے فرماتا ہے کہ یہ قرآن کریم تَنْزِيْلٌ مِّنَ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ ۝
اتارا ہوا ہے بڑے مہربان رحم والے سے۔ جو اپنے بندون پر ہر حال مین رحم فرماتا ہے اور جسکے
قبضۂ قدرت مین سبکی بخشش اور نجات ہے۔ اور یہ قرآن پاک كِتٰبٌ فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ قُرْاٰنًا
عَرَبِيًّا لِّقَوْمٍ يَّعْلَمُوْنَ ۝ بَشِيْرًا وَّنَذِيْرًا ج کتاب ہے کہ جدا جدا کی مین اوسکی آیتین
قرآن عربی زبان کا ایک سمجھ والے لوگون کو سناتا خوشی اور ڈر ...

کہ جسکی آیتین امر و نہی اور وعدے اور وعید کی علحدہ علحدہ ہین اور زبان عربی مین نہایت
صاف و واضح طور سے اُتری ہی تاکہ سمجھین اسے سمجھنے والے خوشخبری دینے والی ہے ایمان لانے
والونکو اور ڈر سنانے والی منکرون کو۔ فَاَعْرَضَ اَكْثَرُهُمْ فَهُمْ لَا يَسْمَعُوْنَ ○ پھر دھیان
مین نہ لائے وہ بہت لوگ پر وہ نہین سنتے۔ یعنے مشرکون نے ایسے کلام برحق کے قبول
کرنے سے انکار کیا اور اوسے خیال مین نہ لانے اور وہ کچھ نہین سنتے وَقَالُوْا قُلُوْبُنَا
فِيْٓ اَكِنَّةٍ مِّمَّا تَدْعُوْنَآ اِلَيْهِ وَفِيْٓ اٰذَانِنَا وَقْرٌ وَّمِنْۢ بَيْنِنَا وَبَيْنِكَ حِجَابٌ
فَاعْمَلْ اِنَّنَا عٰمِلُوْنَ ○ اور کہتے ہین ہمارے دل غلاف مین ہین اوس بات سے
جسطرف تو ہمکو بلاتا ہے اور ہمارے کانون مین بوجھ ہے اور ہمارے تیرے بیچ مین اوٹ ہی
سو تو اپنا کام کر ہم اپنا کام کرتے ہین۔ یعنے مشرکین عرب نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا
کہ آپ جسطرف ہمین بلاتے ہین اوس طرف جانے سے ہمارے دلپر پردہ ہی قرآن پاک ہم نہین
سمجھ سکتے اور ہمارے کان مجبور ہین اون آیتون کے سننے سے جو آپ پڑھتے ہین اور ہمارے
آپکے درمیان پردہ ہی کہ جو آپکے طریقے پر چلنے سے ہمین روکتا ہی۔ پس آپ اپنے دین پر چلیے ہم اپنے
دین پر چلتے ہین۔ یا جو آپ ہمارے لیے کر سکین وہ کیجیے ہم سے جو ہو سکیگا ہم بھی کرین گے
حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے قُلْ اِنَّمَآ اَنَا بَشَرٌ مِّثْلُكُمْ يُوْحٰٓى اِلَيَّ اَنَّمَآ
اِلٰهُكُمْ اِلٰهٌ وَّاحِدٌ فَاسْتَقِيْمُوْٓا اِلَيْهِ وَاسْتَغْفِرُوْهُ ط تو کہہ مین بھی آدمی ہون
جیسے تم حکم آتا ہے مجکو کہ تمپر بندگی ایک حاکم کی ہے سو سیدھے رہو اوسکی طرف اور اوس سے
گناہ بخشواؤ۔ یعنے اے رسول مقبول آپ اونسے کہیے کہ جیسے تم آدمی ہو ویسے مین بھی آدمی ہون
کوئی جن نہین ہون کہ میری بات تم نہین سمجھتے اور نہ مین تمہین کوئی بری راہ بتاتا ہون جسکے
سننے سے تم بہرے بنے جاتے ہو اور جسکے ماننے سے تمہارے دل پر پردہ پڑتا ہی بلکہ مجھے تو
پروردگار نے جو حکم دیا ہی وہ مین تمہین سناتا ہون کہ بیشک پروردگار تمہارا اکیلا ہی پس سیدھے
چلو اوسکی طرف اور مانو اوسکی وحدانیت کو اور اطاعت کرو اوسکی اور بخشواؤ اوس سے اپنے گناہ

وَوَيْلٌ لِّلْمُشْرِكِيْنَ الَّذِيْنَ لَا يُؤْتُوْنَ الزَّكٰوةَ وَهُمْ بِالْاٰخِرَةِ هُمْ
كٰفِرُوْنَ ۝ اور خرابی ہے شریک والون کو جو نہین دیتے زکوۃ اور وہ آخرت سے
منکر ہین۔ یعنے عذاب سخت اور خرابی ہر مشرکون کے لیے جو زکوۃ نہین دیتے یعنے کلمہ لا الٰہ
الا اللہ پڑھ کے اپنے نفسون کو شرک وکفر سے پاک نہین کرتے۔ یا بباعث بخل کے مال کی
زکوۃ نہین دیتے اور وہ آخرت کے منکر ہین۔ یعنے آخرت مین جزا ملنے کا یقین نہین کرتے
ع اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ لَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ البتہ جو یقین لائے
اور کیے کام بھلے اونکو نیگ ملتا ہے جو بس نہو۔ یعنے جن لوگون نے ایمان قبول کیا اور اچھے کام کیے
اونکے لیے ثواب دائمی ہے۔ اب حق تعالے پھر اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ قُلْ اَئِنَّكُمْ
لَتَكْفُرُوْنَ بِالَّذِيْ خَلَقَ الْاَرْضَ فِيْ يَوْمَيْنِ وَتَجْعَلُوْنَ لَهٗٓ اَنْدَادًا ؕ
تو کہہ کیا تم منکر ہو اوس سے جسنے بنائی زمین دو دن مین اور برابر کرتے ہو اوسکے ساتھ اور ونکو
یعنے کیا تم اوس پروردگار سے منکر ہوتے ہو جسنے دو دن مین زمین بنائی۔ اور شریک کرتے ہو
اوسکے ساتھ دوسرون کو لکھا ہی کہ اللہ تعالے نے ہفتے کے دن زمین بنائی اور پیر کے دن بچھائی
اور وہ جنکے لیے تم شریک ٹھہراتے ہو ذٰلِكَ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ وہ ہے رب جہان کا۔
یعنے زمین کا بنانے والا اور تمام جہان کا پیدا کرنے والا اور سب عالمون کا بنانے والا وہی ہے
اور وہ پروردگار ایسا ہی کہ جَعَلَ فِيْهَا رَوَاسِيَ مِنْ فَوْقِهَا وَبٰرَكَ فِيْهَا وَقَدَّرَ
فِيْهَآ اَقْوَاتَهَا فِيْٓ اَرْبَعَةِ اَيَّامٍ ؕ اور رکھے اوسمین بوجھ اوپر سے اور برکت رکھی اوسکے
اندر اور ٹھیرائیں اوسمین خوراکین اوسکی چار دن مین۔ یعنے وہ ایسا قدرت والا پروردگار ہے جسنے
زمین بناکے اوسپر پہاڑ قائم کیے تا کہ دیکھنے والے اوسکی قدرت کاملہ کا مشاہدہ کرین اور برکت
دی اون پہاڑون مین کہ ہر طرح کی کھانین اونمین پیدا کین با برکت دی زمین مین کہ اوسمین
باغ اور کھیتیان اور نہرین اور دریا پیدا کر دیے اور مقرر کین اوس مین خوراکین اہل زمین
کے لیے جیسے غلہ اور گوشت اور طرح بطرح کی نعمتین اور تمام ہوا یہ سب کام یعنے غذاؤن کا تقرر

اور زمین وپہاڑ کی پیدایش چار دن مین۔ یعنے دو دن مین زمین پیدا ہوئی اور دو دن مین
سب تکلم ہوا۔ اور لکھا ہے کہ وہ دو شنبہ اور بدہ کا روز تھا۔ سَوَآءً لِّلسَّآئِلِیْنَ ○ پورا
ہوا پوچھنے والون کو۔ یعنے جو لوگ زمین کی پیدایش کا حال پوچھتے تھے اونکا جواب پورا ہوا
اور جب یہ سب طیار ہو چکا ثُمَّ اسْتَوٰۤی اِلَی السَّمَآءِ وَهِیَ دُخَانٌ پہر چڑہا آسمان
کو اور وہ دہوان ہو رہا تھا۔ یعنے پہر پروردگار نے آسمان بنانے کا قصد کیا اور وہ اوسوقت
دہوان تھا۔ لکھا ہے کہ خداوند عالم نے ایک جوہر سبز پیدا کیا اور اوسپر نظر ہیبت ڈالی
تو وہ گھل کر بہنے لگا پہر آگ کو اوسپر مسلط کیا جس سے اوسمین جوش پیدا ہوا اور کف
اور بخارات اوس سے ظاہر ہوئے کف سے زمین بنائی اور بخارات سے آسمان بنایا
فَقَالَ لَهَا وَلِلْاَرْضِ ائْتِیَا طَوْعًا اَوْ كَرْهًا ؕ پہر کہا اوسکو اور زمین کو آؤ تم دونون
خوشی سے یا زور سے۔ یعنے پروردگار عالم نے آسمان وزمین دونون سے فرمایا کہ آؤ
تم بخوشی یا بہ جبر میرے حکم کی تعمیل کے لیے اور حکم ہوا آسمان کو کہ ظاہر کر اپنے مین چاند
اور سورج اور حکم ہوا زمین کو کہ ظاہر کر اپنی نہرین اور درخت۔ قَالَتَاۤ اَتَیْنَا طَآئِعِیْنَ ○
وہ بولے ہم آئے خوشی سے۔ یعنے ہم دونون بخوشی تیری فرمانبرداری کے لیے حاضر ہین
پس پہاڑ ڈالا خداوند عالم نے آسمان کو فَقَضٰىهُنَّ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ فِیْ یَوْمَیْنِ وَ
اَوْحٰی فِیْ كُلِّ سَمَآءٍ اَمْرَهَا ؕ پہر ٹہیرائے وہ سات آسمان دو دن مین پہر اوتارا ہر
آسمان مین حکم اوسکا۔ یعنے حق تعالے نے اوسکے سات آسمان بنائے جمعرات اور جمعہ دو
دن مین اور مقرر کر دیا ہر آسمان مین کام اوسکا۔ وَزَیَّنَّا السَّمَآءَ الدُّنْیَا بِمَصَابِیْحَ ۖ
وَحِفْظًا ؕ اور رونق دی ہمنے ورلے آسمان کو چراغون سے اور نگہبانی۔ یعنے آسمان
دنیا کو پروردگار عالم نے ستارون سے زینت دی اور ہر طرح سے اوسکی حفاظت کی
ذٰلِكَ تَقْدِیْرُ الْعَزِیْزِ الْعَلِیْمِ ○ یہ سادہا ہے زبردست خبردار کا۔ یعنے یہ سب
جو بیان ہوا یہ پروردگار زبردست جاننے والے کا اندازہ کیا ہوا ہے۔ فَاِنْ اَعْرَضُوْا

فَقُلْ اَنْذَرْتُكُمْ صٰعِقَةً مِّثْلَ صٰعِقَةِ عَادٍ وَّثَمُوْدَ ○ پھر اگر وہ ٹلامین تو تو
کہہ مین نے خبر سنا دی تمکو ایک کڑاکے کی جیسے کڑاکا آیا عاد اور ثمود پر۔ یعنے کفار مکہ اگر آپکے
فرمان سے یہ سب باتین سنکے مُنہ پھیرین اور ایمان نہ لائین تو آپ اونسے کہدیجیے کہ مین
ڈراتا ہون تمکو عذاب آسمانی سے جیسا کہ عاد اور ثمود کی قوم پر آیا تھا۔ اور ان قومون کا تذکرہ
پروردگار عالم نے اسواسطے فرمایا کہ کفار قریش سفر مین اکثر دونون قومون کے مقامات پر گذرتے
اور عذاب کی نشانیان دیکھتے رہتے تھے۔ اب آگے اون دونون قومون پر عذاب نازل ہونے
کا سبب پروردگار بیان فرماتا ہے کہ اِذْ جَآءَتْهُمُ الرُّسُلُ مِنْۢ بَیْنِ اَیْدِیْهِمْ وَمِنْ
خَلْفِهِمْ اَلَّا تَعْبُدُوْٓا اِلَّا اللّٰهَ ؕ جب آئے اونکے پاس رسول آگے سے اور پیچھے سے
کہ نہ پوجو کسی کو سوا اللہ کے۔ یعنے جب اون دونون قومون کے پاس اللہ تعالے کے بھیجے ہوئے
پیغمبر حضرت ہود اور حضرت صالح نرمی اور گرمی اور ہر طور سے آئے اور کہا اونہونے کہ نہ پوجو
کسی کو سواے اللہ تعالے کے قَالُوْا لَوْ شَآءَ رَبُّنَا لَاَنْزَلَ مَلٰٓئِكَةً فَاِنَّا بِمَآ اُرْسِلْتُمْ
بِهٖ كٰفِرُوْنَ ○ کہنے لگے اگر ہمارا رب چاہتا تو اوتارتا فرشتے سو ہم تمہارے ہاتھ بھیجا نہین مانتے
یعنے کہا اون لوگون نے کہ اگر ہمارا خدا چاہتا تو ہماری ہدایت کے واسطے فرشتے بھیجتا اور تم
تو مثل ہمارے انسان ہو پس ہم اوسے نہین مانتے جو تم ہمارے لیے لائے ہو یا ہمسے کہتے ہو۔
اور وہ دو قومین تھین فَاَمَّا عَادٌ فَاسْتَكْبَرُوْا فِی الْاَرْضِ بِغَیْرِ الْحَقِّ سو وہ جو
عاد تھے غرور کرنے لگے ملک مین ناحق کا۔ یعنے قوم عاد نے جو بلاد یمن کے باشندے تھے
حضرت ہود کے فرمان کو نمانا اور ناحق تکبر کرنے لگے وَقَالُوْا مَنْ اَشَدُّ مِنَّا قُوَّةً ؕ
اور کہنے لگے کون ہے ہمسے زیادہ زور مین۔ کیونکہ وہ اپنے تئین بڑا زور آور سمجھتے تھے اور بڑے
جسیم طویل القامت تھے پہاڑی پتھرون کو ٹکڑون سے توڑ ڈالتے تھے پس اس زور پر اونکو
غرور نے آگھیرا۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اَوَلَمْ یَرَوْا اَنَّ اللّٰهَ الَّذِیْ خَلَقَهُمْ هُوَ اَشَدُّ
مِنْهُمْ قُوَّةً ؕ کیا دیکھتے نہین کہ اللہ جسنے اونکو بنایا وہ زیادہ ہے اونسے زور مین۔ یعنے

اون مغروروں کو یہ نہین سوجھتا کہ پروردگار عالم جسنے اونکو بنایا ہے وہ بدرجہا اونسے زور و
قوت مین اغلب ہے۔ کیونکہ وہ اونسے بھی زیادہ طاقتور بندے بنانے پر قادر ہے پہر اوسکے زور
کا کون مقابلہ کرسکتا ہے۔ وَكَانُوا بِآيَاتِنَا يَجْحَدُونَ ○ اور تھے ہماری نشانیوں سے
منکر باوجودیکہ اونہیں سچ جانتے تھے فَأَرْسَلْنَا عَلَيْهِمْ رِيحًا صَرْصَرًا فِي أَيَّامٍ
نَّحِسَاتٍ لِّنُذِيقَهُمْ عَذَابَ الْخِزْيِ فِي الْحَيَاةِ الدُّنْيَا ۖ پہر بہیجی ہمنے اونپر
ہوا سرسر زور کی کئی دن مصیبت کے کہ چکہائین اونکو رسوائی کی مار دنیا کے جیتے یعنے
اللہ تعالے نے اونپر بڑی تیز اور سخت ہوا دلو کے آخر مہینے مین بہیجی کہ اونکو عذاب کا مزا چکہا کے
اور ہلاک کرے دنیا مین وَلَعَذَابُ الْآخِرَةِ أَخْزَىٰ ۖ وَهُمْ لَا يُنصَرُونَ ○
اور آخرت کی مار مین تو پوری رسوائی ہے اور اونکو مدد نہین یعنے آخرت کا عذاب بہت سخت
ہے اور نہ اونکو مدد ملے گی اوسکے دور کرنے مین۔ وَأَمَّا ثَمُودُ فَهَدَيْنَاهُمْ اور وہ جو تھے
ثمود سو ہمنے اونکو راہ بتائی۔ یعنے قوم ثمود کو اللہ تعالے نے راہ راست بتائی فَاسْتَحَبُّوا
الْعَمَىٰ عَلَى الْهُدَىٰ پہر اونکو خوش لگا اندہا رہنا سوجہنے سے۔ یعنے اونکو گمراہی اور کفر
ہی اچہا معلوم ہوا۔ فَأَخَذَتْهُمْ صَاعِقَةُ الْعَذَابِ الْهُونِ بِمَا كَانُوا
يَكْسِبُونَ ○ پہر پکڑا اونکو کڑاکے نے ذلت کی مار کے بدلا اوسکا جو کماتے تھے۔ یعنے
اونپر ایک سخت آواز کے ساتھ ایسا زلزلہ آیا کہ اوسکے صدمے سے اونکے کلیجے پہٹ گئے
یہ بدلا تہا اونکے کفر اور رسولوں کے جھٹلانے کا۔ وَنَجَّيْنَا الَّذِينَ آمَنُوا وَكَانُوا
يَتَّقُونَ ○ اور بچا دیے ہمنے جو یقین لائے تھے اور بچ چلتے تھے۔ یعنے اللہ تعالے نے ع ۲
اوس عذاب سے ایمانوالے پرہیزگاروں کو بچا لیا۔ وَيَوْمَ يُحْشَرُ أَعْدَاءُ اللَّهِ إِلَى النَّارِ
فَهُمْ يُوزَعُونَ ○ اور جسدن جمع ہونگے دشمن اللہ کے دوزخ پر پہر اونکی مسلین بٹین گی
یعنے کافرون کے اعمال نامے فرشتے لائین گے تو وہ اوس سے منکر ہونگے اور کہین گے
کہ یہ ہمارے دشمن مین دشمنی سے جھوٹ لکہ لائے ہین۔ تب اللہ تعالے آسمان و زمین سے

گواہی دلوائیگا۔ پھر کہین گے یہ ہی ہمارے دشمن مین یارب تیرے یہان ظلم نہین کوئی ہمسایہ
دوست گواہی دے تو سند ہے۔ پھر حکم پروردگار سے اونکے اعضا گواہی دینگے جیسا کہ اس
آیت سے ظاہر ہے۔ حَتّٰٓی اِذَا مَا جَآءُوْهَا شَهِدَ عَلَيْهِمْ سَمْعُهُمْ وَاَبْصَارُهُمْ
وَجُلُوْدُهُمْ بِمَا كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ۝ یہانتک کہ جب پونہچے اوسپر بتائین گے اونکو
اونکے کان اور اونکی آنکھین اور اونکے چمڑے جو کچھ وہ کرتے تھے۔ یعنے گواہی دین گے
اونکے تمام اعضا اپنے اپنے کام کی مثلاً کان سننے کی اور آنکھین دیکھنے کی علی ہذا القیاس
اور لکھا ہے کہ سب اعضا سے پہلے بائین ران اور داہنی ہتھیلی گواہی دیگی۔ وَقَالُوْا
لِجُلُوْدِهِمْ لِمَ شَهِدْتُّمْ عَلَيْنَا ۗ اور وہ کہین گے اپنے چمڑون کو تمنے کیون بتایا
ہمکو یعنے اپنے اعضا سے غصے ہو کر کہین گے کہ تمنے کیون گواہی دی ہم تو تمہین آرام سے
رکھتے تھے تکلیف نہ دیتے تھے قَالُوْٓا اَنْطَقَنَا اللّٰهُ الَّذِيْٓ اَنْطَقَ كُلَّ شَيْءٍ وَّ
هُوَ خَلَقَكُمْ اَوَّلَ مَرَّةٍ وَّاِلَيْهِ تُرْجَعُوْنَ ۝ وہ بولے ہمکو بلوایا اللہ نے جسنے بلوایا
ہر چیز کو اور اوسنے بنایا تمکو پہلی بار اور اوسی کی طرف پھر جاتے ہو۔ یعنے اونکے اعضا جواب
دینگے کہ ہمسے ناحق بیزار ہوتے ہو ہمتو از خود نہین بولے بلکہ ہمکو اللہ تعالے نے بلوایا جسنے ہر
چیز کو گویائی دی ہے اور وہی تمکو پہلی مرتبہ عدم سے وجود مین لایا۔ اور اوسی کی طرف اب
پھرے ہو جزا کے واسطے۔ وَمَا كُنْتُمْ تَسْتَتِرُوْنَ اَنْ يَّشْهَدَ عَلَيْكُمْ سَمْعُكُمْ
وَلَآ اَبْصَارُكُمْ وَلَا جُلُوْدُكُمْ وَلٰكِنْ ظَنَنْتُمْ اَنَّ اللّٰهَ لَا يَعْلَمُ كَثِيْرًا مِّمَّا
تَعْمَلُوْنَ ۝ اور تم نہ پردہ کرتے تھے اس سے کہ تمکو بتاوینگے تمہارے کان اور نہ تمہاری
آنکھین نہ تمہارے چمڑے۔ پر تمکو یہ خیال تھا کہ اللہ نہین جانتا بہت چیزین جو تم کرتے ہو۔
یعنے تم اعضا سے کسی کام کو نہین چھپاتے تھے کیونکہ تمکو یہ نہ معلوم تھا کہ وہ تمہارے کامون کی
گواہی دینگے۔ کفار سمجھتے تھے کہ جو کچھ ہم ظاہر کرتے ہین وہ خدائے تعالے جانتا ہے اور جو در پردہ
کرتے ہین اوس سے وہ آگاہ نہین۔ خداوند تعالے فرماتا ہے۔ وَذٰلِكُمْ ظَنُّكُمُ

الَّذِي ظَنَنْتُمْ بِرَبِّكُمْ أَرْدَاكُمْ فَأَصْبَحْتُمْ مِنَ الْخَاسِرِينَ ○ اور یہ وہی تمہارا
خیال ہے جو رکھتے تھے اپنے رب کے حق مین اوسی نے تمکو کہپایا پہر آج رہگئے ٹوٹے مین
یعنے تمہارے اوس خیال نے جو تم دنیا مین سمجھتے تھے کہ ہمارے پوشیدہ کام اللہ تعالے نہین
جانتا آج آخرت مین تمکو ہلاک کیا اور تم ہوگئے نقصان پانے والے۔ فَإِنْ يَصْبِرُوا فَالنَّارُ
مَثْوًى لَهُمْ پہر اگر وہ صبر کرین تو آگ اونکا گہر ہے۔ یعنے اگر اب وہ صبر کرین یا جزع اور
فزع کرین کچہہ نہوگا سوا اسکے کہ اونکا ٹھکانا دوزخ ہے۔ وَإِنْ يَسْتَعْتِبُوا فَمَا هُمْ
مِنَ الْمُعْتَبِينَ ○ اور اگر وہ منایا چاہین تو اونکو کوئی نہین مناتا۔ یعنے دنیا مین توبہ ست
یا صبر سے ہی بعضی بلا ٹلجاتی ہے اور آخرت مین چاہے صبر کرین یا توبہ یا منت کوئی قبول نہین
ہوتی۔ وَقَيَّضْنَا لَهُمْ قُرَنَاءَ فَزَيَّنُوا لَهُمْ مَا بَيْنَ أَيْدِيهِمْ وَمَا خَلْفَهُمْ
اور لگا دیے ہمنے اونپر تعیناتی پہر اونہون نے بہلا دکہایا اونکو جو اونکے آگے اور اونکے پیچہے
یعنے اونپر شیطان مقرر کردیے ہین کہ وہ اونہین زینت دیتے ہین اونکے آگے کے کامون یعنے
دنیا اور شناعت نفس سے اور برا کر دکہاتے اوسکو جو اونکے پیچہے ہے یعنے امورات عقبیٰ
اسلیے کہ اوس سے منکر ہین وَحَقَّ عَلَيْهِمُ الْقَوْلُ فِي أُمَمٍ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلِهِمْ
مِنَ الْجِنِّ وَالْإِنْسِ إِنَّهُمْ كَانُوا خَاسِرِينَ ○ اور ٹہیک پڑی اونپر بات ملکر سب
فرقون مین جو ہوچکے ہین انسے آگے جنونکے اور آدمیون کے وہ تھے ٹوٹے والے۔
یعنے پورا ہوا اونپر وعدہ عذاب کا اون فرقون کے ساتھہ جو انسے پہلے جنون اور آدمیون مین
سے گذرے کیونکہ وہ بہی انہین کی طرح نبیون کو جھٹلاتے اور خداے تعالے کی نافرمانیان
کرتے تھے پس یہ اور وہ دونون مستحق عذاب ہوئے۔ کیونکہ تھے یہ کافر دونون جہان مین
زیان پانے والے۔ لکہا ہے کہ کفار قریش نے آپس مین مشورہ کیا کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کو قرآن شریف پڑہتے دیکہو تو ایسا غل شور مچاؤ کہ وہ پڑہنے سے مجبور ہون اور سننے
مین نہ آئے۔ پس جب وہ آپکو قرآن شریف پڑہتے دیکہتے تھے تو بعضے تالیان بجاتے تھے

اور بعضے اپنے اشعار کی تعریف کرتے تھے اور بیہودہ بکتے تھے حق تعالےٰ نے یہ آیت شریف نازل کی۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا لَا تَسْمَعُوْا لِهٰذَا الْقُرْاٰنِ وَالْغَوْا فِيْهِ لَعَلَّكُمْ تَغْلِبُوْنَ ○ اور کہنے لگے منکر نہ کان دہرو اس قرآن کے سننے کو اور بک بک کرو اوسکے پڑھنے مین شاید تم غالب ہو۔ یعنے کافرون نے کہا کہ قرآن کو نہ سنو اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پڑھنے لگین تو ایسی بک بک کرو کہ اونکے پڑھنے پر غالب ہو اور وہ پڑھتے پڑھتے رُک جائین۔ فَلَنُذِيْقَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا عَذَابًا شَدِيْدًا ۙ وَّلَنَجْزِيَنَّهُمْ اَسْوَاَ الَّذِيْ كَانُوْا يَعْمَلُوْنَ ○ سو ہمکو ضرور چکھانی منکرون کو سخت مار اور اونکو بدلا دینا بُرے سے بُرے کامون کا جو کرتے تھے۔ یعنے اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ ہم کافرون پر سخت تر عذاب کرینگے اور بہت بُری جزا دینگے اونکے کامون کی جو وہ کرتے تھے۔ ذٰلِكَ جَزَآءُ اَعْدَآءِ اللّٰهِ النَّارُ ۚ یہ سزا ہے اللہ کے دشمنون کی آگ یعنے عذاب سخت دوزخ کا۔ لَهُمْ فِيْهَا دَارُ الْخُلْدِ ۭ اونکو اوسی مین گھر ہی سدا کے لیے۔ یعنے ہمیشہ وہ دوزخ ہی مین رہین گے جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا بِاٰيٰتِنَا يَجْحَدُوْنَ ○ بدلا اوسکا جو ہماری باتون سے انکار کرتے تھے۔ یعنے یہ بدلا ہے اوسکے کفر اور جھگڑنے کا کہ وہ اللہ تعالےٰ کے کلام اور اوسکی نشانیون کو نہ مانتے تھے اور رسولون سے جھگڑا کرتے تھے۔ وَقَالَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا رَبَّنَآ اَرِنَا الَّذَيْنِ اَضَلّٰنَا مِنَ الْجِنِّ وَالْاِنْسِ نَجْعَلْهُمَا تَحْتَ اَقْدَامِنَا لِيَكُوْنَا مِنَ الْاَسْفَلِيْنَ ○ ور کہین گے جو لوگ منکر ہین اے رب ہمارے ہمکو دکھا وہ دونون جنھون نے ہمکو بہکایا جو جن ہے اور جو آدمی کہ ڈالین ہم اونکو اپنے پاؤن کے نیچے کہ وہ رہین سب سے نیچے۔ یعنے کافر جب دوزخ مین پڑینگے تو کہین گے اے رب ہمارے ہمکو وہ دونون شخص دکھادے جنھون نے ہمکو گمراہ کیا جو جنون اور آدمیون مین سے ہین۔ ایک اونمین کا شیطان ہے جسنے نافرمانی کی اور وہ جنون مین سے ہے اور دوسرا انسانون مین سے قابیل ہے جسنے سب سے پہلے خون ناحق کیا تاکہ ہم اون

دونون کو اپنے پاؤن کے تلے ڈالین اور اونسے بدلا لین اور وہ سب سے نیچے اور بدتر ہو جاوین
اِنَّ الَّذِيْنَ قَالُوْا رَبُّنَا اللّٰهُ ثُمَّ اسْتَقَامُوْا جنہون نے کہا رب ہمارا اللہ ہی پھر اوسی
پر ٹھہرے رہے۔ یعنے جن لوگون نے خداے تعالےٰ کی توحید کا اقرار کیا اور شرک سے
بچے اور احکام خدا بجالائے اور منہیات سے باز رہے اور پھر ان باتون پر قائم رہے تَتَنَزَّلُ
عَلَيْهِمُ الْمَلٰٓئِكَةُ اُترتے ہین فرشتے۔ وقت مرگ یا قبر سے نکلنے وقت اور کہتے ہین
اونسے اَلَّا تَخَافُوْا وَلَا تَحْزَنُوْا وَاَبْشِرُوْا بِالْجَنَّةِ الَّتِيْ كُنْتُمْ تُوْعَدُوْنَ ۝
کہ تم نہ ڈرو اور نہ غم کھاؤ اور خوشی سنو اوس بہشت کی جسکا تمکو وعدہ تھا۔ یعنے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے تمسے وعدہ کیا تھا نَحْنُ اَوْلِيٰٓؤُكُمْ فِي الْحَيٰوةِ الدُّنْيَا وَفِي الْاٰخِرَةِ
ہم ہین تمہارے رفیق دنیا مین اور آخرت مین کہ تمہین آفتون سے بچاتے تھے اور نیک
باتین سجھاتے تھے اب آخرت مین تمہاری تعظیم وتکریم کرتے ہین اور تمہین مدد دینے کو موجود
ہین۔ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَشْتَهِيْٓ اَنْفُسُكُمْ وَلَكُمْ فِيْهَا مَا تَدَّعُوْنَ ۝ اور تمکو وہان
ہے جو چاہے جی تمہارا۔ اور تمکو وہان ہے جو منگواؤ یا چاہو یعنے جو تم چاہو یا جو مانگو سب تمہارے
لیے وہان موجود ہے نُزُلًا مِّنْ غَفُوْرٍ رَّحِيْمٍ ۝ مہمانی ہے اوس بخشنے والے ع ۴
مہربان سے۔ اہل استقامت کے لیے۔ وَمَنْ اَحْسَنُ قَوْلًا مِّمَّنْ دَعَآ اِلَى اللّٰهِ وَ
عَمِلَ صَالِحًا وَّقَالَ اِنَّنِيْ مِنَ الْمُسْلِمِيْنَ ۝ اور اوس سے بہتر کسکی بات
جسنے بلایا اللہ کی طرف اور کیا نیک کام اور کہا مین حکم بردار ہون۔ یعنے اوس سے بہتر کسکی
بات ہی جو خلق کو اللہ تعالے کی طرف بلائے اور اچھے عمل کرے اور کہے مین فرمانبردار ہون اپنے
پروردگار کا۔ بعضون نے لکھا ہے کہ یہ آیت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین ہے کہ آپ
خلقت کو راہ حق کی طرف بلاتے تھے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اس سے علما اور ائمہ مراد
ہین۔ اور ایک تفسیر مین لکھا ہے کہ یہ آیت مؤذنون کی شان مین ہے کیونکہ جب حضرت
بلال رضی اللہ عنہ اذان کہتے تھے تو یہود بیہودہ بکتے تھے اور آپکی آواز کو جانورون کی آواز

سے تشبیہ دیتے تھے۔ پس حق تعالےٰ نے آیت مذکورہ نازل فرمائی۔ وَلَا تَسْتَوِی
الْحَسَنَةُ وَلَا السَّيِّئَةُ ؕ اور برابر نہیں نیکی اور نہ بدی یعنے جزا اور سزا مین۔ اِدْفَعْ
بِالَّتِیْ هِیَ اَحْسَنُ ۔ جواب مین تو کہ اوس سے بہتر یعنے اے میرے حبیب آپ اونکے
جواب مین وہ کہیے جو بہتر ہو۔ اور غصے کو حلم سے تسکین دیجیے اور گناہوں کو عفو سے محو کیجیے
اور لغو باتون سے درگذ فرمائیے کیونکہ اس برتاؤ سے دشمن مثل دوست کے ہوجاتے ہین
اگرچہ دلمین نہون۔ فَاِذَا الَّذِیْ بَیْنَكَ وَبَیْنَهٗ عَدَاوَةٌ كَاَنَّهٗ وَلِیٌّ
حَمِیْمٌ ۝ پھر جو دیکھے تو جسمین تجھمین دشمنی تھی جیسے دوستدار ہے ناتے والا۔ یعنے جب آپ
ایسا کرینگے تو اپنے دشمنون کو ایسا پائینگے جیسے دوست قرابتی۔ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا
الَّذِیْنَ صَبَرُوْا ۚ اور یہ بات ملتی ہے اونہین کو جو سہار رکھتے ہین۔ یعنے یہ عمدہ خصلت
کہ برائی کے بدلے نیکی کرنا ہے اونہین لوگون کو عطا ہوتی ہے جو صبر کرتے ہین تکلیف پر
اور اپنے نفس کو بدلا لینے سے روکتے ہین۔ وَمَا یُلَقّٰهَاۤ اِلَّا ذُوْ حَظٍّ عَظِیْمٍ ۝ اور
یہ بات ملتی ہے اوسکو جسکی بڑی قسمت ہو یعنے یہ بات حاصل نہین ہوتی مگر بڑے حوصلے
والون کو کہ بری بات سنکے تحمل کرین اور اوسکے جواب مین بھلی کہین۔ یہ اقبالمندی کی
نشانی ہے۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ حظ عظیم سے مراد بہشت ہے وَاِمَّا یَنْزَغَنَّكَ
مِنَ الشَّیْطٰنِ نَزْغٌ فَاسْتَعِذْ بِاللّٰهِ ؕ اور کبھی چوک جائے تو شیطان کے وسوسے
سے تو پناہ پکڑ اللہ کی۔ یعنے کبھی بے اختیار غصہ آجائے تو یہ شیطان کے وسوسے سے ہے
پس پناہ مانگو اللہ سے کہ اوسکے شر سے محفوظ رکھے۔ اِنَّهٗ هُوَ السَّمِیْعُ الْعَلِیْمُ ۝
بیشک وہی ہے سنتا جانتا۔ تمہارے ارادے اور نیت کو۔ وَمِنْ اٰیٰتِهِ الَّیْلُ وَ
النَّهَارُ وَالشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ؕ اور اوسکی قدرت کے نمونے ہین رات اور دن اور
سورج اور چاند۔ پس لَا تَسْجُدُوْا لِلشَّمْسِ وَلَا لِلْقَمَرِ وَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ الَّذِیْ
خَلَقَهُنَّ اِنْ كُنْتُمْ اِیَّاهُ تَعْبُدُوْنَ ۝ نہ سجدہ کرو سورج کو اور نہ چاند کو اور

سجدہ کرو اللہ کو جسنے وہ بنائے اگر تم اوسی کو پوجتے ہو۔ یعنے جیسے تم پروردگار کی مخلوق ہو
ویسے ہی چاند سورج بھی اوسی کے بنائے ہوئے ہین پس مخلوق کو ہرگز سجدہ نکرو بلکہ خالق
کو سجدہ کرو جسنے یہ سب بنائے ہین۔ اگر تم اوسے واحد و یکتا جانکے عبادت کرتے ہو۔ امام
شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک اسی آیت پر سجدہ کرنا چاہیے کیونکہ حکم سجدے کا اسی مقام پر ہے
فَاِنِ اسْتَكْبَرُوْا فَالَّذِيْنَ عِنْدَ رَبِّكَ يُسَبِّحُوْنَ لَهٗ بِالَّيْلِ وَالنَّهَارِ وَ
هُمْ لَا يَسْـَٔمُوْنَ ۝ پھر اگر غرور کرین تو جو لوگ تیرے رب کے پاس ہین پاکی بولتے ہین السجدة
اوسکی رات اور دن اور وہ نہین تھکتے۔ یعنے اگر وہ سجدہ کرنے سے غرور کرین تو وہ ہین کیا
چیز اور اونکا غرور کیا ہے۔ پروردگار کی عبادت رات دن فرشتے کرتے ہین اور بالکل نہین
تھکتے۔ امام اعظم رحمہ اللہ تعالےٰ اس آیت پر سجدہ کرتے تھے کیونکہ سجدے کا تذکرہ بیان پر ختم
ہوا ہے۔ اور علمانے لکھا ہے کہ اگر پہلی آیت پر سجدہ کرین تو سجدہ شرط ہے اور اگر دوسری
آیت پر سجدہ کرین تو سجدہ صحت۔ وَمِنْ اٰيٰتِهٖٓ اَنَّكَ تَرَى الْاَرْضَ خَاشِعَةً
فَاِذَآ اَنْزَلْنَا عَلَيْهَا الْمَآءَ اهْتَزَّتْ وَرَبَتْ ؕ اور ایک اوسکی نشانی یہ کہ تو دیکھتا
ہے زمین کو دبی پڑی پھر جب ہم اتارا ہمنے اوسپر پانی تازی ہوئی اور ابھری۔ یعنے زمین
خشک پڑی رہتی ہے جب اللہ تعالےٰ اوسپر مینہ برساتا ہے تو پھولتی ہے اور سرسبز ہو جاتی
ہے اِنَّ الَّذِيْٓ اَحْيَاهَا لَمُحْيِ الْمَوْتٰى ؕ اِنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۝ جسنے
اوسکو جلایا وہ جلاویگا مردے وہ سب چیز کرسکتا ہے۔ یعنے جسنے زمین مردہ کو زندہ کیا وہ
مردون کو بھی جلاویگا کیونکہ وہ ہر کام کی قدرت رکھتا ہے اور اوسکے نزدیک سب آسان ہے
اِنَّ الَّذِيْنَ يُلْحِدُوْنَ فِيْٓ اٰيٰتِنَا لَا يَخْفَوْنَ عَلَيْنَا ؕ جو لوگ ٹیڑھے چلتے
ہین ہماری آیتون مین ہمسے چھپے نہین۔ یعنے جو لوگ ہماری آیتون مین کج بحثی کرتے ہین
اور تاویلات باطلہ سے اونکو پھیرتے جاتے ہین۔ ہم اونہین خوب جانتے ہین اور اونکے
اس فعل کی سزا دینگے اَفَمَنْ يُّلْقٰى فِي النَّارِ خَيْرٌ اَمْ مَّنْ يَّاْتِيْٓ اٰمِنًا يَّوْمَ

الْقِيٰمَةِ ؕ بھلا ایک جو پڑتا ہے آگ مین بہتر یا ایک جو آویگا امن سے دن قیامت کے
یعنے جو دوزخ مین پڑے وہ اچھا ہے یا جو قیامت کے دن امن سے آئے وہ اچھا۔ اِعْمَلُوْا
مَا شِئْتُمْ ۙ اِنَّهٗ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ کرتے جاؤ جو چاہو بیشک جو کرتے ہو وہ دیکھتا
ہی یعنے یہ سب تمکو بتا دیا گیا اب جو چاہو کرو پروردگار عالم سب دیکھتا ہے اور جزا و سزا سب
اوسکے ہاتھ ہے جیسا کروگے ویسا پاؤگے۔ اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِالذِّكْرِ لَمَّا جَآءَهُمْ ۚ
جو لوگ منکر ہوئے سمجھوتی سے جب ان پاس آئی۔ یعنے جو لوگ قرآن پاک کے منکر ہوئے
وہی کافر اور معاند ہین۔ وَاِنَّهٗ لَكِتٰبٌ عَزِيْزٌ ○ اور یہ کتاب ہے نادر یعنے قرآن پاک
بڑی عزت والی کتاب ہی۔ لَّا يَاْتِيْهِ الْبَاطِلُ مِنْۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَلَا مِنْ خَلْفِهٖ ؕ
اسپر جھوٹ کا دخل نہین آگے سے اور نہ پیچھے سے۔ یعنے یہ وہ سچی کتاب ہے جسمین کہین
جھوٹ کا نام بھی نہین تَنْزِيْلٌ مِّنْ حَكِيْمٍ حَمِيْدٍ ○ اُتاری ہوئی ہے حکمتون والے
سب خوبیون سراہے کی۔ یعنے یہ کتاب کریم پروردگار حکیم اور بہت بڑے قدرت والے کی
نازل کی ہوئی ہے۔ مَا يُقَالُ لَكَ اِلَّا مَا قَدْ قِيْلَ لِلرُّسُلِ مِنْ قَبْلِكَ ؕ تجھے
وہی کہتے ہین جو کہدیا ہے سب رسولون سے تجھسے پہلے۔ یعنے اے حبیب اکرم حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ ان کافرون کے کہنے سے رنجیدہ خاطر نہون کیونکہ آپسے پہلے
جو رسول گذرے ہین اونکو بھی کفار اسی طرح کہتے تھے۔ اِنَّ رَبَّكَ لَذُوْ مَغْفِرَةٍ وَّ
ذُوْ عِقَابٍ اَلِيْمٍ ○ تیرے رب کے یہان معافی بھی ہے اور سزا بھی ہے دکھ والی۔
یعنے آپکا پروردگار رسولون اور مؤمنون کو بخشنے اور معاف کرنے والا ہے اور منکرون اور
مشرکون کو عذاب سخت دینے والا ہے۔ کفار کہتے تھے کہ قرآن پاک عربی زبان مین کیون
نازل ہوا یا تو زبان عجم مین نازل ہوتا یا کچھ عربی مین ہوتا اور کچھ عجمی مین کہ دونون فرقے
اوسے سمجھتے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَوْ جَعَلْنٰهُ قُرْاٰنًا اَعْجَمِيًّا لَّقَالُوْا لَوْلَا
فُصِّلَتْ اٰيٰتُهٗ ؕ اور اگر ہم اسکو کرتے قرآن اوپری زبان کا تو کہتے اونکی باتین کیون

نہ کھولی گئیں۔ یعنے اگر قرآن پاک اللہ تعالےٰ عجمی زبان مین اوتارتا تو کفار عرب کہتے
کہ اسکا بیان صاف اور واضح ایسی زبان مین کیون نہوا کہ ہم اوسے بخوبی سمجھتے اور دیکھتے
ءَ اَعْجَمِیٌّ وَّ عَرَبِیٌّ ط کیا اوپری زبان کی کتاب اور عرب کا آدمی۔ یعنے عرب کا آدمی ہو
اور اوپری زبان مین کتاب چاہیے جو سمجھہ مین بھی نہ آئے اور اپنی زبان مین کتاب ہوتے نہ دیکھے
اور نہ سمجھے قُلْ هُوَ لِلَّذِيْنَ اٰمَنُوْا هُدًى وَّشِفَآءٌ ط تو کہہ یہ ایمان والونکو سوجھہ
ہے اور روگ کا دفع۔ یعنے قرآن پاک ایماندارون کے لیے ہدایت ہے اور ہر طرح کے
مرض کے واسطے شفا ہے۔ وَالَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَقْرٌ وَّهُوَ عَلَيْهِمْ
عَمًى ط اور جو یقین نہین لاتے اونکے کانون مین بوجھہ ہے اور یہ قرآن اونکے لیے اندھاپا
ہے۔ یعنے جو لوگ قرآن پر ایمان نہین لاتے ہین وہ اسکے سننے کے لیے بہرے ہین اور
اوسکے دیکھنے کے لیے اندھے کہ اوسے گوش ہوش سے نہ سنتے ہین اور نہ اوسکے کمال
ع ہدایت کو دیکھتے ہین۔ اُولٰٓئِكَ يُنَادَوْنَ مِنْ مَّكَانٍ بَعِيْدٍ ۝ اونکو پکارتے
ہین دور کی جگہہ سے۔ یعنے یہ لوگ ایسے ہین جیسے کوئی دور سے پکارا جائے کہ وہ
نہ پکارنے والے کی صورت دیکھے اور نہ اوسکی آواز سنے۔ پہر اوسے اوسکی اچھائی اور
برائی کی کیا خبر ہوگی۔ بس ویسے ہی یہ بھی ہین کہ نہ کمال قرآنی کو دیکھتے ہین نہ اوسے سمع
قبول سے سنتے ہین پہر اوس سے کیا فائدہ اوٹھا سکتے ہین۔ وَلَقَدْ اٰتَيْنَا مُوْسَى
الْكِتٰبَ فَاخْتُلِفَ فِيْهِ ط اور ہمنے دی تھی موسیٰ کو کتاب پہر اوسمین پھوٹ پڑی
یعنے اللہ تعالےٰ نے حضرت موسیٰ علیہ السلام کو کتاب توریت عطا کی تھی لیکن اوسمین
بھی لوگون نے اختلاف کیا کہ بعضون نے مانا اور بعضون نے نہ مانا۔ وَلَوْلَا كَلِمَةٌ
سَبَقَتْ مِنْ رَّبِّكَ لَقُضِيَ بَيْنَهُمْ ط اور اگر نہوتی ایک بات جو پہلے نکل چکی تیرے
رب سے تو اونمین فیصلہ ہو جاتا۔ یعنے اگر پروردگار عالم نے پہلے سے روز قیامت جزا و
سزا دینے کا وعدہ نہ کیا ہوتا تو اونمین اب تک فیصلہ ہو چکا ہوتا اور وہ اپنی سزا کو پہونچ جاتے۔

وَاِنَّھُمْ لَفِیْ شَکٍّ مِّنْهُ مُرِیْبٍ ○ اور وہ دہوکے مین ہین اوس سے جو چین
نہین دیتا۔ یعنے مشرکان عرب توریت یا قرآن کی طرف سے دہوکے مین ہین جو اونہین
چین نہین لینے دیتا ہے مَنْ عَمِلَ صَالِحًا فَلِنَفْسِهٖ وَمَنْ اَسَآءَ فَعَلَیْهَا
جسنے کی بھلائی سو اپنے واسطے اور جن نے کی برائی وہ بھی اوسی پر۔ یعنے جسنے بھلائی کی سو
اوسنے اپنے لیے کی اور جسنے برائی کی سو اوسنے اپنے لیے کی۔ وَمَا رَبُّكَ بِظَلَّامٍ
لِّلْعَبِیْدِ ○ اور تیرا رب ایسا نہین ہے کہ ظلم کرے بندونپر۔ یعنے پروردگار ایسا نہین ہے
کہ اچھے کامون کی بری جزا دے اور ظلم کرے اپنے بندونپر۔ اِلَیْهِ یُرَدُّ عِلْمُ السَّاعَةِ
اوسی کی طرف حوالہ ہے خبر قیامت کا۔ یعنے قیامت کا حال خدا کے سوا کوئی نہین جانتا اسکا علم
اوسی کو ہے وَمَا تَخْرُجُ مِنْ ثَمَرٰتٍ مِّنْ اَکْمَامِهَا وَمَا تَحْمِلُ مِنْ اُنْثٰی وَ
لَا تَضَعُ اِلَّا بِعِلْمِهٖ اور کوئی میوے نہین جو نکلتے ہین اپنے غلاف سے اور گابھہ
نہین رہتا کسی مادہ کو اور نہ وہ جنے جسکی اوسکو خبر نہین۔ یعنے میوے جو غلافون سے نکلتے ہین
یا عورتین جو حاملہ ہوتی ہین اور جنتی ہین ان باتون کا بھی علم خدا کے سوا دوسرے کو نہین
اور کوئی نہین جانتا ان باتون کو وَیَوْمَ یُنَادِیْهِمْ اَیْنَ شُرَکَآءِیْ قَالُوْٓا اٰذَنّٰكَ
مَا مِنَّا مِنْ شَهِیْدٍ ○ اور جسدن اونکو پکاریگا کہان ہین میرے شریک بولین گے
ہمنے تجکو کہہ سنایا ہم مین کوئی نہین اقرار کرتا۔ یعنے جسدن اللہ تعالےٰ کافرون کو پکاریگا او
اور از روے غصہ اونسے کہے گا کہ کہان ہین میرے شریک جنہین تم پوجتے تھے۔ تو وہ کہین گے
اے پروردگار ہم تو تجھسے عرض کر چکے کہ ہم مین سے کوئی اس بات کی گواہی نہین دیتا
کہ تیرے لیے شریک ہے بلکہ ہم تو اوسنے بیزار ہین۔ وَضَلَّ عَنْهُمْ مَّا کَانُوْا یَدْعُوْنَ
مِنْ قَبْلُ وَظَنُّوْا مَا لَهُمْ مِّنْ مَّحِیْصٍ ○ اور چوک گیا اونسے جو پکارتے تھے پہلے
اور سمجھے کہ اونکو نہین کہین خلاصی۔ یعنے کافر جو دنیا مین بتون کی عبادت کرتے تھے قیامت
کے روز سب بھول جائین گے اور جان لینگے کہ اون بتون سے کچھ مدد نہ ملے گی اور عذاب

خدا سے کوئی صورت رہائی کی نہین۔ لَا یَسْـَٔمُ الْاِنْسَانُ مِنْ دُعَآءِ الْخَیْرِ نہین
تھکتا آدمی مانگنے سے بھلائی کے۔ یعنے صحت اور طرح بطرح کی نعمت مانگنے سے آدمی کبھی
نہین تھکتا۔ وَاِنْ مَّسَّهُ الشَّرُّ فَيَئُوْسٌ قَنُوْطٌ ○ اور اگر لگجائے اوسکو برائی تو آس
توڑ بیٹھے نا امید ہوکر۔ یعنے اگر کوئی تکلیف انسان کو پونہچے تو بالکل مایوس اور نا امید ہو جاتا ہے
وَلَئِنْ اَذَقْنٰهُ رَحْمَةً مِّنَّا مِنْۢ بَعْدِ ضَرَّآءَ مَسَّتْهُ لَيَقُوْلَنَّ هٰذَا لِيْ
اور اگر ہم چکھاوین اوسکو کچھ اپنی مہر پیچھے ایک تکلیف کے جو اوسے پونہچی تھی کہنے لگیگا یہ ہے
میرے لائق۔ یعنے جب تکلیف کے بعد ہم اوسے کچھ راحت دیتے ہین تو وہ کہنے لگتا ہے
کہ مین اسی کے لائق تھا اور ہمیشہ مین ایسا ہی رہونگا۔ وَمَآ اَظُنُّ السَّاعَةَ قَآئِمَةً
وَّلَئِنْ رُّجِعْتُ اِلٰى رَبِّيْٓ اِنَّ لِيْ عِنْدَهٗ لَلْحُسْنٰى۔ اور مین نہین سمجھتا کہ قیامت آنی
ہے اور اگر مین پھر گیا اپنے رب کے یہان بیشک ہے میرے لیے اوسکے پاس خوبی
یعنے کافر کہتے ہین ہم نہین جانتے کہ قیامت آئیگی اور اگر آئے اور ہم اپنے رب کے پاس
جائین تو وہان بھی ہمارے لیے راحت و آرام ہے جیسے دنیا مین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے
فَلَنُنَبِّئَنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِمَا عَمِلُوْا وَلَنُذِيْقَنَّهُمْ مِّنْ عَذَابٍ غَلِيْظٍ ○
سو ہم جتاوینگے منکرون کو جو اونھون نے کیا ہے اور چکھاوینگے اونکو ایک گاڑھی مار
یعنے اللہ تعالے کافرون پر اونکے اعمال بد ظاہر کریگا اور اونکو سخت عذاب مین مبتلا کریگا
جو اونکے خیالات باطلہ کے بالکل خلاف ہوگا۔ وَاِذَآ اَنْعَمْنَا عَلَى الْاِنْسَانِ اَعْرَضَ
وَنَاٰ بِجَانِبِهٖ وَاِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ فَذُوْ دُعَآءٍ عَرِيْضٍ ○ اور جب ہم نعمت
بھیجین انسان پر ٹلا جائے اور موڑلے اپنی کروٹ اور جب پونہچے اوسکو برائی تو دعائین
کرے چوڑی۔ یعنے جب اللہ تعالے نعمت و عافیت سے کافرون کو سرفراز فرماتا ہے
تو وہ شکرگذاری سے منھ پھیر لیتے ہین اور ادائے شکر سے کنارہ کش ہوجاتے ہین اور
جب آتی ہے اونپر بلا اور رنج تو بڑی لمبی چوڑی دعائین کرتے ہین تاکہ وہ دفع ہوجائے

قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ كَانَ مِنْ عِنْدِ اللّٰهِ ثُمَّ كَفَرْتُمْ بِهٖ مَنْ اَضَلُّ مِمَّنْ هُوَ فِيْ شِقَاقٍۭ بَعِيْدٍ ۝ توکہہ بھلا دیکھو تو اگر یہ ہو اللہ کے پاس سے پھر تمنے اوسکو نمانا اوس سے بہکا کون جو دور چلتا جاوے مخالف ہوکر یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ کافرون سے فرما دیجیے کہ اگر تم قرآن شریف کو اللہ کی طرف سے دیکھتے اور پھر اوس سے منکر ہوتے ہو تو تمسے زیادہ گمراہ کون ہے جو راہ حق سے مخالف ہوکے دور بھاگے منقول ہے کہ ابوجہل نے ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے کہا کہ کوئی معجزہ آسمانی دکھلا دیئے آپنے انگشت شہادت سے اشارہ فرمایا فوراً چاند کے دو ٹکڑے ہو گئے مگر باوجود ایسے اعجاز روشن کے اوسے پھر بھی مخالفت نے گھیرا اور قریش کے لوگون سے کہنے لگا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے چاند پر سحر کیا ہے پس اسکے دریافت کرنے کے لیے کچھ لوگ اطراف شہر مین روانہ کرو کہ وہ متفرق مقامات مین لوگون سے دریافت کرین اور پوچھین اگر وہان بھی یہ واقعہ شق القمر لوگون نے دیکھا ہے تو بیشک معجزہ ہے ورنہ جادو ہے۔ پس قریش نے ہر طرف قاصد روانہ کیے اور ہر مقام سے اس معجزۂ روشن کی خبر آئی۔ لیکن ابوجہل کو پھر بھی یقین نہوا اور کہنے لگا یہ بڑا جادو ہے جسنے تمام عالم کو گھیر لیا ہے۔ پس حق تعالے جل شانہ وجل جلالہ نے یہ آیت شریف نازل کی کہ سَنُرِيْهِمْ اٰيٰتِنَا فِي الْاٰفَاقِ وَفِيْٓ اَنْفُسِهِمْ حَتّٰى يَتَبَيَّنَ لَهُمْ اَنَّهُ الْحَقُّ ؕ اب ہم دکھا دینگے اونکو اپنے نمونے دنیا مین اور اونکی جانون مین یہانتک کہ کھل جاوے اونپر کہ یہ بات درست ہے۔ یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم بہت جلد کفار قریش کو اپنی قدرت کاملہ کی ظاہر اور روشن نشانیان دکھائینگے اونکے شہرون اور اور تمام ملکون مین اور اونکے نفسون مین یہانتک کہ اونپر بخوبی ظاہر ہوجاویگا کہ یہ بات حق اور راست ہے اور ہمارا رسول برحق اور سچا ہے اَوَلَمْ يَكْفِ بِرَبِّكَ اَنَّهٗ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ شَهِيْدٌ ۝ کیا تیرا رب تھوڑا ہے ہر چیز پر گواہ۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اگر کفار آپکے معجزات سے انکار کرتے ہین تو

کچھ اندیشے کی بات نہین اللہ تعالے آپکے معجزات اور آپکے برحق ہونے کا بہت بڑا کافی گواہ ہے اور وہ ہر شی کو جانتا ہے۔ لکھا ہے کہ آفاق کی نشانیون سے حوادث آیندہ مراد تھے مثل فتح روم و فارس وغیرہ کے اور نفسی نشانیان وہ جو اہل مکہ کے درمیان واقع ہوئین۔ جیسے قحط اور قتل وغیرہ اور معالم التنزیل مین لکھا ہے کہ دلائل آفاقی گذشتہ امتون کے قصے تھے جنکی خبر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے دی۔ اور دلائل انفسی جیسے واقعۂ جنگ بدر۔ اور احقاف مین مرقوم ہے کہ مراد آفاق سے عالم کبیر ہے اور انفس سے عالم صغیر اور جو نشانیان قدرت کی عالم کبیر مین ہین وہ عالم صغیر مین بھی موجود ہین اور مراد عالم کبیر سے سارا جہان ہے اور عالم صغیر سے انسان۔ چنانچہ کیا خوب کہا ہے حضرت رافت نے۔ ؎ آدمی زاد بھی رافت عجب اک شان مین ہے جو ہے سب خلق مین شی وہ فقط انسان مین ہے۔ اب حق تعالے پھر اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے۔ اَلَآ اِنَّهُمْ فِیْ مِرْیَةٍ مِّنْ لِّقَآءِ رَبِّهِمْ ط سنتا ہے وہ دھوکے مین ہین اپنے رب کی ملاقات سے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ وسلم آپ آگاہ ہو جائیے کہ کفار پروردگار عالم کے سامنے حاضر ہونے مین شک و شبہ کرتے ہین اور بعث و جزا و سزا کے قائل نہین ہین۔ اَلَآ اِنَّهٗ بِكُلِّ شَیْءٍ مُّحِیْطٌ ۝ سنتا ہے وہ گھیر رہا ہے ہر چیز کو۔ یعنے آگاہ ہوجیے آپ اس امر سے کہ بیشک پروردگار عالم ہر شی کو گھیرے اور احاطہ کیے ہوئے ہے اپنے علم و قدرت سے۔ اور تمام اشیا کو خواہ وہ مجمل ہون یا مفصل بخوبی جانتا ہے اور بڑی قدرت والا ہے مختار ہے جو چاہے اپنے ملک مین کرے کسی کو اوسکے حکم مین مجالِ دم زدن نہین۔ اور وہ سزا دیگا کافرون کو اونکے کفر و طغیان کی اور جزا دیگا ایمان والون کو اونکی اطاعت اور فرمانبرداری اور رادائے شکر اور رسولون کے ماننے اور اونکے حکم پر چلنے کی۔ فقط ع ۶

تمت

تفسیر سورۂ دخان

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الدخان مکیۃ وھی تسع وخمسون آیۃ وثلث رکوعات

سورۂ دخان مکے مین اُتری اسمین اُنسٹھہ آیتین اور تین سو چالیس کلمے اور چار سو اکتالیس حرف اور تین رکوع ہین- اس سورت کے فضائل حدیث شریف مین کثرت سے مذکور ہین- منجملہ اونکے مختصراً بیان چند فضائل لکھے جاتے ہین- ابو ہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے سورۂ حمٓ دخان رات کو پڑہی صبح کریگا اس حال مین کہ ستر ہزار فرشتے اوسکے لئے بخشش مانگتے ہون گے اور یہ بھی حضرت ابی ہریرہ رضی اللہ عنہ سے منقول ہی کہ فرمایا سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو پڑھے سورۂ حمٓ دخان شب جمعہ مین بخشے جاتے ہین گناہ اوسکے اور ابو امامہ رضہ سے منقول ہے کہ جو شخص اس سورت شریف کو جمعے کے دن پڑہتا ہے اللہ تعالٰے اوسکے لیے ایک مکان بہت وسیع جنت مین بناتا ہے- اور حسن رضہ سے روایت ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی سورۂ دخان کسی رات مین بخشے جاتے ہین اگلے گناہ اوسکے اور ابو رافع سے روایت ہی کہ فرمایا آنحضرت صلعم نے جسنے پڑھی سورۂ دخان کسی رات مین صبح کرتا ہے وہ اس حال مین کہ بخشے جاتے ہین

ع گناہ اوسکے اور نکاح کیا جائیگا اوسکا حور عین سے - حٓمٓ ۚ یہ مقطعات قرآنی سے ہے
اور سواے نبیون اور ولیون کے مقطعات کے معانی سے کوئی آگاہ نہین - ہان علما
نے عام لوگون کے سمجھانے کے لیے اسکی تفصیلین بیان کی ہین چنانچہ بعض نے
لکھا ہے کہ مراد اس سے حمیت المبین ہے یعنے حمایت کی مین نے اپنے دوستون کی
ماسوی کی طرف متوجہ ہونے سے اور بعضون نے لکھا ہے کہ اسکے معنے کام بن چکا ہین -
وَالْكِتٰبِ الْمُبِيْنِ ۙ قسم ہو اس کتاب واضح یعنے قرآن کریم کی کہ اپنے فضل وکرم
سے اِنَّآ اَنْزَلْنٰهُ فِيْ لَيْلَةٍ مُّبٰرَكَةٍ اِنَّا كُنَّا مُنْذِرِيْنَ ہمنے اوسکو اتارا ایک
برکت کی رات مین ہم کہ سُنانے والے ہین یعنے قرآن پاک اللہ تعالے نے برکت کی رات
مین اُتارا جو شب قدر ہے اور اس سے زیادہ برکت کیا ہوگی کہ کتاب بزرگ جو باعث فوائد
دینی و دنیوی ہے لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر اوس شب مبارک مین اُتری اور اللہ تعالے
نے اس شب مین قرآن شریف نازل فرما کے اُسکا دبدبہ اور شان وشوکت زیادہ کی اور سنادیا
کہ ہم ہین ڈرانے والے بعضے لکھتے ہین کہ برکت کی رات شب برات ہے یعنے ماہ شعبان کی پندرہوین
شب کیونکہ اوسکی بڑی برکت یہ ہے کہ اوسمین فرشتے نازل ہوتے ہین اور دعائین قبول ہوتی
ہین اور روزی تمام عالم کی تقسیم ہوتی ہے - اور فِيْهَا يُفْرَقُ كُلُّ اَمْرٍ حَكِيْمٍ ۙ وسی مین
جدا ہوتا ہے ہر کام جانچا ہوا یعنے یہ رات ایسی برکت والی ہے کہ اسی مین جاری کیا جاتا ہے
ہر ایک کام جسکا حکم تمام سال کے لیے ہو چکا ہے مثل روزی اور موت وغیرہ کے اور یہ
بزرگ رات ہے جو حق تعالے نے اپنے فضل سے امت محمدیہ کو عنایت کی ہے - حدیث
مین وارد ہے کہ اس رات مین اتنے گنہگار بخشے جاتے ہین جتنے روئین بنی کلب کی بکریون
کے بدن پر ہین اور اسی شب مین آب زمزم زیادہ ہوجاتا ہے اور حدیث مین آیا ہے کہ
جو شخص اس رات مین سو رکعت نماز پڑھیگا حق تعالے اوسکے لیے سو فرشتے اوتاریگا جو
اوسکے ساتھ رہینگے اور اونمین سے تیس فرشتے اوسے بہشت کی خوشخبری دینگے اور

تیس فرشتے اوسے عذاب دوزخ سے بے خوف کرینگے - اور تیس فرشتے آفات دنیاوی اوس سے
ٹالین گے - اور دس فرشتے اوس سے مکر شیطان کو دفع کرین گے اور اسی رات مین
بندون کے لیے نعمتین تقسیم ہوتی ہین - اَمْرًا مِّنْ عِنْدِنَا ؕ حکم ہوکر ہمارے پاس سے
یعنے پروردگار عالم کے حکم سے اسی رات مین سب امورات کا فیصلہ ہوتا ہے - اِنَّا كُنَّا
مُرْسِلِيْنَ ۚ ہم ہین بھیجنے والے - آپکو اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم رَحْمَةً مِّنْ رَّبِّكَ ؕ
مہر سے تیرے رب کی - یعنے خلق کے لیے اپنی رحمت خاص سے ہم آپکو بھیجنے والے
ہین - یا جبرئیل کو وحی دیکر آپکے پاس بھیجنے والے ہین یا فرشتون کو ہر کام کے جاری کرنے
کے لیے ہم بھیجنے والے ہین اِنَّهٗ هُوَ السَّمِيْعُ الْعَلِيْمُ ۙ وہی ہے سنتا جانتا سب
باتین اپنے بندون کی اور اونکے ارادے اور دلی خیالات - رَبِّ السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا ۘ پروردگا آسمانون کا اور زمین کا اور جو اون کے درمیان ہے
تمام مخلوقات سے اون سبکا مالک اور رب وہی ہے - پس سمجھو اے لوگو اِنْ كُنْتُمْ
مُّوْقِنِيْنَ ۝ اگر تمکو یقین ہے یہ کہ لَا اِلٰهَ اِلَّا هُوَ يُحْيٖ وَيُمِيْتُ ؕ کسی کی بندگی
نہین سوا اوسکے جلاتا ہے اور مارتا ہے - موت اور زیست سب اوسکے قبضۂ قدرت مین
ہے اور وہ معبود برحق ہے - رَبُّكُمْ وَرَبُّ اٰبَآئِكُمُ الْاَوَّلِيْنَ ۝ رب تمہارا اور
رب تمہارے اگلے باپ دادونکا جو تمسے پہلے گذرے بَلْ هُمْ فِيْ شَكٍّ يَّلْعَبُوْنَ ۝
کوئی نہین وہ دہوکے مین ہین کھیلتے - یعنے کافر اس بات پر یقین لانے والے نہین اور
وہ قرآن پاک کی طرف سے دہوکے مین ہین - اور ہنسی اور کھیل سمجھتے ہین فَارْتَقِبْ يَوْمَ
تَاْتِي السَّمَآءُ بِدُخَانٍ مُّبِيْنٍ ۙ سو تو راہ دیکھ جسدن کرلائے آسمان دہوان
صریح - یعنے آپ منتظر رہیے اون کافرون کے لیے اوسدن کے جسدن آسمان دہوان
ظاہر کرلائے - اہل عرب کا محاورہ ہے کہ وہ شر غالب کو دخان کہتے ہین پس یہان دخان
سے عذاب مراد ہے کہ آسمان سے اوترےگا اور بعضے لوگ کہتے ہین کہ دخان سے مراد وہ

وقف لازم

رہے جو روز فتح مکہ اوٹھا تھا - اور بعض نے لکھا ہے کہ مراد دخان سے زمانۂ قحط ہے
اسلیے کہ جب پیغمبر کی دعا سے کافرون پر قحط آیا تھا تو اونکا یہ حال تھا کہ بھوک کی شدت سے
مرے ہوئے کتے ہڈیون سمیت کھا جاتے تھے اور اوسپر بھی شدت بھوک سے اونکی
آنکھون مین اندھیرا چھا گیا تھا اور جب آسمان کی طرف نظر کرتے تھے تو ضعف بصر سے
زمین و آسمان کے درمیان دھوین اٹھتے نظر آتے تھے - اور ایک تفسیر مین ہے
کہ قحط کے زمانے مین خشک سالی کی وجہ سے غبار سیاہ زمین سے اوٹھا کرتا تھا اسی
وجہ اہل عرب اس سال کو سنۃ الغبرا اور عام الرماد کہتے تھے - اور دخان سے مراد وہی غبار
ہے - اور بعضے علما فرماتے ہین کہ یہ دھوان قیامت کی علامت سے ہوگا اور اسقدر
پھیلیگا کہ شرق سے غرب تک یَغْشَى النَّاسَ ط لوگون کو گھیر لیگا - اور یہ حالت چالیس
شبانہ روز رہیگی - مسلمانون کو مثل زکام کے ایک کیفیت ہوگی - اور کافر بیہوش خراب و خستہ
نہایت پریشان ہونگے - فرشتے اونسے اوسوقت کہین گے هٰذَا عَذَابٌ اَلِيْمٌ ۝
یہ ہے دکھ کی مار جسکا تم وعدہ دیے گئے تھے - اوسوقت کافر نہایت عاجزی اور زاری سے
کہین گے رَبَّنَا اكْشِفْ عَنَّا الْعَذَابَ اِنَّا مُؤْمِنُوْنَ ۝ اے رب دور کر ہمسے
یہ آفت ہم ایمان لاتے ہین - اگر دور ہو جاوے یہ عذاب - حق تعالیٰ جل شانہ ارشاد کریگا
اَنّٰى لَهُمُ الذِّكْرٰى وَقَدْ جَآءَهُمْ رَسُوْلٌ مُّبِيْنٌ ۝ کہان ملے اونکو سمجھنا اور
آ چکا اونکے پاس رسول کھول سنانے والا - یعنے اونکو تو اتنے عذاب سے کچھ اثر نصیحت
پذیری نہوگا کیونکہ آیا اونکے پاس رسول ہماری آیتین سنانے والا اور معجزے دکھانے
والا مگر اسپر بھی اونھون نے نہ مانا ثُمَّ تَوَلَّوْا عَنْهُ وَقَالُوْا مُعَلَّمٌ مَّجْنُوْنٌ ۝ پھر
اوس سے پیٹھ پھیری اور کہنے لگے سکھایا ہوا ہے باؤلا - یعنے رسول سے پھر گئے اور
اوسپر ایمان نہ لائے اور کہنے لگے کہ جبرا و یسار نے اس شخص کو قرآن سکھایا ہے اور یہ شخص
دیوانہ ہے اسے خبط ہو گیا ہے - پروردگار فرماتا ہے کہ باوجود ان امرون کے اگر اب بھی

ربع

وہ ایمان لانے کا وعدہ کرتے ہیں تو اِنَّا کَاشِفُوا الْعَذَابِ قَلِیْلًا اِنَّکُمْ عَآئِدُوْنَ ۝ ہم کھولتے ہیں عذاب تھوڑے دنوں۔ تم پھر وہی کرتے ہو۔ یعنے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی دعا سے ہم تا بقاسے عمر کفار سے عذاب قحط اوٹھائے لیتے ہیں مگر کچھ فائدہ نہوگا کیونکہ تم پھر اپنے کفر کی طرف پھر وگے۔ منقول ہے کہ قحط کے دنوں میں کفار قریش مع اپنے سردار کے مدینے میں آئے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے قسمیں دے دیکر دعا کروائی جب حق تعالے نے آنحضرت کی دعا سے بلاے قحط اون کافرون سے دور کی تو وہ پھر گئے اور اپنے کفر پر قائم رہے۔ اور جو لوگ کہ دہوین کو قیامت کی نشانی سمجھتے ہین وہ کہتے ہین کہ وہ دہوان بھی دعا و زاری کرنے سے چالیس دن کے بعد دور ہو جائیگا مگر کافر پھر اپنے کفر کی طرف پھرینگے اور اوسی پر قائم رہینگے۔ اب حق تعالے فرماتا ہے کہ یہ عذاب تو ہمنے اونسے دور کیا اور وہ پھر اپنے کفر پر قائم رہے۔ مگر یَوْمَ نَبْطِشُ الْبَطْشَةَ الْكُبْرٰی ۚ یاد کرو وہ روز جب پکڑینگے ہم کافرون کو بڑی پکڑ یعنے عذاب روز قیامت کہ وہ کسی طرح سے ٹلنے والا نہین۔ اور بعضون نے کہا ہے کہ مراد اس سے روز بدر ہے اور حق تعالے کافرون سے فرماتا ہے کہ اوس روز ہم تمکو سخت عذاب مین مبتلا کرینگے اور تم قتل ہوگے اور قید کیے جاؤگے۔ اِنَّا مُنْتَقِمُوْنَ ۝ ہم بدلا لینے والے ہین۔ اوسدن کافرون سے۔ وَلَقَدْ فَتَنَّا قَبْلَهُمْ قَوْمَ فِرْعَوْنَ وَجَآءَهُمْ رَسُوْلٌ كَرِيْمٌ ۝ اَنْ اَدُّوْٓا اِلَیَّ عِبَادَ اللّٰهِ ؕ اور جانچ چکے ہین ہم انسے پہلے فرعون کی قوم کو اور آیا اونکے پاس رسول عزت والا کہ حوالے کرو میرے بندے خدا کے یعنے اللہ تعالے فرماتا ہے کہ ہم قریش سے پہلے فرعون کی قوم کو آزما چکے ہین جب اونکے پاس رسول بزرگ حضرت موسیٰ علیہ السلام آئے اور کہا اونھون نے کہ میرے ساتھ کر دو بنی اسرائیل کو۔ اِنِّیْ لَكُمْ رَسُوْلٌ اَمِیْنٌ ۝ مین تمھارے پاس آیا ہون بھیجا ہوا معتبر۔ یعنے اللہ تعالے نے مجھے تمہارے پاس بھیجا ہے اور مین امانت دار ہون وحی

کا اور تمہارا خیرخواہ ہون وَأَنْ لَّا تَعْلُوا عَلَى اللّٰهِ ۖ إِنِّي آتِيكُم بِسُلْطَانٍ مُّبِينٍ ۝
اور یہ کہ چڑھے نجاؤ اللہ کے مقابل مین لاتا ہون تمہارے پاس ایک سند کھلی۔ یعنے مین
آیا ہون تمکو یہ بات سمجھانے کے لیے کہ غرور اور نافرمانی اللہ تعالے کی نکرو اور اوسکے حکم
کو مانو اور مین اپنے دعوے کی صداقت کے لیے تمہارے پاس ایک دلیل صاف
روشن لانے والا ہون جب فرعونیون نے آپکا یہ کلام سُنا تو ایذا دہی کے درپے ہوئے پس
فرمایا آپنے وَإِنِّي عُذْتُ بِرَبِّي وَرَبِّكُمْ أَن تَرْجُمُونِ ۝ اور مین پناہ لے چکا ہون
اپنے اور تمہارے رب کی اس امر سے کہ سنگسار کرو مجھکو یا قتل کرو اور وہ پروردگار میرا
نگہبان ہے وَإِن لَّمْ تُؤْمِنُوا لِي فَاعْتَزِلُونِ ۝ اور اگر تم نہین یقین کرتے مجھپر تو
مجھسے الگ ہوجاؤ اور مجھے تکلیف نہ دو اور مین اپنی قوم کو لیجاؤن تو میری راہ نہ روکو۔ ان
لوگون نے آپکے فرمان کو نہ مانا اور دست وزبان سے ایذا دینے لگے فَدَعَا رَبَّهُ
أَنَّ هَٰؤُلَاءِ قَوْمٌ مُّجْرِمُونَ ۝ پھر پکارا حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اپنے پروردگار
کو کہ یہ قبطی لوگ بڑے پکے متکبر اور کافر ہین اے رب میرے تو انکو ہلاک کر حق تعالے
نے اونکی دعا قبول کی اور فرمایا فَأَسْرِ بِعِبَادِي لَيْلًا إِنَّكُم مُّتَّبَعُونَ ۝ پس
لے نکل رات کے وقت میرے بندون کو شہر مصر سے بیشک یہ لوگ تمہارا پیچھا کرینگے
جب تمہارے جانے کی خبر سُنین گے۔ اور جب تم دریا کے کنارے پہنچو تو اپنا عصا دریا پر
مارنا دریا پھٹ جائیگا اور اوسمین راہین پیدا ہونگی تاکہ بنی اسرائیل اون راستون سے
دریا کے اوس پار چلے جائین۔ وَاتْرُكِ الْبَحْرَ رَهْوًا ۖ اور چھوڑ جا دریا کو جو تھم رہا ہے یعنے
دریا پر دوبارہ عصا نہ مارنا کہ وہ ملجائے بلکہ اوسکو اوسی طرح چھوڑ دینا تاکہ تمام قبطی اون
راہون مین چلے آئین إِنَّهُمْ جُندٌ مُّغْرَقُونَ ۝ البتہ وہ لشکر ڈوبنے والے ہین
یعنے وہ سب دریا مین ڈوب جائینگے۔ اور آخر الامر ایسا ہی ہوا کہ وہ سب ڈوب گئے۔
كَمْ تَرَكُوا مِن جَنَّاتٍ وَعُيُونٍ ۝ وَزُرُوعٍ وَمَقَامٍ كَرِيمٍ ۝ کتنے چھوڑ گئے

باغ اور چشمے اور کھیتیاں اور گھر خاصے یعنے وہ لوگ جو ڈوب گئے بہت سے باغ درختوں
اور میووں سے بھرے پُرے اور چشمے آب رواں کے اور طیار کھیتیاں چھوڑ گئے۔ وَّ
نِعْمَةٍ كَانُوا فِيهَا فَاكِهِينَ ۝ كَذَٰلِكَ ۖ اور آرام جسمیں تھے باتیں بناتے اسطرح
یعنے اور چھوڑ گئے وہ لوگ تمام اسباب عیش و عشرت کے کہ تھے وہ سب اون چیزوں مین
عیش و آرام کرنے والے - اور ہم منکروں کے لیے ایسا ہی کرتے ہیں - وَأَوْرَثْنَاهَا
قَوْمًا آخَرِينَ ۝ اور وارث کیا ہمنے اونکے سب اسباب کا دوسری قوم کو - جو بنی اسرا
ہین - یعنے فرعون اور اوسکے تابعین کے ڈوبنے کے بعد ملک مصر بنی اسرائیل کے تصرف
مین آیا اور سب املاک کا خداے تعالے نے اونہین وارث کیا - فَمَا بَكَتْ عَلَيْهِمُ
السَّمَاءُ وَالْأَرْضُ وَمَا كَانُوا مُنظَرِينَ ۝ پھر نہ رویا اونپر آسمان اور زمین اور ع ١
نہ ملی اونکو ڈھیل یعنے اونکے ڈوبنے اور ہلاک ہونے کا کسی کو مطلق صدمہ نہین ہوا
اور نہ اونکو ایک دم کی مہلت ملی - گویا وہ کسی شمار مین نہ تھے لکھا ہے کہ جب کوئی مؤمن مرتا
ہے تو آسمان و زمین اوسکے لیے چالیس شبانہ روز روتے ہیں - اور حدیث مین وارد ہے
کہ ہر بندے کے لیے آسمان مین دو دروازے ہین ایک سے اوسکی روزی اُترتی ہے
اور دوسرے سے اوسکے اعمال بالاے آسمان جاتے ہین - پس جب وہ مرجاتا ہے تو یہ دونو
دروازے اوسکے لیے روتے ہین اور جس زمین پر نماز پڑھتا تھا وہ بھی اوسکے لیے روتی ہے
اور آسمان کا رونا اوسکے کناروں کی سرخی ہے - مگر چونکہ فرعون اور اوسکے تابعین کے
اعمال زمین ہی پر اچھے نہ تھے پھر آسمان پر کیا جاتے اسلیے اون لوگوں پر زمین و آسمان
کوئی نہ رویا - وَلَقَدْ نَجَّيْنَا بَنِي إِسْرَائِيلَ مِنَ الْعَذَابِ الْمُهِينِ ۝ مِن
فِرْعَوْنَ ۚ اور ہمنے نجات دی بنی اسرائیل کو رسوائی کے عذاب سے - جو فرعون کی
طرف سے تھا - یعنے فرعون کی غلامی سے اونکو بچا لیا اور قتل اولاد کے صدمے سے
محفوظ رکھا - إِنَّهُ كَانَ عَالِيًا مِّنَ الْمُسْرِفِينَ ۝ بیشک فرعون سرکش تھا اور

اتنے تئین بڑے رتبے کا سمجھتا تھا۔ وَلَقَدِ اخْتَرْنٰهُمْ عَلٰى عِلْمٍ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ ○
اور اونکو ہمنے پسند کیا جان بوجھکر جہان کے لوگون سے۔ یعنے حضرت موسیٰ اور مومنا
بنی اسرائیل کو کیونکہ وہ اپنے زمانے مین اسی لائق تھے کہ اہل عالم پر برگزیدہ کیے جاتے
وَاٰتَيْنٰهُمْ مِّنَ الْاٰيٰتِ مَا فِيْهِ بَلٰٓؤٌا مُّبِيْنٌ ○ اور دین اونکو نشانیان جنمین
مدد تھی صریح۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنی قدرت کاملہ کی نشانیون مین سے حضرت موسیٰ
کے ہاتھ سے اونکو وہ چیزین دین جنمین بڑی ظاہر امداد تھی جیسے دریا مین راستے
کو ظاہر ہونا اور منّ وسلویٰ کا آسمان سے اُترنا۔ اِنَّ هٰٓؤُلَآءِ لَيَقُوْلُوْنَ ○ اِنْ
هِيَ اِلَّا مَوْتَتُنَا الْاُوْلٰى وَمَا نَحْنُ بِمُنْشَرِيْنَ ○ یہ لوگ کہتے ہین اور کچھ نہین
ہمارا یہی مرنا ہے پہلا اور ہمکو پھر اوٹھنا نہین۔ یعنے کفار قریش کہتے ہین کہ ہمارا انجام کار
یہی دنیا کی پہلی موت ہے اسکے بعد نہ ہم اوٹھائے جائینگے اور نہ زندہ کیے جائینگے
فَاْتُوْا بِاٰبَآئِنَآ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ بھلا لے آؤ ہمارے باپ دادے اگر تم
سچے ہو۔ اس امر مین کہ موت کے بعد پھر اوٹھنا ہوگا۔ یہ اون لوگون کا جاہلانہ اعتراض
ہی کیونکہ جس بات کے لیے ایک وقت معین ہوچکا اوسکا اونکے کہنے سے قبل از وقت
ہوجانا کچھ ضروری نہین۔ پس وعدۂ بعث جو حق تعالے نے آخرت کے لیے کیا ہے اگر
دنیا مین نہو تو کیا مضائقہ ہی۔ اب حق تعالے فرماتا ہے کہ وہ جو ہمارے کلام سے منکر ہوتے
ہین اور بعث کو نہین مانتے تو اَهُمْ خَيْرٌ اَمْ قَوْمُ تُبَّعٍ ۙ وَّالَّذِيْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ ۭ
کیا یہ بہتر ہین یا تبّع کی قوم۔ یعنے قریش کے لوگ اچھے ہین یا تبع حمیری کی قوم۔ کہ وہ ایک
لشکر جرار بری شان وشوکت کا تھا۔ اور جو اونسے پہلے تھے۔ جیسے عاد اور ثمود۔ پھر جب
اونہون نے نہ مانا اور ایمان نہ لائے تو اَهْلَكْنٰهُمْ ۡ اِنَّهُمْ كَانُوْا مُجْرِمِيْنَ ○
ہمنے اونکو کھپا دیا وہ تھے گناہگار۔ یعنے اونکو ہلاک کیا اور نیست ونابود کرڈالا کیونکہ وہ
بھی بعث کے منکر تھے اور کفر کرتے تھے۔ لکھا ہے کہ تبع جسکا نام سعد بن ملیکا سے کرب تھا

یمن کا بادشاہ تھا اور حمیرہ اوسی نے آباد کیا تھا جب وہ مدینے مین آیا تو اوسکے بیٹے
کو لوگون نے مارڈالا اوسنے اپنے بیٹے کے رنج وغم مین اہل مدینہ کے قتل کے لیے لشکر
جرار طیار کیا۔ جب یہ خبر مشہور ہوئی تو بنی قریظہ کے دو عالم کعب اور اسد نامے اوسکے پاس گئے
اور کہا کہ آپکا یہ قصد اچھا نہین اسلیے کہ یہ وہ بزرگ مقام ہے جہان حضرت نبی آخر الزمان
ہجرت فرمائینگے علاوہ اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نہایت تعریف کی تبع یہ حال
سنکے اپنے ارادے سے باز رہا اور آتش پرستی ترک کرکے اون عالمون کے ہاتھ پر ایمان لایا
اور اہل کتاب کے کچھ لوگ ہمراہ لے کے جانب یمن روانہ ہوا راستے مین ہذیل کے چند
شخصون نے اوس سے کہا کہ مکے مین ایک بہت بڑا خزانہ ہے تم اوسے کھود کے نکال لو۔
اور مطلب اون لوگون کا یہ تھا کہ یہ بیت اللہ کے کھودنے کا ارادہ کریگا تو ہلاک ہوگا۔ تبع
نے اہل کتاب سے یہ حال بیان کیا اونھون نے اوسے سمجھایا کہ ہرگز ہرگز ایسا ارادہ نکرنا اسلیے
کہ تمام روے زمین مین وہ مقام نہایت بزرگ ہے اور جو اوس سے بے ادبی اور گستاخی کا
ارادہ کرتا ہے فورًا ہلاک ہوتا ہے۔ تمکو لازم ہے کہ وہان جاؤ تو اوس مقام مبارک کا نہایت
اعزاز کرو۔ پس تبع بیت اللہ شریف مین حاضر ہوا اور پوشش کعبۂ شریف پر چڑہائی اور چھہ
ہزار اونٹ قربانی کیے۔ پھر یمن کی طرف چلا۔ اوسکی قوم یہ حال دیکھکے اوس سے
پھر گئی۔ اور بغاوت پر کمر باندھی۔ تبع نے ہرچند خداپرستی کی دلیلین پیش کین مگر اونھون نے
ایک نہ مانی اور کہنے لگے کہ ہم اس بات کا آگ مین امتحان کرینگے اور وہ امتحان یہ تھا کہ ایک
کوہ یمن مین ایک آگ مشتعل تھی جب دو آدمیون مین جھگڑا ہوتا تھا تو وہ دونون اوسمین
کود پڑتے تھے سچا اوسمین سے سلامت نکل آتا تھا اور جھوٹا جل جاتا تھا۔ چنانچہ ایسا ہی
ہوا کہ جب اہل کتاب اوسمین گرے تو سلامت نکل آئے اور وہ سب گرتے ہی فی النار ہوگئے
ارباب سیر لکھتے ہین کہ تبع نے ایک نامہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے نام لکھکر شامول یہودی
کو دیا تھا کہ اگر تم نبی آخر الزمان کو پاؤ تو یہ نامہ اونکی خدمت مین پہنچا دو ورنہ اپنی اولاد کو

وصیت کرنا کہ اونمین سے یکے بعد دیگرے جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی زیارت
سے مشرف ہو یہ نامہ آپکی خدمت اقدس مین پونہچادے۔ چنانچہ شامول کی اکیسوین پشت
…ت ایوب انصاری رضی اللہ تعالے عنہ پیدا ہوئے اور اونھون نے وہ نامہ آپکے
…مین پیش کیا اور آپنے تین بار فرمایا مرحبا بالاخ الصالح اور لکھا ہے تبع آنحضرت
… سو برس پہلے آپکی بعثت سے ایمان لایا تہا۔ اب اللہ تعالے قوم تبع کی ہلاکت اور
…کی حالت بیان کرکے فرماتا ہے وَمَا خَلَقْنَا السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضَ وَمَا بَيْنَهُمَا
لٰعِبِيْنَ اور نہین بنایا ہمنے آسمانون اور زمین کو اور جو کچھ ان دونون کے درمیان
… کھیلنے والا۔ بلکہ یہ سب حکمت کاملہ سے بنائے گئے ہین اور بیکار نہین چھوڑے
… ثواب و عذاب اپنے اپنے کردار کے موافق پائینگے مَا خَلَقْنٰهُمَآ اِلَّا
بِالْحَقِّ وَلٰكِنَّ اَكْثَرَهُمْ لَا يَعْلَمُوْنَ ○ اور نہین بنایا ہمنے زمین و آسمان کے
دونون کو … ایک ٹھیک کام کے لیے جو ثواب ہے فرمانبردارون کے لیے اور عذاب منکرون
کے واسطے … بہت لوگ نہین سمجھتے۔ یعنے مشرکین اس غفلت مین پڑے ہین کہ ہماری
ظاہر نشانیون کو بھی دیکھکر غور و فکر نہین کرتے اور نہین جانتے کہ اللہ تعالے جو حکیم مطلق
ہے اوسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین۔ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ مِيْقَاتُهُمْ
اَجْمَعِيْنَ ○ بیشک فیصلے کا دن وعدہ ہے ان سب کا۔ یعنے روز قیامت انکی میعاد ہے
اوسدن سب آدمی جمع ہونگے اور حق باطل سے جدا ہوگا۔ اور وہ دن ایسا ہے کہ۔
يَوْمَ لَا يُغْنِيْ مَوْلًى عَنْ مَّوْلًى شَيْـًٔا وَّلَا هُمْ يُنْصَرُوْنَ ○ اِلَّا مَنْ رَّحِمَ
اللّٰهُ ط جسدن کام نہ آئے کوئی رفیق کسی رفیق کے کچھ اور نہ اونکو مدد پونہچے مگر جسپر
رحم کرے اللہ۔ یعنے وہ دن ایسا ہوگا کہ کوئی دوست یا عزیز آپس مین ایک دوسرے
کو عذاب سے نہ بچا سکیگا اور نہ اور کسی طرح کی مدد کر سکیگا مگر وہ جسپر اللہ تعالے رحم فرمائے
جیسے مومن کہ آپس مین ایک دوسرے کی شفاعت سے مدد کرینگے۔ اِنَّهٗ هُوَ

الْعَزِيْزُ الرَّحِيْمُ ۝ بیشک وہی ہو زبردست رحم والا کہ وہ جسپر عذاب کرے اوسے ع ۲
کوئی نہ بچا سکے۔ اور جسپر مہر کرے اوسے درجہ شفاعت عطا فرمائے اِنَّ شَجَرَتَ
الزَّقُّوْمِ ۝ طَعَامُ الْاَثِيْمِ ۝ كَالْمُهْلِ بیشک درخت سینڈہ کا کھانا ہو مع
گنہگار کا جیسے پگھلا ہوا تانبا۔ یعنے سینڈہ کے پھل کھانا ہین گنہگارون کے لیے
ابوجہل اور اوسکے پیرو کہ جب وہ اوسے کھائینگے تو مثل چرخ کھائے ہوئے تانبے کے
يَغْلِيْ فِي الْبُطُوْنِ ۝ كَغَلْيِ الْحَمِيْمِ ۝ جوش ماریگا پیٹون مین جیسے جوش مارتا ہو
گرم پانی۔ جس سے اونکے دل وجگر پھٹ کے ٹکڑے ٹکڑے ہوجاینگے۔ پھر حق
تعالے دوزخ کے فرشتون کو حکم دیگا کہ خُذُوْهُ فَاعْتِلُوْهُ اِلٰى سَوَآءِ الْجَحِيْمِ ۝
پکڑو ان گنہگارون کو اور ڈھکیل دو زبردستی دوزخ کے درمیان۔ ثُمَّ صُبُّوْا فَوْقَ
رَاْسِهٖ مِنْ عَذَابِ الْحَمِيْمِ ۝ پھر ڈالو اوسکے سر پر جلتے پانی کا عذاب تا کہ سارا
بدن اوپر سے کھولنے لگے جیسے زقوم کے کھانے سے اندر سے کھولتا تھا۔ اور کہینگے
اوس سے ذُقْ اِنَّكَ اَنْتَ الْعَزِيْزُ الْكَرِيْمُ ۝ چکھہ تو ہی ہو بڑا عزت والا
سردار۔ ابوجہل فخر کیا کرتا تھا کہ یہ سب دیہاتی ہین اور مین بڑا معزز بزرگ سردار ہون
وادی بطحا مین مجھسے زیادہ بزرگ اور عزت والا کوئی نہین۔ پس حق تعالے قیامت
مین حکم دیگا کہ اسپر عذاب کرو اور کہو اس سے کہ چکھہ اچھی طرحسے یہ عذاب کیونکہ تو بڑی
عزت والا بزرگ ہو اپنے نزدیک۔ اِنَّ هٰذَا مَا كُنْتُمْ بِهٖ تَمْتَرُوْنَ ۝ یہ وہی
ہو جسمین تم شک کرتے تھے۔ یعنے یہ عذاب وہی ہو جسمین تمکو شبہہ تھا اب تو تمنے دیکھہ لیا
اِنَّ الْمُتَّقِيْنَ فِيْ مَقَامٍ اَمِيْنٍ ۝ بیشک پرہیزگار امن کے مقام مین ہین۔
جہان کچھہ خوف وخطر نہین۔ فِيْ جَنّٰتٍ وَّعُيُوْنٍ ۝ باغون مین بہشت کے
اور چشمون مین آرام سے يَلْبَسُوْنَ مِنْ سُنْدُسٍ وَّاِسْتَبْرَقٍ مُّتَقٰبِلِيْنَ ۝
پہنینگے پوشاک ریشمی باریک اور سنگین ایک دوسرے کے سامنے۔ تا کہ آپس مین

عیش و آرام دیکھہ کے خوش ہون۔ کَذٰلِكَ تقف اسی طور سے وہان رہین گے اور کچھہ
تغیر و تبدل نہوگا۔ وَزَوَّجْنٰهُمْ بِحُوْرٍ عِيْنٍ ۝ اور بیاہ دین ہمنے اونکو گوریان
بڑی آنکھون والیان۔ اسمین اختلاف ہر کہ وہ حورین ہونگی یا دنیا کی عورتین۔ یا سوا
اسکے۔ يَدْعُوْنَ فِيْهَا بِكُلِّ فَاكِهَةٍ اٰمِنِيْنَ ۝ طلب کرینگے وہان ہر ایک میوہ
اطمینان سے۔ یعنے طرح بطرح کے میوے بہشت کے منگوائینگے اور اونکے ضرر و نقصان سے
بالکل بے خوف ہونگے۔ لَا يَذُوْقُوْنَ فِيْهَا الْمَوْتَ اِلَّا الْمَوْتَةَ الْاُوْلٰى ۚ نچکھین گے
وہان ذائقہ موت کا مگر پہلی موت جو دنیا مین چکھہ چکے۔ یعنے دنیا ہی مین ہر زندے کے لیے
موت ہو آخرت مین جنت کی جو زندگی ہے اوسکے لیے موت نہین۔ وَوَقٰىهُمْ عَذَابَ
الْجَحِيْمِ ۝ اور بچالیا اونکو اللہ تعالےٰ نے دوزخ کے عذاب سے اور دور کی اونسے
تکلیف۔ فَضْلًا مِّنْ رَّبِّكَ ۚ فضل سے تیرے رب کے۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنے
فضل سے اونکو سرفراز کیا ذٰلِكَ هُوَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ ۝ یہی ہر بڑی مراد ملنی۔ یعنے
عذاب سے بچنا اور حیات ابدی پانا بڑی مراد ملنا ہر فَاِنَّمَا يَسَّرْنٰهُ بِلِسَانِكَ
لَعَلَّهُمْ يَتَذَكَّرُوْنَ ۝ سو یہ قرآن ہمنے آسان کیا تیری بولی مین شاید وہ یاد
رکھین۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے یہ قرآن پاک اپنے حبیب اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ
وسلم کی زبان مبارک مین نہایت آسان کر دیا تاکہ آپکی قوم کے لوگ سمجھین اور نصیحت
پذیر ہون اور آپکے فرمان سے سرتابی نکرین بلکہ آپکے احکام کی بجاآوری سے دین
و دنیا مین اونکے لیے بہتری ہو۔ اور جو وہ نصیحت نہ مانین تو فَارْتَقِبْ اِنَّهُمْ
مُّرْتَقِبُوْنَ ۝ اب تو راہ دیکھہ وہ بھی راہ تکتے ہین۔ یعنے آپ منتظر رہیے اوس شی
کے جو اونپر نازل ہوگی۔ اور وہ بھی منتظر ہین اسکے کہ آپ پر کیا اُترتا ہے۔ لیکن آپکے
لیے نصرت الٓہی ہو اور اونکے لیے عذاب سخت اور روسیاہی۔ دین و دنیا مین خرابی اور رسوائی

تفسیر سورۂ فتح

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الفتح مدنیۃ وھی تسع وعشرون اٰیۃ واربع رکوعات

سورۂ فتح مدینہ طیبہ مین نازل ہوئی اسمین اونتیس ۲۹ آیتین ہین اور پانسو اٹھہ کلمے اور دو ہزار پانسو اونسٹھہ حرف اور چار رکوع ہین - اسکے فضائل مین لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ سورت مجھے بہت محبوب ہے اون چیزون سے جنپر آفتاب نکلا یعنے جو کچھہ زمین وآسمان کے درمیان ہے اوس سب سے زیادہ تر محبوب آپکے نزدیک یہ سورت شریف ہے - اور فرمایا آپنے کہ جسنے پڑہی یہ سورت پس وہ ساتھہ ہوا اون لوگون کے جو بیعۃ الرضوان مین داخل تھے - اسکے شان نزول مین لکھا ہے کہ جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے ہجرت کے چھہ برس بعد خواب مین دیکھا کہ بیت اللہ مین تشریف لے گئے اور عمرہ ادا کیا - پس آپنے مکے جانے کا ارادہ کیا اور مدینے سے باہر تشریف لاکر احرام عمرے کا باندھا - پندرہ سو آدمی اور ستر اونٹ قربانی کے لیے ہمراہ لے کے پیر کے روز غرۂ ذیقعدہ کو جانب بیت اللہ روانہ ہوئے - قریش آپکے سخت دشمن تھے یہ خبر سنتے ہی بہت سے آدمی جمع کر کے لڑنے کے لیے شہر کے باہر آپڑے - جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اوس مقام پر پہنچے جہان سے بیت اللہ شریف نظر آتا تھا تو آپکی سواری

کی اونٹنی بیٹھ گئی اور کسی طور سے نہ اوٹھی جب حضرت نے قسم کھائی کہ مین کعبے کا ادب بافزون
رکھونگا اگرچہ قریش مجھے پریشان کرین تب اونٹنی اوٹھی آپ اودہر سے پھر کے حدیبیہ کے
میدان مین اوترے - کفار مکہ نے عُروہ بن مسعود ثقفی کو حال دریافت کرنے کے لیے آپکے
پاس بھیجا اوسنے حاضر ہوکے معلوم کیا کہ آپ جنگ کے ارادے سے نہین آئے بلکہ صرف
زیارت کے لیے تشریف لائے ہین - اسپر بھی آنحضرتؐ کے حرم مین تشریف لیجانے پر وہ لوگ
راضی نہوئے تب آپنے حضرت عثمانؓ کو اونکے پاس بھیجا اور حضرت عثمان کی شہادت کی
جھوٹی خبر مشہور ہوئی - آپ اس خبر سے نہایت مغموم ہوئے اور تمام صحابہ نے جو وہان حاضر تھے
مرنے پر آپسے بیعت کی جسکا بیان آگے آتا ہے اسی کو بیعۃ الرضوان کہتے ہین جب کفار اس
بیعت کے حال سے خبردار ہوئے تو بہت گھبرائے اور سہیل بن عمر کو آپکے پاس بھیجا آخر
صلح ہوئی لیکن اوس سال عمرہ نکرنے دیا اور یہ شرط قرار پائی کہ دس برس تک لڑائی نہو اور
ایک دوسرے سے اس عرصے مین مزاحمت نکرے اور آئندہ سال مسلمان آکر عمرہ قضا
کرین - بہت صحابہ اس صلح سے مغموم ہوئے پھر آپنے حدیبیہ مین سر مبارک سے بال جدا
کرائے اور کچھ اونٹ وہین قربانی کیے اور کچھ ناجیہ اسلمی کے ساتھ بیت اللہ مین بھیجے کہ
وہان قربانی کرکے فقرا اور غربا کو تقسیم کیے جائین اور صحابہ رضوان اللہ علیہم اجمعین نے
بھی اُسی مقام پر قربانیان کین اور بال ترشوائے - بیس روز کے بعد آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم نے مراجعت فرمائی راستے مین ایک شب یہ سورت شریف آپ پر نازل
ہوئی - آپنے صحابہ سے فرمایا کہ آج مجھپر وہ سورت نازل ہوئی ہے جسے مین تمام عالم کی
چیزون سے زیادہ محبوب رکھتا ہون - بعد اسکے آپنے سورۂ فتح صحابہ کو پڑھکر سنائی اور
مبارکباد دی اور صحابہ نے آپکو مبارکباد دی - اور وہ سورت شریف یہ ہے - اِنَّا فَتَحْنَا
لَكَ فَتْحًا مُّبِيْنًا ۙ ہمنے فیصلہ کر دیا تیرے واسطے صریح فیصلہ - قریش سے جو ابتدا
ہے بہت سی فتحون کی - جیسے خیبر اور فدک وغیرہ - اور بعضے لکھتے ہین کہ اسکے معنے یہ ہین کہ ہمنے

فتح کر دیا آپکے لیے شہر مکہ۔ کیونکہ جب صحابہ نے آپسے پوچھا کہ کیا مکہ ہمارے لیے فتح کر دیا
گیا آپنے فرمایا ہان۔ پس اللہ تعالے آپکو اس فتح مبین کی خوشخبری دیتا ہے اور فرماتا ہے
کہ بخشش مانگیے اپنے رب سے لِیَغْفِرَ لَكَ اللّٰهُ مَا تَقَدَّمَ مِنْ ذَنْۢبِكَ وَمَا
تَاَخَّرَ تا معاف کرے تجکو اللہ جو آگے ہوئے تیرے گناہ اور جو پیچھے رہے۔ یعنے جو پہلے
اترنے اس آیت کے ہوئے اور جو بعد اوسکے رہے۔ اور امام ابو اللیث رحمہ اللہ نے فرمایا کہ
گذشتہ گناہ حضرت آدم علیہ السلام کی خطا تھی اور آیندہ گناہ آپکی امت کے جرائم ہین۔ خطاے
آدم علیہ السلام آپکی برکت سے معاف ہوئی اور امت کے گناہ آپکی شفاعت سے بخشے
جائینگے۔ اور حضرت آدم کے گناہ کی اضافت آپکی طرف اسواسطے ہے کہ بوقت خطاے
آدم آپ اونکی پشت مین تھے اور امت کے گناہونکی اسناد اسلیے ہے کہ آپ اوسکے پیشوا
اور رہنما ہین۔ چنانچہ کیا خوب فرمایا ہے حضرت رافت مصنف تفسیر مجددی نے ؎

ہم سراسر خطا کے سالک ہین ؛	آپ لیکن ہمارے مالک ہین ؛
ہم موالی ہین آپ ہین مولے ؛	کیون نہ اسناد ہو ادھر اوسے

اور یہ بات سواے آپکے اللہ تعالے نے کسی بندے کے حق مین نہین فرمائی کہ اگلے پچھلے
گناہ بخشے کیونکہ ہمین بخوف کر دینا ہے۔ وَيُتِمَّ نِعْمَتَهٗ عَلَيْكَ وَيَهْدِيَكَ صِرَاطًا
مُّسْتَقِيْمًا ۝ اور پورا کرے تجپر اپنا احسان اور چلاوے تجکو سیدھی راہ۔ یعنے اللہ تعالے
آپکے لیے بہت سے ملک فتح کرکے یا دین اسلام کو ترقی دیکے یا آپکی شفاعت قبول فرما
کے آپ پر اپنی نعمت تمام کرے اور راہ راست پر آپکو ثابت قدم رکھے۔ وَّيَنْصُرَكَ
اللّٰهُ نَصْرًا عَزِيْزًا ۝ اور مدد کرے تجکو اللہ زبردست جسمین عزت ہو اور مخالفون پر غلبہ
تا کہ آپ سب پر غالب ہو جائین۔ لکھا ہے کہ صلح حدیبیہ مین صحابہ رضوان اللہ علیہم متردد
تھے پس اللہ تعالے جل شانہ نے فرمایا۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَنْزَلَ السَّكِيْنَةَ فِيْ قُلُوْبِ
الْمُؤْمِنِيْنَ۔ وہی ہے جسنے اتارا چین دل مین ایمان والون کے۔ اور تسکین دی اونکو

لِيَزْدَادُوٓا اِيْمَانًا مَّعَ اِيْمَانِهِمْ ؕ کہ اور بڑھے اونکو ایمان اپنے ایمان کے ساتھ
یعنے اونکا یقین اور زیادہ ہو۔ وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ ؕ اور اللہ کے لیے
ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے۔ یعنے فرشتے آسمانی لشکر ہین اور دیندار مجاہد زمینی
لشکر ہین۔ پس اے ایمان والو یقین جانو کہ وہ پروردگار جسکے لشکر زمین و آسمان مین ہین تمکو بہت بڑی
مدد دیگا اور دشمنون کے ہاتھ نچھوڑیگا وَكَانَ اللّٰهُ عَلِيْمًا حَكِيْمًا ۙ اور اللہ ہی خبردار
حکمت والا خلق کی مصلحتون سے واقف کہ ہر کام حکمت سے کرتا ہے جسنے تسکین دی مومنون
کے دلون کو لِيُدْخِلَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ تا پہنچائے ایمان والے مردون
اور ایمان والی عورتون کو دین مین مضبوط ہونے کے باعث جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ باغون مین جنکے نیچے بہتی ہین نہرین خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ہمیشہ رہین گے اون مین
وَيُكَفِّرَ عَنْهُمْ سَيِّاٰتِهِمْ ؕ اور اوتارے اونسے اونکی برائیان۔ جنت مین جانے سے
پہلے تاکہ پاک وصاف داخل جنت ہون۔ وَكَانَ ذٰلِكَ عِنْدَ اللّٰهِ فَوْزًا
عَظِيْمًا ۙ اور یہ ہے اللہ کے یہان بڑی مراد ملنی۔ یعنے رنج و غم سے رہائی پانا اور ہمیشہ
کیلیے جنت مین جانا بہت بڑی مراد ملنا ہے وَّيُعَذِّبَ الْمُنٰفِقِيْنَ وَالْمُنٰفِقٰتِ
اور تا عذاب کرے دغاباز مردونکو اور عورتونکو جو مدینے مین ہین وَالْمُشْرِكِيْنَ
وَالْمُشْرِكٰتِ اور مشرک مردون اور عورتون کو جو مکے مین ہین الظَّآنِّيْنَ بِاللّٰهِ
ظَنَّ السَّوْءِ ؕ کہ گمان کرتے ہین اللہ کے ساتھ برا گمان۔ وہ یہ کہ جب آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم مدینے سے جانب بیت اللہ روانہ ہونے لگے تو منافق بہانے کرکے بیٹھ رہے
اور دلمین سوچے کہ یہ لڑائی مین تباہ ہونگے کیونکہ وطن سے دور ہین فوج قلیل ہے اور
دشمنون کا ملک ہے پس انکے ساتھ جانا اچھا نہین ہے اسکے [illegible] مشرکون نے یہ سوچا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ [illegible] کے ہاتھ سے آنے مین [illegible] ہتے ہین کہ دغا سے
شہر مکے لین۔ مگر [illegible] بات سب الٹی نکلے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صحیح وسلامت

مدینے میں تشریف لے گئے پس اللہ تعالے فرماتا ہے کہ عَلَيْهِمْ دَآئِرَةُ السَّوْءِ ج
اونھین پر پڑے پہیر مصیبت کا - یعنے ان بدگمانون کے لیے بری گردش ہے اور یہی مغلوب
ہوگئے وَغَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ وَلَعَنَهُمْ وَاَعَدَّ لَهُمْ جَهَنَّمَ ط اور غصے ہوا اللہ
اونپر اور اونکو پہٹکارا اور رکھی اونکے واسطے دوزخ - وَسَآءَتْ مَصِيْرًا ○ اور بری
جگہ پونہچے - یعنے اونکے پہر جانے کی بہت بری جگہ ہے دوزخ - وَلِلّٰهِ جُنُوْدُ السَّمٰوٰتِ
وَالْاَرْضِ ط اور اللہ کے لیے ہین لشکر آسمانون کے اور زمین کے جو اوسکی ملک ہین اور
وہ سب کا مالک ہے اس آیت کی تکرار اسلیے ہے کہ اہل ایمان اللہ تعالے کی مدد کے امیدوار رہین
اور مشرک و منافق اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرتے رہین - وَكَانَ اللّٰهُ عَزِيْزًا
حَكِيْمًا ○ اور ہے اللہ زبردست حکمت والا - کہ اوسکا کوئی کام حکمت سے خالی نہین -
اِنَّآ اَرْسَلْنٰكَ شَاهِدًا وَّمُبَشِّرًا وَّنَذِيْرًا ○ ہمنے تجکو بہیجا احوال بتانے والا
اپنی امت کے قول و فعل کا اور خوشخبری دینے والا اون لوگون کو جنکے دلون پر تسکین اتری
اور ڈرانے والا بدگمانون کے لیے پس کہدے اپنی امت سے کہ یہ خوشی اور ڈر سنانا میرا اسلیے
ہے لِّتُؤْمِنُوْا بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ کہ ایمان لاؤ تم اللہ پر اور اوسکے رسول پر - صدق دلسے
وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ ط اور اوسکی مدد کرو دین کے بڑھانے مین اور اوسکا ادب کرو
بجا آوری احکام مین - وَتُسَبِّحُوْهُ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ○ اور تسبیح کرو اللہ کی صبح اور شام
تفاسیر مین وارد ہے کہ تُعَزِّرُوْهُ و تُوَقِّرُوْهُ کی ضمیر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی طرف راجع ہے
یعنے آپکی مدد اور تعظیم کرو اسلیے کہ آپکی تعظیم و توقیر دراصل اللہ تعالے کی تعظیم ہے کیونکہ اوسی
کے حکم سے ہے - اِنَّ الَّذِيْنَ يُبَايِعُوْنَكَ اِنَّمَا يُبَايِعُوْنَ اللّٰهَ ط جو لوگ ہاتھ
ملاتے ہین تجھسے وہ ہاتھ ملاتے ہین اللہ سے - یعنے جن لوگون نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم سے بیعت کی اونہون نے اللہ تعالے سے بیعت کی مراد اس سے بیعت الرضوان ہے
جو حدیبیہ مین واقع ہوئی اور جسکا بیان آگے آتا ہے - يَدُ اللّٰهِ فَوْقَ اَيْدِيْهِمْ ج اللہ کا

ہاتھ ہے اونکے ہاتھ پر یعنے صحابہ رضی اللہ عنہم بیعت کے وقت رسول مقبول صلے اللہ
علیہ وسلم کا ہاتھ پکڑتے تھے اور ید اللہ اونکے ہاتھون پر تھا۔ فَمَنْ نَّكَثَ فَإِنَّمَا يَنْكُثُ
عَلٰى نَفْسِهٖ ۚ پھر جو کوئی قول توڑے سو توڑتا ہے اپنے برے کو۔ یعنے ضرر پائیگا۔ وَ
مَنْ أَوْفٰى بِمَا عٰهَدَ عَلَيْهُ اللّٰهَ فَسَيُؤْتِيهِ أَجْرًا عَظِيمًا ۝ اور جو کوئی پورا
کرے اوسے جسپر اقرار کیا ہے اللہ سے تو جلد دیگا اللہ تعالے اوسے بہت بڑا اجر آخرت
مین یعنے بہشت منقول ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مدینے سے جانب بیت اللہ
عمرے کے قصد سے روانہ ہونے لگے تو آپنے عرب کے بعضے دہاتی قبیلون کو لکھا کہ ہمارے
ساتھ تم بھی اس سفر مین شریک ہو مگر وہ قریش کی لڑائی کے ڈر سے کنارہ کش ہوئے اور
بہانے سے رہ گئے اونھین کی نسبت حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ جب آپ مدینے پونہچینگے تو
سَيَقُولُ لَكَ الْمُخَلَّفُونَ مِنَ الْأَعْرَابِ شَغَلَتْنَا أَمْوَالُنَا وَأَهْلُونَا
فَاسْتَغْفِرْ لَنَا ۚ اب کہین گے تجکو پیچھے رہنے والے گنوار ہم لگے رہگئے اپنے مالون مین
اور گھرون مین سو ہمارا گناہ بخشوا۔ یعنے ہم اسوجہ سے یہان رہ گئے کہ مجبور تھے اگر جاتے ہمارے
مال تباہ ہوجاتے اور ہماری اولادین اور گھر والے پریشان ہوتے۔ پس ہمارے لیے دعا
مغفرت فرمائیے کہ ہمسے خطا ہوئی ہے۔ اور یہ اونکی ظاہری باتین تھین۔ اللہ تعالے تو علام الغیوب
ہے وہ فرماتا ہے يَقُولُونَ بِأَلْسِنَتِهِمْ مَا لَيْسَ فِي قُلُوبِهِمْ ۚ کہتے ہین اپنی زبان سے
جو نہین اونکے دلون مین۔ یعنے یہ ظاہری عذر و معذرت ہے دلمین اوسکا اثر تک نہین۔ قُلْ فَمَنْ
يَمْلِكُ لَكُمْ مِنَ اللّٰهِ شَيْئًا إِنْ أَرَادَ بِكُمْ ضَرًّا أَوْ أَرَادَ بِكُمْ نَفْعًا ۚ تو کہہ کسکا
کچھ چلتا ہے اللہ سے تمہارے واسطے اگر وہ چاہے تمپر تکلیف یا چاہے تمہارا فائدہ۔ یعنے
کون ہے جو بچالے تمکو اللہ کے ارادے سے اگر وہ تمپر عذاب کرنا یا تمہین مغلوب کرنا چاہے یا تمہین
فائدہ پونہچانا اور نصرت و دولت دینا چاہے۔ بَلْ كَانَ اللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرًا ۝
بلکہ اللہ ہے تمہارے کام سے خبردار۔ یعنے وہ خوب جانتا ہے کہ مال و اولاد کا صرف تمنے

ظاہری بہانہ کر لیا تھا ورنہ تم تو اور ہی خیال سے آنحضرتؐ کے ساتھ نہ گئے اور پیچھے رہ گئے۔
بَلْ ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّنْقَلِبَ الرَّسُوْلُ وَالْمُؤْمِنُوْنَ اِلٰۤى اَهْلِيْهِمْ اَبَدًا
کوئی نہین تمنے خیال کیا تھا کہ پھر کر نہ آئیگا رسول اور مسلمان اپنے گھر کبھی۔ یعنے تم سمجھے تھے
کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اور مسلمان اس سفر سے اپنے گھر مین پھر کے نہ آئینگے بلکہ کافرون
کے ہاتھ سے مارے جائینگے اور تباہ ہونگے وَزُيِّنَ ذٰلِكَ فِیْ قُلُوْبِكُمْ اور بھلا نظر آیا
تمہارے دلمین یہ خیال کہ نہایت مستحکم ہوگیا۔ وَظَنَنْتُمْ ظَنَّ السَّوْءِ اور گمان کیا
تھا تمنے برا گمان کہ دین اسلام مٹ جائیگا اور مسلمان نیست و نابود ہوجائین گے۔ وَكُنْتُمْ
قَوْمًۢا بُوْرًا ۝ اور تم لوگ تھے کھپنے والے۔ ہلاک ہونے والے اس بدگمانی سے۔
وَمَنْ لَّمْ يُؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَرَسُوْلِهٖ فَاِنَّاۤ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَعِيْرًا ۝
اور جو یقین نہ لائے اللہ پر اور اوسکے رسول پر تو ہمنے رکھی ہے منکرون کے واسطے دہکتی
آگ۔ یعنے منکرون کے لیے دوزخ ہے وَلِلّٰهِ مُلْكُ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ اور اللہ
کے لیے ہے آسمانون اور زمین کی بادشاہی اور سب اوسی کے اختیار مین ہے يَغْفِرُ لِمَنْ
يَّشَآءُ وَيُعَذِّبُ مَنْ يَّشَآءُ بخشتا ہے بڑے بڑے گناہ جسکے لیے چاہتا ہے اور
عذاب کرتا ہے چھوٹے چھوٹے گناہون پر جسکے لیے چاہتا ہے۔ وَكَانَ اللّٰهُ غَفُوْرًا
رَّحِيْمًا ۝ اور ہے اللہ بخشنے والا مہربان۔ توبہ کرنے والون کے لیے۔ سَيَقُوْلُ
لَكَ الْمُخَلَّفُوْنَ اِذَا انْطَلَقْتُمْ اِلٰى مَغَانِمَ لِتَاْخُذُوْهَا ذَرُوْنَا نَتَّبِعْكُمْ
اب کہین گے پیچھے رہگئے ہوئے جب چلوگے غنیمتین لینے کو چھوڑو ہم چلین گے تمہارے
ساتھ۔ یعنے وہ لوگ جو سفر حدیبیہ مین بہانے کرکے بیٹھ رہے تھے اور آپکے ساتھ نہین گئے
تھے فتح خیبر مین جب آپ جانے لگین گے تو کہین گے ہمکو بھی اجازت دیجیے کہ ہم آپ کے ساتھ
چلین۔ منقول ہے کہ رسولخدا صلے اللہ علیہ وسلم ہجرت کے چھٹے برس ذیقعدہ کے مہینے مین حدیبیہ
کے سفر سے واپس آئے اور ماہ محرم سنہ ۷ھ مین خیبر کی طرف تشریف لیچلے تو آپنے حکم دیا کہ جو

لوگ سفر حدیبیہ مین ہمارے ساتھ تھے وہی اس سفر مین بھی ہمراہ ہون اونکے سوا اور کوئی
ہمارے ساتھ نہ چلے۔ مخالفین جو حدیبیہ نہین گئے تھے یہ حکم سنکے کہنے لگے کہ ہمین بھی اجازت
دیجیے تاکہ ہم بھی آپکے ہمراہ خیبر چلین۔ اللہ تعالے فرماتا ہے يُرِيدُونَ أَن يُبَدِّلُوا
كَلَامَ اللَّهِ ۚ چاہتے ہین کہ بدلین اللہ کا کہا۔ یعنے یہ حکم کہ حاضرین حدیبیہ کے سوا کوئی خیبر
مین نجائے قُل لَّن تَتَّبِعُونَا كَذَٰلِكُمْ قَالَ اللَّهُ مِن قَبْلُ ۖ تو کہہ تم ہمارے ساتھ
نہ چلو گے یونہین کہدیا اللہ نے پہلے سے۔ یعنے ہمارے ساتھ نہ چلو کیونکہ اللہ تعالے لڑنے
مارنے مین پہونچنے سے پہلے ہمسے یہی فرما دیا ہے۔ فَسَيَقُولُونَ بَلْ تَحْسُدُونَنَا ۚ
پھر اب کہین گے نہین تم جلتے ہو ہمارے بھلے سے۔ یعنے یہ خدا کا حکم نہین ہے بلکہ تم ہم سے
حسد کرتے ہو کیونکہ ہمکو اپنے ساتھ مال غنیمت لینے مین شریک نہین کرنا چاہتے۔ اور دراصل
یہ بات نہین جو وہ کہتے ہین بَلْ كَانُوا لَا يَفْقَهُونَ إِلَّا قَلِيلًا ۝ کوئی نہین پر وہ
نہین سمجھتے مین مگر تھوڑا سا یعنے اونکو سوا طمع دنیا کے اور کچھ سمجھ نہین قُل لِّلْمُخَلَّفِينَ
مِنَ الْأَعْرَابِ سَتُدْعَوْنَ إِلَىٰ قَوْمٍ أُولِي بَأْسٍ شَدِيدٍ تُقَاتِلُونَهُمْ
أَوْ يُسْلِمُونَ ۖ کہدے پیچھے رہگئے گنوارون کو آگے تمکو بلائینگے ایک لوگون
پر جو سخت لڑنے والے تم اونسے لڑو گے یا وہ مسلمان ہونگے۔ یعنے تمکو بڑے لڑنے
والے لوگون سے قتال کرنے کے لیے بلائینگے کہ تم اونکو قتل کرو یا وہ مسلمان ہون
مراد اس سے فارس کے لوگ ہین جنکی سلطنت ہمیشہ زبردست رہی آخر حضرت عمر اور حضرت
عثمان رضی اللہ عنہما کے زمانے مین فتح ہوئی اور کچھ لوگ بے لڑے مسلمان ہوئے اور
وہانسے بہت غنیمتین ہاتھ آئین فَإِن تُطِيعُوا يُؤْتِكُمُ اللَّهُ أَجْرًا حَسَنًا ۖ پھر
اگر حکم مانوگے دیگا تمکو اللہ نیک اجر۔ یعنے اگر تم اطاعت کروگے اوسکی جو تمکو اون لوگون
سے لڑنے لیے بلائیگا تو اللہ تعالے تمکو اجر یعنے دنیا مین غنیمت اور عقبی مین جنت عطا
فرمائیگا۔ وَإِن تَتَوَلَّوْا كَمَا تَوَلَّيْتُم مِّن قَبْلُ يُعَذِّبْكُمْ عَذَابًا أَلِيمًا ۝

اور اگر پلٹ جاؤ گے جیسے پلٹ گئے تھے پہلی بار ار دیگا تمکو ایک دکھ کی مار- یعنے اگر تم جانے والے
سے پھر جاؤ گے اور اوسکی اطاعت نکروگے جیساکہ سفر حدیبیہ مین کر چکے ہو تو اللہ تعالے تمہین سخت
عذاب مین مبتلا کریگا- یہ وعید جو مخالفون کے حق مین نازل ہوئی تو بیچارے ضعیف اور
کمزور مسلمان نہایت خائف ہوئے کہ ہم بھی ضعیفی اور ناچاری سے جہاد مین شریک نہین
ہوسکتے مین دیکھیے ہمارا کیا حال ہوتا ہے- حق تعالے اونکی تشفی اور تسکین کے لیے فرماتا ہے
لَيْسَ عَلَى الْأَعْمَىٰ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْأَعْرَجِ حَرَجٌ وَلَا عَلَى الْمَرِيضِ حَرَجٌ
اندھے پر تکلیف نہین اور نہ لنگڑے پر تکلیف اور نہ بیمار پر تکلیف- جہاد مین جانے کے لیے
کیونکہ یہ لوگ معذور ہین- وَمَنْ يُطِعِ اللَّهَ وَرَسُولَهُ يُدْخِلْهُ جَنَّاتٍ تَجْرِي
مِنْ تَحْتِهَا الْأَنْهَارُ اور جو کوئی حکم مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا اوسکو داخل
کریگا باغون مین جنکے نیچے بہتی نہریان- یعنے بہشت مین داخل کیے جائینگے اللہ اور رسول
کے فرمانبردار- وَمَنْ يَتَوَلَّ يُعَذِّبْهُ عَذَابًا أَلِيمًا ۝ اور جو کوئی پلٹ جائے خدا
ورسول کے حکم سے عذاب کریگا اوسپر اللہ تعالے سخت عذاب جو تمام ہونے والا نہین ابھی
اللہ تعالے بیعت الرضوان کا حال بیان فرماتا ہے کہ جب آپ حدیبیہ مین تشریف لے گئے
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شہادت کی خبر مشہور ہوئی جیساکہ اس سے پہلے مفصل بیان
ہوچکا ہے تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اصحابؓ کو بلایا اور وہ سب پندرہ سو ۱۵۰۰ تھے پس
آپ ببول کے درخت کے نیچے بیٹھ گئے اور ایک شاخ اوس درخت کی جو آپکی پشت شریف
پر لٹکی تھی عبداللہ بن مغفل رضی اللہ عنہ نے کھڑے ہوکر اوٹھالی- اور صحابہ نے آپسے
بیعت کی اس بات پر کہ قریش سے لڑینگے اور جانین دینگے اور ہرگز ہرگز نہ بھاگین گے
اگرچہ مارے جائین- پس آپ اونسے خوش ہوئے اور فرمایا کہ آج تم بہترین اہل زمین ہو
اور تم مین سے کوئی دوزخ مین نجائیگا- اسی کا نام بیعۃ الرضوان ہے اسلیے کہ حق تعالے اس
بیعت سے راضی ہوا جیساکہ فرماتا ہے لَقَدْ رَضِيَ اللَّهُ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ إِذْ

يُبَايِعُونَكَ تَحْتَ الشَّجَرَةِ اللہ خوش ہوا ایمان والون سے جب ہاتھ ملانے
لگے تجھسے اوس درخت کے نیچے - جو حدیبیہ کے میدان مین مکے کے قریب تھا۔ فَعَلِمَ
مَا فِي قُلُوبِهِمْ پہر جانا جو اونکے دلون مین تھا یعنے سچائی اور صفائی اور وفاداری
فَأَنْزَلَ السَّكِينَةَ عَلَيْهِمْ وَأَثَابَهُمْ فَتْحًا قَرِيبًا ۙ پہر اوتارا اونپر چین اور انعام
دی اونکو ایک فتح نزدیک جو فتح خیبر ہے یا فتح مکہ - وَمَغَانِمَ كَثِيرَةً يَأْخُذُونَهَا
اور دینگے اونکو اپنے فضل سے بہت غنیمتین جنھین وہ لین گے . نقد وجنس باغ ومکان
وغیرہ سے - وَكَانَ اللَّهُ عَزِيزًا حَكِيمًا ۝ اور ہے اللہ زبردست حکمت والا -
جو غلبہ دیتا ہے دوستون کو اور مغلوب کرتا ہے دشمنونکو - وَعَدَكُمُ اللَّهُ مَغَانِمَ كَثِيرَةً
تَأْخُذُونَهَا وعدہ دیا ہے تمکو اللہ نے بہت غنیمتون کا کہ تم اونکو لوگے - روم اور فارس
وغیرہ سے فَعَجَّلَ لَكُمْ هَٰذِهِ سو شتاب ملادی تمکو یہ - فتح خیبر اور اوسکی غنیمتین - وَكَفَّ
أَيْدِيَ النَّاسِ عَنْكُمْ اور روکے لوگونکے ہاتھ تمسے - یعنے لڑنے نہ دیا اہل خیبر کو
وَلِتَكُونَ آيَةً لِلْمُؤْمِنِينَ اور تا ایک نمونہ ہو قدرت کا مسلمانون کے واسطے -
یعنے اون غنیمتون کے ملنے سے اللہ اور اوسکے رسول کے وعدے کی سچائی تمہارے دلون مین
ثابت ہو اور تمہارا دین ویقین زیادہ ہونے کے لیے یہ بھی ایک نشانی ہو - وَيَهْدِيَكُمْ
صِرَاطًا مُسْتَقِيمًا ۙ ۝ اور چلاوے تمکو سیدھی راہ - جو شاہ راہ توکل ہے - لکھا ہے کہ
جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم جب حدیبیہ سے واپس آئے تو بموجب وعدۂ وأثابهم
فتحا قريبا آپنے جنگ خیبر کی طیاری کی اور ایک ہزار چار سو آدمی ہمراہ لے کے چلے صبح کے
وقت اونکے قلعون کے قریب پونہچے اور وہ اپنے ہل اور پھاوڑے لیے ہوئے کھیتون
اور باغون کی طرف جارہے تھے جونہین لشکر کے لوگ نظر پڑے قسم کھاکے کہنے لگے کہ حضرت
محمد کا لشکر آپونہچا - اور اپنے قلعون کی طرف بھاگے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ
خراب ہوا خیبر - اور مسلمانون نے محاصرہ کرلیا اور پہلے قلعۂ ناعم فتح ہوا پہر نطات اور شق - بعد

اونکے بیو رحمب بن معاذ کے قلعے مین جمع ہوئے وہان بہت لڑائی ہوئی آخر مسلمانون
نے اوس قلعے کو بھی فتح کیا اور وہان سے بہت مال واسباب ہاتھ آیا۔ پھر قلعۂ قموص کا محاصرہ
کیا وہ قلعہ نہایت مستحکم تھا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم بوجہ درد سر کے سوار نہو سکتے
تھے آخر وہان سخت لڑائی ہوئی اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ نے اوسے فتح کیا اور مرحب
خیبری کو مارا اور قلعہ کا آہنی دروازہ اوکھاڑ کے اپنے لیے سپر کیا یہود نے
پناہ مانگی اور مال واسباب بیشمار صحابہ کے ہاتھ آیا۔ اور وہان رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم
کو زہر دیا گیا تھا لیکن بکری کا بچہ بھوتا ہوا جسمین زہر آمیز تھا بول اوٹھا کہ یا حضرت آپ مجھے
نہ نوش فرمایئے اسلیے کہ مجھہ مین زہر ملا ہوا ہے اب اللہ تعالے فرماتا ہو کہ یہ فتح اور غنیمتین
پائین وَّاُخْرٰى لَمْ تَقْدِرُوْا عَلَیْهَا قَدْ اَحَاطَ اللّٰهُ بِهَا ؕ اور ایک فتح اور جو تمہارے
بس مین نہ آئی وہ اللہ کے قابو مین ہو۔ یعنے اللہ تعالے نے اور فتحون وغنیمتون کا تمسے وعدہ
فرمایا ہو لیکن ابھی تم اوسپر قادر نہین ہو اور نہ اونہین جانتے ہو اور وہ سب اللہ کے علم مین
ہین مراد اس سے فارس وروم وغیرہ کی فتحین اور غنیمتین ہین۔ وَكَانَ اللّٰهُ عَلٰى
كُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرًا ۝ اور ہو اللہ ہر چیز کر سکتا۔ یعنے فتح دینا اور غنیمتین عطا فرمانا سب اوسکے
اختیار مین ہے وَلَوْ قٰتَلَكُمُ الَّذِیْنَ كَفَرُوْا لَوَلَّوُا الْاَدْبَارَ ثُمَّ لَا یَجِدُوْنَ
وَلِیًّا وَّلَا نَصِیْرًا ۝ اور اگر لڑتے تمسے کافر تو پھیرتے پیٹھہ پھر نہ پاتے کوئی حمایتی
نہ مددگار۔ یعنے اگر حدیبیہ مین کفار تمسے لڑتے تو شکست کھاتے اور کوئی اونکا حامی و
مددگار نہوتا۔ سُنَّةَ اللّٰهِ الَّتِیْ قَدْ خَلَتْ مِنْ قَبْلُ ۖۚ رسم پڑی اللہ کی جو چلی
آتی ہے پہلے سے۔ یعنے اللہ تعالے نے ایسی ہی عادت رکھی جو اس سے پہلے گذری
اور استون مین کہ ہمیشہ اللہ تعالے کے پیغمبر غالب رہے وَلَنْ تَجِدَ لِسُنَّةِ اللّٰهِ
تَبْدِیْلًا ۝ اور تو نہ دیکھے گا اللہ کی رسم بدلتی۔ یعنے پروردگار عالم کی عادت کو کبھی
تغیر و تبدل نہین۔ بلکہ جو کچھہ ازل مین مقرر ہو چکا ہے وہ ضرور ہی ہوگا۔ لکھا ہو کہ جب

آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم حدیبیہ مین تشریف رکھتے تھے تو اسّی آدمی مکے کے شبخون مارنے
کے ارادے سے صبح کے وقت جبل تنعیم سے اُترے مسلمانون نے غلبہ کرکے اونھین گرفتار
کیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین لائے آپنے اون سب کو آزاد کردیا اور یہ آیت
اللہ تعالےٰ نے نازل کی۔ وَهُوَ الَّذِي كَفَّ أَيْدِيَهُمْ عَنْكُمْ وَأَيْدِيَكُمْ عَنْهُمْ
بِبَطْنِ مَكَّةَ مِنْ بَعْدِ أَنْ أَظْفَرَكُمْ عَلَيْهِمْ اور وہی ہے جسنے روک رکھے اونکے
ہاتھ تمسے اور تمہارے ہاتھ اونسے بیچ شہر مکے کے پیچھے اس سے کہ تمہارے ہاتھ لگادیئے
یعنے اللہ تعالےٰ نے اپنے فضل وکرم سے کفار مکے کے ہاتھ تمسے روکے یہانتک کہ اونھون نے
صلح کرلی اور تمہارے ہاتھ اونسے روکے بعد اسکے کہ تم غالب ہوچکے تھے اون اسّی سوارون
پر جو شبخون مارنے کے لیے آئے تھے۔ وَكَانَ اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ بَصِيرًا ۝ اور ہے
اللہ جو کرتے ہو دیکھتا۔ یعنے تم جو کفار سے رضاے الٰہی کے لیے لڑتے ہو۔ یا اونھین بخیال تعظیم
بیت اللہ چھوڑ دیتے ہو اللہ تعالےٰ تمہارے یہ سب کام دیکھتا ہے اور تمکو اسکی بہتر جزا دیگا۔
هُمُ الَّذِينَ كَفَرُوا وَصَدُّوكُمْ عَنِ الْمَسْجِدِ الْحَرَامِ وَالْهَدْيَ مَعْكُوفًا
أَنْ يَبْلُغَ مَحِلَّهُ وہی ہین جنھون نے انکار کیا اور روکا تمکو ادب والی مسجد سے اور نیاز
کی قربانی کو بند پڑے کہ نہ پونہچے اپنی جگہ تک۔ یعنے چونکہ کفار قریش نے تمکو عمرے سے روکا
اور قربانی کو اوسکے مقام یعنے منا تک نہانے دیا سو وجہ سے وہ لائق جدال وقتال کے تھے
لیکن اون مومنون کے خیال سے جو مکے مین ہین اس سال تمکو اونکے قتال سے ہم باز
رکھے ہین۔ وَلَوْلَا رِجَالٌ مُؤْمِنُونَ وَنِسَاءٌ مُؤْمِنَاتٌ لَمْ تَعْلَمُوهُمْ أَنْ
تَطَئُوهُمْ فَتُصِيبَكُمْ مِنْهُمْ مَعَرَّةٌ بِغَيْرِ عِلْمٍ اور اگر نہوتے کتنے مرد ایمان والے
اور کتنی عورتین ایمان والیان جو تمکو معلوم نہین یہ خطرہ تھا کہ اونکو پیس ڈالتے پھر تمپر خرابی
پڑتی بے خبری سے۔ یعنے مکے مین بہتیرے مرد اور عورتین تھین جو پوشیدہ ایمان رکھتے تھے اور بظاہر
مشرکون مین خوف سے ملے جلے رہتے تھے جنھین تم نہین جانتے تھے۔ پس قتال کرنے

یہ خطرہ تھا کہ بوجہ بے علمی کے تم اونکو ہلاک کر ڈالتے تو تمکو اونکی ہلاکت کا صدمہ ہوتا یا دیت
دینی پڑتی - اسلیے تمکو قتال سے روکا اور اونکی نگہبانی کی لِيُدْخِلَ اللّٰهُ فِيْ رَحْمَتِهٖ
مَنْ يَّشَاۤءُ ج تاکہ داخل کرے اللہ اپنی رحمت مین جسکو چاہے - مراد رحمت سے دین اسلام
یا نیکیونکی توفیق مین زیادتی ہی لَوْ تَزَيَّلُوْا لَعَذَّبْنَا الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْهُمْ عَذَابًا
اَلِيْمًا ( ) اگر وہ لوگ ایک طرف ہو جاتے تو آفت ڈالتے ہم منکرونپر دکھ کی مار - یعنے اگر وہ
مسلمان جو چھپے ہوئے تھے کافرون سے علیحدہ ہوتے اور مکے مین نہوتے تو کافرون پر سخت
عذاب آتا اِذْ جَعَلَ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ قُلُوْبِهِمُ الْحَمِيَّةَ حَمِيَّةَ الْجَاهِلِيَّةِ
جب رکھی منکرون نے اپنے دل مین پچ نادانی کی ضد - یعنے یاد کیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ
وسلم جب کافرون نے جاہلانہ ضد کی اور آپس مین کہنے لگے کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم اور اونکے
یارون کو مکے مین نہ آنے دو کیونکہ اونہون نے بدر اور اُحد مین ہمارے بھائیون کو قتل کیا
ہی - فَاَنْزَلَ اللّٰهُ سَكِيْنَتَهٗ عَلٰى رَسُوْلِهٖ وَعَلَى الْمُؤْمِنِيْنَ پھر اتارا اللہ نے اپنی
طرف کا چین اپنے رسول پر اور مسلمانون پر - کہ اونہون نے مقابلہ نہ کیا اور صلح پر راضی
ہوئے - لکھا ہی کہ سہیل بن عمر نے جو صلحنامے کا باعث تھا صلحنامے پر بسم اللہ الرحمن الرحیم
لکھنے نہ دیا اور نہ اس بات پر راضی ہوا کہ کلمہ محمد رسول اللہ تحریر کرین - اللہ تعالے فرماتا ہی
وَاَلْزَمَهُمْ كَلِمَةَ التَّقْوٰى وَكَانُوْۤا اَحَقَّ بِهَا وَاَهْلَهَا ط اور لگا رکھا اونکو
ادب کی بات پر اور وہی تھے اوسکے لائق اور اس کام کے - یعنے ثابت رکھا اللہ تعالے
نے مومنون کو تقوی کے کلمے پر جو بسم اللہ الرحمن الرحیم ہے یا کلمہ شہادت اور مومن اس
کلمے کے بہت سزاوار اور لائق ہین - وَكَانَ اللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمًا ع اور ہے
اللہ ہر چیز سے خبردار - لکھاہے کہ حدیبیہ سے پھرنے کے بعد بعض صحابہ نے کہا کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے خواب کی تعبیر درست نہوئی - کیونکہ نہ ہم طواف کر سکے اور نہ حلق
و قصر کرنے پائے - پس اللہ تعالے نے یہ آیت شریف نازل کی - لَقَدْ صَدَقَ

رَسُوْلَهُ الرُّءْيَا بِالْحَقِّ ۚ اللہ نے سچ دکھایا اپنے رسول کو خواب تحقیق لیکن ایک حکمت
سے اس سال تاخیر کر دی اور آئندہ سال لَتَدْخُلُنَّ الْمَسْجِدَ الْحَرَامَ البتہ تم داخل
ہور ہوگے ادب والی مسجد مین ۔ اِنْ شَآءَ اللّٰهُ اٰمِنِيْنَ مُحَلِّقِيْنَ رُءُوْسَكُمْ وَ
مُقَصِّرِيْنَ لَا تَخَافُوْنَ ۭ اگر اللہ نے چاہا چین سے بال مونڈتے اپنے سرونکے اور
کترتے بے خطرے ۔ یعنے بعضے سرمنڈوائین گے اور بعضے بال کتروائین گے اور امن
چین سے بے خوف خانہ کعبہ مین داخل ہونگے ۔ فَعَلِمَ مَا لَمْ تَعْلَمُوْا فَجَعَلَ مِنْ
دُوْنِ ذٰلِكَ فَتْحًا قَرِيْبًا ۝ پھر جانا جو تم نہین جانتے تھے پھر ٹھیرا دی اس سے
پہلے ایک فتح نزدیک ۔ یعنے اللہ تعالے نے اپنی حکمت کاملہ سے عمرے کی تاخیر مناسب
جانی اور تم اوس حکمت سے آگاہ نہ تھے ۔ پس پہلے اس سے کہ تم عمرہ قضا کرنے کے
لیے بیت اللہ جاؤ تمھین ایک فتح نزدیک یعنے فتح خیبر مرحمت کی تاکہ عمرے کی تاخیر کا
رنج تمھارے دلون سے دور ہو اور فتح پانے سے خوش وخرم ہو ۔ هُوَ الَّذِيْٓ اَرْسَلَ
رَسُوْلَهٗ بِالْهُدٰى وَدِيْنِ الْحَقِّ لِيُظْهِرَهٗ عَلَى الدِّيْنِ كُلِّهٖ ۭ وہی ہے جسنے
بھیجا اپنا رسول راہ پر اور سچے دین پر کہ اوپر رکھے اوسکو ہر دین سے ۔ یعنے اللہ تعالے
نے اپنے رسول صلے اللہ علیہ وسلم کو خلق کی ہدایت کے واسطے دین اسلام کے ساتھ بھیجا تا
کہ غالب کر دے اس دین کو سب دینون پر ۔ جو دین حق ہو اوسے منسوخ کرے اور جو باطل
ہو اوسے دور کر دے ۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ بات عیسیٰ علیہ السلام کے اترنے کے
وقت ہوگی ۔ اور سب ادیان باطل ہوکے صرف ایک دین اسلام رہجائیگا ۔ وَكَفٰى
بِاللّٰهِ شَهِيْدًا ۝ اور بس ہے اللہ حق ثابت کرنے والا ۔ اور گواہ آپکی نبوت پر ۔ پس آپ
سہل سمجھیے اس امر سے کہ وہ صلحنامے پر محمد رسول اللہ لکھنے نہین دیتا ہے بلکہ کہتا ہے
کہ محمد بن عبد اللہ لکھا جائے کچھ ملال نفرمایئے کیونکہ ہم تو کہتے ہین مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰهِ ۭ
محمد رسول ہین اللہ کے ۔ برحق وَالَّذِيْنَ مَعَهٗٓ اَشِدَّاۗءُ عَلَى الْكُفَّارِ رُحَمَاۗءُ

بَيْنَهُمْ اور جو اونکے ساتھ ہین زور آور ہین کافرون پر نرم دل ہین آپس مین - ایک
دوسرے کے ساتھ - تَرٰىهُمْ رُكَّعًا سُجَّدًا تو دیکھے اونکو رکوع مین اور سجدے مین
نماز مین مشغول - لکھا ہے کہ یہ سب تعریفین صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کی ہین - اور چارون
صحابہ کی طرف ایک خاص اشارہ ہے - چنانچہ وَالَّذِيْنَ مَعَهٗ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ
تعالےٰ عنہ کی شان مین ہے کہ آپ رفیق غار تھے اور اَشِدَّآءُ عَلَى الْكُفَّارِ حضرت عمر رضی
اللہ تعالےٰ عنہ کی شان مین ہے کہ آپ کافرون اور مشرکون سے بسختی پیش آتے تھے اور
رُحَمَآءُ بَيْنَهُمْ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ کی شان مین ہے کہ آپکا حلم اور حیا اور وفا مشہور ہے
اور رُكَّعًا سُجَّدًا حضرت علی مرتضےٰ کرم اللہ وجہہ کی شان مین ہے کہ آپ طاعت اور عبادت
مین نہایت مشغول رہتے تھے - يَبْتَغُوْنَ فَضْلًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِضْوَانًا ڈھونڈھتے
ہین اللہ کا فضل اور اوسکی خوشی - یعنے چاہتے ہین یہ بزرگ ثواب کی زیادتی اور اللہ
تعالےٰ کی خوشنودی - سِيْمَاهُمْ فِيْ وُجُوْهِهِمْ مِّنْ اَثَرِ السُّجُوْدِ ط نشانیان اونکی
اونکے مُنہ پر ہین سجدے کے اثر سے - یعنے نماز کے اثر سے ان بزرگون کی پیشانیان نورانی
ہو رہی تھین - اور چہرے مبارک مثل چاند کے تابان اور درخشان تھے - سه

نورانی چہرہ ہوئے نہ کیونکر نماز سے	راضی وہ بے نیاز ہے دلکے نیاز سے

ذٰلِكَ مَثَلُهُمْ فِي التَّوْرٰىةِ ۛ یہ کہاوت اونکی ہے توریت مین - یعنے یہ تعریف
جو بیان ہوئی توریت مین بھی اسی طرح لکھی ہے اور توریت وہ کتاب آسمانی ہے جو حضرت
موسیٰ علیہ السلام پر نازل ہوئی - وَمَثَلُهُمْ فِي الْاِنْجِيْلِ ۚ اور کہاوت اونکی انجیل
مین یعنی انہین صفات مذکورہ کے ساتھ اونکا ذکر کتاب حضرت عیسیٰ علیہ السلام یعنے انجیل
مین بھی ہے - یا توریت اور انجیل مین اونکا ذکر مبارک اسطور سے ہے كَزَرْعٍ
اَخْرَجَ شَطْـَٔهٗ جیسے کھیتی نے نکالا اپنا پٹھا - یعنے جیسے کھیتی مین پہلے انکھوا پھوٹتا
ہے پھر باریک شاخ نکلتی ہے فَاٰزَرَهٗ پھر اوسکی کمر مضبوط کی - یعنے وہ شاخ مضبوط

مع

اور استوار ہوئی فَاسْتَغْلَظَ فَاسْتَوٰى عَلٰى سُوْقِهٖ پہر موٹا ہوا پہر کہڑا ہوا اپنی
نعل پر۔ یعنے پہر وہ شاخ موٹی ہوجاتی ہے اور سیدہی اپنی جڑ پر قائم ہوتی ہے۔ خلاصہ
یہ کہ پہلے بیج بویا جاتا ہے پہر اوس سے اکھوا نکلتا ہے پہر وہ نرم گہاس ہوتی ہے
اور رفتہ رفتہ درخت ہوجاتا ہے يُعْجِبُ الزُّرَّاعَ خوش لگتا کھیتی والون کو۔ یعنے
کھیتی کرنے والے اوسکا پہپکنا اور بڑہنا اور سر سبز شاداب درخت ہوجانا دیکھہ دیکھہ
کے خوش ہوتے اور تعجب کرتے ہین۔ یہ مثل آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ
رضی اللہ عنہم کی ہے کہ پہلے اسلام بہت ضعیف تھا اور رفتہ رفتہ اوسنے قوت پکڑی
روز بروز بڑہنے لگا پہر مثل ایک درخت کے قائم اور استوار ہوا اور اہل عالم اوسے
دیکھہ کے تعجب کرنے لگے۔ حق تعالے نے دین اسلام کی یہ مثل بیان فرمائی۔
لِيَغِيْظَ بِهِمُ الْكُفَّارَ تا جلاوے اونسے جی کافرون کا۔ یعنے کافر یہ حال سنکے
اور دین اسلام کی قوت دیکھہ کے جلنے لگین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے یارون
پر غصہ کھائین اور مسلمانون کو دیکھہ دیکھہ کے اپنے دلون مین پیچ وتاب کھا کھا کے رہجائین
لکھا ہے کہ یہ آیت صحابۂ کبار رضی اللہ عنہم کی شان مین ہے پس جو شخص انسے
دشمنی رکھیگا یا غصے ہوگا وہ کفار مین داخل ہوگا۔ نعوذ باللہ منہا۔ وَعَدَ اللّٰهُ
الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنْهُمْ مَّغْفِرَةً وَّاَجْرًا عَظِيْمًا
وعدہ دیا ہے اللہ نے اونمین سے جو یقین لائے ہین اور کیے ہین بہلے کام معافی کا
اور بڑے نیگ کا۔ یعنے اللہ تعالے جل شانہ نے وعدہ فرمایا ہے اون لوگون سے
جو ایمان لائے ہین اور اونہون نے اچہے عمل کیے ہین اس بات کا کہ اپنے فضل وکرم
سے اونکے گناہون کو بخشدیگا اور اونکو بہت بڑا اجر عنایت فرمائے گا۔ بعضے
مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان مراد اچہے عملون سے صحابہ کی صحبت ہے فقط +

تفسیر سورۂ نجم

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النجم مکیۃ وھی اثنان وستون آیۃ وثلث رکوعات

سورۂ نجم مکے مین اُتری اسمین باسٹھ آیتین اور تین سو پینسٹھ کلمے اور گیارہ سو پینتالیس
حرف اور تین رکوع ہین۔ اسکے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم نے علانیہ طور پر دعوت اسلام شروع کی تو مشرک آپکو طعنے دیتے تھے اور کہتے
تھے کہ حضرت محمد اپنے باپ داداکے دین سے پھر گئے اور معاذ اللہ آپنے خطا کی حق
تعالےٰ فرماتا ہے وَالنَّجْمِ اِذَا هَوٰى ۙ قسم ہے تارے کی جب گرے۔ یعنے ڈوبے
غروب ہو۔ اس سے سب ستارے مراد ہین۔ یا وہ جو وقت ولادت باسعادت آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے زمین سے قریب ہوگئے تھے یا اور ستارے مفسرین نے اسکی
بہت تفصیل کی ہے۔ اور محققین لکھتے ہین کہ مراد ستارے سے آپکا قلب شریف ہے
جو فلک توحید پر ماسوی سے منقطع ہوا ہے۔ پس حق تعالےٰ آپکے دل کی قسم کھاکے
فرماتا ہے کہ مَا ضَلَّ صَاحِبُكُمْ وَمَا غَوٰى ۚ بہکا نہین تمہارا رفیق اور
بے راہ نہین چلا۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نہ بہکے ہین اور نہ گمراہ ہوئے ہین
وَمَا يَنْطِقُ عَنِ الْهَوٰى ۗ اور نہین بولتا اپنے چاؤ سے۔ یعنے آپ اپنے

نفس کی خواہش سے کلام نہین فرماتے اور نہ آپکا کلام باطل ہے بلکہ آپ کا کلام فرمانا
قرآن کے ساتھ ہے اپنی طبیعت سے ہرگز نہین اِنْ هُوَ اِلَّا وَحْيٌ يُّوْحٰى ۝ یہ تو حکم
ہے جو پہونچتا ہے۔ یعنے آپکا کلام وحی ہے جو اللہ تعالے آپ پر بہیجتا ہے عَلَّمَهٗ شَدِيْدُ الْقُوٰى ۝
ذُوْ مِرَّةٍ ۭ اوسکو سکھایا سخت قوتون والے زورآور نے۔ یعنے یہ وحی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو بڑی قوت اور زور والے فرشتے نے سکہائی اور وہی آپکے پاس لایا۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام انکی
ادنی قوت یہ ہے کہ انکی ایک آواز سے تمام قوم ثمود مرگئی۔ اور وہ نہایت خوبصورت ہین۔
فَاسْتَوٰى ۝ پھر سیدھا کھڑا ہوا۔ وہ فرشتہ۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام جس کام پر مامور تھے
اوسکی تعمیل کے لیے قائم ہوگئے۔ یا اپنی صورت اصلی پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کو نظر پڑے وَهُوَ بِالْاُفُقِ الْاَعْلٰى ۝ اور وہ تھا اونچے کنارے پر آسمان کے
یعنے جبرئیل علیہ السلام مطلع آفتاب کے قریب تھے کہ رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو
دیکھا اور سوائے آپکے کسی نے جبرئیل علیہ السلام کو ملکی صورت پر نہین دیکھا۔ ہان آپنے
دو بار دیکھا۔ اور پہلی مرتبہ دیکھتے ہی بیہوش ہوگئے جب ہوش مین آئے تو جبرئیل علیہ
السلام کو اپنے پاس کہڑے ہوئے دیکھا اسطور سے کہ ایک ہاتھ اونکا آنحضرت صلی اللہ
علیہ وسلم کے سینہ مبارک تھا اور ایک آپکے شانے پر۔ چنانچہ اللہ تعالے جل شانہ اسی
بات کی خبر دیتا ہے کہ ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰى ۝ پھر نزدیک ہوا اور لٹک آیا۔ یعنے جبرئیل
علیہ السلام آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے قریب آئے اور آپسے باتین کرنے کے لیے
سر جھکایا فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰى ۝ پس رہگیا فرق دو کمان کے برابر
یا اس سے بھی نزدیک۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام اور پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم کے
درمیان دو کمانون کے برابر سے بھی کم فاصلہ تھا۔ فَاَوْحٰٓى اِلٰى عَبْدِهٖ مَآ
اَوْحٰى ۝ پھر حکم بہیجا اللہ نے اپنے بندے پر جو بہیجا۔ یعنے ظاہر کردیا جبرئیل علیہ السلام نے
حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر جو کچھ اللہ تعالے نے فرمایا۔ اور بعضون نے لکھا ہے

کہ ثُمَّ دَنٰی کے معنے یہ ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ازروے مرتبہ مقرب بارگاہ الٰہی ہوئے۔ فَتَدَلّٰی یعنے آپنے فروتنی سے سجدہ کیا۔ فَکَانَ قَابَ قَوْسَیْنِ اَوْ اَدْنٰی۔ پس پونہچے بہت نزدیک بمقدار فاصلہ دو کمانون کے یا اس سے بھی کم۔ اور یہ کنایہ ہے زیادہ نزدیکی کا جو بطور مثال کے بیان ہوا۔ اسواسطے کہ عرب کے بڑے آدمیون کا یہ دستور تھا کہ جب وہ کوئی عہد وپیمان مستحکم کرنا چاہتے تھے تو اپنی اپنی کمان دونون عہد کرنے والے لاتے تھے اور ایک دوسرے سے ملاکے دونون قبضے پکڑکے ایکبار کمان کھینچکر باتفاق ایک تیر ادہر سے پھینکتے تھے جس سے مطلب یہ تھا کہ اون دونون مین ایسا کامل اتحاد ہوگیا کہ ایک کا راضی یا ناراض ہونا دوسرے کی رضا یا غیر رضا کا باعث ہوگا پس اس آیت شریف کے ایسے ہی معنے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی قربت اور محبت باری تعالے سے اس درجہ بڑہی ہوئی ہے کہ جو آپکا مقبول ہے وہ اللہ کا مقبول ہے اور جو آپکے نزدیک مردود ہے وہ حق تعالے کے نزدیک مردود ہے۔ اسی طرح سے حضرات محققین ومفسرین نے اس آیت شریف کے بہت سے معنے بیان فرمائے ہین۔ جو بیان بوجہ اختصار نہین لکھے گئے اب رہا یہ امر کہ وحی کی اللہ تعالے نے اپنے بندے پر جو وحی کی۔ اسمین علما کا اختلاف ہے بعضے لکھتے ہین کہ اس سر پوشیدہ کو یونہین چھوڑدینا بہتر ہے اور بعض فرماتے ہین کہ جو کچھ احادیث یا اقوال صحابہؓ سے معلوم ہوا ہے اور سکے ظاہر کرنے مین کچھ قباحت نہین اور اس بارے بہت کثرت سے روایتین وارد ہوئی ہین مگر بیان بخوف طوالت سات قولون پر اختصار کیا جاتا ہے۔ ایک یہ کہ حق تعالے نے فرمایا کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکے اور میرے سوا جو کچھ ہے وہ مین نے آپکے لیے پیدا کیا۔ آپنے جواب دیا کہ اے پروردگار میرے اور تیرے سوا جو کچھ ہے وہ مین نے تیرے لیے چھوڑا۔ دوسرے یہ کہ حق تعالے نے فرمایا کہ اے میرے حبیب آپکی امت میری عبادت بھی کرتی ہے اور گناہ بھی وس سے سرزد ہوتے ہین اور اطاعت وعبادت اونکی میری رضا سے ہے اور معصیت وگناہ میری قضا سے

پس جو کچھ میری رضا سے ہے اوسے قبول کرونگا اگرچہ کم ہو اور جو کچھ میری قضا سے
ہے اوس سے درگذر کرونگا اگرچہ بہت ہو۔ تیسرے یہ کہ حق تعالے نے نماز پنجگانہ فرض
کی اور اوسکی وجہ سے آپکی امت کے لیے ثواب زیادہ کیے۔ چوتھے یہ کہ فرمایا حق تعالے
نے کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم بہشت حرام ہے تمام انبیا پر جب تک کہ آپ داخل بہشت
ہوں اور حرام ہو سب امتوں پر جب تک کہ آپکی امت داخل بہشت ہو۔ پانچویں یہ کہ فرمایا
حق تعالے نے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپکی امت کو مین نے بہت مال نہین دیا اسلیے کہ
روز قیامت اونکو زیادہ حساب نہ دینا ہو۔ اور مرگ مفاجات سے بچایا تاکہ بے توبہ نہ مرین
اور سب امتوں کے بعد پیدا کیا تاکہ قبر مین مکث طویل نہو۔ چھٹے یہ کہ فرمایا اللہ تعالے نے کہ
اپنا دل دنیا سے متعلق نرکھیے کہ آپکو اسواسطے نہین پیدا کیا۔ ساتوین یہ کہ حق تعالے نے آپسے
پوچھا کہ میرے لیے آپ کیا تحفہ لائے ہین آپنے عرض کی کہ دو قبضے ایک مین تقصیر طاعات
امت اور دوسرے مین جفا و معصیت امت۔ اللہ جل شانہ نے فرمایا کہ تقصیر طاعت اُمّت
مین نے اپنی رحمت سے بخشی اور جفا و معصیت امت آپکی شفاعت سے۔ علاوہ اسکے
اس بارے مین بہت اقوال ہین۔ اب اللہ تعالے اپنے حبیب کی نسبت فرماتا ہے
کہ مَا كَذَبَ الْفُؤَادُ مَا رَاٰى ۝ جھوٹ نہین کہا دل نے جو دیکھا۔ یعنے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے دلنے جھوٹ نہین کہا جو کچھ دیکھا۔ اور یہ دیکھی ہوئی شی موافق پہلے
قول کے جبرئیل علیہ السلام ہین اور مطابق دوسرے قول کے اللہ تعالے جل شانہ ہے
اور اکثر صحابہ اسی امر پر متفق ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شب معراج مین اللہ
جل شانہ کو دیکھا۔ اور ایک جماعت علما اس بات پر ہو کہ اللہ تعالے نے آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کے دل کو بینائی مرحمت کی اور آپنے دیدۂ دل سے حق تعالے کو مشاہدہ کیا۔
لکھا ہو کہ جب آپنے قدم بساط انبساط قدم پر رکھا تن خدمت مین دل قربت مین جان مشاہدے
مین سر مواصلت مین مصروف ہوا حس بصر اور سمع ظاہر بیکار رہی۔ سلام ملک علام

بواسطہ سمع مبارک مین پونچا۔ پردۂ بُعدیت درمیان سے اوٹھا۔ نور ربوبیت نے حجابات
کو خرق کیا وجود باجود آپکا سراپا آئینہ بنا اور دل نے آئینے مین مشاہدۂ جمال لایزال کیا۔
اب حق تعالے کافرون سے فرماتا ہے کہ باوجود ان سب سچی باتون کے اَفَتُمٰرُوْنَهٗ
عَلٰى مَا يَرٰى ۝ اب تم کیا اوس سے جھگڑتے ہو اوسپر جو اوسنے دیکھا۔ یعنے کیا تم حضرت
محمد صلے اللہ علیہ وسلم سے جھگڑا کرتے ہو اوسمین جو اونھون نے شب معراج مین دیکھا۔ اور
وہ جھگڑا یہ تھا کہ کفار آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے بیت المقدس کی تعریف اور اپنے
قافلے کا حال پوچھتے تھے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے وَلَقَدْ رَاٰهُ نَزْلَةً اُخْرٰى ۝
اور اوسنے اوسکو دیکھا ہے ایک دوسرے اوتارے مین۔ یعنے بیشک دیکھا ہے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو صورت اصلی پر دوسری بار عِنْدَ سِدْرَةِ
الْمُنْتَهٰى ۝ پرلی حد کی بیری پاس۔ یعنے سدرۃ المنتہی کے قریب۔ اور وہ ایک
درخت ہے کہ مخلوقات کا علم اوسی تک ختم ہوتا ہے اور اونکے عمل بھی وہین تک جاتے
ہین۔ اوس سے آگے کسی کا گذر نہین۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے اللہ تعالے کو دوسری بار دیکھا جب آپ سدرۃ المنتہی کے قریب پونچے
اور آپنے فرمایا بھی ہے کہ مین نے شب معراج مین دیدۂ دل سے اللہ تعالے کو دوبار
دیکھا۔ عِنْدَهَا جَنَّةُ الْمَاْوٰى ۝ اوسکے پاس ہے بہشت رہنے کی۔ یعنے
سدرۃ المنتہی کے پاس وہ بہشت ہے جو متقیون کے رہنے کی جگہ ہے۔ اور یہ آپنے
اوسوقت دیکھا اِذْ يَغْشَى السِّدْرَةَ مَا يَغْشٰى ۝ جب چھا رہا تھا اوس بیری پر جو کچھ
چھا رہا تھا۔ یعنے اوس درخت پر کثرت سے فرشتے جمع تھے یہانتک کہ اوسکا ہر پتہ فرشتون
کی کثرت سے ڈھکا ہوا تھا۔ اور وہ فرشتے مثل زرین پروانون کے نہایت روشن اور
درخشان اسقدر تھے کہ اونکا علم سوائے باری تعالے کے کسی کو نہین۔ یا وہ اللہ تعالے
کا نور تھا جسنے اوس درخت کو چھپا لیا تھا۔ مَا زَاغَ الْبَصَرُ وَمَا طَغٰى ۝ بہکی نہین

آنکھ اوس حد سے نہین بڑھی۔ یعنے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی آنکھ داہنے بائین کسی طرف نہین پھری اور نہ اوس حد سے بڑھی جو دیکھنے کے لیے مقرر تھی۔ اس آیت مین اللہ تعالے نے آپکے حسنِ ادب اور علو ہمت کو بیان فرمایا ہے کہ شبِ معراج مین جملہ کائنات مین سے کسی شی کی طرف آپنے توجہ نفرمائی اور سوا مشاہدۂ جمال بے مثال خداے لایزال کے دیدۂ دل سے کسی کو نہ دیکھا۔ ؎ جز زوے حبیب کچھ نہ دیکھا + عالم کا عجیب کچھ نہ دیکھا۔ لَقَدْ رَاٰى مِنْ اٰيٰتِ رَبِّهِ الْكُبْرٰى ○ بیشک دیکھے اوسنے اپنے رب کے بڑے نمونے۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے شبِ معراج مین اپنے پروردگار کی قدرت کاملہ کی بڑی بڑی نشانیان دکھین۔ جیسے سدرۃ المنتہی اور عرش و کرسی اور جبرئیل علیہ السلام کہ اونکے ساتھ چھ لاکھ فرشتے تھے اور سوا اسکے اور عجائبات ملکی اور ملکوتی ملاحظہ فرمائے۔ اَفَرَءَيْتُمُ اللّٰتَ وَالْعُزّٰى ○ وَمَنٰوةَ الثَّالِثَةَ الْاُخْرٰى ○ بھلا تم دیکھو تو لات اور عزی اور منات تیسرا پچھلا یعنے تم دیکھو تو کہ لات اور عزی اور منات یہ سب وہ کر سکتے ہین جو اللہ تعالے نے کیا ہے۔ لات بنی ثقیف کا ایک بت تھا طائف مین۔ اور بعضے لکھتے ہین کہ قریش کا بت تھا نخلے مین۔ اور عزی ایک درخت تھا کہ بنی غطفان اوسے پوجتے تھے۔ اور منات ایک پتھر تھا کہ ہذیل اور خزاعہ کے لوگ اوسکا طواف کرتے تھے۔ یا ایک بت تھا کہ بنی کعب اوسے پوجتے تھے۔ اور کفار اعتقاد رکھتے تھے کہ ہر بت کے اندر ایک جن ہے اور جنون اور فرشتون کو معاذ اللہ خدا کی بیٹیان سمجھتے تھے۔ اللہ تعالے فرماتا ہے اَلَكُمُ الذَّكَرُ وَلَهُ الْاُنْثٰى ○ کیا تمکو بیٹے اور اوسکو بیٹیان۔ یعنے کیا تمہارے لیے بیٹے ہین اور اللہ تعالے کے لیے بیٹیان تِلْكَ اِذًا قِسْمَةٌ ضِيْزٰى ○ تو تو یہ بانٹنا ہے بھونڈا یعنے یہ تقسیم کہ تمہارے لیے بیٹے ہین اور خدا کے لیے بیٹیان نہایت خراب اور نادرست ہے۔ کیونکہ جو شے اپنے لیے باعث ننگ و عار سمجھتے ہو اوسکی

نسبت اپنے خالق و مالک کی طرف کرتے ہو- اِنْ هِيَ اِلَّآ اَسْمَآءٌ سَمَّيْتُمُوْهَآ
اَنْتُمْ وَاٰبَآؤُكُمْ یہ سب نام ہین جو رکھ لیے ہین تمنے اور تمہارے باپ دادون نے-
یعنے دراصل تمہارے بت کوئی چیز نہین ہین صرف تمنے اور تمہارے باپ دادون نے اونکے
نام گھڑ لیے ہین- مَّآ اَنْزَلَ اللّٰهُ بِهَا مِنْ سُلْطٰنٍ اللہ نے نہین اُتاری اونکی کوئی
سند- یعنے اللہ تعالے نے اونکی عبادت کے لیے کوئی سند نہین اُتاری- اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ
اِلَّا الظَّنَّ وَمَا تَهْوَى الْاَنْفُسُ نری اٹکل پر چلتے ہین اور جو جیون کے چاؤ ہین
یعنے مشرکین بتون کی عبادت مین جو پیروی کرتے ہین وہ صرف اونکے وہم و گمان کے
باعث سے ہے کیونکہ اونہون نے اپنے وہم باطل سے سمجھ رکھا ہے کہ اونکے عمل حق ہین اور
وہ اپنے نفس کی خواہشون کے موافق چلتے ہین اور اوسی کی پیروی کرتے ہین یا جو شیطان
اونکے دلون مین وسوسے ڈالتا ہے اوسکے پابند ہوتے ہین- وَلَقَدْ جَآءَهُمْ
مِّنْ رَّبِّهِمُ الْهُدٰى ۝ اور پہنچی اونکو اونکے رب سے راہ کی سوجھ یعنے اللہ
تعالے نے اونکی ہدایت کے لیے اپنے رسول بھیجا اور اپنی کتاب اُتاری- اَمْ لِلْاِنْسَانِ
مَا تَمَنّٰى ۝ کہین آدمی کو ملتا ہے جو چاہے- یعنے کفار جو بتون کی شفاعت کی تمنا
کرتے ہین یا نبوت کے بارے مین کہتے ہین کہ فلان فلان اشخاص کو کیون نہوئی- یہ
اونکے کہنے اور آرزو کرنے سے اونکو حاصل نہین ہو سکتا- فَلِلّٰهِ الْاٰخِرَةُ وَالْاُوْلٰى ۝
سو اللہ کے ہاتھ ہے وہ جہان اور یہ جہان- یعنے دنیا اور آخرت کا مالک اللہ ہی ہے
اور سب اوسی کے اختیار مین ہے جو چاہے وہ کرے اور جسے جو چاہے وہ دے کوئی
اوسے روکنے کی قدرت نہین رکھتا- وَكَمْ مِّنْ مَّلَكٍ فِي السَّمٰوٰتِ اور بہت فرشتے
ہین آسمانون مین کہ کافر اونسے امید شفاعت رکھتے ہین لَا تُغْنِيْ شَفَاعَتُهُمْ شَيْـًٔا
کام نہین آتی اونکی سفارش کچھ اِلَّا مِنْ بَعْدِ اَنْ يَّاْذَنَ اللّٰهُ لِمَنْ يَّشَآءُ وَ
يَرْضٰى ۝ مگر جب حکم دے اللہ جسکے واسطے چاہے اور پسند کرے- یعنے اللہ تعالے

جسکی شفاعت پسند کرے یا جسکے لیے شفاعت کا حکم دے اوسی کی شفاعت قبول ہوتی ہے خواہ وہ فرشتہ ہو یا انسان۔ اوسکے سوا دوسرے کی شفاعت کام نہ آئے گی۔ اِنَّ الَّذِيْنَ لَا يُؤْمِنُوْنَ بِالْاٰخِرَةِ لَيُسَمُّوْنَ الْمَلٰٓئِكَةَ تَسْمِيَةَ الْاُنْثٰى جو لوگ یقین نہیں رکھتے پچھلے گھر کا وہ نام رکھتے ہین فرشتون کے زنانے نام۔ یعنے کہتے ہین کہ فرشتے اللہ کی بیٹیان ہین۔ وَمَا لَهُمْ بِهٖ مِنْ عِلْمٍ اور اونکو اوسکی کچھ خبر نہین۔ یعنے فرشتون کو جو عورتین کہتے ہین وہ اپنے دلسے کہتے ہین اور اصل مین کچھ جانتے نہین۔ اِنْ يَّتَّبِعُوْنَ اِلَّا الظَّنَّ نرے اٹکل پر چلتے ہین۔ یعنے صرف وہم وگمان کی پیروی کرتے ہین۔ وَاِنَّ الظَّنَّ لَا يُغْنِيْ مِنَ الْحَقِّ شَيْئًا اور اٹکل کام نہ آئے ٹھیک بات مین کچھ۔ یعنے حق بات بغیر علم کے پانا مشکل ہے اور حقائق کے پہچاننے مین گمان کا کچھ اعتبار نہین۔ فَاَعْرِضْ عَنْ مَّنْ تَوَلّٰى ۙ عَنْ ذِكْرِنَا سو تو دہیان نکر اوسپر جو مُنہ موڑے ہماری یاد سے۔ یعنے جو قرآن سے پہرے آپ اوس سے مُنہ پہیر لیجیے۔ وَلَمْ يُرِدْ اِلَّا الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ اور کچھ نچاہے مگر دنیا کا جینا۔ یعنے کہ فرسواے زندگانی دنیا کے اور کچھ اپنے عمل نہین چاہتے۔ ذٰلِكَ مَبْلَغُهُمْ مِّنَ الْعِلْمِ یہین تک پونہچی اونکی سمجھ۔ یعنے اونکے نزدیک بڑا علم اور بڑی سمجھ دنیا کی محبت اور اوسکا اختیار کرنا ہے اور وہ اس سے تجاوز نہین کرسکتے۔ اِنَّ رَبَّكَ هُوَ اَعْلَمُ بِمَنْ ضَلَّ عَنْ سَبِيْلِهٖ ۙ وَهُوَ اَعْلَمُ بِمَنِ اهْتَدٰى ۝ بیشک تیرا رب خوب جانتا ہے اوسے جو بہکا اوسکی راہ سے اور وہی خوب جانتا ہے اوسے جو آیا راہ پر۔ یعنے جو دین اسلام سے پہرا اور جسنے راہ حق پائی ہر ایک کو اللہ تعالے خوب جانتا ہے اور جزا دیگا ہر ایک کو اوسکے لائق۔ وَلِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۙ اور اللہ کا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین۔ یعنے آسمانون کی موجودات علوی اور زمین کی مخلوقات سفلی کا مالک اللہ تعالے ہے جو جزا و سزا دیتے

پر قادر ہے پس جمع کریگا وہ سب کو قیامت کے دن لِيَجْزِيَ الَّذِينَ أَسَاءُوا
بِمَا عَمِلُوا تا وہ بدلا دیوے بُرائی والون کو اونکے کیے کا۔ یعنے جزا دے اللہ تعالی
کافرون کو اونکے بُرے کامون کی دوزخ کیونکہ وہ اوس سے منکر تھے۔ وَيَجْزِيَ
الَّذِينَ أَحْسَنُوا بِالْحُسْنَى اور بدلا دے بھلائی والون کو بھلائی سے۔ یعنے
جزا دے نیک کام کرنے والون کو جو توحید کے قائل ہوئے اچھی جزا جو بہشت ہے۔
الَّذِينَ يَجْتَنِبُونَ كَبَائِرَ الْإِثْمِ وَالْفَوَاحِشَ إِلَّا اللَّمَمَ جو لوگ بچتے
ہین بڑے گناہون سے اور بے حیائی کے کامون سے مگر کچھ آلودگی۔ یعنے جو لوگ کہ
گناہِ کبیرہ سے بچتے ہین اور بیحیائی کی باتون زنا وغیرہ سے پرہیز کرتے ہین اگر چھوٹے
گناہ اونسے سرزد ہون یا دل مین چھوٹے گناہ کا خیال آئے اور کرین نہین تو یہ معاف ہے
إِنَّ رَبَّكَ وَاسِعُ الْمَغْفِرَةِ بیشک تیرے رب کی بخشش مین سمائی ہے۔ یعنے
آپکا پروردگار بڑا بخشنے والا ہے اور اوسکی بخشش سب گناہگارون کو پہونچتی ہے۔ هُوَ أَعْلَمُ
بِكُمْ إِذْ أَنْشَأَكُمْ مِنَ الْأَرْضِ وہ تمکو خوب جانتا ہے جب بنا نکالا تمکو زمین سے
یعنے پروردگار عالم تمہارا احال خوب جانتا ہے جب سے کہ اوسنے تمہاری پیدائش کی
ابتدا کی اور تمہارے باپ آدمؑ کو خاک سے پیدا کیا۔ اور اوسنے اوسی وقت سے تمہارے
احوال اور افعال و اقوال جان لیے ہین۔ وَإِذْ أَنْتُمْ أَجِنَّةٌ فِي بُطُونِ
أُمَّهَاتِكُمْ اور جب تم بچے تھے ان کے پیٹ مین۔ یعنے وہ واقف ہے تمہاری
حالت سے جب تم اپنی ماؤن کے پیٹون مین بچے تھے۔ فَلَا تُزَكُّوا أَنْفُسَكُمْ
پس مت بولو اپنی ستھرائیان۔ یعنے اپنے نفسون کی خوبیان اور تعریفین نہ بیان کرو۔
لکھا ہے کہ یہود کا کوئی لڑکا مرجاتا تھا تو وہ کہتے تھے کہ وہ صدیق ہے۔ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے جب یہ بات سُنی تو فرمایا کہ یہود جھوٹے ہین۔ اور کوئی بچہ ماں کے پیٹ
مین نہین ہے جو دو باتون سے خالی ہو۔ پس یا تو وہ سعید ہو اور یا شقی ہو اور اسکا

حال سواے اللہ تعالےٰ کے دوسرے کو معلوم نہین - اور یہ آیت نازل ہوئی کہ اللہ
تعالےٰ جانتا ہے تمہارے حال کو ابتداے آفرینش سے اور او سوقت سے جب تم
ماؤن کے پیٹ مین بچے تھے - اور ایک روایت مین ہے کہ بعضے لوگ یون کہتے
تھے کہ نماز اور روزہ اور حج ہمارا ہے پس حکم ہوا کہ اپنی تعریف نکرو هُوَ اَعْلَمُ
بِمَنِ اتَّقٰى ۝ وہ خوب جانتا ہے اوسکو جو بچ چلا - یعنے اللہ تعالےٰ خوب واقف ہے ع۲
اوس شخص سے جو پرہیزگاری اور تقوے سے چلتا ہے اور خلوص دلی سے اچھے عمل
کرتا ہے - لکھا ہے کہ ولید بن مغیرہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس حاضر ہوکر آپکی
باتین سُنا کرتا تھا مشرکین اوسکے اس حال سے واقف ہوکے طعنے دینے لگے کہ اپنے
باپ داداکے دین سے پہر گیا اور گمراہ ہوگیا اوسنے جواب دیا کہ پہر مین کیا کرون عذاب الٰہی
سے ڈرتا ہون - اونمین سے ایک کافر بولا کہ مجھے اتنا مال دو تو مین تمپر جو عذاب آیگا اوسے
اوٹھا لونگا ولید نے اوس سے شرط کرکے مال معینہ مین سے تھوڑا اوسے دیا اور باقی
کے دینے مین بخل کرنے لگا پہر یہ آیت نازل ہوئی اَفَرَاَيْتَ الَّذِىْ تَوَلّٰى ۝
بھلا تونے دیکھا اوسے جس نے منہ پہیرا یعنے پیروی حق سے پہر گیا - وَاَعْطٰى قَلِيْلًا
وَّاَكْدٰى ۝ اور لایا تھوڑا اور سخت نکلا - یعنے تھوڑا سا ایمان لانے لگا تھا کہ پہر اوسکا دل
سخت ہوگیا - یا یہ کہ اوسنے تھوڑی سی رشوت دی عذاب اوٹھانے کے لیے اور باقی
کے دینے سے باز رہا - اور بخل وجہل دونون اختیار کیے - اَعِنْدَهٗ عِلْمُ الْغَيْبِ
فَهُوَ يَرٰى ۝ کیا اوسکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ دیکھتا ہے - یعنے کیا وہ علم
علم غیب سے واقف ہے جو سمجھتا ہے کہ اوسکا دوست مال لے کے اوسپر سے عذاب
اوٹھا لیگا - اَمْ لَمْ يُنَبَّاْ بِمَا فِىْ صُحُفِ مُوْسٰى ۝ وَاِبْرٰهِيْمَ الَّذِىْ
وَفّٰى ۝ کیا اوسکو خبر نہین پہونچی اوسکی جو ہے صحیفون مین موسیٰ کے اور ابراہیم کے
جس نے پورا اُتارا - یعنے کیا ولید اون باتون سے آگاہ نہین جو توریت مین اور حضرت

ابراہیم علیہ السلام کے صحیفون بین ہین۔ اور وَفّٰی حضرت ابراہیم علیہ السلام کی تعریف ہے
کہ آپنے وفا کی اور جان و مال و اولاد راہ خدا پر دینے مین مستعد رہے۔ اور وہ باتین
جو توریت اور صحف ابراہیم مین مذکور ہوئین یہ ہین۔ اَلَّا تَزِرُ وَازِرَةٌ وِّزْرَ
اُخْرٰی ۝ کہ اوٹھاتا نہین اوٹھانے والا بوجھ کسی دوسرے کا۔ یعنے کوئی نفس
کسی دوسرے نفس کا بار گنا اوٹھا نہین سکتا۔ پھر ولید کیونکر اپنا بار دوسرے کے
سپرد کرتا ہے۔ وَاَنْ لَّیْسَ لِلْاِنْسَانِ اِلَّا مَا سَعٰی ۝ اور یہ کہ آدمی کو وہی
ملتا ہے جو کمایا۔ یعنے دوسرے یہ کہ انسان کے لیے اوسیقدر ثواب ہے جسقدر وہ اچھے
کامون مین کوشش کرے۔ کیونکہ جسطرح سے ایک دوسرے کے بدلے گرفتار عذاب
نہین ہوتا اسیطرح ایک کا ثواب دوسرے کو نہین مل سکتا۔ بعض نے لکھا ہے کہ یہ
آیت منسوخ ہے۔ وَاَنَّ سَعْیَهٗ سَوْفَ یُرٰی ۝ اور یہ کہ اوسکی کمائی اوسکو
دکھانی ہے۔ یعنے وہ عمل جنمین اوسنے کوشش کی ہے میزان عدالت مین قیامت کے روز
دیکھے جائینگے۔ ثُمَّ یُجْزٰىهُ الْجَزَآءَ الْاَوْفٰی ۝ پھر اوسکو بدلا دینا ہے اوسکا پورا بدلا
یعنے اگر عمل نیک کیے ہین تو جزاے نیک ورنہ سزاے بد اوسے دیجائیگی وَاَنَّ اِلٰی
رَبِّكَ الْمُنْتَهٰی ۝ اور یہ کہ تیرے رب تک پہونچنا ہے۔ تمام مخلوقات کو۔ وَاَنَّهٗ هُوَ
اَضْحَكَ وَاَبْكٰی ۝ اور یہ کہ وہی نے ہنساتا اور رولاتا۔ یعنے ایمانداروں کو جنت
کے وعدے سے خوش کرتا ہے اور منکرون کو دوزخ کی وعید سے غمگین کرتا ہے وَاَنَّهٗ
هُوَ اَمَاتَ وَاَحْیَا ۝ اور یہ کہ وہی ہے مارتا اور جلاتا۔ یعنے مارنے اور جلانے پر
قادر ہے۔ مارتا ہے وقت اجل کے دنیا مین اور جلاتا ہے قبر مین۔ وَاَنَّهٗ خَلَقَ
الزَّوْجَیْنِ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰی ۝ اور یہ کہ اوسنے بنایا جوڑا نر اور مادہ یعنے
منجملہ صحف موسیٰ اور صحف ابراہیم کی باتون کے یہ بھی ہے کہ اوسنے پیدا کیا انسان کو دو
قسم یعنے نر اور مادہ۔ مِنْ نُّطْفَةٍ اِذَا تُمْنٰی ۝ ایک بوند سے جب ٹپکائی یعنے

ایک قطرۂ منی سے جبکہ وہ رحم میں ٹپکتا ہے انسان کا جوڑا یعنے مرد اور عورت پیدا ہوتے ہیں۔ حضرت آدم و حوا علیہم السلام اور حضرت عیسے علیہ السلام اس سے مستثنے ہیں۔ وَاَنَّ عَلَيْهِ النَّشْاَةَ الْاُخْرٰى ۝ اور یہ کہ اوسپر لازم ہے دوسرا اوٹھانا یعنے قیامت میں اللہ تعالے دوبارہ اوٹھائیگا۔ وَاَنَّهٗ هُوَ اَغْنٰى وَاَقْنٰى ۝ اور یہ کہ اوسنے دولت دی اور پونجی یعنے وہی اللہ تعالے ایسا ہے جو مال و دولت دیکے غنی کردیتا ہے۔ وہ ہر طرح کی پونجی دیتا ہے جیسے چارپائے مال و متاع وغیرہ۔ یا باعث قناعت کے غنی اور بے پروا کردیتا ہے تمام اشیا سے اور اوسی پر راضی رکھتا ہے۔ وَاَنَّهٗ هُوَ رَبُّ الشِّعْرٰى ۝ اور یہ کہ وہی ہے رب شعرا کا۔ یعنے شعرا کا پیدا کرنے والا بھی وہی ہے۔ اور شعرا ایک ستارے کا نام ہے۔ جسے بعضے لوگ پوجتے تھے اور حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اجداد میں بھی ایک شخص ابو کبشہ نامے شعرا کی پرستش کرتا تھا اور بتون کے پوجنے مین قریش سے مخالفت رکھتا تھا۔ اسی باعث سے جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو قریش کے لوگ ابن ابی کبشہ کہتے تھے اور شعرا دو ستارے ہین ایک کو غمیصا کہتے ہین وہ شامیہ ہے اور دوسرے کو عبورا کہتے ہین وہ یمانیہ ہے اور یہان یہی ستارہ مراد ہے۔ وَاَنَّهٗ اَهْلَكَ عَادًا ِۨ الْاُوْلٰى ۝ اور یہ کہ اوسنے کھپا دیئے عاد اگلے۔ یعنے یہ کہ اللہ تعالے نے ہلاک کیا پہلی قوم عاد کو۔ جو حضرت ہود علیہ السلام کی امت تھی۔ اور جب وہ قوم ہلاک ہوئی تو اوسوقت اونھین مین کی ایک قوم جو بنو لقیم کہلاتی تھی مکہ معظمہ مین مقیم تھی وہ ہلاکت سے بچی لیکن اونے بھی اونکے بعد کفر ظاہر کیا اور یہ عاد اُخری یعنے عاد کی دوسری قوم کہلاتی تھی وَثَمُوْدَاۡ فَمَآ اَبْقٰى ۝ اور ثمود پھر باقی نہ چھوڑا۔ یعنے ہلاک کیا قوم ثمود کو اور باقی نہ چھوڑا اونمین سے کسی کو۔ وَقَوْمَ نُوْحٍ مِّنْ قَبْلُ ؕ اور نوح کی قوم پہلے اس سے یعنے ہلاک کیا اللہ تعالے نے قوم نوح علیہ السلام کو عاد اور ثمود کی قوم سے پہلے

اِنَّهُمْ كَانُوْا هُمْ اَظْلَمَ وَاَطْغٰى ۝ وہ تو تھی اور بھی ظالم شریر۔ یعنے نوح کی قوم کے لوگ بڑے ظالم سرکش شرک وعداوت مین حد سے زیادہ بڑھے ہوئے تھے اور اونہون نے حضرت نوح علیہ السلام کو بڑے صدمے اور سخت رنج دیے تھے اور باوجود گذرنے عرصہ نوسو پچاس برس کے کچھ تھوڑے سے ایمان لائے تھے وَالْمُؤْتَفِكَةَ اَهْوٰى ۝ اور اُلٹی بستی کو پٹکا۔ یعنے شہر سنان کو جو قوم لوط علیہ السلام کا مسکن تھا حضرت جبرئیل علیہ السلام نے بحکم خدا اوٹھاکے پٹک دیا اور اولٹ پلٹ کرڈالا۔ فَغَشّٰهَا مَا غَشّٰى ۝ پھر اوسپر چھایا جو چھایا۔ یعنے نشان کیے ہوئے پتھرون کا مینہ اوس شہر پر اس شدت سے برسا کہ سارا شہر اون پتھرون سے ڈہک گیا اور ایسا نیست ونابود ہوگیا کہ نشان تک باقی نرہا۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكَ تَتَمَارٰى ۝ اب تو کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاویگا۔ یعنے پروردگار عالم کی نعمتون مین سے تو کس کس نعمت کو جھٹلائے گا اور کس کس مین شک وشبہ کریگا اور کہان تک جھگڑیگا اوسکی نعمتین لاتعد ولاتحصے ہین۔ مفسرین لکھتے ہین کہ اس آیت مین ولید ابن مغیرہ کی طرف خطاب ہے۔ یا ہر ایک اسکا مخاطب ہے اور معدودات مین جو کچھ ہے اوسے اللہ تعالے نے نعمت اس لیے فرمایا کہ اسمین عبرت اور نصیحت ہے اولی الابصار کے لیے۔ اور انبیا علیہم السلام کے دشمنون سے انتقام لینے کا تذکرہ بھی ضمناً اسمین موجود ہے۔ جو سرور عالم حضرت محمد مصطفٰے صلے اللہ علیہ وسلم کے قلب شریف کے لیے باعث تسکین وتسلی اور مومنین کے دلون کے واسطے سبب تقویت واطمینان ہے۔ اب اللہ تعالے اپنے رسول اکرم حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین فرماتا ہے کہ هٰذَا نَذِيْرٌ مِّنَ النُّذُرِ الْاُوْلٰى ۝ یہ ایک ڈر سنانے والا ہے پہلے سنانے والون مین کا۔ یعنے یہ پیغمبر کہ محمد صلے اللہ علیہ وسلم ہین ایک ڈرانے والے رسول ہین

پیغمبر ہین اگلے پیغمبرون مین سے اور جسطرح وہ عذاب خدا سے ڈراتے تھے اوسی طرح
یہ بھی ڈراتے اور سمجھاتے ہین اور جو کچھ پہلے پیغمبر کہتے تھے وہی یہ بھی کہتے ہین - اَزِفَتِ
الْاٰزِفَةُ ۝ آپونہچی آنے والی - یعنے قیامت قریب آئی - لَيْسَ لَهَا مِنْ دُوْنِ
اللّٰهِ كَاشِفَةٌ ۝ کوئی نہین اوسکو اللہ کے سوا کھول دکھانے والا یعنے قیامت
کے آنے کا وقت سواے پروردگار عالم کے کسی دوسرے کو معلوم نہین اور نہ سواے
خداے تعالے کے کوئی اوسوقت کا ظاہر کرنے والا ہے - اَفَمِنْ هٰذَا الْحَدِيْثِ
تَعْجَبُوْنَ ۝ کیا تم اس بات سے تعجب کرتے ہو - یعنے کیا اس کلام پاک سے کہ
قرآن شریف ہے تم تعجب کرتے ہو - وَتَضْحَكُوْنَ وَلَا تَبْكُوْنَ ۝ اور ہنستے ہو
اور روتے نہین - یعنے مسخرے پن سے ہنستے ہو اور اوس کے خوف سے جو اوس مین
منکرون کے لیے ہے روتے نہین - وَاَنْتُمْ سٰمِدُوْنَ ۝ اور تم کھیل
کرتے ہو - یعنے تم لہو و لعب مین پڑے ہوئے ہو یا غفلت مین ہو اوس سے یا گانے
والے ہو - لکھا ہے کہ کفار قرآن پڑھنے کے وقت گانے بجانے لگتے تھے یا غل شور
مچاتے اور کھیلتے تھے تاکہ لوگون کو قرآن پاک کے سننے سے باز رکھین اور اونکو
دوسری طرف مشغول کرین - پس اللہ تعالے نے فرمایا کہ تم اسے ہنسی اور کھیل نہ سمجھو
مسخرے پن سے باز آؤ اور وعید کے خوف سے روؤ فَاسْجُدُوْا لِلّٰهِ وَاعْبُدُوْا ۝ ع ۳
سو سجدہ کرو اللہ کے آگے اور بندگی - یعنے سجدہ کرو خداوند عالم کو اور اوسی کی عبادت
کرو - معبودان باطلہ کی پرستش سے باز آؤ - لکھا ہے کہ سجدے کی سورتون مین سے
پہلے یہی سورت آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر نازل ہوئی پس آپنے سجدہ کیا اور
مومن و مشرک اور جن و انسان سب نے سجدہ کیا - اس سجدے کو سجدۂ عبادت لکھا
ہے اسواسطے کہ حکم خداے تعالے عبادت کے لیے اس سجدے سے متصل ہے فقط

تمت

تفسیر سورۂ رحمٰن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَةُ الرَّحْمٰنِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٌ وَسَبْعُوْنَ اٰيَةً وَثَلٰثُ رُكُوْعَاتٍ

سورۂ رحمن مکے مین اُتری - اسمین چھتر آیتین اور بقول بعضے اٹھتر آیتین اور تین سو اکاون کلمے اور ایک ہزار چھ سو چھتیس حرف اور تین رکوع ہین - اسکے فضائل مین حضرت علی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ سُنا مین نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے کہ فرماتے تھے ہر چیز کے لیے ایک عروس ہے اور قرآن کی عروس سورۂ رحمن ہے روایت کیا اس حدیث کو بیہقی نے شعب الایمان مین - مراد عروس سے زینت اور حسن وجمال ہے - اور اس سورت مین چونکہ دینی اور دنیوی نعمتون اور اوصاف حور عین کا مذکور ہے اس باعث سے یہ عروس یعنے زینت قرآن ہی اور حضرت جابر رضی اللہ تعالے عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے سورۂ رحمن پڑھی پھر فرمایا کیا باعث ہے کہ مین تم لوگون کو خاموش دیکھتا ہون اور حال یہ ہے کہ جن بہتر ہین تمسے جواب دینے مین - نہین پہونچتا ہون مین اللہ تعالے کے قول فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ پر مگر وہ کہتے ہین وَمَا بِشَيْءٍ مِّنْ نِعَمِكَ رَبَّنَا نُكَذِّبُ فَلَكَ الْحَمْدُ یعنے اے رب ہم تیری کسی نعمت کو نہین جھٹلاتے ہین - پس تیرے ہی لیے ہے حمد اور شکر - اور ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے

فرمایا رسول اکرم حضرت محمد مصطفیٰ صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھتا
ہے اللہ تعالیٰ اسے اپنی رحمت اور نعمت سے دین و دنیا مین سرفراز کریگا۔ اس
سورت شریف کی شان نزول مین وارد ہے کہ جب حضرت سرور کائنات علیہ افضل
الصلوٰۃ والتسلیمات نے کفار کو رحمٰن کے نام پاک سے خبر دی تو وہ کہنے لگے ہم
رحمٰن کو نہین پہچانتے۔ پس اللہ تعالیٰ نے یہ سورت نازل کی اور بعض کا یہ قول
ہے کہ کفار کہا کرتے تھے کہ فلان فلان شخص آنحضرت کو قرآن سکھاتے ہین
اسپر فرمایا اللہ تعالیٰ نے۔ اَلرَّحْمٰنُ ۙ عَلَّمَ الْقُرْاٰنَ ؕ رحمٰن نے سکھایا قرآن
یعنی خداے مہربان نے اپنے حبیب کو قرآن پاک سکھایا ہے نہ اور کسی نے۔ خَلَقَ
الْاِنْسَانَ عَلَّمَهُ الْبَيَانَ ○ بنایا آدمی پھر سکھائی اوسکو بات۔ یعنے اللہ تعالےٰ نے
جنس انسان کو پیدا کرکے طریقہ بیان اوسے سکھا دیا تاکہ اپنے دلی مقاصد زبان
سے بیان کرسکے۔ یا یہ کہ اللہ تعالےٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کو پیدا کرکے علم اسما
اونہین سکھایا۔ یا یہ کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پیدا کیا اور جو کچھ تھا اور ہے اور ہوگا
اوسکا علم آپکو عطا کیا۔ جیسا کہ حدیث عُلِّمْتُ عِلْمَ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ سے ظاہر ہے
اَلشَّمْسُ وَالْقَمَرُ بِحُسْبَانٍ ○ سورج اور چاند کو ایک ایک حساب ہے۔ یعنے
چاند اور سورج ایک حساب معین سے چلتے ہین جسطور پر کہ حق تعالےٰ نے اونکی سیر
کے واسطے بروج اور منزلین مقرر کردی ہین۔ اور اونکی انھین روشون کے باعث
سے فصلین بدلتی ہین اور وقت پہچانے جاتے ہین۔ وَّالنَّجْمُ وَالشَّجَرُ يَسْجُدٰنِ ○
اور جھاڑ اور درخت لگے ہین سجدے مین۔ یعنے وہ بیل بوٹے جو زمین پر پھیلتے ہین اور
وہ درخت جو سیدھے اور بلند ہوتے ہین۔ یہ سب اپنی طبیعت اور خوشی سے
پروردگار عالم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرتے ہین۔ لیکن ہم لوگ اوس سے واقف
نہین جیسے کہ اونکی تسبیح سے واقف نہین ہین۔ چنانچہ ہماری ناواقفیت اس آیت

سے بخوبی ظاہر ہے کہ وَلٰكِنْ لَّا تَفْقَهُوْنَ تَسْبِيْحَهُمْ - یا سجدہ اونکا سایہ کے
ذریعہ سے ہے - وَالسَّمَآءَ رَفَعَهَا وَوَضَعَ الْمِيْزَانَ ○ اور آسمان کو اونچا
کیا اور رکھی ترازو - یعنے رحمن نے آسمان کو بقدر مسافت پانسو برس کی راہ کے زمین سے
بلند کیا اور ترازو عدل کی پیدا کر کے مخلوقات کو اوس سے خبردار کر دیا - اَلَّا تَطْغَوْا
فِي الْمِيْزَانِ ○ کہ مت زیادتی کرو ترازو میں - لین دین کے وقت بلکہ عدل سے
چلو اور معاملہ سچا اور صاف رکھو - وَاَقِيْمُوا الْوَزْنَ بِالْقِسْطِ وَلَا تُخْسِرُوا
الْمِيْزَانَ ○ اور سیدھی ترازو تولو انصاف سے اور مت گھٹاؤ تول - یعنے لین دین
مین کم نہ تولو بلکہ عدل وانصاف سے چلو یہ تاکید اسلیے ہے کہ فرداے قیامت جب
ترازو کھڑی ہو تو شرمندہ نہون - وَالْاَرْضَ وَضَعَهَا لِلْاَنَامِ ○ اور زمین کو رکھا
واسطے خلق کے - یعنے زمین کو پانی پر بچھا دیا تاکہ آدمی اوسمین رہین - فِيْهَا فَاكِهَةٌ
وَّالنَّخْلُ ذَاتُ الْاَكْمَامِ ○ اوسمین میوہ ہے اور کھجورین جنکے میوے پر غلاف
ہے - یعنے زمین مین طرح بطرح کے میوے ہین اور کھجورین ہین خوشہ دار - میوون مین
کھجورون کی تخصیص اوسکی فضیلت کے باعث سے ہے یا اسوجہ سے کہ انسان سے
اوسکو شباہت ہے وَالْحَبُّ ذُو الْعَصْفِ وَالرَّيْحَانُ ○ اور اناج جسکے ساتھ بھس
ہے اور پھول خوشبو - یعنے زمین مین اناج ہے جو بھس سے نکلتا ہے جیسے گیہون جو
وغیرہ اور زمین مین پھول ہین خوشبودار جنکی مہک سے دماغ معطر ہوتا اور غم دور ہوتا ہے
خلاصہ یہ کہ زمین مین بہت سی نعمتین اللہ تعالے نے اپنے بندون کے لیے پیدا کی
ہین جو کھانے اور سونگھنے سے عجب لطف دیتی ہین - فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونون - یعنے اسے جن وانسان یہ نعمتین جو
تمھارے رب کی بیان ہوئین انمین سے کس کس نعمت کو جھٹلاؤ گے اور کس کس سے
انکار کرو گے اور کہو گے کہ اوسکی طرف سے نہین ہے - واضح ہو کہ اس سورت مین

یہ آیت اکتیس بار آئی ہے اور باعث تکرار یہ ہے کہ اس سورۃ میں اللہ تعالےٰ کی نعمتوں
کا بیان ہے اور ہر نعمت کے بیان کے بعد یہ آیت ہے تاکہ پڑھنے والے اور سننے
والے اللہ تعالےٰ کی نعمتوں کی کثرت سے آگاہ ہوں اور خواب غفلت سے چونکیں۔
خَلَقَ الْإِنْسَانَ مِنْ صَلْصَالٍ كَالْفَخَّارِ ۝ بنایا آدمی کو کھنکھناتی ہوئی مٹی
سے جیسے ٹھیکرا۔ یعنے وہ رحمٰن ایسا ہے جسنے پیدا کیا انسانوں کے باپ یعنے آدم علیہ
السلام کو ایک خشک مٹی سے جو مثل ٹھیکرے کی کھنکھناہٹ کی آواز دیتی تھی۔ وَ
خَلَقَ الْجَانَّ مِنْ مَّارِجٍ مِّنْ نَّارٍ ۝ اور بنایا جان کو آگ کے شعلے سے۔ یعنے
پیدا کیا جان کو جو جنوں کا باپ ہے آگ کے شعلے سے جسمیں دھواں نہیں ہوتا ہے۔ او
مارج کہتے ہیں اوس آگ کو جو ہوا سے ملی ہو اور طین کہتے ہیں اوس مٹی کو جسمیں پانی
آمیز ہو۔ پس جن آگ و ہوا سے پیدا کیے گئے اور آدم مٹی اور پانی سے۔ اور جسطرح رحم
میں قطرۂ منی پہنچنے سے انسان پیدا ہوتا ہے اسی طرح رحم میں ہوا داخل ہونے سے
جن پیدا ہوتے ہیں۔ اور جن آدم کی پیدائش سے سات ہزار برس پہلے پیدا کیے گئے
فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں
اے جنوں اور آدمیوں۔ کیونکہ اوسنے تم دونوں کو مٹی اور آگ سے پیدا کیا اور حیات عنایت
فرمائی۔ رَبُّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبُّ الْمَغْرِبَيْنِ ۝ مالک دو مشرق کا اور مالک دو
مغرب کا۔ یعنے جاڑے اور گرمی کی دو مشرقین ہیں اور اسیطرح دو مغربین۔ اور ان مشرقوں
اور مغربوں کے مختلف ہونے سے بہت فائدے ہیں فصلیں بدلتی ہیں اور نئی نئی
چیزیں پیدا ہوتی ہیں۔ علاوہ اسکے آفتاب کا طلوع ہونا سبب طلب معیشت ہے اور اسکا
غروب ہونا باعث آرام و راحت فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں
اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونوں اے جن و انسان۔ مَرَجَ الْبَحْرَيْنِ يَلْتَقِيَانِ ۝
چلائے دو دریا بہم ملتے۔ یعنے جاری کیے رحمٰن نے دو دریا ایک شیریں اور ایک تلخ

اور اوسکے حکم سے وہ دونون ایک دوسرے سے ملتے ہین۔ اور وہ فارس و روم
کے دو دریا ہین [illegible] ہین دونون ملگئے ہین۔ بَيْنَهُمَا بَرْزَخٌ لَّا يَبْغِيَانِ ۝
ومین ہے ایک پردہ زیادتی نہین کرتے۔ یعنے اون دونون دریاؤن کے درمیان
قدرت خدا سے ایک پردہ ہے کسی زمین یا جزیرے کا کہ اونکے سبب سے ایک دوسرے
سے مل نہین سکتا۔ اور اگر ایک دوسرے سے ملے تو درمیان کی چیز غرق ہو جائے
اور فائدے جو اون دریاؤن سے ہین جاتے رہین۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ يَخْرُجُ مِنْهُمَا اللُّؤْلُؤُ وَالْمَرْجَانُ ۝
نکلتا ہے اونسے موتی اور مونگا۔ یعنے اون دونون دریاؤن سے موتی اور مونگے نکلتے
ہین جنسے تم آرایش کرتے ہو اور فائدے اوٹھاتے ہو اور یہ ظاہری نعمتین ہین فَبِأَيِّ
آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور بعضون نے
بیان کیا ہے کہ مراد دو دریاؤن سے زمین و آسمان کے دریا ہین کہ ہر سال ملتے ہین
اور ابر درمیانی پردہ ہے کہ زمین کے دریا کو چڑھنے اور آسمان کے دریا کو اوترنے سے
روکتا ہے۔ اور دریاے فلک سے جو قطرے دریاے زمین مین گر کر وہان صدف مین
داخل ہوتے ہین وہ آبدار موتی ہو جاتے ہین۔ وَلَهُ الْجَوَارِ الْمُنْشَآتُ فِي الْبَحْرِ
كَالْأَعْلَامِ ۝ اور اوسی کے ہین جہاز اونچے کھڑے دریا مین جیسے پہاڑ۔ یعنے بڑے
بڑے جہاز جو دریا مین مثل پہاڑ کے نظر آتے ہین اوسی کی قدرت سے چلتے ہین جنسے
مخلوقات کے لیے بڑے فائدے ہین کہ بڑی بڑی مسافتین تھوڑے عرصے مین طے
ہوتی ہین اور معاملون اور تجارتون کے لیے آمد و رفت آسان ہو جاتی ہے اور یہ
بھی پروردگار عالم کی بڑی نعمتین ہین فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا ع ۱
نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ كُلُّ مَنْ عَلَيْهَا فَانٍ ۝ جو کوئی ہے زمین پر فنا
ہونے والا ہے۔ یعنے آخر کار ہر ذی روح کے لیے فنا ہے۔ وَيَبْقَىٰ وَجْهُ رَبِّكَ

ذُو الْجَلٰلِ وَ الْاِکْرَامِ ۝ اور رہے گا مُنہ تیرے رب کا بزرگی اور تعظیم والا یعنے باقی
رہیگی ذات تیرے پروردگار کی جو بزرگی اور عظمت والا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤگے کہ اوسنے تمہارے فنا ہونے کی
خبر دیدی تاکہ وہاں کے لیے طیار رہو اور اپنے بقا کی اطلاع کردی کہ اوسی کیطرف
رجوع رہو اور اوسکے سوا دوسرے پر بھروسا نہ کرو۔ یَسْئَلُهٗ مَنْ فِی السَّمٰوٰتِ وَ
الْاَرْضِ کُلَّ یَوْمٍ هُوَ فِیْ شَاْنٍ ۝ اوس سے مانگتے ہین جو کوئی ہین آسمانون
مین اور زمین مین ہر روز اوسکو ایک دہندا ہے۔ یعنے تمام مخلوقات آسمان و زمین کی
اوس سے ہر روز اور ہر وقت اپنی حاجتین مانگتی رہتی ہے اور وہ ہر ایک کا کام درست
کرنے مین مصروف ہے۔ دعا کرنے والے کی دعا قبول کرتا ہے۔ سائل کو دیتا ہے
رنجور کو شاد کرتا ہے۔ بیمار کو صحت بخشتا ہے۔ توبہ کرنے والون کی توبہ قبول کرتا اور اونکے
گناہون کو معاف کرتا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب
کی جھٹلاؤگے اے جنو اور آدمیو۔ سَنَفْرُغُ لَکُمْ اَیُّهَ الثَّقَلٰنِ ۝ ہم جلد فارغ
ہوتے ہین تمہاری طرف اگر دو بوجھل قافلو۔ یعنے اے جن و انس ہم تمہارے
حساب کرنے کا جلد قصد کرین گے۔ یہ کلام بطور وعید کے ہے اور ثقلان اسلیے ارشاد ہوا
کہ اہل عرب اشیاے گران قدر و قیمت کو ثقل کہتے ہین اور جن و انسان بھی تکلیف شرعی
کے بار ہین۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ
گے۔ کہ وہ تہدید حساب ہے تاکہ اعمال بد سے بچو اور تعریف بخطاب ہے کہ اوسکے
فضل و کرم کے اُمیدوار رہو۔ یٰمَعْشَرَ الْجِنِّ وَ الْاِنْسِ اِنِ اسْتَطَعْتُمْ اَنْ
تَنْفُذُوْا مِنْ اَقْطَارِ السَّمٰوٰتِ وَ الْاَرْضِ فَانْفُذُوْا ؕ لَا تَنْفُذُوْنَ
اِلَّا بِسُلْطٰنٍ ۝ اے فرقے جنون کے اور انسانون کے اگر تم سے ہو سکے کہ نکل
بھاگو آسمان اور زمین کے کنارون سے تو نکل بھاگو۔ نہین نکل سکوگے مگر قوت اور غلبے

ہے۔ اور یہ تمکو حاصل نہین۔ یعنے موت کے خوف سے یا پروردگار کے حکم سے اگر بھاگنا چاہتے
ہو تو بھاگ جاؤ مگر تم مین یہ قوت نہین کہ بھاگ سکو بلکہ جہان جاؤ گے موت تمہارے ساتھ
ہے۔ اور اوس سے بچنے کا کوئی علاج تم نہین کر سکتے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنون اور آدمیون۔ باوجودیکہ اوسنے تمکو
آگاہ کر دیا کہ تم دنیا اور آخرت دونون مین بے بس ہو اور سوا پروردگار عالم کے
تمہارا کوئی یار و مددگار نہین۔ پس اوسی کی طرف متوجہ ہو۔ يُرْسَلُ عَلَيْكُمَا شُوَاظٌ
مِّنْ نَّارٍ وَّنُحَاسٌ فَلَا تَنْتَصِرٰنِ ○ چھوٹتے ہین تمپر شعلے آگ کے صاف
اور دہوان ملے پہر تم بدلا لے نہین سکتے۔ یعنے تم دونون مین سے جو مشرک اور گنہگار ہین
اوسپر خالص آگ کے شعلے اور دہوان ملے ہوئے بھیجے جاتے ہین مگر تم ایک دوسرے
کی مدد نہین کر سکتے اور نہ عذاب سے بچا سکتے ہو۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور وہ ڈراتا ہے تمکو شعلے اور دہوین سے تاکہ
اوسکی نافرمانی نکرو اور اوسی کی عبادت اور بندگی بجالاؤ۔ فَاِذَا انْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَكَانَتْ وَرْدَةً كَالدِّهَانِ ○ پھر جب پھٹ جاوے آسمان تو ہو جاوے گلابی
جیسے تیل کی تلچھٹ۔ یعنے جب فرشتون کے اترنے کے لیے آسمان پھٹیگا تو مثل سرخ
نری کے یا روغن زیتون کے ہو جاویگا جو ہر وقت رنگ بدلتا ہے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ
رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور وہ آگاہ کرتا ہے تمکو
آسمان کے پھٹنے اور رنگ بدلنے سے تاکہ تم ڈرو اور اوسکی پناہ پکڑو۔ فَيَوْمَئِذٍ
لَّا يُسْـَٔلُ عَنْ ذَنْۢبِهٖٓ اِنْسٌ وَّلَا جَآنٌّ ○ پھر اوسدن پرسش نہین اوسکے گناہ
کی کسی آدمی سے نہ جن سے۔ یعنے اوسدن آدمیون اور جنون کے گناہ اونسے نہ
پوچھے جائینگے بلکہ گنہگارون کو علامت سے پہچان لینگے۔ یا قبرون سے نکلتے وقت
نہ پوچھین گے۔ فَبِاَيِّ اٰلَآءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی

جھٹلاؤ گے اسے جنو اور آدمیو۔ اور اوسنے تمہین ہول قیامت سے خبردار کر دیا تاکہ
ایمان اور تقوے پر ثابت رہو اور اوسکے سبب سے نجات پاؤ۔ يُعْرَفُ الْمُجْرِمُوْنَ
بِسِيْمٰهُمْ فَيُؤْخَذُ بِالنَّوَاصِيْ وَالْاَقْدَامِ ۝ پہچانے جائینگے گنہگار اپنے
چہرہ سے۔ پھر پکڑے جائینگے پیشانی کے بالون اور پانون سے یعنے کافر اپنے
چہرے کے تغیر سے پہچانے جائینگے اور اونکے چہرے کالے اور آنکھین نیلی اور بشرے سے
آثار رنج و غم کے ظاہر ہونگے پھر اونہین پیشانی کے بال پکڑ کے کھینچین گے اور کبھی
اونکے پانون پکڑ کے گھسیٹین گے اور سر تلے پانون اوپر اوندھے منہ دوزخ مین ڈالینگے
فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونو
اے جن و انسان۔ اور اوسنے تمہین کافرون کی گرفتاری اور خرابی اور دوزخ مین داخل
ہونے کی خبر دیدی تاکہ تم اونسے بچو اور کفر سے ڈرو۔ اور جب کافر دوزخ مین داخل
ہونگے فرشتے کہین گے۔ هٰذِهٖ جَهَنَّمُ الَّتِيْ يُكَذِّبُ بِهَا الْمُجْرِمُوْنَ ۝ وقف لازم
یہ دوزخ ہے جسے جھوٹ بتاتے تھے گنہگار۔ اور نہ مانتے تھے۔ يَطُوْفُوْنَ
بَيْنَهَا وَبَيْنَ حَمِيْمٍ اٰنٍ ۝ پھرینگے دوزخی دوزخ مین اور کھولتے پانی مین یعنے
جب دوزخ مین زیادہ فریاد کرنے لگین گے تو وہانسے نکالکے کھولتے ہوئے نہایت گرم
اور تیز پانی مین ڈالے جائین گے جس سے اونکے جوڑ جوڑ جدا ہو جائینگے۔ اور ہمیشہ اسی
طور سے آگ اور کھولتے پانی مین رہین گے۔ فَبِاَيِّ اٰلَاۤءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبٰنِ ۝
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنو اور آدمیو۔ اور اوسنے تمکو دوزخیون
کے عذاب سے آگاہ کر دیا تاکہ کفر سے بچو اور ایمان لاکے اوس عذاب سے نجات پاؤ
وَلِمَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ جَنَّتٰنِ ۝ اور جو کوئی ڈرتا ہے اپنے رب کے
آگے کھڑے ہونے سے اوسکے لیے ہین دو بہشتین۔ یعنے جو شخص حسابگاہ مین کھڑے
ہونے کے ڈر سے گناہون سے بچیگا اوسکے لیے بہشت عدن اور نعیم ہے۔ اور بعض کا

لکھا ہے کہ دو جنتین ملین گی۔ ایک خوف خدا کے باعث سے اور دوسری ترک گناہ کے
سبب سے۔ یا ایک خاص ہوگی اللہ تعالے سے ڈرنے والے کے لیے اور دوسری
اوسکے خادمون اور متعلقون کے واسطے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○
پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے تم دونون۔ اور وہ تمہین بتاتا ہے کہ طاعت و عبادت
کرنے والے جو خدا سے ڈرتے ہین اونکو دو دو جنتین ملینگی۔ ذَوَاتَآ اَفْنَانٍ ○ جنمین
بہت سی ٹہنیان۔ یعنے دو باغ جنمین میوہ دار درخت کثرت سے ہونگے۔ اور ہر درخت
مین طرح بطرح کے میوے ہونگے۔ لکھا ہے کہ ان باغون کا عرض و طول سو برس کی راہ
کی مسافت کے برابر ہوگا اور اونمین مکانات خوش اسلوب اور میوے مرغوب اور حورین
نہایت حسین و خوب ہونگی۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے
رب کی جھٹلاؤ گے اے جنو اور آدمیو۔ اور وہ تمہین میوے دار درختون سے بھری پُری
جنتین دینے کا وعدہ فرماتا ہے۔ فِیْهِمَا عَیْنٰنِ تَجْرِیٰنِ ○ اونمین دو چشمے بہتے
ہین۔ یعنے اون دونون باغون مین دو چشمے جاری ہین۔ ایک تسنیم اور دوسرا سلسبیل
اور معالم مین ہے کہ ایک چشمہ آب صاف کا ہے اور دوسرا شراب لذیذ کا۔ اور ان
چشمون مین عمدگی یہ ہے کہ اہل بہشت جہان چاہین اور اپنے مکان کے جس درجے مین
قصد کرین وہین پانی ملسکتا ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا
نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور اوسنے تمہاری راحت اور لذت کے لیے ایسے
عمدہ عمدہ چشمے جاری کیے ہین۔ فِیْهِمَا مِنْ کُلِّ فَاکِهَةٍ زَوْجٰنِ ○ اونمین ہیں
ہر میوے قسم قسم کے۔ یعنے اون دونون باغون مین دو قسم کے میوے ہین ایک وہ
جو دنیا مین دیکھے اور سُنے تھے اور دوسرے عجیب و غریب۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا
تُکَذِّبٰنِ ○ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ اور وہ اپنے بندون کو انواع
و اقسام کے میوے کھلاتا ہے۔ مُتَّکِـِٕیْنَ عَلٰی فُرُشٍۭ بَطَآئِنُهَا مِنْ اِسْتَبْرَقٍ

لگے بیٹھے بچھونون پر جنکے استر تافتے کے ۔ یعنے وہ لوگ جو پروردگار عالم کے خوف سے گناہون کو چھوڑ طاعت کرنے پر مستعد ہوگئے بہشتون مین تکیے لگائے ہوئے ایسے بچھونون پر بیٹھے ہونگے جنکے استر ریشمی کپڑے کے ہونگے ۔ ایک بزرگ سے دریافت کیا گیا کہ جن بچھونون کے استر ریشمی اور عمدہ ہونگے اونکے ابرے کس چیز کے ہونگے فرمایا نور کے ۔ وَجَنَا الْجَنَّتَيْنِ دَانٍ ۝ اور میوہ اون باغونکا جھکرہا ہے اون جنتون کے میوے ایسے قریب اور نیچے ہونگے کہ کھڑے بیٹھے لیٹے ہر طور سے اون تک ہاتھ پہونچیگا ۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ جس میوے کو اہل بہشت کا دل چاہیگا اسکی شاخ جھک آویگی ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے اے جنون اور انسانو اور وہ تمھین شاہانہ فرشون پر بٹھا اور لذیذ میوے کھلاتا ہے ۔ فِيهِنَّ قَاصِرَاتُ الطَّرْفِ لَمْ يَطْمِثْهُنَّ إِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَانٌّ ۝ اون دونون مین عورتین مین نیچی نگاہ والیان نہین ہاتھ لگایا اونکو کسی آدمی نے اونسے پہلے اور نہ کسی جن نے ۔ یعنے اون جنتون کے محلون مین حورین ہین جو اپنے شوہر کے سوا دوسرون پر نظر نہین ڈالتین ۔ اور وہ ایسی ہین کہ اونکو کسی جن وانسان نے جنت مین ازدواج سے پہلے نہ چھوا ہوگا ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے اور وہ تمہین ایسی حورین دیتا ہے جنکو کسی جن وانسان نے چھوا اور دیکھا نہوگا ۔ كَأَنَّهُنَّ الْيَاقُوتُ وَالْمَرْجَانُ ۝ وہ حورین کیسی ہین جیسے لعل اور مونگا ۔ یعنے وہ حورین ایسی صاف اور پاکیزہ ہین کہ مونگے اور لعل کی بنی ہوئی معلوم ہوتی ہین ۔ فَبِأَيِّ آلَاءِ رَبِّكُمَا تُكَذِّبَانِ ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤگے ۔ اور اوسنے تمہارے لیے ایسی پاکیزہ حورین پیدا کی ہین ۔ هَلْ جَزَاءُ الْإِحْسَانِ إِلَّا الْإِحْسَانُ ۝ اور کیا بدلا ہے نیکی کا مگر نیکی ۔ یعنے اچھی بندگی کا بدلا اچھا ثواب ہے ۔ فَبِأَيِّ

اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ کہ اوسنے عمل نیک کی توفیق دی اور اوسکے لیے جزاے نیک مقرر فرمائی۔ وَمِنْ دُوْنِهِمَا جَنَّتٰنِ۝ اور اون دو کے سوا اور دو باغ ہین۔ یعنے ان دونون جنتون کے سوا جنکا بیان ہوا دو جنتین اور ہین۔ وہ دونون سونے کی سابقین کے لیے ہین اور یہ دونون چاندی کی اصحاب یمین کے لیے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ کہ اوسنے نیکون کے لیے دو دو بہشتین مقرر کین۔ مُدْهَآمَّتٰنِ۝ گہری سبز جیسے سیاہ۔ یعنے دونون بہشتین سبزی مین ایسی تیز ہین کہ سیاہی مارتی ہین۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔ کہ وہ تمہین ایسی سرسبز بہشتین دیتا ہے جنکے دیکھنے سے آنکھون مین نور اور دل مین سرور برستا ہے۔ فِيْهِمَا عَيْنٰنِ نَضَّاخَتٰنِ۝ اونمین دو چشمے ہین اوبلتے ہوئے۔ جو خوب جوش مارتے ہین۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے جنو اور انسانو۔ کہ اوسنے تمہارے لیے ایسے دو چشمے مقرر کیے ہین۔ فِيْهِمَا فَاكِهَةٌ وَّنَخْلٌ وَّرُمَّانٌ۝ اونمین ہین میوے اور کھجورین اور انار۔ یعنے اون دونون بہشتون مین کثرت سے میوے ہین اور خرمے اور انار کے بہت درخت ہین۔ خرمے اور انار کا بیان میوون سے الگ اسلیے ہوا کہ انمین فضیلت اور عمدگی ہے کیونکہ خرمہ خوش ذائقہ میوہ اور غذا بھی ہے۔ اور انار میوہ ہے اور دوا بھی ہے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ۝ پھر کیا کیا نعمتین اپنے پروردگار کی جھٹلاؤ گے کہ وہ تمھین ایسے میوے دیتا ہے جنسے بہت سے فائدے ہین۔ فِيْهِنَّ خَيْرٰتٌ حِسَانٌ۝ سب باغون مین نیک عورتین ہین خوبصورت۔ یعنے ان چارون بہشتون مین جنکا بیان ہوا ایسی عورتین ہین جو خوبصورت بھی ہین اور نیک سیرت بھی۔

فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے۔
یعنے تمہیں خوبصورت اور نیک سیرت حوروں کی خبر دیتا ہے۔ حُوْرٌ مَّقْصُوْرٰتٌ
فِی الْخِیَامِ ۝ گوریاں رکی ہوئیاں خیموں میں یعنے حوریں بیٹھی ہوئی ہیں خیموں
میں جو خیمے موتی کے تراشے ہوئے ہیں۔ اور بعض نے خیموں سے حجلے مراد لیے
ہیں۔ اور حجلہ اس گھر کو کہتے ہیں جو دولہا اور دلھن کے لیے آراستہ کیا جاتا ہے۔
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے جو تمہیں
ایسی پاکیزہ حوروں کی خوشخبری دیتا ہے۔ لَمْ یَطْمِثْهُنَّ اِنْسٌ قَبْلَهُمْ وَلَا جَآنٌّ
نہیں چھوا اونکو کسی آدمی نے پہلے نہ کسی جن نے۔ یعنے وہ حوریں ایسی ہیں کہ اونکو
کسی جن و انسان نے اونکے شوہروں سے پہلے جنکے ساتھ نامزد ہیں ہاتھ نہیں لگایا
فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی جھٹلاؤ گے اے
جنو اور آدمیو اور اوسنے ایسی پاکیزہ حوریں یہاں والوں کے نامزد کی ہیں۔ مُتَّکِـِٔیْنَ عَلٰی رَفْرَفٍ
خُضْرٍ وَّعَبْقَرِیٍّ حِسَانٍ ۝ تکیہ لگائے بیٹھے سبز قالینوں پر اور قیمتی خوش طرز
بچھونوں پر یعنے اصحاب یمین سبز قالینوں اور بڑے قیمتی فرشوں پر تکیے لگائے
بیٹھے ہونگے۔ فَبِاَیِّ اٰلَآءِ رَبِّکُمَا تُکَذِّبٰنِ ۝ پھر کیا کیا نعمتیں اپنے رب کی
جھٹلاؤ گے ان میں سے جنکا بیان ہوا۔ تَبٰرَكَ اسْمُ رَبِّكَ ذِی الْجَلٰلِ
وَالْاِكْرَامِ ۝ بڑی برکت ہے نام کو تیرے رب کے جو بزرگی رکھتا ہے تعظیم والا
یعنے تیرے رب کا نام پاک بڑی برکت کا ہے اور اس نام ہی کی عظمت سے اوسکی ذات
پاک کی بزرگی ظاہر ہوتی ہے ورنہ مرتبہ ذات ایسا نہیں کہ کوئی بیان کرسکے کیونکہ سبکی عقل
اور فہم و ادراک اس سے قاصر ہیں۔ اور جلال اشارہ ہے صفات قہریہ کا اور اکرام صفات
لطفیہ کا پس یہ نام مقدس تمام صفات کا جامع ہے اسی لیے اس نام کو اسم اعظم لکھا ہے فقط

تفسیر سورۂ واقعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة الواقعة مكية وهي ست وتسعون اية وثلث ركوعات

سورۂ واقعہ مکے مین اتری اسمین چھیانوے آیتین اور تین سو اسٹر کلمے اور ایک ہزار سات سو حرف اور تین رکوع ہین - اسکے فضائل مین حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالے عنہ سے روایت ہو کہ فرمایا رسول اکرم حضرت محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی پڑہے سورۂ واقعہ ہر رات مین اوسکو کبھی فاقہ نہو - اور حضرت عبد اللہ بن عباس اپنے لڑکون کو ہر شب اسکے پڑہنے کا حکم فرماتے تھے - اب اوسکی تفسیر لکھی جاتی ہے -

اذا وقعت الواقعة ۝ جب ہو پڑے ہو پڑنے والی یعنے قیامت جو آنے والی ہے جب آئیگی - ليس لوقعتها كاذبة ۝ م نہین اوسکے ہو پڑنے مین جھوٹ - بلکہ اوسکا آنا یقینی اور برحق ہے - اور وہ خافضة رافعة ۝ اتارتی ہے چڑہاتی یعنے پست اور نیچا کرنے والی ہے کافرون اور منافقون اور متکبرون کو درجہ اسفل السافلین تک اور بلند کرنے والی ہے ایمانداروں اور ولیون اور منکسر مزاجون کو اعلے علیین تک اذا رجت الارض رجا ۝ جب لرزے زمین کپکپا کر - اور جو کچھ اوسپر ہے سب لرزنے کے باعث اوکھڑ جائے - وبست الجبال بسا ۝ اور بکھرے ہون پہاڑ کوٹ کر - اور اڑین ریزہ ریزہ ہوکے فكانت هباء منبثا ۝ پھر ہو جاوین گرد اڑتے

وقف لازم

یعنی غبار ہوکے اڑنے لگین۔ وَّكُنْتُمْ اَزْوَاجًا ثَلٰثَةً ○ اور تم ہو جاؤ تین قسم کے
فَاَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَيْمَنَةِ ○ پھر داہنے والے کیسے داہنے والے
تعریف ہے اونکی جیسے کہتے ہین فلان شخص اچھا ہے اور کیسا اچھا۔ اور مراد اصحاب یمین
سے وہ لوگ ہین جو وقت پیدا ہونے ذریت آدم علیہ السلام کے اونکے داہنے بازو
پر تھے یا وہ لوگ ہین جنکا نامہ اعمال بروز جزا داہنے ہاتھ مین دیا جائیگا۔ وَاَصْحٰبُ
الْمَشْئَمَةِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ○ اور بائین والے کیسے بائین والے یعنی
وہ جنکے اعمال نامے بائین ہاتھ مین دیے جائین گے۔ اور جو وقت اخراج ذریت حضرت
آدمؑ کے بائین بازو پر تھے۔ وَالسّٰبِقُوْنَ السّٰبِقُوْنَ ○ اور آگے والے سو آگے
والے۔ یعنے سب گروہون سے آگے نکل جانے والے یا بہشت مین سب لوگون سے
آگے پہنچنے والے وہ ہین جو سب سے پہلے ایمان لائے ہین۔ اور عبادت خدا مین سبقت
کرتے ہین۔ اُولٰٓئِكَ الْمُقَرَّبُوْنَ ○ وہ لوگ ہین پاس والے۔ یعنے مقرب بارگاہ
الٰہی اور مورد رحمت نامتناہی۔ فِیْ جَنّٰتِ النَّعِیْمِ ○ باغون مین نعمت کے۔ یعنے
ان لوگون کے لیے بہشت ہے جسمین ہزارون نعمتین ہین ثُلَّةٌ مِّنَ الْاَوَّلِیْنَ
وَقَلِیْلٌ مِّنَ الْاٰخِرِیْنَ ○ انبوہ ہے پہلون مین اور تھوڑے ہین پچھلون مین
یعنے سابقین پہلی امتون کے زیادہ ہین اس امت کے سابقین سے اور مراد سابقین
سے وہ لوگ ہین جو اللہ تعالے اور اوسکے نبیون پر ایمان لائے۔ یا پہلے اور پچھلے
سے مراد اسی امت کے لوگ ہین کہ اعلے درجے کے لوگ پہلے بہت ہوے پچھلے ہین
اور پیچھے کم ہین۔ کیونکہ حدیث شریف سے ثابت ہوتا ہے کہ بہ نسبت سابقین امم سابقہ
کے اس امت کے سابقین زیادہ ہونگے۔ جیسا حدیث بریدہؓ مین لکھا ہے کہ اہل بہشت
کی ایک سو بیس ۱۲۰ صفین ہونگی جنمین سے اسّی ۸۰ صفین اس امت مرحومہ کی اور چالیس ۴۰
اور سب امتون مین سے ہونگی۔ اور یہ سب سابقین پہلے اور پچھلے بہشت مین ہونگے

عَلٰی سُرُرٍ مَّوْضُوْنَةٍ ۙ مُّتَّكِـِٕیْنَ عَلَیْهَا مُتَقٰبِلِیْنَ ○ بیٹھے ہین جڑاؤ تختون پر
تکیہ دیئے اونپر ایک دوسرے کے سامنے تاکہ آپس مین دیکھ دیکھ کے خوش ہون
یَطُوْفُ عَلَیْهِمْ وِلْدَانٌ مُّخَلَّدُوْنَ ○ پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے
والے اونکی خدمت کے لیئے عمدہ پوشاک اور زیور سے آراستہ وپیراستہ جو ہمیشہ لڑکپن
کی عمر مین رہین گے - بِاَكْوَابٍ وَّ اَبَارِیْقَ ۙ وَ كَاْسٍ مِّنْ مَّعِیْنٍ ○ آبخورے
اور ٹنٹھیان اور پیالے نتھری شراب کے لیے ہوئے - لَّا یُصَدَّعُوْنَ عَنْهَا وَ لَا
یُنْزِفُوْنَ ○ نہ سر دکھے اونسے اور نہ بک بک لگے پینے وہ شراب ایسی ہوگی جس سے
نہ درد سر ہوگا اور نہ بیہودہ بکین گے وَ فَاكِهَةٍ مِّمَّا یَتَخَیَّرُوْنَ ○ اور میوہ جونسا
چُن لین - یعنے اون لڑکون کے ساتھ میوے بھی ہونگے جنھین اہل بہشت پسند کرینگے - وَ
لَحْمِ طَیْرٍ مِّمَّا یَشْتَهُوْنَ ○ اور گوشت اُڑتے جانورون کا جس قسم کو جی چاہے
خواہ بھنے ہوئے کباب یا پکے ہوئے قورمے - وَ حُوْرٌ عِیْنٌ ○ كَاَمْثَالِ اللُّؤْلُؤِ
الْمَكْنُوْنِ ع ○ اور گوریان بڑی آنکھون والیان مثل موتی چھپے ہوئے کے - یعنے جنت
مین سابقین کی خدمت کے لیے حورین ہونگی جنکی آنکھین بہت بڑی بڑی اور وہ
نہایت لطیف مثل آبدار موتی کے ہونگی جو صدف مین پوشیدہ ہوتا ہے اور گرد وغبار
سے محفوظ - جَزَآءًۢ بِمَا كَانُوْا یَعْمَلُوْنَ ○ بدلا اوسکا جو کرتے تھے - یعنے یہ سب
نعمتین اون اعمال نیک کے بدلے مین ہین جو وہ لوگ دنیا مین کرتے تھے - لَا
یَسْمَعُوْنَ فِیْهَا لَغْوًا وَّ لَا تَاْثِیْمًا ○ نہ سنین گے وہان بیہودہ کلام اور نہ گناہ کی بات
جیسے فحش اور دشنام - اِلَّا قِیْلًا سَلٰمًا سَلٰمًا ○ مگر سنین گے یہ بات کہ ہر ایک سلام
کہتا ہے - اور تکرار لفظ سلام اسلیے ہے کہ بہشتی ہمیشہ سلام سلام کہتے رہینگے - وَ اَصْحٰبُ
الْیَمِیْنِ ۙ مَاۤ اَصْحٰبُ الْیَمِیْنِ ○ اور داہنے والے کیسے داہنے والے - یعنے
کیا اچھے حال مین ہین فِیْ سِدْرٍ مَّخْضُوْدٍ ○ رہتے ہین بیری کے درختون مین

ہوتے [illegible] کانٹے ہین۔ بخلاف دنیا کے کہ یہان کی سب بیریان کانٹے دار ہین۔ طائف مین بیریون کا [illegible] دیکھکے اہل اسلام خوش ہوئے اور کہنے لگے کیا اچھی بات ہو جو ہمین ایسا ہی [illegible] ہے پس یہ آیت نازل ہوئی کہ اہل بہشت کے لیئے اس سے عمدہ اور [illegible] ہین۔ وَطَلْحٍ مَّنْضُوْدٍ ۝ اور کیلے تہ بہ تہ جڑ سے شاخ تک سرتاپا [illegible] رہتے۔ وَظِلٍّ مَّمْدُوْدٍ ۝ اور چھانوں لانبی ہمیشہ کے لیئے [illegible]۔ وَمَآءٍ مَّسْكُوْبٍ ۝ اور پانی بہایا ہوا۔ جو جنت عدن سے اور [illegible] پر گرتا ہو وَّفَاكِهَةٍ كَثِيْرَةٍ ۝ لَّا مَقْطُوْعَةٍ وَّلَا مَمْنُوْعَةٍ ۝ اور میوہ [illegible] اور [illegible] کے۔ یعنے نہ تو اونمین سے کچھہ ٹوٹیگا اور [illegible] کی ممانعت ہے۔ وَفُرُشٍ مَّرْفُوْعَةٍ ۝ اور بچھونے اونچے۔ یعنے [illegible] اور [illegible] إِنَّآ أَنْشَأْنٰهُنَّ إِنْشَآءً ۝ فَجَعَلْنٰهُنَّ أَبْكَارًا ۝ یعنے وہ عورتین اوٹھائین ایک اوٹھان پر پھر کیا اونکو کنواریان۔ یعنے اونکو عجب طرح سے بنایا کہ دنیا کی بوڑھیان جوان کر دین۔ عُرُبًا أَتْرَابًا ۝ پیار دلانے والیان [illegible] یعنے اپنے شوہرون کی عاشق زار۔ یا ناز و کرشمے والیان۔ ہم عمر [illegible] سب ایک سن اور اونکے شوہر بھی اسی سن و سال کے ہونگے لِّأَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ واسطے داہنے والون کے۔ یعنے یہ سب اصحاب یمین کے لیئے ہین اور [illegible] اصحاب یمین کیا ہین۔ ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ ۝ وَثُلَّةٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ ۝ انبوہ ہے پہلون مین اور انبوہ ہے پچھلون مین سے یعنے پہلون مین کی بھی بہت جماعتین ہین اور پچھلون مین کی بھی بہت۔ لکھا ہے کہ جب آیت ثُلَّةٌ مِّنَ الْأَوَّلِيْنَ وَقَلِيْلٌ مِّنَ الْآخِرِيْنَ۔ نازل ہوئی تو حضرت امیرالمومنین عمر فاروق رضی اللہ تعالے عنہ بہت روئے اور عرض کی کہ یا رسول اللہ ہم آپ پر ایمان لائے اور ہم مین سے تھوڑے لوگ نجات پائینگے۔ پس حق تعالے نے یہ آیت

ع ١

نازل کی کہ ثلۃ من الاٰخرین - اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ کو آیت مذکورہ سُنائی - اور حضرت فاروق خوش ہو کے کہنے لگے کہ رضینا عن ربنا یعنے ہم اپنے پروردگار کے احسان سے راضی اور خوش ہوئے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ آدم سے مجھ تک ایک ثلہ ہے اور مجھ سے لے کے قیامت تک ایک ثلہ - اور حدیث مذکورہ بالا سے جسمین لکھا ہے کہ اہل بہشت کی ایک سو بیس صفین ہونگی جنمین سے چالیس امم سابقہ کی اور اسی اس امت مرحومہ کی ہونگی ظاہر ہوتا ہے کہ کوئی فرد بشر اس اُمت کا دوزخ مین نہ جائیگا - اب اصحاب الشمال کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے کہ وَاَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۙ مَآ اَصْحٰبُ الشِّمَالِ ۝ اور بائین والے کیسے بائین والے - کہ اوسدن نہایت ذلیل وخوار ہونگے - فِیْ سَمُوْمٍ وَّحَمِیْمٍ ۝ گرم ہوا اور جلتے پانی مین - منقول ہے کہ اصحاب شمال جب باد سموم کی تیزی اور گرمی سے نہایت خستہ حال ہونگے اور ٹھنڈے پانی کی خواہش کرینگے تو حمیم یعنے کھولتے پانی مین ڈالے جائینگے - وہان اور زیادہ تکلیف پائین گے تو سائے مین جائینگے جسکی نسبت ارشاد ہوتا ہے - وَّظِلٍّ مِّنْ یَّحْمُوْمٍ ۝ لَّا بَارِدٍ وَّلَا کَرِیْمٍ ۝ اور چھائون مین دھوین کی نہ ٹھنڈی اور نہ عزت کی - جو سیاہ اور گرم دھوین سے ہوگی - اور یہ سب عذاب اونکے لیے اسواسطے ہے کہ - اِنَّهُمْ كَانُوْا قَبْلَ ذٰلِكَ مُتْرَفِيْنَ ۝ وہ لوگ تھے اس سے پہلے آسودہ - نازونعمت کے پلے ہوئے شہوات نفسانی کے تابع ناجائز افعال کے پیرو - وَكَانُوْا يُصِرُّوْنَ عَلَى الْحِنْثِ الْعَظِيْمِ ۝ اور ضد کرتے تھے بڑے گناہ پر یعنے شرک پر یا یہ کہ قیامت کو جھوٹ جانتے تھے اور اوسکے نہ آنے کے بارے مین قسمین کھاتے تھے - وَكَانُوْا يَقُوْلُوْنَ ۥ اَئِذَا مِتْنَا وَكُنَّا تُرَابًا وَّعِظَامًا ءَاِنَّا لَمَبْعُوْثُوْنَ ۝ اَوَاٰبَآؤُنَا الْاَوَّلُوْنَ ۝

تھے کہتے کیا جب ہم مرگئے اور ہوگئے مٹی اور ہڈیان کیا پھر ہمکو اوٹھانا ہے
کیا ہمارے باپ دادون کو بھی اگلے یعنے قبرون سے زندہ ہوکے نکلنے کے منکر
تھے اور اس امر سے تعجب کرتے تھے۔ حق تعالے اپنے حبیب سے فرماتا ہے
قُلْ اِنَّ الْاَوَّلِيْنَ وَالْاٰخِرِيْنَ ۙ لَمَجْمُوْعُوْنَ ۙ اِلٰى مِيْقَاتِ يَوْمٍ
مَّعْلُوْمٍ ○ تو کہہ اگلے اور پچھلے سب اکٹھے ہونے ہین ایک دن وقت مقررہ
یعنے قیامت کے روز تم اور تمہارے پہلے باپ دادا اور سب پچھلے لوگ جمع کیے
جائین گے۔ ثُمَّ اِنَّكُمْ اَيُّهَا الضَّآلُّوْنَ الْمُكَذِّبُوْنَ ○ پھر تم اے بہکے ہوؤ
جھٹلانے والو۔ بعث و نشر کے منکرو۔ لَاٰكِلُوْنَ مِنْ شَجَرٍ مِّنْ زَقُّوْمٍ ○
البتہ کھاؤگے ایک درخت سینڈھ کے سے۔ جو دوزخ مین ہوتا ہے۔ فَمَالِـُٔوْنَ
مِنْهَا الْبُطُوْنَ ○ پھر اوس سے پیٹ بھروگے۔ یعنے اوسکے بدمزہ پھلون سے
فَشٰرِبُوْنَ عَلَيْهِ مِنَ الْحَمِيْمِ ○ پھر پیوگے اوسپر ایک جلتا پانی۔ جو تن بدن
کو جلاوے۔ فَشٰرِبُوْنَ شُرْبَ الْهِيْمِ ○ پھر پیوگے جیسے پیوین اونٹ
تونسے۔ کہ پیاس نہ بجھیگی اور تسکین نہوگی خواہ کتنا ہی پی جائین۔ هٰذَا نُزُلُهُمْ
يَوْمَ الدِّيْنِ ○ یہ مہمانی ہے اونکی انصاف کے دن یعنے یہ کھانا اور پانی اونکے
لیے پہلی مہمانی ہے باقی اور کھانے پینے کی چیزین اور عذاب سخت کا بیان ممکن
نہین اللہ تعالے محفوظ رکھے اب اللہ تعالے فرماتا ہے کہ۔ نَحْنُ خَلَقْنٰكُمْ
فَلَوْلَا تُصَدِّقُوْنَ ○ ہمنے تمکو بنایا پھر کیون نہین سچ مانتے۔ اس بات کو کہ بعد
مرگ پھر اوٹھنا ہے اور یہ بات ظاہر ہے کہ جسنے پہلے بنایا ہے اوسکے نزدیک دوبارہ
زندہ کرکے اوٹھانا کچھ مشکل نہین۔ اَفَرَءَيْتُمْ مَّا تُمْنُوْنَ ○ بھلا دیکھو تو جو پانی
ٹپکاتے ہو۔ عورتون کے رحم مین۔ ءَاَنْتُمْ تَخْلُقُوْنَهٗٓ اَمْ نَحْنُ الْخٰلِقُوْنَ ○
اب تم اوسکو بناتے ہو یا ہم ہین بنانے والے۔ یعنے آب منی سے بچہ پیدا کرکے اوسکے

انسان بنانا یہ تمہارا کام ہے یا ہمارا۔ اور بیشک تم جانتے ہو کہ یہ کام پروردگار عالم کا ہے
کیونکہ جیسا تم چاہتے ہو ویسا بچہ نہین ہوتا اور جب تم چاہتے اوسوقت بھی نہین ہوتا
بلکہ وہ عالم کا پیدا کرنے والا جیسا چاہتا ہے اور جب چاہتا ہے پیدا کرتا ہے۔ یہ سب
اوسکے قبضہ اقتدار مین ہے۔ نَحْنُ قَدَّرْنَا بَيْنَكُمُ الْمَوْتَ وَمَا نَحْنُ
بِمَسْبُوقِينَ ○ ہمنے ٹھرایا تم مین مرنا اور ہم ہارے نہین رہے۔ اس بات سے
عَلَىٰ أَن نُّبَدِّلَ أَمْثَالَكُمْ وَنُنشِئَكُمْ فِي مَا لَا تَعْلَمُونَ ○ کہ بدل لاوین
تمہاری طرح کے اور اوٹھا کھڑا کرین تمکو جہان تم نہین جانتے۔ یعنے اللہ تعالے اس بات
سے عاجز نہین کہ مثل تمہارے اورون کو پیدا کرے۔ یا تمکو دوبارہ دوسری صورت
ل کے بنائے جسے تم جانتے بھی نہین ہو بلکہ وہ ہر بات پر قادر ہے۔ وَلَقَدْ
عَلِمْتُمُ النَّشْأَةَ الْأُولَىٰ فَلَوْلَا تَذَكَّرُونَ ○ اور جان چکے ہو پہلا اوٹھان
پھر کیون نہین یاد کرتے۔ یعنے بیشک پہلی پیدائش کے حال کو تم جان چکے ہو کہ نطفے
سے علقہ ہوئے اور علقے سے مضغہ۔ اسیطرح سے رفتہ رفتہ انسان بنے۔ پھر کیون
نہین دوبارہ اوٹھنے کے قائل ہوتے۔ اور وہ جسنے ابتدا سے تمہین بنایا تمہارے
دوبارہ جلانے پر قادر ہے۔ أَفَرَأَيْتُم مَّا تَحْرُثُونَ ○ بھلا دیکھو تو جو بوتے
ہو۔ یعنے کھیتیان۔ أَأَنتُمْ تَزْرَعُونَهُ أَمْ نَحْنُ الزَّارِعُونَ ○ کیا تم اوسکو
کرتے ہو کھیتی یا ہم ہین کھیتی کرنے والے۔ یعنے وہ بیج جو تم زمین مین بوتے ہو اوسکا
اوگانا اور سرسبز و شاداب کرنا تمہارا کام ہے یا ہمارا۔ لَوْ نَشَاءُ لَجَعَلْنَاهُ حُطَامًا
فَظَلْتُمْ تَفَكَّهُونَ ○ اگر ہم چاہین کر ڈالین اوسکو روندن تم سارے دن رہو
باتین بناتے۔ غمگین۔ اپنی کوشش سے پشیمان۔ اور کہو کہ إِنَّا لَمُغْرَمُونَ ○
بَلْ نَحْنُ مَحْرُومُونَ ○ ہم قرضدار رہ گئے بلکہ ہم بے نصیب ہوئے۔ روزی سے
أَفَرَأَيْتُمُ الْمَاءَ الَّذِي تَشْرَبُونَ ○ بھلا دیکھو تو پانی جو تم پیتے ہو۔

رفع تشنگی کے لیے اور جسپر تمہارا مدار زندگانی ہے۔ ءَاَنْتُمْ اَنْزَلْتُمُوْهُ مِنَ
الْمُزْنِ اَمْ نَحْنُ الْمُنْزِلُوْنَ ○ کیا تمنے اُتارا اوسکو بادل سے یا ہم ہین اُتارنیوالے
اوسکو صاف اور شیرین پانی کو سفید بادلون سے۔ لَوْ نَشَآءُ جَعَلْنٰهُ اُجَاجًا
فَلَوْلَا تَشْكُرُوْنَ ○ اگر ہم چاہین اوسکو کر دین کھاری پھر کیون نہین حق مانتے
یعنے اگر پروردگار عالم چاہے تو اوس پانی کو شور اور تلخ کر دے اور اوسکے منافع
دور کر دے۔ پس تم لوگ ایسی بے بہا نعمتون کا شکر کیون نہین ادا کرتے اَفَرَءَيْتُمُ
النَّارَ الَّتِيْ تُوْرُوْنَ ○ بھلا دیکھو تو آگ جو سلگاتے ہو۔ اور اپنی ضرورتون کے
لیے روشن کرتے ہو۔ ءَاَنْتُمْ اَنْشَاْتُمْ شَجَرَتَهَآ اَمْ نَحْنُ الْمُنْشِئُوْنَ ○
کیا تمنے اوٹھایا اوسکا درخت یا ہم ہین اوٹھانے والے۔ لکھا ہے کہ جنگل کے لوگون کو
جب آگ کی ضرورت ہوتی تھی تو ایک ٹہنی مرخ کی اور ایک عفار کی توڑکے دونونکو
آپس مین ملے اوپر رگڑتے تھے اور اون ہری ہری ٹہنیون سے بحکم خدا آگ
نکلتی تھی۔ اوسی کی نسبت بیان ارشاد ہوا کہ آگ جیسی ضروری چیز جو ہر وقت تمہارے
کام آتی ہے کیا اوسکا درخت تمنے بنایا ہے یا ہم اوسکے بنانے والے ہین۔ نَحْنُ
جَعَلْنٰهَا تَذْكِرَةً وَّمَتَاعًا لِّلْمُقْوِيْنَ ○ ہمنے وہ بنائی یاد دلانے کو اور برتنے
کو جنگل والون کے۔ یعنے اللہ تعالے نے اس آگ کو ایک عبرت اور نصیحت کے
لیے پیدا کیا ہے تاکہ اہل بصیرت سمجھ جائین کہ خداوند عالم جو ایسے تر و تازہ درختون
سے آگ نکالتا ہے اوسکے نزدیک انسان کے مرنے اور بوسیدہ ہوجانے کے
بعد اوسے دوبارہ از سر نو مجسم اور زندہ کر دینا کچھ دشوار نہین ہے۔ یا یہ کہ اس
آگ کو دیکھکے دوزخ کی آگ یاد کرین اور گناہون و نافرمانیون سے بچین۔ اور
بنایا اللہ تعالے نے آگ کو جنگل والون اور مسافرون کے لیے مفید اور کارآمد جاڑے
کے موسم مین اور تمام دنیا کے لیے کارآمد اور ضروری ہر وقت ضرورت مین

ع ۲

فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيمِ ○ سو پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے بڑا ہے یعنے اپنے پروردگار کی بے انتہا نعمتین دیکھو اور اوسے پاکی اور بڑائی سے یاد کرو فَلَآ أُقْسِمُ بِمَوَاقِعِ النُّجُومِ ○ سو مین قسم کھاتا ہون تارے ڈوبنے کی - یا پیغمبرون کے دلمین آیتین اترنے کی وَإِنَّهُ لَقَسَمٌ لَّوْ تَعْلَمُونَ عَظِيمٌ ○ اور یہ قسم ہے اگر سمجھو تو بڑی قسم - یعنے بہت معتبر اور بڑی قسم ہے اور جس بات پر قسم کھائی ہے وہ یہ ہے کہ إِنَّهُ لَقُرْآنٌ كَرِيمٌ ○ فِي كِتَابٍ مَّكْنُونٍ ○ لَّا يَمَسُّهُ إِلَّا الْمُطَهَّرُونَ ○ بیشک یہ قرآن ہے عزت والا - لکھا ہی چھپی کتاب مین - اسکو وہی چھوتے ہین جو پاک بنے ہین - یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جو پیغام پڑھکے سناتے ہین وہ یہی قرآن بزرگ ہے اور یہ لکھا ہوا ہے لوح محفوظ مین کہ نہین چھوتے اوسے مگر پاک یعنے فرشتے اور لکھا ہے کہ مراد اس سے مصحف پاک ہے کہ اوسے سواے پاک وصاف لوگون کے کوئی نہ چھوئے - پس جنب اور محدث اور حائض اور نفسا کو قرآن پاک کا چھونا جائز نہین مگر بغلاف منفصل اور اس بارے مین مفسرین نے بہت کچھ لکھا ہے - اور پھر اوس کلام پاک کے بارے مین ارشاد ہوتا ہے کہ وہ کیا ہے تَنزِيلٌ مِّن رَّبِّ الْعَالَمِينَ ○ اتارا ہی جہان کے صاحب سے - یعنے پروردگار عالم کا اتارا ہوا ہے - أَفَبِهَٰذَا الْحَدِيثِ أَنتُم مُّدْهِنُونَ ○ اب کیا اس بات مین تم سستی کرتے ہو - یعنے اے مکے والو باوجود اس امر کے کہ یہ قرآن ایسا ہے تم سستی کرتے ہو یا ایمان نہین لاتے اور انکار کرتے ہو - وَتَجْعَلُونَ رِزْقَكُمْ أَنَّكُمْ تُكَذِّبُونَ ○ اور اپنا حصہ یہی لیتے ہو کہ تم جھٹلاتے ہو - یعنے تم قرآن پاک کی تکذیب کرکے اپنی روزی حاصل کرتے ہو - فَلَوْلَا إِذَا بَلَغَتِ الْحُلْقُومَ ○ وَأَنتُمْ حِينَئِذٍ تَنظُرُونَ ○ وَنَحْنُ أَقْرَبُ إِلَيْهِ مِنكُمْ وَلَٰكِن لَّا تُبْصِرُونَ ○ پھر کیون نہین جسوقت جان پونہچے حلق کو اور تم اوسوقت دیکھتے ہو اور ہم اوسکے پاس ہین تم سے زیادہ پر تم نہین دیکھتے - یعنے پھر کیا ہے کہ جب مرنے والے کی جان قریب مرگ کے اوسکے حلق

نہین پہونچتی ہے اورتم اوسوقت اوسے دیکھتے ہو اورہم تم سے بہت زیادہ اوس مرنیوالے
کے قریب ہین لیکن تم نہین دیکھتے اور نہین جانتے۔ اوراوسکی نزدیکی ساتھ علم اور قدرت
اور رویت کے ہے۔ فَلَوْلَآ اِنْ كُنْتُمْ غَيْرَ مَدِيْنِيْنَ ۝ تَرْجِعُوْنَهَآ اِنْ كُنْتُمْ
صٰدِقِيْنَ ۝ پہرکیون نہین اگر تم نہین کسی کے حکم مین کیون نہین پہیر لیتے اوسکو اگر
ہو تم سچے۔ یعنے اگر تم کسی کے حکم مین نہین ہو اور قیامت آنے اور جزا سے اعمال پانے
کے انکار مین سچے ہو توکیون نہین پہیر لیتے اوسکی روح کو اوسکے جسم مین مرتے وقت
فَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُقَرَّبِيْنَ ۝ فَرَوْحٌ وَّرَيْحَانٌ ۝ وَّجَنَّتُ نَعِيْمٍ ۝
سو جو اگر وہ ہوا پاس والون مین تو راحت ہے اور روزی ہے اور باغ نعمت کا۔ یعنے
اگر وہ مرنے والا اللہ تعالےٰ کے مقربین سے ہے جو سابقین ہین تو اوسکے لیے راحت اور
رحمت یا بخشش اور ریحان ہے قبر مین یا قیامت مین۔ اور رزق بے حساب یا تحیہ ملائکہ یا
خوشبو ہے جنت مین اور اوسکے لیے باغ ہے انواع و اقسام کی نعمتون سے بہرا ہوا۔ وَ
اَمَّآ اِنْ كَانَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝ فَسَلٰمٌ لَّكَ مِنْ اَصْحٰبِ الْيَمِيْنِ ۝
اور جو اگر وہ ہوا داہنے والون مین تو سلامتی پہونچے تجکو داہنے والون سے۔ یعنے
اگر وہ مرنے والا داہنی طرف والون مین سے ہے تو سلامتی ہے تجکو اونسے یعنے اے محمد
صلے اللہ علیہ وسلم آپ خوش ہون اور خاطر جمع رکھین کہ اصحاب یمین سلامت اور محفوظ
ہین سب آفتون سے وَاَمَّآ اِنْ كَانَ مِنَ الْمُكَذِّبِيْنَ الضَّآلِّيْنَ ۝ فَنُزُلٌ
مِّنْ حَمِيْمٍ ۝ وَّتَصْلِيَةُ جَحِيْمٍ ۝ اور جو اگر وہ ہوا جھٹلانے والے بہکون مین تو مہمانی ہے
جلتا پانی اور بیٹھانا آگ مین۔ یعنے اگر وہ مرنے والا خدا اور رسول کے حکم کا جھٹلانے والا گمراہ ہے تو اوسکے
لیے دوزخ ہے۔ اِنَّ هٰذَا لَهُوَ حَقُّ الْيَقِيْنِ ۝ بیشک یہ بات وہی ہے لائق یقین کے۔ یعنے یہ جو تینون
گروہون کا حال بیان ہوا یہ سب یقینی اور سچ ہے فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ۝ سو بول پاکی اپنے ع ۳
رب کے نام سے جو سب سے بڑا۔ یعنے اپنے پروردگار کے نام کی پاکی بیان کیجیے جو سب سے بڑا ہے فقط

تفسیر سورۂ جمعہ

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَةُ الْجُمُعَةِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اِحْدٰى عَشَرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ جمعہ مدنی ہے اسمین گیارہ آیتین اور ایک سو اسّی کلمے اور سات سو اڑتالیس حرف اور دو رکوع ہین - ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ جو کوئی سورۂ جمعہ پڑھے اوسے اللہ تعالے دس ہزار نیکیون کا ثواب عنایت کریگا

يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ الْمَلِكِ الْقُدُّوْسِ الْعَزِيْزِ الْحَكِيْمِ ۝ اللہ کی پاکی بولتا ہے جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین بادشاہ پاک ذات زبردست حکمت والا - یعنے تسبیح کرتی ہے اللہ تعالیٰ کی ہر شی جو آسمانون اور زمین مین ہے وہ بادشاہ ہے کہ اوسکے ملک کو زوال نہین - پاک ہے ہر عیب سے غالب ہے ایسا کہ کبھی مغلوب نہو - حکمت والا ہے کہ اوسکا سب کام خوبی اور حکمت سے ہے - هُوَ الَّذِيْ بَعَثَ فِي الْاُمِّيّٖنَ رَسُوْلًا مِّنْهُمْ يَتْلُوْا عَلَيْهِمْ اٰيٰتِهٖ وَيُزَكِّيْهِمْ وَيُعَلِّمُهُمُ الْكِتٰبَ وَالْحِكْمَةَ ۗ وَاِنْ كَانُوْا مِنْ قَبْلُ لَفِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ۝ وہی ہے جسنے اوٹھایا ان پڑھون مین ایک رسول اونھین مین کا پڑھتا اون پاس اوسکی آیتین اور اونکو سنوارتا اور سکھاتا کتاب اور عقلمندی اور اس سے پہلے پڑے تھے وہ

صریح بہلاوے مین۔ یعنے وہ پروردگار ایسا ہے جسنے قوم عرب مین ناخواندہ تھی اونھین مین کا
ایک نبی اُمی بہیجا کہ وہ یہ تہمت نکرین کہ یہ پیغمبر لکہا پڑھا ہوا اپنی طرف سے عبارت بنا کے
ہمکو سنا دیتا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے اُمی ہونے کی خبر اللہ تعالٰے نے انبیاے
ماتقدمین سے کے اکثر صحف مین دی ہے چنانچہ حضرت شعیب علیہ السلام کی کتاب مین ہے کہ مین
بہیجونگا ایک اُمی کو اُمیون مین اور اوس پر نبوت ختم کرونگا۔ اور وہ نبی کیسا ہے کہ پڑھتا ہے
اونپر آیتین کلام اللہ کی اور پاک کرتا ہے اونکو کفر کی نجاست اور عقیدون کی خباثت سے
اور سکہاتا ہے اونکو قرآن اور شریعت۔ اور بیشک یہ لوگ اوس رسول یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے تشریف لانے سے پہلے صریح گمراہ تھے شرک کرتے تھے اور مذہب جاہلیت پر
چلتے تھے۔ وَاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ ؕ وَهُوَ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ اور
ایک اور ون کے واسطے اونھین مین سے جو ابھی نہین ملے اونمین اور وہی ہے زبردست
حکمت والا یعنے یہی رسول دوسرے ان پڑھون کے واسطے بھی ہے۔ کہ وہ ابھی نہین ملے
انکے ساتھ لیکن ملینگے۔ مراد اس سے فارس کے لوگ ہین کہ وہ بھی نبی کی کتاب رکھتے
تھے۔ حق تعالٰے نے پہلے عرب والون کو اس دین کا تہامنے والا بنایا اور بعد اوسکے
عجم مین بڑے بڑے کامل دیندار دین کو ترقی دینے والے ظاہر کیے اور اللہ تعالٰے غالب
اور حکمت والا ہے ہر کام اوسکا حکمت و دانائی سے ہے۔ ذٰلِكَ فَضْلُ اللّٰهِ يُؤْتِيْهِ
مَنْ يَّشَآءُ ؕ وَاللّٰهُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِيْمِ ۝ یہ بڑائی اللہ کی ہے دیتا ہے جسکو چاہے
اور اللہ کا فضل بڑا ہے۔ یعنے یہ نبوت اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا تشریف لانا اللہ تعالٰے
کا بہت بڑا فضل ہے دیتا ہے جسکو چاہتا ہے۔ یعنے جسپر اللہ تعالٰے اپنا فضل کرنا چاہتا ہے
اُسے امتِ محمدی مین داخل کرتا ہے اور وہ بڑا فضل کرنے والا ہے۔ مَثَلُ الَّذِيْنَ
حُمِّلُوا التَّوْرٰىةَ ثُمَّ لَمْ يَحْمِلُوْهَا كَمَثَلِ الْحِمَارِ يَحْمِلُ اَسْفَارًا ؕ کہاوت
اونکی جنپر لادی توریت پہر نہ اوٹہائی اونھون نے کہاوت گدہے کی ہے کہ پیٹھ پر لے چلتا ہے

کتابین۔ یعنے مثال اون لوگون کی جنھین توریت کے احکام پر عملدرامد کرنے کا
حکم ہوا اور وہ اون احکام پر کاربند نہوئے بلکہ صرف توریت کو پڑھتے رہے مانند
گدہے کے ہے کہ بوجھ کتابون کا اوٹھاتا ہے لیکن اونسے فائدہ نہین پاتا۔ اور یہ مثال
یہودیون کے بارے مین ہے کیونکہ وہ توریت پڑھتے تھے اور اوسکے احکام پر نہ چلنے کے
باعث نفعے سے محروم رہتے تھے۔ بِئْسَ مَثَلُ الْقَوْمِ الَّذِيْنَ كَذَّبُوْا بِاٰيٰتِ
اللّٰهِ ۔ بُری کہاوت ہے اون لوگون کی جنھون نے جھٹلائین اللہ کی باتین یعنے یہ مثال
جو اللہ تعالے نے اپنے کلام پاک مین فرمائی بُری مثال ہے یہودیون کی جنھون نے اللہ کی اون
نشانیون کو جھٹلایا جنسے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت ظاہر ہوتی تھی۔ وَاللّٰهُ
لَا يَهْدِي الْقَوْمَ الظّٰلِمِيْنَ ۝ اور اللہ راہ نہین دیتا بے انصاف لوگون کو
یعنے اللہ تعالے راہ ہدایت نہین دکھاتا قوم ظالم کو جو راہ حق سے عناد کرکے اپنی جانون
پر ظلم کرتے اور کہتے ہین کہ ہم اللہ کے دوست اور اوسکے بیٹے ہین اور جنت مین کوئی نہین
داخل ہوگا سوا یہود کے۔ قُلْ يٰاَيُّهَا الَّذِيْنَ هَادُوْا اِنْ زَعَمْتُمْ اَنَّكُمْ اَوْلِيَآءُ
لِلّٰهِ مِنْ دُوْنِ النَّاسِ فَتَمَنَّوُا الْمَوْتَ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ۝ تو کہہ اے
یہود ہونے والو اگر تم دعوی کرتے ہو کہ تم دوست ہو اللہ کے سب لوگون کے سوائے
تو آرزو کرو مرنے کی اگر تم سچے ہو یعنے آپ کہدیجیے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم یہودیون
سے کہ اگر تم دعوی کرتے ہو اللہ تعالے کی دوستی کا کہ تمھین دوست ہو اللہ کے سوائے
اور لوگون کے جو عرب و عجم مین ایمان لائے ہین تو کیون نہین آرزو کرتے مرنے کی تاکہ
ملین تمھین وہ کرامتین جو اللہ تعالے نے اپنے دوستون کے لیے مقرر فرمائی ہین۔ وَلَا
يَتَمَنَّوْنَهٗ اَبَدًا بِمَا قَدَّمَتْ اَيْدِيْهِمْ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌ بِالظّٰلِمِيْنَ ۝ اور
کبھی نہ منائین گے مرنا جسکے واسطے آگے بھیج چکے ہین اونکے ہاتھ۔ اور اللہ کو خوب معلوم
ہین گنہگار۔ یعنے حال یہ ہے کہ وہ کبھی مرنے کی آرزو نکرینگے کیونکہ وہ خوب جانتے ہین اپنے

عملون کو جو کچھ اونھون نے کیے مثل تحریف توریت وغیرہ کے اور خوب سمجھتے ہین اس بات کو کہ بھیجنے کے بوجہ اپنے اعمال بد کے مبتلائے عذاب ہونگے اور اللہ تعالے خوب جانتا ہے گنہگارون کا حال۔ قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْهُ فَاِنَّهٗ مُلٰقِیْكُمْ تو کہہ موت وہ ہی جس سے تم بھاگتے ہو سو وہ تمسے ملتی ہے۔ یعنے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ یہودیون سے فرما دیجیے کہ جس موت سے تم بھاگتے ہو وہ ضرور تمسے ملنے والی ہے اور تم اوسکا مزا چکھوگے۔ ثُمَّ تُرَدُّوْنَ اِلٰى عٰلِمِ الْغَیْبِ وَ الشَّهَادَةِ فَیُنَبِّئُكُمْ بِمَا كُنْتُمْ تَعْمَلُوْنَ۠ ۝ پھر پھیرے جاؤگے اوس چھپا اور کھلا جاننے والے کے پاس پھر جتادیگا تمکو جو کرتے تھے۔ اور جزا پاوگے موافق اپنے عملون کے ع
یٰۤاَیُّهَا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْۤا اِذَا نُوْدِیَ لِلصَّلٰوةِ مِنْ یَّوْمِ الْجُمُعَةِ فَاسْعَوْا اِلٰى ذِكْرِ اللّٰهِ وَ ذَرُوا الْبَیْعَ اے ایمان والو جب اذان ہو نماز کی جمعے کے دن تو دوڑو اللہ کی یاد کے لیے اور چھوڑدو بیچنا۔ یعنے جب پہلی اذان نماز جمعہ کی سنو تو خرید فروخت ترک کرکے نماز کے لیے مستعد اور طیار ہو جاؤ اور نہایت شوق و ذوق اور خلوص دل سے نماز ادا کرنے کے لیے مسجدون کی طرف چلو۔ اے مسلمان بھائیو دیکھو اللہ تعالے کس رحمت اور شفقت سے تمکو نماز کا حکم فرماتا ہے اور تاکید کرتا ہو کہ جب جمعے کی اذان سنو تو دنیاوی کاروبار ترک کرکے فوراً اللہ کی یاد کے لیے دوڑو۔ بڑے افسوس کا مقام ہو کہ باوجود اس حکم محکم کے جمعہ تو درکنار ہم لوگ نماز روزانہ ہی کو بھولے بیٹھے ہین سا ری مسلمانو ہوشیار ہواور اپنے خالق و مالک شہنشاہ احکم الحاکمین کے فرمان والاشان کی تعمیل کے لیے جان و دل سے مستعد ہو جاؤ دیکھو وہ نماز کے بارے مین ارشاد فرماتا ہے کہ ذٰلِكُمْ خَیْرٌ لَّكُمْ اِنْ كُنْتُمْ تَعْلَمُوْنَ ۝ یہ بہتر ہے تمہارے حق مین اگر تمکو سمجھ ہے۔ یعنے دنیاوی کاروبار ترک کرکے یاد خدا کے لیے دوڑنا تمہارے حق مین بہت بہتر ہے اسلیے کہ دنیاوی فائدے اور نفعے چندروزہ ہین اور ذکر خدا کے فوائد آخرت تک تمہارے لیے باقی رہینگے

دنیا مین اوسکے باعث سے برکت ہوگی اور آخرت مین نجات - علاوہ اسکے یہ خصلت یہود کی
تھی کہ دین کو جان بوجھہ کے دنیا کے واسطے چھوڑ دیتے تھے - سو اس بات سے اللہ تعالے
نے اہل اسلام کو روکا اور ارشاد فرمایا کہ بروقت ذکر خدا کے دنیا کے سب کام چھوڑ دو - اور
یہ حکم سر اذان کا نہین کیونکہ جماعت پہر بھی مل سکتی ہے اور جمعہ ایک ہی جگہہ ہوتا تھا اوسکا
ملنا غیر ممکن تھا - اور مراد اللہ کی یاد سے خطبہ ہے یعنے نماز کے لیے ایسے وقت جائے
کہ پورا خطبہ بھی سُنے اور یہ امر نہایت بہتر ہے اگر سمجھہ ہو - فَإِذَا قُضِيَتِ الصَّلٰوةُ
فَانْتَشِرُوا فِي الْاَرْضِ - پہر جب تمام ہو چکے نماز تو پہیل پڑو زمین مین - یعنے بعد ادای
نماز کے اپنے کامون کے لیے جہان جا ہو چلے جاؤ - وَابْتَغُوا مِنْ فَضْلِ اللّٰهِ
اور ڈھونڈھو فضل اللہ کا یعنے خدا کے فضل سے اپنا رزق تلاش کرو - وَاذْكُرُوا اللّٰهَ
كَثِيرًا لَّعَلَّكُمْ تُفْلِحُونَ ○ اور یاد کرو اللہ کو بہت سا شاید تمہارا بھلا ہو - یعنے ذکر خدا
کچھہ نماز ہی پر موقوف نہین بلکہ ہر لحظہ اور ہر لمحہ اللہ تعالے کو یاد کرتے رہو تا کہ تم نجات پاؤ
اور دونون جہان مین نیک ہو جاؤ کیونکہ ذکر خدا باعث اطمینان ظاہری و باطنی ہے
اور ذریعہ فوائد دنیوی و اُخروی - یہودیون کے یہان عبادت کیلیے ہفتے کا روز مقرر تھا
اور ہفتے کے سارے دن مین تمام کاروبار دنیاوی کی ممانعت تھی - مسلمانون کے لیے ارشاد
ہوا کہ تم بعد نماز کے تلاش معاش مین مصروف ہو اور اوس تلاش مین بھی یاد خدا کو
نہ بھولو - بلکہ ہر لحظہ اوسکی یاد مین شاغل رہو - اور بعض نے لکھا ہے کہ زمین مین پھیل جانے
سے مراد یہ ہے کہ بعد نماز کے وعظ سننے کے لیے زمین مسجد مین پھیل جاؤ - اور مجلس علما
کی حاضری اور مومنین کی زیارت اور مریضون کی عیادت اور مانند اسکے اور نیک کام
کر کے خدا تعالے کے فضل کو ڈھونڈھو اور تلاش کرو کیونکہ ایسے ہی نیک کامون کے
باعث سے انسان فضل الٰہی کا مستحق ہوتا ہے - اور فضل الٰہی موجب نجات اور فلاح ہے
لکھا ہے کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک جمعے مین خطبہ پڑھتے تھے کہ اتفاقا

دحیہ کلبی رضی اللہ عنہ کا کاروان غلہ وغیرہ اور اور کھانے کی چیزین لے کے شام کی طرف سے
او سوقت مدینے مین آیا - اور مدینے مین اون دنون مین کچھ تنگی تھی - اور دستور
یہ تھا کہ جبکہ کاروان سلامتی سے پہونچتا تھا تو طبل شادیانہ بجاتے تھے صحابہ نے جو اس کاروان
کے طبل کی آواز سنی مسجد سے نکلکر ضروری چیزین خریدنے کے لیے چلے گئے صرف بارہ آدمی
رہ گئے جنمین چار خلفاے راشدین تھے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اگر تم بھی
چلے جاتے اور یہان کوئی نہ رہتا تو آگ تمہارا پیچھا کرتی - بعد اسکے یہ آیت شریف نازل
ہوئی - وَإِذَا رَأَوْا تِجَارَةً أَوْ لَهْوًا انْفَضُّوا إِلَيْهَا وَتَرَكُوكَ قَائِمًا ط
اور جب دیکھین سودا بکتا یا کچھ تماشا کھنڈ جائین اوسکی طرف اور تجھکو چھوڑ جائین کھڑا -
یعنے جب تماشا یا کاروان تجارت دیکھتے یا نقارے کی آواز سنتے ہین تو اوسکی طرف متفرق
ہوکے چلے جاتے ہین اور آپکو منبر پر کھڑا ہوا چھوڑ جاتے ہین - قُلْ مَا عِنْدَ اللَّهِ
خَيْرٌ مِنَ اللَّهْوِ وَمِنَ التِّجَارَةِ ط تو کہہ جو اللہ کے پاس ہے سو بہتر ہے تماشے
سے اور سودے سے - یعنے اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آپ اون لوگون سے کہدیجیے
کہ جو کچھ اللہ تعالے کے پاس ہے یعنے ثواب نماز کا اور خطبے کے سننے اور آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہنے کا وہ بہت بہتر اور بہت اچھا ہے تماشا دیکھنے
اور تجارت سے نفع حاصل کرنے سے - کیونکہ اجر اور فائدہ عبادت اور ذکر خدا اور اطاعت
رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کا ضروری اور یقینی ہے اور نفع تجارت اور معاملات
دنیاوی کا وہمی - وَاللَّهُ خَيْرُ الرَّازِقِينَ ۝ اور اللہ بہتر ہے روزی دینے والا ع ۲
یعنے جو ذریعے دنیا مین حصول رزق کے ہین اون سب سے اللہ کا بھروسہ بہت بہتر ہے
کیونکہ یہ ذریعے کبھی کارآمد ہوتے ہین اور کبھی نہین اور اللہ پر بھروسہ کرنے والے ہر وقت
اور ہر حال مین خوش و خرم اور کامیاب رہتے ہین اور رزق بے حساب پاتے ہین فقط

تمت

هو المستعان

تفسیر سورۂ تغابن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورة التغابن مدنية وهي ثمان عشرة اية وفيها ركوعان

سورۂ تغابن مکی ہے اور بقول بعض کے مدنی۔ اسمین اٹھارہ آیتین اور دو سو اکتالیس کلمے اور ایک ہزار ستر حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے فضائل بھی کتب معتبرہ مین ثبت ہین۔ يُسَبِّحُ لِلّٰهِ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَمَا فِي الْاَرْضِ ۚ پاکی بیان کرتے ہین اللہ کی جو کچھ ہین آسمانون مین روحانیات سے اور زمین مین جسمانیات سے۔ لَهُ الْمُلْكُ وَلَهُ الْحَمْدُ ۖ۔ اوسی کا راج ہے اور اوسی کو تعریف ہے۔ یعنے اوسی کے لیے ہے بادشاہی زمین و آسمان کی اور جو کچھ اونمین ہے سب اوسی نے پیدا کیا ہے اور وہی ہر تعریف کا سزاوار ہے وَهُوَ عَلٰى كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ○ اور وہی ہر چیز کر سکتا ہے۔ یعنے ہر شی اور ہر کام پر قادر ہے اور سب اوسکے قبضۂ اقتدار مین ہے۔ هُوَ الَّذِيْ خَلَقَكُمْ فَمِنْكُمْ كَافِرٌ وَّمِنْكُمْ مُّؤْمِنٌ ۚ وہی ہے جسنے تمکو بنایا پھر کوئی تم مین منکر ہے اور کوئی تم مین ایماندار۔ یعنے بعضے تم مین سے اوسکے خالق ہونے کے منکر ہین جیسے دہریے وغیرہ اور بعضے ایماندار ہین جیسے مسلمان۔ وَاللّٰهُ بِمَا تَعْمَلُوْنَ بَصِيْرٌ ○ اور اللہ جو کرتے ہو دیکھتا ہے۔ اور تمہارے اعمال کے موافق جزا دیگا۔ خَلَقَ السَّمٰوٰتِ وَ

الْاَرْضَ بِالْحَقِّ وَصَوَّرَكُمْ فَاَحْسَنَ صُوَرَكُمْ ۚ وَاِلَيْهِ الْمَصِيْرُ ۝
بنائے آسمان اور زمین تدبیر سے اور صورت کھینچی تمہاری پھر اچھی بنائی تمہاری صورت
اور اوسی کی طرف پھر جانا ہے۔ یہ سب اللہ تعالے کی وحدانیت کی روشن دلیلین ہین
کہ دیشے اپنی قدرت کاملہ سے آسمان وزمین کو بنایا اور انسان کو پاکیزہ صورت پیدا کیا
ظاہر اوسکا کمال قدرت سے آراستہ کیا اور باطن کو جمال تربیت سے پیراستہ فرمایا اور
اوسی کی طرف سبکو پھر جانا ہے۔ يَعْلَمُ مَا فِي السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَيَعْلَمُ
مَا تُسِرُّوْنَ وَمَا تُعْلِنُوْنَ ۚ وَاللّٰهُ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ الصُّدُوْرِ ۝ جانتا ہے
جو کچھ ہے آسمانون مین اور زمین مین اور جانتا ہے جو چھپاتے ہو اور جو کچھ کھولتے ہو اور
اللہ کو معلوم ہے جیون کی بات۔ یعنے اللہ تعالے سے کوئی شے پوشیدہ نہین رہی خواہ وہ آسمان
زمین مین ہو یا انسان کے دلون مین مثل خطرے اور فکر کے۔ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَبَؤُا ا
لَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ قَبْلُ ز کیا پہونچا نہین تملو احوال اون لوگون کا جو منکر ہو چکے
ہین پہلے۔ یعنے اے مکے والو کیا تمکو ان لوگون کی خبر نہین پہونچی جو پہلے کافر ہو چکے
ہین جیسے قابیل کی اولاد اور قوم ثمود فَذَاقُوْا وَبَالَ اَمْرِهِمْ وَلَهُمْ عَذَابٌ
اَلِيْمٌ ۝ پھر چکھی سزا اپنے کام کی اور اونکو دکھ کی مار ہے۔ یعنے اونکے کفر کا وبال دنیا
ہی مین اونکے سر پر آیا اور کچھ غرق ہوئے کچھ باد صرصر کے صدمے سے مرے کچھ اور طرح
کے عذاب مین مبتلا ہوئے اور آخرت مین بھی اونکے لیے عذاب سخت درد دینے والا ہے
ذٰلِكَ بِاَنَّهٗ كَانَتْ تَّاْتِيْهِمْ رُسُلُهُمْ بِالْبَيِّنٰتِ فَقَالُوْٓا اَبَشَرٌ يَّهْدُوْنَنَا ز
یہ اسپر لاتے تھے آن پاس اونکے رسول نشانیان پھر کہتے کیا آدمی ہمکو راہ سمجھائین گے
یعنے یہ عذاب وعقاب اونپر اس سبب سے ہوا کہ جب اونکے رسول اونکے پاس نشانیان
اور معجزے روشن لے کے آتے تھے تو کہتے تھے یہ تو مثل ہمارے انسان ہین یہ ہمین
کیا راہ دکھائین گے اور تعجب کرتے تھے اس بات سے کہ اللہ تعالے لائے آدمی نبی

بھیجی۔ فَكَفَرُوا وَتَوَلَّوا وَّاسْتَغْنَى اللَّهُ ۚ وَاللَّهُ غَنِيٌّ حَمِيدٌ ○ پھر
منکر ہوئے اور منہ موڑا اور اللہ نے بے پروائی کی اور اللہ بے پروا ہے سب خوبیون سراہا۔
یعنے پھر منکر ہوئے وہ رسولون کے اور اونکے معجزون سے منہ پھیرنے لگے پس اللہ
تعالے نے اونکو ہلاک کیا اور اللہ تعالے بے پرواہ ہے مخلوق کے ایمان سے اور
بے نیاز ہے اونکی عبادت سے اور وہ بڑی خوبیون والا ہے زَعَمَ الَّذِينَ كَفَرُوا
أَن لَّن يُبْعَثُوا ۚ دعوے کرتے ہین منکر کہ ہرگز وہ اوٹھائے نہ جاوینگے قیامت مین
قُلْ بَلَىٰ وَرَبِّي لَتُبْعَثُنَّ ثُمَّ لَتُنَبَّؤُنَّ بِمَا عَمِلْتُمْ ۚ وَذَٰلِكَ عَلَى اللَّهِ يَسِيرٌ
تو کہہ کیون نہین قسم ہے میرے رب کی تمکو بیشک اوٹھانا ہے پھر تمکو جتانا ہے جو تمنے کیا
اور یہ اللہ پر آسان ہے۔ یعنے کہدیجیے آپ اونسے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم کہ جو تم کہتے
ہو یہ بات ہرگز نہین بلکہ قسم ہے میرے پروردگار کی کہ تم ضرور قیامت مین اوٹھائے
جاوگے اور آگاہ کیے جاوگے اپنے اون کامون سے جو تمنے دنیا مین کیے تھے اور
اونکی جزا پاوگے۔ اور یہ تمہارا اوٹھانا اور تمکو جزا اور سزا دینا اللہ کے نزدیک بہت آسان
اور سہل ہے۔ فَآمِنُوا بِاللَّهِ وَرَسُولِهِ وَالنُّورِ الَّذِي أَنزَلْنَا ۚ وَ
اللَّهُ بِمَا تَعْمَلُونَ خَبِيرٌ ○ سو ایمان لاو اللہ پر اور اوسکے رسول پر اور اوس
نور پر جو ہمنے اوتارا۔ اور اللہ کو تمہارے کام کی خبر ہے۔ یعنے اللہ اور اللہ کے رسول حضرت
محمد مصطفے صلے اللہ علیہ وسلم پر اور اوس نور پر جو اللہ نے اوتارا یعنے قرآن پاک پر ایمان لاو
اور جان لو کہ اللہ تعالے تمہارے اقرار اور انکار اور تمہارے سب کامون سے خبردار ہے
يَوْمَ يَجْمَعُكُمْ لِيَوْمِ الْجَمْعِ ۖ ذَٰلِكَ يَوْمُ التَّغَابُنِ ۗ جسدن تمکو اکٹھا کریگا جمع
ہونے کے دن وہ دن ہے ہارجیت کا۔ مراد جمع ہونے کے دن سے قیامت کا روز
ہے جسمین فرشتے اور جن اور انس سب جمع ہونگے۔ اور ہارجیت یہ کہ ہر آدمی کے لیے
ایک گھر بہشت مین ہے اور ایک دوزخ مین پس جب بہشت والے بہشت مین لینے جی

رہین گے اور دوزخیون کے بھی تو دوزخی ہارینگے اور بہشتی جیتین گے اسکو حق تعالےٰ
فرماتا ہے کہ قیامت کے دن سب جمع کیے جائین گے اور وہ دن ہارجیت کا ہوگا۔ وَ
مَنْ يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ وَيَعْمَلْ صَالِحًا يُّكَفِّرْ عَنْهُ سَيِّاٰتِهٖ وَيُدْخِلْهُ
جَنّٰتٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَاۤ اَبَدًا ؕ اور جو کوئی یقین
لاوے اللہ پر اور اچھے کام کرے اتارے [illegible] اوسکی برائیان یعنے معاف
کرے گناہ۔ اور داخل کرے اوسکو باغون مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین۔ رہین
ہمیشہ ذٰلِكَ الْفَوْزُ الْعَظِيْمُ۝ یہی ہے بڑی مراد ملنی یعنے گناہ معاف
ہوکے بہشت مین ہمیشہ کے لیے جانا بہت بڑی مراد پانا ہے۔ وَالَّذِيْنَ كَفَرُوْا
وَكَذَّبُوْا بِاٰيٰتِنَاۤ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ النَّارِ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ۠ ع
اور جو لوگ منکر ہوئے اور جھٹلائین وہ جنہون نے ہماری نشانیان اور معجزے جو آنحضرت
صلی اللہ علیہ وسلم نے ظاہر فرمائے، وہ لوگ ہین دوزخ والے رہین گے اوسمین ہمیشہ
نہ مرینگے اور نہ وہان سے نکلین گے اور بری جگہ پہونچے۔ مَاۤ اَصَابَ مِنْ
مُّصِيْبَةٍ اِلَّا بِاِذْنِ اللّٰهِ ؕ نہین پڑتی کوئی تکلیف بغیر حکم اللہ کے۔ یعنے کسی
شخص کو کوئی مصیبت یا تکلیف یا بیماری یا موت یا اور کوئی صدمہ نہین پہونچتا مگر اللہ
کے حکم سے۔ اور وہ اگر چاہے تو تمام مخلوق کو سب بلاؤن سے محفوظ رکھے لیکن صبر
کی آزمایش اور گناہون سے پاک کرنے کے لیے بلاؤن مین مبتلا کرتا ہے وَمَنْ
يُّؤْمِنْۢ بِاللّٰهِ يَهْدِ قَلْبَهٗ ؕ اور جو کوئی یقین لائے اللہ پر وہ راہ بتاوے
اوسکے دل کو۔ یعنے جو کوئی اللہ پر ایمان لائے اور مصیبت اور رنج وغم سبکو اوسکے حکم
اور ارادے سے سمجھ کے اوسمین مستقل رہے اور گھبرائے نہین تو اللہ تعالےٰ اوسکے دل
کو صبر و سکون اور ثبات و قرار عنایت فرماتا ہے۔ وَاللّٰهُ بِكُلِّ شَيْءٍ عَلِيْمٌ۝ اور
اللہ کو ہر چیز خوب معلوم ہے ع صابر و شاکر کو ہے وہ جانتا ✣ وَاَطِيْعُوا اللّٰهَ

وَاَطِیْعُوا الرَّسُوْلَ ج اور حکم مانو اللہ کا اور حکم مانو رسول کا۔ یعنے اللہ تعالے اور اوسکے رسول برحق کے فرمان کو صدق دل سے بجالاؤ۔ فَاِنْ تَوَلَّیْتُمْ فَاِنَّمَا عَلٰی رَسُوْلِنَا الْبَلٰغُ الْمُبِیْنُ ○ پھر اگر تم منہ موڑو تو ہمارے رسول کا کام یہی ہے پوہنچا دینا کھولکر۔ یعنے اگر تم رسول مقبول کے فرمان سے پھر جاؤ تو اونکا کچھ نقصان نہین۔ کیونکہ اونکا کام تو صرف ہمارے حکم کا صاف پوہنچا دینا ہے سو اونہون نے پوہنچا دیا۔ اَللّٰہُ لَآ اِلٰهَ اِلَّا هُوَ ط وَعَلَى اللّٰهِ فَلْيَتَوَكَّلِ الْمُؤْمِنُوْنَ ○ اللہ کے سوا کسی کی بندگی نہین اور اللہ پر چاہیے بھروسہ کرین ایمان والے۔ یعنے سوائے اللہ تعالے کے کوئی لائق عبادت کے نہین وہی معبود برحق ہے اور اوسی پر مؤمنین کو ہرحال مین بھروسہ کرنا چاہیے اسلیے کہ مقتضائے ایمان یہی ہے کہ اپنے جملہ امورات خدا پر چھوڑ دین اور کسی حال مین اوس سے منہ نہ موڑین اور اوسکے فضل وکرم پر کامل بھروسہ رکھین حضرت ابن عباس رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ بعد ہجرت فرمانے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کے مکے کے بعضے مسلمانون نے مدینے جانے کا ارادہ کیا لیکن اونکے اہل وعیال نے گریہ وزاری کرکے اونھین اس قصد سے روک رکھا اور وہ بھی اپنے اہل وعیال کی محبت سے نجا سکے پس حق تعالے نے اونکے حق مین آیت شریف نازل فرمائی۔ يٰٓاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْٓا اِنَّ مِنْ اَزْوَاجِكُمْ وَاَوْلَادِكُمْ عَدُوًّا لَّكُمْ فَاحْذَرُوْهُمْ ج اے ایمان والو بعضی تمہاری جورو ین اور اولاد دشمن ہین تمہارے سو اونسے بچتے رہو۔ یعنے تمہارے اہل وعیال جورو کے تمہین ہجرت سے روکتے ہین تمہارے حق مین دشمنی کرتے ہین تمکو چاہیے کہ اونکے رونے دھونے پر فریفتہ نہو اور ہجرت کو ترک نکرو۔ پس جب یہ آیت شریف اون مؤمنین نے سنی تو اپنے اہل وعیال کے کہنے پر اونھون نے کچھ توجہ نکی اور مدینے چلے گئے وہان جاکے اونہون نے اپنے دوستون کو جو مہاجرین تھے دیکھا تو ہر ایک کو احکام دین مین کامل اور فقیہ فاضل پایا یہ دیکھ کے نہایت افسوس کرنے لگے

کہ کاش ہم بھی چلے جاتے تو ہم بھی ایسے ہی ہو جاتے۔ اس نعمت کے نہ ملنے کے افسوس میں
انھوں نے اہل وعیال سے نظر شفقت اٹھالی بلکہ انکا نان ونفقہ تک موقوف کر دیا
پس حق تعالےٰ نے یہ آیت نازل کی وَإِنْ تَعْفُوا وَتَصْفَحُوا وَتَغْفِرُوا فَإِنَّ اللَّهَ
غَفُورٌ رَحِيمٌ ۝ اور اگر معاف کرو اور درگذرو اور بخشو تو اللہ ہے بخشنے والا مہربان۔
یعنے اگر انکی خطا معاف کردو اور اوسے درگذر کرو تو اللہ تعالےٰ بخشنے والا مہربان ہے وہ تم سے بھی
ایسا ہی معاملہ کریگا۔ خلاصہ یہ کہ انسان اپنے اہل وعیال کے سبب سے بہت سی نیکیاں کھوتا
ہے اور برائیوں میں پڑتا ہے۔ مگر تو بھی چاہیے کہ انسے سلوک نیک رکھے اور آپ تامقدور
بچا رہے۔ إِنَّمَا أَمْوَالُكُمْ وَأَوْلَادُكُمْ فِتْنَةٌ ۚ وَاللَّهُ عِنْدَهُ أَجْرٌ
عَظِيمٌ ۝ تمہارے مال اور اولاد یہی ہیں جانچنے کو اور اللہ جو ہے اوسکے پاس ہے
ثواب بڑا۔ یعنے تمہارا مال اور اولاد تمہارے لیے بڑی آزمایش کا سبب ہے۔ اسی سے ظاہر
ہوتا ہے کہ کون تم میں سے محبت الٰہی چھوڑ کر مبتلائے عشق زن وفرزند ہوتا ہے اور کون رشتہ
الفت زن وفرزند توڑ کے محبت الٰہی اختیار کرتا ہے اور اللہ کے یہاں بہت بڑا اجر ہے
اوس شخص کے لیے جسکے دل میں خدا اور رسول کی محبت زیادہ ہے مال واولاد کی الفت
سے۔ فَاتَّقُوا اللَّهَ مَا اسْتَطَعْتُمْ وَاسْمَعُوا وَأَطِيعُوا وَأَنْفِقُوا خَيْرًا
لِأَنْفُسِكُمْ ۗ سو ڈرو اللہ سے جہانتک سکو اور سنو اور مانو اور خرچ کرو اپنے بھلے کو۔
یعنے جہانتک ہو سکے خدا کے عذاب سے ڈرو اور اوسکے کلام کو سنو اور اوسکی فرمانبرداری
کرو اور اوسکی راہ میں خرچ کرو تاکہ اوسکا فائدہ تمہیں پہنچے۔ وَمَنْ يُوقَ شُحَّ نَفْسِهِ
فَأُولَٰئِكَ هُمُ الْمُفْلِحُونَ ۝ اور جسکو بچا دیا اپنے جی کے لالچ سے سو وہ لوگ وہی
مراد کو پہنچے۔ یعنے جو کوئی بخل اور لالچ سے بچے اور اللہ کی راہ میں خرچ کرے اوسکے
لیے امن ہے دنیا میں خوف سے اور عقبیٰ میں عذاب وعقاب سے۔ إِنْ تُقْرِضُوا
اللَّهَ قَرْضًا حَسَنًا يُضَاعِفْهُ لَكُمْ وَيَغْفِرْ لَكُمْ ۚ اگر قرض دو اللہ کو اچھی طرح

قرض دینا وہ دونا کردے تمکو اور تمکو بخشے۔ یعنے اگر صرف کرو مال اپنا موافق فرمان اللہ تعالے کے اور بطور قرض دو اوسے اللہ کے ضرورتمند بندون کو اسطرحسے کہ اونپر احسان نہ دہرو اور تقاضا نہ کرو اور پریشان نکرو یا صدقہ دو دل کی خوشی اور اخلاص سے تو دونا کردیگا اللہ تعالے اوسے تمہارے لیے ایک سے دس تک اور سات سو اور ہزار تک اور چار ہزار تک اور بے حساب جہانتک وہ چاہے اور بخشیگا اوسکے سبب سے گناہ تمہارے جو اوس سے پہلے تمنے کیے بخل اور خیرات نہ دینے سے اوسکی راہ مین۔ وَاللّٰهُ شَكُوْرٌ حَلِيْمٌ ۝ اور اللہ قدردان ہے تحمل والا۔ یعنے اللہ تعالے قدردان اور جزا دینے والا ہے اپنے اون نیک بندون کو جو اوسکا شکر کرتے ہین اور اوسکی راہ مین اپنا مال صرف کرتے ہین اور وہ ایسا قدردان ہے کہ صدقہ قلیل کے بدلے مین عطیہ جلیل مرحمت فرماتا ہے اور ایسا تحمل والا ہے کہ بخیل اور کنجوس کے صدقہ نہ دینے اور بخل کرنے سے اوسکی سزا دہی مین عجلت نہین کرتا۔ عٰلِمُ الْغَيْبِ وَالشَّهَادَةِ الْعَزِيْزُ الْحَكِيْمُ ۝ جاننے والا چھپے اور کھلے کا زبردست حکمت والا۔ یعنے اللہ تعالے جل شانہ ہر امر پوشیدہ اور ظاہر کو خوب جانتا ہے۔ اور اوسے خوب معلوم ہے جو کچھ تم دیتے ہو اوسکی راہ مین ظاہر یا چھپا کے۔ اور وہ جانتا ہے تمہارے دلون کی بات کہ تم ریا سے یعنے لوگون کے دکھانے کے لیے دیتے ہو یا اخلاص سے اوسکے فرمان والاشان کے موافق۔ اور وہ غالب ہے حکمت والا۔ بدلا دیگا اوس سے جسکا صدقہ خالص اوسکے لیے نہین ہے۔ بلکہ ریا سے لوگون کے دکھانے لیے یا اور کسی غرض سے ہے۔ اور جزاے نیک دیگا اوسے جو صدق دل اور خلوص سے اوسکی رضامندی کے لیے موافق اوسکے حکم کے صدقہ دیتا ہے اور برکت دیگا اوسکے مال مین دنیا مین اور بخشیگا اوسکے گناہ اور اجر بے حساب دیگا آخرت مین

ع ۲

تمت

تفسیر سورۂ طلاق

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

سُوْرَةُ الطَّلَاقِ مَدَنِيَّةٌ وَهِيَ اثْنَا عَشَرَةَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورہ طلاق بقول اکثر اماموں کے مدنی ہے اور بقول حضرت حسن بصری مکی ہے۔ اسمین بارہ آیتین ہین اور دو سو ننانوے کلمے اور ایک ہزار ایک سو ساٹھ حرف اور دو رکوع ہین حضرت ابی بن کعب رضی اللہ عنہ نقل کرتے ہین کہ جناب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھا کرے اوسکے گناہون کا اللہ تعالےٰ سے بخشوانا میرے ذمے ہے۔ اسکی شان نزول مین لکھا ہے کہ عبد اللہ بن عمر رض نے اپنی بیبی کو طلاق دی اور وہ حالت حیض مین تھین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ اب تم رجوع کرو اور جب وہ حیض سے پاک ہو اوس حالت مین پھر چاہے طلاق دو جب آپ نے یہ بات ارشاد کی پس اسی بیان مین یہ آیت شریف نازل ہوئی۔ يَآ اَيُّهَا النَّبِيُّ اِذَا طَلَّقْتُمُ النِّسَآءَ فَطَلِّقُوْهُنَّ لِعِدَّتِهِنَّ وَاَحْصُوا الْعِدَّةَ وَاتَّقُوا اللّٰهَ رَبَّكُمْ ۚ اے نبی جب تم طلاق دو عورتون کو تو اونکو طلاق دو اونکی عدت پر اور گنتے رہو عدت اور ڈرو اللہ سے جو رب ہے تمہارا۔ یعنے اے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم آپ اپنی امت کے لوگون سے فرما دیجیے کہ جسوقت طلاق دو تم اپنی مدخولہ عورتون کو

کہ صغیرہ اور حاملہ ہون تو طلاق دو تم اونکو عدّت پر اور عدت تین حیض ہین - پس چاہیے کہ حیض سے پہلے طلاق دو تاکہ حیض کے سب دن گنتی مین آوین اور اوس پاکی مین زن بکی شرکت ہو - اور عدت کی گنتی یاد رکھو کہ تو نہین اس حساب سے واقف ہین اور ڈرو اپنے پروردگار سے - اور بعد طلاق کے لَا تُخْرِجُوْهُنَّ مِنْۢ بُيُوْتِهِنَّ وَلَا يَخْرُجْنَ اِلَّآ اَنْ يَّاْتِيْنَ بِفَاحِشَةٍ مُّبَيِّنَةٍ ؕ مت نکالو اونکو اونکے گہر سے اور وہ بھی نہ نکلین مگر جو کرین صریح بے حیائی - یعنے عدت کے دن تمام ہونے تک تم اونکو گہر ون سے نہ نکالو اور نہ وہ خود نکلین مگر یہ کہ ظاہر ہوان اونسے صاف بیحیائی کی باتین یعنے گناہ کبیرہ جسکے لیے حد ہے جیسے زنا اور چوری - یا یہ کہ فحش اور سفاہت سے کہ وہ اون کو تکلیف دین تب بھی عدت سے پہلے اونکا نکالنا جائز ہے کیونکہ حق ساقط ہوگیا وَتِلْكَ حُدُوْدُ اللّٰهِ ؕ وَمَنْ يَّتَعَدَّ حُدُوْدَ اللّٰهِ فَقَدْ ظَلَمَ نَفْسَهٗ ؕ اور یہ حدین ہین باندھی اللہ کی اور جو کوئی بڑھے اللہ کی حدون سے تو اوسنے برا کیا اپنا یعنے یہ حکم جو بیان ہوئے یہ اللہ تعالے کی مقرر کیے ہوئے حدود ہین پس جسنے کہ اون حدون کے باہر قدم رکھا اوسنے اپنی جان پر ظلم کیا اور مستحق عذاب و عقاب ہوا - لَا تَدْرِيْ لَعَلَّ اللّٰهَ يُحْدِثُ بَعْدَ ذٰلِكَ اَمْرًا ○ اوسکو خبر نہین شاید کہ اللہ تعالے اس پیچھے کچھ کام - یعنے طلاق دینے والے کو یا کسی نفس کو خبر نہین کہ شاید اللہ تعالے بعد واقع ہونے طلاق کے کوئی اور بات ظاہر کر دے - وہ یہ کہ مرد طلاق دینے سے پشیمان ہو یا عورت کے دلمین محبت سابقہ کا جوش پیدا ہوا اور وہ رجوع کرنے کے لیے للچائے - فَاِذَا بَلَغْنَ اَجَلَهُنَّ فَاَمْسِكُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ اَوْ فَارِقُوْهُنَّ بِمَعْرُوْفٍ - پہر جب پونہچین اپنے وعدے کو تو رکھ لو اونکو تم دستور سے یا چھوڑ دو اونکو دستور سے - یعنے جب زمانہ عدت کا آخر ہوئے تو رکھو اونکو رجعت کرکے اچھے طور سے یا جدا کر دو اونکو اچھے طور سے موافق دستور طلاق سے

وَّاَشْهِدُوْا ذَوَیْ عَدْلٍ مِّنْكُمْ وَاَقِیْمُوا الشَّهَادَةَ لِلّٰهِ ؕ اور گواہ کرلو دو معتبر اپنے مین کے اور سیدھی کہو گواہی اللہ کے واسطے۔ یعنے طلاق دیکے عدت سے پہلے اگر رکھلینا چاہے تو رجعت پر دو گواہ عادل اپنے آپس کے لوگون مین سے کرلے کہ لوگون مین متہم ہو۔ اور یہ امر مستحب ہے بلکہ امام شافعی رحمہ اللہ کے نزدیک واجب ہے اور درست اور سچی ادا کرو گواہی رضاے الٰہی اور حصول ثواب کے لیے۔ ذٰلِكُمْ یُوْعَظُ بِهٖ مَنْ كَانَ یُؤْمِنُ بِاللّٰهِ وَالْیَوْمِ الْاٰخِرِ ؕ یہ بات جو ہے اوس سے سمجھ جائیگا جو کوئی یقین رکھتا ہوگا اللہ پر اور پچھلے دن پر یعنے یہ گواہی اور شاہدی جو بیان ہوئی کی نصیحت ہے اون لوگون کے لیے جو ایمان لائے اللہ پر اور قیامت کے دن وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مَخْرَجًا ۙ وَّیَرْزُقْهُ مِنْ حَیْثُ لَا یَحْتَسِبُ ؕ اور جو کوئی ڈرتے اللہ سے وہ کردے اوسکا گذارہ اور روزی دے اوسکو جہان سے اوسکو خیال نہو یعنے جو کوئی اللہ سے ڈرتا ہے تو اللہ تعالے اوسے دنیا و آخرت کے رنج و غم سے رہائی دیتا ہے۔ یا جو کوئی وجہ حرام سے ڈرتا اور بچتا ہے تو اللہ برتر اوسے وجہ حلال سے پہونچاتا ہے اور روزی دیتا ہے اوسکو وہان سے جہان روزی ملنے کا اوسے وہم و گمان بھی نہو۔ اس آیت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ جب مشرکان مکہ نے عوف بن مالک کے بیٹے کو قید کیا تو اونھون نے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے عرض کی کہ بیٹا میرا کفار کی قید مین ہے اور مین فقر و فاقے مین گرفتار ہون اور مان اوس لڑکے کی اوسکے غم مین نہایت بیقرار ہے۔ آپنے فرمایا تقوی اور شکیبائی اختیار کرو اور تم دونون لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ اِلَّا بِاللّٰهِ کثرت سے پڑھو۔ پس اونھون نے آپکے فرمان کی صدق دل سے تعمیل کی خدا کے فضل سے تھوڑے عرصے کے بعد اونکا لڑکا مشرکون کی قید سے چھوٹ کے چار ہزار بکریان انکی اپنے ہمراہ لیے ہوئے صحیح و سلامت مدینے مین داخل ہوا۔ تب آیت مذکورہ بالا نازل ہوئی کہ جو کوئی تقوی اختیار کریگا روزی حلال پائیگا وَمَنْ یَّتَوَكَّلْ عَلَى اللّٰهِ

فَهُوَ حَسْبُهٗ ط اور جو کوئی بھروسہ رکھے اللہ پر تو وہ اوسکو بس ہے۔ سب کام اوسکے
پورے کریگا اِنَّ اللّٰهَ بَالِغُ اَمْرِهٖ ط بیشک اللہ پورا کر لیتا ہے اپنا کام۔ یعنے جو کچھ وہ
چاہتا ہے وہی ہوتا ہے قَدْ جَعَلَ اللّٰهُ لِكُلِّ شَیْءٍ قَدْرًا ○ اللہ نے رکھا ہے ہر
چیز کا اندازہ۔ کہ اوس سے ایک ذرہ کم و بیش نہین ہو سکتا۔ لکھا ہے کہ جب مطلقات کے
لیے حکم عدت نازل ہوا تو صحابہ نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے دریافت کیا کہ جن عورتونکو
حیض نہین آتا اونکی عدت کیا ہے۔ پس یہ آیت شریف نازل ہوئی کہ وَالّٰٓئِیْ یَئِسْنَ
مِنَ الْمَحِیْضِ مِنْ نِّسَآئِكُمْ اِنِ ارْتَبْتُمْ فَعِدَّتُهُنَّ ثَلٰثَةُ اَشْهُرٍ وَّ
الّٰٓئِیْ لَمْ یَحِضْنَ ط اور جو عورتین ناامید ہوئین حیض سے تمہاری عورتون مین اگر تمکو شبہ
رہگیا تو اونکی عدت ہے تین مہینے اور ایسے ہی جنکو حیض نہین آیا۔ یعنے جو عورتین کہ بوجہ
زیادہ سن ہونے کے حیض آنے سے ناامید ہوگئی ہین اور تمکو اونکی عدت مین شک ہے
تو سمجھ لو کہ اونکی عدت تین مہینے ہین اور جو عورتین کہ کم سنی کے باعث سے حایض نہین
ہوتین اونکی عدت بھی یہی تین مہینے ہین۔ وَاُولَاتُ الْاَحْمَالِ اَجَلُهُنَّ اَنْ
یَّضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ط اور جنکے پیٹ مین بچہ ہے اونکی عدت یہ ہے کہ جن لین پیٹ
کا بچہ۔ خواہ مطلقہ ہون یا اونکا شوہر مرگیا ہو۔ عدت اونکی بچہ پیدا ہونے تک ہے۔
وَمَنْ یَّتَّقِ اللّٰهَ یَجْعَلْ لَّهٗ مِنْ اَمْرِهٖ یُسْرًا ○ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے کرد
ے وہ اوسکے کام مین آسانی۔ یعنے اوسکی مشکلین آسان کردے۔ ذٰلِكَ اَمْرُ اللّٰهِ
اَنْزَلَهٗٓ اِلَیْكُمْ ط یہ حکم ہے اللہ کا جو اوتارا تمہاری طرف۔ لوح محفوظ سے۔ وَمَنْ
یَّتَّقِ اللّٰهَ یُكَفِّرْ عَنْهُ سَیِّاٰتِهٖ وَیُعْظِمْ لَهٗٓ اَجْرًا ○ اور جو کوئی ڈرے اللہ سے
اوتارے اوس سے اوسکی برائیان اور بڑا دے اوسکو نیگ۔ یعنے جو کوئی اللہ سے
ڈرے اور اوسکے فرمان کو بجالائے اور پرہیزگاری کرے تو اللہ تعالے اوسکے گناہ معاف
کریگا اور اوسکی برائیان دور کریگا اور زیادہ دیگا اوسے اجر اور ثواب۔ اَسْكِنُوْهُنَّ

مِنْ حَيْثُ سَكَنْتُمْ مِّنْ وُّجْدِكُمْ وَلَا تُضَآرُّوْهُنَّ لِتُضَيِّقُوْا عَلَيْهِنَّ ؕ
رکھو اونکو جسی جگہ کہ جہان تم آپ رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق اور ایذا نہ پہنچاؤ اونکو تاکہ تنگ
پکڑو اونکو یعنے جن عورتون کو کہ طلاق دے چکے ہو اونکو بھی رہنے کو مکان دو جہان تم خود
رہتے ہو اپنے مقدور کے موافق اور تکلیف نہ دو اونکو مکان وغیرہ میں ایسی کہ وہ بھی تنگ ہوکر
مجبور ہو جاوین اوس مکان سے نکلنا پڑے وَاِنْ كُنَّ اُولَاتِ حَمْلٍ فَاَنْفِقُوْا عَلَيْهِنَّ حَتّٰى
يَضَعْنَ حَمْلَهُنَّ ۚ اور اگر رکھتی ہون پیٹ مین بچہ تو اونپر خرچ کرو جب تک جنین پیٹ کا
بچہ اور عدت پوری ہو جاوے کیونکہ بچہ کا خرچ باپ پر ہے جب تک پیٹ مین ہو تو اوسکی مان کو
کھلانے سے گویا اوسی کا خرچ ہے فَاِنْ اَرْضَعْنَ لَكُمْ فَاٰتُوْهُنَّ اُجُوْرَهُنَّ ۚ پھر
اگر دودہ پلاوین تمہاری خاطر سے تو دو اونکو اونکے نیگ یعنے وہ مطلقہ عورتین اگر بعد وضع
حمل کے تمہارے فرزندونکو دودہ پلاوین تو جو اور دودہ پلانے والی کو نوکری مین دیتے ہو
وہ اونکو بھی دو وَاْتَمِرُوْا بَيْنَكُمْ بِمَعْرُوْفٍ ۚ اور سکھاؤ آپس مین نیکی یعنے آپس مین
اچھی طرح سے موافقت رکھو دودہ پلانے اور مزدوری دینے مین مخالفت نکرو وَاِنْ
تَعَاسَرْتُمْ فَسَتُرْضِعُ لَهٗۤ اُخْرٰى ؕ اور اگر آپس میں ضد کرو تو دودہ پلاویگی اوسکی
خاطر اور کوئی عورت یعنے باپ کے کہنے دودہ پلانے کی اجرت نہ دیگا یا مان قبول نکرے
تو اس صورت میں اوس لڑکے کو اور دائی دودہ پلاوے یعنے شوہر کو چاہیے کہ اپنی عورت مطلقہ
سے زبردستی اپنی اولاد کو دودہ نہ پلواوے اور جب تک وہ عورت راضی ہو دوسری عورت
دودہ پلانے کے لیے نوکر نہ رکھے لِيُنْفِقْ ذُوْ سَعَةٍ مِّنْ سَعَتِهٖ ؕ چاہیے خرچ
کرے کشایش والا اپنی کشایش کے موافق۔ عورت مطلقہ کے نان نفقے مین۔ وَمَنْ
قُدِرَ عَلَيْهِ رِزْقُهٗ فَلْيُنْفِقْ مِمَّاۤ اٰتٰىهُ اللّٰهُ ؕ اور جسکو نپی ملتی ہے اوسکی
روزی وہ خرچ کرے جیسا دیا اوسکو اللہ نے۔ یعنے جسکی روزی تنگ ہو وہ اپنے امکان
کے موافق نفقہ دے۔ لَا يُكَلِّفُ اللّٰهُ نَفْسًا اِلَّا مَاۤ اٰتٰىهَا ؕ اللہ کسی پر تکلیف

نہیں … مگر … ہو سکو دیا یعنے اللہ تعالے نے کسی کو تکلیف ما لا یطاق نہیں دیا ہے۔
ع سَیَجْعَلُ اللّٰہُ بَعْدَ عُسْرٍ یُّسْرًا ۞ اب کر دیگا اللہ سختی پیچھے کچھ آسانی …
… اللہ … سختی اور تنگدستی کے بعد آسانی اور توانگری کر دے۔ وَکَاَیِّنْ مِّنْ
قَرْیَۃٍ عَتَتْ عَنْ اَمْرِ رَبِّھَا وَرُسُلِہٖ فَحَاسَبْنٰھَا حِسَابًا شَدِیْدًا وَّ
عَذَّبْنٰھَا عَذَابًا نُّکْرًا ۞ اور بہت بستیاں ہین کہ سرکش ہو گئین اپنے پروردگار کے
حکم سے اور اوسکے رسولون کے حکم سے پھر ہمنے حساب مین پکڑا اونکو سخت حساب مین اور
ڈالی اوپر ان دکھی آفت۔ یعنے اونکی سرکشی کی سزا مین اونھین حساب سخت مین گرفتار کیا۔
اور اونپر عذاب کیا بہت سخت۔ یا یہ کہ قیامت مین بعد سخت حساب کے ہم اونپر عذاب کرینگے
فَذَاقَتْ وَبَالَ اَمْرِھَا وَکَانَ عَاقِبَۃُ اَمْرِھَا خُسْرًا ۞ پھر چکھی اونھون نے
سزا اپنے کام کی اور آخر اونکے کام مین ٹوٹا آیا۔ یعنے حکم خدا و رسول نہ ماننے سے خراب ہوے
اَعَدَّ اللّٰہُ لَھُمْ عَذَابًا شَدِیْدًا الا رکھی ہے اللہ نے اونکے واسطے سخت مار دونو
ع جہان مین فَاتَّقُوا اللّٰہَ یٰٓاُولِی الْاَلْبَابِ ۚ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا ۛ سو ڈرتے رہو
اللہ سے … عقلمندو … ایمان لائے ہو۔ قَدْ اَنْزَلَ اللّٰہُ اِلَیْکُمْ ذِکْرًا ۞ اللہ نے اوتاری …
نصیحت … کہ قرآن پاک ہے۔ اور بہیجا ہے پیغمبر رَّسُوْلًا یَّتْلُوْا عَلَیْکُمْ اٰیٰتِ اللّٰہِ
مُبَیِّنٰتٍ رسول جو پڑھتا ہے تمہارے پاس آیتین اللہ کی صاف سنانے والیان
اور یہ قرآن اور رسول تمہارے پاس اللہ تعالے نے اسلیے بہیجا ہے لِّیُخْرِجَ الَّذِیْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ مِنَ الظُّلُمٰتِ اِلَی النُّوْرِ ۭ کہ نکالے اونکو جو یقین لائے
اور کیے بھلے کام اندھیرون سے اجالے مین۔ یعنے جو لوگ ایمان لائے ہین اللہ اور رسول
پر اونھین جہل و گمراہی کے اندھیرون سے نکالکے ہدایت اور علم کی روشنی مین داخل
کرے۔ وَمَنْ یُّؤْمِنْ بِاللّٰہِ وَیَعْمَلْ صَالِحًا یُّدْخِلْہُ جَنّٰتٍ تَجْرِیْ مِنْ
تَحْتِھَا الْاَنْھٰرُ خٰلِدِیْنَ فِیْھَآ اَبَدًا ۭ اور جو کوئی ایمان لائے اللہ پر اور کرے

کرے اچھے اوسے داخل کریگا اللہ باغون مین جنکے نیچے نہرین جاری ہین - سدا رہین
اوسمین ہمیشہ بے زوال اور انتقال کے یہ جزاے نیک اون اچھے بندون کے لیے ہے
جو اللہ اور اوسکے رسول پر ایمان لاتے ہین اور خلوص دل سے خدا اور رسول کی اطاعت
اور فرمانبرداری کرتے ہین اور عمل نیک کرتے ہین جو خالص خدا کے لیے ہین ریا وغیرہ
کا ونمین نشان تک نہین - قَدْ اَحْسَنَ اللّٰهُ لَهٗ رِزْقًا ۝ البتہ خوب دی اللہ نے
اوسکو روزی یعنے اللہ تعالے نے اپنے فضل سے مسلمان نیک کارون کے لیے
بہت اچھی روزی بہشت مین تیار کر رکھی ہے - اَللّٰهُ الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ
وَّمِنَ الْاَرْضِ مِثْلَهُنَّ ؕ اللہ وہ ہے جسنے بنائے سات آسمان اور زمین بھی
اوتنی یعنے جسطرح سے آسمان تلے اوپر بنائے ہین اوسی طرح سے زمین بنائی ہے یا یہ
کہ جسطرح سے سات آسمان بنائے ہین اوسی طرح سے زمینین بھی سات ہین یَتَنَزَّلُ
الْاَمْرُ بَيْنَهُنَّ لِتَعْلَمُوْٓا اَنَّ اللّٰهَ عَلٰي كُلِّ شَيْءٍ قَدِيْرٌ ۙ اوترتا ہے حکم
اونکے بیچ تو تم جانو اللہ ہر چیز کر سکتا ہے - یعنے اللہ تعالے کا حکم آسمانون اور زمینون
کے درمیان اوترتا ہے اور کوئی طبقہ زمین و آسمان کا اوسکے حکم محکم کے اوترنے سے
خالی نہین اوسکا حکم سب کو پہونچتا ہے اور جو مخلوق کہ زمین و آسمان کے تمام طبقون
مین ہے سب اوسی نے پیدا کی ہے - اور یہ اسلیے بیان کیا گیا تاکہ سمجھ لو تم کہ اللہ تعالے
ہر شی کے پیدا کرنے پر قادر ہے اور سب کچھ اوسکے قبضۂ قدرت مین ہے جو چاہے
کرے اور جو چاہے حکم دے اور جسے چاہے پیدا کرے اور جسے چاہے ناپید کرے
وَّاَنَّ اللّٰهَ قَدْ اَحَاطَ بِكُلِّ شَيْءٍ عِلْمًا ۝ اور اللہ کے علم مین سمائی ہے ع ۲
ہر چیز کی - یعنے اللہ تعالے نے اپنا علم تمام مخلوق پر جاری کیا ہے تاکہ جان لو اور
سمجھ جاؤ تم کہ بیشک اللہ نے گھیر لیا ہے ہر چیز کو علم مین - اور اوسکا علم تمام اشیا کا احاطہ کیے ہوے ہے

تفسیر پارۂ تبارک الذی

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الملک مکیۃ وھی ثلثون آیۃ وفیہا رکوعان

سورۂ ملک مکی ہے اور اسمین تیس ۳۰ آیتین ہین جسمین نہ کوئی ناسخ ہے اور نہ منسوخ اور تین سو پینتیس کلمے اور ایک ہزار تین سو تیرہ حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے فضائل ہین لکھا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ قرآن پاک مین ایک سورت ہے جسمین تیس آیتین ہین وہ شفاعت کرتی ہے واسطے اوس مردکے جو اوسے پڑہے یہانتک کہ وہ بخشا جاتا اور وہ سورت سورۂ تبارک الذی ہے روایت کیا اسکو ابو داؤد اور احمد اور ترمذی اور نسائی اور ابن ماجہ سے مشکوۃ مین بروایت ابو ہریرہ۔ اور فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جسنے پڑہی سورۂ ملک پس گویا کہ زندہ کیا اوسنے شب قدر کو یعنے عبادت کی اسنے تمام شب قدر مین۔ اور حضرت ابن عباس رض سے مروی ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ دوست رکھتا ہون مین یہ کہ ہر مؤمن کے دل مین یہ سورت ہو یعنے ہر مسلمان کو چاہیے کہ اس سورت کو یاد کرے اور پڑھے۔ اور ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ جب مردے کو قبر مین رکھتے ہین تو فرشتے عذاب کے آتے ہین۔ اوسوقت یہ سورت

[illegible] کی حمایت اور اوسے عذاب سے بچانے کے لیے موجود ہوتی ہے - اگر
[illegible] قدم کی طرف سے آتے ہین تو کہتی ہے اس طرف سے تمکو راہ نہ دونگی اسلیے کہ یہ شخص
[illegible] مجھے پڑھا کرتا تھا - اور اگر وہ فرشتے سر کی طرف سے آنے کا ارادہ کرے
[illegible] ہے کہ اس طرف سے بھی تمکو راہ نہ دونگی کیونکہ اسنے مجھے زبان سے پڑھا ہے اور
[illegible] داہنے بائین سے آتے ہین تو کہتی ہے کہ اس طرف سے بھی راہ نہ دونگی کیونکہ اسنے
مجھے سینے مین رکھا ہے - یہ سب روایتین تفسیر فتح العزیز سے لکھی گئین - اور ابن عباس رضی
[illegible] مروی ہے کہ بعض صحابہ نے نادانستگی سے اپنا خیمہ قبر پر کھڑا کیا اور سنا انھون نے
[illegible] گمان کہ ایک شخص سورہ ملک پڑھتا ہے یہانتک کہ ختم کی اوسنے وہ سورت پس آئے
[illegible] حضرت کے پاس اور خبر دی آپکو اس حال سے پس فرمایا آنحضرت صلی اللہ علیہ
[illegible] کہ یہ سورت روکتی ہے عذاب قبر کو اور نجات دیتی ہے عذاب [illegible] - اور حضرت
جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نہ سوتے تھے جبتک کہ سورہ
[illegible] تنزیل اور سورہ تبارک الذی نہ پڑھ لیتے تھے - ماسوا اسکے اس سورہ شریف کے
[illegible] فضائل اور فوائد احادیث سے ثابت ہین جسے شوق ہو حدیث مین دیکھے

تبارک الذی بیدہ الملک وھو علی کل شیء قدیر ۝

بڑی برکت ہے اوسکی جسکے ہاتھ ہے راج اور وہ سب چیز کر سکتا ہے - یعنے اللہ تعالی
جسکے قبضہ قدرت مین بادشاہی اور امور ملک مین تصرف کرنا ہے بڑی برکت والا ہے
جو چاہے کرے سب اوسکے اختیار مین ہے - اور وہ ہر شی پر قادر ہے - اور وہ ایسا
ہے الذی خلق الموت والحیوۃ لیبلوکم ایکم احسن عملا ط
جسنے بنایا مرنا اور جینا کہ تمکو جانچے کون تم مین اچھا کرتا ہے کام - یعنے اللہ تعالی نے
موت اور زیست کو انسان کے جانچنے کے لیے پیدا کیا ہے تاکہ ظاہر ہو جائے کہ دنیا مین
کون شخص تم مین سے بہتر ہے عمل مین اور پرہیزگاری مین اور یاد خدا مین اور کون

ڈرتا ہی موت سے اور ہیبت یاد رکھتا ہے اوسکو اور ہیبت سے نیک عمل کرتا ہے اوسکے لیے
اور مراد موت وحیات سے موت انسان کی ہے دنیا مین اور حیات اوسکی آخرت مین
اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد موت وحیات سے دنیا اور آخرت ہے - وَهُوَ الْعَزِيْزُ
۲ الْغَفُوْرُ ۝ اور وہ زبردست ہی بخشنے والا یعنے زبردست اور غالب ہی اپنے ملک مین
بخشتا ہے گناہ اون لوگون کے جو اوس سے ڈرتے اور اوسکی فرمانبرداری کرتے ہین -
الَّذِيْ خَلَقَ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ط جسنے بنائے سات آسمان تہ پرتہ - یعنے اوپر
نیچے - پہلا آسمان زمرد سبز کا ہے جسکا نام رفیعا ہے - اور آسمان دوم سونے کا ہے اوسکا نام
قیذوم ہے اور آسمان سوم مرمر سفید کا ہی اوسکا نام زیلون ہی - اور آسمان چہارم نقرۂ خام کا ہی
آسمان پنجم یاقوت سرخ کا ہے البیانغون اوسکا نام ہے - آسمان ششم موتی کا ہے عادون
نام ہے آسمان ہفتم جوہر سفید کا ہے اسکا فایئل نام ہے - اور ہر آسمان کی دبازت بقدر پانسو
برس کی راہ کے ہے اور اتنا ہی فاصلہ درمیانی ایک آسمان سے دوسرے آسمان تک
ہے اور تمام آسمان فرشتون سے بہرے ہوئے ہین ہر ایک اپنی اپنی تسبیح معین راتدن
پڑھتا ہے اور احکام خداوندی بجالاتا ہے - مَا تَرٰى فِيْ خَلْقِ الرَّحْمٰنِ مِنْ
تَفٰوُتٍ ط کیا دیکھتا ہے تو رحمٰن کے بنانے مین کچھ فرق - یعنے نہ نظر آیگا تجھے اے
دیکھنے والے رحمٰن کے بنائے ہوئے آسمانون مین کسی طرح کا نقص فَارْجِعِ الْبَصَرَ لا
هَلْ تَرٰى مِنْ فُطُوْرٍ ۝ پہر دوہرا کر نگاہ کہین دیکھتا ہے دراڑ - یعنے پہر دوبارہ
غور سے دیکھ کیا تجھے کچھ نقص نظر آتا ہے ثُمَّ ارْجِعِ الْبَصَرَ كَرَّتَيْنِ يَنْقَلِبْ
اِلَيْكَ الْبَصَرُ خَاسِئًا وَّهُوَ حَسِيْرٌ ۝ پہر دوہرا کر نگاہ کر دو دوبارا الٹی آوے
تیرے پاس تیری نگہ رد ہوکر تھک کر - یعنے پہر دیکھ دوبارہ اور سہ بارہ اور خوب غور کر لے
کہ اوسکے بنائے ہوئے آسمانون مین تجھے کچھ فرق نظر آتا ہے - مگر نہ نظر آیگا تجھے کچھ فرق
اور پہر آیگی تیری نگاہ تھک کر اور عاجز ہوکر یا شرمندہ ہوکر اس بات سے کہ ہر چند غور

دو بار سے مکرر دیکھی ہے مگر ایک ذرہ نقص نظر نہین آتا۔ وَلَقَدْ زَيَّنَّا
السَّمَاۗءَ الدُّنْيَا بِمَصَابِيْحَ وَجَعَلْنٰهَا رُجُوْمًا لِّلشَّيٰطِيْنِ وَاَعْتَدْنَا
لَهُمْ عَذَابَ السَّعِيْرِ ۝ اور ہمنے رونق دی ورلے آسمان کو چراغون سے
اور اونسے رکھی پھینک مار شیطانون کی اور رکھی ہے اونکے لیے دہکتی آگ۔ یعنے
آسمان دنیا کو اللہ تعالے نے تارون سے زینت دی جو رات کو چراغون کی طرح چمکتے
ہین اور اونھین تارون کو شیطانون کے لیے مار قرار دیا جب وہ آسمانون کی طرف چڑھنے
کا قصد کرین فرشتون کا کلام سننے کے خیال سے۔ یہ سزا ہی اون شیطانون کی دنیا مین
اور عقبی مین اونکے لیے آتش دوزخ طیار ہے۔ وَلِلَّذِيْنَ كَفَرُوْا بِرَبِّهِمْ
عَذَابُ جَهَنَّمَ ۭ وَبِئْسَ الْمَصِيْرُ ۝ اور جو منکر ہوئے اپنے رب سے اونکے
لیے ہے عذاب دوزخ کا اور بری جگہ پہنچے۔ یعنے کافرون کے لیے جو اللہ اور رسول
کے حکم سے منکر ہوتے ہین عذاب دوزخ کا اور بری جگہ ہے اونکی بازگشت کی۔ اِذَآ
اُلْقُوْا فِيْهَا سَمِعُوْا لَهَا شَهِيْقًا وَّهِىَ تَفُوْرُ ۝ تَكَادُ تَمَيَّزُ مِنَ الْغَيْظِ ۭ
جب اوسمین ڈالے جائین سنین اوسکا دھاڑنا اور وہ اوچھلتی ہے ابھی لگتا ہے
کہ پھٹ پڑے جوش سے۔ یعنے جب کافر دوزخ مین ڈالے جائینگے تو اوسکے چلانے کی نہایت سخت
اور ہیبتناک آواز سنینگے جو گدھے کی آواز سے مشابہ ہوگی اور دوزخ اوس وقت
جوش مارتی ہوگی کبھی اونکو نیچے لیجائیگی اور کبھی اوپر لائیگی اور اسقدر سخت جوش ہوگی
کہ گویا پھٹ پڑیگی کافرون پر غصے ہوکے۔ كُلَّمَآ اُلْقِيَ فِيْهَا فَوْجٌ سَاَلَهُمْ
خَزَنَتُهَآ اَلَمْ يَاْتِكُمْ نَذِيْرٌ ۝ جسوقت ڈالا جائے دوزخ مین کوئی گروہ
پوچھین گے اونسے اوسکے داروغہ۔ کیا نہین پہنچا تمہارے پاس کوئی ڈر سنانے والا
یعنے جب مشرکون کے گروہ دوزخ مین ڈالے جائین گے تو دوزخ کے نگہبان غصے ہوکے
اونسے پوچھین گے کہ کیا تمہارے پاس کوئی پیغمبر عذاب خدا سے ڈرانے والا نہین آیا

جو خدا کی طرف تمہین بلاتا اور عذاب سخت سے بچاتا۔ قَالُوْا بَلٰى قَدْ جَآءَنَا نَذِيْرٌ ۙ فَكَذَّبْنَا وَقُلْنَا مَا نَزَّلَ اللّٰهُ مِنْ شَيْءٍ ۚۖ اِنْ اَنْتُمْ اِلَّا فِيْ ضَلٰلٍ كَبِيْرٍ ۝ وہ کہین گے کیون نہین۔ ہمارے پاس آیا تھا ڈر سنانے والا پھر ہمنے جھٹلایا اور کہا کوئی نہین اُتاری اللہ نے کچھ چیز تم پڑے ہو بڑے بہکاوے مین۔ یعنے کافر دوزخ کے نگہبانون کو جواب دینگے کہ بیشک ہمارے پاس رسول آئے تھے لیکن جھٹلایا اونکو ہمنے اور کہا اونسے کہ جو کچھ تم کہتے ہو یہ خدا کا اُتارا ہوا حکم نہین ہے بلکہ تم خود گمراہ ہو کہ انسان ہو کے نبوت کے دعوے کرتے ہو۔ وَقَالُوْا لَوْ كُنَّا نَسْمَعُ اَوْ نَعْقِلُ مَا كُنَّا فِيْٓ اَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ اور کہین گے اگر ہم ہوتے سنتے یا بوجھتے نہوتے دوزخ والون مین۔ یعنے کافر کہین گے کہ اگر ہم دنیا مین ان پیغمبرون کا کلام سنتے اور غور کرکے اونکی صداقت سمجھتے تو آج ہم دوزخ والون مین نہوتے۔ فَاعْتَرَفُوْا بِذَنْۢبِهِمْ ۚ فَسُحْقًا لِّاَصْحٰبِ السَّعِيْرِ ۝ سو قائل ہوئے اپنے گناہ کے اب دفع ہوان دوزخ والے یعنے اقرار کرینگے اپنے گناہ کا مگر اوسوقت کا اقرار سود مند نہوگا۔ اور رحمت خدا سے دور رہین گے اِنَّ الَّذِيْنَ يَخْشَوْنَ رَبَّهُمْ بِالْغَيْبِ لَهُمْ مَّغْفِرَةٌ وَّاَجْرٌ كَبِيْرٌ ۝ جو لوگ ڈرتے ہین اپنے رب سے بن دیکھے اونکے لیے معافی ہے اور نیگ بڑا۔ یعنے جو لوگ کہ عذاب خدا سے بن دیکھے ڈرتے ہین۔ یا یہ کہ دل ہی دل مین جو حق سے ڈرتے ہین ٭ آہ بھرتے نہ نالہ کرتے ہین ٭ اونکے لیے بخشش ہے گناہون سے اور اجر بہت بڑا کہ بہشت ہے۔ اور امن ہے ہر دہشت سے۔ کیا خوب کہا ہے حضرت رافت نے لاتخافوا مژدہ ترسندہ ہے ٭ جو کہ ڈرتا ہے مبارک بندہ ہے ٭۔ لکھا ہے کفار قریش عیش و عشرت مین مغرور و مست ہو کر بے ادبانہ اور گستاخانہ کلمے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مین کہا کرتے تھے اور سمجھے تھے کہ آنحضرت کو اسکی مطلق خبر نہوگی۔ لیکن اونکی باتون کے اظہار کے واسطے اللہ تعالےٰ نے اپنے حبیب پر وحی نازل فرماتا تھا اور اونکا پردہ فاش ہو جاتا تھا

جب کبھی بار ایسا ہوا تو آپس مین کہنے لگے کہ اب آہستہ آہستہ باتین کیا کرو تاکہ محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کا خدا نہ سنے اور اونکو ہماری باتون کی خبر نہ ہے پس اللہ تعالے نے یہ آیت
شریف نازل کی وَاَسِرُّوْا قَوْلَكُمْ اَوِ اجْهَرُوْا بِهٖ ؕ اِنَّهٗ عَلِيْمٌۢ بِذَاتِ
الصُّدُوْرِ ○ اور تم چھپی کہو اپنی بات یا کھول کر وہ جانتا ہے جیون کے بھید یعنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بارے مین چاہے تم پوشیدہ باتین کرو یا ظاہر خدا کے نزدیک
سب برابر ہین کیونکہ وہ جانتا ہے دلون کے بھید خواہ وہ زبان سے نکالو یا نہ نکالو
اَلَا يَعْلَمُ مَنْ خَلَقَ ؕ وَهُوَ اللَّطِيْفُ الْخَبِيْرُ ○ بھلا وہ نجانے جسنے بنایا اور وہی ع ۱
ہے بھید جانتا خبردار یعنے جسنے دلون کو پیدا کیا ہے وہی اونکے اندرونی حالات سے
واقف نہو اور حال یہ ہے کہ وہ جانتا ہے تمام اشیا کا باطن اور اوسکے حقائق اور تمام ظاہری
موجودات اور اونکے دقائق هُوَ الَّذِيْ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ ذَلُوْلًا فَامْشُوْا
فِيْ مَنَاكِبِهَا وَكُلُوْا مِنْ رِّزْقِهٖ ؕ وَاِلَيْهِ النُّشُوْرُ ○ وہی ہے جسنے بنایا تمہارے
لیے زمین کو پست اب پھرو اوسکے کندھون پر اور کھاؤ کچھ روزی دی اوسکی اور اوسی کی
طرف جی اوٹھنا ہے۔ یعنے وہ پروردگار ایسا ہی جسنے تمہارے لیے زمین کو مسخر کردیا تاکہ تمکو
سیر کرنا اوسپر آسان ہو پس چلو اوسکے راستون مین اور کھاؤ رزق خدا تعالے کا
دیا ہوا جو اوسنے تمہارے لیے زمین سے پیدا کیا اور اوسیکی طرف ہی تمہاری بازگشت اور
جی اوٹھنا پس شکر کرو اوسکا ءَاَمِنْتُمْ مَّنْ فِي السَّمَآءِ اَنْ يَّخْسِفَ بِكُمُ
الْاَرْضَ فَاِذَا هِيَ تَمُوْرُ ○ کیا نڈر ہوئے اوس سے جو آسمان مین ہے کہ
دھسا دے تمکو زمین مین پھر تب ہی وہ لرزتی ہے۔ کافرون کو یقین تھا کہ پروردگار
عالم جو خلق کا پیدا کرنے والا اور روزی دینے والا ہے وہ آسمان پر ہے اور زمین پر
بتون کا بندوبست ہی۔ اوسی کی نسبت حق تعالے نے ارشاد فرمایا کہ کیا تم بے خوف ہوگئے
اے کافرو اوس ذات سے جو آسمان مین ہی۔ کہ دھسا دے تمکو زمین مین وہ یا اوسکے فرشتے

اوسکے حکم سے پس ناگہان وہ زمین لرزنے لگے اور تمکو بہت نیچے دھسائے اَمْ اَمِنْتُمْ مَّنْ
فِی السَّمَآءِ اَنْ یُّرْسِلَ عَلَیْكُمْ حَاصِبًا ؕ یا نڈر ہوئے ہو اوس سے جو آسمان
مین ہے کہ چھوڑ دے تمپر پتھراؤ۔ یعنے کیا بے خوف ہوگئے تم اوس ذات سے جسکا عرش
آسمان مین ہے کہ برسا دے تمپر سنگریزے جیسے اونسے قوم لوط پر برسائے تھے فَسَتَعْلَمُوْنَ
كَیْفَ نَذِیْرِ ۝ سو اب جانوگے کیسا ہے میرا ڈرانا۔ یعنے بہت جلد عذاب دیکھنے کے بعد
جان لوگے کہ کیونکر تھا میرا ڈرانا مگر اوس جاننے سے تمکو کچھ فائدہ نہوگا۔ وَلَقَدْ كَذَّبَ
الَّذِیْنَ مِنْ قَبْلِهِمْ فَكَیْفَ كَانَ نَكِیْرِ ۝ اور جھٹلا چکے ہین جو اونسے پہلے تھے
پھر کیسا ہوا میرا انکار۔ یعنے انسے پہلے جو کافر تھے اونھون نے بھی پیغمبرونکو جھٹلایا اور
مبتلائے عذاب ہوئے اور اپنے انکار کا نتیجہ پایا۔ اَوَلَمْ یَرَوْا اِلَى الطَّیْرِ فَوْقَهُمْ
صٰٓفّٰتٍ وَّیَقْبِضْنَ ؕ اور کیا نہین دیکھتے اُڑتے جانور اپنے اوپر پر کھولے اور جھپکتے یعنے
وہ منکر پرند جانورون کو نہین دیکھتے کہ کسطرح سے پر کھولے ہوئے ہوا مین اونکے سرون پر
اُڑتے پھرتے ہین مَا یُمْسِكُهُنَّ اِلَّا الرَّحْمٰنُ ؕ اونکو کوئی نہین تھام رہا رحمٰن کے
سوا۔ یعنے نہین تھام لیتا اونکو ہوا مین یا پر کھولنے اور بند کرنے مین مگر خدائے مہربان
جسنے انواع واقسام کے پرند پیدا کیے اور ہوا مین اُڑنے کی اونکو قوت دی۔ اِنَّهٗ بِكُلِّ
شَیْءٍۭ بَصِیْرٌ ۝ اوسکی نگاہ مین ہے ہر چیز۔ اور وہ سب دیکھتا ہے خواہ ظاہر ہو یا
پوشیدہ۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ هُوَ جُنْدٌ لَّكُمْ یَنْصُرُكُمْ مِّنْ دُوْنِ الرَّحْمٰنِ ؕ
بھلا وہ کون ہے جو فوج ہے تمہاری مدد کرے تمہاری رحمٰن کے سوا۔ یعنے خدائے تعالٰے
کے سوا کوئی نہین جو تمہاری مدد کرے اور تمہین بچائے اور تمہاری مددگار فوج بنے۔
اِنِ الْكٰفِرُوْنَ اِلَّا فِیْ غُرُوْرٍ ۚ منکر پڑے ہین بڑے بہکاوے مین یعنے
کافر شیاطین کے دام فریب مین پھنسے پڑے ہین اور سمجھتے ہین کہ اونھین اونکے کفر
کی سزا نہ ملیگی۔ اَمَّنْ هٰذَا الَّذِیْ یَرْزُقُكُمْ اِنْ اَمْسَكَ رِزْقَهٗ ۚ

وقف منزل
وقف لازم
وقف غفران

بھلا وہ کون ہے جو روزی دیگا تمکو اگر وہ رکھ چھوڑے اپنی روزی ۔ یعنے اگر خدا ے
تعالے تمہین رزق نہ دے تو کون ہے ایسا جو تمکو روزی دیگا ۔ بَلْ لَّجُّوْا فِیْ عُتُوٍّ
وَّنُفُوْرٍ ۝ کوئی نہین پر اڑ رہے ہین شرارت اور بدکنے پر ۔ یعنے سوا اسکے کچھ بات نہین
کہ وہ سرکش شرارت اور عناد مین پڑے ہوئے ہین راہ حق سے بھاگتے ہین اور راستی
سے نفرت کرتے ہین اَفَمَنْ یَّمْشِیْ مُکِبًّا عَلٰی وَجْهِهٖٓ اَهْدٰٓی اَمَّنْ یَّمْشِیْ
سَوِیًّا عَلٰی صِرَاطٍ مُّسْتَقِیْمٍ ۝ بھلا ایک جو چلے اوندھا اپنے منہ پر وہ سیدھی
راہ پاوے یا وہ جو چلے سیدھا ایک سیدھی راہ پر ۔ یعنے جو شخص کہ اولٹا چلتا ہے اور پیش
و پیش نہین دیکھتا وہ سیدھی راہ پاویگا یا وہ کہ سیدھا راہ راست کو دیکھتا بھالتا چلتا ہے
اوسے راہ ملیگی ۔ یہ مثال ہے کفار گمراہ کی کہ وہ میدان سرکشی مین حیران و سرگردان پھرتے ہین
اور مسلمان راہ یافتہ راہ راست دیکھتے بھالتے چلتے ہین قُلْ هُوَ الَّذِیْٓ اَنْشَاَكُمْ
وَجَعَلَ لَكُمُ السَّمْعَ وَالْاَبْصَارَ وَالْاَفْـِٕدَةَ ؕ قَلِیْلًا مَّا تَشْكُرُوْنَ ۝
تو کہ وہی ہے جسنے تمکو نکال کھڑا کیا اور بنا دیے تمکو کان اور آنکھین اور دل تم تھوڑا حق
مانتے ہو ۔ یعنے کہدو اے حبیب میرے کہ وہ خدا جسکی طرف مین تمکو بلاتا ہون ایسا ہے
جسنے اپنی قدرت کاملہ سے تمکو پیدا کیا اور تمہین کان عطا کیے تاکہ کلام حق سنو اور آنکھین
عنایت کین کہ اوسکی قدرت کی نشانیان دیکھو اور دل مرحمت کیا تاکہ اوسکے احکام کو
صدق دل سے بجا لاؤ ۔ پھر باوجود اسکے کہ تم سنتے دیکھتے بہت ہو مگر ان نعمتون کا شکر تھوڑا
ادا کرتے ہو قُلْ هُوَ الَّذِیْ ذَرَاَكُمْ فِی الْاَرْضِ وَاِلَیْهِ تُحْشَرُوْنَ ۝ تو
کہ وہی ہے جسنے پھیلایا تمکو زمین مین اور اوسی کی طرف اکٹھے کیے جاؤگے ۔ یعنے
کہدو اے دوست میرے خدا ے تعالے وہی ہے جسنے تمکو پیدا کرکے زمین مین پھیلایا اور
ہر ایک کو منزل و مقام عنایت کیا تاکہ اوسکی عبادت اور فرمانبرداری کرو اور اوسی کی طرف
جمع کیے جاؤگے تم سب اپنے اعمال کی سزا و جزا پانے کے لیے ۔ وَیَقُوْلُوْنَ مَتٰی

هٰذَا الْوَعْدُ اِنْ كُنْتُمْ صٰدِقِيْنَ ○ اور کہتے ہین کب ہے یہ وعدہ اگر تم سچے ہو
مشرک آنحضرت اور آپکے اصحاب سے کہتے ہین کہ یہ حشر اور جزا کا وعدہ کب ہے اگر تم سچے ہو
تو بتاؤ۔ قُلْ اِنَّمَا الْعِلْمُ عِنْدَ اللّٰهِ ص وَاِنَّمَآ اَنَا نَذِيْرٌ مُّبِيْنٌ ○ تو کہہ خبر تو ہے
اللہ ہی پاس اور مین تو یہی ڈر سنانیوالا ہون کھولکر۔ یعنے اے میرے حبیب آپ ان
مشرکون سے کہدیجیے کہ قیامت کے آنے کا حال خدائے تعالےٰ کے سوا کسیکو معلوم
نہین اور مین تو صرف اوسکے حکم کے موافق تمہین قیامت کے آنے سے ڈراتا ہون لیکن
اوسکے آنے کا وقت مین بھی نہین جانتا۔ فَلَمَّا رَاَوْهُ زُلْفَةً سِيْٓئَتْ وُجُوْهُ
الَّذِيْنَ كَفَرُوْا وَقِيْلَ هٰذَا الَّذِيْ كُنْتُمْ بِهٖ تَدَّعُوْنَ ○ پھر جب دیکھین گے
وہ پاس آلگا بُرے بنجاوین گے مُنہ منکرون کے اور کہا جائیگا یہی ہے جسکو تم مانگتے تھے
یعنے جب دیکھین گے وہ مشرک کہ نزدیک آئی قیامت تو بدل جائین گے اونکے چہرے
رنج وغم سے اور کہین گے اونسے نگہبان دوزخ کے کہ یہ وہی ہے جسکی تم تمنا کرتے تھے
اور پوچھتے تھے کہ کب ہے وہ وعدہ۔ ایک تفسیر مین لکھا ہے کہ کفار ہمیشہ آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم کی مرگ کے خواہان رہتے تھے حق تعالےٰ نے اونکے جواب مین اپنے حبیب
سے ارشاد فرمایا کہ قُلْ اَرَءَيْتُمْ اِنْ اَهْلَكَنِيَ اللّٰهُ وَمَنْ مَّعِيَ اَوْ رَحِمَنَا فَمَنْ
يُّجِيْرُ الْكٰفِرِيْنَ مِنْ عَذَابٍ اَلِيْمٍ ○ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر کھپا دے مجکو اللہ اور
میرے ساتھ والونکو یا ہمپر مہر کرے پھر وہ کون ہے جو بچاوے منکرون کو دکھ کی
مار سے۔ یعنے آپ کافرون سے کہدیجیے کہ ہماری اور ہمارے ساتھ والے مسلمانون کی
مرگ سے تمکو کچھ فائدہ نہوگا اور زندگی بھی ہماری تمسے عذاب دور نہین کرسکتی ہان ایمان
اور کلمہ توحید البتہ عذاب خدا سے نجات دینے والے ہین۔ پس ہماری موت کا انتظار
کرنا محض بے سود ہے۔ قُلْ هُوَ الرَّحْمٰنُ اٰمَنَّا بِهٖ وَعَلَيْهِ تَوَكَّلْنَا ج فَسَتَعْلَمُوْنَ
مَنْ هُوَ فِيْ ضَلٰلٍ مُّبِيْنٍ ○ تو کہہ وہی رحمٰن ہے ہمنے اوسکو مانا اور اوسی پر بھروسا

کیا سواب تم جان لوگے کہ کون پڑا ہے صریح بہکاوے مین۔ یعنے کہدو اے حبیب میرے
کہ جسپر ایمان لانے سے نجات ہے وہ وہی خدا ہے بخشنے والا کہ ایمان لائے ہین ہم اوسپر اور
کامل بہروسا کرتے ہین ہم اوسکا اپنے سب کاروبار مین اور قریب ہے کہ تم جان لوگے یہ
بات بعد عذاب دیکہنے کے کہ کون ہے ہم مین تم مین سے صریح گمراہ۔ قُلْ اَرَءَيْتُمْ
اِنْ اَصْبَحَ مَآؤُكُمْ غَوْرًا فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ ○ تو کہہ بھلا دیکھو تو اگر
ہو رہے صبح کو پانی تمہارا خشک پہر کون ہے جو لاوے تمہارے پاس پانی نتہرا۔
یعنے اے حبیب میرے آپ کہدیجیے اون کافرون سے کہ بہلا دیکہو تو اگر چاہ زمزم یا بیر
میمون حضرمی کا پانی خشک ہوجائے تو پہر کون ہے کہ لائیگا تمہارے پاس پانی صاف
قاری قرآن کو چاہیے کہ بعد اس آیت کے اللہ رب العالمین کہے۔ لکہا ہے کہ ایک زندیق نے
سنا کہ ایک معلم اپنے شاگرد کو فَمَنْ يَّاْتِيْكُمْ بِمَآءٍ مَّعِيْنٍ پڑہا رہا ہے پس اوسنے جواب دیا کہ بالمعول
والمعین۔ یعنے کدال مددگار کو دیکے اور اوس سے کہدوا کے پانی نکالینگے پس رات کو سویا
تو اندہا ہوگیا۔ ہاتف غیب نے آواز دی کہ تیری آنکہہ کا پانی جو غائب ہوگیا ہے اب اسے
کدال اور مددگار سے کیون نہین نکلوا تا۔ پس وہ اپنے فعل سے نادم ہوا اور بہت منفعل ہوا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْقَلَمِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اثْنَتَانِ وَخَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قلم مکی ہے اسمین باون آیتین اور تین سو کلمے اور دس ہزار دو سو چھپن حرف
اور دو رکوع ہین۔ اسکے فضائل مین ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا
رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی سورۂ قلم کو پڑہیگا بخشیگا اوسے اللہ
تعالے ثواب اوس گروہ کا کہ اونکے اخلاق نیک اور اچھے ہین۔ نٓ وَالْقَلَمِ
وَمَا يَسْطُرُوْنَ ○ مَآ اَنْتَ بِنِعْمَةِ رَبِّكَ بِمَجْنُوْنٍ ○ قسم ہے قلم کی

اوسکے کہتے ہین تو نہین اپنے رب کے فضل سے دیوانہ - حرف نون مقطعات قرآنی سے ہی اسکے
معنے سواے خداے تعالےٰ کے دوسرے کو معلوم نہین مگر مفسرین نے لکھا ہی کہ مراد نون سے
نسیم اور ناصر اور نور ہی - یا نون نام ہی اوس مچھلی کا جسکی پیٹھ پر تختہ زمین ہے - اور حضرت ابو ہریرہ
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ فرمایا رسول خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے پہلے
حق تعالےٰ نے قلم کو پیدا کیا پھر نون کو کہ دوات ہے - اور لکھا قلم نے اوس دوات سے جو
کچھ کہ تھا اور ہی اور رہیگا - اور ایک روایت مین ہی کہ اللہ تعالےٰ نے جب قلم کو پیدا کیا تو فرمایا اوسکو
سنے کہ لکھ قلم نے عرض کی کہ کیا لکھون ارشاد ہوا کہ لکھ لا الٰہ الا اللہ قلم نے چار ہزار برس مین یہ
کلمہ لکھ کے تمام کیا - پھر حکم ہوا کہ لکھ محمد رسول اللہ چنانچہ قلم نے چار ہزار برس مین یہ بھی لکھا - اور قلم نور
سے بنا ہے طول اوسکا آسمان و زمین کے درمیانی فاصلے کے برابر ہے - خلاصہ یہ کہ حق تعالےٰ
فرماتا ہے کہ قسم دوات کی اور قسم ہے قلم کی اور قسم ہے اوسکی جو لکھتے ہین احکام وحی وغیرہ سے
کہ اے حبیب میرے نہین ہی تو اپنے رب کے فضل سے دیوانہ - یہ جواب ولید بن مغیرہ کا ہی جو معاذ اللہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتا تھا - وَاِنَّ لَكَ لَاَجْرًا غَيْرَ مَمْنُوْنٍ ۝
اور تجکو نیک ہی بے انتہا - یعنے آپکے لیے ہی ثواب بار نبوت اوٹھانے کا بے منت جو حق
تعالےٰ نے اپنے فضل سے بے واسطہ آپکو عطا کیا - یا آپکے لیے ثواب دائمی ہے جو ہمیشہ
رہیگا - وَاِنَّكَ لَعَلٰى خُلُقٍ عَظِيْمٍ ۝ اور تو پیدا ہوا ہے بڑے خلق پر - مراد خلق
سے خوبی و بزرگی ہے کہ وہ خوبی آپکے سوا کسی کو نہین دیگئی یا آداب قرآن ہی کہ اللہ تعالےٰ
آپکو اوس سے سرفراز کیا - اور لکھا ہی کہ کوئی خلق خلق محمدی سے بزرگتر نہین کیونکہ آپنے
اپنی مشیت ترک کرکے اپنے تئین بالکلیہ حق تعالےٰ کے سپرد کر دیا تھا - فَسَتُبْصِرُ وَ
يُبْصِرُوْنَ ۝ بِاَيِّكُمُ الْمَفْتُوْنُ ۝ سو اب تو بھی دیکھ لیگا اور وہ بھی دیکھ لینگے
کون ہے تم مین کہ بچل رہا ہے - یعنے قریب ہی کہ دیکھ لین گے آپ اے میرے حبیب اپنی
فتح اور نصرت کو اور کافرانِ خرابی اور خواری کو اور معلوم کر لین گے اس بات کو کہ کونسا

گروہ تم مین سے دیوانہ ہے اور کسکے ساتھ بلا اور فتنہ ہے اِنَّ رَبَّكَ هُوَ أَعْلَمُ بِمَنْ
ضَلَّ عَنْ سَبِيلِهِ وَهُوَ أَعْلَمُ بِالْمُهْتَدِينَ ○ تیرا رب وہی بہتر جانے جو
بہکا اوسکی راہ سے اور وہی بہتر جانتا ہے راہ پانے والونکو۔ یعنے آپکا رب خوب جانتا ہے
اوسے جو گمراہ ہے اور راہِ حق سے بہکا ہوا ہے اور وہی گروہ دیوانہ ہے۔ اور خوب جانتا ہے
آپکا پروردگار راہِ حق پانے والون کو اور اونکے کمال عقل کو کہ وہ اہلِ اسلام ہین۔ فَلَا
تُطِعِ الْمُكَذِّبِينَ ○ سو تو کہا نہ مان جھٹلانے والونکا۔ یعنے مکے کے مشرکون کا جو
تیری رسالت کی تکذیب کرتے ہین اور دین آبا کی ترغیب دیتے ہین۔ وَدُّوا لَوْ تُدْهِنُ
فَيُدْهِنُونَ ○ چاہتے ہین کسی طرح تو ڈھیلا ہو تو وہ بھی ڈھیلے ہون۔ یعنے کافر چاہتے
ہین کہ کاش آپ اونکے شرک اور کفر پر اونکو سرزنش نکریں تو وہ بھی آپکے دین پر دبان نہ کھولین
اور طعنے نہ دین۔ یا یہ کہ آپ اونکے بتونکو اچھا کہین تو وہ آپکی باتون کو پسند کرین۔ وَلَا تُطِعْ
كُلَّ حَلَّافٍ مَّهِينٍ ○ اور کہا نہ مان کسی قسمین کھانیوالے بے قدر کا۔ یعنے ولید
بن مغیرہ کا جو بہت جھوٹی قسمین کھاتا ہے اور هَمَّازٍ مَّشَّاءٍ بِنَمِيمٍ ○ مَّنَّاعٍ
لِّلْخَيْرِ مُعْتَدٍ أَثِيمٍ ○ طعنے دیتا چغلی کرتا پھرتا بھلے کام سے روکتا حد سے بڑھتا بڑا
گنہگار۔ یعنے وہ ایسا بدکردار ہو کہ لوگون کو پیٹھ پیچھے اور روبرو طعنے دیتا اور برا کہتا ہے۔ اور ادھر ادھر جا
کے چغلیان کھاتا اور ایک کی بات دوسرے سے کہتا ہے اور اس بات کا ہرگز روادار نہین
کہ کوئی کسی سے بھلائی کرے۔ لوگون پر ظلم و تعدی کرتا ہے اور بڑا گنہگار ہے کہ تمام کبیرہ
گناہون مین مبتلا ہے عُتُلٍّ بَعْدَ ذَٰلِكَ زَنِيمٍ ○ بدخواس سب کے پیچھے
بدنام۔ یعنے نہایت بدمزاج سرکش مغرور کہ کسی کے سمجھانے سے وہ راہ پر نہین آتا۔ اور بعد ان
سب عیبون کے ایک بڑا عیب ولید مین یہ ہے کہ حرامزادہ ہے باپ اسکا نا معلوم ہے۔ لکھا ہو کہ
ولید اٹھارہ برس کا تھا جب مغیرہ نے دعوی کیا کہ مین اسکا باپ ہون اور اوسے
اپنے پاس رکھا۔ تفسیر زاہدی مین لکھا ہے کہ جب پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے آیت

شریف محفل قریش مین پڑھی تو مغیرہ بھی وہان موجود تھا جو عیوب اوسکے آپنے بیان
فرمائے وہ سب اوسنے اپنی ذات مین پائے مگر حرامزدگی کا حال سنکے ششدر رہا اور اپنے دل
مین کہنے لگا کہ وہ شخص تو سردار قریش ہے باپ اوسکا مغیرہ نہایت مشہور ہے۔ اور یہ بھی اوسے
یقین تھا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جھوٹ نہین بولتے پس اسی کشمکش پیچ مین اوسنے
کیا کام کیا کہ تلوار کھینچ کے اپنی مان کے پاس پونچا اور اوس سے نہایت سختی اور درشتی
سے یہ حال پوچھا تب اوسنے مجبور ہو کے بیان کیا کہ باپ تیرا نامرد تھا اور اوسکے بھیجے اوسکے
مال پر نظر لگائے ہوئے تھے مجھے اس بات کا رشک ہوا تو مین نے فلان غلام کو بلا کے
اوسے کچھ دیا اور اوس سے فعل شنیعہ کرایا اوسی کے نطفے سے تو پیدا ہوا اور وہی تیرا باپ ہے
تب اوسے اپنا حال معلوم ہوا۔ اور باوجود ان عیبون کے اوسے حماقت نے ایسا گھیر رکھا تھا
کہ وہ آن کَانَ ذَا مَالٍ وَّبَنِیْنَ ۝ اس سبب سے کہ رکھتا ہے مال اور بیٹے۔ نہایت
مغرور ہو کے جھٹلانے اور انکار کرنے مین ایسا بڑھ چلا کہ جسنے اوسے مال اور اولاد دی تھی اوسی
کے آیتون کو جھٹلانے لگا یہانتک کہ اِذَا تُتْلٰی عَلَیْهِ اٰیٰتُنَا قَالَ اَسَاطِیْرُ
الْاَوَّلِیْنَ ۝ جب سنایئے اوسکو ہماری باتین کہے یہ نقلین ہین پہلونکی۔ یعنے
جب پڑھی جاتی ہین اوسپر ہماری آیتین تو باوجود کلام خدا جاننے کے کہتا ہے کہ یہ جھوٹے
قصے ہین پہلے لوگون کے اللہ کا کلام نہین ہے۔ پس ایسے کمبخت نافرمان کی سزا قیامت مین
تو ہوئیگی مگر دنیا مین سَنَسِمُهٗ عَلَى الْخُرْطُوْمِ ۝ داغ دینگے ہم اوسکی سونڈ پر۔ یعنے
ناک پر تاکہ وہ ذلیل اور نکما کہلائے۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جنگ بدر مین کسی غفار کی تلوار
اوسکی ناک پر لگی اور ناک زخمی ہوئی ہرچند اوسنے علاج کیا مگر فائدہ نہوا بلکہ اوسمین عارضت
بڑھگئی یہانتک کہ اوسی مرض مین واصل جہنم ہوا۔ اگر کوئی یہ خیال کرے کہ ایسے بدذات
فریبکار کو اللہ تعالےٰ نے مال و دولت اور حکومت معلوم نہین کس مصلحت سے دی تھی
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اِنَّا بَلَوْنٰهُمْ کَمَا بَلَوْنَآ اَصْحٰبَ الْجَنَّةِ ۔ ہمنے

لوگونکو جانچا ہے جیسے جانچا باغ والونکو۔ یعنے مکے کے لوگون کو مال وریاست دیکے ہم آزما تے ہین جسطرح سے ہمنے باغ والون کو آزمایا تھا۔ اور قصہ اونکا اسطور پر ہے کہ دارالسلطنت یمن یعنے شہر صنعان کے متصل ایک مرد صالح کا باغ تھا اوسکا دستور یہ تھا کہ وہ اپنے باغ مین درویشون کو بلا کے اچھے اچھے میوے کھلاتا تھا اور اوسکی آمد کا دسوان حصہ فقرا کو تقسیم کرتا تھا اس باعث سے اوسکے باغ مین بڑی برکت تھی جب اوسنے انتقال کیا تو اوسکے تینون بیٹے اوس باغ کے وارث ہوئے اور اونھون نے آپسمین مشورہ کیا کہ ہم سب اہل وعیال والے ہین باپ کی طرح فقیرونکو نہین دیسکتے اسکی کیا تدبیر کرین منجھلے بھائی نے کہا بہتر یہ ہے کہ باپ کے طریقے پر چلو مگر اون دونون نے اوسکا کہنا نہ مانا اور آپس مین یہ صلاح کی کہ صبح کو سویرے ایسے وقت جا کے میوہ توڑ لائین کہ فقیرون کو خبر نہو اور منجھلے بھائی کو دھمکا کے چپ کیا اِذۡ اَقۡسَمُوۡا لَيَصۡرِمُنَّهَا مُصۡبِحِيۡنَ ۙ○ وَلَا يَسۡتَثۡنُوۡنَ ○ جب سب نے قسم کھائی کہ اوسکا میوہ توڑینگے صبح کو اور انشاء اللہ تعالےٰ نہ کہا۔ کہ اونپر قسم نہ پڑنے کا بھی احتمال ہوسکتا تھا۔ پس جب رات کو یہ نیت کرکے سو رہے فَطَافَ عَلَيۡهَا طَآئِفٌ مِّنۡ رَّبِّكَ وَهُمۡ نَآئِمُوۡنَ ○ پس گرد پھر گیا اوس باغ کے کوئی پھرنے والا تیرے رب کی طرف سے۔ اور وہ ایک آگ تھی جو آسمان سے گری اور اوس باغ کے درخت اور مکان اور مالی اور کسان سبکو جلا گئی۔ اور وہ سوتے تھے بے خبر جسطرح مکے والے بلاے قحط اور حکمت مدرسے غافل تھے فَاَصۡبَحَتۡ كَالصَّرِيۡمِ ۙ○ پھر صبح تک ہو رہا جیسے ٹوٹ چکا یعنے صبح کو اونکا باغ ایسا ہوگیا جیسے کھیت کٹا ہوا۔ کہ اوسمین کھیتی اور درختون تک کا نشان نہ رہا۔ پھر جب وہ اس حال سے ناواقف خواب غفلت سے چونکے فَتَنَادَوۡا مُصۡبِحِيۡنَ ۙ○ پھر آپس مین بولے صبح ہوتے۔ وہ تینون بھائی اور ایک دوسرے کو پکارنے لگا۔ اَنِ اغۡدُوۡا عَلٰى حَرۡثِكُمۡ اِنۡ كُنۡتُمۡ صٰرِمِيۡنَ ○ کہ سویرے

چلو اپنے کھیت پر اگر تمکو توڑنا ہے۔ کیونکہ اگر دیر کروگے تو فقیر آجائینگے پھر کل پر رہیگا۔
فَانْطَلَقُوْا وَهُمْ يَتَخَافَتُوْنَ ○ پھر چلے اور آپس مین کہتے تھے چپکے چپکے وہ تینون
بھائی تا کہ کوئی نسنے نہین اَنْ لَّا يَدْخُلَنَّهَا الْيَوْمَ عَلَيْكُمْ مِّسْكِيْنٌ ○ کہ
نہ آنے پائے اوسمین آج تمہارے پاس کوئی محتاج کہ اوسے کچھ دینا پڑے اور ہمارا حصہ
کم ہوجائے۔ وَّغَدَوْا عَلٰى حَرْدٍ قَادِرِيْنَ ○ اور سویرے پہونچے لپکتے زور پر فقیرون
کے روکنے پہ فَلَمَّا رَاَوْهَا قَالُوْٓا اِنَّا لَضَآلُّوْنَ ○ پھر جب اوسکو دیکھا بولے
ہم راہ بھولے۔ باغ کو اجاڑ اور جلا ہوا دیکھکے پہچان نہ سکے تو کہنے لگے کہ یہ تو ہمارا باغ نہین
بیشک ہم اندھیرے کے سبب سے راہ بھول گئے کیونکہ ہمارا باغ ابھی کل تک میوون سے
لدا پڑا تھا اور یہ بالکل خالی ہے۔ مگر بعض نے در و دیوار کی نشانیون سے پہچانا اور
کہا کہ ہم راہ نہین بھولے۔ بَلْ نَحْنُ مَحْرُوْمُوْنَ ○ بلکہ ہماری قسمت پھوٹی۔ کہ ایسا
ہرا بھرا باغ جو ہمارے گذارے کیلیے ایک بڑا سرمایہ تھا دفعۃً خاک سیاہ ہوگیا۔ اسی طرح مکے
والے قحط اور جنگ بدر کو دیکھ کے پہلے کہینگے کہ یہ تو کبھی کبھی ہوا کرتا ہے۔ مگر جب قحط پر قحط اور شکست
پر شکست پائینگے تب کہینگے کہ ہماری قسمت پھوٹی۔ جیسا ان باغ والون نے کہا اور افسوس
کرنے لگے۔ پھر قَالَ اَوْسَطُهُمْ اَلَمْ اَقُلْ لَّكُمْ لَوْلَا تُسَبِّحُوْنَ ○ بولا بچلا اونکو
مین نے تمسے نہ کہا تھا کہ کیون نہین پاکی بولتے اللہ کی۔ منجھلے بھائی نے جب اونھین
افسوس کرتے دیکھا تو کہا مین تو تمسے پہلے ہی کہتا تھا کہ کیون نہین یاد کرتے ہو اللہ تعالےٰ
کو بزرگی سے اور کیون نہین سمجھتے کہ زکوٰۃ اور خیرات دینے سے برکت دیتا ہے اللہ تعالےٰ
مگر تمنے بدگمانی کی اللہ پر اور سمجھے کہ فقیرون کو دینے سے ہم محتاج ہوجائینگے۔ پس جب
وہ منجھلے بھائی کی نصیحت کو سمجھے قَالُوْا سُبْحٰنَ رَبِّنَآ اِنَّا كُنَّا ظٰلِمِيْنَ ○ بولے
پاک ذات ہے ہمارے رب کی ہمہین تقصیر وار تھے۔ کہ فقیرون کے دینے مین نیت
بدلی اور اللہ تعالےٰ کے سچے وعدے پر بھروسا نہ کیا۔ فَاَقْبَلَ بَعْضُهُمْ عَلٰى

بَعْضٍ يَّتَلَاوَمُوْنَ○ پھر منہ آ کے ایک دوسرے کی طرف لگے اولاہنا دینے-
اور آپس میں ایک دوسرے کو ملامت کرنے جب دیکھا کہ اس سے کچھ حاصل نہین
تو پریشان اور مجبور ہو کے قَالُوْا يٰوَيْلَنَآ اِنَّا كُنَّا طٰغِيْنَ○ بولے اے خرابی ہماری
ہم تھے حد سے بڑھنے والے- اور سرکش کہ ہمنے حق اللہ بھی لیا چاہا اور انشاء اللہ بھی
نکہا اب ہم اپنی نافرمانی سے شرمندہ اور نادم ہین عَسٰى رَبُّنَآ اَنْ يُّبْدِلَنَا خَيْرًا
مِّنْهَآ اِنَّآ اِلٰى رَبِّنَا رٰغِبُوْنَ○ شاید ہمارا رب بدل دے ہمکو اوس سے بہتر ہم اپنے
رب سے آرزو رکھتے ہین- یعنے اوسکے بجائے اوس سے اچھا باغ دے اور ہماری روزی
کشادہ کر دے اسلیے کہ اگرچہ ہمنے اوسکے کرم پر بھروسہ نہین کیا لیکن ابتک اوسکی مہربانی سے
نا امید بھی نہین ہین- اور اوس سے بڑی آرزوئین رکھتے ہین- پس اونکے اس اخلاص
کو اللہ نے پسند کیا اور اونکو اوس باغ کے بدلے اوس سے اچھا باغ حیوان نام عنایت کیا
جسکے انگورون کا ایک خوشہ اتنا بڑا ہوتا تھا کہ ایک خچر کا بوجھ ہو- اسی طرح مکے والے
بھی قحط اور قتل اور طرح بطرح کے عذاب دیکھ کے سات برس بعد نادم و پشیمان ہو کے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت اور اللہ تعالےٰ کی وحدانیت پر ایمان لائے پھر اللہ
تعالےٰ نے اونہین نوازا اور دولت و سلطنت سے سرفراز کر کے بہت سے ملک اور ملک
اونکو دیے آب اللہ تعالےٰ مکے والونکو باغ ضروان کے مالکون سے مثال دیکے فرماتا ہے
كَذٰلِكَ الْعَذَابُ ط یونہین آتی ہے آفت دنیا مین جیسے باغ ضروان کے مالکون
پر اور مکے والون پر آئی- مگر اسکے دور ہونے کے لیے گناہون سے شرمندگی اور توبہ بہت
فائدہ مند ہے وَلَعَذَابُ الْاٰخِرَةِ اَكْبَرُ م اور البتہ آخرت کی آفت سب سے بڑی ہے
اسلیے کہ اوسمین توبہ اور ندامت کچھ کام نہ دیگی- اور وہ سدا رہیگی- لَوْ كَانُوْا يَعْلَمُوْنَ○
اگر اونکو سمجھ ہوتی- تو موجبات عذاب سے بچتے اور خدا سے ڈرتے اِنَّ لِلْمُتَّقِيْنَ عِنْدَ
رَبِّهِمْ جَنّٰتِ النَّعِيْمِ○ البتہ ڈر والون کو اونکے رب کے پاس باغ ہین نعمت کے

ع (ربع)

یعنے پرہیزگارون کے لیے اگرچہ دنیامین رنج وتکلیف ہو مگر آخرت مین اونکے پروردگار
کے پاس اس تکلیف کے بدلے مین اونکے لیے باغ ہین نعمت سے بھرے پُرے - کافرون
نے کہا کہ یہ جنت اور نعمت کہان ہے اگر ہے تو پہلے ہمین ملے گی اور جیسے ہم دنیامین مسلمانو
سے زیادہ خوش وخرم ہین ویسے ہی عقبی مین بھی اونسے زیادہ اچھے رہین گے اور ا
اسکے جسطرح سے اہل اسلام دنیامین ہمارے ساتھ قحط مین شریک رہے اور بھوک پیاس کی
بلا مین گرفتار ہوئے اسی طرح آخرت کے عذاب مین بھی سب نیک وبد شریک ہونگے اور
وہان بھی کچھ فرق نہوگا - حق تعالے نے اونکے جواب مین ارشاد فرمایا اَفَنَجْعَلُ الْمُسْلِمِيْنَ
كَالْمُجْرِمِيْنَ ۝ کیا ہم کرینگے حکم بردارون کو برابر گنہگارون کے جو ہمارے حکم سے انکار
کرتے رہے - مَا لَكُمْ کیا ہوا تمکو اے منکرو کہ باوجود عقل ودانائی کے كَيْفَ تَحْكُمُوْنَ
کیسی بات ٹھیراتے ہو - اور کہتے ہو کہ ہم مین اور مسلمانون مین کچھ فرق نہین - یہ بات بالکل خلاف
عقل ہے - اور اگر یہ کہو کہ آخرت کے کامون مین عقل کو دخل نہین کیونکہ وہ صرف شارع کے
بتانے پر موقوف ہین تو ہم تمسے پوچھتے ہین کہ اَمْ لَكُمْ كِتٰبٌ فِيْهِ تَدْرُسُوْنَ ۝
کیا تمہارے پاس کوئی کتاب ہے آسمانی جسمین پڑھ لیتے ہو - کہ کفار جزا وسزا مین مثل مسلمانو
کے ہونگے اور اِنَّ لَكُمْ فِيْهِ لَمَا تَخَيَّرُوْنَ ۝ اوسمین ملتا ہے تمکو جو پسند کرو - یعنے
کیا تمہین اوس کتاب آسمانی مین وعدہ دیا ہے کہ جو کچھ بہتر اور اچھا تم اپنے لیے پسند کروگے
وہ ہم تمکو دینگے - اور اگر تم کہو کہ ہمارے پاس کتاب تو نہین مگر اللہ تعالے کا معاملہ ہم لوگون
کے ساتھ قدیم سے ایسا ہی چلا آتا ہے اور وہ اپنے معمول کے خلاف نکریگا تو ہم تم سے
پوچھتے ہین کہ اَمْ لَكُمْ اَيْمَانٌ عَلَيْنَا بَالِغَةٌ اِلٰى يَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۙ کیا تمنے ہمسے
قسمین لی ہین جو پہونچنے والی ہین قیامت تک یعنے کیا تمہاری ابتداے پیدایش سے
قیامت تک تم سے یکسان معاملہ رکھنے کی ہمنے قسم کھائی ہو - باین مضمون کہ اِنَّ لَكُمْ
لَمَا تَحْكُمُوْنَ ۝ کہ تمکو ملیگا جو تم ٹھیراؤگے - یعنے جو کچھ تم حکم کروگے وہ ہم تمکو دینگے

پھر اگر وہ کہین کہ ہان ایسا ہی عہد و پیمان حق تعالے کی طرف سے ہمارے پاس ہے تو **سَلْهُمْ** پوچھ اونسے کونسا اونمین اسکا ذمہ لیتا ہے یعنے کون ضامن ہے اس حکم کا **اَيُّهُمْ بِذٰلِكَ زَعِيْمٌ ۝ اَمْ لَهُمْ شُرَكَآءُ ۚ فَلْيَاْتُوْا بِشُرَكَآئِهِمْ اِنْ كَانُوْا صٰدِقِيْنَ ۝** کیا اونکے کوئی شریک ہین تو چاہیے لے آوین اپنے شریکون کو اگر وہ سچے ہین یعنے اگر وہ اس بات مین سچے ہین کہ بہشت کی نعمتین اونہین کو ملینگی تو پھر چاہیے کہ لے آوین وہ اونہین جو اونکے شریک ہین اپنی مدد کے واسطے حق تعالے کے مقابلے مین خصوصًا قحط کے زمانے مین یا اوس وقت جب مسلمانون سے شکست کھاتے ہین - پس اگر وہ کہین کہ ہمارے معبود مظاہر صفات الٰہی ہین اور اونکی عبادت عین عبادت خدا ہے اور اونہین خدا سے تعالے سے کچھ غیریت نہین جو ہم اونکو اپنی مدد کے واسطے خدا کے مقابلے مین لائین - تو یہ بھی اونکا غلط گمان ہے اور کچھ فائدہ مند نہوگا **يَوْمَ يُكْشَفُ عَنْ سَاقٍ وَّيُدْعَوْنَ اِلَى السُّجُوْدِ ۝** جسدن کھولی جائے پنڈلی اور بلائے جائینگے سجدے کو یعنے جسدن اوٹھایا جائیگا پردہ کار سخت اور مہم صعب سے یا کھولی جائیگی پنڈلی عرش کی یا تجلی فرمائیگا پروردگار عالم اور بلائے جائینگے لوگ سجدے کے لیے - آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ حق تعالے اوسدن نور عظیم ظاہر کریگا اور خلق سجدے مین گر پڑیگی اور ایک روایت مین ہے کہ پروردگار عالم اپنی ساق کھولیگا اور سجدہ کرینگے اوسے سب ایمان والے - (ساق کی تحقیق مین محققین نے بہت کچھ لکھا ہے بڑی بڑی تفسیرون مین دیکھنا چاہیے) اور کافر و منافق بھی سجدے کا قصد کرینگے مگر اونکی پشت خم نہوگی اور مثل شاخ گاؤ کے ایک مہرہ ہو جائیگی کیونکہ وہ دنیا مین لوگونکے دکھانے کے واسطے سجدہ کیا کرتے تھے - **فَلَا يَسْتَطِيْعُوْنَ ۝** پھر ہرگز نکر سکینگے سجدہ صحیح مسلم مین ہے کہ صحابہؓ نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ یا رسول اللہ ہم لوگ قیامت کے دن اپنے پروردگار کو دیکھینگے - آپنے فرمایا بے شبہ اور بے پردے جیسے بے بدلی کا آفتاب اور چودھوین رات کا چاند بغیر کسی مانع کے

اور یہ اسطور سے ہوگا کہ پہلے ایک فرشتہ پکاریگا کہ جو شخص دنیا مین جسکی عبادت کرتا تھا اوسکے ساتھ
جائے پس بت پوجنے والے بتونکے ساتھ اور درخت پوجنے والے درختون کے ساتھ اور چاند
سورج کے پوجنے والے چاند سورج کے ساتھ جائینگے اور محض حق تعالےٰ کے پوجنے والے
رہجائینگے پھر ایک آواز آئیگی کہ اے یہودیو تم کسے پوجتے تھے وہ کہینگے ہم عزیر کو خدا کا
بیٹا سمجھکے پوجتے تھے حکم ہوگا کہ تم جھوٹے ہو اچھا اسوقت کیا چاہتے ہو۔ وہ کہینگے ہم پیاسے
ہین ہمین کوئی قطرہ پانی ملے حکم ہوگا جاؤ اور پانی پیو۔ پھر دوزخ کو اونکی آنکھون مین ریگ رواں
جس سے پانی کا دھوکا ہوتا ہے ظاہر کرکے دکھلائینگے اور ایک فرشتہ حضرت عزیر علیہ السلام
کی شکل اونکے ساتھ ہوگا وہ اونہین ساتھ لیکے دوزخ مین جا ڈالیگا۔ اسی طور سے نصاریٰ کے
ساتھ ہوگا اور ایک فرشتہ بشکل حضرت عیسیٰ علیہ السلام اونہین اونکے ٹھکانے پہونچائیگا جب صرف
موحد رہجائینگے تو آواز آئیگی کہ تمکو کسکا انتظار ہے اور کسکے ساتھ جاؤگے وہ عرض کرینگے
کہ اے پروردگار ہم دنیا مین ہر طرح کی احتیاج رکھتے تھے لیکن باوجود اسکے ہمنے مشرکون کا ساتھ ہرگز
نہین دیا۔ اب ہمکو کس لیے اونکی ہمراہی کا حکم ہوتا ہے پھر اسطرف سے ایک صورت ظاہر ہوگی
اور کہیگی کہ مین تمہارا پروردگار ہون یہ کہینگے کہ ہم ہرگز اللہ تعالےٰ کے ساتھ کسی کو شریک
نکرینگے اس صورت سے ہمکو کچھ غرض نہین جب ہمارا پروردگار پردہ اوٹھائیگا تو ہم اوسے
پہچان لینگے حکم ہوگا کہ تم کوئی علامت یا نشانی اپنے پروردگار کی اپنے پاس رکھتے ہو یہ عرض
کرینگے ہان۔ پھر اوسوقت ایک پنڈلی ظاہر ہوگی اوسے دیکھتے ہی سب یاندار موحد سجدے
مین گر پڑینگے اور کہینگے تو ہی ہمارا پروردگار ہے اور جو لوگ دلمین ایمان نرکھتے ہونگے
وہ سجدے کا قصد کرینگے مگر اونکی پیٹھ تانبے کے تختے کے طور سخت ہوجائیگی اور کسی طرح اونسے
سجدہ نہو سکیگا۔ اور اس باعث سے کہ اونکی نظر مظاہر کی قید مین پھنسی ہوئی ہے اوس ساق
نورانی کی طرف دیکھ بھی نہ سکینگے خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ ط
چوندھیا جائینگی اونکی آنکھین اوس تجلی کی طرف دیکھنے سے اور ڈھانک لیگی اونکو سر سے پیر تک

دولت۔ اور یہ سجدہ نہ ہونا اونکی پیدائشی استعداد کے باطل ہونے کی دلیل ہے جو اونہون
نے عبادت خدا ترک کرکے خراب اور برباد کی۔ وَقَدْ كَانُوا يُدْعَوْنَ إِلَى
السُّجُودِ وَهُمْ سَالِمُونَ ○ اور تحقیق تھے یہ دنیا مین بلائے جاتے حق تعالے
کے سجدے کے لیے اور اوس وقت مین یہ سلامت اور قابل قبول تھے۔ پس اگر اوس وقت
عبادت خدا کے خوگر ہوتے تو یہ تغیر انمین نہ ظاہر ہوتا۔ پھر جب ثابت ہوگیا کہ یہ کفار آنحضرت کے
مجنون کہنے والے خود ہی دیوانے اور ناسمجھ ہین فَذَرْنِي وَمَن يُكَذِّبُ بِهَٰذَا
الْحَدِيثِ ط سو چھوڑ دے مجکو اور اوسکو جو اس بات کو جھٹلاتا ہے۔ یعنے اے حبیب میرے
آپ اونکو مجھپر چھوڑ دیجئے جو اس بات کو جھٹلاتے ہین اور رنجیدہ نہو جیے سَنَسْتَدْرِجُهُم
مِّنْ حَيْثُ لَا يَعْلَمُونَ ○ قریب ہے کہ اونکو آہستہ آہستہ ہم کھینچتے ہین بڑی گمراہی مین
اسطورسے کہ انکو معلوم نہو۔ کہ یہ راہ گمراہی کی ہے وَأُمْلِي لَهُمْ ط اور اونکو ڈھیل دیتے
ہین۔ تاکہ وہ دہوکا کھائین اور گمراہی کو راہ راست سمجھین اسلیے کہ ہمکو انسے فریب کرنا منظور ہے
إِنَّ كَيْدِي مَتِينٌ ○ بیشک ہمارا داؤن پکا ہے یعنے مضبوط کہ اوسکی خبر کسیکو نہین ہوتی
اور وہ تمہارے جھٹلانے مین کیون دمبدم بڑھتے جاتے ہین أَمْ تَسْأَلُهُمْ أَجْرًا
فَهُم مِّن مَّغْرَمٍ مُّثْقَلُونَ ○ کیا تو مانگتا ہے اونسے کچھ نیگ پھر یہ اوس ڈانڈ مین
گرانبار ہین یعنے کیا آپ اس نصیحت اور علم کے پہونچانے کی اونسے اُجرت مانگتے ہین کہ وہ
اوسکے دینے سے دبے جاتے ہین اور آپسے فائدہ نہین لیتے اور نہ علم سیکھتے ہین۔ أَمْ
عِندَهُمُ الْغَيْبُ فَهُمْ يَكْتُبُونَ ○ کیا اونکے پاس خبر ہے غیب کی سو وہ
لکھ لاتے ہین۔ یعنے کیا اونہین علم غیب ہے جس سے آخرت کا فائدہ اور نقصان اونہین معلوم
ہوتا ہے پھر وہ اوسے لکھتے اور بیان کرتے ہین تا اوس سے اونکے لوگونکو فائدہ پہونچے اور
آپکی نصیحت سے بے پرواہ ہین احسان کا بوجھ کیون اوٹھائین۔ اور اگر ان دونون باتو
مین سے کچھ بھی نہین تو سمجھ لیجیے کہ یہ اونکا انکار حق تعالے کے واوکی نشانی ہے جو حق بات

اونکے ذہن مین نہین جمنے دیتا۔ فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ اب تو ٹہیر راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی یعنے آپ انکی تکلیف دہی پر صبر کر کے اللہ تعالے کے حکم کے منتظر رہیے کہ وہ انکے لیے کیا کرتا ہے۔ وَلَا تَكُن كَصَاحِبِ الْحُوتِ مـ اور مت ہو مثل اوس نبی کے جو مچھلی کے پیٹ مین قید ہوا۔ یعنے حضرت یونس علیہ السلام کی طرح کافرون پر عذاب آنے کے بارے مین جلدی نہ کیجیے اور یاد کیجیے اونکا حال إِذْ نَادَىٰ وَهُوَ مَكْظُومٌ ۝ جب پکارا اوسنے اور وہ غصے مین بہرا تہا۔ یعنے غصے کی شدت مین اونہون نے اپنی قوم پر عذاب آنے کے لیے درگاہ الٰہی مین دعا کی اور جلدی مین اللہ تعالے کے حکم کا انتظار نکیا آخر اوسکی سزا پائی اور مچھلی کے پیٹ مین قید ہوئے۔ بعد اوسکے پھر دوبارہ پکارا اونہون نے اپنے پروردگار کو اظہار گناہ اور عفو تقصیر چاہنے کے لیے اور اوسوقت کثرت غم سے اونکا دم رکا ہوا تہا۔ اسقدر کہ لَّوْلَا أَن تَدَارَكَهُ نِعْمَةٌ مِّن رَّبِّهِ لَنُبِذَ بِالْعَرَاءِ وَهُوَ مَذْمُومٌ ۝ اگر نہ سنبھالتا اوسکو احسان تیرے رب کا تو پہینکا گیا ہی تہا چٹیل میدان مین الزام کہا کر۔ یعنے اگر آپکے پروردگار کا فضل اونکے شامل حال نہوتا اور اونکو ایسی ذلت کی حالت مین نہ سنبھالتا تو وہ چٹیل میدان مین پہینکے ہی گئے تہے جہان نہ گہاس تہی نہ سایہ نہ پانی اور وہ برے حال سے تہے۔ کوئی کرامت اونکے لیے ظاہر نہوتی نہ کدو کا درخت اونپر سایہ کرنے کے لیے اُگتا اور نہ ہرنی دودہ پلانے کے لیے اونکی تابعدار ہوتی۔ مگر فضل خدا نے اونہین سنبھالا فَاجْتَبَاهُ رَبُّهُ فَجَعَلَهُ مِنَ الصَّالِحِينَ ۝ پھر نوازا اوسکو اوسکے رب نے پھر کردیا اوسکو نیکون سے۔ یعنے اللہ تعالے نے اونہین رسالت کے لیے پسند کیا اور اونکو پیغمبرون کی لیاقت دی کہ اونہون نے اپنے کام کو خوب انجام دیا اور ایک لاکھ کئی ہزار آدمی اونکے ہاتہ پر ایمان لائے۔ یہ آیت اوسوقت نازل ہوئی تہی جب رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے قبیلۂ بنی ثقیف کے حق مین بد دعا کرنے کا ارادہ فرمایا تہا۔ لکہا ہے کہ قریش کے لوگون نے قبیلۂ بنی اسد کے چند آدمیون کو جو نظر

لگانے مین بہت مشہور تھے کچھ لالچ دیکے اسواسطے مقرر کیا کہ آنحضرت کو چشم زخم پہونچاوین
پس حق تعالے نے اپنے حبیب کی عصمت کے لیے یہ آیت نازل فرمائی وَاِنْ یَّکَادُ
الَّذِیْنَ کَفَرُوْا لَیُزْلِقُوْنَکَ بِاَبْصَارِهِمْ - اور منکر تو لگے ہین کہ ڈگا دین تجکو
اپنی نگاہون سے - یعنے کافر اس بات کے درپے ہین کہ تکلیف پہونچاوین آپکو گھور گھور
کے - یا یہ کہ آپکو غصہ دلاوین تاکہ آپ بیقرار ہوکے حق تعالے کے مقرر کیے ہوے وقت سے پہلے
ان کے لیے عذاب طلب کرین اور وہ اپنے مکر و فریب کے باعث سے آپکے صبر و تحمل مین لغزش
ڈالدین - اور وہ مکر و فریب نہین کرتے مگر لَمَّا سَمِعُوا الذِّکْرَ - جب سنتے ہین قرآن
کو - کہ بالکل ذکر خدا سے بھرا ہوا ہے - اور صرف گھورنے ہی پر اکتفا نہین کرتے بلکہ زبان سے
بھی تکلیف دیتے ہین وَیَقُوْلُوْنَ اِنَّهٗ لَمَجْنُوْنٌ ۝ اور کہتے ہین کہ یہ شخص دیوانہ ہے
یا اسکے ساتھ جن ہے جو اسے سکھاتا ہے - وَمَا هُوَ اِلَّا ذِکْرٌ لِّلْعٰلَمِیْنَ ۝ اور ع
وہ کلام نہین ہے مگر ذکر حق تعالے کا تمام جہان والون کے لیے - حضرت حسن بصری
رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ یہ آیت دفع چشم زخم کے لیے نہایت مجرب اور مفید ہے
پس چاہیے کہ جسپر نظر کا شبہہ ہو یہ آیت تین بار پڑھ کے اوسپر دم کرے - اور نظر کی تاثیر
ضرور ہوتی ہے چنانچہ یہ بات حدیث شریف سے بھی ثابت ہے اَلْعَیْنُ حَقٌّ حدیث مین آیا ہے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْحَاقَّةِ مَکِّیَّةٌ وَّهِیَ اِثْنَانِ وَّخَمْسُوْنَ اٰیَةً وَّفِیْهَا رُکُوْعَانِ

سورۂ حاقہ مکی ہے اسمین باون آیتین اور دو سو چھپن کلمے اور ایک ہزار چار سو ستر
حرف اور دو رکوع ہین - اسکے فضائل مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے پڑھا کرے روز
قیامت مین اللہ تعالے اوسکے حساب مین آسانی کرے - اَلْحَآقَّةُ ۝ وہ ثابت
ہو چکی - یعنے قیامت جو حق کو باطل سے ایسا جدا کردیگی کہ مطلق شبہہ نہ رہے - اور پھر اوسکی

عظمت اور بزرگی کے باعث سے ارشاد ہوتا ہے۔ مَا الْحَاقَّةُ ۝ کیا ہے وہ ثابت ہو چکی۔ یعنے وہ حادثہ حق و باطل کا جدا کرنے والا کیا ہے۔ اور یہ حادثہ اسقدر بزرگ ہے کہ حق تعالے اپنے حبیب سے جو تمام مخلوقات سے بہتر ہیں اسکے بارے مین فرماتا ہے۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْحَاقَّةُ ۝ اور تو نے کیا جانا کہ کیا ہے وہ حادثہ۔ حق دکھلانے والا۔ جسمین بدلا عملون کا ملیگا مراد قیامت سے ہے کہ حق کے ثابت کرنے اور باطل کے باطل کرنے مین اعلے درجے کو پونہچی ہے کَذَّبَتْ ثَمُودُ وَعَادٌ بِالْقَارِعَةِ ۝ جھٹلایا ثمود اور عاد نے اوس کھڑکنے والی کو۔ جو اونکے بدنون کو ٹکڑے ٹکڑے کریگی اور اونکی روحون کو عذاب برزخ مین گرفتار۔ یعنے ثمود کے فرقے نے جو ارفخشد بن سام بن نوح علیہ السلام کی اولا سے تھے اور شام و حجاز کے درمیان رہتے اور بت پرستی کرتے تھے اور عاد کے فرقے نے جو ارم بن سالم بن نوح علیہ السلام کی اولاد تھے اور یمن کے ریگستان مین رہتے تھے اپنے اپنے نبی یعنے حضرت صالح اور حضرت ہود علیہما السلام کے فرمان کو نمانا اور قیامت کو جھوٹ سمجھے اور اس نافرمانی و انکار سے عذاب کے مستحق ہوئے۔ فَأَمَّا ثَمُودُ فَأُهْلِكُوا بِالطَّاغِيَةِ ۝ سو وہ جو ثمود تھے کھپائے گئے اوچھال سے یعنے ثمود کے فرقے نے جب اپنے پیغمبر کو جھٹلایا اور اللہ تعالے کے ناقے کی کونچین کاٹ ڈالین اور حضرت صالح علیہ السلام کے مار ڈالنے پر طیار ہوئے تو اللہ تعالے کے حکم سے جبرئیل علیہ السلام نے اونپر ایک آواز سخت کی پھر وہ سب ہلاک ہو گئے اوس آواز سخت سے جو دنیا کی سب آوازون سے سخت تر تھی وَأَمَّا عَادٌ فَأُهْلِكُوا بِرِيحٍ صَرْصَرٍ عَاتِيَةٍ ۝ اور وہ جو عاد تھے سو کھپائے گئے ٹھنڈی سناٹے کی ہوا سے۔ یعنے عاد کا فرقہ جو حضرت ہود کے جھٹلانے اور برا کہنے مین حد سے بڑھ گیا تھا اور اپنے تئین بڑے زور و قوت والا سمجھتا تھا اوسکی تنبیہ کے واسطے اللہ تعالے نے اونپر تین برس کامل قحط ڈالا۔ ہرچند وہ قحط سے پریشان ہوئے مگر حضرت ہود سے نہ کہا کہ ہمارے لیے دعا کیجیے تاکہ قحط دور ہو بلکہ اونہون نے ستر آدمیون کو بیت اللہ بھیجا اسلیے کہ وہ

وہان جاکے مینہ برسنے اور قحط دور ہونے کے لیے اللہ تعالے سے دعا کرین اور مکے مین اوس وقت
عمالقہ قوم غالب تھی جب وہ لوگ وہان پونہچے اور اپنا حال بیان کیا تو ایک شخص مرثد نام نے
اونسے کہا کہ یہان دعا کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا تم اپنے پیغمبر کے حکم کو مانو تو یہ بلا دور ہو کیونکہ یہ قحط
اللہ کی طرف سے آزمایش کے لیے ہے۔ اون لوگون نے کہا کہ ہم بغیر حصول مطلب کے یہانسے نجاوینگے
ورنہ ہماری قوم ہمین ذلیل کریگی۔ اب تم کوئی اور تدبیر بتاؤ مرثد نے کہا کہ اچھا تم ننگے سر اور ننگے پانوٴن
حاجیون کی طرح صفا پہاڑ پر جاؤ اور جب بیت اللہ نظر آئے تو اسطرحسے دعا مانگو کہ ای ہود کے
خدا اگر ہود تیرے سچے پیغمبر ہین تو ہمکو پانی دے جب اونہون نے یہ دعا کی تو حق تعالے نے تین
ٹکڑے بدلی کے بھیجے ایک سفید ایک سرخ ایک سیاہ اور آواز آئی کہ انمین سے جو ٹکڑا ہو اپنے
لیے پسند کرو اونہون نے اس خیال سے کہ سیاہ ابر بہت برستا ہے اوس سیاہ ٹکڑے کو پسند
کیا اور اپنے شہر کو روانہ ہوئے وہ بدلی بھی اونکے ساتھ ساتھ اوپر اوپر چلی جاتی تھی۔ جب شہر
مین پونہچے تو لوگ بہت خوش ہوئے اور ابر سیاہ دیکھ کے کہنے لگے کہ ہمارے بھیجے ہوؤن کی دعا
قبول ہوئی اور حضرت ہود کو طعنے دیتے تھے اور کہتے تھے کہ تم تو ہمین بلا سے ڈراتے تھے دیکھو
اب بدلی آئی ہے۔ اونہون نے فرمایا کہ یہ بدلی نہین ہے بلکہ یہ بلا ہے اس سے ڈرو اور میرے
کہنے پر چلو بت پرستی چھوڑ دو اور خدا پرستی اختیار کرو۔ ورنہ طوفانی ہوا چلیگی اور تم سب نیست و نابود
ہو جاؤ گے وہ اپنے زور کے گھمنڈ مین کہنے لگے ہوا ہمارا کیا کر سکتی ہے۔ اور اللہ تعالے نے ہوا
کو حکم دیا کہ قوم عاد پر مسلط ہو۔ جب طوفانی ہوا چلی تو قوم نے اپنے بچنے کے لیے بہت تدبیرین
کین مگر ہوا نے اپنے زور و شور سے اون سبکو نیست و نابود کر دیا۔ اور حضرت ہود علیہ السلام
مع اپنے فرمانبردار ایمان والونکے ایک ناپو مین چلے گئے تھے خدا کے فضل سے وہان محفوظ
رہے۔ اور وہ ہوا سَخَّرَهَا عَلَيْهِمْ سَبْعَ لَيَالٍ وَّثَمٰنِيَةَ اَيَّامٍ حُسُوْمًا
تعین کی اونپر سات راتین اور آٹھ دن برابر۔ یعنے وہ ہوا اونسے بدلا لینے کے لیے مسلط
کی گئی اونپر سات رات اور آٹھ دن تک۔ شوال کی بائیسوین [22] تاریخ بدھ کی صبح سے اونتیسوین

مدت مذکورہ آخر روز بدہ تک یہ عذاب اونپر رہا۔ اور باوجود شدت ہوا کے کہ وہ اونہین اوٹھا اوٹھا کے
پٹکتی اور سارا ٹرا ٹرا کے وسے مسے مارتی تھی سات روز تک وہ لوگ جیسے آخر آٹھوین دن بیجان
ہوئے اور ہوا نے اونکو اوڑا کے دریا مین پھینک دیا اور مدت مذکور مین ایک لحظہ بھی وہ عذاب کم
نہوا۔ اور سب کے سب نیست و نابود ہو گئے۔ فَتَرَى الْقَوْمَ فِيهَا صَرْعَىٰ پہر تو دیکھے
لوگ اوسمین پچھڑ گئے۔ یعنے تو دیکھتا اے دیکھنے والے اگر اوسوقت ہوتا اوس قوم کے لوگون
کو کہ وہ اس چہہ سات دن مین سبکے سب گرے پڑے ہوئے تھے كَأَنَّهُمْ أَعْجَازُ نَخْلٍ
خَاوِيَةٍ ۝ جیسے وہ ٹھنڈ مین کھجور کے کھوکھلے۔ یعنے اونکے مردے ایسے پڑے ہوئے
تھے جیسے کھجور کے کھوکھلے ڈنڈ فَهَلْ تَرَىٰ لَهُم مِّن بَاقِيَةٍ ۝ پہر تو دیکھتا ہے کوئی
اونکا بچ رہا۔ یعنے نہ وہ رہے نہ اونکی نسل سے کوئی اونکا نام لینے والا رہا سب کے سب
ایسے مٹے کہ گویا پیدا ہی نہوئے تھے۔ وَجَاءَ فِرْعَوْنُ وَمَن قَبْلَهُ وَالْمُؤْتَفِكَاتُ
بِالْخَاطِئَةِ ۝ اور آیا فرعون اور جو اوس سے پہلے تھے اور اُلٹی بستیان تقصیر کرتی
یعنے پیدا ہوا فرعون مصر کا بادشاہ جسکا نام مصعب بن ریان تھا اور غلبہ کیا اوسنے اور وہ
لوگ جو اوس سے پہلے تھے قوم شعیب علیہ السلام سے بت پرست مشرک اور اولٹی بستیان
جو پانچ چہہ تھین اور جنپر حضرت ابراہیم علیہ السلام کے بھانجے حضرت لوط علی نبینا وعلیہ السلام
پیغمبر کر کے بھیجے گئے تھے یہ سب بڑے بڑے گناہ کرنے لگے اور حد سے متجاوز ہو گئے
فَعَصَوْا رَسُولَ رَبِّهِمْ پہر حکم نمانا اپنے رب کے رسول کا۔ یعنے نافرمانی کی ہر ایک نے
اپنے اپنے رسول کی اور برائیون کو نچھوڑا بلکہ رسولون سے لڑنے اور مقابلہ کرنے پر آمادہ
ہوئے۔ فَأَخَذَهُمْ أَخْذَةً رَّابِيَةً ۝ پہر پکڑا اونکو اونکے رب نے بڑی پکڑ۔
یعنے جس گرفتاری کے لائق وہ لوگ تھے اوس سے زیادہ گرفتاری اون لوگون کے
واسطے ہوئی۔ فرعون دریاے نیل مین ڈبو یا گیا۔ اور حضرت شعیب علیہ السلام کی قوم کے
لوگ آواز سخت اور زلزلے سے ہلاک ہوئے اور قوم لوط علیہ السلام کی بستیان اولٹ دی

لشکین اور نیز جلے ہوئے پتھر برسائے گئے - اور مسلمان ہر وقت فضل خدا سے محفوظ رہے - با وجود اِن مثالونکے اگر کوئی کہے کہ مسلمان کیون نہ بچتے وہ تو عذاب آنے سے پہلے کافرون سے جدا کر دیئے گئے تھے اور قیامت مین سب ایک جگہ جمع ہونگے کہ وہان سے بھاگنا بھی ہرگز ممکن نہوگا اور عذاب کے اسباب سبکو شامل ہونگے پھر وہان حاقہ کے معنے کسطرح ہوسکتے ہین تو ہم کہین گے اوسکے گواہ بھی سنو اِنَّا لَمَّا طَغَا الْمَآءُ حَمَلْنٰكُمْ فِي الْجَارِيَةِ ۝ بیشک جسوقت پانی ابلا لا ادلیا تمکو بہتی ناؤ مین - یعنے جب حضرت نوح علیہ السلام کے وقت طوفان ہوکے پانی نے اسقدر طغیانی کی کہ تمام روے زمین کو گھیر لیا اور بڑے بڑے بلند پہاڑون کی چوٹی سے چالیس گز پانی اونچا ہوگیا تو اللہ تعالے نے تمہین اوسوقت کشتی مین جگہ دی اور ڈوبنے سے بچالیا لِنَجْعَلَهَا لَكُمْ تَذْكِرَةً - تاکہ کرین ہم اوس کشتی کو واسطے تمہارے عبرت اور نصیحت یا یادگاری کہ اگر تم کسی ضرورت سے دریا کے اس کنارے سے دوسرے کنارے جانا چاہو تو اوسکے لیے ایسا ہی چلتا ہوا گھر یعنے کشتی یا جہاز بنالو اور اوسکے ذریعے سے اپنے مقصد مین کامیاب ہو - غور کا مقام ہے کہ جسطرح اس دنیا کے دریا سے پار ہونا بغیر کشتی کی سواری اور تارونکے حساب دریافت کرنے کے غیر ممکن ہے اسی طرح سے حقیقت کے دریا سے بھی گذر جانا بغیر اوس کشتی اور تارون کے جو اوس دریا کے لیے مقرر ہین ہرگز ممکن نہین - اور وہ کیا ہین ایک محبت اہل بیت رسول مقبول اور دوسرے اقتداے اصحاب پاک - اہل بیت پاک کی اطاعت اور محبت مثل کشتی کے ہے اور اصحاب کا اقتدا اور پیروی مثل تارونکے ہے اور یہ مضمون حدیث سے ثابت ہے - اور اس مضمون کو ایک شاعر ماہر نے اپنی مختصر نظم مین خوب بیان کیا ہے وہ یہ ہے ۝

جبکہ اصحابونکو حضرت کہہ گئے
دونون ان جزون سے یہ ظاہر ہوا
پھر جو ان دو کو نہ مانیگا کوئی

ہین کواکب ہدایت کے لیے
عترت و اصحاب بیشک گمان
راہ وہ ہرگز نہ پائے گا کبھی

اور عترت کے تئین کشتی کہا
لازم ملزوم ہین دونون بیان
ایک کا ان دو سے ہوکر بغض و کینہ

ہوگی پہر اوسکی ہلاکت بالیقین	جو نہ سمجھے انکو نجم چرخ دین	گم کرے کشتی وہ اپنی بالیقین
کشف ہو یا۔ و معلم پر یہ راز	بے کواکب چل نہین سکتا ہے	یا فقط بس جان لے انجم کو جو
اور تمسک اوسکو کشتی کا ہو	غرق دریائے ضلالت وہ رہے	اوسکو پہر ساحل ملا کب ملے

اسی لیے ارشاد ہوا ہے وَتَعِيَهَا أُذُنٌ وَاعِيَةٌ ○ اور یاد رکھے اوسکو کان یاد
رکھنے والا۔ کہ فائدہ اوٹھائے اوسکے سننے سے۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب یہ آیت نازل
ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے فرمایا کہ اے علی دعا مانگی
مین نے خدائے تعالےٰ سے کہ وہ تمہارے کان ایسے کردے۔ اور آپکی دعا کی برکت سے
ایسا ہی ہوا کہ وہ استعداد حضرت علی کرم اللہ وجہہ مین بہت زیادہ ہوگئی اور انتہا درجے کے
کمال کو پہونچے۔ اور جب دنیا کے حاقے جو بیان ہوئے سمجھہ مین آگئے تو اب آخرت کے حاقے
کا تصور کرنا سہل ہوگیا۔ فرق صرف اتنا ہی ہے کہ بیان کے حاقون مین تخصیص تھی اور وہان
انتہا درجے کا عموم اور شمول ہے۔ فَإِذَا نُفِخَ فِي الصُّورِ نَفْخَةٌ وَاحِدَةٌ ○ پہر جب
پہونکے نرسنگے مین ایک پہوک۔ یعنے صور مین ایک بار پہونکا جائے۔ جو تمام عالم کے
جاندارون کی روحین کھینچنے کے لیے کافی ہوگا اور زمین و پہاڑون کا آپس مین ٹکرانا
اور عالم کی خرابی اسی نفخے سے شروع ہوگی۔ اور صور بیل کے سینگ کے مانند ہے اوسے
حضرت اسرافیل علیہ السلام پہونکینگے جس کی آواز سے تمام روحین کھینچ جائینگی اور ہوا مین
سخت جنبش پیدا ہوگی۔ وَحُمِلَتِ الْأَرْضُ وَالْجِبَالُ فَدُكَّتَا دَكَّةً وَاحِدَةً
اور اوٹھائی جائے زمین اور پہاڑ پہر ٹکے جائین ایک بار۔ یعنے زمین کے اجزا مین سستی
آجائیگی اور بہونچال کے صدمے سے پہاڑون کی جڑین چھوٹ جائینگی اور ہوا اس زور
سے چلے گی کہ پہاڑ اوڑتے پہرینگے۔ ہوا کی شدت سے آپس مین ٹکرا ٹکرا کے ایسے کوٹے
جائین گے کہ چورچور ہو کے زمین کے برابر ہوجائینگے۔ اور اس کوٹنے مین زمین و پہاڑ
برابر شامل ہونگے۔ فَيَوْمَئِذٍ وَقَعَتِ الْوَاقِعَةُ ○ پہر اوسدن ہو پڑے واقعہ

یعنے قیامت جو تمام عالم کی تہ و بالا کرنے والی ہے اور جسکا وعدہ کیا گیا ہے۔ اور اوسکا اثر جسطرح
طرح زمین والون پر ہوگا اوسی طرح سے آسمان والون پر بھی ہوگا وَانْشَقَّتِ السَّمَآءُ
فَهِيَ يَوْمَئِذٍ وَّاهِيَةٌ ۝ اور پھٹ جائے آسمان پھر وہ اوسدن بکس رہا ہے
یعنے آسمان شق ہو جائیگا اور اوسدن اوسکے جوڑ بند ایسے ڈھیلے ہونگے جیسے ہم پہچان
وَّالْمَلَكُ عَلٰٓى اَرْجَآئِهَا ۭ اور فرشتے ہین اوسکے کنارونپر یعنے وہ فرشتے جو آسمان کو
گردش دیتے تھے آسمان کے کنارون پر چلے جائینگے۔ اور جسطرح زمین و آسمان کو اس نفخہ
کا اثر ہوگا اوسی طرح عرش اعظم کو بھی ایک تغیر ہوگا کہ زمین و آسمان کا انقلاب سستی اور
پوروسے پن سے ہوگا اور عرش عظیم پر جلال اوسکے نہایت گرانبار ہو جائیگا وَيَحْمِلُ عَرْشَ رَبِّكَ
فَوْقَهُمْ يَوْمَئِذٍ ثَمٰنِيَةٌ ۝ اور اوٹھاوینگے تخت تیرے رب کا اوسدن اپنے اوپر
آٹھ شخص۔ یعنے پہلے چار اوٹھائے ہوئے تھے اوسدن چار اور زیادہ کیے جاینگے
اور وہ آٹھون عرش اعظم کو اپنے کندھون اور سرون پر اوٹھائینگے۔ اور اونکے پانون
ساتوین زمین کے نیچے ہونگے۔ اور وہ سب اللہ تعالے کی تسبیح کرتے ہونگے۔ يَوْمَئِذٍ
تُعْرَضُوْنَ لَا تَخْفٰى مِنْكُمْ خَافِيَةٌ ۝ اوسدن سامنے جاؤگے چھپ نہ رہیگا
تم مین سے کوئی چھپنے والا۔ یعنے اوسدن حاضر کیے جاؤگے اپنے پروردگار کے سامنے
اور چھپا نہ رہیگا کسی پر تم مین سے کسی کا احوال پوشیدہ اور یہ حاضری حساب اور عدل کے
لیے ہوگی۔ حدیث مین ہے کہ قیامت کے دن تین مرتبہ عمل عرض کیے جاوینگے۔ پہلی
مرتبہ کافر اور گنہگار اپنے بُرے کامون سے انکار کرینگے۔ اور دوبارہ عذر اور بہانے کرینگے
اور تیسری مرتبہ عذر اونکے باطل ہو جائینگے اور حکم ہوگا کہ انکے اعمال نامے اُڑا دو پھر بعضون
کو سامنے سے داہنے ہاتھ مین دینگے اور بعضون کو پیچھے سے بائین ہاتھ مین فَاَمَّا مَنْ
اُوْتِيَ كِتٰبَهٗ بِيَمِيْنِهٖ ۙ فَيَقُوْلُ هَاۗؤُمُ اقْرَءُوْا كِتٰبِيَهْ ۝ سو جسکو ملا اوسکا
لکھا داہنے ہاتھ مین وہ کہتا ہے لو پڑھو میرا لکھا۔ یعنے جسکا نامۂ اعمال داہنے ہاتھ مین

دیا جائیگا وہ خوش ہوکے فرشتون سے کہیگا لو پڑھو میری کتاب جسمین میری سراسر بہتری ہے
اِنِّیْ ظَنَنْتُ اَنِّیْ مُلٰقٍ حِسَابِیَهْ ۝ مین نے خیال رکھا کہ مجکو ملنا ہے میرا حساب
یعنے مین دلسے یقین رکھتا تھا کہ آخرت مین مجھے حساب دینا ہوگا اسی لیے مین دنیا مین اپنے
نفس سے محاسبہ کرتا رہتا تھا۔ فَهُوَ فِیْ عِیْشَةٍ رَّاضِیَةٍ ۝ وہ رہین گذران مین
من مانتی۔ یعنے وہ شخص باوجود دوام ہونے بلا کے نہایت خوش وخرم اور حسب دلخواہ راحت
مین ہوگا۔ اور اوسکے لیے اسی پر اکتفا نہوگا بلکہ وہ داخل ہوگا فِیْ جَنَّةٍ عَالِیَةٍ ۝
قُطُوْفُهَا دَانِیَةٌ ۝ اونچے باغ مین جسکے میوے جھک رہے ہین۔ یعنے بڑے
رتبے والی بہشت مین جسکے مکانات عمدہ فرش ونفیس ہونگے۔ برتن وہان کے چاندی اور
سونے کے۔ نہرین جاری ہونگی فوارے چھوٹتے ہونگے اور درخت سرسبز ہرے بھرے
میوے سے لدے جھکے پڑتے ہونگے۔ اسطور سے کہ جس میوے کی طرف بہشتی اشارہ
کریگا اوس میوے کا درخت اپنی ٹہنی میوے سے لدی ہوئی اوسکے مُنہ کے پاس لے آئیگا
اور اونکو خوشخبری دیجائیگی کہ كُلُوْا وَاشْرَبُوْا هَنِیْٓـًٔۢا بِمَآ اَسْلَفْتُمْ فِی الْاَیَّامِ
الْخَالِیَةِ ۝ کہ کھاؤ اور پیو رچ رچ کے بدلا اوسکا جو آگے بھیجا تمنے پہلے دنون مین
یعنے کھاؤ اور پیو میوے اور کھانے بہشت کے خوب رچ رچ کے اوسکے بدلے مین جو تمنے
عبادتین اور ریاضتین کی ہین اور بیجا خواہشون کے روکنے مین محنتین اور مشقتین اوٹھائی
ہین۔ گذرے ہوئے دنون مین دنیا مین رہکر۔ وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ كِتٰبَهٗ بِشِمَالِهٖ
اور جسکو ملا اوسکا لکھا بائین ہاتھ مین۔ وہ نہایت رنجیدہ ہوگا اور افسوس کریگا کہ میرے
عمل اچھے نہ تھے فَیَقُوْلُ یٰلَیْتَنِیْ لَمْ اُوْتَ كِتٰبِیَهْ ۝ پھر کہیگا کسیطرح مجکو نہ ملتا
میرا لکھا۔ یعنے کاش یہ اعمالنامہ مجھے نہ ملتا تو بہتر تھا کہ اسکے دیکھنے سے میری روح کو صدمہ
ہوتا ہے وَلَمْ اَدْرِ مَا حِسَابِیَهْ ۝ اور مجکو خبر نہوتی کہ کیا ہے حساب میرا۔ کیونکہ حساب کے
معلوم ہونے سے برے عمل یاد آتے ہین اور اونکے یاد آنے سے ایک طور کا عذاب روح

پچھتاتا ہے۔ يٰلَيْتَهَا كَانَتِ الْقَاضِيَةَ ۝ کسی طرح وہی موت نبڑ جاتی یعنے
دنیا ہی کی موت میرا فیصلہ کر دیتی اور میں پھر زندہ نہوتا جو اس عذاب میں مبتلا ہوتا۔ فرشتے
کہینگے کہ برے کاموں سے مخلصی پالے کے لیے تو نے دنیا میں خیرات اور صدقہ
کیون نہ دیا۔ اسوقت وہ جواب دیگا مَآ اَغْنٰى عَنِّيْ مَالِيَهْ ۝ کچھ کام نہ آیا میرے
میرا مال۔ اسلیے کہ مین نے اوسے بیجا کامون مین صرف کیا۔ هَلَكَ عَنِّيْ سُلْطٰنِيَهْ
نہ باد ہوئی مجہسے حکومت میری۔ جو مجکو دنیا مین اپنے مقدور کے موافق حاصل تھی خواہ
ہاتھ پاؤن اور اپنے نفس پر یا اپنے گہر پر یا اپنے گانون یا شہر پر۔ پھر جب اوسے سوائے
حسرت اور ندامت اور باطل آرزوؤنکے کوئی جواب نہ ملیگا اللہ جل جلالہ فرشتونکو حکم دیگا
کہ خُذُوْهُ فَغُلُّوْهُ ۝ اوسکو پکڑو پھر طوق ڈالو۔ یعنے پکڑو اسکو سختی اور غصے سے۔
پھر اسکے ہاتھ اسکی گردن مین باندھو اسلیے کہ اسنے ہمارا شکر ادا نکیا اور نافرمان رہا۔ حدیث
مین آیا ہے کہ یہ حکم سنتے ہی ایک لاکھ فرشتے اوسپر دوڑ پڑینگے اور اوسکے ہاتھ اوسکی گردن سے
باندھ دینگے پھر حکم ہوگا کہ ثُمَّ الْجَحِيْمَ صَلُّوْهُ ۝ پھر آگ کے ڈھیر مین اسکو پیٹھاؤ۔
یعنے دہکتی آگ مین اسے ڈالدو۔ ثُمَّ فِيْ سِلْسِلَةٍ ذَرْعُهَا سَبْعُوْنَ ذِرَاعًا
فَاسْلُكُوْهُ ۝ پھر ایک زنجیر مین جسکی ناپ ستر گز ہے اوسکو جکڑ دو۔ یعنے اوسکو سر سے
پیر تک ستر گز کی زنجیر مین جکڑ دو تاکہ اسکا کوئی عضو ہل نہ سکے۔ اور یہ عذاب اسلیے ہوگا کہ
اِنَّهٗ كَانَ لَا يُؤْمِنُ بِاللّٰهِ الْعَظِيْمِ ۝ وہ تھا یقین نہ لاتا اللہ پر جو سب سے بڑا ہے
یعنے دنیا کے اسباب اور تدبیرون پر نظر رکھتا تھا اور خدائے بزرگ برتر جو مسبب الاسباب ہے
یقین نہ لاتا تھا۔ اسوجہ سے بدنی عبادت اوس سے متصور نہ تھی۔ اب رہی مالی عبادت سو
وہ بھی اوسنے بالائے طاق رکھی خود دینا تو درکنار دوسرون کا محتاجون کو دینا دیکھ نہ سکتا
تھا۔ وَلَا يَحُضُّ عَلٰى طَعَامِ الْمِسْكِيْنِ ۝ اور تاکید نکرتا تھا فقیر کے کھلانے پر
یعنے اپنے اہل وعیال اور خادمون کو مسکینون کے کھلانے کے بارے مین تاکید نکرتا تھا

اس آیت سے ظاہر ہوتا ہے کہ کافرون کا خدا کی مخلوق سے احسان کرنا اونکے لیے باعث
تخفیف عذاب ہی۔ اور جب کافرون کے عذاب کا حال بیان ہوچکا تو اب یہ بیان ہوتا ہی
کہ رنج وغم کی زیادتی مین دو چیزون سے سکون اور رنج وغم کی کمی ہوتی ہے۔ ایک دلی
دوست جو تسلی دلاسا دیتا ہے دوسرے لذیذ کھانا کہ دلکو قوت دیتا ہے۔ سو کافرون کے
لیے یہ دونون بھی نہونگے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے فَلَيْسَ لَهُ الْيَوْمَ هٰهُنَا حَمِيمٌ
سو کوئی نہین اوسکا آج یہان دوستدار۔ یعنے کوئی نہین ہے حشر کے دن کافرون کا حمایتی
قرابتی یا دوست اونکو تسلی اور دلاسا دینے والا اسلیے کہ میدان حشر مین ہر شخص اپنے اپنے
حال مین گرفتار ہوگا۔ کسے اس غم سے فرصت ہوگی جو اسکی دلجوئی کرے اور عذاب مین
کچھ خفت ہو۔ وَلَا طَعَامٌ إِلَّا مِنْ غِسْلِينٍ ۝ اور نہ کچھ کھانا مگر زخمون کا دہوون
یعنے اون کافرون کے لیے کچھ کھانا بھی نہوگا جس سے اونکے دل کو کچھ قوت ہو مگر زخمون
کا دہوون جو دوزخ کے جلے ہوئے کافرون کے زخمون سے پیپ اور زرداب کی صورت
ہو بہکے دوزخ کے گڑھون مین جمع ہوگا اور ایسا بدبو اور بدمزہ ہوگا کہ لَّا يَأْكُلُهُ إِلَّا
الْخَاطِئُونَ ۝ کوئی نہ کھائے اوسکو مگر وہی گنہگار۔ یعنے وہ ایسی بُری چیز ہے کہ سوا ع ۵
گنہگارون کے اوسے کوئی نہ کھا سکیگا اور وہ بھی جب کھائین گے تو اوسکی زہریت سے
نہایت بے قرار اور بیتاب ہونگے۔ اور جب ان سب بیانون سے ظاہر ہوچکی تفصیل اون
امرونکی جنپر حاقہ ہونا ثابت ہے تو اس سے خوب روشن ہوتا ہے کہ یہ قرآن کلام بشر نہین بلکہ حق
تعالے جل جلالہ کا کلام پاک ہی۔ فَلَا أُقْسِمُ بِمَا تُبْصِرُونَ ۝ وَمَا لَا تُبْصِرُونَ
سو قسم کھاتا ہون مین اون چیزونکی جو دیکھتے ہو اور جو چیزین نہین دیکھتے۔ یعنے جب ثابت
ہوچکا کہ یہ کلام خدا ہی تو اسکو مانو اور غور کرو کہ پروردگار اون چیزونکی جنہین تم دیکھتے ہو اور
جنہین تم نہین دیکھتے قسم کھاتا ہی اور وہ چیزین جو تم دیکھتے ہو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نبوت
کے آثار اور نشان ہین جو معجزون سے ظاہر تھے اور جو تم نہین دیکھتے وہ آپکی ولایت کے

انوار ہیں جو کسی مخلوق کو نظر نہیں آتے۔ خلاصہ یہ کہ حق تعالے نہیں کامل یقین دلانے
کے لیے قسم کھاکے فرماتا ہے کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ یہ کہا ہوا ایک پیغام
لانے والے سردار کا۔ یعنے بیشک یہ قرآن جو ہر شی کی حقیقت کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے
کا کلام ہے جسے جبرئیل علیہ السلام درگاہ الٰہی سے لاتے ہین اور اونسے رسول مقبول صلے
اللہ علیہ وسلم سنتے ہین اور تمکو پہنچاتے ہین۔ وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَاعِرٍ ۔ اور نہین یہ کہا
کسی شاعر کا۔ یعنے یہ قرآن پاک کسی شاعر کا کلام نہین ہے۔ کیونکہ نہ اسمین بحر ہے نہ وزن
اور نہ وہمی خیالات سے بہرا ہوا ہے جیسا کہ شاعرون کا کلام ہوتا ہے۔ بلکہ اس کلام مین حقائق
اور معارف کے اصول کو قطعی دلیلون سے بیان فرمایا ہے۔ قَلِيْلًا مَّا تُؤْمِنُوْنَ ۝
تم تھوڑا یقین کرتے ہو۔ یعنے اپنی جہالت اور تعصب کے باعث سے انکار کرتے ہو۔ ورنہ صریح
ظاہر ہے کہ یہ کلام خدا ہے نہ قول شاعر وَلَا بِقَوْلِ كَاهِنٍ ۔ اور نہ کہا پریون والے کا
یعنے یہ قرآن پاک کسی کاہن کا بھی کہا ہوا نہین ہے جیسے جنات کچھ باتین سکھاتے ہین۔
بلکہ یہ ایسا معجزہ ہے کہ کسی جن کا کلام اسکے مشابہ نہین ہو سکتا۔ قَلِيْلًا مَّا تَذَكَّرُوْنَ ۝
تم تھوڑا دہیان کرتے ہو یعنے کچھ غور نہین کرتے۔ اور بہت کم سوچتے ہو۔ اور جب یہ کلام شاعر اور
کاہن کا نہوسکا تو ثابت ہوگیا کہ تَنْزِيْلٌ مِّنْ رَّبِّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اوتارا ہوا ہے
تمام عالم کے پروردگار کا۔ جسکی ربوبیت عام ہے۔ اور یہ بات ہرگز نہین کہ رسول نے
حق تعالے کے کلام مین کچھ دخل دیا ہو۔ وَلَوْ تَقَوَّلَ عَلَيْنَا بَعْضَ الْاَقَاوِيْلِ ۝
اور اگر یہ بنالاتا ہمپر کوئی بات۔ یعنے بالفرض اگر یہ رسول اپنی فصاحت اور بلاغت کے
زور سے بعضی آیتون مین کچھ بڑہاتا۔ لَاَخَذْنَا مِنْهُ بِالْيَمِيْنِ ۝ ثُمَّ لَقَطَعْنَا
مِنْهُ الْوَتِيْنَ ۝ تو ہم پکڑتے اوسکا داہنا ہاتھ پھر کاٹ ڈالتے اوسکا نرخرہ۔ اور اوسے
وصیت نہ لینے دیتے۔ اور بعض نے یہ معنے لیے ہین کہ اوسکے داہنے ہاتھ کو ہم شل
کردیتے تاکہ جہوٹ کی طرف اشارہ بھی نکرسکے اور اوسکے دل کی رگ کاٹ ڈالتے تاکہ

جھوٹ بنا کے نہ کہہ سکے۔ فَمَا مِنْكُمْ مِّنْ اَحَدٍ عَنْهُ حٰجِزِيْنَ ○ پھر تم
مین کوئی نہین اوس سے روکنے والا۔ یعنے پھر کوئی ایسا نہین جو رسول کو اس بلاسے
کسی حیلے یا تدبیر سے بچا رکھے اور ہلاک نہونے دے۔ وَاِنَّهٗ لَتَذْكِرَةٌ
لِّلْمُتَّقِيْنَ ○ اور یہ تو سمجھوتی ہے ڈر والونکو۔ یعنے یہ قرآن پاک دستور العمل ہے
اون لوگون کے لیے جو اچھے کامون سے اللہ کی رضامندی حاصل کرنا چاہتے ہین
اور بُرے کامون سے بھاگتے ہین۔ وَاِنَّا لَنَعْلَمُ اَنَّ مِنْكُمْ مُّكَذِّبِيْنَ ○
اور ہمکو معلوم ہے کہ تم مین بعضے جھٹلاتے ہین۔ سو اونکے لیے بھی اس قرآن کے اُتارنے
مین ایک فائدہ ہے رکھا ہے۔ وَاِنَّهٗ لَحَسْرَةٌ عَلَى الْكٰفِرِيْنَ ○ اور وہ جو ہے
پچھتاوا ہے منکرون پر۔ یعنے قرآن پاک دنیا ہی مین کافرون کے لیے باعث حسرت
و افسوس ہوگا جب وہ دیکھین گے کہ قرآن پر عمل کرنے والے خدا کی مدد سے روز بروز
ترقی پاتے ہین اور بڑی بڑی فتحین حاصل کرتے چلے جاتے ہین وَاِنَّهٗ لَحَقُّ الْيَقِيْنِ ○
اور وہ جو ہے قابل یقین کرنے کے ہے۔ یعنے قرآن پاک بیشک وبے شبہہ یقین
کرنے کے لائق ہے اور اوسمین کوئی باطل بات نہین پائی جاتی جس سے کچھہ شک
ع ۲ شبہہ ہو۔ فَسَبِّحْ بِاسْمِ رَبِّكَ الْعَظِيْمِ ع ○ اب بول پاکی اپنے رب کے نام کی
جو ہے سب سے بڑا۔ یعنے پاکی کے ساتھہ یاد کر نام اپنے پروردگار کا جو سب سے
بڑا بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے۔ تاکہ تجکو اس یاد کرنے مین دلکی پوری صفائی حاصل ہو

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْمَعَارِجِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ اَرْبَعٌ وَّ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ معارج مکی ہے اور اسمین چوالیس آیتین اور دو سو سولہ ۲۱۶ کلمے اور آٹھہ سو اکسٹھہ حرف
اور دو رکوع ہین۔ اس سورت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ نضر بن حارث اور ابو جہل

اور وہ کفار قریش جو اپنی سرداری کے غرور مین مست تھے بیت اللہ کے نزدیک آئے
اور اوسکے مقام کا پردہ اپنے ہاتھ سے پکڑکے بعض نے یہ کہا کہ اے خدا اگر محمد صلے اللہ
علیہ وسلم کا دین سچا اور حق ہے تو ہمارے اوپر پتھر برسا یا اور کوئی عذاب نازل کر اور
بعض نے کہا کہ اے اللہ ایک ٹکڑا آسمان کا گرادے تاکہ ہمکو قیامت کے عذاب کا یقین
ہوجائے۔ بس ان لوگون کی حماقت اور تمسخر کی باتین سنکے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم
کو نہایت رنج ہوا تب اللہ تعالے جل شانہ نے یہ سورت شریف نازل فرمائی سَاَلَ
سَآئِلٌۢ بِعَذَابٍ وَّاقِعٍ ۙ لِّلْكٰفِرِيْنَ - مانگا ایک مانگنے والے نے عذاب
پڑنے والا واسطے منکرون کے۔ یعنے مانگا ایک مانگنے والے نضر بن حارث نے عذاب
اللہ تعالے کا حماقت سے اور نہ سمجھا کہ وہ عذاب یقینی آنے والا ہے کافرون پر جنمین سے
یہ ایک مانگنے والا بھی ہے اور وہ عذاب ایسا ہے کہ لَيْسَ لَهٗ دَافِعٌ ۙ کوئی نہین
اوسکو ہٹانے والا۔ یعنے اس عذاب کا دفع کرنے والا کوئی نہین اسواسطے کہ وہ عذاب
مقدر ہے مِّنَ اللّٰهِ ذِي الْمَعَارِجِ ؕ اللہ کی طرف سے جو چڑھتے درجون کا
صاحب ہے۔ کہ اوسکے بندے اوسکے حکمون کی تابعداری اور فرمانبرداری مین کوشش
کرکے ان مرتبون اور درجون سے ترقی کرکے اوسکی حضوری سے مشرف ہوتے ہین
اور وہ درجے متفاوت اور مختلف ہین۔ تَعْرُجُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ اِلَيْهِ فِيْ يَوْمٍ
كَانَ مِقْدَارُهٗ خَمْسِيْنَ اَلْفَ سَنَةٍ ۚ چڑھینگے اوسکی طرف فرشتے اور
روح اوسدن مین جسکا طول پچاس ہزار برس ہے۔ یعنے چڑھین گے فرشتے اور
روحین جو بنی آدم کی تدبیرون کے لیے مقرر ہین اوسکی طرف اوسدن مین جسکا
اندازہ پچاس ہزار سال کا ہے اور وہ دن قیامت کا دن ہے جسمین پہلے صور کے
بہوکنے کے سبب سے فرشتے اور روحین جو آسمان و زمین اور پہاڑ و دریا کی نگاہبانی
کے واسطے مقرر ہین عروج کرینگی۔ پھر وہ فرشتے جو بنی آدم کے عملون کی نگہبانی اور

اور اونپر گواہی دینے کے لیے مقرر ہین عروج کرینگے اسی طرحسے عملونکے تولنے والے اور نامۂ
اعمال کے دینے والے اور پل صراط سے پار کرنے والے اور دوزخ کیطرف لیجانے والے
اور بہشت مین پونہچانے والے اور تمام فرشتے عالم علوی اور عالم سفلی کے اور آسمانی اور ارضی
اور عنصری اور معدنی اور نباتی اور حیوانی سب روحین گروہ کے گروہ یکے بعد دیگرے عروج
کرینگی - اور دنیا کی خدمتون سے فراغت پا کے عالم آخرت کی خدمتون پر مقرر ہونگی - اور تمام
فرشتے ابد الآباد تک اور سب روحین ہمیشہ کے لیے اپنے اپنے کامون مین مصروف ہونگی
پھر اوسوقت عروج نہ رہیگا اور ہر ایک کو قرار و سکون ہوگا - یہ بیان کرکے اللہ تعالے اپنے
رسول صلے اللہ علیہ وسلم سے فرماتا ہے کہ جب آپنے اپنے رب کو ذی المعارج کی صفت سے
موصوف سمجھ لیا اور اوسکے بعضے معارج بھی سُن لیے کہ پچاس ہزار برس کی مدت کے ہین
تو ان کافرون کے ایسے عذاب معین کی جلدی کرنے اور مسخرے پن سے رنجیدہ نہو جیسے
فَاصْبِرْ صَبْرًا جَمِيلًا ۝ سو تو صبر کر بھلی طرح کا صبر کرنا جسمین ملال اور گھبراہٹ
نہو - اسلیے کہ یہ جلدی اور مسخراپن کفار کا اونکی نادانی سے ہے - اِنَّهُمْ يَرَوْنَهٗ بَعِيدًا ۝
وہ دیکھتے ہین اوسکو دور - یعنے کفار سمجھتے ہین کہ ابھی قیامت مین مدتین باقی ہین اور ہماری
زندگی مین تو آتی بھی نہین پھر ہم کس لیے اوس سے ڈرین - وَنَرٰىهُ قَرِيبًا ۝ اور ہم
دیکھتے ہین اوسکو نزدیک - اسلیے کہ اوسدن کی آمد کی ابتدا تو موت سے ہے - جسوقت روح
بدن سے جدا ہوتی ہے اوسیوقت سے اوسدن کے آثار اور نشانیان ظاہر ہونے
لگتی ہین سو موت تو بہت جلد آنے والی ہے - اور دنیا کو بھی بقا نہین چند روزہ ہے اور اسکا ختم
ہونا اوسدن کے شروع ہونے پر ہے يَوْمَ تَكُوْنُ السَّمَآءُ كَالْمُهْلِ ۝ جسدن
ہوگا آسمان جیسے تانبا پگھلا - یعنے جسدن آگ کی لپک اور صور کی آواز سے آسمان مثل
چرخ مارتے ہوئے تانبے کے ہوجائیگا - وَتَكُوْنُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ ۝ اور ہونگے
پہاڑ جیسے اون رنگی ہوئی - یعنے پہاڑ آندھی اور طوفان کے صدمے سے جو صور کی آواز سے

ہوگا ایسے ہوجاوینگے جیسے رنگین اون دھنکی ہوئی جسکو دھنیا اپنی کمان کی تانت سے اوسکے رودے روئین اڑا دیتا ہے۔ اور رنگین اسوجہ سے ارشاد ہوا کہ سرخ وسفید اور سیاہ پہاڑ ریزے ریزے ہوکے جب اڑینگے تو رنگین اون کے طور پر معلوم ہونگے۔ اوسوقت سب آدمی ایسی سختی اور مصیبت مین ہونگے کہ اپنے عزیز واقربا بھی یاد نہونگے وَلَا يَسْـَٔلُ حَمِيمٌ حَمِيمًا ۝ اور نہ پوچھیگا رشتہ دار رشتہ دار کو کہ تو کس حال مین ہے اور یہ کچھ مفارقت اور دوری کے باعث سے نہوگا بلکہ يُبَصَّرُونَهُمْ سب نظر آجائینگے اونکو۔ یعنے اونکے قرابتیون کا حال اونھین دکھلایا جائیگا اور باوجود اسکے وہ اپنی مصیبت اور گرفتاری کے خوف سے اونکی کچھ پروا نکرینگے بلکہ آرزو کرینگے کہ ہمارے بدلے بھی اونھین پر عذاب ہوا اور ہم چھوٹ جائین۔ يَوَدُّ الْمُجْرِمُ لَوْ يَفْتَدِي مِنْ عَذَابِ يَوْمِئِذٍ بِبَنِيهِ ۝ سنا دیگا گنہگار کسی طرح چھڑاوے مین رہے اوس دن کی مار سے اپنے بیٹے۔ یعنے گنہگار آرزو کرینگے کہ کاش اسدن کے عذاب کے بدلے دیدین اپنے بیٹون کو جنھین بہت چاہتے تھے وَصَاحِبَتِهِ وَأَخِيهِ ۝ اور ساتھ والی اور بھائی۔ یعنے اپنی جورو کو جو اوسکی عزت تھی اور اپنے بھائی جو اوسکے برابر والے اور مددگار تھے۔ وَفَصِيلَتِهِ الَّتِي تُؤْوِيهِ ۝ اور اپنا گھرانا جسمین رہتا تھا۔ یعنے اپنے ایک جدی گھرانے والونکو جنمین رہتا اور جو اسکی حمایت کرتے تھے۔ وَمَنْ فِي الْأَرْضِ جَمِيعًا ۝ اور جتنے زمین پر ہین سارے یعنے تمام دنیا کے لوگون کو ایکبارنہ یہ کہ ایک کے بعد دوسرا۔ ثُمَّ يُنْجِيهِ ۝ پھر اپنے تئین بچائے۔ یعنے نجات اور خلاصی پائے كَلَّا ۖ کوئی نہین۔ یعنے ہرگز عذاب سے نجات نہوگی اور یہ آرزو بیفائدہ ہے۔ اسلیے کہ إِنَّهَا لَظَىٰ ۝ وہ تپتی آگ ہے یعنے اوسدن کا عذاب کیا ہے کہ دہکتی آگ ہے نَزَّاعَةً لِلشَّوَىٰ ۝ کھینچ لینے والی کلیجا جسکی تیزی اور لپک سے کافرون کے کلیجے کھنچ آئینگے۔ اور وہ آگ بدلا ہرگز نہ قبول کریگی کیونکہ اوسے شعور ہی نہین۔ اور جو ہے تو اس بات کا ہے کہ تَدْعُوا

مَنْ اَدْبَرَ وَتَوَلّٰى ۝ پکارتی ہے اوسکو جسنے پیٹھہ دی اور پھر گیا - یعنے پکارتی ہی
وہ آگ اور للکار کے بلاتی ہے اپنی طرف اوسے جو سچی راہ سے پھر گیا اور پیغمبرون کے
کہنے پر نہ چلا اور جسنے ایمان سے منہ موڑا اور حکم خدا نمانا - وَجَمَعَ فَاَوْعٰى ۝ اور اکٹھا
کیا اور سینتا - یعنے مال جمع کرکے رکھہ چھوڑا اور کراہ خدا مین ندیا - اور نہ بندون کا حق ادا کیا -
ان سب لوگون کو دوزخ کی آگ نام بنام پکاریگی اور جب یہ بھاگین گے تو ایک گردن بہت
لنبی آگ سے نکلیگی اور دو دو سو سال کی راہ سے کافرون اور منافقونکو اس طور سے
چن لیگی جیسے جانور اپنی چونچ سے دانہ اوٹھاتا ہے - اور یہ مال کا جمع کرنا اور مستحقین کو نہ دینا
دنیا مین بہت پھیلا ہوا ہے - اسلیے کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ خُلِقَ هَلُوْعًا ۝ آدمی
بنا ہے جی کا کچا - یعنے بےصبر اور حریص نہایت گھبراہٹ والا کہ اِذَا مَسَّهُ الشَّرُّ
جَزُوْعًا ۝ جب پہونچے اوسکو برائی تو نہایت گھبرائے - اور بیقرار ہوکے اوسکی تدبیرین
سوچنے لگے پہر جب تدبیر سے کام نہ نکلے تو اور بیقرار ہو اور ایک تدبیر کو ناتمام چھوڑکے دوسری
کی فکر کرنے لگے - وَاِذَا مَسَّهُ الْخَيْرُ مَنُوْعًا ۝ اور جب پہونچے اوسکو بھلائی
تو بخیل ہو جائے - یعنے جب آدمی کو دولت اور حکومت یا دوسری طرح کی بھلائی ملتی ہے
تو بخیل ہو جاتا ہے اور ہرگز نہین چاہتا کہ دوسرے کو کچھہ پہونچے - اور یہ دونون صفتین یعنے
برائی مین گھبرانا اور بھلائی مین بخیل ہو جانا اکثر بندگی اور عبادت مین خرابی ڈالتی ہین اور
پیغمبرون اور قرآن سے پہرنے اور انکار کرنے کا سبب ہو جاتی ہین - پس اس وجہہ سے
سب انسان دوزخ کے بلانے کے قابل ٹھہرے کیونکہ انکی اصل پیدایش مین دوزخ کے
بلانے کی استعداد پائی جاتی ہے مگر آٹھہ فرقے کہ اونہین دوزخ نہ بلائیگی اسلیے کہ اونکو آٹھ
آٹھون دروازون سے بہشت طلب کریگی اور اون فرقون کی تفصیل یہ ہے - اِلَّا
الْمُصَلِّيْنَ ۝ الَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ دَآئِمُوْنَ ۝ گروہ نمازی جو
حریص اور بےصبر ... زیادہ

نہین پیدا کیے گئے - ورنہ پنجوقتہ نماز کبھی نہ ادا کر سکتے - اور جب یہ نہین پانچ وقت اپنے مالک کے حضور مین حاضر ہوتے ہین تو انسے یہ بھی نہین ممکن کہ اپنے مالک کے حکم کے موافق اپنے مال مین سے کچھ نذر و نیاز یا خیرات و زکوٰۃ نہ نکال سکین - یا حقوق عباد نہ دین اس مقام پر غور کرنا چاہیے کہ حق تعالےٰ نے نمازیون کو ان آٹھون فرقون کا سردار کرکے اس آیت مین سب سے پہلے بیان فرمایا ہے - اور اس کلام کے آخر مین بھی اسی فرقے کا ذکر کرکے کلام کو ختم کیا ہے - پس ظاہر مین تکرار معلوم ہوتی ہے مگر حقیقت مین تکرار نہین کیونکہ پہلی آیت مین مداومت کا ذکر ہے اور دوسری آیت مین نماز کی حفاظت کا - اور حق تعالےٰ نے فرقہاے مذکور مین نمازیون کو زیادہ رتبہ دیا ہے - لکھا ہے کہ لوگون نے حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ عنہ سے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے بڑے جلیل القدر صحابیون مین سے تھے دریافت کیا کہ نماز کی ہمیشگی سے کیا مراد ہے کیونکہ ہمیشہ نماز مین مصروف رہنا آدمی کی طاقت سے باہر ہے اونہون نے ارشاد فرمایا کہ نماز کی ہمیشگی سے مراد یہ ہے کہ نماز پڑھنے مین داہنے بائین نہ دیکھے اور دلکو اللہ تعالےٰ کے سوا دوسری طرف نہ لگائے اور نماز کے بارے مین بڑا اہتمام کرے اور سکے تمام آداب اور شرائط کی رعایت رکھے کیونکہ یہ افضل العبادات ہے - اور دانستہ اسکو قت بھی ترک نہ کرے وَالَّذِينَ فِي أَمْوَالِهِمْ حَقٌّ مَّعْلُومٌ ○ اور جنکے مال مین حصہ ٹھہر رہا ہے - یعنے دوسرے وہ لوگ ہین جنکے تمام مالون مین سے یعنے نقد اور کھیتی کے محاصل اور پالے ہوئے جانور اور تجارت کے اموال وغیرہ مین سے ایک حق معین اور مقرر ہے - جیسے زکوٰۃ اور صدقہ اور واجب نفقے - یا دوسرا حق جو اپنے ہر قسم کے مال مین سے اونہون نے مقرر کر رکھا ہے - لِّلسَّائِلِ وَالْمَحْرُومِ ○ مانگتے اور ہارے کے لیے - یعنے مانگنے والے لیے جنکو شریعت کی راہ سے سوال کرنا جائز ہے جیسے جورو اور اولاد اور غلام اور لونڈی اور ناتے والے اور قرضخواہ اور مہمان کہ ان سبکو اپنا اپنا حق مانگنا شرعاً جائز ہے اور یہ سب اپنے حقوق بغیر کسی طرحکے شرم و لحاظ کے سبکے سامنے طلب کر

کر سکتے ہین- اور ہارے کے لیے جیسے شریعت کے روسے مانگنا درست نہین ہے- جیسے
مسکین اور یتیم اور محتاج کہ یہ لوگ مطالبہ نہین کر سکتے- اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان
سائل سے انسان مراد ہے کہ اپنی احتیاج ظاہر کر سکتا ہے اور محروم سے جانور کہ وہ بے
زبان مانگنے سے عاجز ہین- اور حدیث مین آیا ہے کہ مسکین وہ نہین جو ایک ایک یا دو
دو لقمون اور خرمون کے لیے دربدر مارا مارا پھرے بلکہ مسکین وہ ہے کہ رفع احتیاج کی
چیزین نہین رکھتا اور اپنی احتیاج بھی کسی کے سامنے ظاہر نہین کرتا تا کہ لوگ اوسے کچھ
دین- اور ایسے مسکین کے دینے مین بہت بڑا ثواب ہے- پس اس دینے اور خیرات کرنے
سے ظاہر ہے کہ ان لوگون کو بڑا صبر ہے کہ اپنا مال بھی دیتے ہین اور فقیرون محتاجون کی
سخت باتین بھی سنتے ہین- اور حریص بھی نہین ہین لیکن انکا مرتبہ نماز پر قائم رہنے والون
سے کم ہے اسلیے کہ انکو کبھی کبھی مال خرچ کرنے کا سوچ اور جمع کرنے کی حرص بھی ہوتی ہے
اور نمازی نماز مین مستغرق رہنے کے باعث اس حرص و بخل سے محفوظ رہتے ہین وَالَّذِيْنَ
يُصَدِّقُوْنَ بِيَوْمِ الدِّيْنِ ۝ اور جو یقین کرتے ہین انصاف کے دن کا- یعنے
تیسرے وہ لوگ ہین جو انصاف کے دن کو سچا جانتے ہین- اور بلا و سختی مین بے صبر نہین
ہوتے- کیونکہ ہر نیکی اور بدی کا بدلا یقینی جانتے ہین- اور صبر ہی کرتے ہین- حرص کو بھی
پاس آنے نہین دیتے- مگر انکا مرتبہ اون دونون قسم کے لوگون سے کم ہے وَالَّذِيْنَ
هُمْ مِّنْ عَذَابِ رَبِّهِمْ مُّشْفِقُوْنَ ۝ اور جو اپنے رب کے عذاب سے ڈرتے
ہین- یعنے چوتھے وہ لوگ ہین جو حق تعالے کے عذاب سے ڈرتے ہین دنیا اور آخرت
مین اور جانتے ہین کہ اگر بلا مین صبر نہ کرینگے اور راہ خدا مین مال دینے سے ہاتھ روکینگے
تو مبتلاے عذاب ہونگے- اور چاہیے بھی یہی کہ ہر وقت اللہ تعالے کے عذاب سے ڈرتا رہے
اسلیے کہ اِنَّ عَذَابَ رَبِّهِمْ غَيْرُ مَأْمُوْنٍ ۝ بیشک عذاب اونکے رب کا ایسا
ہے کہ اوس سے بیخوف نرہنا چاہیے- اگرچہ بلا مین صبر بھی کرتا ہو اور راہ خدا مین مال بھی

دیتا ہو - کیونکہ بھلائی اور برائی کا حال کسی کو سوائے خدائے تعالیٰ کے معلوم نہیں - اور صبر و
بخشش میں ان لوگوں کا رتبہ پہلے لوگوں سے کم ہے وَالَّذِیْنَ هُمْ لِفُرُوْجِهِمْ
حٰفِظُوْنَ ۝ اور جو اپنی شہوت کی جگہ تھامتے ہیں - یعنے پانچویں وہ لوگ ہیں جو اپنی
شرمگاہوں کی حفاظت کرتے ہیں اس بات سے کہ اوپر کسی کی نظر پڑے یا کسی کے بدن سے
چھو نجائیں - اور اس سے ان کا صبر اور بے حرصی ثابت ہے - اِلَّا عَلٰٓى اَزْوَاجِهِمْ
اَوْ مَا مَلَكَتْ اَيْمَانُهُمْ فَاِنَّهُمْ غَيْرُ مَلُوْمِيْنَ ۝ مگر اپنی جوروں سے یا اپنے
ہاتھ کے مال سے سو ان پر نہیں الہنا - یعنے جوروں اور لونڈیوں سے شرمگاہ کے نہ محفوظ
رکھنے میں ان پر کچھ ملامت اور الزام نہیں اور نہ ان کا بے صبروں اور حریصوں میں شمار
ہو سکتا ہے فَمَنِ ابْتَغٰى وَرَآءَ ذٰلِكَ فَاُولٰٓئِكَ هُمُ الْعٰدُوْنَ ۝ پھر
جو کوئی ڈھونڈھے اسکے سوا سو وہی ہیں حد سے بڑھنے والے - یعنے جورو اور لونڈی کے
سوا اگر اور کچھ اس فعل کے لیے طلب کرے تو وہ ظلم و تعدی کرنے والا ہے - پس اس سے
صاف ظاہر ہے کہ سوا جورو اور لونڈی کے اور جو طریقے شہوت رانی کے ہیں سب حرام اور ممنوع
ہیں مثل اغلام کے خواہ مرد سے ہو یا عورت سے - یا غیر عورت سے فعل کرنا - یا وطی بہائم یا ہاتھ
سے حرکت نا جائز اور یا ورا اسکے اور جو کچھ اس قسم سے ہو - وَالَّذِیْنَ هُمْ لِاَمٰنٰتِهِمْ
وَعَهْدِهِمْ رٰعُوْنَ ۝ اور جو لوگ کہ اپنی امانتوں اور اپنے عہدوں کی رعایت
کرنے والے ہیں - یعنے چھٹے وہ لوگ ہیں جو پرائی امانتوں اور اپنے عہد و پیمان کی رعایت
کرنے والے ہیں اور اوسکی نگہبانی اور حفاظت کرتے ہیں خواہ وہ امانت خلق ہو یا پیمان کردگار
سو یہ لوگ بھی صبر کامل رکھتے ہیں اور حرص بہت کم اسلیے کہ اگر ایسے ہوتے تو عہد و امانت کی
حفاظت نکر سکتے - اور امانت و عہد کی بہت قسمیں ہیں منجملہ اونکے یہاں چند قسموں کا بیان کیا
جاتا ہے - ایک امانت وہ ہے جو حق تعالیٰ سے متعلق ہے جیسے وضو اور ناپاکی کا غسل اور نماز اور
روزہ اور زکوٰۃ کہ اسکی خبر دوسروں کو نہیں ہوتی - صرف اسی شخص کا اقرار ان چیزوں میں

مقبول ہے - دوسری امانت وہ ہی جو خلق اللہ کے حق کے متعلق ہے اور اوسکی بہت قسمین
ہین جیسے لوگون کا مال کسی کے پاس امانت رکھا جائے - یا لوگون کے حقوق اسکے نزدیک
ثابت ہون اور اونکے مالک اونسے خبردار نہون - یا ماپ تول یا کھانا پکانے مین ہر غیر کا خرچ
کپڑا سینے مین سنجاف وسنوی وغیرہ کا لگانا - دلون کے راز جو معتبر سمجھ کے لوگ کہتے ہین
حکومت مین انصاف کرنا - فتوے مین حق جواب دینا - اور اسکے اور سب ہین جنکا بیان
اس مختصر مین ممکن نہین - اسی طرح عہد کی بھی بہت قسمین ہین - ایک وہ عہد جو حق تعالے سے
کیا ہو پھر اگر وہ مال دینے یا عبادت کرنے کا ہو تو اوسے نذر کہتے ہین - اور اگر حق تعالی کی
پہچاننے کے لیے اوسکے کسی خاص بندے سے کیا ہو تو وہ بیعت ہو - دوسرے خلق اللہ
سے عہد و پیمان کرنا ہے اسکی بھی بہت صورتین ہین - جیسے اپنا اپنا مال لاکے تجارت کرنا -
جسے شراکت کہتے ہین یا ایک کا روپیہ دوسرے کی محنت اور نفع مین موافق عہد کے شریک ہونا
اسکو مضاربت کہتے ہین - یا صلح کرانا یا وصیت کرنا اور سوا اسکے جو کتب فقہ مین مندرج ہو
وَالَّذِيْنَ هُمْ بِشَهٰدٰتِهِمْ قَآئِمُوْنَ ۝ اور جو اپنی گواہیون پر سیدھے ہین
یعنے ساتوین وہ لوگ ہین جو اپنی گواہی ظاہر کرنے پر مستعد ہین اور سچی گواہی دینے مین
دوستی جاتے رہنے اور قرابت چھوٹ جانے سے ڈرتے نہین - اور اونکے مخالفون کو جو
اس گواہی دینے سے نفع ہوتا ہے اوسپر صبر کرتے ہین - اور بے کم وکاست گواہی دینا ہی
شہادت پر قائم ہونا ہی - وَالَّذِيْنَ هُمْ عَلٰى صَلَاتِهِمْ يُحَافِظُوْنَ ۝ اور جو
اپنی نماز سے خبردار ہین - یعنے آٹھوین وہ لوگ ہین جو اپنی نماز کی حفاظت کرتے ہین اور
اوسکے ہر کام کے پورا کرنے کا خیال رکھتے ہین تاکہ پورا ثواب ملے - اور تمام مفسدات نماز سے
بچتے ہین اور دل کی حضوری سے نماز ادا کرتے ہین - اُولٰٓئِكَ فِيْ جَنّٰتٍ مُّكْرَمُوْنَ ۝ ع ۷
وہی ہین باغون مین عزت سے - یعنے یہ سب فرقے جو حرص اور بخل سے پاک ہین اپنے اپنے
عملون کے رتبے کے موافق قسم قسم کے اچھے باغون مین عزت سے ہونگے - جب کافرون

نے بہشت کی تعریف اور بہشتیونکی بزرگی اور تعظیم کے وعدے کتاب اللہ مین سنے تو تمسخر کیطرف سے محفل اقدس سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم مین حاضر ہوئے اور حلقہ باندہ کے بیٹھے اور کہنے لگے کہ اگر یہ وعدے سچ ہین تو یقین جانو کہ ہم لوگ بھی ان نعمتون کے زیادہ تر مستحق ہونگے کیونکہ حق تعالے نے ہمکو دنیا مین عزت اور بزرگی دی ہے اور انواع و اقسام کی نعمتون اور مال و مرتبہ اور سرداری و ریاست سے نوازا ہے۔ اور یہی دلیل ہے اس بات کی کہ آخرت مین بھی اپنی نعمتون سے ہمکو نوازیگا۔ اور تمہارے فرمانبردار لوگ اکثر فقیر اور محتاج ہین وہ ہرگز ان نعمتون کے لائق نہین۔ پس اللہ جل جلالہ و جل شانہ نے اونکے کلام بیہودہ کے رد کرنے کے لیے یہ آیتین نازل فرمائین فَمَالِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا قِبَلَكَ مُهْطِعِيْنَ ۝ پھر کیا ہوا ہے منکرون کو کہ تیری طرف دوڑتے آتے ہین۔ یعنے کیا ہوا ہے ان کافرون کو جو بہشت کی نعمتون کا حال سنکے تیری طرف دوڑے آتے ہین۔ طمع کی گردن دراز کیے ہوئے۔ کیا انھون نے بہشتیونکی صفتین حاصل کرلی ہین جو اس امید سے تیرے پاس دوڑے آتے ہین اور باوجودیکہ ایسے سرکش ہین کہ تیرے سامنے دوزانو ادب سے بیٹھنا اچھا نہین جانتے بلکہ عَنِ الْيَمِيْنِ وَعَنِ الشِّمَالِ عِزِيْنَ ۝ بلکہ داہنے سے اور بائین سے جتھ کے جتھ۔ یعنے داہنے اور بائین سے حلقہ کرکے بیٹھتے ہین تا کوئی یہ بات نہ سمجھے کہ یہ بھی فرمانبردار ہوکے دین کی بات سیکھنے آئے ہین۔ اَيَطْمَعُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ يُّدْخَلَ جَنَّةَ نَعِيْمٍ ۝ کیا لالچ رکھتا ہے ہر ایک او نمین سے کہ داخل ہوئے نعمت کے باغ مین۔ یعنے کیا کافرون کو یہ تمنا ہے کہ باوجود کفر اور دشمنی خدا و رسول اور تمسخر اور اعتقاد باطل اور بیجا دعوے اور گھمنڈ اور اہل اسلام کی حقارت کرنے کے وہ بہشت کے باغون مین داخل کیے جائین كَلَّا ؕ کوئی نہین۔ یعنے ہرگز یہ بات نہین کہ اس خیال فاسد اور قیاس باطل سے وہ درگذرین اسلیے کہ اصل حقیقت مین نہ کوئی واجب التعظیم ہے اور نہ لائق تکریم اِنَّا خَلَقْنٰهُمْ مِّمَّا يَعْلَمُوْنَ ۝ ہمنے اونکو بنایا ہے

جس چیز سے جانتے ہین - یعنے ہمنے اونکو پیدا کیا ہے اوس چیز سے جسے وہ جانتے ہین اور وہ منی کا قطرہ اور نطفہ ہے کہ خود بھی ناپاک ہے اور ناپاک جگہ سے نکلتا ہے اور ناپاک ہی مقام مین قرار پاتا ہے۔ اور اوسکی ناپاکی اسقدر ہے کہ اگر کہین بدن یا کپڑے پر لگجاتا ہے تو اوسکا دہونا واجب ہوتا ہے۔ پھر انسان کیونکر واجب التعظیم ہوسکتا ہے کیونکہ رذالت اوسکی اصل پیدایش سے بھی ہے اور کفر کی برائیون سے بھی۔ پس اگر اوسنے ایمان قبول کیا اور عمل نیک کیے تو اصلی رذالت اوسکی دور ہوئی اور تعظیم وتکریم کے لایق ہوا اور جو اگر کفر وگناہونکی نجاست مین مبتلا ہوا تو اصلی رذالت اوسکی ان نافرمانیون کی رذالت سے ملکے دوگنی ہوگئی۔ پس یہ لوگ ہرگز تعظیم کے لائق نہین اسواسطے کہ دونی رذالت رکھتے ہین۔ ہان تعظیم وتکریم کے لائق وہ لوگ ہین جو آپکی صحبت مین راہ سیکھنے کو حاضر رہتے ہین اور اپنی جانون کو آپ پر فدا کیے ہوئے ہین۔ فَلَآ اُقۡسِمُ بِرَبِّ الۡمَشٰرِقِ وَالۡمَغٰرِبِ سو مین قسم کھاتا ہون مشرقون اور مغربون کے مالک کی ۔ اور مشرقون ومغربون کی کثرت اسلیے ہے کہ ہر ستارہ سورج ہو یا چاند یا اور پانچون ستارے سب کی ہر روز ایک نئی مشرق ہوتی ہے اور اسیطرح ہر ایک کی مغرب۔ لیکن تموز مین آفتاب کو نصف سال تک یہ مشرقین اور مغربین جدا جدا معلوم ہوتی ہین اور نصف سال مین وہی پھر عود کر آتی ہین۔ اور یہ بات ہماری اس صفت پر کہ شرافت اور حقارت کا تغیر وتبدل ہے دلیل کافی ووافی ہے۔ پس جب ہماری یہ قدرت اور عظمت برس کے تمام دنونمین تغیر اور تبدل سے ظاہر ہوگئی تو ثابت ہوا کہ اِنَّا لَقٰدِرُوۡنَ ۙ﴿۴۰﴾ عَلٰۤی اَنۡ نُّبَدِّلَ خَیۡرًا مِّنۡہُمۡ ۙ ہم سکتے ہین کہ بدل کر لے آوین اونسے بہتر۔ یعنے ہم قدرت رکھتے ہین اس بات کی کہ بدل کے لے آئین دوسرے گروہ جو انسے بہتر ہون۔ آپکی صحبت کے لیے اور وہ نیک راہ سیکھنے اور نیک عمل کرنے والے ہوان اور وہ انصار لوگ تھے۔ وَمَا نَحۡنُ بِمَسۡبُوۡقِیۡنَ ﴿۴۱﴾ اور نہین ہین ہم عاجز۔ یعنے ہم ایسے نہین ہین کہ کوئی ہمسے بڑھ چلے۔ یا عزت اور بزرگی ہمسے لیکے دوسرے کو دیدے اور ہمکو عاجز کردے۔ پس معلوم ہوا کہ ان لوگون کا جمع ہوکے تمہارے پاس آنا نہ بہشت کی طمع سے

نہ تعظیم وبندگی کی راہ سے ۔ بلکہ تکبر اور غرور کے سبب ہے کہ بڑہ بڑہ کے باتین کہتے ہین اور
حق تعالےٰ کی آیتون اور اوسکے وعدون سے مسخراپن کرتے ہین ۔ فَذَرْهُمْ يَخُوضُوا
وَيَلْعَبُوا حَتَّىٰ يُلَاقُوا يَوْمَهُمُ الَّذِي يُوعَدُونَ ۝ سو چھوڑدے اونکو
باتین بناتے اور کھیلین جب تک ملاقات کرین اپنے اوسدن سے جسکا اونسے وعدہ ہے لیکن
اوسدن یہ مسخراپن سب بھول جائینگے ۔ اور حق تعالےٰ جل شانہ کیطرف بلانے والے کے پاس
نہایت بیچینی اور بےقراری سے دوڑکر حاضر ہونگے یَوْمَ يَخْرُجُونَ مِنَ الْأَجْدَاثِ
سِرَاعًا ۔ جسدن نکل پڑینگے قبرون سے دوڑتے ۔ اکیلے ننگے سر اور ننگے پأون ننگے
بدن ۔ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور کی آواز سنکے ۔ كَأَنَّهُمْ إِلَىٰ نُصُبٍ يُوفِضُونَ
جیسے کسی نشانے پر دوڑتے جاتے ہین ۔ یعنے گویا کہ وہ کسی بت کے درشن کے واسطے دوڑے
جاتے ہین اس ارادے سے کہ سب سے پہلے وہی درشن کرین ۔ یا جیسے فوج پراگندہ کہ اپنا نشان
دیکھ کے وہ سب دوڑتے ہین اور اوسکے نیچے مجتمع ہوجاتے ہین ۔ لیکن یہ اونکا دوڑنا نہایت
ذلت اور خواری سے ہوگا کیونکہ خَاشِعَةً أَبْصَارُهُمْ تَرْهَقُهُمْ ذِلَّةٌ تاریک
اور سیہ ہوئی ہونگی آنکھین اونکی چھائیگی سر سے پأون تک اونکو ذلت اور رسوائی ۔ ذَٰلِكَ
الْيَوْمُ الَّذِي كَانُوا يُوعَدُونَ ۝ یہ ہے وہ دن جسکا اونسے وعدہ ہے یعنے ع ۸
یہ وہ دن ہے کہ دنیا مین اسکے وعدے اونکو دیے جاتے تھے ۔ نہ یہ دن صبر کرنے والون
اور بےحرصون کا ہے کیونکہ اونکو اسدن نعمت والی بہشتونمین تعظیم وتکریم سے داخل کرینگے ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَةُ نُوحٍ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ ثَمَانٍ وَعِشْرُونَ آيَةً وَفِيهَا رُكُوعَانِ

سورۂ نوح علیہ السلام مکی ہے اسمین اٹھائیس آیتین اور دو سو چوبیس کلمے اور نوسو اونتیس حرف
اور دو رکوع ہین ۔ اس سورت کا نام سورۂ نوح اسواسطے رکھا ہے کہ اسمین سوائے حضرت نوح علیہ السلام

کے قصے کے دوسرا حال نہین ہے۔ اور اسیطرح سورہ یوسف علیہ السلام مین بھی سوا حضرت
یوسفؑ کے قصے کے دوسرا مذکور نہین اور ان دونون سورتون کے سوا تمام قرآن شریف مین کوئی
ایسی سورت نہین جسمین ایک ذکر خاص ہو۔ ابی بن کعب رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ جو شخص
اس سورت کو پڑھا کرے اوسے درگاہ خدا سے اون مومنون کا ثواب ملے جو حضرت نوح علیہ السلام
کی دعوت مین آئے۔ اِنَّآ اَرْسَلْنَا نُوْحًا اِلٰی قَوْمِهٖٓ اَنْ اَنْذِرْ قَوْمَكَ
مِنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَهُمْ عَذَابٌ اَلِیْمٌ ۝ ہمنے بھیجا نوحؑ کو اوسکی قوم کی طرف کہ ڈرا
اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آوے اُنپر دکھ والی آفت۔ یعنے ہمنے بھیجا نوحؑ کو جو تاریکیون سے
روشنی کی طرف نکالنے کے حال سے واقف تھے اونکی قوم پر جو آل قابیل سے تھی اپنا
رسول کرکے اسلیے کہ خوف دلائین اور ڈرائین اپنی قوم کو اس سے پہلے کہ آئے اونپر عذاب
دکھ دینے والا۔ قَالَ یٰقَوْمِ اِنِّیْ لَكُمْ نَذِیْرٌ مُّبِیْنٌ ۝ بولا ای قوم میری مین
تمکو ڈرسناتا ہون کھولکر۔ یعنے ہمارے حکم کے پہونچتے ہی نوحؑ نے اوسکی تعمیل کی اور اپنی قوم
سے کہا کہ اے میری قوم کے لوگو بیشک مین تمہارے واسطے ڈرانے والا اور صاف کہنے والا
ہون کہ اگر تم اپنے جھوٹے معبودون کی پرستش مین پھنسے رہوگے تو بڑے عذاب مین مبتلا ہوگے
سو تمکو چاہیے کہ اس سے بچو اور اپنے سچے معبود کی طرف متوجہ ہو۔ اَنِ اعْبُدُوا اللّٰهَ
وَاتَّقُوْهُ وَاَطِیْعُوْنِ ۝ بندگی کرو اللہ کی اور اوس سے ڈرو اور میرا کہا مانو۔ یعنے
عبادت کرو خدا کی کہ اوسکی برکت سے تمہارے دل منور ہون۔ اور ڈرو اوسکے غیر کی عبادت
کرنے سے اور اس اعتقاد سے کہ وہ غیر اوسکی صفتون کے کامل مظہر ہین کیونکہ یہ اعتقاد اللہ تعالے
کے غضب کا باعث ہے۔ اور اگر تمکو خالص عبادت اور تقوے کا طریقہ معلوم نہین تو مجھسے سنو
اور مانو تم سب میرے کہنے کو جو کچھ مین تمکو اللہ تعالے کے حکمون سے بتاؤن۔ تاکہ عبادت مین
بھی تمسے خطا نہو اور گناہ سے بھی بچو۔ اور جب تم ایسا کروگے تو تمہارے دلونکی تاریکی دور ہوتی
جائیگی اسلیے کہ اللہ تعالے یَغْفِرْ لَكُمْ مِّنْ ذُنُوْبِكُمْ بخش دیگا تمکو کچھ گناہ تمہارے

یعنے بخشیگا تمہارے بعضے گناہ جو اوس فرات پاک سے تمہاری پوشیدگی کا سبب ہوئے ہین اور وہ
گنا وعبادت اور تقوے کا ترک اور خداوند تعالی کی نافرمانی کرنا ہے جو اس سے پہلے ہو چکا۔ نہ
وہ گناہ جو مخلوق کے حق سے متعلق ہین اور نہ وہ گناہ جو اسلام کے بعد ہونگے۔ اور اس ایمان
لانے کے سبب اللہ تعالے تمکو دنیا کے عذاب سے محفوظ رکھیگا وَيُؤَخِّرْكُمْ إِلَىٰ أَجَلٍ
مُّسَمًّى اور ڈھیل دے تمکو ایک ٹھیرے وعدے تک۔ یعنے تاخیر کریگا اللہ تعالے تمہارے
مواخذہ مین ایک مدت تک جو اوسنے مقرر کی ہے ہر شخص کی پیدایش کے وقت۔ اور اس مہلت
اور تاخیر مین تمہارے لیے فائدہ ہے اس بات کا کہ گناہ سے توبہ کر لو اور حق والونکو رضامند کرو۔ اور وہ
مدت اللہ تعالے کے علم مین معین ہے۔ إِنَّ أَجَلَ اللَّهِ إِذَا جَاءَ لَا يُؤَخَّرُ وہ جو
وعدہ رکھا اللہ نے جب آپونہچے اوسکو ڈھیل نہوگی۔ یعنے بیشک وہ مدت جو علم الٰہی مین معین ہے
ہر شخص کے مرنے کیلیے جب وہ آتی ہے تو اوسمین توقف کو راہ نہین ہوتی۔ اور کسی طرح کی
تاخیر نہین پائی جاتی لَوْ كُنتُمْ تَعْلَمُونَ ۝ اگر تم کو سمجھ ہے۔ اس بات کی کہ موت کا مزا
چکھنا ایک وقت مقرر پر ضرور ہے۔ اگر تم کہوگے کہ ہم موت کے منکر نہین حالانکہ تمہاری حرص اور
دنیا کے کامون مین محبت اس درجے کو پونہچی ہے کہ گویا تم موت کے آنے کے منکر ہو۔
خلاصہ یہ کہ حضرت نوح علیہ السلام نے پیغام الٰہی اپنی قوم کو پونہچایا اور عذاب الٰہی سے اونکو ڈرایا
مگر اون لوگون نے آپکو جھٹلایا اور کہنا نہ مانا یہانتک کہ صدہا برس اسیطرح سے گذر گئے اور وہ
سب آپکو جھٹلانے اور تکلیف دینے سے باز نہ آئے۔ بلکہ اور زیادہ شرارت کرنے لگے یہانتک کہ
بعضے وقت آپکی نصیحت سے بیزار ہوکے آپکو اسقدر مارتے تھے کہ بدن اور چہرے سے خون بہتا تھا
لیکن حق تعالے نے آپکو ایسا حلیم اور بردبار کیا تھا کہ باوجود ان ظلمون کے آپ دعا کرتے تھے اونکے
لیے کہ اے پروردگار میری قوم کو بخشدے آخر الامر جب آپ اونکو ہر طرح سے سمجھا سمجھا کے تھکے
اور اونکے ایمان لانے اور فرمانبرداری کرنے سے مایوس ہوئے تو درگاہ الٰہی مین بطور عرض
حال کے قَالَ رَبِّ إِنِّي دَعَوْتُ قَوْمِي لَيْلًا وَنَهَارًا ۝ کہا اے رب مین بلاتا رہا

اپنی قوم کو رات اور دن - یعنے کہا حضرت نوح علیہ السلام نے کہ اے پروردگار میرے بیشک مین نے تیرے فرمان کے موافق اپنی قوم کو تیری بندگی اور فرمانبرداری کے لیئے ظاہر و پوشیدہ رات اور دن ہر طرح سے بلایا اور سمجھایا لیکن اونکو کچھ اثر نہوا بلکہ اونھین عبادت اور پرہیزگاری کے نام سے بالکل نفرت ہوگئی فَلَمْ يَزِدْهُمْ دُعَآءِيٓ اِلَّا فِرَارًا ○ پھر میرے بلانے سے اور زیادہ بھاگتے رہے - اور جسقدر مین نے اونکو تیری طرف بلایا اوتناہی وہ اور تیری راہ سے پیچھے ہٹتے گئے وَاِنِّيْ كُلَّمَا دَعَوْتُهُمْ لِتَغْفِرَ لَهُمْ اور مین نے جس بار اونکو بلایا تا تو اونکو معاف کرے - یعنے جسوقت مین نے اونکو بلایا فرمانبرداری اور تقوے کی طرف اونکے فائدے کے لیے تاکہ تو بخشدے اونکے پہلے گناہ اور وہ تیری رحمت کے لائق ہون اور تیرے غضب سے نجات پائین جَعَلُوْٓا اَصَابِعَهُمْ فِيْٓ اٰذَانِهِمْ وَاسْتَغْشَوْا ثِيَابَهُمْ ڈالنے لگے اپنی اونگلیان کانون مین اور لپیٹا اپنے اوپر کپڑے یعنے اونھون نے اپنے کانون مین اونگلیان کرلین کہ یہ نصیحت کی بات اونکے کان مین نہ پہونچے اور اپنے اوپر کپڑے لپیٹے تاکہ میری صورت نہ دیکھین اور نہ آواز سنین اور گناہون مین اور بڑھ گئے وَاَصَرُّوْا وَاسْتَكْبَرُوا اسْتِكْبَارًا ○ اور ضد کی اور غرور کیا بڑا غرور - یعنے گناہون پر اونھون نے اصرار اور ضد کی اور غرور کیا اونھون نے میری فرمانبرداری سے بہت بڑا غرور - اور سمجھے کہ یہ شخص جو ہمکو چھپ چھپ کے سمجھاتا ہے اسمین کچھ فریب ہی اور چپکے چپکے ہمکو اپنے جال مین پھانسا چاہتا ہے اور سبکے سامنے اس خیال سے نہین کرتا کہ لوگ الزام دینگے - پس مجھے یہ حال جب معلوم ہوا کہ میرے پوشیدہ سمجھانے سے یہ لوگ بدگمان ہوتے ہین تب مینے نصیحت کرنے کے لیے دوسرا طرز اختیار کیا - ثُمَّ اِنِّيْ دَعَوْتُهُمْ جِهَارًا ○ پھر مینے اونکو بلایا بلند آواز سے - اور یہ بلا اونکے عام مجمع مین اونکو نصیحت کی اور کھلے کھلے الزام دیے اور ثابت کردیا کہ غیر اللہ کی عبادت باعث عجایب دنیا مین ہے اور موجب عذاب عقبیٰ مین مگر وہ اپر بھی نہ سمجھے اور کہنے لگے کہ یہ شخص سبکے سامنے ہمکو الزام

دیکے رسوا کرنا چاہتا ہے۔ پھر مین اونکی فہمایش کے لیے ایک اور طریقہ اختیار کیا ثُمَّ اِنِّیْ اَعْلَنْتُ لَهُمْ وَاَسْرَرْتُ لَهُمْ اِسْرَارًا ۙ پھر مین نے اونکو کھولکر کہا اور چھپکر کہا چپکے سے۔ یعنے ظاہر کی مین نے اونپر دعوت اور اوسے عقلی دلیلون سے ثابت کردیا۔ اور پوشیدہ بھی کی اونکی دعوت اور اوسے کشفی اور وجدانی حجتون سے ثابت کیا۔ اور ظاہر و پوشیدہ ہر طور سے سمجھایا لیکن کچھ فائدہ نہوا۔ پھر ظاہری حال جو اونکا دیکھا کہ اس کفر و گناہ کی شامت سے چالیس برس سے قحط مین مبتلا ہین کھیتیان اور مال و اسباب اور جانور اونکے سب ہلاک ہوئے اور عورتین بانجھ ہو گئین چشمے اور نہرین سب خشک ہو گئین تو اوسوقت یہ خیال کیا کہ یہ سب گرفتار بلا ہین اور جان سے تنگ ایسے وقت مین دنیاوی لالچ دلا کے انکو راہ پر لانا چاہیے تاکہ اسی ذریعے سے وہ میرا کہنا مانین اور راہ راست اختیار کرین۔ پس اونکو اس ڈھنگ سے سمجھانا شروع کیا۔ فَقُلْتُ اسْتَغْفِرُوْا رَبَّكُمْ ۭ پھر مین نے کہا گناہ بخشواؤ اپنے رب سے یعنے بخشش مانگو اپنے گناہون کی اپنے پروردگار سے اگر تمسے عبادت اور پرہیزگاری جیسی چاہیے نہین ہو سکتی ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ غَفَّارًا ۙ وہی ہے بخشنے والا تمہارے سب گناہون کا اور اگر سب گناہ تمہارے نہ بخشے گا تو اتنا تو ضرور ہو گا کہ دنیا کی بلاؤن سے نجات پاؤ گے۔ اور يُّرْسِلِ السَّمَاۗءَ عَلَيْكُمْ مِّدْرَارًا ۙ بھیجیگا تمپر بدلی برستی ہوئی۔ برابر کہ تمکو سیراب کردے اور بلاے قحط سے نجات پاؤ۔ وَّيُمْدِدْكُمْ بِاَمْوَالٍ وَّبَنِيْنَ وَيَجْعَلْ لَّكُمْ جَنّٰتٍ وَّيَجْعَلْ لَّكُمْ اَنْهٰرًا ۭ اور بڑہتی دے تمکو مال اور بیٹون سے اور بنادے تمکو باغ اور بنادے تمکو نہرین۔ یعنے مدد کرے تمہاری مال کی زیادتی اور کثرت اور بیٹون کے پیدا کرنے سے اور دے تمکو کھیت اور باغ سرسبز و شاداب میوے کے اور جاری کردے تمہارے لیے نہرین بارش اور زمین کا پانی ملنے سے۔ پس اس آیت سے ظاہر ہے کہ گناہون کی شامت سے قحط اور اولاد کی ہلاکی اور کھیت و باغون کی بربادی مین جو انسان مبتلا ہوتا ہے۔ اسکے لیے استغفار نہایت مفید ہے اور اکثر روایتون سے ثابت ہے

کہ ان بلاؤن سے دور ہونے کے لیے جسنے استغفار کا ورد کیا بہت جلد کامیاب ہوا۔ مَا لَكُمْ لَا تَرْجُوْنَ لِلّٰهِ وَقَارًا ۝ کیا ہوا ہے تمکو کیون نہین اُمید رکھتے اللہ سے بڑائی کی یعنے ایسے کام کیون نہین کرتے کہ وہ اپنی بزرگی سے تمپر عذاب نہ بھیجے بلکہ اس بات سے کہ تم اوسکو بزرگ جانتے اور اوسکی وحدانیت اور عظمت کے قائل ہو تمہاری مصیبتین اور تکلیفین دور کردے۔ اور وہ بڑی عظمت اور بزرگی والا ہے تمام عالم مین اوسکی عظمت جلوہ گر ہے۔ اور عالم تو ایک طرف تم اپنی ذات ہی مین دیکھو اور اپنی پیدائش پر غور کرو وَقَدْ خَلَقَكُمْ اَطْوَارًا ۝ اور اوسی نے تمکو بنایا طرح طرح سے۔ اور ہر رنگ پر یعنے پہلے کچھ نہ تھے پھر تمکو نطفے سے پیدا کیا اسطور سے کہ نطفے کو علقہ کیا اور علقے سے مضغہ بنایا پھر اوسمین بعض کو نرم گوشت رکھا اور بعض کو ہڈی کیا پھر روح ڈالی کہ تم مان کے پیٹ مین ہلنے چلنے لگے۔ پھر مان کے پیٹ سے صحیح و سلامت باہر نکالا اور دودھ سے لذت دی یہانتک کہ رفتہ رفتہ تم کو جوان کیا اور عقل و شعور اور اور نعمتون سے سرفراز کیا۔ پھر باوجود اسکے تمکو کیا ہے کہ اوسکی عظمت اور قدرت کاملہ کے منکر ہوتے ہو اَلَمْ تَرَوْا كَيْفَ خَلَقَ اللّٰهُ سَبْعَ سَمٰوٰتٍ طِبَاقًا ۝ کیا نہین دیکھا کیسے بنائے اللہ نے سات آسمان تہ بر تہ۔ یعنے نیچے اوپر طبقہ طبقہ ایک دوسرے سے بڑا۔ وَجَعَلَ الْقَمَرَ فِيْهِنَّ نُوْرًا وَّجَعَلَ الشَّمْسَ سِرَاجًا ۝ اور رکھا چاند اونمین اُجالا اور رکھا سورج چراغ جلتا یعنے چاند کو ساتون آسمانون کے درمیان روشنی اور نور کا سبب ٹھیرایا اور اوسکی روشنی سے ساتون آسمانون اور زمین کو منور کیا جس سے ظاہر ہے کہ ظلمانی عالم مین نور کا فیض پونہچانا ممکن ہے۔ اور بنایا سورج کو چراغ چمکتا ہوا اسطور پر کہ چاند کی روشنی اسی چراغ سے ہے جسطرح سے صیقل کیے ہوئے لوہے پر چراغ کی روشنی پڑکے اوسے چمکا دیتی ہے۔ پس اس سے ظاہر ہو کہ اسیطور پر جب تم علم و عمل شریعت کی پیروی کروگے اور خداوند تعالی کی وحدانیت اور عظمت کو اپنے دلمین جگہ دوگے تو اوسکے نور سے تمہارے سینے روشن ہونگے اور کفر و

شرک کی ظلمت دور ہوجائیگی۔ پہر اگر عالم علوی کی ترقیون کے درپے بوجہ کوتاہ نظری کے
تم نہین دیکھ سکتے تو عالم سفلی مین دنیا کی ترقیون پر نظر کرو۔ وَاللّٰهُ اَنْبَتَكُمْ مِّنَ
الْاَرْضِ نَبَاتًا ۝ اور اللہ نے اُگایا تمکو زمین سے جاکر۔ اسلیے کہ حضرت آدم علیہ السلام
کو جو تم سب کے باپ ہین زمین سے پیدا کیا۔ اور اونکے نطفے کو تخم ٹہیرایا پس تم سب اوس سے
پیدا ہوئے اور خاکی ٹہیرے اور باوجود اسکے کہ تم تمام دنیا کی رذیل چیز یعنے زمین ہے جسے تم روندتے
پہرتے ہو پیدا ہوئے تمہین علوت اور بادشاہت۔ نبوت اور رسالت۔ اور امامت و خلافت
مین و دنیا کے عزت والے درجون سے ممتاز کیا۔ ثُمَّ يُعِيْدُكُمْ فِيْهَا وَيُخْرِجُكُمْ
اِخْرَاجًا ۝ پہر پہرا کر لیجائیگا تمکو اوسمین اور نکالیگا تمکو باہر یعنے پہر پہیر لیگا تمکو اسی
زمین مین تاکہ تمہاری بزرگی سے زمین بھی قدر و منزلت پیدا کرے۔ اور نکالیگا تمکو زمین
سے دوبارہ حساب اور جزاے اعمال کے لیے۔ وَاللّٰهُ جَعَلَ لَكُمُ الْاَرْضَ بِسَاطًا ۝
اور اللہ نے بنادی تمکو زمین بچھونا۔ کہ جسپر بیٹھتے اوٹھتے کہاتے پیتے اور سیر کرتے ہو۔ لِّتَسْلُكُوْا
مِنْهَا سُبُلًا فِجَاجًا ۝ تاکہ چلو اوسمین کشادہ رستے۔ اپنے مطلب اور فائدے لیے ہر طرف
الغرض جب حضرت نوح علیہ السلام ہر طرح سے اونکی دعوت کرنے اور سمجہانے کے بعد اونکے ایمان
لانے سے مایوس ہوئے۔ اور وہ لوگ اس نصیحت کو خیال مین نہ لائے بلکہ کفر و شرک مین
اور زیادہ بڑہنے لگے تو آپنے اونکے لیے اوس حالت ناامیدی اور مایوسی مین ہلاکت
کی دعا کی اور اوس دعا سے پہلے جو حالت مایوسی کی اپنی قوم سے آپکو حاصل تہی اوسے بارگاہ
کبریا مین یون عرض کیا۔ قَالَ نُوْحٌ رَّبِّ اِنَّهُمْ عَصَوْنِيْ۔ کہا نوح نے اے رب
میرے انہون نے میرا کہا نمانا۔ یہانتک کہ اب آئندہ طاعت کی امید باقی نرہی وَاتَّبَعُوْا
مَنْ لَّمْ يَزِدْهُ مَالُهٗ وَوَلَدُهٗٓ اِلَّا خَسَارًا ۝ اور مانا ایسے کا جسکو اوسکے مال اور
اولاد سے اور بڑہا ٹوٹا۔ یعنے اپنے مالدارون کے فرمانبردار ہوگئے۔ حالانکہ اونکے مال اور
اولاد مین کچھ خوبی نہین بلکہ اونہین کے باعث سے نقصان مین ہین اسلیے کہ دین سے

ع ۵

محروم رہے بلکہ [illegible] نے اسپر ہی اکتفا نہین کیا اور میری نصیحت کو عام لوگون کے دلو
مین بُرا ثابت کرنے کے لیے وہ تدبیر کی کہ عوام اونکے دام فریب مین پھنس جائین وَمَكَرُوْا
مَكْرًا كُبَّارًا ۝ اور داؤ کیا ہے بڑا داؤ۔ یعنے اونہون نے بہت بڑا مکر کیا اور کہنے لگے
کہ بیشک ہم حق تعالے کی عبادت پر قائم ہین اور اوسکی عبادت کرتے ہین جو حق تعالی کا مظہر
خاص ہے۔ مگر تم ہمکو منزہ کے مرتبے کی عبادت کا حکم کرتے ہو اور اوسکی ایسی تعریف کرتے
ہو کہ وہ مرتبہ محض موہوم ہوا جاتا ہے۔ اس سے معلوم ہوا کہ ظاہر مین تم ہمین خدا کی طرف
بلاتے ہو مگر باطن مین خدا کی طرف سے پھیر کے ایک موہوم امر کی عبادت کا حکم کرتے ہو۔
اور اس فریب کو اونہون نے اپنے فرمانبردارون اور جاہلون اور کم عمرون کے دلون مین
خوب سمجھا سمجھا کے جما دیا۔ وَقَالُوْا لَا تَذَرُنَّ اٰلِهَتَكُمْ وَلَا تَذَرُنَّ وَدًّا
وَّلَا سُوَاعًا ۙ وَّلَا يَغُوْثَ وَيَعُوْقَ وَنَسْرًا ۝ اور بولے نہ چھوڑو اپنے
ٹھاکرون کو اور نہ چھوڑو وَد کو اور نہ سواع کو اور نہ یغوث کو اور نہ یعوق کو اور نسر کو
یعنے اونہون نے اپنی قوم کے عام لوگون سے کہا کہ تم اپنے معبودون کو ہرگز نہ چھوڑو
اور تاکید کے لیے پانچون بتون کے نام تفصیل سے بتا دیے۔ وُدّ ایک مرد کی شکل پر تراشا
ہوا تھا جیسے ہنود کی زبان مین بشن کہتے ہین۔ اور سواع بشکل عورت جیسے ہنود برہما کہتے
ہین۔ اور یغوث بشکل گھوڑے کے تھا جیسے ہنود اندر کہتے ہین۔ اور یعوق شیر کی صورت
تھا جیسے ہنود شیو کہتے ہین اور نسر گد کی صورت تھا جیسے ہنود ہنومان کہتے ہین۔ یہ سب
شکلین لکڑی اور پتھر کی بنی ہوئی تھین۔ اور مشہور تر یہ ہے کہ یہ نام پانچ شخصون
کے تھے جو بہت صالح تھے اور حضرت آدم و حضرت نوح علیہما السلام کے درمیانی زمانے
مین پیدا ہوئے تھے۔ لوگ اونکے بہت معتقد تھے جب وہ مر گئے تو اونکی شکلین تراش
تراش کے پتھر اور لکڑی سے بنائین اور اونکی تعظیم اور پرستش کرنے لگے اور عرصے
تک اونہین پوجتے رہے حتّٰی کہ طوفان مین غرق ہو گئے۔ بعد طوفان کے ابلیس لعین نے

وہ شکلین نکال کے اہل عرب کو اونکے پوجنے مین مشغول کیا چنانچہ ودّ کو قبیلہ کلب نے رکھا
اور سواع کو قبیلہ ہذیل نے اور یغوث کو بنی غطوف اور بنی مراد نے اور یعوق کو اہل ہمدان نے
اور نسر کو اہل حمیر اور آل ذی الکلاع نے۔ خلاصہ یہ کہ اوس قوم نے اپنے عام لوگون کو مکر
فریب کے پردے مین خوب سمجھایا اور اونکے دلون کو بت پرستی پر مضبوط کردیا۔ وَقَدْ
اَضَلُّوْا كَثِيْرًا ۚ اور بہکایا بہتون کو۔ یعنے بیشک گمراہ کیا ان لوگون نے مکر و فریب سے
بہت لوگون کو یہانتک کہ حق تعالے کی عبادت سے سبکے سب محروم رہے اور غیر اللہ یعنے
تصویرون کی عبادت مین مشغول ہوئے پس حضرت نوح علیہ السلام نے عرض کی کہ ای پروردگار
جب ان لوگون نے ایسے ظلم کیے تو اب تو انکو استدراج کے طور پر بھی معرفت سے آشنا
نکر اور اپنی شانون مین سے کسی شان کی طرف اونکو ہدایت نکر اور راہ نہ دکھا۔ وَلَا
تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا ضَلٰلًا ۝ اور نہ بڑھائیو بے انصافون کو مگر بہکاوا یعنے
ظالمون اور گمراہون کو اونکی گمراہی اور ضلالت مین اور زیادہ کردے۔ اور کسی طور سے
انکو ہدایت نکر تاکہ یہ دوسرون کو گمراہ کرینگے۔ اور جب حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کا
بیان اور اونکی قوم کی شکایت کا حال مذکور ہوچکا تو اب اللہ تعالے فرماتا ہے کہ اس
دعا کا اثر ظاہر ہوا اور حضرت نوح علیہ السلام کی قوم اپنی برائیون اور نافرمانیون مین ہمیشہ
مبتلا رہی کسیطرح سے اونکو ہدایت نہوئی یہانتک کہ مِمَّا خَطِيْٓئٰتِهِمْ اُغْرِقُوْا
فَاُدْخِلُوْا نَارًا ۙ بسبب اپنے گناہون کے ڈبوئے گئے پھر داخل کیے گئے آگ مین
یعنے بسبب ان گناہون کے کہ وہ اپنے پیغمبر کے مقابلے مین ہزار برس تک اپنے کفر پر
اڑے رہے اور ہر طرح کی تکلیفین پہونچائین ایسے پانی مین غرق کیے گئے جو آسمان سے
بھی برستا تھا اور زمین سے بھی ابلتا تھا۔ اور صرف اس ڈبونے ہی پر اکتفا نہین کیا گیا
بلکہ بعد ڈوبنے کے داخل کیے گئے ایک آگ مین دوزخ کی آگ کے سوا یعنے عذاب قبر مین
مبتلا کیے گئے۔ فَلَمْ يَجِدُوْا لَهُمْ مِّنْ دُوْنِ اللّٰهِ اَنْصَارًا ۝ پھر نپایا اپنے

واسطے اللہ کے سوا کوئی مددگار۔ یعنے پھر نہ پایا حضرت نوح علیہ السلام کی قوم نے سوائے
خداے تعالے کے اپنے بتون مین سے کسیکو مددگار۔ نہ ودنے اونسے محبت کی نہ سواع نے
اونکو قائم رکھا نہ یغوث اونکی فریاد کو پونچا نہ یعوق نے حمایت کی نہ نسر نے اونکو کچھ قوت
دی۔ کہ طوفان مین غرق ہونے سے بچتے اور آگ مین نہ جلتے۔ پس اونکی گمراہی کا اثر
حضرت نوح علیہ السلام کی دعا کے موافق ظاہر ہوا اور طوفان کے پانی نے جوش مارا آسمان
سے برسنا اور زمین سے ابلنا شروع ہوا حضرت نوح علیہ السلام اپنے فرمانبردارون کے
ساتھہ کشتی مین سوار ہوئے اور اپنے تین بیٹے اور بیبیان اور لونڈیان اور غلام اور اور
اسّی آدمی جو مسلمان ہوئے تھے سبکو اوس کشتی مین سوار کیا اور تمام چرند اور پرندمین سے
ایک ایک جوڑا لے کے اوسے بھی کشتی مین رکھا اور کشتی کے اوپر ایک سائبان بطور سرپوش
کے ڈالدیا تاکہ اوپر کا پانی اوسمین نہ آسکے۔ اور آپکا ایک بیٹا جسکا نام کنعان تھا اور ایک
بی بی یہ دونون کشتی پر نہ بیٹھے اور کافرون کے ساتھہ رہگئے۔ پھر طوفان کی زیادتی سے کافر
ڈوبنے لگے۔ اور بعضے اپنے بچانے کے لیے بلند مکانون اور پہاڑون پر چڑھ گئے اور
بعض نے آپکی زبانی طوفان کی خبر سنکے پہاڑون پر شیشے کے مکانات بنوائے تھے اور
اونمین کھانے کی ضروری چیزین جو کئی مہینے کے لیے کافی تھین پہلے سے رکھہ چھوڑی
تھین وہ اپنے اپنے مکانون مین بے خوف ہو کے بیٹھے۔ تب حضرت نوح علیہ السلام نے
یہ خیال کیا کہ اگر یہ لوگ اس تدبیر سے بچگئے تو کفر کا تخم جہان مین باقی رہیگا۔ اس خیال سے
آپنے درگاہ خدا مین دست بدعا ہو کر عرض کی جیسا کہ اللہ تعالے فرماتا ہے۔ وَقَالَ
نُوحٌ رَّبِّ لَا تَذَرْ عَلَى الْأَرْضِ مِنَ الْكٰفِرِيْنَ دَيَّارًا ۝ اور کہا نوح
نے اے رب نہ چھوڑیو زمین پر منکرون کا ایک گھر بسنے والا۔ یعنے کہا نوح علیہ السلام نے
کہ اے رب میرے جو تو نے مجھے اس دعا کی قبولیت سے سرفراز فرمایا ہے تو ایک
ضروری عرض بھی میری سن لے کہ نہ چھوڑ زمین پر جہان بھر مین کافرون کی جنس سے

کوئی گھر میں رہنے والا یا چلنے والا کیونکہ اِنَّكَ اِنْ تَذَرْهُمْ يُضِلُّوْا عِبَادَكَ
وَلَا يَلِدُوْٓا اِلَّا فَاجِرًا كَفَّارًا ۝ اگر تو چھوڑ دے اونکو بہکاوین تیرے بندونکو
اور جو جنین سو ڈھیٹھ حق نہ سمجھنا۔ یعنے اگر چھوڑ دیگا تو انکو تو بیشک گمراہ کرینگے تیرے
سب بندون کو تیری عبادت کی راہ سے اور اونکو روکینگے تیری عبادت اور
فرمانبرداری سے۔ اور ہرگز نہ جنین گے یہ بدبخت مگر بدکار نا شکر۔ پس انکی اولاد مین
بھی صالح اور نیک ہونے کی امید نہین۔ اور ہر طرح سے یہ لوگ ہلاکت کے قابل ہین
اور جب آپنے جناب باری عز اسمہ سے ایسا مواخذہ عام جو نمونہ قیامت ہو طلب کیا تو
پہ اس خوف سے کہ مجھسے بھی کبھی کبھی ترک اولیٰ ہو جاتا ہے اور میری امت کے مسلمانو
سے بھی فرعیہ گناہ ہوتے ہین کہین ایسا نہو کہ قہر الٰہی اسقدر جوش مین آئے کہ ان سب کا
بھی مواخذہ ہو درگاہ الٰہی مین اسطور سے دعا کی کہ رَبِّ اغْفِرْ لِيْ وَلِوَالِدَيَّ
اے رب میرے معاف کر مجکو اور میرے ماں باپ کو۔ یعنے بخشدے مجکو جو کچھ مجھسے تیری
مرضی کے خلاف ہوا جیسے ترک اولیٰ اور اجتہاد مین خطا اور بخشدے میرے ماں
باپ کو۔ لکھا ہے کہ حضرت نوح علیہ السلام کے آبا و اجداد مین حضرت آدم علیہ السلام تک
سب مسلمان موحد تھے اور آپکی والدہ بھی مسلمان تھین شمخا نام تھا اور آپکے والد کا نام
ملک بن متوشلخ تھا۔ وَلِمَنْ دَخَلَ بَيْتِيَ مُؤْمِنًا ۝ اور جو آوے میرے
گھر مین ایماندار۔ یعنے اے پروردگار بخشدے اوسکو بھی جو میری کشتی مین داخل ہوا ایمان
اور ایماندار اسلیے فرمایا کہ آپکی کشتی مین ابلیس بھی تھا۔ اور مسلمانون کی بخشش اسلیے طلب
کی کہ اگر اونکے گناہون کی شامت سے کشتی ڈوب جائیگی تو بے گناہ بھی اونکے ساتھ
ہلاک ہو جائینگے۔ وَلِلْمُؤْمِنِيْنَ وَالْمُؤْمِنٰتِ ۭ اور سب ایمان والے مردون
کو اور عورتون کو۔ یعنے بخشدے تمام مسلمان مردون اور مسلمان عورتونکو جو قیامت
تک ہوتے جائین۔ وَلَا تَزِدِ الظّٰلِمِيْنَ اِلَّا تَبَارًا ۝ اور گنہگار ونکو بھی مت ع ۱

رکھہ برباد ہونا۔ یعنے زیادہ تر اون ظالمون کے لیے جو شرک اور کفر کی شامت سے غرق طوفان ہو کر آگ مین جلینگے مگر درد اور عذاب اسواسطے کہ اگر اونپر دمبدم عذاب کی زیادتی ہو نگی تو ایک طرح کے عذاب کے وہ عادی ہوجائینگے اور یہ بھی ایک طرح کی مغفرت ہی۔ پس یہ بھی مومنین کی مغفرت مین شریک ہوجاینگے اگرچہ قلیل ہی سہی۔ علما نے لکھا ہی کہ حضرت نوح علیہ السلام کی اس دعا مین تمام مومنین و مومنات کے لیے جو قیامت تک ہونگے ایک طرح کی خوشخبری ہے۔ کیونکہ جو بد دعا آپنے کافرون کے حق مین کی تھی وہ قبول ہوئی اور سب کافر ہلاک ہوئے۔ پس جو دعا آپنے ایماندارون کے واسطے کی ہے وہ بھی بیشک مقبول ہوئی ہوگی اور مسلمان مغفور ہوئے۔ نام حضرت نوح علیہ السلام کا سکن تھا۔ اور نوح اسوجہ سے اونکو کہتے ہین کہ اپنے اوپر بہت روتے اور نوحہ کرتے رہتے تھے۔ انھون نے نوسو پچاس برس تک خلق اللہ کی ہدایت کی مگر بہت تھوڑے یعنے اسّی آدمی ایمان لائے اور بت پرستی انہین کی قوم سے شروع ہوئی۔ آخر بباعثِ شرک و کفر انکی بد دعا سے وہ سب غرق طوفان ہوئے صرف وہ مسلمان جو انکی کشتی مین تھے محفوظ رہے۔ لکھا ہی کہ چالیس دن کے بعد طوفان کا جوش کم ہوا۔ اور آہستہ آہستہ پانی گھٹنے لگا یہانتک کہ چھہ مہینے کے بعد زمین نمودار ہوئی اور اتنے عرصے تک حضرت نوح علیہ السلام مع اپنے سب ہمراہیون کے کشتی ہی مین رہے جب آپ نے دیکھا کہ طوفان اب بالکل دور ہوا تو آپ کشتی سے اُترے اور اپنے بیٹون اور دامادون کو ساتون اقلیمون مین بھیجدیا۔ اور بعد طوفان کے دو سو ستر برس زندہ رہے عمر انکی ہزار برس سے زیادہ تھی۔ بیت المقدس مین مدفون ہین۔ بعد انکے تین سو برس تک لوگ انکی شریعت پر رہے پھر اکثر کافر ہوگئے۔ اور اونکی ہدایت کے لیے حضرت ہود مبعوث ہوئے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْجِنِّ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ ثَمَانٌ وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً وَّ رُكُوْعَانِ

سورۂ جن مکی ہے اسمین اٹھائیس آیتین اور دو سو اسّی کلمے اور نو سو نو حرف ہین۔

لکھا ہے کہ کفار مکہ قرآن شریف کی نسبت کہتے تھے کہ یہ کلام بشر تو نہیں ہی کیونکہ بڑے بڑے
فصیح و بلیغ ایسی عبارت بنانے سے عاجزی سے ظاہر کرتے ہین مگر ہان یہ جنون کا کلام ہوگا
اسلیے کہ جیسی عبارت جن لکھ سکتے ہین آدمیون کے امکان مین ہرگز نہین ہے - اور یہ خیالات
انکے اس باعث سے تھے کہ اوس زمانے مین عرب کے تمام شہرون مین کہانت کا دروازہ
کھلا ہوا تھا اور جنون سے علم سیکھنا بہت رائج اور مشہور تھا - اکثر عرب کے لوگون کو جنات سے
رسم و راہ اور دوستی تھی اور وہ جنات اونکو وہ باتین بتاتے تھے جنھین وہ غیب کی باتین
سمجھتے تھے اسلیے کہ اون باتون سے محض ناواقف تھے - حالانکہ یہ گمان اونکا سراسر غلط تھا
کیونکہ جنات بھی قرآن شریف کو کلام خدا تعالی سمجھکے اوسپر ایمان لائے تھے - چنانچہ طائف
سے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مراجعت فرمائی تو بطن نخلہ مین فروکش ہوئے شبکو
نماز تہجد مین آپ قرآن شریف پڑہتے تھے اوسوقت ایک گروہ جنون کا نصیبین سے یمن
کو جاتا تھا قرآن شریف سنکے وہ سب آپکی خدمت مین حاضر ہوئے اور ایمان لائے لکھا ہی
کہ وہ نو جن تھے بڑے قبیلون کے - بعد ایمان لانے کے وہ اپنے بادشاہ کے پاس گئے
اور اوسے اس حال کی اطلاع دی پہر وہ مع تین سو جنون کے وہان سے روانہ ہوا
اور مکے کے باہر پہونچکر اوسنے قیام کیا اور وہ سب جن جو پہلے ایمان لائے تھے آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین اپنے بادشاہ کے آنے کی اطلاع کے لیے پہونچے - اور آنحضرت
عبد اللہ بن مسعود کو ہمراہ لے کے مکے کے باہر تشریف لائے - پہر وہ سب آپسے قدمبوس ہوئے
اور ایمان لائے - صبح کے وقت جب آپنے وہانسے مراجعت کی تو دو جن آپکے پہونچانے
کے واسطے آپکے ساتھ آئے اور آپکے پیچھے نماز ادا کرکے رخصت ہوئے - اور جنون کے
بادشاہ نے بھی وہان سے کوچ کیا - اور تمام عالم کے جنون پر آپکی دعوت ظاہر کردی -
پس حق تعالے اس سورت شریف مین کافرون کو جنون کا حال سناتا ہے کہ جب جن
ایسی مخلوق نے جو کسیطرح سے تابعداری اور فرمانبرداری نہین چاہتے یہ کلام پاک سنتے ہی

ایمان قبول کیا اور جان و دل سے پیغمبر صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے مطیع و فرمانبردار ہو گئے
تو تم لوگ تو ہمجنس ہو تمکو لازم تھا کہ اپنے سر کو قدم بناکے آپکی خدمت مین حاضر ہوتے اور سر و
چشم سے آپکے احکام مانتے ایمان لاتے اور جان و دل سے مطیع و فرمانبردار ہو جاتے نہ یہ کہ
کلام خدا کو کلام جن کہنے لگے۔ چنانچہ ارشاد ہوا اپنے حبیب سے کہ قُلْ اُوْحِيَ اِلَيَّ اَنَّهُ
اسْتَمَعَ نَفَرٌ مِّنَ الْجِنِّ۔ تو کہہ مجکو حکم آیا کہ سُن گئے کتنے لوگ جنون کے۔ یعنے اسے
میرے حبیب آپ کافرون سے کہدیجیے کہ تم جو سمجھتے ہو کہ یہ قرآن پاک جنون کا کلام ہے
تو جنون کا حال سنو کہ اونھون نے اس کلام کے سنتے ہی اسکے اعجاز کا اقرار کیا اور یہ خبر
مجکو جنون سے نہین پہونچی بلکہ وحی کی گئی میری طرف اس مضمون کی کہ نہایت توجہ سے جی
لگا کر اسکو جنون نے سُنا اور وہ ایک دو نہ تھے بلکہ بڑی جماعت جنون کی تھی وہ سب اس
قرآن کے کلام خدا ہونے کے قائل ہوئے اور اونھون نے اپنی تمام قوم کو یہ خبر پہونچائی جو نہایت
درجہ لائق وثوق ہے۔ فَقَالُوْٓا اِنَّا سَمِعْنَا قُرْاٰنًا عَجَبًا ۝ پھر کہا ہمنے سنا ہے
ایک قرآن عجیب۔ یعنے عجیب غریب ذکر کہ باوجود ذکر ہونے کے حقائق الٰہیہ کے دقیقون کا
جامع ہے اور ایسی عجیب لفظون مین اسکے مضمون بیان فرمائے ہین کہ ہرگز کسی مخلوق کا
کلام اس اسلوب کا پایا نہین جاتا۔ اسلیے کہ یہ کلام نہ نظم ہے نہ مسجع نثر پھر باوجود اس بات کے
تشبیہ اور استعارے کی رعایت اس خوبی سے اسمین کی ہے کہ انتہا درجے کی فصاحت اور
بلاغت کے رتبے کو پہونچا ہے۔ اور ماورا اسکے یہ ہے کہ يَّهْدِيْٓ اِلَى الرُّشْدِ
سوجھاتا ہے نیک راہ۔ یعنے راہ راست بہتری اور صواب کی۔ اور روح مین بڑی تاثیر کرتا ہے
اور تمام دیرکہ قوتون کو اسکا اثر گھیر لیتا ہے۔ پس یہ کلام ورد اور ذکر کا بھی حکم رکھتا ہے اور
معلم اور استاد اور پیر اور مرشد کا بھی۔ اور اسے فکر و قیاس سے کچھ علاقہ نہین بلکہ یہ نہایت
ہی عمدہ عجائبات اور غرائبات کو شامل ہے۔ فَاٰمَنَّا بِهٖ سو ہم اسپر یقین لائے۔ یعنے ایمان
لائے ہم اس کلام پر اور سمجھ گئے کہ بیشک یہ کلام خدا ہے۔ اور اگر باوجود اس سمجھنے کے ہم اس سے

پوجا مین اور غیر خدا کا کلام سمجھین تو گویا شرک کے ثابت کرنے والے ٹھیرے - وَلَنْ نُّشْرِكَ بِرَبِّنَآ أَحَدًا ۝ اور ہرگز نہ شریک بتاوینگے ہم اپنے رب کا کسیکو جسطرح کفار نے معبود باطل قرار دیے ہین اور مشرک ہو گئے ہین - اور یہ بھی کہا جنون نے کہ پروردگار مطلق وہی ہے جسمین انتہا درجے کی عظمت اور بزرگی پائی جائے اور کوئی اوسکی برابری نہ کر سکے وَأَنَّهُ تَعَالَىٰ جَدُّ رَبِّنَا مَا اتَّخَذَ صَاحِبَةً وَلَا وَلَدًا ۝ اور یہ کہ بلند ہے شان ہمارے رب کی نہین رکھی اوسنے جورو اور نہ بیٹا - یعنے بنہایت بلند تر ہے عظمت اور بزرگی ہمارے پروردگار کی اس امر سے کہ کوئی اوسکا شریک ہو سکے - اور یہی باعث ہو کہ نہین رکھی ہمارے پروردگار نے عورت اور نہ لڑکے کیونکہ عورت امورات خانہ داری کی شریک ہوتی ہے اور لڑکے ملک و مال مین - اور اللہ تعالے پاک ہو اس بات سے کہ کوئی اوسکا شریک ہو - کیونکہ شرکت سے عظمت مین کمال درجے کا نقصان آتا ہے - اور جنون نے اس قسم کے خیالات سے جو مذکور ہوئے اور پہلے اونکے دلون مین تھے توبہ کی اور اس طور اوسکا عذر بیان کیا کہ وَأَنَّهُ كَانَ يَقُولُ سَفِيهُنَا عَلَى اللَّهِ شَطَطًا ۝ اور یہ کہ ہم مین کا بیوقوف اللہ پر بڑھا کر باتین کہتا - یعنے حال یہ ہے کہ ہم لوگونمین جو بیوقوف تھے وہ اللہ تعالے کی شان مین ایسی باتین کہتے تھے جو اوسکی شان عظمت سے بہت ہی بعید ہین - اور وہ یہ کہ بعضے خدا کی جورو اور اولاد قرار دیتے تھے اور بعضے اوسکے غیر کو لائق پرستش جانتے تھے اور اسیطرح سے بہت باطل چیزون کے معتقد تھے - مگر اب قرآن شریف کے سننے سے معلوم ہو گیا کہ وہ سب اعتقاد ہمارے محض بے اصل اور باطل تھے - پس ہم اونسے توبہ کرتے ہین - اور یہ بھی جنون نے کہا وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن تَقُولَ الْإِنسُ وَالْجِنُّ عَلَى اللَّهِ كَذِبًا ۝ اور یہ کہ ہمکو خیال تھا کہ نہ بولینگے انسان اور جن اللہ پر جھوٹ - یعنے ہم جو عرصے تک ایسے باطل اعتقادون مین پھنسے رہے اوسکا سبب یہی تھا کہ ہم سمجھتے تھے تمام انسانون اور جنونکے بڑے بڑے عقلا

ہرگز خدائے تعالٰے پر جھوٹ بولنے کی جرات نکرسکیگے کیونکہ اونمین سے ہرایک اپنی عقل و دانائی مین اپنا نظیر نہین رکھتا - اور سوا اسکے اسقدر مخلوق کثیر پر جھوٹ بولنے کا گمان بھی نہ تھا - مگر اونھون نے بڑی جرأت اور بیباکی کی کہ پروردگار عالم پر جھوٹ باندھا - اور اوسکا سبب بھی اب ہمپر ظاہر ہوگیا وَّاَنَّهٗ كَانَ رِجَالٌ مِّنَ الْاِنْسِ يَعُوْذُوْنَ بِرِجَالٍ مِّنَ الْجِنِّ فَزَادُوْهُمْ رَهَقًا ۝ اور یہ کہ تھے کتنے مرد آدمیون کے پناہ پکڑتے کتنے مردون کی جنون کے پھر اونکو بڑھا اور سر چڑھنا - یعنے انسانون مین بہت لوگ ایسے تھے کہ باوجود عقل و فہم اور دلی قوت کے فرقۂ جن کے مردون سے مدد اور پناہ مانگتے تھے - بعضے حالت بیماری مین اور بعضے ار شکل مین اور بعضے گذشتہ امورات یا آیندہ واردات کے بارے مین بعضے جلے خوف مین سبعضے دنیا کی ترقی کے لیے اونکے نامون کو مثل وظیفے کے پڑھتے تھے اور جہان اونکا گذر دیکھتے تھے وہان خوشبو اور بخور طیار کر کے رکھدیتے تھے اور حاضرات بھی کراتے تھے - اور نذرین اوہریے اور اچھے اچھے کھانے اونکے نام پر دیکے اونکو اپنی طرف متوجہ کرتے تھے - اور اس امر کا اعتقاد رکھتے تھے کہ جب ہم اونکی پناہ مین آجاینگے تو سب بلاؤن سے محفوظ رہین گے - پس ان باتون سے جنون کا تکبر اور غرور زیادہ ہوگیا اور وہ اپنے دلمین سمجھنے لگے کہ جب خدا کے بندے ہمسے مدد مانگتے اور ہماری پناہ پکڑتے ہین اور ہم اونکو مدد دیتے اور بعضی بلائین اونکے سر سے ٹالتے ہین تو ہمکو بھی شاید خدا کے کارخانے مین کچھ دخل اور ایک طور کی شراکت ہے - اور ہم لوگ محض بندے ہی نہین ہین بلکہ فرزندی کی نسبت ہمکو اللہ تعالٰے سے بے شبہہ ثابت ہے - اور آدمیون نے بھی یہ سمجھ رکھا تھا کہ یہ غیب کے لوگ جو ہماری مدد کرتے ہین یہ صرف بندے ہی نہین ہین بلکہ اللہ تعالٰے سے فرزندی کا علاقہ رکھتے ہین یا اوسکے کارخانون کی خدمت انکے سپرد ہے - اور اگر ایسا ہوتا تو ہم لوگ بھی انکے محتاج ہوتے بلکہ بندگی مین انکے برابر رہتے - پس دونو فرقون کی غلط فہمی سے یہ اعتقاد باطلہ پیدا ہوئے - اور شرک کی بنیاد قائم ہوئی - اور جنون نے اس اعتقاد باطل کے

ظاہر ہونے کا یہ سبب بھی بیان کیا کہ وَّاَنَّهُمْ ظَنُّوْا كَمَا ظَنَنْتُمْ اَنْ لَّنْ يَّبْعَثَ اللّٰهُ اَحَدًا ۙ اور یہ کہ اونکو بھی خیال تھا جیسا تمکو خیال تھا کہ ہرگز نہ اوٹھاویگا اللہ کسی کو یعنے جیسا آدمیون نے گمان کیا تھا ایسا ہی جنون نے بھی سمجھ رکھا تھا کہ اللہ تعالےٰ جنون اور آدمیون کو جزا و سزا کے لیے قبر سے زندہ کرکے نہ اوٹھائیگا۔ پس انسانون نے سوچا کہ اب دوبارہ نہ زندہ ہونا ہے اور نہ پرسش اعمال ہے جس طرح سے ہو سکے اپنی حاجت روائی کرنا چاہیے اور دل کی خواہشون کو پورا کرنا چاہیے اور جنون نے چاہا کہ نام آوری حاصل کرین اور حاجت روائی کا منصب اپنے لیے ثابت کرلین۔ کیونکہ بعد مرنے کے نہ پھر اوٹھنا ہے نہ کچھ حساب و کتاب اور جزا و سزا ہونی ہے۔ اور اس امر کے ثابت کرنے مین کہ یہ قرآن بیشک آسمان سے اوترا ہے زمین والون نے نہین بنایا ہے جنون نے یہ بھی ذکر کیا وَّاَنَّا لَمَسْنَا السَّمَآءَ فَوَجَدْنٰهَا مُلِئَتْ حَرَسًا شَدِيْدًا وَّشُهُبًا ۙ اور یہ کہ ہمنے ٹٹول دیکھا آسمان کو پھر پایا اوسکو بھرا ہوا سخت چوکیدارون سے اور انگارون سے یعنے جب ہم آسمان کے متصل پہنچے اور اسقدر نزدیک ہوئے جسقدر ہم پہلے ہوتے تھے جتنے ہاتھ سے چھو لیوین گے تو پایا ہمنے آسمان کو وہان کے نگہبان اور محافظ فرشتون سے بھرا ہوا جو نہایت سخت اور زور آور ہین اور ہم اونکے مقابلے کی تاب و طاقت نہین رکھتے اور سوا اسکے آسمان کی راہون مین ایک اور آفت یہ ہے کہ وہ محافظ فرشتے ہمکو آگ کے دہکتے ہوئے انگارون سے مارتے ہین اور آنے نہین دیتے۔ پس اگر کوئی شبہ کرے کہ یہ محافظت کی زیادتی جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی بعثت کے بعد ہوئی ہو کلام الٰہی کی محافظت کے لیے نہین ہے بلکہ فرشتون کے کلام کی محافظت کے لیے ہے جو وہ آپس مین کسی تدبیر کے واسطے کرتے ہین۔ تو اس شبہے کے دور کرنے اور اصل مطلب کے ثابت کرنے کے لیے جنون نے یہ بھی ذکر کیا کہ وَّاَنَّا كُنَّا نَقْعُدُ مِنْهَا مَقَاعِدَ لِلسَّمْعِ ؕ اور یہ کہ ہم بیٹھتے تھے آسمان کے ٹھکانون مین سننے کو۔ یعنے ہم قدیم سے آسمان کے معین مقامون مین جو فرشتون کے مجمع سے قریب تھے فرشتون کا کلام سننے کے لیے بیٹھتے تھے۔ مگر کبھی اونکا کلام سننے

کے لیے ہمکو اسقدر روکا نہین گیا جسقدر آجکل ہماری روک ٹوک ہو کہ ہر طرف سے ہمارا گذر بند کر دیا گیا
اور یہ ممانعت شدید ہرگز فرشتون کا کلام سننے کی محافظت کے لیے نہین ہے کیونکہ اونکا کلام
تو اب بھی ہم آسمان کے نیچے سے سن آتے ہین لیکن آسمان پر نہین جانے پاتے فَمَنْ يَّسْتَمِعِ
الْاٰنَ يَجِدْ لَهٗ شِهَابًا رَّصَدًا ۝ پھر جو کوئی اب سننا چاہے پاوے اپنے واسطے
ایک انگارا گھات مین - یعنے جب سے قرآن پاک کا نزول شروع ہوا ہے ہم اپنی بیٹھکون تک
پہونچنے کے علاوہ اگر دور سے کان لگا کے سننے کا ارادہ کرتے ہین تب بھی اپنی گھات مین اون
انگارے کو پاتے ہین جو ہمین دوری سے روکتا ہے - پس معلوم ہوا کہ ہمارے لیے اسقدر سخت
و شدید ممانعت کسی اور وجہ سے نہین ہے بلکہ کلام الٰہی کی محافظت کے لیے ہے تاکہ ہماری
ناپاک زبانون پر نہ جاری ہو - اور اس سے اوس کلام پاک کی نہایت درجہ عظمت اور بزرگی
ثابت ہوتی ہے - اور خوب ظاہر ہوتا ہے کہ یہ کلام مقدس آسمان سے اترا ہے اور بے شک
و شبہہ حق ہے - اور جب جنون کو آسمان پر جانے کی اسقدر سخت ممانعت ہوئی تو اونکے وہ معاملات
جو انسانون سے جاری تھے یعنے آسمان پر جا کر زمینی معاملات فرشتون سے سننا اور انسانون
کو اوس سے مطلع کرنا اور اونکی حاجت روائی مین دخل رکھنا سب موقوف ہو گیا تو جنون نے
ایک حیرت سے یہ بھی ذکر کیا - وَّاَنَّا لَا نَدْرِيْٓ اَشَرٌّ اُرِيْدَ بِمَنْ فِي الْاَرْضِ
اَمْ اَرَادَ بِهِمْ رَبُّهُمْ رَشَدًا ۝ اور یہ کہ ہم نہین جانتے کچھ برا ارادہ ٹھیرا ہے زمین
کے رہنے والون پر یا چاہا اونکے حق مین اونکے رب نے راہ پر لانا - یعنے ہم اٹکل نہین کر سکتے کہ
ہمارا آسمان پر جانا اور وہانکی باتین سنکے لوگون کو بتانا جو بالکل موقوف کیا گیا ہے آیا یہ اہل زمین
کی برائی کے ارادے سے ہے تاکہ اونکو اپنی مصیبتون اور آفتون کا حال معلوم نہو اور بلاؤن مین
گرفتار رہین اور کوئی کسی کی مدد نہ کر سکے - یا اس مین یہ بات ہے کہ اون لوگون کے ساتھ
اونکے پروردگار نے بہتری اور بھلائی کا ارادہ کیا ہے اور چاہا ہے کہ جنونکی وکالت کا عقیدہ توڑ کر
کیونکہ وہ اپنے گمان باطل مین اونکے قدرتی کارخانون کے شریک بن بیٹھے ہین اور طرح طرح کی

برائیان کرتے ہین اور انکے بدلے اولیاء اللہ اور شہدا کی پاکیزہ روحین مقرر کرے کہ وہ آدمیون
کی ترقی کی راہین اور امور غیبیہ کے سیکھنے کے طریق کو صاف کردین تاکہ آدمی خود اس درگاہ
کو پہچان جائین اپنی عرض آپ کر لیا کرین اور دغا باز و مکار وکیلون کے خوف سے نڈر ہو جائین
اور جب یہ ترقی نوع انسان کو حاصل ہو گی تو انکی موروثی خلافت کے معنے جو انکے باپ حضرت آدم
علیہ السلام کو ملی تھی اپنے تمام ہونگے اور اس مین شک نہین کہ جنات وکالت اور سفارت کی لیاقت
نہین رکھتے اور انھون نے اس بارے مین انصافانہ طور پر یہ بیان کیا ہے کہ وَّاَنَّا مِنَّا
الصّٰلِحُوْنَ وَمِنَّا دُوْنَ ذٰلِكَ اور یہ کہ کوئی ہم مین نیک ہین اور کوئی اسکے سوا۔
یعنے بعضے ہم مین ایسے تھے کہ اس خدمت کی لیاقت رکھتے تھے اور بے کم و کاست بلا
اظہار احسان اور بدلا لینے کے اس کام کو انجام دے سکتے تھے۔ اور بہت لوگ ہم مین ایسے
ہین کہ نہایت پست حوصلہ اور خوشامد پسند لالچی منکر احسان جتانے والے لوگونکے بہکانے یا
خوش کرنے کے لیے جھوٹ بولنے والے ہین۔ اور سب سے بڑھ کے انمین یہ خرابی ہے
کہ لوگون کو مشرک بناتے اور اونسے اپنے لیے لوازمات عبادت چاہتے ہین اور کہتے ہین
کہ خدا اور رسول کا پیغام جو بغیر ہمارے واسطے کے تمکو پہنچے اوسے نہ مانو۔ اور ما ورا اسکے
ہر شہر اور ہر اقلیم آپس مین تقسیم کرکے ایک ایک ہر جگہ کا حاکم بن بیٹھا ہے اور كُنَّا طَرَآئِقَ
قِدَدًا ہم تھے مختلف طریقونپر یعنے جیسے انسانون کے مختلف مذہب ہین ویسے ہی
ہم مین بھی تھے۔ بعضے قدریہ اور بعضے جبریہ اور بعضے مرجیہ اور بعضے رافضی اور بعضے خارجی
اور بعضے ہنود اور بعضے مجوسی اور بعضے یہودی اور بعضے نصرانی تھے اور آپس کے نفاق
اور طمع اور بغض و حسد اور شرک کے باعث سے اس خدمت کی لیاقت ہم مین بالکل نہین
رہی تھی یہ حق تعالے کی عین حکمت ہے کہ اوسنے ہم لوگون کو اس خدمت سے معزول کیا اور
بنی آدم مین سے بعضون کو اپنے دربار کی روشناسی سے مشرف کیا تاکہ وہ اپنے ہمجنسون کی
عرض و معروض کرکے کارروائی کر لیا کرین اور غیب کی خبرین جو انکے لیے فائدہ مند ہین

اونکو پونہچائین اور بُری چیزون سے ڈرائین اور اِس ہدایت کے عوض لوگون سے نذر وغیرہ
دلین اور اونمین سے ایک شخص کو سردار اونکا کرکے اس خدمت کے کلی قاعدے اور آئین
اپنی مرضی کے موافق اپنے کلام پاک مین اُس شخص پر اُتارے تاکہ وہ خود بھی اونپر عمل کرے
اور دوسرون کو بھی اونسے آگاہی دے اور رغبت دلائے اور وہ اس آئین کے پابند ہوکے
اپنے مالک کی نزدیکی اور مہربانی حاصل کرین۔ اور جنون کو بھی اُن قوانین سے خبردار کردیا
کہ وہ بھی ایک دوسرے کی مدد کرکے اپنے خاوند کے دربار مین روشناس اور عرض کرنے
کے لائق ہوجائین اور شرک و فساد سے نجات پائین۔ اور جنون نے اپنی فرمانبرداری اور
بے عذری کا سبب یہ بھی بیان کیا ﴿وَأَنَّا ظَنَنَّا أَن لَّن نُّعْجِزَ اللَّهَ فِي الْأَرْضِ
وَلَن نُّعْجِزَهُ هَرَبًا﴾ اور یہ کہ ہمارے خیال مین آیا کہ ہرگز نہ عاجز کرسکینگے ہم خدا کو
زمین مین اور نہ عاجز کرسکینگے اوسکو بھاگ کر یعنے ہمنے یہ خیال کیا کہ اگر اس کلام پر ہم ایمان
نہ لائینگے تو پروردگار ہمپر غصہ ہوگا اور مواخذہ کریگا اس صورت مین نہ ہم کہین چھپ سکینگے اور
نہ بچ سکتے ہین نہ بھاگ کے کیونکہ وہ عاجز نہین ہے تمام زمین و آسمان اوسکے قبضۂ قدرت مین
ہے پھر ہم اوسے کیونکر عاجز کرسکتے ہین اور اوس سے کہان چھپ سکتے اور بھاگ سکتے ہین پس
ہمکو یقین کامل ہوا اس بات پر ﴿وَأَنَّا لَمَّا سَمِعْنَا الْهُدَىٰ آمَنَّا بِهِ﴾ اور یہ کہ جب
ہمنے سُنی راہ کی بات ہمنے اوسکو مانا۔ یعنے جس وقت سُنا ہمنے ہدایت کا مضمون قرآن مین
تو فورًا ہم اوسپر ایمان لائے۔ اسلیے کہ اگر ہم یہ کلام حق سنکے ایمان لانے مین تاخیر کرتے تو ہمکو
خوف تھا حق تعالے کے غضب اور غصے کا۔ اور اگر کوئی کہے کہ بیشک خدا تعالے کے غضب کے
خوف سے تم اپنے گمان کے موافق محفوظ رہے۔ مگر اسقدر عجلت کرنے مین تمہاری ذات اور
نقصان ہوا۔ تو ہم کہینگے کہ اس بات کا ہمکو کچھ اندیشہ نہین اسواسطے کہ ہمارے ایمان کامل
نے ہمکو ان چیزون سے بے پروا کردیا ﴿فَمَن يُؤْمِن بِرَبِّهِ فَلَا يَخَافُ بَخْسًا
وَلَا رَهَقًا﴾ پھر جو کوئی یقین لاویگا اپنے رب پر سو نہ ڈریگا نقصان سے اور نہ

زبردستی سے - یعنے جو کوئی اپنے پروردگار پر ایمان لائیگا وہ نقصانِ مال اور ذلت و رسوائی
سے ہرگز نہ ڈریگا ایسلیے کہ ایمان کی برکت سے اللہ تعالےٰ اوسکو اور طرح نوازیگا - اور اس
نقصان و بے عزتی کو فائدے اور عزت سے بدل دیگا - پس ایسی حق اور مفید بات کو دنیا
کی ذلت اور نقصان کے خیال سے نمانا سخت تر تعجب کی بات ہے - **وَاَنَّا مِنَّا**
الْمُسْلِمُوْنَ - اور یہ کہ ہم مین سے بعضے حکم بردار ہین - یعنے ہم مین سے بعضے حکم الٰہی کی
اطاعت کرنے والے ہین جو اوسکے کلام پر ایمان لائے اور اوسکی فرمانبرداری پر مستعد ہوگئے
اور پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکر ایمان لائے اور اپنی معزولی اور مجبوری
کی خبر از خود پکار کے انسانون کو پہونچادی - اور عرب کے جزیرون کے اکثر جنون نے یہی
طرز اختیار کیا تھا کہ خود حاضر ہوکے ایمان لاتے تھے اور اپنی معزولی اور مجبوری کی خبر خود
لوگون کو سُناجاتے تھے - چنانچہ اس بارے مین بہت روایتین اور حکایتین جنون کی منقول
۸ ہین منجملہ اونکے دو تین حکایتین بیان لکھی جاتی ہین - حضرت امیر المومنین عمر بن خطاب رضی
اللہ تعالےٰ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کہتے تھے ایک روز مین اپنے بتون کے پاس بیٹھا تھا
اور ایک شخص گائے کا بچہ بتون کی نذر کے لیے لے کر آیا - اوسوقت ایک بت کے اندر سے
نہایت سخت آواز نکلی جسے ہر ایک نے سُنا اور وہ یہ کہتا تھا یَا جَلِیْحُ اَمْرٌ نَجِیْحٌ رَجُلٌ یَصِیْحُ
یَقُوْلُ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ یعنے اے قوت والے آدمی ایک ایسا کام ظاہر ہوا ہے جسمین مطلب
کی بات ہے - ایک شخص پکار کے کہتا ہے لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ حضرت عمر رضی اللہ عنہ فرماتے
ہین کہ یہ آواز سنتے ہی سب لوگ وہان سے بھاگے صرف مین کھڑا رہا کہ معلوم کرون یہ
کسکی آواز ہے پھر اوسنے دوبارہ اور سہ بارہ بھی یہی کہا مجھے حیرت ہوئی کہ یہ کیا بات ہے
پھر لوگون سے معلوم ہوا کہ یہان ایک شخص پیغمبر ظاہر ہوا ہے اور لوگون کو کلمۂ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہ
تعلیم کرتا ہے اور امام احمد نے حضرت جابر بن عبد اللہ سے اور ابو نعیم نے حضرت ضمرہ سے
روایت کی ہے کہ پہلے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خبر مدینۂ منورہ مین اس سبب پہونچی

کہ مدینے والون کی ایک عورت کسی جن سے تعشق رکھتی تھی اور وہ جن ہمیشہ رات کے وقت
اوسکے پاس آیا کرتا تھا - اور اکثر پرند جانور کی صورت مین اوسکی دیوار پر آ بیٹھتا تھا اور تنہائی
مین آدمی کی شکل بن کے اوس سے صحبت کرتا تھا یکایک اوسکا آنا موقوف ہوگیا - کچھ عرصے
کے بعد ایک دن پھر بدستور سابق پرند جانور کی صورت مین اوسکی دیوار پر آکے بیٹھا اوسنے
پوچھا اور کہا آؤ یار اتنی مدت سے کہان تھے جو ہمارے پاس نہین آئے اوسنے کہا اب ہمارے
آنے کی امید نرکھو اسلیے کہ مکۂ معظمہ مین ایک پیغمبر پیدا ہوا ہے اوسنے زنا کو ہمپر حرام کردیا ہے
اور حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے منقول ہے وہ فرماتے ہین کہ ہم ایک مرتبہ شام کی طرف
گئے تھے وہان ایک عورت بڑی کاہنہ مشہور تھی ہم بھی اوسکی ملاقات کو گئے اور اپنے سفر
کا حال اوس سے پوچھا کہ آگے کیا ہوگا اوسنے کہا کہ اب مجھے معلوم نہین کیونکہ ایک جن سے
اور مجھسے دوستی تھی اوسی سے سب حالات دریافت کرکے مین لوگون کو بتایا کرتی تھی
سو وہ جن ایک روز میرے دروازے پر آیا اور کہنے لگا کہ اب ہم رخصت ہوتے ہین مین نے
اوس سے سبب پوچھا اوسنے جواب دیا کہ خَرَجَ اَحْمَدُ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَاٰلِہٖ وَسَلَّمَ جَاءَ اَمْرٌ
لَا یُطَاقُ - یعنے ظاہر ہوئے محمد صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آیا حکم جسکے مقابلے کی طاقت
نہین ہے - یہ کہہ کے چلا گیا - پھر اوسدن سے نہ آیا - اسی طرحسے بے انتہا جنون نے آپکی
خوشخبری تمام عالم کو سنائی اور ایمان لائے - اور آپکی نبوت اور نزول قرآن اور آسمان کی
نگہبانی پر گواہی دی جسمین کسی طرحکا شبہ نہین ہے - یہ تذکرہ فرمانبردار جنون کا تھا جنھون نے
قرآن پاک کے احکام کو مانا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانبردار ہوئے - اب نافرمان
جنون کا حال بیان ہوتا ہے جنکے بارے مین با انصاف جنون نے کہا کہ وَمِنَّا الْقَاسِطُوْنَ
اور کوئی ہم مین سے بے انصاف ہے - یعنے بعضے ہم مین کے کجرو اور بے انصاف ہین
جو اپنی موقوفی پر راضی نہوئے اور کتاب اللہ اور رسول اللہ کی فرمانبرداری خاطرخواہ
بجا نہ لائے - سو یہ چار فرقے ہین - ایک وہ ہین جو صریح کفر کرتے ہین اور بنی آدم کو تا امکان

سبھانے ہین قصور نہین کرتے اور اپنے تئین خدمت سابقہ سے معزول نہین سمجھتے اور
کافرون کی مدد کیے جاتے ہین تاکہ وہ اونسے نہ پھرین۔ اور لوگون کو اسلام لانے سے
روکتے ہین۔ دوسرے فرقے والے منافق ہین جو بظاہر ایماندار بنتے ہین اور باطن مین
مکر و فریب سے آدمیونکی خرابی کے درپے ہو رہے ہین اور اپنے تئین بزرگون کے نام سے
مشہور کرکے آدمیون کے پیر بن بیٹھے ہین جیسے شیخ سدو اور زین خان اور سوا انکے کہ
لوگ اس پردے مین اپنی غیب دانی اور مشکل کشائی کے دعوے کرتے ہین اور کوئی دقیقہ
شرک اور بت پرستی کا اوٹھا نہین رکھتے جو اپنے معتقدون سے اپنے واسطے نذر الین۔
تیسرے فرقے کہ جن فاسق ہین جو مثل بدمعاشون اور ڈکیتون کے آدمیونکو طرح بطرح کی
ایذا اور تکلیف پونہچاتے ہین۔ اور نذر و نیاز اور مٹھائیان اور ہار پھول اپنے لیے لیتے ہین
اور چوتھے فرقے کہ جن وہ ہین جو چوہڑون کی طرح اون آدمیون کی روحون کو جو بدخلقی اور
تکبر اور غرور اور نجاست اور خباثت مین اونکے ساتھ مناسبت رکھتے ہین کھینچ کے لے جاتے
ہین اور اونکو اپنا ہمرنگ بنا لیتے ہین تاکہ اس ذریعے سے آدمیونکو تکلیف پونہچائین۔ سو یہ
چار دانے ہوئے بے انصاف اور کجرو ہین اگرچہ ظاہر مین بعضون نے کلمۂ توحید بھی زبان پر جاری
کیا۔ فَمَنْ اَسْلَمَ فَاُولٰٓئِكَ تَحَرَّوْا رَشَدًا ۱۴ سو جو حکم مین آئے سو اونھون نے
اٹکل نیک راہ۔ یعنے جو حکم الٰہی کے پیرو ہوئے اور کجروی و ناانصافی سے کنارہ کشی کی وہ
سوچے سیدھی راہ اور فرمانبردار ہوئے اپنے مالک کے اور پونہچین گے راہ مقصود کو وَاَمَّا
الْقٰسِطُوْنَ فَكَانُوْا لِجَهَنَّمَ حَطَبًا ۱۵ اور جو بے انصاف مین وہ ہوئے
دوزخ کے ایندھن۔ یعنے جو کجرو بے انصاف حکم الٰہی سے سرکش ہوئے اور آدمیون
کو فریب دیکے اونکے ذہنون مین اپنے تئین خدا تعالے کے کارخانون کا شریک ٹھیرانے لگے
وہ سب دوزخ کے کندے ہوئے اپنے آپ کو بھی جلایا اور آگ کو بھڑکا کے دوسرونکو
بھی خوب جلا کر بھسم کیا۔ اس مقام پر بعضے ملحد شبہ کرتے ہین کہ جن تو آگ سے بنے ہین

پھر جنون کو آگ مین پڑنے سے کیا تکلیف ہوگی پس اونکے جواب کے لیے یہ لطیفہ کافی ہے کہ ایک
ملحد نے چند شخصون سے مذکورۂ بالا سوال بیان کیا۔ اونمین سے ایک ظریف دانا نے ایک
بڑا پتھر اوٹھاکے اوس ملحد کی ران پر مارا وہ چلانے اور شور کرنے لگا تب حضرت ظریف نے کہا
کہ اسقدر کیون شور کرتے ہو تم تو مٹی سے بنے ہو پھر تمہین اس پتھر سے تکلیف پہونچنے کا کیا باعث
وہ ملحد اس تقریر سے لاجواب اور ساکت ہوگیا۔ اب اللہ تعالے اپنے حبیب سے ارشاد فرماتا ہے
کہ آپ یہ مطالب بھی جنون اور آدمیون سے بیان فرما دیجیے کہ یہ بھی اونکی عادت سے متعلق
اور اونکے حق مین مفید ہین وَاَنْ لَّوِ اسْتَقَامُوْا عَلَى الطَّرِيْقَةِ لَاَسْقَيْنٰهُمْ
مَّآءً غَدَقًا ۝ اور یہ حکم آیا کہ اگر لوگ سیدھے رہتے راہ پر تو ہم پلاتے اونکو پانی بھر کر
یعنے اگر یہ جن اس طریقے پر جو اونھون نے اختیار کیا ہے استقامت کرینگے اور مضبوط رہینگے
تو البتہ پلائین گے ہم اونکو پانی برسات کا جی بھر کے۔ اور دور کردینگے اونسے قحط۔ مفسرون نے
لکھا ہے کہ یہ سورت اوس وقت نازل ہوئی جس وقت کفر کی شامت سے مکے والے سات برس کے
قحط مین گرفتار ہوئے تھے اور جن و انسان و حیوان سب قحط سالی مین مبتلا تھے اور برسات
کا پانی ہر زمانے مین خصوصًا قحط کے دنون مین بہت بڑی نعمت ہے۔ اور جنون کو یہ نعمت دینے
ایک اور بھی غرض ہے وہ یہ کہ لِّنَفْتِنَهُمْ فِيْهِ ۭ کہ اونکو جانچین اوسمین۔ یعنے اونکی عقل و
دانائی کو آزمائین کہ وہ آگ کے عذاب سے اس پانی پینے کو راحت سمجھتے ہین یا نہین۔ اور یہ بھی
اونکو معلوم ہوجائے کہ باوجودیکہ پانی آگ کا بجھانے والا ہے اور ہم آتشی ہوکر اوس سے راحت
اور آرام پاتے ہین تو کچھ عجب نہین کہ آگ ہمارے لیے رنج و تکلیف کا باعث ہو۔ اور یہ سب راحت
و آرام بغیر وبال اخروی کے اون لوگون کے لیے ہے کہ جو راہ راست پر قائم رہین۔ وَمَنْ
يُّعْرِضْ عَنْ ذِكْرِ رَبِّهٖ يَسْلُكْهُ عَذَابًا صَعَدًا ۝ اور جو کوئی منہ موڑے اپنے
رب کی یاد سے وہ پیٹھا دیگا اوسکو چڑھتے عذاب مین۔ یعنے جو شخص منہ موڑیگا اپنے پروردگار
کے ذکر سے اور ثابت نرہیگا اوس سچے طریقے پر جو اختیار کیا ہے تو داخل کریگا اللہ تعالے

اوسکو ایسے عذاب مین کہ اوسکی قوت اور طاقت سے باہر ہو۔ اور حضرت عکرمہ رضی اللہ عنہ
سے منقول ہے کہ صعد ایک دوزخ کے پہاڑ کا نام ہے جسپر کافر زبردستی چڑہائے جائینگے فرشتے
اونکو آگ کی زنجیرون سے کھینچین گے اور آگ کے گرزون سے مارینگے۔ یہانتک کہ چالیس برس
مین اوس پہاڑ پر پہنچین گے پہر وہانسے دھکیلے جائینگے اور بار بار اسیطور سے چڑہائے جائینگے
اور ہمیشہ اسیطرح سے عذاب مین مبتلا رہینگے۔ اور استقامت کی تعریف مین حضرت جنید بغدادی
رحمۃ اللہ علیہ نے لکھا ہے کہ آدمی کو چاہیے طالب استقامت ہو۔ طالب کرامت اسواسطے کہ خداوند
عالم استقامت کو پسند کرتا ہے اور آدمی کا نفس کرامت کو بس جسے اللہ تعالے پسند فرمائے وہی
بہتر اور عمدہ ہے۔ وَّاَنَّ الْمَسٰجِدَ لِلّٰهِ فَلَا تَدْعُوْا مَعَ اللّٰهِ اَحَدًا ۝ اور یہ
کہ مسجدین مخصوص اللہ تعالے کے لیے ہین سو مت پکارو اللہ کے ساتھ کسی کو یعنے مسجدین خاص
عبادت خدا کے لیے بنائی جاتی ہین پس نہ پکارو اونمین حق تعالے کے ساتھ کسیکو۔ اسلیے کہ
مسجدون مین دوسرونکو پکارنا گویا اونکو خداے تعالے کا شریک قرار دینا ہے۔ اور مسجد اوس چیز
کا نام ہے جسکو سجدے مین دخل ہو اور وہ تین قسم پر ہے۔ ایک سجدے کا مکان جو اللہ تعالی نے اس امت
محمدیہ کے واسطے تمام زمین کو کردیا ہے۔ دوسرے قبلہ کہ اوسی طرف سجدہ کرین۔ تیسرے آدمی کے اعضا
جنسے سجدہ کرتا ہے اور وہ سات عضو ہین ایک تو چہرہ پیشانی سے ناک تک۔ اور دونون ہاتھ کی ہتھیلیان
اور دونون گھٹنے اور دونون پانون اور یہ اعضا کافرون اور مشرکون کے نزدیک بھی حق تعالی ہی
کے مملوک اور اوسکی عبادت کے لیے مخصوص ہین پس غیر اللہ کو سجدہ کرنا گویا اوسے حق تعالی کی خاص
ملک مین شریک کرنا ہے۔ بس چاہیے کہ مسجدون مین سواے ذکر خدا کے اور کوئی بات نکرے اور اونمین
غیر خدا کا ذکر اور عبادت یا اپنی حاجت کے لیے دوسرے کو پکارنا انتہا درجے کی بے ادبی اور
نادانی اور حق تعالے کے غصے کا باعث ہے۔ وَّاَنَّهٗ لَمَّا قَامَ عَبْدُ اللّٰهِ يَدْعُوْهُ
كَادُوْا يَكُوْنُوْنَ عَلَيْهِ لِبَدًا ۝ اور یہ کہ جب کھڑا ہوا اللہ کا بندہ اوسکو پکارتا لوگ
ہونے لگتے ہین اوسپر ٹھٹھ یعنے جب کھڑا ہوتا ہے اللہ کا بندہ اوسکی عبادت کے لیے اور اوسے

پکارتا ہے تو حق تعالےٰ اوسکے دل پر تجلی فرماتا ہے اور نور سے منور کر دیتا ہے۔ اوسوقت تمام آدمی اور جن اوسپر ہجوم کر نےلگتے ہین پھر کوئی اوس سے لڑکا مانگتا ہے۔ کوئی روزی مانگتا ہے اور ہر طرح کے مطالب اوس سے چاہتے اور اوسکی عبادت مین خلل ڈالتے ہین اور سمجھتے ہین کہ کثرت عبادت سے اس بندے کا دل نزول نور الٰہی کا مقام ہے تو اب یہ ضرور حق تعالےٰ کے کار خانے کا شریک ہو گیا اور جو کچھ اسکی زبان سے نکلیگا فوراً ہو گا۔ اور انہین خیالات فاسدہ کے باعث پیر پرستی اور گور پرستی مین گرفتار ہوکے خسر الدنیا والآخرہ ہو جاتے ہین۔ اور تم کہ اے محمد (صلے اللہ علیہ وسلم) ثقلین کی رسالت کا منصب ہے اور جن وانسان دونون فرقون کے تم نبی ہو۔ پس اگر تمکو اپنی نسبت ان باتون کا خوف ہے کہ لوگ تمہارے ساتھ ایسا معاملہ نکرین تو تم صاف صاف ان دونون فرقون سے یہ حال بیان کر دو اور قُلْ اِنَّمَآ اَدْعُوْا رَبِّیْ وَلَآ اُشْرِكُ بِهٖٓ اَحَدًا ۝ تو کہہ مین تو یہی پکارتا ہون اپنے رب کو اور شریک نہین کرتا اوسکا کسی کو۔ یعنے اے مردو کہ مین تو اپنے پروردگار کو پکارتا ہون کہ وہ دلی تاریکیون سے نجات دیکے نور کی تجلی سے میرے دلکو منور کرے۔ اور اوسکے ساتھ کسی کو شریک بھی نہین کرتا۔ پھر مین کیونکر چاہونگا کہ مجکو کوئی پکارے یا اوسکا شریک ٹھہرائے۔ اور اگر یہ دونون فرقے تمکو شریک ٹھہرا کے کچھ اپنے نفع یا نقصان کی تمسے اُمید رکھین تو قُلْ اِنِّیْ لَآ اَمْلِكُ لَكُمْ ضَرًّا وَّلَا رَشَدًا ۝ تو کہہ میرے ہاتھ نہین تمہارا برا اور نہ راہ پر لانا۔ یعنے مین تمہارے دفع نقصان اور مطلب رسی کا اختیار نہین رکھتا جسطرح سے پہلے جنات اور گمراہ آدمیون کی روحین دنیا کے لوگون کو نفع کا لالچ اور نقصان کا خوف دلاکے اپنا فریفتہ کرتی تھین۔ اور اگر کسی مصیبت مین تمسے پناہ چاہین اور قصد کرین کہ تمہارے دامن حمایت مین چھپکے حق تعالےٰ کے غضب سے بچ جائین تو قُلْ اِنِّیْ لَنْ یُّجِیْرَنِیْ مِنَ اللّٰهِ اَحَدٌ ۝ تو کہہ مجکو نہ بچاویگا اللہ کے ہاتھ سے کوئی۔ یعنے مین آپ ہی اس حال مین ہون کہ ہرگز نہ پناہ دے سکیگا مجھے حق تعالےٰ کے غضب سے کوئی۔ وَّلَنْ اَجِدَ مِنْ دُوْنِهٖ مُلْتَحَدًا ۝ اور نہ پاؤنگا اوسکے سوا کہین سرک رہنے

جگہ۔ یعنے ہرگز نہ پاؤنگا مین سوائے حق تعالے کی طرف رجوع کرنے کے کوئی جگہ بچاؤ کی اِلَّا
بَلٰغًا مِّنَ اللّٰهِ وَرِسٰلٰتِهٖ ۔ مگر پونہچانا ہے اللہ کی طرفسے اور اوسکے پیغام دینے۔
یعنے اللہ تعالے کا پیغام پونہچانے اور اوسکے حکم اوسکی مخلوقات کو سنانے کے لیے مجکو حق تعالے
کی طرف رجوع کرکے اوسکی مخلوقات کی طرف متوجہ ہونا ضرور ہوتا ہے۔ اور یہ توجہ خاص اون
لوگون کے لیے ہے جو حق تعالے کے حکمون کو دل وجان سے قبول کرتے ہین اور اوسکی
فرمانبرداری اور اطاعت پر مستعد رہتے ہین۔ پس ان لوگون کی روحون کو مقام قرب الٰہی مین
پہونچانا اور اونکی تکمیل کرنا میرا کام ہے وَمَنْ يَّعْصِ اللّٰهَ وَرَسُوْلَهٗ فَاِنَّ لَهٗ نَارَ
جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ۝ اور جو کوئی حکم نہ مانے اللہ کا اور اوسکے رسول کا سو
اوسکے لیے آگ ہے دوزخ کی رہا کرین اوسمین ہمیشہ۔ یعنے جو کوئی نافرمانی کرے خدا اور رسول
کی اور اللہ تعالی کی عبادت کے مکانون مین اوسکے غیر کو پکارے اور وقت مشکل مین اوسکے سوا
دوسرے سے التجا کرے اور اوسکے کارخانون مین دوسرے کو شریک جانے تو بیشک اوسکے لیے
ہو دوزخ کی آگ جسمین ابد الآباد تک رہین گے اور کوئی اونکو وہان سے نکال نہ سکیگا بخلاف
گنہگار ایمانداروں کے کہ اونکو اونکا ایمان دوزخ سے نکالیگا اور شہیدون اور نبیون کی شفاعت
سے مخلصی پائین گے۔ کیونکہ وہ غیر اللہ کی عبادت اور شرک وکفر کا اپنے گناہون مین لگاؤ تک
نہین رکھتے۔ اور یہ بدبخت مشرک انہین گناہون مین مبتلا ہین اور پھر اس اعتقاد مین ایسے مضبوط
ہین کہ ان اعتقادات باطلہ سے ہرگز نہ باز آئین گے حَتّٰٓى اِذَا رَاَوْا مَا يُوْعَدُوْنَ
فَسَيَعْلَمُوْنَ مَنْ اَضْعَفُ نَاصِرًا وَّاَقَلُّ عَدَدًا ۝ یہانتک کہ جب
دیکھین گے جو اونسے وعدہ ہوا اب جان لینگے کسکی مدد کمزور ہے اور گنتی مین تھوڑی۔
یعنے دوزخ کی آگ مین پڑکے دیکھین گے جو کچھ اونکو وعدہ دیا جاتا تھا اور اونکے معبود کچھ کام
نہ آئینگے بلکہ وہ خود ہی ذلیل ہونگے اوسوقت یہ لوگ سمجھ لین گے کہ کسکے مددگار کمزور اور گنتی مین
تھوڑے ہین۔ آیا مشرکون کے مددگار جنکو اونہون نے بہت زبردست اور زوراور سمجھا تھا اور

ہزاروں بیر اور پریوں کو اپنا کارساز اور مددگار ٹھیرا رکھا تھا۔ یا موحد مسلمانوں کے جو سواے ایک ذات پاک پروردگار کے کسیکو اپنا کارساز اور مددگار نہ جانتے تھے اور اوسی کے فضل و کرم پر بھروسا کیے بیٹھے تھے۔ اور اگر کافر یہ باتیں سُنکے تمسے پوچھیں کہ یہ قیامت کا وعدہ جسمیں تم کہتے ہو کہ ہمارے سب و دکھہ کا منہ آئیگے کب ہو۔ تو قُلْ إِنْ أَدْرِيٓ أَقَرِيبٌ مَّا تُوعَدُونَ أَمْ يَجْعَلُ لَهُۥ رَبِّيٓ أَمَدًا ۝ تو کہہ میں نہیں جانتا کہ نزدیک ہو جس چیز کا تمسے وعدہ ہے یا کر دے اوسکو میرا رب ایک مدت کی حد۔ یعنے کہدواے میرے حبیب کہ میں کچھہ بھی نہیں جانتا کہ جو وعدہ تم دیے جاتے ہو وہ قریب ہو یا اوسکے لیے میرا پروردگار ایک مدت کی حد کریگا۔ اور یہ میرا نہ جاننا کچھہ تعجب کی بات نہیں کیونکہ میں غیب دان نہیں ہوں اور نہ میں نے کبھی غیب دانی کا دعوی کیا ہے۔ اسلیے کہ میں تو کہتا ہوں کہ میرا پروردگار عَٰلِمُ ٱلْغَيْبِ فَلَا يُظْهِرُ عَلَىٰ غَيْبِهِۦٓ أَحَدًا ۝ جاننے والا ہے بھید کا سو نہیں خبر دیتا ہے اپنے بھید سے کسی کو۔ یعنے قیامت کے آنے کا وقت اور اللہ تعالے کے احکام جو دنیا میں روزمرہ جاری ہوتے ہیں اور اللہ تعالے کی ذات اور صفات کی حقیقت اور ما ورا اسکے اور جو باتیں غیب خاص کی ہیں اونہیں اللہ تعالی ہی جانتا ہے سوا اوسکے کوئی اونسے واقف نہیں اور نہ خبردار کرتا ہے اون باتوں سے اللہ تعالے کسیکو اسطرح کہ خطا اور شبہہ اور دہوکا اوس سے بالکل جاتا رہے اور بھول چوک کا احتمال بھی باقی نہ رہے اور ایسی ہی معلومات کا نام غیب ہے بخلاف نجومیوں اور کاہنوں کے کہ ان کے علوم کی اصل ظنی علامتیں اور نشان ہیں جنکے سبب سے بعض چیزوں کا ہونا معلوم ہو جاتا ہے۔ پس معلوم ہوا کہ غیب کا اظہار کسی پر نہیں ہے إِلَّا مَنِ ٱرْتَضَىٰ مِن رَّسُولٍ فَإِنَّهُۥ يَسْلُكُ مِنۢ بَيْنِ يَدَيْهِ وَمِنْ خَلْفِهِۦ رَصَدًا ۝ مگر جو پسند کر لیا کسی رسول کو تو وہ چلاتا ہے اوسکے آگے اور پیچھے چوکیدار۔ یعنے جسکو پسند کر لیتا ہو اللہ سو وہ شخص رسول ہوتا ہے جیسے حضرت محمد اور حضرت موسی اور حضرت عیسی علیہم الصلوۃ والتسلیمات کہ ایسے لوگوں کو اپنے خاص غیب کی

بعض چیزون پر مطلع اور خبردار کیا اوسنے تاکہ وہ عام لوگون کو پونہچائین۔ پہر معین کرتا ہے پروردگار عالم اوسکی قوت فکر و وہم اور طبیعت و عادت اور خلق وغیرہ پر نگہبان محافظ فرشتے تاکہ وہ اوسکی قوتون کو بند کردین اور وحی کے حکم مین یہ چیزین نہ ملنے پائین اور یہ احتیاط اور محافظت تبلیغ وحی تک ہوتی ہے لِيَعْلَمَ أَن قَدْ أَبْلَغُوا رِسَالَاتِ رَبِّهِمْ تا جانے کہ اونہون نے پونہچائے پیغام اپنے رب کے۔ یعنے تاکہ جان لے میرا پروردگار یہ بات کہ بیشک پونہچایا اس رسول بشری اور ملکی نے اور محافظون نے سب پیغام اپنے پروردگار کا وَأَحَاطَ بِمَا لَدَيْهِمْ وَأَحْصَى كُلَّ شَيْءٍ عَدَدًا ۝ اور قابو مین رکھا ہے ع ۱۲
جو اونکے پاس ہے اور گن لی ہے ہر چیز کی گنتی۔ یعنے گھیر لیا ہے اونکے پروردگار نے جو کچھ اونکے پاس ہے احکام وحی اور علم اور اخلاق اور عادات وغیرہ سے اور اوسکا علم محیط ہے تمام مخلوقات اور موجودات کو ذہنیہ ہون یا خارجیہ۔ اور شمار کرلیا ہے پروردگار عالم نے ہر چیز کا گن کے۔ اور کوئی شی چہوٹی ہو یا بڑی سب کا حساب وہان موجود ہے یہانتک کہ دریا کی لہرین اور جنگل کی ریت اور درختون کے پتے اور مینہ کی بوندیان سبکی گنتی اور حساب وہان موجود ہے پس جسکا علم ایسا محیط ہے وہ رسولون اور وحی کے محافظون کے احوال سے کیونکر نہ واقف ہوگا

اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ اگر اسے سات بار پڑھے تو جن و پری اوسے تکلیف ندین اور اگر ہمیشہ اسکا ورد کرے تو اسکے مطلع و خبردار رہین اور مشکل کام مین اگر مدد مانگے تو امکان مدد دین لیکن اسمین طہارت و تقوی شرط ہے۔ ورنہ زوال کا خوف ہے۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُورَةُ الْمُزَّمِّلِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ عِشْرُونَ آيَةً وَرُكُوعَانِ

سورۂ مزمل مکی ہے اسمین بیس آیتین اور دو سو چہتر کلمے اور آٹھ سو اٹھاسی حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اسکی مداومت کرے دیدار پر انوار رسول کریم کا

صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہو۔ اور جملہ حاجتین اوسکی روا ہون اور مراتب و درجات
حاصل ہون۔ لکھا ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا معمول یہ تھا کہ جب تہجد کی نماز اور قرآن
شریف کی تلاوت کے واسطے رات کو اوٹھتے تھے تو ایک کمل بہت لمبا سا آپ اوڑھ لیتے
تھے تاکہ سردی سے جسم محفوظ رہے اور نماز کے اوٹھنے بیٹھنے مین اسکے باعث سے کسی طرح کا حرج
نہو۔ حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ وہ کمل مثل چادر ہشمی کے تہا۔
طول مین چودہ گز کا اور اوسکو اسی کام کے لیے آپنے رکھا تھا۔ پس حق تعالے نے آپکو
اس طور سے یاد فرمایا کہ یَا اَیُّهَا الْمُزَّمِّلُ ۝ اے جہرمٹ مارنے والے۔ یا اے بار
نبوت کے اوٹھانے والے۔ رات کا سونا جو سب سے زیادہ پیارا ہے اسکو چھوڑ اور عبادت مین
مشغول ہو۔ قُمِ الَّيْلَ اِلَّا قَلِيْلًا ۝ کہڑا رہ راتکو مگر کسی رات۔ یعنے اوٹھو اور کہڑے
ہوکر رات کو نماز پڑھا کرو۔ مگر تھوڑی راتون مین یہ حکم معاف ہے جیسے بیماری اور سفر کی راتین
یا جن دنون مین محنت زیادہ ہو مثل جہاد یا دادرسی مظلوم کے یا اور اسی طرح کے کام کہ دن مین
اُن کامون مین مشقت کرنے سے رات کو اوٹھنے کی طاقت نرہے تو ایسی راتون مین تہجد
کا وجوب نہین چاہو پڑہو یا نہ پڑہو۔ اور اسی طرح سے اگر کچھ عذر ہو تو کہڑے ہوکے پڑھنا بھی معاف
ہے بیٹھ کے پڑھو کہ اسمین بھی کچھ مضائقہ نہین ہے۔ اور یہ قیام چاہیے کہ نِّصْفَهٗ اَوِ انْقُصْ
مِنْهُ قَلِيْلًا ۝ آدہی رات ہو یا اوس سے کچھ تھوڑا سا کم کرکے۔ بقدر تہائی رات کے
مگر اس سے کم نچاہیے کیونکہ یہ ادنیٰ مرتبہ ہے۔ اَوْ زِدْ عَلَيْهِ وَرَتِّلِ الْقُرْاٰنَ
تَرْتِيْلًا ۝ یا زیادہ کر اوسپر اور کھول کھول پڑھ قرآن کو صاف۔ یعنے زیادہ کر آدہی
رات پر تھوڑا کہ دو تہائی رات کو پہنچے۔ اور اس کمی و زیادتی سے آرام اور بے چینی کی رعایت
کا بھی احتمال ہوسکتا ہے یعنے اگر طبیعت درست ہو اور دل لگے تو آدھی رات سے زیادہ دو
تہائی تک کہڑے رہو۔ اور اگر متوسط حال ہو تو آدھی رات اور اگر طبیعت بے چین ہو تو تہائی
رات پر اکتفا کرو اسلیے کہ عبادت کی بنا دلکی رغبت پر ہے۔ اور صاف صاف پڑھو قرآن کی

نکلفون کو نماز تہجد مین کہڑے ہوکے۔ اسطور سے کہ حروف اپنے مخرج سے نکلین اور او قاف پر اچھی طرح ٹہر و اور حرکتین خوب ادا کرو۔ آواز قدرے بلند ہو اور اچھی آواز سے پڑہو۔ تشدید اور مدات کا لحاظ رکھو اِنَّا سَنُلْقِیْ عَلَیْکَ قَوْلًا ثَقِیْلًا ○ ہم آگے ڈالینگے تجہپر ایک بھاری بات۔ جسکے اوٹھانے مین مکلفون کو تکلیف زیادہ ہو۔ یا بھاری ہو امر اور نہی وعدے اور وعید حلال اور حرام حدود اور احکام کے باعث سے۔ یا گران ہو اوسکا سننا کافرون پر یا ثقیل ہو ثواب اوسکا میزان مین۔ اور بعضے یہ معنے لیتے ہین کہ ثقیل ہو القا اوسکا یعنی اور یہ سخت تر اقسام وحی سے تہا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ایک آواز گھنٹے کی سی سنتے تھے اوسوقت ثقل تمام آپ پر ہوتا تہا۔ چنانچہ حضرت ام المومنین عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا سے منقول ہے کہ ایام سرما مین جب اس قسم کی وحی آپ پر آتی تھی تو پیشانی مبارک سے پسینے کے قطرے ٹپکنے لگتے تھے اور اگر اوسوقت آپ اونٹ پر سوار ہوتے تو اوسکے ہاتھ پانون ٹیڑھے ہوجاتے تھے۔ اور اگر اصحاب مین سے کسی کی ران پر تکیہ لگائے ہوتے تھے تو اوسکو ران کے ٹوٹنے کا خوف ہوتا تھا۔ اور اوسوقت آپکا چہرۂ مبارک سرخ ہوجاتا تھا اور دم چڑھنے لگتا تھا اسطور سے کہ دور تک اوسکی آواز معلوم ہوتی تھی۔ پس ترتیل کا حکم اسی قول ثقیل کے القا کا سبب ہے۔ اور قیام لیل کے حکم کی علت یہ ہے کہ اِنَّ نَاشِئَةَ اللَّیْلِ هِیَ اَشَدُّ وَطْـًٔا وَّاَقْوَمُ قِیْلًا ○ البتہ اوٹھان رات کا سخت روندتا ہے اور سیدھی نکلتی ہے بات۔ یعنے بیشک وہ عبادت اور تلاوت جو پیدا ہوتی ہے رات کو بہت سخت ہے نفس کے روندنے مین اور اوسکی تاریکی دور کرنے مین۔ دو وجہ سے ایک یہ کہ رات آرام کا وقت ہے اور آدمی بالطبع رات کے چلنے پہرنے جاگنے کو دوست نہین رکھتا پس ایسے وقت مین اوٹھنا اور وضو کرنا اور قرآن پاک کو باواز بلند پڑھنا بہت مشکل معلوم ہوتا ہے۔ دوسرے یہ کہ حقیقت مین وہ انوار اور برکات کے نزول کا وقت ہے پس جب ایسے اچھے وقت مین یہ عمدہ عبادت ہوگی تو قرآن اور ایمان کی نورانی تجلیان نفس کی تاریکی کو کب ٹہرنے دینگی حدیث

حدیث شریف مین آیا ہے کہ متوجہ ہوتا ہے ہمارا پروردگار بزرگ اور برتر ہر رات مین آسمان دنیا کی طرف رات کی پچھلی تہائی مین پھر فرماتا ہے کہ کون پکارتا ہے مجکو کہ مین اوسکی پکار کو پہنچون کون مانگتا ہے مجھسے کہ مین اوسکو دون کون مغفرت طلب کرتا ہے مجھسے کہ مین اوسکو بخشون یہانتک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ اور بہت مضبوطی ہے بات کے کہنے مین۔ یعنے پچھلی رات کو قرآن شریف کی تلاوت کرنا تدبر اور معانی کے سمجھنے کے لیے بہ نسبت دوسرے وقتون کے بہت اچھا ہے کہ اسوقت مین انسان کو ہر طرحسے اطمینان ہوتا ہے اور ذہن صاف ہوتا ہے اور غل شور جو باعث انتشار ہواس ہے بالکل نہین ہوتا پس ایسے وقت تلاوت کرنے مین دل آنکھ کان سب اوسی طرف متوجہ رہتے ہین اور جی خوب لگتا ہے۔ اور اوسوقت کے انوار قرآن شریف اور نماز کے نور سے ملکے دل کی تاریکیون کو دور کرتے ہین۔ ہرچند انبیا علیہم السلام کے لیے ان فائدون کے حاصل کرنے مین رات دن برابر ہے مگر اونکے اوقات اور طرحکی عبادتون اور طاعتون سے معمور رہتے ہین۔ خالص ایک کیفیت یا ایک حالت کا پایا جانا ہروقت متصور نہین چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّ لَكَ فِي النَّهَارِ سَبْحًا طَوِيلًا ۝ البتہ تجکو دن مین شغل رہتا ہے لنبا۔ یعنے تمکو اگر سیر سے حبیب دنکو اتنی فرصت کہان کہ مجلس مصاحبت اور مکالمت کو گرم کرو اور مناجات و سرگوشی سے اپنے تئین مشرف کرو۔ اسواسطے کہ تم تو دوسری قسم کی عبادتون مین مشغول رہتے ہو اور نماز اور عیادت مریض اور مسلمانونکے جنازون کی معیت اور مسکینون کی حاجت روائی اور علم کا سکھانا اور راہ خدا کا بتانا اور فتوے دینا اور آپس کے قضیے فیصلہ کرنا اور جہاد اور اسی قسم کے اور کامون سے فرصت نہین ہوتی۔ پس پچھلی رات مین عبادت کیا کرو کہ اسوقت کی عبادت حجابون کے دور کرنے اور قرب و نزدیکی کے حاصل ہونے کے لیے اکسیر اعظم ہے۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ وَتَبَتَّلْ إِلَيْهِ تَبْتِيلًا ۝ اور پڑھ نام اپنے رب کا اور چھوٹ اوسکی طرف سب سے الگ ہوکر۔ یعنے یاد کرو نام اپنے پروردگار کا ہمیشگی کے طور پر ہر وقت اور ہر شغل اور ہر عبادت مین۔ خواہ اسم ذات ہو یا اسماے حسنیٰ مین سے کوئی نام اور منقطع اور بریدہ ہو

خلق سے اور متوجہ ہو طرف اپنے پروردگار کے اون شغلون سے انقطاع کرکے جو یاد الہی سے
مانع ہون۔ یعنے دل کو خطرات ماسوی اللہ سے صاف اور نفس کو آرزوہاے غیر اللہ سے
پاک کرکے کمال توجہ سے اپنے پروردگار کی عبادت مین متوجہ ہو۔ اور وہ پروردگار رَبُّ
الْمَشْرِقِ وَالْمَغْرِبِ مالک ہر مشرق اور مغرب کا۔ جسنے مشرق کو دنیاوی علاقون کے
یاد دلانے کے لیے بنایا۔ اور مغرب کو دنیاوی علاقون کے قطع کرنے کے واسطے اور ظاہر ہے
کہ صبح ہوتے ہی تمام دنیا کے کاروبار والے اپنے اپنے کامون مین مصروف ہوتے ہین
اور آفتاب غروب ہوتے ہی یہ سب علاقے آہستہ آہستہ ٹوٹنے لگتے ہین یہانتک کہ جب نیند آئی
اور انسان سویا تو سب علاقے قطع ہو جاتے ہین بلکہ روح کا علاقہ بھی ظاہر بدن سے نہین رہتا
پس اگر کوئی خیال کرے کہ تمام دنیاوی علائق سے منقطع ہو کے عبادت خدا مین مصروف ہونا زندگی مین
ممکن نہین تو اوسے اللہ تعالی کی شان ربوبیت پر غور کرنا چاہیے کہ باوجودیکہ وہ سبکو زندہ رکھتا ہے
پھر ہر روز ایک وقت ایسا ہوتا ہے کہ کسی چیز سے علاقہ نہین رہتا۔ سو چاہیے کہ تم ای محمد (صلے
اللہ علیہ وسلم) اپنی عمر کی ہر ساعت اور ہر وقت مین کسی چیز سے علاقہ نہ رکھو کیونکہ لَآ اِلٰهَ اِلَّا
هُوَ۔ سوا اوسکے کسی کی بندگی نہین۔ یعنے نہین ہے کوئی معبود تمہارا ذکر و عبادت مین مگر
وہی حق تعالے کہ علاقون کا قطع کرنا اور ثابت رکھنا اوسکی ایک شان ہے ربوبیت کی شانون
مین سے۔ فَاتَّخِذْهُ وَكِيلًا ۝ پھر لے اپنے پروردگار کو کارساز۔ اور اپنے سب کامون
کو اوسی پر چھوڑ دے۔ اور علاقون کے قطع کرنے سے تشویش نکر بلکہ بے پرواہ ہو کے بیٹھ
اور جو لوگ کہ تمہارے ہدایت کرنے سے بیزار ہو کے دشمنی کرتے ہین اور تمکو ایذا پہنچاتے ہین
اونکی ایذاؤن پر تحمل کرو۔ وَاصْبِرْ عَلٰى مَا يَقُولُونَ وَاهْجُرْهُمْ هَجْرًا جَمِيلًا ۝
اور سہارہ جو کہتے ہین اور چھوڑ اونکو بھلی طرح کا چھوڑنا۔ یعنے صبر کرو اوسپر جو منکرین اور معاندین
تمہارے کہتے رہتے ہین اور تمکو طعن و تشنیع اور بیہودہ باتون سے رنج دیتے ہین اور تمہاری
حقارت کرتے اور تمہین رنج دینے کے لیے جھوٹے خیال باندھتے رہتے ہین۔ اور چھوڑ اونکی

صحبت کو اس طور سے کہ ظاہر مین اونسے ترک ہو اور باطن مین اونکا خیال رہے کہ وہ کیا
کرتے اور کیا کہتے ہین - اور اونسے دشمنی نکرنا نہ بدسلوکی سے پیش آنا بلکہ حسب طاقت جسے ہوسکے اونکی
ہدایت اور رہنمائی مین کوتاہی نکرنا - وَذَرْنِي وَالْمُكَذِّبِينَ أُولِي النَّعْمَةِ
وَمَهِّلْهُمْ قَلِيلًا ○ اور چھوڑ دے مجکو اور جھٹلانے والون کو جو آرام مین رہے ہین
اور ڈھیل دے اونکو تھوڑی - یعنے چھوڑ دے مجکو اور اس راہ کے منکرون کو جو نازونعمت
اور عیش وآرام کے لوگ ہین اور لوگون کو فریب دیکے عیش وعشرت کی رغبت دلاتے
ہین اور بددعا نکرو اونکے لیے بلکہ مہلت دو اونکو اس جہان کے عیش وآرام مین کہ مین اونکو
اس جھٹلانے کا بدلا دونگا - امام زاہدی نے لکھا ہے کہ بعد نزول اس آیت کے تھوڑاہی زمانہ
گذرا تھا کہ جنگ بدر واقع ہوئی اور ستر سردار قریش کے مثل شیبہ وعتبہ کے واصل جہنم ہوئے -
إِنَّ لَدَيْنَا أَنْكَالًا وَجَحِيمًا ○ البتہ ہمارے پاس بیڑیان مین اور آگ کا ڈھیر
یعنے بیشک ہمارے یہان اون جھٹلانے والے عیش پرستون کے لیے بھاری بیڑیان اور
دہکتی ہوئی آگ طیار ہے وَطَعَامًا ذَا غُصَّةٍ وَعَذَابًا أَلِيمًا ○ اور کھانا گلے
مین اٹکتا اور دکھ کی مار - بدلے مین اوسکے کہ یہ منکر اچھے اچھے کھانے اور خوشبودار شیرین شربت
پی کے اوسکے خمار مین مست ہوکے خواب غفلت مین پڑے سوتے تھے اور مجاہدون اور
عابدون پر طعن وتشنیع اور طنز وکنایے کیا کرتے تھے - اور ان منکرون کی گرفتاری اوسوقت
ہوگی جب دنیا مین اہل مجاہدہ اور اہل ذکر سے کوئی باقی نرہیگا - يَوْمَ تَرْجُفُ الْأَرْضُ
وَالْجِبَالُ وَكَانَتِ الْجِبَالُ كَثِيبًا مَهِيلًا ○ جسدن کانپے زمین اور پہاڑ
اور ہو جائین پہاڑ ریت پھسلتے - یعنے قطب اور اوتاد اور ابدال کی موت کے باعث سے
جنکی برکت سے عالم کا قیام اور ثبوت تھا زمین کانپنے لگے گی اور پہاڑ ریت کے تودے
ہو جائینگے - اور جب یہ باتین اللہ تعالے اپنے حبیب سے فرماچکا تو اب اس راہ کے منکرون پر
خطاب وعتاب ہوتا ہے کہ ہمنے جو اپنے پیغمبر پر احکام بھیجے اور تمہارے لیے بددعا کرنے اور جسے

پہ لا لینے سے اوسے روکا تو اس سے یہ نہ سمجھنا کہ یہ پیغمبر صرف بطور قاصد کے آیا تھا پیغام
پہنچا کر چلا گیا۔ اسکی نافرمانی سے ہمکو کچھ ضرر نہوگا۔ بلکہ یہ پیغمبر قاصد ہی نہ تھا کیونکہ اسکی گواہی
تمہارے حق مین سنی جاویگی اور اگر یہ تمہارا شکوہ اور گلا حق تعالے کی درگاہ مین کریگا تو جسطرح سے
اگلے پیغمبرون سے منکر عذاب و مصیبت مین گرفتار ہوتے رہے ہین اوسی طرح سے تم بھی دنیا
کی بلاؤن اور آفتون مین گرفتار ہوگے چنانچہ ارشاد ہوتا ہے اِنَّآ اَرْسَلْنَآ اِلَيْكُمْ
رَسُوْلًا ۙ شَاهِدًا عَلَيْكُمْ كَمَآ اَرْسَلْنَآ اِلٰى فِرْعَوْنَ رَسُوْلًا ۝ ہمنے
بھیجا تمہاری طرف رسول بتانے والا جیسا بھیجا فرعون پاس رسول۔ یعنے بیشک ہمنے بھیجا ہی
تمہارے پاس رسول تاکہ گواہ رہے تمپر اور عرض کرے ہمسے کہ فلانے شخص نے اس طریقے
کو قبول کیا اور فلان شخص نے اس سے انکار کیا جس طرح بھیجا تھا فرعون کی طرف اسی قسم
کا ایک رسول اور وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام تھے فَعَصٰى فِرْعَوْنُ الرَّسُوْلَ
فَاَخَذْنٰهُ اَخْذًا وَّبِيْلًا ۝ پھر کہا نہ مانا فرعون نے رسول کا پھر پکڑی ہمنے اوسکو
پکڑ وبال کی۔ یعنے نافرمانی کی فرعون نے اپنے رسول کی پھر پکڑا ہمنے اوسے دنیا ہی مین
پکڑنا وبال کا کہ اوسکو مع فوج و لشکر کے دریا مین غرق کر دیا اور اوسکی سلطنت اور ملک و
مال اور مکانات و باغات اور جواہرات اور تمام عیش و عشرت کے اسباب سب ایک دم مین
اوسکے دشمنون کے حوالے کر دیے۔ پس غور کا مقام ہے کہ فرعون ایسا بادشاہ با اقتدار اپنے
پیغمبر کی نافرمانی سے ایک دم مین ہلاک ہوگیا پھر تم لوگ کیا ہو اوسکے عشر عشیر بھی نہین ہو باوجود
اس بات کے جاننے کے اپنے پیغمبر کو کیون رنجیدہ کرتے ہو اور اونکے حکم کو کیون نہین مانتے
اور بالفرض اگر اوس پیغمبر کے حلم اور بردباری کے سبب سے تم دنیا کے عذاب سے بچ گئے
فَكَيْفَ تَتَّقُوْنَ اِنْ كَفَرْتُمْ يَوْمًا يَّجْعَلُ الْوِلْدَانَ شِيْبًا ۝ السَّمَآءُ
مُنْفَطِرٌۢ بِهٖ ۭ كَانَ وَعْدُهٗ مَفْعُوْلًا ۝ پھر کیونکر بچوگے اگر منکر ہوگے اوسدن
سے جو کر ڈالے لڑکون کو بوڑھا۔ آسمان پھٹے اوسمین ہے اوسکا وعدہ ہونا۔ یعنے پھر کیونکر

بچوگے اے منکرو اور اپنے تئیں عذاب سے بچا دُگے اگر تم کافر ہوئے اور اپنے رسول کے
فرمان پر نہ چلے اوسدن کہ بے گناہون سے پوچھ پاچھ اور تکرار ہوگی اس سبب سے کہ
گنہگارون کے ساتھ علاقہ رکھتے تھے اور بے گناہون کے دلون مین بھی دہشت بیٹھ جائیگی
اور وہ دن ایسے خوف اور دہشت کا ہوگا کہ چھوٹے چھوٹے بچے بھی اوسکی دہشت اور اپنے
مان باپ بھائی بہنون کی گریہ و زاری اور بیقراری دیکھ کے اوسے صدمے کے بڈھے ہو جائینگے
اور اونکے بال سفید ہو جائینگے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ یہ رنج خاص کافرون کے بچون کو
ہوگا۔ خلاصہ یہ کہ اوسدن کا خوف تھوڑے سے گناہ کے علاقے سے غالب ہوگا۔ اور
گنہگارون کے مکانات بھی ڈھائے جائینگے اور جن زمینون مین وہ رہتے ہونگے وہ سب
خراب ہو جائینگی یہانتک کہ آسمان باوجود اسکے کہ اوسمین کچھ گناہ نہین ہوا مگر گنہگارون کا
رزق وہان سے اوترتا تھا اسطرحکا خراب اور برباد ہو جائیگا کہ آسمان آسمان نرسگیا۔ بلکہ
ایک پھٹی ہوئی چیز معلوم ہوگا۔ اور وعدہ اس دن ضرور ہونے والا اور عمل مین آنے والا ہے
اسواسطے کہ یہ حق تعالےٰ کا وعدہ ہے اور حق تعالےٰ کے وعدے مین خلاف ہونا محال ہے
اور اس دن کی سختی اور مصیبت عام ہے پس ہر ایک کو اپنے بچاؤ کی تدبیر کرنا چاہیے۔ ابتداے
سورت سے یہانتک جو کچھ اللہ تعالےٰ نے فرمایا وہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ہی کی طرف
خطاب تھا اب ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ یہ سمجھوتی ہے۔ یعنے بیشک
یہ بیان قرب خدا حاصل کرنے کے لیے ایک یاددہی ہے ہر عاقل ذی روح کے واسطے اور
ع ۱۴ کچھ خاص پیغمبر ہی کے واسطے یہ حکم نہین ہے۔ فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰى رَبِّهٖ سَبِيْلًا
پھر جو کوئی چاہے بنا رکھے اپنے رب کی طرف راہ یعنے جو چاہے قرب خدا کی راہ کو توان
راہون مین سے ایک راہ اختیار کرے۔ خواہ مجاہدہ اور ذکر دوام۔ یا صبر اور رہنمائی کا
طریقہ۔ لکھا ہے کہ اصل مین یہ سورت اسی آیت پر تمام تھی مگر اسکے نازل ہونے کے بعد آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم اور آپکے صحابہ نے بموجب احکام اس سورت کے شب بیداری اور نماز تہجد

اور تلاوت قرآن کو اپنے ذمے لازم کرلیا اور ہمیشہ اسی مین مشغول رہنے لگے یہانتک کہ بعضون نے اس خیال سے کہ اگر کہین ہم زیادہ سو گئے تو اس مدت معین مین خلل واقع ہونے کا اندیشہ ہے رات کا سونا بالکل چھوڑ دیا اور اس محنت و مشقت سے آخرکار اون لوگون کے پاؤن سوج گئے اور جاگتے جاگتے اونکے رنگ زرد پڑ گئے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا بھی یہی حال تھا پس اسی طور سے ایک سال کامل گذرا۔ بعد اُسکے حق تعالےٰ نے یہ آیت شریف زیادہ کرکے نازل کی اِنَّ رَبَّكَ يَعْلَمُ اَنَّكَ تَقُوْمُ اَدْنٰى مِنْ ثُلُثَيِ الَّيْلِ وَنِصْفَهٗ وَثُلُثَهٗ وَطَآئِفَةٌ مِّنَ الَّذِيْنَ مَعَكَ تیرا رب جانتا ہے کہ تو اوٹھتا ہے نزدیک دو تہائی رات کے اور آدھی رات اور تہائی رات اور جتنے لوگ تیرے ساتھ ہین۔ یعنے بیشک تمہارا پروردگار جانتا ہے کہ تم کھڑے رہتے ہو تہجد کی نماز مین دو تہائی رات کے قریب اور کبھی آدہی رات اور کبھی تہائی رات سو تم ہمارے حکم کو خوب سمجھے اور اوسے اچھی طرح بجا لاتے ہو اور تمہارے ساتھی رفیق بھی اوس حکم کی تعمیل کرتے ہین۔ وَاللّٰهُ يُقَدِّرُ الَّيْلَ وَالنَّهَارَ ط اور اللہ ماپتا ہے رات کو اور دن کو یعنے اللہ تعالےٰ اندازہ کرتا اور مقدار بخشتا ہے رات اور دن کو۔ اور ظاہر ہے کہ چھہ مہینے تک ہر روز رات کم ہوتی ہے اور دن بڑھتا ہے اور پھر چھہ مہینے تک دن گھٹتا ہے اور رات بڑھتی ہے۔ اور سال بھر مین کوئی رات دوسری رات سے بالکل برابر نہین ہوتی پس اوسکی تہائی اور دو تہائی وغیرہ پہچاننے مین تمکو سال بھر ہر رات محنت اور مشقت کرنی پڑیگی اور آسمانی حرکتون کے حساب اور درجون اور دقیقون کے معلوم کرنے کے محتاج ہوگے۔ اور باوجود ان دقتون کے رات کی کمی اور زیادتی کا علم تحقیقی ہرگز حاصل نہوگا کیونکہ حق تعالےٰ نے عَلِمَ اَنْ لَّنْ تُحْصُوْهُ۔ جان لیا ہے کہ تم اوسکو پورا نکرسکوگے یعنے تم مین سے کوئی اوسکی مقدار معین کا احاطہ نکرسکیگا۔ خواہ پیغمبر ہون یا اونکی امت پس شب بیداری کے لیے تمکو مدت معین کی تکلیف دینا تمہارے اختیار سے باہر ہے

اور تمہاری عاجزی اور نادانی ہمنے دریافت کرکے تمپر رحم کیا۔ فَتَابَ عَلَيْكُمْ پھر تمپر معافی
بھیجی۔ یعنے سہولت اور آسانی کی تمپر اور شب بیداری اور تہجد گذاری اور قرآن خوانی کی
مدت کا تعین بالکل تمسے معاف کردیا۔ فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنَ الْقُرْآنِ ط سو پڑھو
جتنا آسان ہو قرآن سے۔ یعنے قرآن شریف تہجد کی نماز مین اوتنا پڑھو جو آسان ہو اور کم سے
کم دس آیتین دو رکعت مین پڑھنا چاہیے۔ حدیث مین آیا ہے کہ پچھلی رات مین دو رکعتین پڑھنا
بہتر ہے دنیا سے اور جو کچھ دنیا مین ہے۔ اور افضل یہ ہے کہ ساتوان حصہ قرآن شریف کا تیرہ
رکعتون مین پڑھے اگر وتر باقی ہون ورنہ بارہ رکعتون مین۔ اور بعضون نے دس پارہ تک جائز
رکھا ہے اور اس سے زیادہ بہتر نہین کیونکہ حدیث شریف مین وارد ہے کہ جسنے قرآن شریف
کو تین دن مین ختم کیا وہ بڑا کم فہم اور نادان ہی۔ پھر اگر کوئی مسلمان عبادت کا حریص یہ خیال
کرے کہ اگر مدت کی تعیین ہوتی یا قرآن شریف کے جزاور حزب مقرر کردیے جاتے تو بہت اچھا
ہوتا۔ پس اوسکے جواب مین اللہ تعالے پہلے ہی سے فرماتا ہے کہ عَلِمَ أَنْ سَيَكُونُ مِنْكُمْ
مَرْضَىٰ جانا کہ آگے ہونگے تم مین کتنے بیمار۔ یعنے جان لیا ہے تمہارے پروردگار نے کہ
البتہ ہونگے تم مین سے بیمار اور بیماریان بعضی ایسی ہوتی ہین کہ اونمین ایک آیت پڑھنا بھی دشوار
ہوتا ہے۔ پھر ایک پارہ یا ایک سورت کیونکر ہو سکتی۔ وَآخَرُونَ يَضْرِبُونَ فِي الْأَرْضِ
يَبْتَغُونَ مِنْ فَضْلِ اللَّهِ ۙ اور کتنے اور پھرینگے ملک مین ڈھونڈھتے فضل خدا سے یعنے
کتنے اور دوسرے ایسے ہونگے جو بڑے بڑے سفر کرینگے اور راہ مین خدا کا فضل تلاش کرینگے
خواہ ظاہری فضل جیسے رزق حلال کی تلاش نوکری اور تجارت کے ذریعے سے یا باطنی فضل
جیسے طلب علم اور حج و عمرہ اور صلحا اور اولیا کی زیارت کہ اس سے دل روشن ہوتا ہے۔ پھر اونہین
سفر کی ماندگی سے اتنی قوت کہان ہوگی کہ سو آیتین یا ہزار آیتین پڑھ سکین۔ وَآخَرُونَ
يُقَاتِلُونَ فِي سَبِيلِ اللَّهِ ۖ اور کتنے اور لڑتے اللہ کی راہ مین۔ یعنے کتنے دوسرے
ایسے ہونگے جو جہاد کرینگے دشمنون پر اللہ تعالے کی راہ مین پس اگر ان لوگون کے لیے

تلاوت کی حد معین کی جائے تو مبادا تمام میں فتور واقع ہو - اور تینون عذر جو بیان ہوئے واقعی لائق اعتبار ہین - اور اسی لحاظ سے قرآن پاک کی تلاوتِ معین کی تکلیف دینا مناسب ہوا - فَاقْرَءُوا مَا تَيَسَّرَ مِنْهُ ۔ سو پڑھو جتنا آسان ہوا تمہین اس سے - یعنے قرآن یا جتنا تمہہ آسان ہو بغیر تعین قرارت کے پڑھو - بعد نزول اس آیت کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا عمل مختلف رہا - اور اصحاب کو بھی موافق اونکی قوت اور استعداد کے آپ حکم دیتے تھے - چنانچہ حدیث عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما مین ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم نے اونسے فرمایا مہینے مین سارا قرآن پڑہا کرو - اونہون نے عرض کی کہ یا رسول اللہ مجھہ مین قوت زیادہ ہے فرمایا بیس شبون مین تمام کرو - عرض کیا کہ اس سے زیادہ پڑھنے کی طاقت مجھہ مین ہے ارشاد ہوا کہ سات دن مین ختم کیا کرو اور اس سے زیادہ جلدی نکرو - اور صاحب معالم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے نقل کیا ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ جو کوئی دن یا رات مین پچاس آیتین پڑھیگا اوسے غافلون سے نہ لکھین گے اور جو سو آیتین پڑھیگا اوسے فرمانبردارون سے لکھین گے - اور جو دو سو آیتون کا ورد کریگا قیامت کے دن قرآن پاک اوس سے خصومت نکریگا - اور جو پانسو آیتین مقرر کریگا لکھے جائینگے اوسکے لیے قنطار ثواب کے اور قنطار بکسر اول اوسقدر زر کو کہتے ہین جس سے پوست گاے کا بھر جائے - اور بعضون نے لکھا ہے کہ قنطار ہزار دینار کا ہوتا ہے - اور اگر اس مدت کی تعیین موقوف ہو جانے سے یہ اندیشہ ہو کہ کہین ہماری ریاضت اور مجاہدے مین فتور نہ واقع ہو تو اس بات کا خوف نکرو بلکہ جو چیزین معین کر کے حق تعالے نے تمپر فرض کر دی ہین اونہین کے ادا کرنے مین تا امکان کوشش کرو - وَاَقِيمُوا الصَّلٰوةَ وَاٰتُوا الزَّكٰوةَ وَاَقْرِضُوا اللّٰهَ قَرْضًا حَسَنًا ۔ اور قائم رکھو نماز اور دیتے رہو زکوٰۃ اور قرض دو اللہ کو اچھی طرح قرض دینا - یعنے قائم رکھو نماز کو جو پانچ وقت گنتی کی رکعتین تمپر فرض ہین اور نماز کا قائم کرنا بڑا مجاہدہ ہے کیونکہ قیام کے معنے یہ ہین کہ دل اور زبان اور اعضا کے عمل مین کسی طرح کا خلل واقع نہو

اور دیتے رہو زکوٰۃ جو سال گذرنے کے بعد تمہارے مال مین سے ایک انداز مقرر ہوا ہے- اور
یہ بھی بہت بڑا مجاہدہ ہے کیونکہ مال ایسی محبوب شے کو اپنے پاس سے جدا کرنا نفس کو بہت ناگوار
اور گران ہوتا ہے۔ اور اس سے بڑھ کے مجاہدہ یہ ہے کہ اللہ کے محتاج بندون کو قرض حسنہ دو
اور سود اور فائدہ اوسپر نلو اور مانگنے مین اونپر سختی اور تشدد ہرگز نکرو- اور احسان نہ جتاؤ اور
اونہین پریشان نکرو- رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے اس قرض کے بارے مین فرمایا ہے
کہ مین نے شبِ معراج مین بہشت کے دروازے پر لکھا دیکھا کہ جو راہ خدا مین ایک درم خیرات کرے
اوسکے لیے دس درم کا ثواب لکھا جاتا ہے اور جو شخص خدا کے لیے کسیکو ایک درم قرض دیوے
اوسکے لیے اٹھارہ درم کا ثواب لکھا جاتا ہے اور آپنے جبرئیل علیہ السلام سے دریافت کیا کہ
خدا تعالے کے لیے قرض دینے کے ثواب کی زیادتی کا کیا باعث ہے جبرئیل علیہ السلام نے
کہا کہ خیرات کبھی محتاج کو پہونچتی ہے اور کبھی غیر محتاج کو اور قرض نہین مانگتا مگر محتاج اسیوجہ سے
قرض دینے کا ثواب خیرات دینے سے زیادہ ہے- وَمَا تُقَدِّمُوا لِأَنفُسِكُم
مِّنْ خَيْرٍ تَجِدُوهُ عِندَ اللَّهِ- اور جو آگے بھیجوگے اپنے واسطے کوئی نیکی اوسکو
پاؤگے اللہ کے پاس- یعنے جو آگے بھیجوگے اپنے نفع کے لیے کوئی بھلائی کی چیز مثل نماز اور
روزہ اور صدقہ اور شب بیداری اور خیرات اور قرض حسنہ وغیرہ کے تاکہ عاقبت کا ذخیرہ ہو
وہان کام آئے تو پاؤگے اوسکا اثر اللہ تعالے کے پاس- هُوَ خَيْرًا وَأَعْظَمَ أَجْرًا
بہتر اور ثواب مین زیادہ- یعنے وہ بہتر ہوگا تمہاری اُن نیکیون سے جو تمنے دنیا میت کی مین
اور بہت بڑا ثواب اوسکا آخرت مین ملیگا اور قرب الٰہی نصیب ہوگا- اور اگر اسپر بھی تمہین گناہونکا
ع زیادہ خوف ہو تو وَاسْتَغْفِرُوا اللَّهَ ۖ إِنَّ اللَّهَ غَفُورٌ رَّحِيمٌ ۝ اور معافی مانگو
اللہ سے بیشک اللہ بخشنے والا مہربان ہے- یعنے بخشش طلب کرو اللہ تعالے سے کہ بیشک وہ
بخشنے والا مہربان ہے- تمہارے گناہون کو عبادت کے سبب سے بخشدیگا اور تمہاری عبادتون
کے ثواب کامل اور زیادہ کرکے تمکو مرحمت کریگا- اور گناہون کی تاریکیان تمسے دور کردیگا

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ المدثر مکیۃ وھی ستۃ وخمسون آیۃ وفیہا رکوعان

سورہ مدثر مکی ہے اسمین چھپن آیتین اور دو سو چھپن کلمے اور ایک ہزار دس حرف ہین۔ اور دو رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص گردش زمانہ سے پریشان اور مفلس ہوا سے کثرت سے پڑھے جلد تر افلاس اور پریشانی سے نجات پائے۔ لکھا ہے کہ اس سورت کا اول ابتداے نبوت مین نازل ہوا۔ بلکہ سورۂ اقرا کی اول آیتون کے بعد اسی سورت کی پہلی آیتین نازل ہوئین اسکے شان نزول مین وارد ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کو سورۂ اقرا کے نازل ہونے کے بعد قرآن شریف کے نزول کا کمال اشتیاق پیدا ہوا مگر باوجود زیادتی شوق کے ایک مدت گذری کہ وحی نہ آئی اس مدت کا نام فترۃ الوحی ہے۔ اور وحی نہ آنے سے آپکو نہایت رنج رہتا تھا اور اسی رنج والم کی شدت مین آپ کئی بار اس قصد سے گھر کے باہر تشریف لے گئے کہ کسی پہاڑ پر چڑھکے وہان سے اپنے تئین نیچے گرا کے ہلاک کرین۔ اور اکثر حرا پہاڑ پر جو ابتدا سے آپکی عبادت اور اعتکاف کا مقام تھا آپ جاتے تھے اور وہان گوشہ نشینی فرماتے تھے۔ ایک روز پہاڑ مذکور سے اپنے دولتخانے کو واپس آتے تھے کہ راہ مین ایک آواز آسمان سے آپکے گوش مبارک مین آئی۔ آپنے نظر اوٹھا کے دیکھا کہ وہی فرشتہ جو غار حرا مین آپکے پاس آیا تھا زمین و آسمان کے درمیان مین زرین کرسی پر بیٹھا ہے اور اتنی بڑی صورت ہے کہ تمام کنارے آسمان و زمین کے اوس سے بھرے ہوئے ہین اور اوسکے چھ سو پر ہین جنمین موتی اور یاقوت آویزان ہین۔ یہ دیکھکے آپ کو غش آگیا اور زمین پر گر پڑے تھوڑی دیر کے بعد جب ہوش آیا آپنے اپنے تئین جسطرح سے ہو سکا گھر تک پہونچایا۔ اور اپنی بی بی حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا کہ مجھے سردی معلوم ہوتی ہے کچھ کپڑا اوڑھا دو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے کئی کپڑے آپکو اوڑھا دئے اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام نے

آسمان سے نزول فرمایا اور آپکے سامنے کھڑے ہوکے یہ آیتین پڑھین۔ یَا اَیُّهَا الْمُدَّثِّرُ
قُمْ فَاَنْذِرْ ۝ وَرَبَّكَ فَكَبِّرْ ۝ وَثِيَابَكَ فَطَهِّرْ ۝ وَالرُّجْزَ فَاهْجُرْ ۝
اے لحاف مین لپٹے کھڑا ہو پھر ڈر سنا اور اپنے رب کی بڑائی بول اور اپنے کپڑے پاک رکھ اور
گندے کو چھوڑ دے۔ یعنے اے بالاپوش اوڑھے ہوئے وحی کے فرشتے کے آنے سے نہ
ڈر۔ بلکہ اوٹھو اور لوگون کو اللہ تعالے کے عذاب سے ڈراؤ اور اپنے پروردگار کو بزرگی اور
عظمت سے یاد کرو اور لوگون کو سمجھاؤ کہ کوئی شخص اوسکے علم کے محیط ہونے اور اوسکی قدرت
کے عام ہونے مین اوسکی برابری نہین کرسکتا اور کوئی چیز چھوٹی ہو یا بڑی اوسکی دانست سے
باہر نہین۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوس وقت مین اہل اسلام کے عرف مین تکبیر کہنا خوشی
اور خرمی کی دلیل تھی پس گویا یہ معنے ہوئے کہ اب خوش ہو اور خوف نکرو کہ ہمنے پیغمبری کا خلعت
تمکو عطا کیا۔ اور شاہد اس مضمون کی یہ روایت ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ سلم نے یہ آیت
سنی تو آپنے پکار کے اللہ اکبر کہا اور آپکی زبان مبارک سے سنکے حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے
تکبیر کہی پھر آپکے تمام گھر والون نے آپکی متابعت سے تکبیر کہی اور سب خوش ہوئے اور اہل اسلام
مین تکبیر کہنا خوشی کی علامت قرار پائی۔ پس اس کلمے کا مضمون ہر وقت پیش نظر رکھنا فکر
کی جملہ وجوہات سے نجات بخشتا ہے۔ اور مصیبتون کے ہلکا کرنے اور خوف و دہشت کے دفعیے
کے لیے بہت کار آمد ہے۔ لیکن اسکے پیش نظر رہنے کے لیے ضرور ہے کہ اپنے کپڑے خوب پاک رکھو
اور تمام ظاہری اور باطنی نجاستون سے بچو۔ اور برے اعتقادون اور بدخلقی اور جھوٹ سے
محفوظ رہو کہ یہ چیزین روح کو کثیف کرتی ہین۔ اور روح کی گندہ کرنے والی چیزون سے دنیا
کی طمع بھی ہے کہ باطن کو بالکل خراب کردیتی ہے پس اسی لیے خاص کر کے ارشاد ہوتا ہے کہ
وَلَا تَمْنُنْ تَسْتَكْثِرُ ۝ اور نکر کہ احسان کرے اور بدلا بہت چاہے۔ یعنے احسان نہ رکھو
کسی پر قرآن کی تعلیم اور احکام الٰہی کی تبلیغ کا اور نہ کارروائی اور حاجت براری اور کچھہ دینے کا
اور بدلا مت چاہو اور اس نیت سے کسی کو کوئی چیز نہ دو کہ وہ اوسکے عوض مین تمکو زیادہ کر کے

دیگا اور احسان کے وقت بھی کسی پر احسان نہ رکھو کہ احسان رکھنا ثواب کو مٹا دیتا ہے بلکہ تمکو
چاہیے لینے والے کا احسان مانو کہ اوسنے تم سے ایک بے حقیقت چیز لی اور تمکو اجر و ثواب کا
مستحق کیا - اور اس ارشاد و ہدایت کے کام کے لیے چاہیے کہ فراخ حوصلہ ہو - وَلِرَبِّكَ فَاصْبِرْ
اور اپنے رب کی راہ دیکھ یعنے اپنے پروردگار کی رضامندی کے لیے صبر کرو اور خلقت کے
ایذا دینے سے نہ گھبراؤ اور نہ اونکی صحبت سے کنارہ کش ہو تاکہ یہ ارشاد و رہنمائی کا کام انجام کو
پہونچے - اور یہ سختی تمہارا اور آسانی دوسرو نپر چندہی روز رہیگی - فَإِذَا نُقِرَ فِي النَّاقُورِ
فَذَٰلِكَ يَوْمَئِذٍ يَوْمٌ عَسِيرٌ ۝ عَلَى الْكَافِرِينَ غَيْرُ يَسِيرٍ ۝ پھر جسوقت
کہ پھونکا جائے صور مین پھر وہ اوسدن مشکل دن ہے منکرون پر نہین آسان - یعنے جسدن
صور پھونکا جائیگا اور آخرت کا سفر آپہنچیگا تو یہ دن بڑا سخت ہوگا اور دنیا کے واقعون سے
نہایت سخت اور دشوار ہوگا کافرون پر - اگرچہ پہلے وہلے مین ایماندار اور نیک بھی اس سختی
مین گرفتار ہونگے مگر ایمان کی تاثیر اور پیغمبرون اور قرآن کی شفاعت سے وہ سختی آسانی سے
بدل جائیگی بخلاف کافرون کے کہ اونپر دمبدم سختی زیادہ ہوتی جائیگی - اور ہرگز ہرگز آسانی
نہوگی - پس جب معلوم ہوچکا کہ شدت اور سختی کا وقت کافرون پر اس جہان سے گذرجانے
کے بعد ہے نہ دنیا مین کیونکہ یہ جا سے امتحان ہے تو اب تمکو چاہیے کہ انکو انکے کفر کی سزا
پہونچانے مین جلدی نکرو - بلکہ ذَرْنِي وَمَنْ خَلَقْتُ وَحِيدًا ۝ چھوڑ دے
مجکو اور اوسکو جسکو مین نے بنایا اکیلا - کہ اوسوقت فوج و لشکر جو ہو نیکے مال و اولاد زور و
قوت کچھ نرکھتا تھا - اور بعضون نے کہا ہے کہ اوسے وحید القوم کہتے تھے اور مراد اس سے
ولید بن مغیرہ ہے جو بہت مال و دولت رکھتا تھا اور زراعت و تجارت و مواشی اور اور
آمدنی چیزون سے مالا مال تھا اور دور دور ملکون مین پھر کے نہایت ہوشیار ہوگیا تھا کفار
نے اوس سے کہا کہ تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سن اور تجویز کر کہ کیا ہے پس اوسنے
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا پڑھنا سنا اور مُنہ بنا کے کہنے لگا کہ یہ جادو ہے - اوسی کی نسبت

حق تعالے فرماتا ہے کہ آپ اوسے مجھپر چھوڑ دین جسے مین نے اکیلا پیدا کیا۔ وَّجَعَلۡتُ
لَهٗ مَالًا مَّمۡدُوۡدًا ۙ اور دیا مین نے اوسکو مال بہت ہر قسم کا۔ چنانچہ طائف مین
اوسکی کھیتیان اور باغات کثرت سے تھے ہر فصل کے میوے اوسکے باغون مین افراط
سے ہوتے تھے اور کھیتی بھی ہر فصل مین اوسکے یہان ہوتی تھی۔ علاوہ اسکے مواشی بھی
بہت تھے جنکی نسل اور دودہ دہی گھی اون وغیرہ سے بہت کچھہ فائدہ ہوتا تھا اور ہر قسم
کی تجارت بزازی سے لے کر موتی تک اوسکے یہان ہوتی تھی۔ غلام بہت تھے اور ان
کامون کے انصرام کے لیے گماشتے جابجا بہت معین تھے۔ اور لکھا ہے کہ ایک لاکھہ دینار
یعنے اوس زمانے کے چلن کی اشرفیان اور دس لاکھہ درم یعنے اوسوقت کے چلن کا روپیہ
نقد اوسکے گھر مین موجود تھا۔ اور باوجود ان نعمتون کے اللہ تعالے نے اوسکو اولاد بھی دی
وَّبَنِيۡنَ شُهُوۡدًا ۙ اور دیے اوسکو بیٹے مجلس مین بیٹھنے والے۔ یعنے اللہ تعالے
نے اوسے بیٹے عنایت کیے جو بہترین اولاد ہین اور وہ ہمیشہ اوسکی مجلس مین رہتے تھے مال
کی کثرت سے بے پروا تھے کبھی تجارت کے لیے بھی سفر نکرتے تھے کہ ولید کو اونکی مفارقت
کا صدمہ ہوتا۔ لکھا ہے کہ ولید کی اولاد بہت تھی مگر اونمین سے سات شخص بہت مشہور ہین
ولیدؓ بن ولید اور خالدؓ و عمارہؓ و ہشامؓ و عاص و قیس و عبد الشمس۔ انمین سے چار دولت
ایمان سے مشرف ہوئے یعنے ولید اور خالد اور عمارہ اور ہشام اور تین کفر کی حالت
مین مرے۔ اور جو مسلمان ہوئے تھے اونمین سے ایک حضرت خالدؓ نے اسقدر جہاد کیے کہ
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے لشکر کی امیر الامرائی کا منصب پایا۔ اور سیف اللہ خطاب
ملا۔ ملک شام و عراق انہین کے ہاتھ سے فتح ہوا۔ اور دوسرے ولیدؓ بن ولید جنکو اونکے باپ اور
بھائیون نے قید کیا تھا کہ یہ ہجرت کر کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین جانے
نہ پائین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اونکی خلاصی کے لیے دعا مانگی تھی۔ آخر وہ
اون ظالمون کے ہاتھ سے نجات پا کے شرف صحبت سرور عالم صلے اللہ علیہ وسلم سے

شہرت ہوئے اور آپ ہی کے قدمون پر جان فدا کی - اور آپنے اپنے ملبوس خاص یعنے
قمیص مبارک مین کفنا کے اونکو دفن کیا - خلاصہ یہ کہ ولید کی اولاد ایسی لائق اور نیک
وبہرور خوبصورت تھی کہ تمام قریش کے قبیلون مین اونکی مثال دیجاتی تھی - اور باوجود
کثرت مال اور اولاد کے اللہ تعالےٰ نے اوسے ریاست اور حکومت بھی دی تھی جیسا کہ
ارشاد ہوتا ہے وَّمَهَّدتُّ لَهُ تَمۡهِيدًا ۙ اور طیاری کر دی اوسکو خوب طیاری
یعنے مضبوط کی ہمنے اوسکے واسطے سند ریاست کی اچھی طرح - چنانچہ تمام قریش ہر مشکل کام
مین اوسکی طرف رجوع کرتے تھے اور اوسے اپنا حاکم جانتے تھے اور وہ قریش مین وحید یعنے
قابلیت کے فنون مین کامل اور ریحانہ یعنے خوش اخلاقی مین گل کرکے مشہور تھا مگر باوجود
ان تمام نعمتون کے بڑا ناشکر اور بت پرستی مین محو تھا اور ہر وقت مال کی زیادتی کی فکر مین
رہتا تھا - ثُمَّ يَطۡمَعُ أَنۡ أَزِيدَ ۙ پھر لالچ رکھتا ہے کہ اور دون - یعنے اسقدر نعمتون
کے حاصل ہونے پر شکر نہین کرتا اور ہر وقت اسی لالچ مین رہتا ہے کہ اوسکو اور زیادہ نعمتین
ملین - كَلَّا ۖ إِنَّهُ كَانَ لِآيَاتِنَا عَنِيدًا ۙ کوئی نہین وہ ہے ہماری آیتون
کا مخالف - یعنے ہرگز اوسکو یہ طمع نہ رکھنا چاہیے کیونکہ وہ ہمارے کلام سے عناد کرتا اور دشمنی
رکھتا ہے اور ہمارے کلام سے دشمنی رکھنا ہمارے ساتھ دشمنی کرنا ہے - اور اپنے منعم و محسن
سے دشمنی رکھنا پہلی نعمتون کے زوال کا باعث ہوتا ہے - چنانچہ لکھا ہے کہ ان آیتون کے
نازل ہونیکے بعد اوسکے مال مین برابر نقصان ہونے لگا یہانتک کہ محتاج ہوگیا اور اولاد اوسکی
اوس سے پھر گئی - اور عناد کے معنے ہین کہ باوجود حق جاننے کے اوسکے انکار مین اڑ جائے
اور اوسکے باطل کرنے کے پیچھے پڑے اور واہی تباہی شبہے نکال کے سچی دلیلون کو
اوڑانا چاہے - اور یہ بہت بڑا کفر ہے - ولید اسی عناد بیجا کے باعث تباہ اور ہلاک خسر الدنیا
والآخرہ ہوا اوسکے بیان سے یہ بات خود ظاہر تھی - کیونکہ اوسنے ایکدن آنحضرت صلے اللہ
علیہ وآلہ وسلم کی خدمت مبارک مین مکے کی مسجد مین حاضر ہوکر آپکو سورۂ حم سجدہ یا سورۂ مومن کی

ابتدائی آیتین پڑھتے سُنا اور خوب غور و تامل کرکے اپنی قوم بنی مخزوم کے لوگون سے کہا کہ آج جو کلام مین نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زبان سے سُنا ہے انصاف تو یہ ہے کہ یہ نہ کلام جن ہے نہ کلام انسان کیونکہ اس کلام مین ایسا لطف و مزا ہے کہ کسی کلام مین نہین پایا جاتا۔ اور اسکے اس کلام پر نور برستا ہے اور اسکی شاخین پُر ہین اور جڑین مضبوط۔ یہ کلام سب کلامون پر غالب ہے اور کبھی مغلوب نہوگا۔ جب ولید یہ بیان کرکے چلا گیا تو لوگون نے ابوجہل کو یہ خبر پہنچائی اور اوسنے قریش کے بڑے بڑے سردارون اور ولید کو جمع کرکے اس بارے مین بہت گفتگو کی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی نسبت اپنے مجنونانہ خیالات ظاہر کیے کہ ہم مین سے اونکو کوئی شاعر کوئی ساحر کوئی مجنون کہتا ہے اور وہ دعوی کرتے ہین کہ جو مین پڑھتا ہون یہ خدا کا کلام ہے اوسنے مجھپر نازل کیا ہے۔ اور اب حج کا زمانہ قریب آیا دور دور ملکون کے لوگ آئین گے اور ہمارے مختلف کلام سُنکے ہمکو کم عقل اور نافہم کہین گے پس ایک بات ایسی تجویز کرنا چاہیے کہ ہمارے عام و خاص سب وہی کہین اور باہر کے لوگ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے کلام پر فریفتہ نہونے پائین اور پھر آپس مین گفتگو ہوئی ولید نے ہر ایک بات کو رد کیا جو کچھ تم کہتے ہو سب غلط ہے پھر نہایت متفکر اور رنجیدہ ہو غصے مین آ داہنے بائین دیکھ چپ ہو رہا۔ تب لوگون نے اسکا یہ حال دیکھ کے اوس سے پوچھا کہ اب کیا تدبیر کرنی چاہیے یہ سنتے ہی ولید پلید نہایت تکبر اور فخر سے کہنے لگا کہ اصل مین یہ بابل کا جادو ہے کیونکہ جو کوئی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے ملتا ہے اور آپکے کہنے کو سنتا ہے وہ اپنے مان باپ جورو اولاد سب سے بیزار ہوجاتا اور اونکو چھوڑ دیتا ہے اور یہی سحر کا خاصہ ہے سرداران قریش یہ سنتے ہی نہایت خوش ہوئے اور اوسکی عقل و فراست کی تعریف کرنے لگے اور شہر مین منادی کردی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو آج سے سب لوگ ساحر کہا کرین اور کچھ نہ کہین۔ پس اس قصے سے معلوم ہوگیا کہ اوسنے قرآن پاک کی حقیقت اور اوسکے نزول کی کیفیت بخوبی معلوم کرلی تھی مگر عناد سے حق کے باطل کرنے مین کوشش کرتا تھا اور لوگون کو کفر کی باتین

سکھاتا تھا۔ اور باوجود اسکے زیادتی نعمت چاہتا تھا۔ حق تعالے فرماتا ہے کہ جسطرح اوسنے
کفر مین ترقی کرکے اوسے اعلے درجے کو پونہچایا ہے اوسیطرح سَاُرْهِقُهٗ صَعُوْدًا ۝
اب اوسے چڑھواؤنگا بڑی چڑھائی۔ یعنے دوزخ مین اسکو صعود پہاڑ پر چڑھاؤنگا جو دوزخ کی آگ
سے بنا ہے اور جسکی چڑھائی چالیس ہزار برس کی راہ ہے اور اوسکی تیزی اور سوزش کا یہ
حال ہے کہ جو مین کافر اوسپر ہاتھ یا پیر رکھین گے جل کے بھسم ہوجائیگا اور پہر اوسیوقت بنایا
جائیگا اور اوسے تکلیف و مشقت سے فرشتے اونکو زنجیرون سے کھینچینگے جب اوس پہاڑ کی چوٹی
پر پونہچین گے تو پہر وہان سے نیچے ڈھکیل دینگے اور پہر اوسے اوپر چڑھائین گے
اور گرائینگے۔ اسی عذاب مین ابدالآباد تک رہیگا۔ اور یہ عذاب سخت اوسپر اسلیے ہوگا
کہ اِنَّهٗ فَكَّرَ وَقَدَّرَ ۝ اوسنے سوچ کیا اور دل مین ٹہیرایا۔ یعنے اوسنے فکر کی قرآن مجید
کے بارے مین کہ یہ کلام خدا ہے اور اوسکی تعریف کی اور قریش سے ملامت کرنے سے اونکو
جواب دیا کہ اگر تم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مجنون کہتے ہو تو یہ غلط ہے کیونکہ تم جانتے ہو
کہ اونکی عقل کامل ہے اور اگر کاہن سمجھتے ہو تو اون مین کوئی بات کہانت کی نہین ہے
اور اگر کاذب سمجھتے ہو تو وہ جھوٹ نہین بولتے۔ اور اگر شاعر خیال کرتے ہو تو اونکا کلام
شعر نہین اور یہ سب انداز کرکے کہنے لگا کہ یہ سحر ہے۔ فَقُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝ پس
لعنت ہو اوسپر کیسا بے ربط اندازہ کیا۔ کہ واقعی چیز کو احتمال کے طور پر بھی خاطر مین نہ لایا
اور اس احتمال کے چھوڑنے سے لعنت اور پھٹکار کا مستحق ہوا۔ ثُمَّ قُتِلَ كَيْفَ قَدَّرَ ۝
پہر لعنت کی جائے اوسپر کیسا برا اندازہ کیا۔ کہ پہر دوبارہ لعنت کا مستحق ہوا اور اوسنے اسپر بھی
اکتفا نکیا۔ ثُمَّ نَظَرَ ۝ ثُمَّ عَبَسَ وَبَسَرَ ۝ پہر نگاہ کی۔ پہر تیوری چڑھائی اور منہ
تھتھایا۔ یعنے پہر دوبارہ اوسنے دیکھا اور غور کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین ان احتمالات
کے لوازمات پائے جاتے ہین یا نہین اور جب کوئی بات آپکی ذات پاک مین اون احتمالات
باطلہ سے نپائی تو منہ بگاڑا اور تیوری چڑھائی اور چین بجبین ہوا کہ مجکو احتمال متروک اختیار کرنا

پڑا۔ یعنے اب یہ کہنا پڑا کہ یہ کلام حق تعالےٰ کا کلام ہے اور فرشتے کے واسطے سے پونچا ہے
اور یہ بات اوسکی قوم اور اوسکے مذہب کے خلاف تھی۔ پس اوسے اپنے خیالات باطلہ سے
ناامیدی اور خلاف مرضی امر کے اختیار کرنے مین بڑا رنج وصدمہ ہوا۔ ثُمَّ اَدۡبَرَ وَاسۡتَکۡبَرَ ۝
پھر پیٹھ دی اور غرور کیا۔ یعنے پھر گیا حق سے اور وہ احتمالات جنکو باطل کرچکا تھا اونمین سے
ایک کو عناد کی راہ سے اختیار کرلیا۔ اور تکبر کیا امر حق کے ماننے سے اور گوارا نہ کیا اوسکے نفس نے
اس بات کو کہ اقرار کرے اپنی خطا کا بلکہ اس احتمال کو بھی اپنے دل مین رہنے نہ دیا اور باطل و بے بنیاد
احتمال مین حصر کا دعویٰ کر بیٹھا فَقَالَ اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّا سِحۡرٌ یُّؤۡثَرُ ۝ پھر بولا اور نہین
یہ جادو ہے چلا آتا۔ یعنے پھر کہنے لگا کہ نہین ہے یہ کلام مگر جادو کہ نقل کیا گیا ہے بابل یا عجم کے
ساحرون سے۔ اور پھر اس خیال سے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا حال ساحرون سے بالکل خلاف
ہے کہین ایسا نہو کہ کوئی اوسسے یہ بات کہے اوسنے یہ بھی کہدیا کہ اِنۡ ھٰذَاۤ اِلَّا قَوۡلُ
الۡبَشَرِ ۝ نہین ہے یہ کلام مگر کہا ہوا آدمی کا۔ کاش یون کہتا کہ نہین ہے یہ کلام مگر جادو
یا کلام خدا تو اوسکو پھر بھی اسمین غور کرنے اور سوچنے کا موقع ملتا اور لوگون کے سمجھنے سمجھانے
کی راہ کھلی رہتی۔ مگر چونکہ اوسنے امر حق اور واقعی سے انکار کیا اور تکبر کرنے لگا تو اوسکی سزا وہی
کے لیے ضرور ہے کہ سَاُصۡلِیۡہِ سَقَرَ ۝ اب اوسکو ڈالونگا آگ مین۔ یعنے قریب ہے
کہ داخل کرینگے ہم اوسکو دوزخ مین جسکا نام سقر ہے اور وہ دوزخ کا پانچوان طبقہ ہے جو حق تعالےٰ
کے قہر کا مظہر اتم ہے اور غضب الٰہی کی عظمت کے آثار جو اوس طبقے مین ہین کوئی بشر اونسے
آگاہ نہین۔ وَمَاۤ اَدۡرٰىکَ مَا سَقَرُ ۝ اور تو کیا بوجھا کیسی ہے وہ آگ۔ یعنے کیا
جانا تمنے کہ کیا ہے وہ سقر۔ اوسکی انتہا درجے کی تعریف مین جو کہہ سکتے ہین وہ اسقدر ہے کہ
لَا تُبۡقِیۡ وَلَا تَذَرُ ۝ نہ باقی رکھے نہ چھوڑے۔ یعنے ہرگز نہین باقی رکھتی کسیکو جو
اوسمین ڈالا جاتا ہے بلکہ اوسکو بالکل نیست و نابود کردیتی ہے۔ اور جلانے کے بعد بھی نہین
چھوڑتی بلکہ پھر اوسکو درست کرتی ہے اور جلاتی ہے ہمیشہ اوسکا یہی کام ہے اور اوسمین

ایک صفت اور بھی ہے کہ لَوَّاحَةٌ لِّلْبَشَرِ ۝ جلانے والی ہے آدمیونکو یعنے صرف
آدمیون کو جلاتی ہے اور وہان کے موکل فرشتون اور سانپ بچھوؤن اور سینڈہ کے
درخت سے مطلق تعرض نہین کرتی۔ کیونکہ اگر ان چیزون کو بھی جلا دے تو ان اشیا کے عذاب سے
آدمیون کو نجات ہو اور عذاب مین تخفیف ہو جائے۔ اور ان عذابون کے سوا دوزخ مین ایک
اور عذاب یہ ہے کہ عَلَيْهَا تِسْعَةَ عَشَرَ ۝ کہ اوسپر سقر مین اونیس ۱۹ شخص۔ یعنے اوسکے
داروغہ اونیس فرشتے ہین۔ حدیث مین وارد ہے کہ اُنکی آنکھین مثل برق کے چمکتی ہونگی اور
آواز تند رعد کی سی ہوگی اور دانت بارہ سنگھے کے سینگھون کی طرح اور بال زمین گھسٹتے ہونگے
اور آگ کے شعلے فوارے کے مانند اونکے مُنہ سے نکلتے ہونگے۔ اونمین سے پہلا فرشتہ مالک ہے
جسکو کبھی ہنسی نہین آئی یہ دوزخ مین بادشاہون کے قائم مقام ہے اور عرش مجید کی روحانیات
سے علاقہ رکھتا ہے۔ اور دوسرا فرشتہ کرسی کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے یہ گویا مالک کا
وزیر ہے تقسیم عذاب اسکا کام ہے۔ تیسرا فرشتہ ساتوین آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے
دوزخیون کے جلے ہوئے جسم کو ہر وقت نیا کرنا اسکا کام ہے۔ یہ مالک کے میر عمارت کے قائم مقام
ہے۔ چوتھا فرشتہ چھٹے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے۔ دوزخیون کے آپس مین
جھگڑا اور دادان اسکا کام ہے یہ گویا مالک کا قاضی ہے۔ پانچوان فرشتہ پانچوین آسمان کی
روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون کا پکڑنا باندھنا مارنا اسکے ذمے ہے یہ گویا مالک
کا کوتوال یا جلاد ہے۔ چھٹا فرشتہ چوتھے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخ
والونکے بُرے کام اور بیہودہ باتون کو ظاہر کرکے اونھین شرمندہ کرنا اسکے ذمے ہے۔ یہ اس
عالم کے اتالیق کا قائم مقام ہے۔ ساتوان فرشتہ تیسرے آسمان کی روحون سے علاقہ رکھتا ہے
دوزخیون کو رونا پیٹنا چلانا اور واویلا وغیرہ یاد دلانا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے رقاصون
کا قائم مقام ہے۔ آٹھوان فرشتہ دوسرے آسمان کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون
کے ایک فرقے کے عذاب کے حال سے دوسرے فرقے کو صدمہ دینے کے لیے مطلع کرنا اسکا کام ہے

یہ اس عالم کے جاسوسون کا قائم مقام ہے۔ نوان[۹] فرشتہ پہلے آسمان کی روحانیات سے
علاقہ رکھتا ہے۔ دوزخیون کے زخمون کو پکانا اور ریپ اور بدبو اونمین پیدا کرنا اسکا کام ہے
یہ اس عالم کے جراحون کا قائم مقام ہے۔ دسوان[۱۰] فرشتہ کرۂ آگ کی روحانیات سے علاقہ
رکھتا ہے دوزخ کی آگ دہکانا اور دوزخیون کے بدنون کو پکانا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم
کے باورچی کا قائم مقام ہے۔ گیارہوان[۱۱] فرشتہ کرۂ ہوا کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے
دوزخیون پر گرم اور زہردار ہوا چلانا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے فراش کا قائم مقام ہے
بارہوان[۱۲] فرشتہ پانی کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے زمہریر کے طبقے کا آراستہ کرنا اور دوزخ
کے لوگونکا جسم نہایت درجے کی ٹھنڈک اور کپکپی مین ڈالنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کی بیرسقائی
کے قائم مقام ہے۔ تیرہوان[۱۳] فرشتہ خاک کی روحانیات سے علاقہ رکھتا ہے۔ دوزخیونکے
ہر ایک عضو کو بڑا اور بھاری کرنا تاکہ ہلنا جلنا اونکو دشوار ہو۔ اسکا کام ہے۔ لکھا ہے کہ کافرونکی
ایک ایک ران پہاڑ کے برابر ہو جائیگی۔ یہ فرشتہ اس عالم کے پہلوانون کا قائم مقام ہے
چودہوان[۱۴] فرشتہ معدنونکی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے۔ طوق اور زنجیر اور اسباب لوہے اور
اور چاندی اور سونے کے بنانا اور اونکو تاؤ دیکے دوزخیون کو پہنانا اور اونکی پیشانی اور پیٹھ
اور پہلو داغنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے لوہارون کا قائم مقام ہے اور پندرہوان[۱۵] فرشتہ
درختون کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے سینڈہ وغیرہ زہر آلود درختون کا اوگانا اور پرورش
کرنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے کسانون کا قائم مقام ہے۔ سولھوان[۱۶] فرشتہ حیوانونکی روحانیت سے
علاقہ رکھتا ہے سانپ بچھو وغیرہ کو دوزخیون پر مسلط کرنا اسکا کام ہے۔ یہ اس عالم کے میر شکار کا
قائم مقام ہے۔ سترہوان[۱۷] فرشتہ لطیفہ طبع کی روحانیت سے علاقہ رکھتا ہے دوزخیون کی بھوک
پیاس بڑہانا اور سینڈہ اور کھولتا پانی کہلانا پلانا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے طبیب کا قائم مقام ہے
اٹھارہوان[۱۸] فرشتہ دل سے علاقہ رکھتا ہے۔ رنج اور ندامت کی کیفیتین دلمین پیدا کرنا اسکا کام ہے
یہ اس عالم کے مرشد کے قائم مقام ہے۔ اونیسوان[۱۹] فرشتہ دماغ سے تعلق رکھتا ہے دوزخیون کی خیالون

اور خیالات باطلہ پر اونکو مطلع کرنا اسکا کام ہے یہ اس عالم کے حکیم اور فلسفی کے قایم مقام ہے۔ اور ہمارے
فرشتون کے خادم اور فرمانبردار اسقدر ہین کہ شمار نہین ہو سکتا۔ علمانے لکھا ہے کہ دن اور رات
کی چوبیس ۲۴ ساعتین ہوتین انمین سے پانچ ساعتین پانچون نمازون کی کرامت کے سبب سے معاف
ہوگئین باقی رہین اونیس جنکو مرضی الٰہی کی مخالفت مین ضایع کیا ہے پس انمین سے ہر ایک کے
عوض ایک ایک فرشتہ مقرر ہوگا کہ اونپر عذاب کرے۔ باقی وجہ تقرر اونیس ۱۹ کی اللہ تعالے کے
سوا دوسرے کو معلوم نہین۔ جب یہ آیت شریف نازل ہوئی ابوجہل نے تمام قریش کے لوگونکو
دارالندوہ مین جمع کیا اور کہا کچھہ تمنے سنا اونیس ۱۹ پیادون کے بہروسے پر آنحضرت صلے اللہ
علیہ وسلم تم لوگون کو قیامت سے ڈرایا کرتے ہین اور تم لوگ اسقدر جماعت کثیر ہو اور اپنی شجاعت
کے سامنے کسی کو کچھہ سمجھتے بھی نہین ہو۔ پہر کیا تم لوگون سے اتنا بھی نہو سکیگا کہ دس دس آدمی
ایک ایک پیادے کے پیچھے جاؤ اور اوسے عاجز کر دو۔ اونمین سے ایک پہلوان بڑا نامی
ابوالاسد بن کلاہ تھا اوسنے کہا کہ سترہ کو تو مین اکیلا کافی ہون باقی رہے دو اونکو تم سب
سمجھہ لینا۔ پس اللہ جل شانہ نے اونکے اس لغو کلام کے جواب مین یہ آیت شریف نازل کی کہ
وَمَا جَعَلْنَا أَصْحٰبَ النَّارِ إِلَّا مَلٰٓئِكَةً ص اور ہمنے جو رکھے ہین دوزخ پر لوگ
اور نہین فرشتے ہین۔ یعنے نہین بنائے ہمنے دوزخ کے داروغہ مگر فرشتے۔ جنکا زور اور قوت
تمکو خوب معلوم ہے۔ اور جانتے ہو کہ اونکے مقابلے کی سارے جہان کو تاب نہین۔ ایکا اونمین سے
عزرائیل ہین کہ ہزارون کی جانین ایک لمحہ مین قبض کر لیتے ہین اور بڑے بڑے لشکر بلکہ تمام
جہان اونسے مقابلہ نہین کر سکتا۔ پہر اگر کوئی کہے کہ جب ایک فرشتہ تمام جہان کی ہلاکت کے
لیے کافی تھا تو اونیس ۱۹ کے مقرر کرنے کی کیا ضرورت تھی۔ اوسکے جواب مین ارشاد ہوتا ہے کہ
وَمَا جَعَلْنَا عِدَّتَهُمْ إِلَّا فِتْنَةً لِّلَّذِينَ كَفَرُوا ○ اور اونکی جو گنتی
رکھی سو جانچنے کو منکرون کے۔ یعنے یہ اونیس ۱۹ فرشتون کا تقرر کافرون کے جانچنے کیلیے
ہے کہ آیا وہ اس عدد قلیل کو اپنے نزدیک کیا سمجھتے ہین اور اونکے عذاب کرنے کے واسطے کم

تاکہ اونپر ایک ہی طور کے عذاب نہین بلکہ اونیس ۱۹ طرحکے عذاب ہون - اور یہی اِسلیے ہے کہ لِيَسْتَيْقِنَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ تا یقین کرین جنکو ملی ہے کتاب - یعنے خوب یقین حاصل کرلین وہ لوگ جنکو کتاب ملی ہے کیونکہ اونکو فرشتون کے احوال و افعال اور اونکی قوتون کا حال معلوم ہے - اور اپنی کتابون مین جو اونہون نے یہ گنتی سنی ہے اور اوسکی وجہ نہین سمجھے تو اب سمجھ لین کہ اُس سے عذاب کی سب قسمون کا گھیرنا منظور ہے - اور اس بات سے اونکی خاطر جمع ہو اور پورا اطمینان اس عقیدے پر حاصل ہو اور اس پیغمبر اور کلام الٰہی پر جو تازہ اُترا ہے ایمان لائین اور احسان مانین - وَيَزْدَادَ الَّذِينَ آمَنُوا إِيمَانًا اور بڑھے ایماندارون کو ایمان - یعنے جو لوگ کہ پہلے سے تیرا ایمان لائے ہین وہ اپنے ایمان مین خوب مضبوط ہون اور کفر سے دور رہین - وَلَا يَرْتَابَ الَّذِينَ أُوتُوا الْكِتَابَ وَالْمُؤْمِنُونَ ۙ اور دہوکا نہ کھائین جنکو ملی ہے کتاب اور مسلمان - یعنے شک نہ کرین اہل کتاب اور ایماندار اس بات کا کہ اگر ایک فرشتہ دوزخیون پر عذاب کرسکتا تھا تو ایک ہی کافی تھا ورنہ کرورون دوزخیون کے مقابلے مین اونیس ۱۹ سے کیا ہوسکتا ہے اسلیے کہ اونکو اس بیان سے معلوم ہو جائیگا کہ یہ اونیس ۱۹ کا تقرر عذاب کے گھیر لینے کے لیے ہے نہ دوزخیون کے مقابلے کے واسطے - وَلِيَقُولَ الَّذِينَ فِي قُلُوبِهِم مَّرَضٌ وَالْكَافِرُونَ مَاذَا أَرَادَ اللَّهُ بِهَٰذَا مَثَلًا ۚ اور تا کہین جنکے دل مین روگ ہے اور منکر کہ کیا غرض تھی اللہ کو اس کہاوت سے - یعنے تاکہین وہ لوگ جنکے دل مین جہل کا روگ بھرا ہے اور ایمان ضعیف ہوگیا ہے اور کافر جنکے دلون مین ایمان کی بو تک نہین ہے یہ بات کہ کیا ارادہ کیا ہے اللہ تعالےٰ نے اس گنتی سے جو کافرون کے عذاب کے لیے مقرر کی ہے مثلاً اگر دوزخیون کا مغلوب کرنا منظور ہے تو اونیس ۱۹ سے کچھ بھی نہین ہوسکتا - اور اگر عذاب کے سامان انسے فراہم کرانے ہین تب بھی یہ کافی نہین - اور اگر اپنی قدرت کاملہ سے ان فرشتونکے ہاتھون سے عذاب کرنے کا ارادہ ہے تو فرشتون کا ہونا نہونا دونون برابر ہے اور اگر

اسباب ظاہری کی رعایت مدنظر ہے تو ایک دو کافی تھے۔ اور مانند اسکے ایسے ہی بہت سے
شک و شبہے حق تعالے کے معاملات مین کافر اور ضعیف الایمان لوگ کرتے رہتے ہین۔
اور بحث اور اعتراض بیجا سے باز نہین آتے۔ سو اس واقعے مین مومنین اور اہل کتاب کو
ہدایت پر ہدایت زیادہ ہوئی اور ضعیف الایمان اور کافرون کو گمراہی پر گمراہی۔ پس حق تعالے
لوگونسے عبرت اور نصیحت کے طور پر فرماتا ہے کہ کَذٰلِكَ يُضِلُّ اللّٰهُ مَنْ يَّشَآءُ وَ
يَهْدِيْ مَنْ يَّشَآءُ ط یون بھلاتا ہے اللہ جسکو چاہے اور راہ دیتا ہے جسکو چاہے
یعنے اسی طرح سے ہر واقعے مین گمراہ کرتا ہے اللہ تعالے جسکو چاہتا ہے اسطور سے کہ اوس
واقعے کے بھید پر اوسکی نظر بند کر دیتا ہے اور اوسکے فہم کو قاصر کر دیتا ہے آخر کو وہ شک اور
تردد مین پڑ جاتا ہے یا انکار کر بیٹھتا ہے۔ اور نگراہ ہو جاتا ہے اور راہ دکھلاتا اور مقصد کو پونچاتا
ہے جسکو چاہتا ہے اسطور سے کہ اوسکی نظر اوس واقعے کے بھید کو پونچاتا ہے اور وہ اوسکی
حقیقت دریافت کرکے اپنا اطمینان اور یقین روز بروز بڑھاتا جاتا ہے۔ وَمَا يَعْلَمُ
جُنُوْدَ رَبِّكَ اِلَّا هُوَ ط اور کوئی نہین جانتا تیرے رب کے لشکر مگر وہی آپ یعنے
پروردگار عالم کے لشکرون کا حال اوسکے سوا کسی کو معلوم نہین۔ کہ وہ کسقدر ہین اور کتنے
اور کیسے ہین۔ اور اوسکی حکمتون کی تفصیل بیان سے باہر ہے۔ اور جو جو غرض کہ قرآن مین
دوزخ کے ذکر سے اور پیغمبرون کے بیان سے منظور ہے وہ اس حکمت کے بیان ہی پر
موقوف نہین ہے وَمَا هِيَ اِلَّا ذِكْرٰى لِلْبَشَرِ ۝ اور وہ تو سمجھوتی ہے لوگون
کے واسطے۔ یعنے نہین ہے وہ دوزخ مگر عبرت اور نصیحت آدمیون کے لیے تاکہ اوسکا حال
سنکے قہر الٰہی سے ڈرین اور اوسکی نافرمانی نکرین۔ پھر اگر کافر کہین کہ یہ عدد قلیل باعث عبرت
نہین ہو سکتا۔ تو كَلَّا وَالْقَمَرِ ۙ وَالَّيْلِ اِذْ اَدْبَرَ ۙ وَالصُّبْحِ اِذَا
اَسْفَرَ ۙ سچ کہتا ہون مین قسم ہے چاندکی اور رات کی جب پیٹھ پھیرے اور صبح کی
جب روشن ہووے۔ یعنے مین سچ کہتا ہون کہ اس عدد کو تھوڑا نہ جانو۔ قسم ہے چاندکی

جسکا نور تمام مہینے مین اونیس ۱۹ رات خوب معلوم ہوتا ہے اور اوسکی روشنی اتنی ہی راتون
مین تمام جہان کو اپنے نور سے بہر دیتی ہے اور ہزارون میوے اوسکی تاثیر سے بڑھتے
اور لاکھون دانے کہیتون مین مغز سے بہرتے اور دریاؤن اور اوگنے والی چیزون اور
حیوانون کے جسمون اور دماغون اور گوشتون مین رطوبتون کی زیادتی اسی کے سبب سے
ہوتی ہے۔ اور اسین اونیس ۱۹ عدد کی تاثیر سے جہان بہرا آباد اور بڑے بڑے کارخانے
انجام پاتے ہین۔ اور قسم ہے رات کی جب وہ پیٹہ پہیر کے بہاگتی ہے آفتاب کی روشنی کے
باعث سے اگرچہ آفتاب مین اور مخروط ظلی زمین مین اونیس ۱۹ درجے کا فاصلہ ہوتا ہے
مگر آفتاب کا نور رات کی تاریکی کو دور کر کے تمام جہان کو روشن کردیتا ہے۔ گویا موت کے بعد
زندگی کی صورت ظاہر ہوتی ہے اور اس اونیس ۱۹ درجے کے ضمن مین ایسے بڑے
کارخانے انجام پاتے ہین۔ اور قسم ہے صبح کی جب روشن ہوتی ہے اور اپنے نور سے
تمام جہان کو منور کر دیتی ہے اور یہ بہی آفتاب کے نور کی تاثیر کے سبب سے ہے اگرچہ وہ
اونیس ۱۹ درجے افق کے نیچے ہوتا ہے۔ پس ان تین کارخانون کے ساتھ جو اونیس ۱۹ عدد
کی تاثیر سے انجام پاتے ہین ہم دلیل لاتے ہین اس بات کی کہ اِنَّهَا لَاِحْدَى
الْكُبَرِ ۝ وہ دوزخ ایک ہے بڑی چیزون مین۔ یعنے دوزخ بہی ایک بڑا کارخانہ ہے
خدائی کارخانون مین سے کہ حق تعالی کی عدالت اور انتقام کا ظہور اسی کارخانے مین
ہے پس اگر یہ کارخانہ بہی اونیس ۱۹ فرشتون سے سرانجام پائے تو تعجب کی بات نہین ہے
اور وہ دوزخ نَذِيرًا لِّلْبَشَرِ ۝ ڈراوا ہے لوگون کو۔ یعنے آدمی جب اوس دوزخ
کے حالات سنتے ہین تو خوف کرتے اور ڈرتے ہین بخلاف دوسرے کارخانون کے کہ
اونمین کوئی چیز انکے خوف کا باعث نہین ہے۔ اور اگر کچہہ تہوڑا بہت خوف ہو بہی تو وہ
بعض لوگون کے لیے بخلاف دوزخ کے کہ اوسکا خوف عام ہے لِمَنْ شَاءَ مِنْكُمْ
اَنْ يَتَقَدَّمَ اَوْ يَتَاَخَّرَ ۝ ہر شخص کے لیے جو کوئی چاہے تم مین سے کہ آگے بڑہے

بہتری مین یا بُرائی مین یا پیچھے ہٹے اچھائی یا برائی مین - اسلیے کہ بُرے کام مین آگے
بڑھنے اور اچھے کام مین تاخیر کرنے سے دوزخ کا خوف ہوتا ہے - اور اکثر بنی آدم کا یہی
حال ہے کہ اگر ایک بُرے کام کو چھوڑتے ہین تو دوسرے کو اختیار کرتے ہین اور اگر ایک
نیک کام مین سبقت کرتے ہین تو دوسرے مین تاخیر - اسی سبب سے دوزخ کا خوف سبکو ہوتا ہے
اور دوزخ کی گرفت قیامت کے دن عام ہوگی - اسلیے کہ کُلُّ نَفۡسٍۭ بِمَا كَسَبَتۡ
رَهِينَةٌ ۝ ہرجی اپنے کیے مین پھنسا ہے - یعنے ہر جان اوسکے بدلے مین جو کمایا ہے
اوسنے بُرائی کرنے اور نیکی نکرنے سے دوزخ کے موکلون کے ہاتھ ہوگی اور دوزخ کے
موکلون سے کسی شخص کو خلاصی متصور نہین - إِلَّآ أَصۡحَٰبَ ٱلۡيَمِينِ ۝ مگر داہنے والے
جو روز میثاق مین حضرت آدم علیہ السلام کی پشت سے داہنی طرف سے نکلے تھے اور
دنیا مین بھی سیدھی چال چلے اور موقف مین بھی عرش کی داہنی طرف کھڑے ہوئے
اور اونکے اعمالنامے بھی داہنے ہاتھ آئے وہ اللہ اپنے حقوق ادا کرکے دوزخ کے موکلون
کے ہاتھ سے نجات پاکے داخل ہونگے فِي جَنَّٰتٖ قف باغون مین - آرام اور چین سے
یہانتک فارغ البال ہونگے کہ يَتَسَآءَلُونَ ۝ عَنِ ٱلۡمُجۡرِمِينَ ۝ مَا سَلَكَكُمۡ
فِي سَقَرَ ۝ ملکر پوچھین گے گنہگارون کا حال کہ تم کاہے سے پڑے دوزخ مین
یعنے گنہگارون کا حال پوچھین گے کہ وہ کہان گئے جو نظر نہین آتے اور جب سنین گے کہ
وہ دوزخ مین داخل ہوئے تو اونکی طرف متوجہ ہوکے براہ تعجب اونسے پوچھین گے کہ
کون چیز لائی تمکو دوزخ مین - اور باوجود عقل و دانائی کے تمسے اتنا نہو سکا کہ دوزخ کی طرف
کھینچنے والی چیزون سے نبچتے - اور حضرت علی کرم اللہ وجہہ سے روایت ہے کہ مراد اصحاب
یمین سے اس آیت مین ایماندارون کے بچے ہین جو دنیا سے بے گناہ گئے ہین اور دوزخ
کے موکلون کی قید مین نہ پڑینگے - اور اونکا یہ سوال کہ تم کاہے سے پڑے دوزخ مین خود اونکے
بچپنا کو ظاہر کرتا ہے کہ دوزخ مین داخل ہونے کا سبب تک نہین جانتے - خلاصہ یہ ہے

مع

کہ اگر اصحاب الیمین سے نیک بخت مراد ہین تو یہ سوال تعجب یا توبیخ کی راہ سے ہوگا اور اس
سوال کے جواب مین دوزخی قَالُوا لَمْ نَكُ مِنَ الْمُصَلِّينَ ۝ کہین گے ہم نہ تھے
نماز پڑھتے - یعنے ہم اسوجہ سے دوزخ مین ڈالے گئے کہ نماز نہ پڑھتے تھے - کاش ہم نماز پڑھتے
ہوتے تو آج ہمکو فرض نماز کی اونیس رکعتین یعنے دو فجر کی اور چار ظہر کی اور چار عصر کی اور تین
مغرب کی اور چار عشا کی اور دو رکعتین رات کی نماز کی جنہین طاق کی رعایت کے لحاظ سے ایک
رکعت اور زیادہ کر کے وتر نام رکھا ہے - دوزخ کے اونیس موکلون کے ہاتھون سے نجات
دیتین اور ایسے سخت وقت مین ہمارے کام آتین - مگر افسوس کہ نماز کے ترک کرنے سے ہم ان
اونیس موکلون کے پھندے مین پھنسے اور عذاب مین گرفتار ہوئے - وَلَمْ نَكُ نُطْعِمُ
الْمِسْكِينَ ۝ اور نہ تھے کھلاتے محتاج کو یعنے فقیرون محتاجون کو ہم کھانا بھی نہین کھلاتے
تھے - پس اگر ہم ایسا کرتے تو اوسکے باعث سے اوس محتاج کی اونیس ساعتین آرام سے
گذرتین اور اونیس قوتین تازہ ہوتین اور جو کچھ اوس سے بہتر کام ہوتا ہمارے نامۂ اعمال
مین لکھا جاتا اور ہم اوسکے سبب سے ان اونیس موکلون سے بچتے اور گرفتار عذاب نہوتے
وَكُنَّا نَخُوضُ مَعَ الْخَائِضِينَ ۝ اور ہم تھے بات مین دھنستے ساتھ دھنسنے
والون کے - یعنی ہم بری صحبتون مین برے لوگون کے پاس بیٹھتے تھے اور مسلمانونکی
برائیاں کرتے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی شان مبارک اور اونکے فرمان والا مین گونگون
کے ساتھ کج بحثی کرتے تھے وَكُنَّا نُكَذِّبُ بِيَوْمِ الدِّينِ ۝ اور ہم تھے جھٹلاتے
انصاف کے دن کو - یعنے قیامت کے آنے کا یقین نہ کرتے تھے بلکہ اوسے جھوٹ جانتے
تھے - کاش اگر اپنے اس اعتقاد باطل سے آخر عمر مین ہی توبہ کر لیتے تو نجات پاتے مگر کیا
کرین اپنی شامت سے عمر بھر ایسے ہی برے کامون مین پھنسے رہے حَتَّى أَتَانَا
الْيَقِينُ ۝ یہانتک کہ آ پونہچی ہمکو موت - اور بعد اوسکے ہمارا پچھتانا اور پشیمان ہونا
ہمارے کچھ کام نہ آیا - اسواسطے کہ نیک عمل اور توبہ کرنے کا وقت باقی نہین رہا - حق تعالے

فرمایا ہے کہ ان لوگون نے اپنی نجات کی فکر کچھ بھی نکی اور نہ دوسرون کی مدد اور اعانت کی امید باقی
رہی۔ فَمَا تَنْفَعُهُمْ شَفَاعَةُ الشَّافِعِيْنَ ○ پھر کام نہ آئیگی اونکو سفارش
سفارش کرنے والونکی۔ یعنے اونکو سفارش کرنے والونکی سفارش سے کچھ فائدہ نہو گا کیونکہ
کافرون کی سفارش کوئی نکریگا اسلیے کہ اللہ کے کلام اور اوسکے رسول کے یہ منکر ہین۔ اعمال نیک کئے
نہین۔ اور باوجود اس بات کے فَمَا لَهُمْ عَنِ التَّذْكِرَةِ مُعْرِضِيْنَ ○ پھر کیا
ہوا ہے اونکو سمجھوتی سے مُنہ موڑتے ہین یعنے کیا ہوا ہے ان کافرون کو کہ مصیبت کا دن
سامنے ہے اور مدد کی کسی سے امید نہین اور نجات دینے والے قرآن پاک کی پند ونصیحت
سے اعراض کرتے ہین اور اسقدر متنفر ہین کہ كَأَنَّهُمْ حُمُرٌ مُّسْتَنْفِرَةٌ ○ فَرَّتْ
مِنْ قَسْوَرَةٍ ○ گویا وہ گدہے ہین بھڑکے ہوئے بھاگے غل کرنے سے۔ یعنے قرآن
شریف کی پند ونصیحت سے ایسے بھاگتے ہین جیسے گدہے شیر قوی ہیکل کے دیکھنے اور
اوسکا نعرہ سننے سے کہ ہرگز پیچھے پھر کے نہین دیکھتے اور کچھ بھی نہین سمجھتے بلکہ بھاگے ہی
چلے جاتے ہین۔ اور انکے اسقدر بھاگنے اور اعراض کرنے کا سبب یہ ہے کہ انکا تکبر اور
غرور اور حماقت اس بات کو گوارا نہین کرتی کہ دوسرے پر وحی نازل ہوئی ہے اوسے
مانین اور اوس سے فائدہ اوٹھائین۔ بَلْ يُرِيْدُ كُلُّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ اَنْ
يُّؤْتٰى صُحُفًا مُّنَشَّرَةً ○ بلکہ چاہتا ہے ہر ایک اونمین سے کہ اوسکو ملین ورق کھلے
یعنے ہر ایک اونمین سے یہ چاہتا ہے کہ اوسکو اللہ تعالےٰ کی طرف سے کھلے ہوئے صحیفے
بادشاہون کے فرمانون کیطرح دیے جائین کیونکہ ایسے فرمان جنکے نام صادر ہوتے ہین اونکی
عزت اور بزرگی زیادہ ہوتی ہے۔ اور یہ درخواست اونکی ایسی ہے جیسے گنوار دیہاتی چاہین
کہ اونمین سے ہر ایک کے نام بادشاہ کا فرمان آئے اور اونمین کسی صوبہ دار وغیرہ کا واسطہ
نہو۔ اور یون کہین کہ جب تک ہم مین سے ہر ایک کے نام بادشاہی فرمان علٰحدہ علٰحدہ معتبر
ایلچیون کے ذریعے سے اس مضمون کا نہ آئیگا کہ اس صوبہ دار یا فوجدار کی اطاعت کرو

تب تک ہم اوسکی اطاعت ہرگز نکرینگے اور نہ اوسکی کچہری مین حاضر ہونگے اور نہ اوسکی بات
مانین گے۔ یہ مثال مکے کے کافرون کی ہے جو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سے کہتے تھے
کہ ہم ہرگز آپکی پیروی نکرینگے اور آپکے فرمان کو نہ مانین گے جب تک کہ ہم مین سے ہر ایک
کے پاس ایک ایک فرمان بغیر تمہارے ذریعے کے آسمان سے اسطور پر نہ آئیگا کہ صبح کے وقت
ہر ایک کے سرہانے سے نکلے اور اوسمین بطور سرنامے کے لکھا ہو کہ یہ فرمان رب العالمین کی
طرف سے فلان بن فلان کے نام ہے۔ اوسکو چاہیے کہ محمد مصطفیٰ احمد مجتبےٰ صلے اللہ علیہ
وسلم کی اطاعت اور فرمانبرداری کرے۔ پس حق تعالےٰ اونکے اس سودائے خام اور تمنا
بیہودہ کے رد مین ارشاد فرماتا ہے کہ كَلَّا ؕ ہرگز نہین ہو سکتا کہ اونکے نام ایسے فرمان آئین
اور اگر آئین بھی تو یہ ایمان نہ لائینگے کیونکہ انکا اعراض فرمان کے نہ آنے کے سبب سے نہین ہے
بَلْ لَّا يَخَافُوْنَ الْاٰخِرَةَ ۝ بلکہ ڈرتے نہین آخرت سے۔ اور ہرگز یقین نہین
کرتے کہ آخرت مین اپنے اعمال بد کی سزا پائین گے۔ کیونکہ اگر وہ آخرت سے ڈرتے تو وہانکے
عذاب سے رہائی کی فکر کرتے اور اوسکی تدبیر پوچھتے۔ کیا وہ سمجھے ہین کہ یہ نصیحت اونکے لیے
نہین بلکہ اورون کے واسطے ہے كَلَّآ اِنَّهٗ تَذْكِرَةٌ ۝ کوئی نہین یہ تو سمجھوتی ہے
یعنے ہرگز ایسا نہین جو وہ خیال کرتے ہین بلکہ یہ قرآن پاک نصیحت عام ہے کسی ایک شخص یا
ایک فرقے یا ایک ملک کے لوگون کے لیے مخصوص نہین ہے اسواسطے کہ یہ کلام الٰہی ہے
اللہ تعالےٰ نے اپنے سب بندون کی ہدایت اور رہنمائی کے واسطے حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ
وسلم پر اتارا ہے۔ فَمَنْ شَآءَ ذَكَرَهٗ ؕ پھر جو کوئی چاہے اوسے یاد کرے اور اوسکے
معنون کو غور و تامل سے سمجھے اوسکے احکام پر کاربند ہو۔ وَمَا يَذْكُرُوْنَ اِلَّآ
اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ؕ اور وہ یاد جب ہی کرین کہ چاہے اللہ۔ یعنے بعضے اونمین سے جب
خوب جدال و قتال کرلینگے اور قرآن کریم کی مخالفت سے اچھی طرح خراب اور ذلیل و رسوا
بے آبرو بے عزت ہو لینگے تب اس نعمت کی قدر جانین گے اور قرآن کریم کو مانین گے

اور اوسے یاد کرکے اوسکی نصیحتون اور حکمون پر کاربند ہونگے۔ اور خداوند کریم ایسا غفور
الرحیم ہے کہ اوسوقت بھی اونکے اقرار اور قرآن کے احکام پر چلنے کو اونسے قبول کریگا
اور اونکے پچھلے گناہ معاف کریگا۔ اسلیے کہ هُوَ اَهْلُ التَّقْوٰى وَاَهْلُ الْمَغْفِرَةِ ۞ ع ١٦
وہ ہے جس سے ڈرنا چاہیے اور وہی ہے بخشنے کے لائق۔ یعنے اللہ تعالیٰ ہی لائق تقوے
کے ہے اوسی سے تقوی کرنا یعنے ڈرنا چاہیے اور وہی آمرزش اور کرم کرنے والا ہے
آدمی کتنا ہی گناہ کرے اور عمر بھر اوسکی نافرمانی مین رہے مگر جب تقوے کی راہ چلیگا اور
اوس سے ڈریگا تو وہ اوسکے سب گناہ بخشدیگا اور اوسکے رجوع ہونے کو قبول کریگا۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْقِيٰمَةِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ اَرْبَعُوْنَ اٰيَةً وَفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ قیامہ مکی ہے اسمین چالیس آیتین اور ایکسونناوے کلمے اور چھ سو دو حرف اور دو
رکوع ہین۔ اور اسکا نام سورۂ قیامہ اسوجہ سے ہے کہ اسمین قیامت کے آنے کو ایسی واضح
دلیلون سے بیان فرمایا ہے کہ جسکو ہر شخص خاص و عام سے ادنی غور و تامل کرنے سے
بخوبی سمجھ سکتا ہے۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو تین مرتبہ پڑھے
عذاب قبر سے بےخوف ہو۔ لَآ اُقْسِمُ بِيَوْمِ الْقِيٰمَةِ ۞ قسم نہین کھاتا ہون مین
قیامت کے دن کی وَلَآ اُقْسِمُ بِالنَّفْسِ اللَّوَّامَةِ ۞ اور قسم نہین کھاتا ہون
مین آدمی کے نفس ملامت کرنیوالے کی۔ قیامت کے واقع ہونے پر ایسا نفس جو قیامت کے
قائم ہونے کا سبب ہے۔ اسواسطے کہ آدمی اپنے نفس کی حقیقت سے بےخبر اور غافل ہے
یہ نہین جانتا کہ یہ نفس مجکو قیامت کے دن گرفتار کرائیگا اور برائیون کی سزا چکھنے کا سبب
یہی پڑیگا۔ اور مراد نفس لوامہ سے نفس متقیہ ہے جو نفس مقصرہ کو تقصیر عبادت اور طاعت
پر ملامت کرتا ہے یا وہ نفس ہے کہ اپنی تقصیر پر اپنے تئین ملامت کرتا ہے۔ اور حضرت

عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ قیامت کے دن ہر نفس لوامہ ہوگا اور اپنے
تئین ملامت کریگا۔ اسواسطے کہ اگر نیک ہو تو وہ اس بات سے اپنے تئین ملامت کریگا
کہ مین نے زیادہ نیکی کیون نکی اور اپنے وقتون کو بیکار کیون کھویا۔ اور اگر بد ہے تو اس بات
سے اپنے تئین ملامت کریگا کہ مین نے برائی کیون کی۔ اور سوا اسکے آدمی کے نفس مین پیدائشی
یہ بات ہے کہ ملامت کرتا رہتا ہے چاہے اچھا ہو یا برا۔ پس جب معلوم ہوگیا کہ قیامت مین حسرت
اور ندامت ضرور ہوگی تو اوس پر قسم کھانے کی احتیاج نہین رہی۔ اب اللہ تعالے اون شبہون کو
دور کرتا ہے جو قیامت کے آنے کے بارے مین کافرون کے دلون مین ہین۔ چنانچہ مفسرین نے
لکھا ہے کہ عدی بن ربیعہ جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے ہمسائے مین رہتا تھا اور آپکو بہت
تکلیف دیا کرتا تھا ایک دن آپکی خدمت مین حاضر ہوا اور کہنے لگا کہ تم ہمکو قیامت کے آنے سے
بہت ڈرایا کرتے ہو بھلا اوسکا کچھ حال تو بیان کرو۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کچھ مختصر حال
اوس سے بیان فرمایا کہ جتنے مردے ہین سب زندہ کیے اور اوٹھائے جائینگے اور جو کچھ
دنیا مین کیا ہے سب کا حساب دینا پڑیگا۔ یہ حال سنکے وہ کمبخت کہنے لگا کہ یہ بات تو ایسی ہے
کہ اگر مین اپنی آنکھ سے بھی دیکھون تو یقین نکرون اور سمجھون کہ یہ سب نظر بندی ہے اصل
مین کچھ بھی نہین۔ کیونکہ یہ بات ہرگز عقل مین نہین آتی کہ ہزارون برس کے مردون
کی ہڈیان اللہ تعالے جمع کرکے زندہ کریگا۔ پس اللہ تعالے نے اوسکے خیال فاسد کے
دور کرنے اور اوسکے بیجا دعوے کے رد کرنے کے واسطے ارشاد فرمایا **اَيَحْسَبُ الْاِنْسَانُ
اَنْ لَّنْ نَّجْمَعَ عِظَامَهٗ** ؀ کیا خیال رکھتا ہے آدمی کہ جمع نکرینگے ہم اوسکی ہڈیان یعنے
کیا انسان باوجود عقل و دانائی کے ایسا خیال کرتا ہے کہ ہم اوسکی پرانی بوسیدہ ہڈیان
دوبارہ زندگی دیکے روز قیامت مین جمع نکرینگے۔ **بَلٰى قٰدِرِيْنَ عَلٰٓى اَنْ نُّسَوِّيَ
بَنَانَهٗ** ؀ کیون نہین سکتے ہین ہم کہ ٹھیک کردین اوسکی پورین۔ یعنے ہم ضرور جمع کرینگے
آدمی کی بوسیدہ ہڈیون کو اور یہ بات ہماری قدرت کاملہ کے آگے کچھ حقیقت نہین رکھتی

ہم تو اس سے بھی زیادہ تعجب خیز چیزین کرینگے۔ اور ہر عضو اور گوشت و پوست اور شکستہ چور چور ہڈیون کو درست کرینگے۔ ہم قادر ہین اس بات پر کہ برابر اور درست کر دین اوسکی انگلیون کی پوروں کے جوڑے کو جو کہ نہایت لطیف و نازک ہے۔ اور جبکہ ہمنے ایسی نازک شی کو درست کر دیا تو بڑی بڑی ہڈیون کا جمع کرنا ہمارے آگے کیا مشکل ہے۔ پس معلوم ہوا کہ انسان جو قیامت کے ہونے اور مردون کے زندہ کرنے پر اللہ تعالےٰ کے قادر ہونے کو محال سمجھتا ہے اور ان باتون سے انکار کرتا ہے سو یہ انکار اس سبب نہین ہے کہ اسکی سمجھ مین یہ بات نہین آتی بَلْ يُرِيدُ الْإِنسَانُ لِيَفْجُرَ أَمَامَهُ ۝ بلکہ چاہتا ہے آدمی کہ ڈھٹائی کرے اوسکے سامنے۔ یعنے انسان چاہتا ہے کہ بیباک ہوکے بقیہ عمر کو فسق و فجور مین گذارے کیونکہ قیامت کا اقرار اور حساب و کتاب کا خوف دلمین رکھنا فسق و فجور مین بیباکی کرنے سے روکتا ہے۔ اور یہ فسق و فجور کی محبت کے باعث نہین چاہتا کہ قیامت کی بات سنے اور اوسمین فکر و غور کرے اور اسی خیال سے کہ کہین اوسکے عیش مین فتور نہ پڑے اس خطرے کو اپنے دل مین بھی آنے نہین دیتا۔ اور سینہ زوری کی راہ سے يَسْأَلُ أَيَّانَ يَوْمُ الْقِيَامَةِ ۝ پوچھتا ہے کب ہے دن قیامت کا۔ اسواسطے کہ جب تک تم اُسے بقید تاریخ نہ بتاؤگے ہم ہرگز یقین نکرینگے۔ پس یہ سوال سینہ زوری کی راہ سے ہے۔ قیامت کی سختیون کو دیکھکے سب بھول جائیگا اور مخلصی کی تدبیرین پوچھنے لگیگا۔ جیساکہ ارشاد ہوتا ہے فَإِذَا بَرِقَ الْبَصَرُ ۝ وَخَسَفَ الْقَمَرُ ۝ وَجُمِعَ الشَّمْسُ وَالْقَمَرُ ۝ پھر جب چوندھیانے لگین آنکھین اور گہنا جاوے چاند اور اکٹھے ہون سورج اور چاند یعنے جب چوندھیانے لگے آدمی کی بینائی جیسے دنیا مین بجلی کی چمک دیکھکے چوندھیا جاتی ہے حق تعالےٰ کے قہر کی تجلی سے اور بے نور کر دیا جاوے چاند اوسی تجلی کی روشنی کی شدت سے نہ گہن وغیرہ کے سبب سے جیساکہ دنیا مین ہوا کرتا ہے۔ اور جمع کیے جائینگے چاند اور سورج ایک جگہ پر اور دونون بے نور ہونگے باوجود اسکے کہ ایک جگہ ہونگے اور دنیا مین جتنے نور کے اسباب ہونگے سب خراب

ہوجاینگے اور انسان اپنے اعمال بد کے خوف اور آنکھونکے چوندھیانے سے حیران وششدر
ہوکے يَقُولُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ أَيْنَ الْمَفَرُّ ۝ کہے گا آدمی اوسدن کہان
جاؤن بھاگ کر۔ یعنے کہان ہے بھاگنے کی جگہ کہ وہان پہونچکے اس حیرت اور دہشت سے
نجات پاؤن اور دنیا مین جو پوچھا کرتا تھا کہ کب ہے قیامت یہ سوال اوسکا اولٹا ہو جائیگا
اور جب پناہ کی جگہ کوئی نپائیگا تو گھبرا کے ہذیان کے طور پر بار بار یہی کہیگا کہ اَيْنَ الْمَفَرُّ۔ تب
اوس سے کہا جائیگا كَلَّا لَا وَزَرَ ۝ کوئی نہین کہین نہین ہے بچاؤ۔ یعنے ایسا
سوال بیجا نکرا اور اس پوچھنے پاچھنے سے باز آ۔ کہین جائے پناہ تیرے لیے نہین بلکہ جس جگہ سے
تو بھاگتا ہے اوسی جگہ تجھے جانا ہوگا۔ إِلَىٰ رَبِّكَ يَوْمَئِذٍ الْمُسْتَقَرُّ ۝ تیرے
رب تک اوسدن جا ٹھہرنا۔ یعنے تیرے رب کے قہر کی تجلی کی طرف اوسدن جائے قرار
ہے اور ہر ایک کو وہان حاضر ہونا ہوگا چاہے خوشی سے جائے یا جبر سے۔ اور اسوقت مین او
ایک اور حیرت اور دہشت زیادہ کی جائیگی۔ يُنَبَّأُ الْإِنسَانُ يَوْمَئِذٍ بِمَا قَدَّمَ وَ
أَخَّرَ ۝ جتا وینگے انسان کو اوسدن جو آگے بھیجا اور پیچھے چھوڑا۔ یعنے خبر دی جائیگی آدمی
کو اوسدن اون عملون سے جو اوسنے آگے بھیجے اور جو اوسنے پیچھے چھوڑا اپنے اعمال و افعال
سے خواہ وہ نیک ہون یا بد اور ہر طرح سے اوسے اوسکے ہر فعل اور ہر قول پر مطلع کرینگے
تاکہ اوسکے موافق سزا دین۔ اگرچہ اوسکو اوسکے عملون پر آگاہ کرنے کی ضرورت نہین بَلِ
الْإِنسَانُ عَلَىٰ نَفْسِهِ بَصِيرَةٌ ۝ بلکہ آدمی اپنے واسطے آپ سوجھ ہے
یعنے آدمی خود بخود اپنے عملون پر مطلع اور خبردار ہو جائیگا کیونکہ ایک تو اوسکے کیے ہوئے
عملون کی شکلین اوسکے نفس مین ثابت اور راسخ ہین دوسرے اس عالم مین اوسکی دریافت
اور بھی قوی اور صاف ہو جائیگی اس سبب سے بخوبی اپنے سب عملون کی شکلون کو دریافت
کریگا غور و تامل کی بھی حاجت نرہیگی۔ اور وہ شکلین خود بخود ظہور کرینگی بلکہ اعضا کی صورت
ہو جائینگی۔ بعضون کے چہرے سیاہ ہو جائینگے اور بعضے چہرے کی رونق اور سرخروئی

پیدا کرینگے جیسے وضو کرنے والے کہ اونکے چہرے اور ہاتھ پانوں روشن اور چمکتے ہونگے
اور خیانت کرنے والون نے جس شی کی خیانت کی ہوگی وہ اونکی گردن اور کندھے پر لدی ہوگی
اور شہید خون سے رنگین ہونگے اور زانیوں کی شرمگاہ سے پیپ بہتی ہوگی اسیطرح سے ہر ہر عضو
جس سے جو گناہ ہوا ہے وہ خود گواہی دیگا اور خود بولیگا۔ پھر سواے اقرار کے آدمی کا کچھ بس
نہ چلیگا وَلَوْ اَلْقٰى مَعَاذِيْرَهٗ ۝ اگرچہ بیان کریگا اپنے عذرونکو۔ اور بہت حیلے بہانے
کریگا۔ حدیث شریف مین ہے کہ قیامت کے دن اپنے اپنے اعمال پر خبردار ہونا تین مرتبہ ہوگا
پہلے ہر ایک کے اعمال نامے پڑھ کے فرشتے اونکے ہاتھون مین دینگے اور کہین گے کہ پڑھ اپنی
کتاب تو آپ کافی ہے اپنی جان کے واسطے آجکے دن اپنے اوپر حساب لینے والا۔ اوسوقت
آدمی اپنے برے کامون سے انکار کرینگے اور کہین گے کہ ہمنے یہ کام نہین کیے بلکہ ہمپر جھوٹ
لکھ لیا ہے۔ پھر دوسری مرتبہ آسمان وزمین اور دن اور رات اور اونکے تمام عضو اون کامون
پر گواہی دینگے اور اونسے کہین گے کہ تمنے یہ کام کیے ہین اوسوقت یہ اقرار کرینگے اور کہین گے
کہ ہان یہ کام ہمسے ہوئے مگر ہر کام پر ایک عذر اور حیلہ بیان کرینگے کہ فلان کام اس سبب سے
ہوا اور فلان اس باعث سے۔ اور یہ سب عذر وحیلے اونکے جہالت اور نادانی سے ہونگے۔
اور جب اونکے عذر وحیلے بھی نامسموع ہونگے۔ پھر تیسری مرتبہ حکم ہوگا کہ انمین سے ہر ایک شخص کو
اوسکا اعمال نامہ اگر اچھا ہے تو داہنے ہاتھ مین ورنہ بائین ہاتھ مین دیکے اونکے ٹھکانون پر
پونہچادو۔ تب فرشتے نیکون کے اعمالنامے اونکے داہنے ہاتھ مین دیکے موقف کی داہنی طرف
جدہر بہشت کا راستہ ہے روانہ کرینگے۔ اور بدونکو بائین ہاتھ مین اعمال نامہ دیکے موقف
کی بائین طرف جدہر دوزخ کا راستہ ہے مار مار کے اور گردنون مین ہاتھ دیکے ہانکینگے اور
بعضون کو طوق وزنجیر مین جکڑ کے لیجائین گے اور بعضون کو منہ کے بل گھسیٹتے ہوئے۔
اب حق تعالے اپنے حبیب سے بات مین بات نکل آنے کے طور پر فرماتا ہے کہ اگرچہ تمکو قرآن
شریف سیکھنے کا نہایت شوق ہے اور تم اوسے سنتے ہی پڑھنے لگتے ہو تا کہ بھول نجاو لیکن تمکو چاہیے

لَا تُحَرِّكْ بِهٖ لِسَانَكَ لِتَعْجَلَ بِهٖ ○ نہ چلا تو اوسکے پڑھنے پر اپنی زبان کہ شتاب اسکو سیکھ لے۔ یعنے نہ ہلاؤ تم اپنی زبان قرآن کے پڑھنے مین اوسوقت کہ جبرئیل علیہ السلام پڑھتے ہین اس خیال سے کہ شائد بعضے الفاظ تمہارے ذہن سے جاتے رہین اور جبرئیل علیہ السلام ایک مرتبہ پڑھکے چلے جائین اور تم اوسے بھول جاؤ۔ اور اس ممانعت کا باعث یہ ہے کہ سبق سننے مین ایسی جلدی کرنا کہ خود بھی پڑھنے لگے سبق کے سننے مین خلل انداز ہوتا ہے کیونکہ دل دو طرف متوجہ ہوجاتا ہے۔ پس تم بھولجانے کے خوف کو دل سے دور کرو اور اطمینان رکھو کہ اِنَّ عَلَيْنَا جَمْعَهٗ وَقُرْاٰنَهٗ ○ وہ تو ہمارا ذمہ ہے اوسکو جمع رکھنا اور پڑھنا۔ یعنے بیشک اوس تمام سبق کا تمہارے سینے مین جمع کرنا اور اول سے آخر تک تمہاری زبان سے پڑھنا ہمارا ذمہ ہے فَاِذَا قَرَاْنٰهُ فَاتَّبِعْ قُرْاٰنَهٗ ○ پس جب پڑھنے لگین تو ساتھ رہ اوسکے پڑھنے کے۔ یعنے جب ہم پڑھنے لگین اوسکو جبرئیلؑ کی زبان سے تو تم اوسکی پیروی کرو اور چپکے بیٹھے سنا کرو۔ پھر جب وہ پڑھ چکین تو تم اوسی طور سے مخارج اور شد و مد کی رعایت سے پڑھنا شروع کرو۔ تاکہ جبرئیل کے سننے کے سبب سے تمہارا سبق پختہ ہوجاوے۔ اور اوسکے معانی اور تفسیر بھی جبرئیل علیہ السلام کے پڑھنے کے وقت تم نہ پوچھا کرو کیونکہ ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا بَيَانَهٗ ○ پھر مقرر ہمارا ذمہ ہے اوسکو کھول بتانا۔ یعنے قرآن پاک کی لفظون کی تعلیم کے بعد اوسکے مضمون کا بیان کرنا بھی ہمارے ذمہ ہے كَلَّا کوئی نہین۔ یعنے ایسی عجلت کرنا نچاہیے اور یہ بات صرف تم ہی مین نہین ہے بَلْ تُحِبُّوْنَ الْعَاجِلَةَ ○ بلکہ تم سب آدمی دوست رکھتے ہو جلدی والے نفعے کو۔ جو جلد حاصل ہو۔ کیونکہ مقتضائے خلقت بشری یہی ہے اور انسان دنیا کی محبت مین آخرت سے غافل رہتا ہے اور اوسکے منافع نہین سمجھتا وَتَذَرُوْنَ الْاٰخِرَةَ ○ اور چھوڑتے ہو آخرت کو۔ کہ اوسکی فکر کچھ بھی نہین کرتے اور اوسے دور سمجھتے ہو اور دنیا کی محبت مین جو سب برائیونکی اصل ہے سبب غافل ہو اور سمجھتے نہین کہ آخرت کا فائدہ اور نقصان دنیا کے فائدے اور نقصے سے ہزارون درجے بڑھ کے ہے۔

بہاتنا ہے کہ اون دونون مین کچھ نسبت نہین اسلیے کہ وُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍ نَّاضِرَةٌ ۝ کتنے
مُنہ اوسدن تازے ہین۔ یعنے بہت سے چہرے اوسدن تروتازہ روشن اور چمکتے ہونگے
اور اونکے نیک اعتقادون کا نور اور اچھے عملون کی روشنی اونکے چہرون پر ظاہر ہوگی اور اوس
نور کی قوت سے جو اونکی آنکھون کی روشنی بڑہائیگا۔ اِلٰى رَبِّهَا نَاظِرَةٌ ۝ اپنے
رب کی طرف دیکھتے ہونگے۔ یعنے اپنے پروردگار کے نور کی تجلی کی طرف نظر کرنے اور لذت
پانے والے ہونگے۔ اور اونکی آنکھ اس تجلی کے دیکھنے سے نہ چوندھیائیگی اور نہ خوفناک ہوگی
وَوُجُوْهٌ يَّوْمَئِذٍۢ بَاسِرَةٌ ۝ اور کتنے مُنہ اوسدن اوداس ہین۔ یعنے بہت سے
چہرے اوسدن اوداس اور پریشان ہونگے اور اونکے دلمین رنج وغم بھرا ہوگا۔ تَظُنُّ
اَنْ يُّفْعَلَ بِهَا فَاقِرَةٌ ۝ یقین رکھتے ہونگے کہ اونپر وہ ہووے جس سے کمر ٹوٹے
پس اس خیال سے اونکے حواس بجا نہونگے اور اپنے کفر وانکار کی شامت سے پروردگار عالم
کے نور کی تجلی سے بہرہ مند نہونگے۔ اور اس کا باعث یہی ہوگا کہ دنیا کی محبت مین مبتلا رہتے
تھے اور عقبیٰ کو دور سمجھتے تھے۔ حق تعالےٰ فرماتا ہے كَلَّا۔ ہرگز نہین۔ ایسا کہ آخرت کو
دور سمجھو کیونکہ آخرت اوس سفر کا نام ہے جسمین روح کو اپنے پروردگار کی طرف جانا ہے
ابتدا اسکی موت ہے اور انتہا قیامت۔ اور اس سفر کی ابتدا دنیا کی زندگی سے ملی ہوئی
ہے جسوقت یہان سے قدم اوٹھایا بس وہان رکھا پس حقیقت مین آخرت کا شروع اوسوقت
سے ہے کہ اِذَا بَلَغَتِ التَّرَاقِيَ ۝ جسوقت جان پونہچے ہانس تک۔ یعنے
جسوقت آدمی کی جان اوسکے سینے کی ہڈیون مین جو گردن کے متصل ہین پہونچتی ہے
جسکو سکرات کا وقت کہتے ہین اور روح حیوانی اپنے ٹھکانے یعنے دل سے باہر نکلتی ہے
اور اپنے بیگانے سب اوسکی زندگی سے مایوس ہو جاتے ہین۔ وَقِيْلَ مَنْ ۜ رَاقٍ ۝
اور کہا جاتا ہے کون ہے جھاڑنے والا۔ کہ اس بے ٹھکانے روح کو اپنے ٹھکانے پر لالے۔
وَّظَنَّ اَنَّهُ الْفِرَاقُ ۝ اور وہ اٹکلا کہ اب آیا وقت جدائی کا۔ یعنے گمان کرتا ہے

وہ شخص جو حالت نزع مین ہوتا ہے کہ یہ وقت اہل وعیال مال واسباب گھر بار سے جدا ہونے کا ہے۔ اور ایسے وقت مین بھی بسبب غلبہ محبت دنیا کے اوسے یقین نہین ہوتا بلکہ گمان غالب ہوتا ہے وَالْتَفَّتِ السَّاقُ بِالسَّاقِ ۙ اور لپٹ گئی پنڈلی پر پنڈلی۔ یعنے اوس مردے کی ایک پنڈلی دوسری پنڈلی سے لپٹ گئی اسواسطے کہ نیچے کے جسم سے روح کا اثر بالکل منقطع ہوچکا۔ پنڈلیون کا ہلانا اور ایک کو دوسرے سے جدا کرنا اوسکے اختیار مین نرہا۔ اِلٰى رَبِّكَ يَوْمَئِذِ ۣالْمَسَاقُ ؕ تیرے رب کی طرف ہے
ع ۱۷
اوسدن کھینچ جانا۔ جیسے بھاگے ہوئے کو اوسکے خاوند کے پیادے کھینچ لیجاتے ہین۔ مگر افسوس کہ انسان اوسدن سے اور اوسکی زادراہ سے بالکل غافل ہے فَلَا صَدَّقَ وَلَا صَلّٰى ۙ پھر نہ یقین لایا اور نہ نماز پڑھی۔ یعنے سچ نجانا قرآن کی آیتون کو اور اللہ کے رسولون کو کہ اعتقاد درست اپنے ساتھ لیجاتا اور قرآن و پیغمبر اوسکے شفیع ہوتے۔ اور نہ نماز پڑھی جسکی بارگاہ رب العالمین مین سب سے پہلے پرسش ہوگی۔ اور جو کفر و ایمان مین فرق کرنے والی ہے اور باعث توجہ الی اللہ ہے۔ بلکہ اوسنے ترک عبادت ہی پر اکتفا نہ کیا۔ وَلٰكِنْ كَذَّبَ وَتَوَلّٰى ۙ پر جھٹلایا اور منہ موڑا۔ یعنے قرآن کی آیتون اور اللہ کے رسولون کو سچ جاننے کے عوض مین جھٹلایا اور اللہ تعالےٰ کی طرف متوجہ ہونے سے منہ پھیرا۔ ثُمَّ ذَهَبَ اِلٰۤى اَهْلِهٖ يَتَمَطّٰى ؕ پھر گیا اپنے گھر کو اکڑتا۔ اور اینٹھتا گویا پیغمبر اور قرآن کو جھٹلا کے اور نماز چھوڑ کے حق تعالےٰ سے لڑائی اور مقابلہ کر کے جیت آیا۔ اور اپنی قوت بازو پر پھول گیا۔ پس ایسے بدکردار کے لیے مرنے کے بعد ضرور کہا جائیگا کہ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ۙ ثُمَّ اَوْلٰى لَكَ فَاَوْلٰى ؕ خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو۔ پھر قیامت کے دن خرابی ہوجیو تیری پھر خرابی ہوجیو۔ یہ دونون خرابیان قہر و غضب کے عالم مین اسکے لیے قرآن کو سچ نجاننے اور نماز چھوڑنے اور رسول کے جھٹلانے اور اللہ تعالےٰ کے احکام سے منہ پھیرنے کے باعث سے ہونگی۔ لکھا ہے کہ بعد نزول

اس آیت شریف کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ابوجہل کو بطحا سے مکہ مین دیکھا اور
چونکہ یہ آیت اوسی کی برائی کے بارے مین نازل ہوئی تھی آپنے اوسکا دامن پکڑ کے
فرمایا کہ اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى ثُمَّ اَوۡلٰى لَكَ فَاَوۡلٰى۔ اوسنے کہا کہ کیا تم مجھے ڈراتے ہو۔ اور جب
یہان ہوچکا کہ آدمی قیامت اور موت سے ایسا غافل ہے کہ خبردار کرنے سے بھی ہوشیار
نہین ہوتا تو اب اوس سے بطور جھڑکی اور تنبیہ کے پوچھتے ہین کہ تجھے اسقدر غفلت
کس سبب ہے۔ اَيَحۡسَبُ الۡاِنۡسَانُ اَنۡ يُّتۡرَكَ سُدًى ؕ کیا خیال کرتا ہے
آدمی کہ چھوٹا رہیگا بے قید۔ یعنے کیا گمان کرتا ہے آدمی کہ چھوڑ دیا جائیگا جانورون کیطرح
کہ جو چاہتے ہین کرتے ہین اور نہ اونسے کچھ پرسش ہوگی قیامت مین مرنے کے بعد۔ تو یہ گمان
اسکا سراسر غلط ہے کیونکہ خلقت مین یہ مکلف ٹھیرا اور مکلف کے لیے ہر چیز کی جزا اور پرسش
ضرور ہے۔ رہا یہ امر کہ یہ پرسش مرنے کے بعد مدت مدید گذر کے زندہ کرنے پر موقوف ہے
تو یہ کچھ تردد اور انکار کی جگہ نہین ایسلیے کہ اسکا سچ ہونا ادنی غور و تامل سے معلوم ہوسکتا ہے
اَلَمۡ يَكُ نُطۡفَةً مِّنۡ مَّنِىٍّ يُّمۡنٰى ۙ بھلا نہ تھا ایک بوند منی کی جو ٹپکی۔ یعنے
کیا نہ تھا آدمی اپنے باپ کی پیٹھ مین ایک ذرا سا منی کے پانی کا قطرہ جو چوتھے ہضم کا
فضلہ ہے۔ اور وہ بھی ایسا کہ جس جسم مین پیدا ہوا ہے اوسمین نہین رہتا۔ بلکہ جماع کی حرکت
سے ٹپکایا جاتا ہے۔ اور طبیعت اوسکی پرورش اور تدبیر سے بوجہ علیحدہ ہونے کے دستبردار
ہوجاتی ہے۔ ثُمَّ كَانَ عَلَقَةً فَخَلَقَ فَسَوّٰى ۙ پھر تھا لہو کی پھٹکی پھر اوسنے
بنایا اور ٹھیک کر اوٹھایا۔ یعنے پھر ہوا وہ ٹپکا ہوا پانی لہو کی پھٹکی سو وہ بھی حیات کی قابلیت
نہین رکھتی۔ پھر پیدا کیا اوسے اللہ تعالے نے اگرچہ زندگی کی استعداد اوسمین نہ تھی پھر اوسے
برابر مزاج کا معتدل کردیا اور اوسکی صورت درست کرکے اوسمین روح ڈالی فَجَعَلَ مِنۡهُ
الزَّوۡجَيۡنِ الذَّكَرَ وَالۡاُنۡثٰى ؕ پھر کیا اوسمین جوڑہ نر اور مادہ۔ یعنے آدمی
کی جنس سے دو قسمین کین نر اور مادہ کہ ہر ایک کی صورت اور اعضا اور صفتین جدا جدا ہین

اور ایک کا کام دوسرے سے ممکن نہین مردون کے کام عورتون سے نہین ہوسکتے اور عورتون
کے کام مردون سے - پس حق تعالےٰ نے یہ تدبیر عجیب دنیا کے آباد کرنے کے لیے کی تاکہ عورتین
خانگی امورات کو انجام دین اور مرد روزی کی تلاش اور تمام کامون کا سرانجام کرین -
أَلَيْسَ ذَٰلِكَ بِقَادِرٍ عَلَىٰ أَن يُحْيِيَ الْمَوْتَىٰ ۝ کیا ایسا شخص نہین سکتا ہے ع ۲ ۱۸
کہ جلاوے مردے سینے کیا ایسا خالق زبردست جسنے دنیا کی آبادی کے واسطے انسانکو
اس قسم کا پیدا کیا نہین ہے قادر اس بات پر کہ مُردون کو زندہ کرے آخرت کی تعمیر اور اُس
جہان کی آبادی کے لیے اور اس جہان کی زندگی مین بھی لوگونکو مختلف کرے کسی کو کامل اور
کسی کو ناقص - کسی کو قابل دوزخ اور کسیکو لائق بہشت - حدیث مین آیا ہے کہ حضرت رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم جب اس آیت شریف کی تلاوت کرتے تھے تو بعد اسکے فرماتے تھے
سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبَلَىٰ - پس سنت ہے کہ جو کوئی یہ آیت پڑھے تو اسکے بعد یہ دعا ضرور پڑھے
خواہ نماز مین ہو یا قرارت علحدہ مین - لیکن آواز بدل کے اسطور سے پڑھے کہ عام لوگین
کو قرآن شریف کی آیت ہونے کا شبہ نہ ہے - اور جو نماز مین ہو تو آہستہ سے اس دعا کو پڑھے

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ الدھر مکیۃ وھی احدی وثلثون ایۃ وّ رکوعان

سورۂ دہر مکی ہے اسمین اکتیس ۳۱ آیتین اور دو سو بیالیس ۲۴۲ کلمے اور ایک ہزار چار سو ۱۴۰۰ حرف اور
دو رکوع ہین - اور اسکا نام سورۂ دہر اس باعث سے ہے کہ اسکے اول مین دہر کے عقیدے
کو باطل کیا ہے - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ پچھتر بار اس سورت کا پڑھنا حصول مقصد کے
لیے کافی ہے چنانچہ حدیث سے ثابت ہے کہ محتاجین امت کے لیے سورۂ دہر کافی ہے
اور جو کوئی جمعے کے روز سات باریہ سورت پڑھے تکبر اور رشک اور ریا سے محفوظ رہے اور جنت
اوسکا مقام ہو - اور جو کوئی بعد نماز کے پچھتر بار اسے پڑھے اوسکی مرادین حاصل ہون -

هَلْ اَتٰی عَلَی الْاِنْسَانِ حِیْنٌ مِّنَ الدَّهْرِ لَمْ یَكُنْ شَیْئًا مَّذْكُوْرًا

کبھی ہوا ہے انسان پر ایک وقت زمانے مین جو نہ تھا وہ کچھہ چیز۔ کہ تکرار مین آتی - یعنے نوع انسان کا عالم مین وجود نہ تھا بلکہ نام و نشان بھی ذہن مین اور فرشتون اور جنونکی زبان پر بھی نہ تھا - پس ظاہر ہے کہ اسکی پیدایش کسی زمانے کی خواہش سے نہین ہے بلکہ ایسے پروردگار عالم نے بنایا ہے - اور اگر زمانے کی خواہش سے اسکی پیدایش ہوتی تو اس نوع کے تولد اور انقطاع کے بعد لوگ اسکو پہر یاد کرتے کہ فلان زمانے مین یہ نوع ظاہر ہوکے منقطع ہوگئی تھی - اور جن اور فرشتے تو ضرور اس نوع کا نام و نشان جانتے ہوتے مگر چونکہ یہ کچھہ بھی نہین صرف دہریون کا خیال باطل ہے تو معلوم ہوگیا کہ انسان کو نیستی کے پردے سے باہر نکال کے تخت ظہور پر جلوہ گر کرنے والا پروردگار عالم ہے اور اوسی کی قدرت کاملہ نے اسکے دل کو آئینۂ مصفٰے کیا ہے تاکہ غیب کی شعاعون کا عکس اسمین پڑے اور یہ خلافت کبرٰی کے لایق ہو - اور فرماتا ہے خداوند عالم کہ اگر انسان اپنی نوع کی ابتداے خلقت سے خبر نہین رکھتا کہ کس کس عالم کی تسخیر کے واسطے اسے پیدا کیا ہے تو اسقدر تو ظاہر اور کھلا ہوا ہے کہ اِنَّا خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ مِنْ نُّطْفَةٍ اَمْشَاجٍ ق ہمنے بنایا آدمی ایک بوند کے لچھے سے - یعنے بیشک پیدا کیا ہمنے انسان کو جسکی پیدایش تم دیکھتے ہو باپ مان کے نطفے سے جو مرکب ہر اور تمام موالید ثلاثہ سے ملکے بنا ہے - اسلیے کہ نطفہ غذا سے ہوتا ہے اور غذا مثل غلہ گوشت دودھ گھی نمک وغیرہ کے زمین یا پہاڑ سے پیدا ہوتی ہے - اور یہ سب چیزین جمع ہوکے انسان کے تمام اعضا مین ہضم کے مرتبے طی کرکے پہونچتی ہین اور کارخانۂ پیدایش کے موکل ہر ہر عضو سے اونکا خلاصہ کھینچ کے اوسے نطفہ کر دیتے ہین - پس گویا یہ سب نباتات اور حیوانات مختلف الطبائع اس انسان مرکب کے مفردات ہین - اور چونکہ خلاصہ غذا کا تمام اعضا مین سیر کرتا ہے تو ہر عضو کی نوع اسمین اثر کرتی ہے - اور یہ تمام موالید کا اشرف مجموعہ بے فائدہ اور بیکار نہین پیدا کیا ہے

بلکہ بڑا فائدہ اوسکے پیدا کرنے سے منظور ہے اور وہ یہ ہے کہ نَّبۡتَلِيۡهِ کہ آزماتے
ہین ہم اوسکو۔ اسطور سے کہ اوسکو اختیار اور شعور دیکے نیک کام کا حکم کرتے ہین اور برے
کام سے روکتے ہین تاکہ دوسری مخلوق دیکھے کہ یہ شخص اپنے اختیار سے کیا کام کرتا ہے
پھر اگر حکم کے موافق چلا تو انعام و ثواب کا مستحق ہو ورنہ ذلت اور عذاب کا۔ اور چونکہ یہ کام اوس
سے لینا مقصود تھا تو اوسے دیکھنے سننے سمجھنے بوجھنے کے اسباب بھی دینے ضرور ہوئے
فَجَعَلۡنٰهُ سَمِيۡعًۢا بَصِيۡرًا ۝ پھر کردیا اوسکو سنتا دیکھتا۔ یعنے انسان کو شنوائی
اور بینائی مین اسقدر وسعت دی کہ دوسرے حیوانات اسکے مقابلے مین گویا اندھے اور
بہرے ہین۔ اور یہ اسقدر تیز فہم اور باریک بین ہے کہ مخلوق کی آواز کے ساتھ حرفون اور
لفظون کے مخرجون کے دقیقون کو بھی سنتا ہے اور اون لفظون کے معنے بھی سمجھتا ہے
اور ہر چیز کی روشنی اور رنگ دیکھتے ہی اوسکے درجون اور دقیقون کو دریافت کرلیتا ہے
اور گذشتہ لوگون کے علوم سے فائدہ حاصل کرتا اور اون لوگون کے احوال سے جو اس سے
ہزارہا برس پہلے گذرے ہین خبردار ہوتا ہے اور عجب طرح کے استنباط اس سے ہوتے
ہین۔ اور انہین اسباب سے اسکا مرتبہ اسقدر بلند ہوا کہ جناب رب العالمین کا مخاطب ہوا
اور اللہ جل شانہ کی ہمکلامی کے خلعت سے سرفرازی پائی۔ پھر اللہ جل شانہ نے صرف
اسیقدر سرفرازی پر اکتفا نہین کیا بلکہ ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّا هَدَيۡنٰهُ السَّبِيۡلَ
ہمنے اوسکو سجھائی راہ۔ اپنی معرفت کی اور اپنا شکر ادا کرنے کے طریقے بتائے اور اسکی
راہنمائی کے لیے اپنے پیغمبر بھیجے اور ایسی کتابین نازل کین جنکے دلائل واضح ہین
اور رسولون نے اونکی توضیح کرکے ان سب کو صاف بتادیا تاکہ بلا دقت تجسس و تلاش کے
ہماری عبادت اور معرفت مین مصروف ہون اور ہمارا شکر ادا کرین۔ مگر باوجود اسقدر نعمتون
کے یہ مخلوق ایک راہ نہ چلی بلکہ اِمَّا شَاكِرًا وَّاِمَّا كَفُوۡرًا ۝ یا حق مانتا ہے
یا ناشکر ہے۔ یعنے یا تو شکر ادا کرنے والے ہین ہماری خلقت اور ہدایت کی نعمت کے

اور یا ناشکر ناحق شناس کفران نعمت کرنے والے کہ اس راہ کو قبول ہی نہین کرتے بلکہ
اسکے باطل کرنے کے لیے وہمی شبہے اور شیطانی وسوسے مقابلے مین لاتے ہین اور
ہماری دی ہوئی شنوائی اور بینائی کو ہماری مخالفت اور عناد مین صرف کرتے ہین اسلیے
اِنَّآ اَعْتَدْنَا لِلْكٰفِرِيْنَ سَلٰسِلَا۟ وَاَغْلٰلًا وَّسَعِيْرًا ○ ہمنے رکھی ہین
ناشکرون کے واسطے زنجیرین اور طوق اور آگ دہکتی۔ یعنے ہمنے طیار کر رکھی ہین نعمت
ہدایت کے ناشکرون کے لیے علائق دنیاوی کی زنجیرین تاکہ دنیا کی زندگی مین اونھین
زنجیرون مین جکڑے رہین اور معرفت وعبادت کی راہ ہرگز نہ چل سکین۔ اور طیار کیے
ہین اونکے لیے بھاری طوق جو اونکی گردنون مین ہونگے تاکہ سر نہ اوٹھا سکین اور راہ
معرفت وعبادت کی طرف التفات نکر سکین۔ اور انکے لیے ہے سوزش اور جلن سینے
کی اپنا مطلب نہ حاصل ہونے کے رنج کے باعث سے تاکہ جبتک دنیا مین رہین اسی
جلن اور سوزش مین جلتے رہین اور یہ وہی سوزش ہے جو قیامت کے دن دوزخ مین آگ
کی صورت بنکے انکے اندر اور باہر کو جلائیگی۔ پس اگر کوئی خیال کرے کہ علائق دنیاوی کی
زنجیرین اور طوق اور عدم حصول مطلب سے سوزش اور سینے کی جلن دنیا کی زندگی کے
لوازمات سے ہے پھر ان چیزون کی تخصیص ناشکرون کے لیے ہونے کا کیا باعث ہے
تو اوسکا جواب یہ ہے کہ اگرچہ شاکرون کو بھی ان امور کے اسباب دنیا کی پیدایش کے
تقاضے سے پیش آئینگے لیکن ان زنجیرون کی گرفتاری اور طوق کا پہننا اور سوزش حاصل
نہوگی۔ اسلیے کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ يَشْرَبُوْنَ مِنْ كَاْسٍ كَانَ مِزَاجُهَا كَافُوْرًا ○
البتہ نیک لوگ پیالے پیتے ہین جسکی ملونی ہے کافور یعنے بیشک نیک کار لوگ جو کبھی اپنے
مقدور بھر کسیکا حق تلف نہین کرتے اور حق تعالی کی فرمانبرداری کا قصد کرتے ہین جبتک
دنیا مین زندہ ہین پیتے ہین ایک دو قطرے اوس پیالے سے جو محبت الٰہی کی شراب
اور اوسکی درگاہ کی حضوری کے شوق سے بھرا ہوا ہے ستر ہون کے ہاتھ سے اور اس

ایک دو قطرے کے پینے کے باعث سے اونکو ایسی بیخودی حاصل ہوتی ہے کہ دنیاوی علاقون کیطرف التفات باقی نہین رہتی۔ اور اس اثر کے ہمیشہ باقی رہنے کے لیے اوسمین کافور کی ملونی ہوگی جو مقوی روح اور مفرح قلب اور خوشبودار ہے۔ لیکن یہ کافور دنیا کا کافور نہین جسکی تاثیر صرف ظاہر اعضا اور ارواح مین ہو بلکہ مراد اس کافور سے عَيْنًا يَّشْرَبُ بِهَا عِبَادُ اللّٰهِ ایک چشمہ ہے جس سے پیتے ہین بندے اللہ کے۔ یعنے عالم روحانی مین ایک چشمہ ہے کہ اوسکا پانی نفسانی قوتون مین تاثیر کرتا ہے پئین گے اپنے پیالے بھرکے جنمین اوس چشمے کے پانی کی ملونی ہوگی اللہ کے خاص بندے جو اپنے ہر کام مین نظر بخدا رکھتے تھے اور او سیکی رضامندی چاہتے تھے اپنے عملون پر اونہین اعتماد نہ تھا۔ يُفَجِّرُوْنَهَا تَفْجِيْرًا۝ چلاتے ہین وہ اوسکی نالیان۔ یعنے جاری کرتے ہین اون چشمون کو اپنے ہر عمل مین اور ہر قوت کے پیدا کرنے مین اوس چشمے کے پانی کا اثر کھینچ لے جاتے ہین اور دنیاوی علاقون سے اونکے دل اسقدر سرد ہوئے ہین کہ اپنے نیک عملون پر بھی اطمینان نہین رکھتے بلکہ اونکی نامقبولی کا خوف و ہراس درگاہ خدا مین اسقدر اونکے دلمین بیٹھ گیا ہے کہ کسیوقت یہ خیال اونسے علحدہ نہین ہوتا۔ چنانچہ یہ بات اونکے اس حال پر گواہ ہے کہ يُوْفُوْنَ بِالنَّذْرِ۔ پوری کرتے ہین منت۔ یعنے نذر و نیاز عبادت نفل اور وظیفہ یا صدقہ و خیرات وغیرہ مین سے جو کچھ اپنے ذمے لازم کر لیتے ہین اوسے بخوبی ادا کرتے ہین۔ پھر جب اپنی لازم کی ہوئی چیزون مین اونکا یہ حال ہے تو وہ چیزین جو حق تعالی کیطرف سے اونپر واجب ہین بطریق اولی ادا کی ہونگی اور وہ لوگ باوجود اسقدر مستعد اور مستقیم ہونے کے ہمیشہ خائف اور ترسان رہتے ہین۔ وَيَخَافُوْنَ يَوْمًا كَانَ شَرُّهٗ مُسْتَطِيْرًا۝ اور ڈرتے ہین اوس دن سے کہ اوسکی برائی پھیل پڑیگی۔ یعنے ڈرتے ہین روز قیامت سے جو بڑے خوف کا دن ہے اور جسکا خوف و شر تمام مخلوقات پر غالب ہوگا۔ اور یہ اثر ہے اوس بیخودی کا جو اونہون نے محبت الٰہی کی شراب پینے سے حاصل کی ہے وَيُطْعِمُوْنَ الطَّعَامَ عَلٰى حُبِّهٖ مِسْكِيْنًا

وَيَتِيمًا وَّاَسِيْرًا ۝ اور کھلاتے ہین کھانا اوسکی محبت پر محتاج کو اور بن باپ کے لڑکے کو اور قیدی کو۔ یعنے یتیم اور مسکین اور قیدیون کو کھانا کھلاتے ہین باوجود محبت اور خواہش طعام کے کہ خود بھوکے ہین اور آپ نہین کھاتے۔ لکھا ہے کہ ایکدن حضرت رسول اللہ صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت علی مرتضے کرم اللہ وجہہ کے گھر مین تشریف لائے حسنین علیہما السلام بیمار تھے آپنے فرمایا کہ کچھ اللہ کی نذر مانو کہ انکو شفا ہو۔ اونھون نے تین روزے مانے حق تعالے نے شفا عنایت کی جب روزہ رکھا اور افطار کے واسطے کھانا طیار کیا چاہتے تھے کہ افطار کرین کہ اتنے مین ایک سائل نے دروازے پر آکر سوال کیا اور اونھون نے وہ کھانا سب اوسے دیدیا خود نہ چکھا بلکہ پانی سے افطار کیا اور دوسرے اور تیسرے روزے مین بھی یہی کیفیت ہوئی کہ سائل نے وقت افطار سوال کیا اور سب کھانا اوسے دیدیا آپ پانی سے افطار کیا پس اس سے نذر کے پورا کرنے اور مسکینون کے کھلانے کا حال بخوبی ظاہر ہے۔ اور یہ لوگ باوجود اسطرح کھانا کھلانے کے اسپر اعتماد نہین کرتے بلکہ ڈرتے ہین کہ اگر ہمین مسکین یا یتیم یا قیدی نے اس کھانے کے سبب سے ہماری تعریف یا تعظیم کی اور اوس سے ہمارا نفس خوش ہوا تو ہمارے اس عمل مین بھی طبیعت کی تاریکی ملجادیگی اور اسی لیے کھانا کھلاتے وقت صاف کہدیتے ہین کہ اِنَّمَا نُطْعِمُكُمْ لِوَجْهِ اللّٰهِ۔ ہم جو تمکو کھلاتے ہین نرا اللہ کا منہ چاہنے کو یعنے بیشک سوا اسکے اور کوئی بات نہین کہ ہم کھلاتے ہین تمکو صرف حق تعالے کی خوشنودی اور رضامندی حاصل کرنے کے لیے لَا نُرِيْدُ مِنْكُمْ جَزَآءً وَّلَا شُكُوْرًا ۝ نہ تمسے ہم چاہین بدلا اور نہ چاہین شکر گذاری۔ یعنے ہم تمسے کچھ بدلا نہین چاہتے کہ کھانا کھاکے تم ہماری تعظیم و تکریم کرو یا ہمین دعائین دو اور نہ ہم تمسے شکر گذاری چاہتے ہین کہ لوگون کے سامنے ہماری تعریف کرو اور کہو کہ فلانے نے ہمکو ایسا کھانا کھلایا اور ہمپر ایسا احسان کیا۔ کیونکہ اِنَّا نَخَافُ مِنْ رَّبِّنَا يَوْمًا عَبُوْسًا قَمْطَرِيْرًا ۝ ہم ڈرتے ہین اپنے رب سے ایکدن اوداس کی سختی سے۔ یعنے بیشک ہم ڈرتے ہین اپنے پروردگار سے اوسدن کی سختی سے

جسدن بالکل ادواسی چھائی ہوئی ہوگی - اور یہ کنایہ ہے حق تعالے کی قہری تجلی سے جو اوسدن
ہوگی - پس حق تعالے اونکے خوف کے ثمرے کے بیان مین ارشاد فرماتا ہے کہ فَوَقٰىهُمُ
اللّٰهُ شَرَّ ذٰلِكَ الْيَوْمِ پہر بچایا اونکو اللہ نے برائی سے اوسدن کی - یعنے اوسدن کی
برائی اور شر سے جو عام طور پر پھیلی ہوئی ہوگی اون لوگون کو اللہ تعالے بچالیگا - اسلیے کہ
یہ لوگ صفت رضا کی تجلی سے سرفراز ہونگے اور فرشتے گروہ در گروہ اونکے پاس آوینگے
اور اونکو خوشخبری سنائینگے کہ یہ تمہاری بہتری کا دن ہے جسکا تم وعدہ دیے جاتے تھے -
وَلَقّٰىهُمْ نَضْرَةً وَّسُرُوْرًا ۚ اور ملائی اونکو تازگی اور خوشوقتی - یعنے قیامت کے
شر سے ڈرنے والون کو اللہ تعالی چہرے کی رونق اور تازگی پہنچائیگا جو اونکے بشرے
پر نمودار ہوگی - اور دیگا اونکو خوشی اور خرمی دل کی اوس رنج وغم کے بدلے جو دنیا مین اپنے
دین کے لیے رکھتے تھے اور ہمیشہ عاقبت کی فکر مین گذارتے تھے - اور اونکے لیے اسیقدر
نعمت پر اکتفا نکیا جائیگا بلکہ وَجَزٰىهُمْ بِمَا صَبَرُوْا جَنَّةً وَّحَرِيْرًا ۙ اور بدلا
دیگا اونکو اسپر کہ وہ ٹہیرے رہے باغ اور پوشاک - یعنے جزا دیگا اونکو اونکے صبر کرنے پر
بہشت کشادہ اور پر فضا جسکا عرض زمین و آسمان کے عرض کے برابر ہے اور محل اور
مکانات منقش و رنگین اور کپڑے ریشمی اونکی پوشاک کے لیے - یہ بدلا ہے اونکے صبر کا جو
دنیا مین پہٹے پرانے پیوند لگے ہوئے کپڑے پہنتے تھے اور خالص ریشمی کپڑون سے بچتے
اور پرہیز کرتے تھے - اکثر روایتون مین ہے کہ ادنی بہشتی کے لیے ہر صبح اور شام ستر جوڑے
حریر کے طرح بطرح کے رنگین اوسکے خادم اوسکے سامنے لایا کرینگے تاکہ اونمین سے جو اوسکے
پسند ہو اوسے پہنے اور وہ کپڑے ایسے باریک ہونگے جیسے پہول کی پتیان - مُّتَّكِـِٕيْنَ
فِيْهَا عَلَى الْاَرَآئِكِ ۚ تکیے لگے بیٹھین اوسمین تختون پر - یعنے اوس بہشت مین تکیے لگائے
ہوئے تختون پر بیٹھے ہونگے جنپر ریشمی فرش بچھے ہونگے - اور وہ تخت سایہ دار ہونگے جیسے
دنیا کے بادشاہون کے ہوتے ہین - یہ جزا اونکے اوس صبر کی ہے کہ دنیا مین تنگ تھے

حجروں اور خانقاہوں اور مدرسوں مین چٹائیوں پر بیٹھتے تھے اور علوم دین کے درس کی
مجلسوں مین سب کے پائین رہتے تھے لَا يَرَوْنَ فِيهَا شَمْسًا وَّلَا زَمْهَرِيرًا ۝
نہین دیکھتے وہان دھوپ اور نہ ٹھر یعنے نہ دیکھین گے جنت مین آفتاب کی گرمی اور نہ
جلے کے جاڑونکی سردی اسلیے کہ جنت کی ہوا معتدل ہوگی - اور آفتاب وہان نہوگا بلکہ عرش
اعظم کا نور ہمیشہ اس عالم کو منور رکھیگا جسوقت پردے اوٹھائے جائینگے تو جانین گے کہ دن
ہوا سیر کا مومنین نکلین گے اور بازار قائم ہونگے اور آپس مین ایک دوسرے سے ملاقات کرینگے
اور اونکی خدمت کے واسطے لڑکے اور غلمان حاضر ہونگے اور جب پردے چھوڑے جائینگے
تو سمجھین گے کہ رات ہوئی محل اور مکانون مین داخل ہونگے اور حورین اونکے آرام اور
صحبت کے واسطے حاضر ہونگی - وَدَانِيَةً عَلَيْهِمْ ظِلَالُهَا - اور جھک رہین اونپر اونکی
چھائین - یعنے نزدیک ہوگا اونپر سایہ اوس بہشت کے درختون کا - اور یہ اونکے اوس صبر کی
جزا ہے جو غریبون مسافرون یتیمون مظلومون کو اپنے سایہ دار مکانون مین جگہ دیتے تھے یا
اپنے عدل و انصاف اور حمایت کے سایے مین اونکو رکھتے تھے وَذُلِّلَتْ قُطُوفُهَا
تَذْلِيلًا ۝ اور پست کر رکھے ہین اوسکے گچھے لٹکا کر یعنے بہشت کے میوے اور خوشے
ایسے نزدیک ہونگے کہ اگر انسان کھڑے بیٹھے لیٹے اونکا لینا چاہے تو وہ ہر صورت مین
نزدیک ہونگے - اور خودبخود وہ میوے بہشتیون کے منہ مین پہنچین گے وَيُطَافُ
عَلَيْهِم بِآنِيَةٍ مِّن فِضَّةٍ وَأَكْوَابٍ كَانَتْ قَوَارِيرَا ۝ اور لوگ
لیے پھرتے ہین اونکے پاس باسن روپے کے اور آبخورے جو ہو رہے شیشے - یعنے اونکے
پاس چاندی کے برتن اور آبخورے لیے ہوئے لوگ پھرتے ہونگے اور وہ آبخورے
نزاکت اور صفائی مین ایسے ہونگے جیسے شیشے کے کہ اندر کی چیز اونکے باہر سے معلوم
ہوگی مگر حقیقت مین وہ شیشے کے نہونگے بلکہ قَوَارِيرَا مِن فِضَّةٍ قَدَّرُوهَا
تَقْدِيرًا ۝ شیشے پر روپے کے ماپ رکھا اونکا ماپ یعنے وہ شیشے چاندی سے

بنائے گئے ہین تاکہ سفیدی اور چمک دمک مین چاندی ہون اور شفافی اور جھلک مین شیشہ
اور وہ آبخورے اندازہ کر کے بنائے گئے ہین بہشتیون کی سیرابی کے لیے تاکہ اونکے پینے
سے سیراب ہون اور چھلک جائین نہ کچھ زیادہ ہو اور نہ کم۔ وَيُسْقَوْنَ فِيهَا كَأْسًا
كَانَ مِزَاجُهَا زَنْجَبِيلًا ۝ اور اونکو وہان پلاتے ہین پیالے جسکی ملونی سونٹھ یعنے
پلائے جائینگے اون لوگون کو بہشت مین جام شراب کے جنمین سونٹھ ملی ہوگی جو شراب کو خوش
ذائقہ اور مزیدار کردیتی ہے۔ اور وہ سونٹھ یہ دنیا کی سونٹھ نہین ہے بلکہ عَيْنًا فِيهَا تُسَمّٰى
سَلْسَبِيلًا ۝ ایک چشمہ ہے اوسمین اوسکا نام کہتے ہین سلسبیل۔ اور یہ نام اوسکا اس باعث سے
رکھا ہے کہ وہ چشمہ خاص ہے مقربین احوال کے لیے جو ہمیشہ غلبۂ شوق مین مستغرق ہین اور
ہر وقت زبان حال اونکی اس ترانے سے مترنم ہے کہ سَلْ سَبِيلًا یعنے پوچھ اپنے معشوق کی
راہ۔ اسی سبب سے اس چشمے کا نام بھی سلسبیل رکھدیا تاکہ معلوم ہو کہ جو کوئی اس چشمے کا پانی
پیتا ہوا وسے اس راہ کی طلب کا شوق غالب ہوجاتا ہے۔ وَيَطُوفُ عَلَيْهِمْ وِلْدَانٌ
مُخَلَّدُونَ ج اور پھرتے ہین اونکے پاس لڑکے سدا رہنے والے۔ اونکی خدمت کے لیے
جو ہمیشہ لڑکپن کی عمر مین رہین گے اور کبھی جوان یا بوڑھے نہونگے۔ اور وہ نہایت حسین وجمیل
خوشرو ہونگے۔ إِذَا رَأَيْتَهُمْ حَسِبْتَهُمْ لُؤْلُؤًا مَّنْثُورًا ۝ جب تو اونکو دیکھے خیال
کرے موتی بکھرے یعنے وہ لڑکے ایسے حسین جمیل نازک اور رنگ مین ایسے باآب وتاب
ہونگے کہ جب دیکھنے والا اونکو دیکھیگا تو گمان کریگا کہ موتی کے دانے بکھرے ہوئے ہین وَ
إِذَا رَأَيْتَ ثَمَّ رَأَيْتَ نَعِيمًا وَّمُلْكًا كَبِيرًا ۝ اور جب تو دیکھے وہان تو
دیکھے نعمت اور سلطنت بڑی۔ یعنے جب دیکھے تو اوس مقام کو کہ سلسبیل کا چشمہ وہان جاری
ہے اور مقربین احوال جو اوسکے مالک ہین اپنے اپنے مرتبے سے درجہ بدرجہ بیٹھے ہین تو
دیکھے تو ایک نعمت جسکا وصف بیان نہین ہوسکتا۔ اور ایک عمدہ بڑی بادشاہت کہ بےزوال
ہے عَالِيَهُمْ ثِيَابُ سُندُسٍ۔ اوپر کی پوشاک اونکی کپڑے ہین باریک ریشم کے

نہایت نفیس چمکتے ہوئے جو مثل خلعت کے سب کپڑون کے اوپر پہنین گے۔ اور وہ خضرٌ
وَّاِسْتَبْرَقٌ ز سبز اور گاڑھے ہے۔ یعنے سبز رنگ ہونگے تاکہ اونکی سرسبزی پر دلالت کرین
اور نگین بھی ہونگے۔ وَحُلُّوْٓا اَسَاوِرَ مِنْ فِضَّةٍ ج اور اونکو پہنائے جائین کنگن
روپے کے۔ یعنے اونکو بہشت کی چاندی کے کنگن پہنائے جائینگے جس سے ظاہر ہوگا کہ وُہ
حق تعالےٰ سے خالص دوستی رکھتے تھے۔ وَسَقٰهُمْ رَبُّهُمْ شَرَابًا طَهُوْرًا ۝
اور پلائیگا اونکو اونکا رب شراب جو پاک کرے دلکو۔ یعنے اللہ تعالےٰ اپنے دست قدرت سے
بلا واسطہ اونکو شراب پلائیگا جو ظاہر و باطن دونون کی پاک کرنیوالی ہے۔ حدیث شریف
مین ہے کہ جب بہشتی کھانے پینے اور میوہ خوری و شراب نوشی سے فراغت پائین گے
توجام آخر حضرت رب العالمین کے حضور سے اونکو عنایت ہوگا جو شراب طہور سے لبلب ہوگا
اور اوسکے پیتے ہی جو کچھ کھایا پیا ہے سب عرق ہو کے نکل جائیگا اور رائحہ اوس عرق کی خوشبو مثل
مشک کے ہوگی۔ پھر اونکے شکم خالی ہو جائینگے اور بھوک لگیگی۔ اور سب سے بڑھ کے نعمت یہ
ہوگی کہ بہشتیون کو اونکے پروردگار کی طرف سے پیغام پہونچائینگے کہ اِنَّ هٰذَا كَانَ لَكُمْ
جَزَآءً وَّكَانَ سَعْيُكُمْ مَّشْكُوْرًا ۝ یہ ہے تمہارا بدلا اور کمائی تمہاری نیک لگی ع۱۹
یعنے یہ سب نعمتین تمہارے عملونکی جزا ہین اور تمہاری کوشش مقبول ہوئی۔ بہشتی یہ خوشخبری
سننے سے اور زیادہ مسرور ہونگے۔ مفسرون نے لکھا ہے کہ قرآن مجید مین جو جنت کی نعمتین
بیان ہوئین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کو سنانا شروع کیا تو کافر یہ بیان سُنکے
آپس مین مشورہ کرنے لگے کہ معلوم ہوتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نعمت اور عیش کی
لذت پیدا ہوئی ہے اسی واسطے بار بار ان لذتون کا ذکر کرتے ہین اور لوگونکو لالچ دیدیکے
اونکے دین وایمان سے پھیرتے ہین۔ پس انکو بھی لذتون کا لالچ دیکے اس کام سے باز رکھنا
چاہیے۔ اور اس کام کے لیے عتبہ بن ربیعہ اور ولید بن مغیرہ مخزومی مقرر کیے گیے جو سرداران
عرب سے تھے۔ پھر وہ دونون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور عرض

کہ ہم آپسے بہت نزدیکی قرابت رکھتے ہین اور ہم مین آپ مین کسی طرحکی جدائی نہین ہے سو ہم آپسے کہتے ہین کہ اگر آپکو خوبصورت عورتون اور دنیا کی نعمتون اور لذتون کا شوق ہوا ہو تو بے تکلف ہمسے کہدیجیے کہ ہم یہ سب چیزین موجود کردین چنانچہ عتبہ نے کہا کہ میری ایک بیٹی ایسی حسین و جمیل ہے کہ اوسکا ثانی اس شہر مین نہین ہے وہ لڑکی مع جہیز اور بیشمار مال و دولت کے مین تمکو دیتا ہون اور تمہارے ساتھ اوسکا نکاح کیے دیتا ہون۔ اور ولید نے کہا کہ میری دولتمندی کا حال آپ خوب جانتے ہین مکہ معظمہ سے طائف تک تمام باغات اور زراعت اور مویشی میرے موجود ہین علاوہ اسکے موتیونکی تجارت بھی مین نے شروع کی ہے۔ اور اوسمین بے انتہا نفع ملتا ہے۔ پس مین تمکو اپنا آدھا مال اور موتی اس شرط سے دیتا ہون کہ بت پرستی سے لوگون کو نہ روکو اور ہمارے بتون اور بزرگون کی برائی ہر ایک جگہ بیٹھ کے نہ کیا کرو۔ پس آپ ہ اون دونون کا یہ کلام سنکے نہایت متحیر ہوئے کہ ان لوگون نے آیات قرآنی کو کیا سمجھا ہے جو مجھسے ایسا سوال کرتے ہین اب اگر مین انکو برا بھلا کہتا ہون تو بن نہین پڑتا کہ ایک تو رشتہ قریب دوسرے اتنا بڑا سردار خود ہی مجھے اپنی بیٹی دینے کہتا ہے بعد اگر نہین مانتا ہون انکے کہنے کو تو قبیلے کے لوگ طعنہ دینگے اور اگر مانتا ہون تو بہت بری شرط اوسکے ساتھ موجود ہے۔ آپ اسی فکر مین تھے کہ حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ آیتین لیکے نازل ہوئے۔ کہ اِنَّا نَحْنُ نَزَّلْنَا عَلَيْكَ الْقُرْاٰنَ تَنْزِيْلًا ع یعنے اوتارا تجھپر قرآن سہج سہج اتارنا۔ یعنے قرآن پاک کو بمقتضاے حکمت آہستہ آہستہ نازل کیا ہے تاکہ تم ملک اور ملکوت کے حال سے خبردار اور کائنات کے مراتب سے آگاہ ہو۔ اور یعنے جو قرآن مین بہشت کی نعمتون اور لذتون کا ذکر کیا ہے یہ سب جان بوجھکے کیا ہے۔ پس تمکو اسکے پونچانے مین عار کا کیا باعث۔ کیونکہ تم اپنے پروردگار کا کلام بیان کرتے ہو اپنی طرفسے کچھ نہین کہتے کہ اوسمین تمہاری طمع سمجھی جائے۔ پھر اگر کافر تمپر تہمت کرتے ہین فَاصْبِرْ لِحُكْمِ رَبِّكَ وَلَا تُطِعْ مِنْهُمْ اٰثِمًا اَوْ كَفُوْرًا ع سو تو راہ دیکھ اپنے رب کے حکم کی اور کہا نمان اونمین سے کسی گنہگار یا ناشکر کا۔ یعنے تم

اونکی اس تہمت پر اپنے پروردگار کے فرمان کے موافق صبر کرو اور اونمین سے کسی گنہگار اور
ناشکر کا کہنا ہرگز نمانو۔ وَاذْكُرِ اسْمَ رَبِّكَ بُكْرَةً وَّاَصِيْلًا ۝ اور یاد کر نام
اپنے رب کا صبح اور شام ہمیشہ کہ اس سے غیر کی محبت دلسے دور ہوتی ہے۔ وَمِنَ
الَّيْلِ فَاسْجُدْ لَهٗ وَسَبِّحْهُ لَيْلًا طَوِيْلًا ۝ اور کچھ رات مین سجدہ کر اوسکو اور
پاکی بول اوسکی بڑی رات تک۔ یعنی تہوڑی سی رات سے اوٹھ کے اپنے پروردگار کو سجدہ
کیا کرتا کہ زیادہ تر قرب خدا حاصل ہو۔ اور تسبیح کرو اپنے پروردگار کی بہت رات تک اور
سبب تم ایسا کروگے تو یہ لوگ تمسے از خود علیحدہ ہو جائینگے اسلیے کہ اِنَّ هٰٓؤُلَاۗءِ يُحِبُّوْنَ
الْعَاجِلَةَ وَيَذَرُوْنَ وَرَاۗءَهُمْ يَوْمًا ثَقِيْلًا ۝ یہ لوگ چاہتے ہین شتاب ملنے والی
کو اور چھوڑ رکھاہے اپنے پیچھے ایک دن بھاری۔ یعنے یہ کفار قریش دنیا کی لذتونکو دوست
رکھتے ہین اور چھوڑتے ہین پیٹھ کے پیچھے سخت اور بھاری دن کو کہ ہرگز اوسکی فکر نہین کرتے
اور وہ انکے آگے چلا آتا ہے نَحْنُ خَلَقْنٰهُمْ وَشَدَدْنَآ اَسْرَهُمْ ۚ ہمنے اونکو بنایا
اور مضبوط باندھی اونکی گرہ بندی یعنے ہمنے اونکو پیدا کیا اور خوب مضبوط کر دی اونکی پابندی
دنیا کی لذتون مین۔ پس انسے دین خدا کی اعانت اور مدد کی ہرگز امید نہین۔ وَاِذَا
شِئْنَا بَدَّلْنَآ اَمْثَالَهُمْ تَبْدِيْلًا ۝ اور جب ہم چاہین بدل لادین اونکی
طرحکے لوگ بدلکر۔ یعنے جب ہم چاہینگے تو بدل دینگے اسی قبیلے سے اُن لوگون کو جو اسی قسم
کے ہونگے ہمت کی بلندی اور ذہن و فہم کی تیزی مین ظاہر طور پر تا کہ ہر شخص اونکو دیکھے
اور سمجھے چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ حذیفہ رضؓ بن عتبہ کو عتبہ کے عوض مین اللہ تعالے نے دیا اور وہ
مہاجرین اولین سے ہوئے۔ اور خالد بن ولید۔ ولید بن مغیرہ کا عوض ہوئے اور انکے ہاتھ سے
صدہا لڑائیاں فتح ہوئین اور آنحضرتؐ نے سیف اللہ لقب کیا۔ اور عکرمہ بن ابو جہل ابو جہل
کا عوض ہوئے جو جہاد ظاہری اور باطنی مین اپنا مثل نہ رکھتے تھے۔ اسی طرح سے اور لوگ
بھی قریش کے قبیلے مین ایسے پیدا ہوئے جنھون نے دین کے ہر کام کو بخوبی انجام دیا۔

اِنَّ هٰذِهٖ تَذْكِرَةٌ ۚ یہ تو سمجھوتی ہے - یعنے بیشک یہ قرآن پاک پند و نصیحت ہے
جسمین قرب خدا کے فائدے اور اوس پاک بے نیاز کی درگاہ سے دوری کے نقصان بیان
کیے گئے ہین فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّهٖ سَبِيْلًا ۝ پھر جو کوئی چاہے کر رکھے اپنے
رب تک راہ ۔ اون راہون مین سے جس سے اوسکی درگاہ تک پہونچنا ممکن ہو- وَمَا
تَشَآءُوْنَ اِلَّآ اَنْ يَّشَآءَ اللّٰهُ ط اور تم نچاہوگے مگر جو چاہے اللہ- یعنے تم اپنی خواہش
سے اس راہ پر نہین چل سکتے جب تک کہ اللہ تعالے نچاہے- لیکن اوسنے ہر شخص کے
لیے یہ بات نہین چاہی کہ وہ اس راہ کی خواہش کرے- کیونکہ اِنَّ اللّٰهَ كَانَ عَلِيْمًا
حَكِيْمًا ۝ بیشک اللہ ہے سب جانتا حکمت والا- کہ اوسکا ہر کام حکمت اور دانائی سے
ہے يُّدْخِلُ مَنْ يَّشَآءُ فِيْ رَحْمَتِهٖ ط داخل کرے جسکو چاہے اپنی مہر مین
ہدایت اور توفیق دیکے- یا بہشت مین اپنے فضل و کرم سے وَالظّٰلِمِيْنَ اَعَدَّ لَهُمْ
عَذَابًا اَلِيْمًا ۝ اور جو گنہگار ہین رکھی ہے اونکو دکھ کی مار یعنے گنہگارون کے لیے جو ع ۲۰
نعمت ہدایت کو تلف کرتے ہین اور خداوند تعالے کا شکر نہین کرتے عذاب دکھ دینوالا طیار کیا
گیا ہے- تاکہ پروردگار عالم کی رحمت اور عذاب کے دونون کارخانے سرانجام پائین-

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سُوْرَةُ الْمُرْسَلٰتِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ خَمْسُوْنَ اٰيَةً وَّفِيْهَا رُكُوْعَانِ

سورۂ مرسلات مکی ہے اسمین پچاس آیتین اور اکاسی کلمے اور آٹھ سو سولہ حرف ہین- اور دو رکوع
اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے سو بار پڑھے کذب و فریب سے محفوظ رہے
اور صدیقون کے مقام کو پہونچے- تمام دشمنون پر غالب ہو اور اسے لکھ کے بطور تعویذ کے
باندھنا تمام بیماریون کے لیے مفید ہے- وَالْمُرْسَلٰتِ عُرْفًا ۝ قسم ہے چلتی ہواؤنکی
دلکو خوش آتین- یعنے قسم ہے اون ہواؤنکی جو خلق اللہ کے فائدے کے لیے بھیجی جاتی ہین

اور ہر جا نداروں کے دم کی آمد و رفت اور جسمونکو ٹھنڈک اور آرام اور درختونکا بڑھنا اور اونمین
میوے نکلنا اور بدلی کا آنا اور مینہ برسنا اور سمندر و دریا مین کشتیون اور جہازون کا چلنا انکی تحریک
کے باعث سے ہے فَالْعٰصِفٰتِ عَصْفًا ۝ پہر جہوکا دینے والیان زور سے جہکے
سبب انقلاب عظیم پیدا ہوتا ہے اور نیکی بدی سے بدلجاتی ہے۔ درخت سوکھتے اور کہاتے
ہین آدمی پریشان اور نڈھال ہوتے ہین وَالنّٰشِرٰتِ نَشْرًا ۝ پہر ابہارنے والیان
اوٹھاکر یعنے قسم کہاتے ہین ہم اون ہواؤنکی جو ہر چیز کے لطیف جزؤن کو اوبہاکے ایک
مقام سے دوسرے مقام پر پہونچاتی ہین۔ فَالْفٰرِقٰتِ فَرْقًا ۝ پہر پہاڑنے والیان
انکو۔ جو لطیف کو کثیف سے علحدہ کردیتی ہین اور تر کو خشک سے فَالْمُلْقِیٰتِ ذِکْرًا ۝
عُذْرًا اَوْ نُذْرًا ۝ پہر فرشتون اُتارنے والون سمجہوتی کی الزام اُتارنے کو یا ڈرانے
کو۔ یعنے قسم کہاتے ہین ہم فرشتون کی جو کلام اللہ کا القا کرتے ہین۔ یا اون ہواؤنکی جو کلام اللہ
کو پہلے سننے والونکے کانون مین پونہچاتی ہین۔ پہر اونکے خیال اور عقل مین پہر ان سے دلیلین
اور اونکے سبب سے خیر کی طرف مائل ہوکے ابدی سعادت حاصل کرتا ہے یا شر کی طرف جہکے
کے ہمیشہ کے زیان مین پڑتا ہے۔ اور یہ القاے قرآن یا عذر کرنے کے لیے ہوتا کہ اعمال
کی بازپرس کے وقت اس شخص کے لیے عذر اور معذرت آویز ہوجاوے کہ مین نے یہ کام
حق تعالے کے فرمان کے موافق کیا۔ یا ڈرانے اور خوف دلانے کے لیے ہے تاکہ برے
افعال و اعمال سے بچے اور حق تعالے کے فرمان کے موافق چلے۔ خلاصہ یہ کہ قسم کے بیان سے
فراغت کرکے جواب قسم جو پیچہے کہا ہے ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّمَا تُوْعَدُوْنَ لَوَاقِعٌ
جو تمسے وعدہ ہوا سو ہونا ہے۔ یعنے جو کچہہ تم وعدہ دیے جاتے ہو اپنے نیک اور بد کامو
پر وہ بیشک ہونے والا ہے۔ فَاِذَا النُّجُوْمُ طُمِسَتْ ۝ پہر جب تارے مٹائے
جائین۔ یعنے بے نور کردیے جائین وَاِذَا السَّمَآءُ فُرِجَتْ ۝ اور جب آسمان مین
چہرو کے پڑین یعنے آسمان پہاٹا جاوے۔ وَاِذَا الْجِبَالُ نُسِفَتْ ۝ اور جب

پہاڑ اوڑائے جائین۔ ہوامین بدلی کی طرح۔ وَاِذَا الرُّسُلُ اُقِّتَتْ ۝ اور جب رسولون کا وعدہ ٹھیرے۔ یعنے جب رسولون کا وقت مقرر کردیا جائے تاکہ آگے پیچھے اپنے وقت مقررکے موافق اپنی اپنی امتون کے ساتھ حشرکے میدان مین آکے حاضر ہون۔ اور جب یہ امور ہوجنگے تو وہ وعدہ بھی واقع ہوگا۔ پھر اگر قیامت کے منکر یون کہین کہ لِاَیِّ یَوْمٍ اُجِّلَتْ ۝ کسدن کے واسطے اونکو دیر ہے۔ یعنے ان چیزونکی تاخیر کسدن کے واسطے کی ہے اسی وقت یہ چیزین کیون نہین ہوتین تاکہ جزا کا وعدہ بھی ثابت ہوجائے اور ہمارا شک وانکار بھی دفع ہوجائے۔ تو اوسکا جواب یہ ہے کہ لِیَوْمِ الْفَصْلِ ۝ اوس فیصلے کے دن کے واسطے۔ یعنے فیصلہ کا دن آنے کے لیے ان چیزون مین تاخیر کی گئی ہے اور وہ دن ایسا نہین ہے کہ اوسکی تاخیر کا باعث آسانی سے سمجھ مین آجائے۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الْفَصْلِ ۝ اور تونے کیا بوجھا کیا ہے فیصلے کا دن۔ یعنے تو کیا جانا کہ فیصلے کا دن کیا ہے۔ کیونکہ عقل اوسکے دریافت کرنے سے عاجز ہے اور اگر غیب کی طرفسے اوسکا بیان کیا جائے اور اوسکے حادثے ذکر کیے جائین تو پھر یہ کہین گے کہ ان حادثون کو اوسدن پر کیون موقوف رکھا ہے۔ پس اس سے بہتر یہی ہے کہ اوس روز سے خوف دلایا جائے کہ وَیْلٌ یَّوْمَئِذٍ لِّلْمُکَذِّبِیْنَ ۝ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ یعنے بڑی خرابی ہے اوسدن قیامت کے منکرون کے لیے جو قیامت کے آنے مین شبہے کرتے تھے اور کہتے تھے کہ تمام نوع انسان کا ایک وقت مین فنا ہوجانا سمجھ مین نہین آتا۔ اسلیے کہ ہر حادثے مین دیکھا جاتا ہے کہ کسی نے زور و قوت سے نجات پائی اور کوئی تدبیر وحیلے سے بچا۔ مگر ایسی آفت کبھی دنیا مین نہین آئی کہ سب کے سب ایکبارگی اوس آفت سے ہلاک ہوجائین حق تعالے اونکے شبہات دور کرنے کے لیے فرماتا ہے کہ یہ کچھ تعجب کی بات نہین تم غور کرو اور سمجھو کہ اَلَمْ نُهْلِكِ الْاَوَّلِیْنَ ۝ کیا ہم کھپا نہین چکے اگلے۔ یعنے کیا ہلاک نہین کیا ہمنے پہلے لوگونکو جو آدم علیہ السلام کے

اب تک مرچکے ہین اور ظاہر ہو کہ ہلاک کرنا ایک آدمی اور ہزار آدمی کا سب برابر ہے
پس اوسکے نزدیک تمام نوع انسان کی روح سلب ہونا ایک وقت مین بہت آسان ہے
جیسا کہ پہلون کی ہلاکت سے ظاہر ہے - ثُمَّ نُتْبِعُهُمُ الْاٰخِرِيْنَ ○ پہر اونکے پیچھے
پیچھے بہیج چلے - یعنے پہلے جو ہلاک کیے ہین اونکے پیچھے لیجاتے ہین ہم پچھلونکو - کیونکہ ہر وقت
مرتے جاتے ہین - اور اسقدر کثیر لوگونکی ہلاکت سے صاف ظاہر ہے کہ كَذٰلِكَ
نَفْعَلُ بِالْمُجْرِمِيْنَ ○ ہم یہی کچھ کرتے ہین گنہگارونسے - یعنے ایسا ہی کرینگے ہم گنہگارون
کے ساتھ پہلی مرتبہ صور پہونکنے کے وقت کہ سب کی روح ایک ہی مرتبہ سلب ہوگی - اور اوس وقت
سب گنہگار ہونگے اور بموجب حدیث شریف کوئی اللہ کا نام لینے والا زمین پر نہ باقی رہیگا
وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی - اپنے
عقیدون کے فساد اور شبہون کے بطلان پر آگاہی پانے سے - کیونکہ مردون کا دوبارہ
زندہ ہونا جزاے اعمال کے لیے جھوٹ جانتے تھے اور کہتے تھے کہ قیامت کے آنے تک
مردون کا نشان بھی نرہیگا سڑگل کے خاک ہوجائینگے پہر انکا دوبارہ زندہ ہونا کیونکر
ممکن ہے - اللہ تعالےٰ فرماتا ہے کہ تم اپنی ابتداے پیدایش کو دیکھو کہ کیونکر پیدا ہوئے
اَلَمْ نَخْلُقْكُّمْ مِّنْ مَّآءٍ مَّهِيْنٍ ○ کیا ہمنے نہین بنایا تمکو ایک بے قدر پانی سے
جو نطفہ ہے کہ پیشاب کے راستے سے نکلتا ہے اور جسکے سبب سے بدن اور کپڑا ناپاک
ہوجاتا ہے - فَجَعَلْنٰهُ فِيْ قَرَارٍ مَّكِيْنٍ ○ پہر رکھا اوسکو ایک جمے ٹہیراؤ مین
یعنے ماں کے پیٹ مین جو نہایت محفوظ جگہ ہے - اِلٰى قَدَرٍ مَّعْلُوْمٍ ○ ایک وقت
مقرر تک - یعنے ایک مدت معین تک کہ اکثر نو مہینے کی ہوتی ہے - فَقَدَرْنَا ۖ
پہر ہم کرسکے - یعنے اندازہ کیا ہمنے اس مدت مین ہر شی کا جو اوسکے اندازہ زندگی مین
درکار تھی - فَنِعْمَ الْقٰدِرُوْنَ ○ سو کیا خوب سکت والے ہین - یعنے ہم کیسے اچھے
اندازہ کرنے والے ہین کہ اس مدت مین کوئی ضروری چیز رہجاتی ہے اور نہ کوئی بیکار چیز

پیدا ہوتی ہے۔ پس جب نطفہ ایسی حقیر چیز کا زندہ کرنا اللہ تعالیٰ کے نزدیک حقیقت نہین رکھتا ہے
تو مردون کی سڑی ہوئی ہڈیون کو مدت دراز گذرنے کے بعد زندہ کرنا اوسکے آگے کیا چیز ہے
کیونکہ نطفہ تو ۹ مہینے پیٹ مین رہکے اسقدر کمال کو پہونچتا ہے۔ پہر اگر مردے بھی کچھ مدت
زمین مین رہکے انتہا درجے کے کمال کو پونہچین تو کچھ خلاف عقل نہین ہے۔ اور اگر اسپر
بھی نہ سمجہین اور شک و انکار سے باز نہ آئین تو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○
تو خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی۔ کہ باوجود ایسی روشن دلیلین دیکھنے کے پہر بھی
خبردار نہین ہوتے۔ اور پروردگار عالم کو اپنی طرح اسباب کا پابند سمجھتے اور کہتے ہین کہ نطفے
کا مان کے پیٹ سے کامل ہوکے نکلنا رحم کی خاصیت سے ہے کیونکہ اگر نطفے کو زمین پر ڈالین
تو اوس سے آدمی کی پیدایش کسیطرح متصور نہین۔ پس حق تعالیٰ اونکے اس عقیدے
کو بھی باطل کرتا ہے اور فرماتا ہے کہ زمین بھی تو رحم کی خاصیت رکھتی ہے دیکھو اَلَمْ نَجْعَلِ
الْاَرْضَ كِفَاتًا ○ کیا ہمنے نہین بنائی زمین سمیٹنے والی۔ یعنے کیا نہین کیا ہمنے
زمین کو جمع کرنے والی۔ اَحْيَآءً وَّاَمْوَاتًا ○ زندونکی اور مردونکی۔ زندے
جیسے حشرات کہ بغیر مان کے پیدا ہوتے ہین اور مردے جیسے یاقوت الماس زمرد وغیرہ
کہ اپنی خوشنمائی مین زندونسے کچھ کم نہین۔ پہر اگر منکر کہین کہ یہ باتین تو زمین مین ضرور
ہین لیکن انسان کی پیدایش اوسکی تربیت سے کسیطرح ممکن نہین۔ کیونکہ انسان مختلف
چیزون سے بنا ہے بعض اجزا اوسکے سخت ہین جیسے ہڈی اور بعض بغایت لطیف جیسے
روح۔ پس کیونکر یقین ہو کہ زمین سے ایسی چیز پیدا ہو سکتی ہے۔ تو اسکا جواب یہ ہے کہ
زمین و رحم دونون اس خاصیت مین برابر ہین اور ان دونونکے افعال کا رنگ برنگ ہونا
اللہ تعالے [illegible] ہے اور اوسکی مشیت سے ہے! ور زمین مین بھی سخت و نرم مختلف اشیا
موجود ہین دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے وَّجَعَلْنَا فِيْهَا رَوَاسِيَ شٰمِخٰتٍ وَّ
اَسْقَيْنٰكُمْ مَّآءً فُرَاتًا ○ اور رکھے اوس زمین بوجہ کو پہاڑ اونچے اور پلایا ہمنے تمکو

پانی میٹھا پیاس بجھاتا - یعنے پیدا کردیے ہمنے زمین مین بہت بلند اور سخت پہاڑ اور جاری کین اونکے نیچے نہرین اور چشمے - اور پلایا تمکو اونہین نہرون سے پانی میٹھا جو پیاس بجھاتا ہے - پس معلوم ہوا کہ زمین کی تربیت سے بعضی چیزین سخت جیسے پہاڑ اور بعضی نرم و لطیف جیسے پانی پیدا کرنا ممکن ہے پہر جب یہ ثابت ہوا تو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی - جو انسانون کے زمین سے زندہ ہونے کا انکار کرتے ہین اور نہین سمجھتے کہ زمین کو بھی اللہ تعالے نے یہ خاصیت دی ہے اور سارے زمین سمت [illegible] سب چیزین موجود ہین - لکھا ہے کہ آفتاب اوسدن بہت قریب آئیگا اور دوزخ کی گرمی اور بھاپ اوسکی وہان سے میدان حشر مثل تنور کے بہت گرم اور چنگاریون سے پر ہوگا لوگ [illegible] پریشان ہوکے سایہ ڈہونڈہین گے - پہر مومن کامل الایمان عرش اعظم کے سایے مین جگہ پاوینگے اور کافرون کے سامنے عذاب کے فرشتے گرز لیے ہوئے ہیبتناک صورت سے ظاہر ہونگے اور کہین گے - اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى مَا كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ۝ چلو دیکھو جس چیز کو تم جھٹلاتے تھے - اور کہتے تھے کہ ہرگز ہونے والی نہین ہے - اب اوسے اچھی طرح سے دیکھو اور اِنْطَلِقُوْٓا اِلٰى ظِلٍّ ذِيْ ثَلٰثِ شُعَبٍ ۝ چلو ایک چھاؤن مین جسکی تین پہانکین - یعنے وہ سایہ تین شاخون کی صورت ہے - اور وہ دوزخ کا دہوان ہوگا جو کافرون اور بدکارونکو گھیر لیگا اوسکی ایک شاخ کافرون کے سر پر ہوگی - اور ایک داہنے اور ایک بائین اور حساب سے فراغت ہونے تک وہ لوگ اوسی کے سایے مین رہینگے - اور اوس سے اونکو کچھ آرام نہوگا - کیونکہ لَا ظَلِيْلٍ وَّلَا يُغْنِيْ مِنَ اللَّهَبِ ۝ نہ گھنی چھاؤن اور نہ کام آوے تپش مین [illegible] نہ روکیگا وہ سایہ آفتاب کی گرمی کو اور نہ دفع کریگا آگ کے شعلون سے کچھ [illegible] کے نکلے سے ہوگی - اور اوسمین اسقدر تکلیف ہوگی کہ اِنَّهَا تَرْمِيْ بِشَرَرٍ كَالْقَصْرِ ۝ وہ آگ پھینکتی ہے چنگاریان جیسے محل - یعنے بیشک وہ دوزخ پھینکے گی آگ کی بڑی بڑی

چنگاریان جیسے بادشاہون اور امیرون کے محل جنگی چہاؤن عمدہ ہوتی ہے اور گرمی کے
وقت کافر اکثر ایسے محلون اور مکانون کی تمنا کیا کرتے تھے ۔ اور وہ کچھ کم اور متفرق نہونگی
بلکہ کَاَنَّهٗ جِمٰلَتٌ صُفْرٌ ۝ جیسے وہ اونٹ ہین زرد ۔ یعنے زرد رنگ اونٹون کی
قطار ہے کہ ایک کے بعد دوسرا برابر چلا آتا ہے ۔ اور سوا اسکے اور جن چیزون کے وقوع کا
وعدہ قیامت کے دن کیا گیا ہے اوسکا ظہور شروع ہوگا سو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی کہ اوسدن کے سخت حادثون
کو دیکھکے گریبان حال پھاڑینگے اور سختی پر سختی اوٹھائینگے ۔ اور اس مصیبت کو دیکھکے
ارادہ کرینگے کہ اپنے گناہون کا عذر پیش کرین اور بعضے گناہون سے انکار کر بیٹھین سو
اونکو اونکے اس فریب سے بھی مایوس کیا جاتا ہے اور اوسدن کو موجود قرار دیکے ارشاد
ہوتا ہے کہ هٰذَا يَوْمُ لَا يَنْطِقُوْنَ ۝ یہ وہ دن ہے کہ نہ بولینگے یعنے
یہ ایسا دن ہے کہ جسمین ہرگز نہ دم مار سکینگے ۔ اور نہ کوئی عذر پیش کر سکینگے کیونکہ اونکو
مجال دم زدن نہوگی ۔ وَلَا يُؤْذَنُ لَهُمْ فَيَعْتَذِرُوْنَ ۝ اور نہ اونکو حکم ہوگا کہ توبہ
کرین ۔ یعنے نہ اونکو اجازت دیجائیگی کہ اپنے گناہون کے عذر بیان کرین ۔ اسلیے کہ صحیح
اور معقول عذر اونکے پاس نہین ۔ پس اوسدن کا فر مکر و فریب اور حیلے بہانے اور باتین
بنانے سے بھی عاجز ہونگے ۔ وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ۝ خرابی ہے اوسدن
جھٹلانے والونکی ۔ کہ اوسدن کی مصیبت دور کرنے مین ہر حیلے اور تدبیر سے مایوس ہونگے
پھر مجبور ہوکے چاہینگے کہ اپنے مجلسون سے کوئی تدبیر پوچھین جسطرح دنیا مین کیا کرتے تھے
پھر حق تعالے اس سے بھی اونکو نا امید کردیگا اور فرشتون کی زبانی اونکو یہ حکم پہنچیگا ۔
هٰذَا يَوْمُ الْفَصْلِ ۚ یہ دن ہے فیصلے کا ۔ اور بُرون کو اچھون سے جدا کرنے کا
اور چونکہ یہ بات بغیر سبکے جمع کرنے کے ممکن نہین ہے اسلیے جَمَعْنٰكُمْ وَالْاَوَّلِيْنَ ۝
جمع کیا ہمنے تمکو اور اگلون کو ۔ اور یاد رہے کہ دنیا مین پہنچکے اپنے اگلون کو ضرور یاد کرتے ہو

کہ اگر فلانے اسوقت ہوتے تو کسی تدبیر سے اس بلا کو ٹالتے اور ہمارے کام آتے پس
ہمنے تمہارے سب اگلون پچھلون کو اسوقت تمہارے سامنے اکٹھا کر دیا ہے تاکہ آپس
مین مشورہ کرکے کوئی بات نکالو۔ فَاِنۡ كَانَ لَكُمۡ كَيۡدٌ فَكِيۡدُوۡنِ ○ پھر اگر کچھ
داؤ ہے تمہارا تو چلا لو مجھپر۔ یعنے اس دن کی سختی سے بچنے کے لیے اگر تمہارے پاس
کوئی مکر و فریب اور حیلہ بہانہ ہے تو اوسے بھی ہمارے ساتھ کر دیکھو کہ وہ پیش جاتا ہے
یا نہین۔ پھر جب کافر اس تدبیر سے بھی عاجز ہونگے وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ○ ع ۱۲
خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والون کی۔ کہ ہر حیلے اور تدبیر سے عاجز ہونگے اور کوئی تدبیر
نجات کی نہ بن پڑیگی۔ اور انکے مخالف طرح بطرح کی نعمتون اور رحمتون سے سرفراز کیے
جائینگے اور کافرون سے کہا جائیگا کہ دیکھو اِنَّ الۡمُتَّقِيۡنَ فِىۡ ظِلٰلٍ وَّعُيُوۡنٍ ○
جو ڈر والے ہین وہ چھانوُن مین ہین اور نہرون مین۔ یعنے بیشک پرہیزگار جو حق تعالٰے
کے ڈر سے بُرے کامون سے بچتے اور بھلے کامون مین مصروف رہتے تھے آج اچھے
سایون مین ہین اپنے پروردگار کے عرش کے نیچے یا اپنے محلون اور غرفون کے سایے
مین اور جاری چشمون مین جو نہایت نفیس اور خوشبودار ہین بخلاف کافرونکے کہ دھوین
کا سایہ اونکی پیاس اور سوزش کو اور زیادہ کریگا۔ وَفَوَاكِهَ مِمَّا يَشۡتَهُوۡنَ ○
اور میوے جس قسم کے جی چاہے۔ یعنے اور عمدہ سرد اور گرم اونکے لیے وہان سب
موجود ہونگے۔ اور کافرون کے لیے انگارے اور جلتا پانی۔ اس باعث سے کہ کافرون نے
قیامت کے انکار کی گرمی کو اپنے دلمین جگہ دی اور مومنون نے یقین کی ٹھنڈک سے
اپنے دلکو چین مین رکھا اور پرہیزگارونکی مثل مہمانونکے تعظیم و تکریم ہوگی اور اونسے کہینگے
كُلُوۡا وَاشۡرَبُوۡا هَنِيۡٓــئًا ۢ بِمَا كُنۡتُمۡ تَعۡمَلُوۡنَ ○ کھاؤ اور پیو مزے سے بدلے اوسکا جو
کرتے تھے۔ یعنے خوب سیر ہوکے کھاؤ اور پیو کہ دنیا کی طرح بیمارنکے کھانے مین خلل نہین
ہے۔ اور یہ نعمتین تمہارے اعمال نیک کا بدلا ہین کہ تم دنیا مین روزے رکھتے تھے اور

خدا کے واسطے بھوکے پیاسے رہتے تھے اور اچھے اچھے کھانے خدا کی راہ مین فقیرون
اور محتاجون کو کھلاتے تھے اگرچہ وہ عمل اونکے چند روزہ تھے مگر اللہ تعالے اونکو کمال درجے
کی نعمتون سے سرفراز فرمائیگا۔ جیسا کہ وہ ارشاد کرتا ہے کہ اِنَّا كَذٰلِكَ نَجْزِي
الْمُحْسِنِيْنَ ○ ہم یون ہی دیتے ہین بدلا نیکی والونکو۔ کہ ایک کے عوض دس بلکہ
سات سو تک مرحمت کرتے ہین۔ اور منکر جب یہ حال معلوم کرینگے تو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ خرابی ہے اوس دن جھٹلانے والونکی۔ کہ وہ متقیون کا عیش و آرام
دیکھ کے افسوس کرینگے اپنے حال پر کہ اگر ہم بھی انکار نکرتے اور انکی طرح راہ راست اختیار کرتے
تو آج کا ہیکو اس بلا مین مبتلا ہوتے۔ اور چونکہ وہ دنیا مین اس انکار کے باعث سے عیش
کرتے اور مزے اوڑاتے تھے اور دیندارونکو نادان سمجھتے تھے کہ یہ اس عقیدے کے باعث
قیامت کے خوف سے دنیا کی لذتون اور مزون سے کنارہ کش ہین لہذا قیامت کے دن
اونسے کہا جائیگا کہ كُلُوْا وَتَمَتَّعُوْا قَلِيْلًا اِنَّكُمْ مُّجْرِمُوْنَ ○ کھالو اور برت لو
تھوڑے دنون تم مقرر گنہگار ہو۔ یہان صیغہ امر کا ماضی کے معنون مین ہے یعنے دنیا مین
جو تمنے کھایا پیا اور بہرہ مند ہوئے سو یہ متقیونکی نسبت کچھ حقیقت نہین رکھتا۔ کیونکہ متقیون
کے عیش کی انتہا نہین ہے اور تمنے دنیا مین چند روزہ عیش کرکے اس عذاب کو اپنے
سر لیا اور عیش دائمی سے محروم رہے۔ بیشک تم گنہگار ہو کہ قیامت کا انکار کرنے سے
دنیا کا عیش و آرام بھی تمہارے حق مین زہر قاتل ہوگیا۔ سو وَيْلٌ يَّوْمَئِذٍ
لِّلْمُكَذِّبِيْنَ ○ خرابی ہے اوس دن جھٹلانے والونکی۔ جب اپنے زیان سے
خبردار ہونگے اور سمجھین گے کہ ہمنے اپنے پانو مین خود کلہاڑی ماری اور کالے ناگ
کو پھولون کا ہار سمجھ کے اپنے گلے مین ڈالا۔ اور رسولون کے زبان پر نہ چلے بلکہ اونسے
ضد کرتے تھے اور اونکے کہنے کو نہ مانتے تھے جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے۔ وَ
اِذَا قِيْلَ لَهُمُ ارْكَعُوْا لَا يَرْكَعُوْنَ ○ اور جب کہیے اونکو نیو نہین نیوتے۔

یعنے جب کہا جاتا ہے کافرون کو کہ رکوع کرو اپنی عبادت مین تاکہ مسلمانونکے گروہ مین
داخل ہو کیونکہ رکوع خاص ہے مسلمانونکی عبادت مین تو ہرگز رکوع نہین کرتے بلکہ اپنے
تئین مسلمانون کی مشابہت سے بچاتے ہین۔ چنانچہ حدیث شریف مین آیا ہے کہ جب
بنی ثقیف کے رئیسون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اسلام کا
اظہار کیا تو آپنے اونکو نماز کا طریقہ تعلیم فرمایا۔ تب وہ کہنے لگے کہ ہم نماز کے سب رکن ادا کرینگے
مگر رکوع نکرینگے کیونکہ یہ فعل باعث ننگ و عار ہے کہ انسان باوجود راست قد ہونے کے
جانورونکی طرح اپنی پیٹھ ٹیڑھی کرکے اوندھا ہو۔ آپنے فرمایا کہ کچھ بہتری نہین اوس دین مین
کہ جسمین رکوع نہو۔ کیونکہ رکوع کے معنے یہ ہین کہ بندہ اپنے خالق کے حکمون کو برضا و رغبت
قبول کرے اور اوس بوجھ کے اوٹھانے کے لیے اپنی پیٹھ ٹیڑہی کردے۔ خلاصہ یہ کہ
قیامت کے دن رکوع اور سجدہ کرنے والونکی بزرگی اور اکرام دیکھ کے کافر نہایت افسوس
کرینگے اور وَيْلٌ يَوْمَئِذٍ لِّلْمُكَذِّبِينَ ۝ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی
جو اپنی الٹی سمجھ پر کف افسوس ملین گے کہ ہمنے کیسی آسان چیز کے چھوڑنے سے یہ
عمدہ نعمت اپنے ہاتھ سے کھوئی۔ اور جب کافر ایسے بے وقوف اور احمق ہین کہ
ایسے آسان حکم یعنے رکوع کو ادا نہین کرتے اور مالک کے حکمون کا بار اوٹھانے
کے لیے پشت کا خم کرنا عار سمجھتے ہین تو فَبِأَيِّ حَدِيثٍ بَعْدَهُ يُؤْمِنُونَ ۝ ع ۲۲
اب کس بات پر اوسکے بعد یقین لائینگے۔ یعنے جب قرآن شریف پر ایمان نہ لائے تو
اسکے بعد کس بات کے منتظر ہین جسپر ایمان لائینگے کیونکہ اب کوئی دوسری کتاب آسمان
سے نازل ہونے والی نہین ہے جسکے وہ منتظر ہین۔ حدیث شریف مین وارد ہے
کہ جو شخص اس آخر کی آیت کو پڑھے نماز مین یا تلاوت مین تو اوسے لازم ہے کہ اسکے
بعد کہے اٰمَنَّا بِاللّٰهِ وَحْدَهٗ۔ یعنے ایمان لایا مین اللہ پر جو ایک ہے اور احد لا شریک ہے فقط

تفسیر سیپارۂ عم یتساءلون
پارہ ۳۰

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سورۃ النبا مکیۃ وھی اربعون ایۃ وفیھا رکوعان

یہ سورت مکی ہے ہجرت سے پہلے نازل ہوئی۔ اسمین چالیس آیتین اور ایک سو ستر کلمے اور سات سو ستر حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اسکا پڑھنا چشم بصیرت اور نور دل کو زیادہ کرتا ہے خواہ ناظرہ پڑھے یا حفظ۔ امام ربانی سہروردی نے لکھا ہے کہ اس سورت کے پڑھنے والے پر بسبب اوسکے بلند مرتبہ ہونے کے شمس و قمر رشک لیجاتے ہین۔ اس سورت کے دو نام ہین ایک تساؤل دوسرے نبا۔ تساؤل نام ہونے کا سبب یہ ہے کہ تساؤل لغت عرب مین کسی چیز سے آپس مین بہت سوال کرنے کو کہتے ہین اور اس سورت مین بیان کرنا اس بات کا منظور ہے کہ آخرت کے کامونکی حقیقت مین بہت پوچھ پاچھ کرنا اور ذات و صفات الٰہی اور قضا و قدر اور جبر و اختیار وغیرہ مسائل مین زیادہ مباحثہ کرنا نہایت بُرا ہے کیونکہ اکثر ان چیزونمین بحث کرنا انکار کا سبب ہو جاتا ہے اور انکار نہ بھی کرے تو دلمین شبہ پڑنے مین شک نہین۔ اور اصل یہ ہے کہ ایمان فقط ان چیزون کے یقین لانے پر موقوف ہے۔ اسی وجہ سے ان باتونمین زیادہ تفتیش کرنیکا حکم نہین ہے

اور سورۂ نبا اس واسطے کہتے ہین کہ نبا زبان عرب مین خبر کو کہتے ہین اور قیامت کی خبر جسکا
اسمین بیان مین ہے اسقدر بڑی اور بزرگ ہے کہ گویا سوا اسکے کوئی خبر ہی نہین جسے
پوچھا جائے۔ کیونکہ ایک تو اس خبر کا دینے والا پروردگار عالم ہے جو سب سے بڑا اور بزرگ ہے
اور سوا اوسکے کوئی یہ خبر نہین دیسکتا۔ دوسرے بہت بڑے حادثے کی خبر ہے کہ جو دنیا
کے تمام حادثون سے بڑا ہوگا۔ اس سورت کے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نبی ہوئے اور آپنے قیامت کا حال بیان فرمایا تو کافر تعجب سے اوسکی
تفتیش کے درپے ہوئے اور اوسمین شک وشبہے نکالنے لگے۔ بعضے کہتے تھے کہ مری
گلی ہڈیان کیا زندہ ہونگی۔ اور بعضے کہتے تھے کہ یہ وعدہ کب پورا ہوگا۔ اور بعضے کہتے تھے
کہ ہرگز یہ بات ہونے والی نہین ہے۔ اور بعضے کہتے تھے یہ کچھ بھی نہین صرف دنیا ہی مین
مرنا جینا ہے پھر اسکے بعد کوئی نہین اوٹھیگا اور اگر یہ بات سچ ہے تو کیون ایک مرتبہ ہمارے
سامنے نہین ہوتی۔ تاکہ آدمیون کو اوسکے دیکھنے سے عبرت ہو اور بُرے کام چھوڑ کے
اچھے کام کرنے لگین۔ پس اللہ تعالے نے اونکا خیال فاسد مٹانے اور جزا وسزا کے قیامت
کے دن پر موقوف رکھنے کا سبب اس سورت مین بیان فرمادیا۔ جیسا کہ ارشاد ہوا ہے کہ
عَمَّ يَتَسَاءَلُونَ ۝ کیا بات پوچھتے ہین لوگ آپس مین۔ اور کس چیز کی تفتیش مین ہین
کیا اوسکے سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہین کہ پوچھ پاچھ کے سمجھ لین گے۔ یا بے سمجھے بوجھے
اوسکے دریافت کرنے کے درپے ہوئے ہین چاہے سمجھنے کی لیاقت رکھتے ہون یا نہ کہ
اس نادانی کے باعث سے اور زیادہ گمراہی مین پڑین۔ اور چونکہ جواب اس سوال کا
صریح ظاہر ہے اسلیے خود ہی اوسکے جواب مین فرمایا کہ عَنِ النَّبَإِ الْعَظِيمِ ۝ الَّذِي
هُمْ فِيهِ مُخْتَلِفُونَ ۝ اوس بڑی خبر سے جسمین وہ کئی طرف ہو رہے ہین
یعنے آپس مین سوال کرتے ہین اوس خبر سے جو بہت بڑی اور بہ خوف ہر کہ اوسکے حادثون
کو نہ آنکھ دیکھ سکیگی اور نہ کان سن سکیگا اور نہ عقل سمجھ سکیگی اور اسمین وہ مختلف ہورہے ہین

کوئی معترہے کوئی منکر ہے۔ کوئی کہتا ہے جسم اوٹھیگا کوئی کہتا ہے روح پر خوشی اور غم گذریگا۔ اور حال یہ ہے کہ حضرت آدم علیہ السلام کے زمانے سے رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانے تک انبیا اور رسولون کے ذریعے سے یہ خبر برابر اللہ تعالے نے اپنے بندون کو پونہچائی۔ اور نبیون ورسولون نے اسکے ثابت کرنے مین نہایت سعی اور کوشش کی اور صاف صاف دلیلین اور نشانیان بیان کرتے رہے لیکن باوجود ان باتون کے جو اختلاف اس مسئلے مین ہے اور کسی مین نہین اور یہی اختلاف انکار اور ذنب کا باعث ہوتا ہے۔ پس طریقۂ اسلام اور نشان ایمان یہ ہے کہ جب کوئی ایسی مشکل بات پیش آئے جو سمجھہ مین نہ آسکے اور اوسکی حقیقت اور بھید کے دریافت کرنے سے عقل عاجز ہو تو اوس بارے مین جوکچھہ پیغمبر کی زبان سے سُنے بمجرد سُننے کے اوسپر ایمان لائے کہ یہ نجات کا باعث ہے ورنہ خرابی مین پڑیگا اور کچھہ حاصل نہوگا۔ اور اس بارے مین بے فائدہ سوالات کرنا اور زیادہ بحث وتکرار کرنا نہایت درجہ بُرا ہے۔ اوسی کی نسبت حق تعالے جل شانہ بطور خفگی کے فرماتا ہے کہ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ یون نہین اب جان لینگے یعنے ہرگز ایسا نکرنا چاہیے کیونکہ ان امورات مین زیادہ بحث وتکرار کرنے سے ایمان اجمالی مین فتور پڑتا ہے۔ اور قریب ہے کہ اس بات کو جسمین اختلاف کرتے ہین بخوبی جان لینگے پھر کچھہ شک وشبہہ باقی نرہیگا۔ ثُمَّ كَلَّا سَيَعْلَمُونَ ۝ پھر بھی یون نہین اب جان لینگے یعنے ہم پھر کہے دیتے ہین کہ ایسا کام نکرنا چاہیے۔ اور قریب ہے کہ وہ اوسے جان لینگے۔ اس کلام کی تکرار زجر اور توبیخ کے لیے ہے۔ یعنے بار بار تاکید سے ایسے برے کام کی مُمانعت کرتے ہین۔ اور ارشاد ہوتا ہے کہ وہ زمانہ بہت ہی قریب ہے اسواسطے کہ جو چیز یقیناً آنے والی ہے اوسے قریب ہی جاننا چاہیے۔ اور یہ بات بیان کرکے اب اللہ تعالے اون چیزون کا حال پوچھتا ہے جو عام لوگون کے ذہن مین باعث قرار ومدار دنیا ہین اور اونکا اقرار کراتا ہے کہ أَلَمْ نَجْعَلِ الْأَرْضَ

مِهٰدًا ۙ کیا ہمنے نہین بنائی زمین بچھونا - یعنے کیا ہمنے زمین کو تمہارے لیے فرش
نہین بنایا کہ اوسمین رہو اور کھیتی اور تجارت کرو - اور تمہارے مرنے اور جینے کی جگہ وہی ہے
اور اس بات مین نیک و بد مسلمان و کافر سب برابر ہین کسی طرح کا فرق نہین ہے -
وَّالْجِبَالَ اَوْتَادًا ۙ اور پہاڑ میخین - یعنے پہاڑون کو ہمنے مثل میخون کے بنایا
وہ اونکے بوجھ کے باعث سے زمین کو ہونے کے سبب ہلنے ندین جسطرح میخون سے خیمہ ہلنے نہین
پاتا - سو اس فائدے مین بھی سب انسان شریک ہین وَّخَلَقْنٰكُمْ اَزْوَاجًا ۙ
اور تمکو بنایا ہمنے جوڑے جوڑے - یعنے نر اور مادہ پیدا کیا تا کہ آپس مین صحبت کرو اور
نسل جاری ہو اور رشتے ناتے ہونے کے باعث سے آپس مین محبت اور الفت بڑھے
اور دنیا کی زندگی کو رونق ہو - وَّجَعَلْنَا نَوْمَكُمْ سُبَاتًا ۙ اور بنائی نیند تمہاری
دفع ماندگی - اور باعث آرام و راحت کا تا کہ سب کامون سے فراغت کرکے آرام لو اور
ماندگی دور ہوکے ترو تازگی حاصل ہو - وَّجَعَلْنَا الَّيْلَ لِبَاسًا ۙ اور بنائی
رات اوڑھنا - یعنے پردہ کہ جو کام پوشیدہ کرنے ہین اوسمین کرو - جیسے صحبتداری اور
مشورے اور عیش و عشرت اور تہجد اور مراقبہ اور سوا اسکے اور اور کام جو پوشیدگی
سے متعلق ہین - اور شیخ محی الدین عربی رحمہ اللہ تعالےٰ نے فتوحات مکیہ مین لکھا ہے کہ
رات اصحاب لیل کا لباس ہے کہ اوسمین اغیار سے چھپ کے مکالمے یا مشاہدے
وغیرہ کی لذتین اپنی اپنی استعداد کے موافق اوٹھاتے ہین اور اوسسے خوش ہوتے ہین ؎

کیون بھائین نہ عاشقون کو راتین　　محبوب سے کرتے ہین یہ باتین ✦

اور ایک اور صاحب نے شب کی پردہ داری کے بیان مین کیا خوب کہا ہے ؎

شب محرم راز عاشقان ہے　　شب خلوت خاص عارفان ہے

وَّجَعَلْنَا النَّهَارَ مَعَاشًا ۪ اور بنایا دن روزگار کو - تا کہ تلاش معاش مین مصروف
ہو اور محنت و کوشش سے اپنا رزق حاصل کرو - وَبَنَيْنَا فَوْقَكُمْ سَبْعًا

شِدَادًا ۝ اور چنی تمسے اوپر سات چنائی مضبوط۔ یعنے بنائے ہمنے تمہارے اوپر سات آسمان نہایت سخت اور مضبوط اور صاف وشفاف کہ کبھی پرانے نہین ہوتے اور بنائے اونمین سات ستارے پہرنے والے جنکی حرکتین ایک دوسرے کے مخالف ہین اور نئی نئی طرحین ظاہر کرتے ہین اور ہر طرح مین ایک تاثیر پیدا ہوتی ہے جسمین مومن و کافر نیک وبد سب شریک ہین خواہ وہ تاثیر فائدے کی ہو یا نقصان کی۔ وَّجَعَلْنَا سِرَاجًا وَّهَّاجًا ۝ اور بنایا ایک چراغ چمکتا نہایت روشن یعنے آفتاب دنیا کے لوگونکے فائدے کے واسطے جسمین گرمی اور روشنی دونون ہین اور دنیا کا ہر شخص نیک ہو یا بد اوسکی روشنی اور گرمی سے فائدے اور نقصان برابر اوٹھاتا ہے۔ وَّاَنْزَلْنَا مِنَ الْمُعْصِرٰتِ مَآءً ثَجَّاجًا ۝ اور اوتارا نچورتی بدلیون سے پانی کا ریلا۔ یعنے ٹپکتے ہوئے بادلون سے بہت بہنے والا پانی برسایا لِّنُخْرِجَ بِهٖ حَبًّا وَّنَبَاتًا ۝ وَّجَنّٰتٍ اَلْفَافًا ۝ کہ نکالین اوس سے اناج اور سبزہ اور باغ پتون مین لپٹے ہوئے۔ یعنے تاکہ ہم اوس پانی سے اناج پیدا کرین کہ تمہارے کھانے پینے کے کام آئے۔ اور سبزہ اور گھاس اُگائین جو تمہارے کام آئے اور تمہارے جانورون کے لیے چارہ ہو اور اونکے گھی اور دودھ وغیرہ سے تمکو فائدہ حاصل ہو۔ اور پیدا کرین تمہارے لیے باغ ہرے بھرے نہایت گھنے کہ تمہارے میوے کھانے اور لذتین پانے کے کام آئین۔ اور ان فائدون مین تم سب شریک ہو۔ اور قیامت مین سب اسکے خلاف ہوگا پس معلوم ہوا کہ یوم الفصل دنیا مین نہین ہو سکتا کیونکہ قیامت کا ہونا باوجود ان سب چیزون کے موجود ہونے کے جنمین شراکت اور اتفاق ہے ہرگز متصور نہین بلکہ قیامت کے آنے کا وقت اس عالم کی خرابی کے شروع سے سمجھنا چاہیے۔ جیساکہ ارشاد ہوا ہے۔ اِنَّ يَوْمَ الْفَصْلِ كَانَ مِيْقَاتًا ۝ بیشک دن فیصلے کا ہے ایک وقت ٹھہرا یعنے بیشک قیامت کے دن جسمین نیکون اور بدون مین تفرقہ اور امتیاز اور ہر ایک کے

وسبھے علیحدہ ہونگے ایک وقت ٹھیرایا گیا ہے کہ اوس سے ایک ذرہ آگے پیچھے نہین ہو سکتا
اور دنیا مین کافرونکے جلدی کرنے سے اوسوقت کے لانے مین عجلت نہین کرتے۔ کیونکہ
اونکے لیے آسمان وزمین کے بدلے ایک دوسرا مکان چاہیے اور وہ مکان اس عالم
مین آسمان وزمین کے نیچے ہے پس اوسکے ظاہر کرنے کے لیے آسمان وزمین کا وقت
[illegible] تاکہ نیکون کو بہشت آسمان پر ظاہر ہو اور بدون کو دوزخ زمین کے
نیچے [illegible] اور وہ روز نہ آیگا مگر يَوْمَ يُنْفَخُ فِي الصُّوْرِ فَتَأْتُوْنَ أَفْوَاجًا
جسدن پھونکی جائیگی صور پھر چلے آؤ جتھے جتھے۔ یعنے جسدن پھونکا جائے صور اور مراد اس سے
دوسری بار کا پھونکنا ہے کہ اوسی سے قیامت کے دن کی ابتدا ہے۔ اور اس پھونکنے
کے سبب سے ہر فرد انسان کی روحین اپنے بدنون سے ملکے اوٹھین گی اور ہر مذہب
[illegible] ہوکر اور فرشتے سب آدمیون کے الگ جتھے کرینگے۔ یہود اور نصاری اور
مجوسی اور ہنود وار علاوہ انکے تمام مذاہب کے لوگونکی جدا جدا صفین ہونگی اور مسلمانون
کی [illegible] علیحدہ ہونگی۔ اور اسیطرح ہر عمل والے نیک ہون یا بد الگ الگ کیے جائینگے
اور پھر اسی طور سے یہ سب فوج فوج اور غول غول ہو کے حشر کے میدان مین آئینگے اسطرح
سے کہ ایک غول کے لوگ دوسرے غول سے بالکل نہ ملنے پائین گے۔ وَفُتِحَتِ
السَّمَاءُ فَكَانَتْ أَبْوَابًا اور کھولا جائے آسمان تو ہو جائین دروازے۔
یعنے پھاڑا جائیگا آسمان تاکہ فرشتے اعمالنامے لے کے اترین اور اون عملونکی صورتین
آسمان پر چڑھنے کے بعد جو ہوئی ہین وہ ظاہر ہون۔ اور بہشت جو ساتون آسمانون کے
اوپر ہے وہ بھی ظاہر ہو پس اس پھٹنے سے آسمان مین دروازے سے ہو جائینگے اور
[illegible] اون سے بہشت مین داخل ہونا ہوگا وَسُيِّرَتِ الْجِبَالُ فَكَانَتْ
سَرَابًا اور چلائے جائین پہاڑ تو ہو جائین ریتا۔ یعنے پہاڑ ہوا مین اڑائے جائینگے
تو وہ ایسے ہو جائینگے جیسے ریت کہ دور سے پانی کیطرح نظر آتی ہے اور اصل مین ریت ہے

اسیطرح سب پہاڑ چلتے وقت دور سے ایسے معلوم ہونگے کہ پہاڑ ہیں اور حقیقت مین ریزے ریزے
مثل ریت کے ہونگے۔ اور جب پہاڑون کا یہ حال ہوگا جو زمین کی میخین تھین تو زمین جڑ
اوسکی درہم و برہم ہوجائیگی۔ اور ٹھکانا دوزخ کا جو اوسکے نیچے ہے ظاہر ہوگا۔ پھر دنیا کی
سب چیزین جنمین کافر اور مسلمان شریک ہین نیست و نابود ہوجائینگی اور نیکون اور بدون
مین باہم شرکت اور برابری باقی نرہیگی نیکون کی جگہ اور ہوگی اور بدون کی اور۔ إِنَّ جَهَنَّمَ
كَانَتْ مِرْصَادًا ○ بیشک دوزخ ہے تاک مین۔ اور مقام عذاب کا کہ فرشتے اوسکے
کنارہ پر طوق و زنجیر اور آگ کے گرز لیے ہوئے کھڑے ہونگے اور دوزخیون کو پکڑ کے
لیجائینگے۔ کیونکہ وہ لِلطَّاغِينَ مَآبًا ○ شریرون کا ٹھکانا ہے۔ جہان وہ اپنے کفر
و شرک وغیرہ کی سزا پائینگے۔ لَابِثِينَ فِيهَا أَحْقَابًا ○ رہنے والے ہونگے اوسمین
قرنون۔ یعنے دوزخ کے عذاب مین ہمیشہ مبتلا رہینگے اور کبھی رہائی نہوگی لَا يَذُوقُونَ
فِيهَا بَرْدًا وَلَا شَرَابًا ○ نہ چکھین وہان کچھ مزا ٹھنڈک کا اور نہ ملے کچھ پینا۔ یعنے
نہ تو وہان کوئی ٹھنڈی چیز چکھینگے کہ اوس سے راحت پائین اور گرمی دوزخ کی دور ہو
اور نہ کچھ پینے کو ملیگا ایسا کہ باعث راحت ہو۔ إِلَّا حَمِيمًا وَغَسَّاقًا ○ مگر گرم پانی اور
بہتی پیپ۔ یعنے گرم پانی کھولتا ہوا جو منہ تک جاتے ہی منہ کی کھال اُتار دے اور گردے
اور کلیجہ اور تمام اندرونی اعضا کو حلق سے اوترتے ہی جلا کے بھسم کردے۔ اور پیپ
جو دوزخیون کے جلے ہوئے جسمون سے بہنکے دوزخ کے گڑھون مین جمع ہوگی اور کافر
نہایت بیقراری سے اوسے پانی سمجھ کے پی جائینگے اور اوسکا زہر تمام بدن مین پھیل جائیگا
اور یہ سزا ہے سخت جَزَاءً وِفَاقًا ○ بدلا ہے پورا۔ اونکے عملون کا۔ اسلیے کہ اونکے
عمل بھی نہایت خراب اور غیر متناہی تھے۔ کیونکہ إِنَّهُمْ كَانُوا لَا يَرْجُونَ حِسَابًا
وہ تھے توقع نرکھتے حساب کی۔ یعنے وہ لوگ ہرگز حساب کی توقع نرکھتے تھے اور جزا و سزا
کے منکر تھے اور گناہونکی محبت اونکے دلونمین اسقدر زیادہ تھی کہ اونکی روح کے رگ و ریشہ

ہم مین مل گئی تھی اور ان گناہون کو اپنے نزدیک اچھا جانتے تھے وَكَذَّبُوا بِآيَاتِنَا
كِذَّابًا ۝ اور جھٹلائین ہماری آیتین مکرا کر۔ یعنے ہماری آیتین جو جزا اور سزا اور حساب
کے بارے مین تھین اونکو اونہون نے جھٹلایا اور منکر رہے۔ کیونکہ اونکے دلونمین اون آیتون
کے سچ ہونے کا گمان تک نہ تھا۔ اور اسطور کا انکار انکار روحی ہے نہ انکار بدنی۔ جو ہمیشہ باقی
رہیگا اور روحی ہمیشہ کے عذاب کا سبب ہوگا۔ اور یہ گناہ اللہ تعالے جانتا ہے اور اوسکے
فرشتون کراماً کاتبین نے بھی لکھ رکھے ہین جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَكُلَّ شَيْءٍ
أَحْصَيْنَاهُ كِتَابًا ۝ اور ہر چیز ہمنے گن رکھی ہے لکھکر۔ یعنے ہر چیز بدن اور روح
کے عملون سے ہمنے گن کے لکھ رکھی ہے تاکہ قیامت کے کارپردازونکو ہر وقت یاد رہے
ع اور ہر عمل کی جزا پوری دیجائے فَذُوقُوا فَلَنْ نَزِيدَكُمْ إِلَّا عَذَابًا ۝
اب چکھو کہ ہم نہ بڑھاتے جاینگے تمپر مگر مار۔ یعنے عذاب پر عذاب تمہارے لیے زیادہ ہوگا
خلاف ایمان دار گنہگارونکے کہ اونکا عذاب اعضا کے عملون پر ہوگا اور موقوف ہوجایگا
اسلیئے کہ اونکی روحین ایمان کے سبب بدی سے پاک تھین۔ حدیث مین آیا ہے کہ یہ
آیت سخت ترین آیات قرآنی ہے دوزخیون کے حق مین۔ لکھا ہے کہ جب دوزخی بہت
پیاسے ہونگے اور پانی مانگینگے تو ایک ابر سیاہ ظاہر ہوگا اور اوس سے سانپ اور بچھو
بہت بڑے بڑے بختی اونٹون کی گردنون کے برابر برسین گے اور اونکو کاٹین گے
اور اونکے زہر کی تاثیر ہزار برس تک دوزخیون کے جسم سے نجائیگی۔ اور اسیطرح اونکے عذاب
اونکے پے در پے اور زیادہ ہونگے تاکہ عذاب کے عادی نہوجائین کیونکہ یہ بھی ایک طرح کی تخفیف
ہے سو یہ ہرگز نہوگا بلکہ طرح بطرح کے سخت عذابون مین مبتلا ہوتے رہینگے۔ اور مومنون
کو طرح بطرح کی نعمتین ملینگی جنکے دیکھنے سے کافر جلین گے اور زیادہ تر مبتلائے عذاب ہونگے
جیسا کہ اس آیت مین ہے کہ إِنَّ لِلْمُتَّقِينَ مَفَازًا ۝ بیشک ڈر والونکو مراد ملنی
ہے اور اونکا درجہ بلند اور ممتاز ہونا ہے حَدَائِقَ وَأَعْنَابًا ۝ باغ ہین اور

انگور۔ یعنے باغ ہین میوون سے لدے ہوئے اور انگور کی ٹٹیان جنمین انگور لٹکتے ہونگے
اور وہ شل سایبانون کے ہونگی۔ وَّكَوَاعِبَ اَتْرَابًا ۝ اور نوجوان عورتین
ایک عمر کی سب۔ کنواری اور حسین حد بلوغ کو پونہچی ہوئی سولہ سولہ برس کی اور مرد یعنے
بہشتی تینتیس برس کے ہونگے اور بعض نے لکہا ہے کہ سب اہل بہشت کیا مرد اور کیا عورت
تینتیس تینتیس برس کے ہونگے۔ اور بہشتی ان ہمعمر حسینون کے ساتھ سیر باغ مین مصروف
ہونگے۔ وَّكَاْسًا دِهَاقًا ۝ اور پیالہ چھلکتا۔ یعنے پیالے شراب کے چھلکتے ہوئے
پدر پہ کہ خوشی اور عیش کو بڑہائین اور سبکروحی پیدا کرین سیر باغ کا لطف بخوبی حاصل ہو
اور اوس شراب مین کوئی فساد اور برائی نہوگی جیسی دنیا کی شراب مین ہوتی ہے پس
بہشت مین شراب کی محفلین سب برائیون سے پاک صاف ہونگی۔ لَا يَسْمَعُوْنَ
فِيْهَا لَغْوًا وَّلَا كِذّٰبًا ۝ نہ سنین گے وہان بیہودہ بکنا اور نہ جہوٹ۔ یعنے اس
شراب کی محفل مین جہوٹی اور بیہودہ باتین نہ سنائی دینگے۔ پہر وہان لڑائی جہگڑے اور
ہذیان کا کیا ذکر ہے۔ اور یہ نعمتین اور لذتین جو بہشتیونکو بہشت مین ملینگی جَزَآءً
مِّنْ رَّبِّكَ عَطَآءً حِسَابًا ۝ بدلا ہے تیرے رب کا دیا حساب سے۔ یعنے
بدلا ہے تیرے پروردگار کی طرف سے جو اوسنے بخشش اور انعام سے موافق اونکے
عملون کے دیا ہے نہ عمل کے اندازے سے۔ اور وہ پروردگار ایسا ہے جسکی یہ تعریف
ہے کہ رَّبِّ السَّمٰوٰتِ وَالْاَرْضِ وَمَا بَيْنَهُمَا۔ رب ہے آسمانون کا اور
زمین کا اور جو اونکے بیچ ہے۔ جسنے آسمان و زمین اور اوسکی درمیانی چیزونپر بخشش اور
انعام بغیر وعدے اور استحقاق کے کیا ہے پہر وہ کیونکر اپنے اون بندونکے حق مین
جو کچھ لیاقت بہی رکہتے ہین اور وعدہ بہی دیے گئے ہین یہ بخشش اور انعام پورا نکریگا کیونکہ
وہ الرَّحْمٰنِ لَا يَمْلِكُوْنَ مِنْهُ خِطَابًا ۝ بڑی مہروالا قدرت نہین کہ کوئی
اوس سے بات کرے۔ جو بغیر وعدے کے ہزارون احسان کرتا ہے بہر تفسیر ح

وسنے وعدہ کیا ہے کیونکر نہ پورا کریگا مگر باوجود اس رحمت کے کہ ماں باپ سے بھی زیادہ
اپنے فرمانبردار بندوں پر مہربان ہے اوسکی بزرگی اور جلال اس قدر اعلےٰ مرتبے پر ہے
کہ کسی کی مجال نہیں جو اوس سے بات کر سکے بغیر حیلے کے اور اس بزرگی کا ظہور کامل
ہوگا مگر یَوْمَ یَقُوْمُ الرُّوْحُ وَالْمَلٰٓئِکَۃُ صَفًّا جسدن کھڑی ہو روح
اور فرشتے قطار ہوکر اور روح نام ہے ایک لطیفہ ادراکیہ کا کہ ہر مخلوق کو عطا ہوا ہے جان
ہو ذی روح ہو یا نبات ہو یا درخت۔ اور وہ ایک جوہر نورانی ہے۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے
کہ روح ایک فرشتہ ہے جو موکل ہے تمام ارواحوں پر وہ اسقدر بڑا ہے کہ کوئی مخلوق اس
سے بڑی نہیں قیامت کے دن وہ اکیلا ایک صف ہوگا اور ایک صف تمام فرشتوں کی
اور بعض کا قول ہے کہ آسمان چہارم پر ہے ہر روز بارہ ہزار تسبیح کرتا ہے اور اوسکی ہر تسبیح سے ایک
فرشتہ پیدا ہوتا ہے اور بعضوں نے لکھا ہے کہ روح جبرئیل علیہ السلام ہیں کہ فرشتوں کے
ساتھ صف باندھینگے خلاصہ یہ کہ روح اور تمام فرشتے آسمان و زمین کے صف باندھ کے
کھڑے ہونگے تاکہ اوسدن کے کاموں کے لیے تیار رہیں۔ لَا یَتَکَلَّمُوْنَ اِلَّا
مَنْ اَذِنَ لَہُ الرَّحْمٰنُ وَقَالَ صَوَابًا۝ کوئی نہیں بولیگا مگر جسکو حکم دیا رحمٰن
نے اور جو بات کہے ٹھیک کہے اوس وقت کوئی بات نہ کریگا اور نہ دم ماریگا شفاعت اور
شہادت میں مگر وہی جسے پروانگی دے رحمٰن اپنی رحمت کے باعث سے اور کہیگا وہ سب
بات سچی اور درست اور نہایت احتیاط سے ادائے شہادت کریگا اور کم و زیادہ نہ کہیگا
کیونکہ ذٰلِکَ الْیَوْمُ الْحَقُّ ج وہ دن حق کا ہے [illegible] اور خلاف بات
پیش نجائیگی اور وہ دن ایسا ہے کہ نیکوں اور بدوں میں تفرقہ ہو اور مومن و کافر میں امتیاز
کرنا اوسدن کا حق ہے فَمَنْ شَآءَ اتَّخَذَ اِلٰی رَبِّہٖ مَاٰبًا۝ پھر جو کوئی چاہے
بنا رکھے اپنے رب کے پاس ٹھکانا۔ تاکہ اوسدن اوسکے [illegible] اعزاز اور
امتیاز حاصل ہو اور انواع اقسام کے عذاب سے جو نافرمانوں کے لیے اوسدن تیار ہونگے

نجات ہو۔ اور اِنَّآ اَنْذَرْنٰكُمْ عَذَابًا قَرِيْبًا ۚ ۖ ہمنے خبر سنا دی تمکو ایک آفت نزدیک
کی۔ یعنے ہمنے بارہا تمکو ڈرادیا ہے پیغمبرونکی زبانی ایک عذاب سے جو بہت نزدیک ہے
اور ہر شخص کو بعد مرنے کے عالم برزخ مین پیش آئیگا۔ اور اصل اوس عذاب کی عالم صغیر
انسانی کو خراب کرنا اور اوسکی بنیاد کو گرا دینا ہے اور بدعملونکی شکلون کا ظاہر ہونا ہے جو مردے
کی ذات پر غالب تھے بغیر اسکے کہ اعمالنامے کھولے جائین اور گواہ و شاہد حاضر ہون
اور اگلے پچھلے سب جمع کیے جائین اور نیکون کے لیے اچھی جگہ اور بدون کے لیے بُری
جگہ علیحدہ علیحدہ مقرر کی جائے۔ اور یہ عذاب واقع ہوگا يَّوْمَ يَنْظُرُ الْمَرْءُ مَا قَدَّمَتْ
يَدٰهُ جسدن دیکھ لیوے آدمی جو آگے بھیجا اوسکے ہاتھون نے۔ یعنے جسدن دیکھیگا
ہر شخص اپنے نیک اور بدعملون کی قوتون کو اور برزخ کے عذاب مین مبتلا ہوگا تو جو ایماندار
والے ہین وہ اپنے ایمان صحیح اور اعتقاد درست کے باعث اوس سے نجات پائینگے اور
کافرون کے لیے اوس سے بچنے کا کوئی ذریعہ نہوگا ناچار حسرت کرینگے وَيَقُوْلُ
ع ۲ الْكٰفِرُ يٰلَيْتَنِيْ كُنْتُ تُرٰبًا ۠ اور کہے منکر کسیطرح مین مٹی ہوتا۔ یعنے کہے گا کافر
جب وہ خوفناک صورتین دیکھیگا کہ کیا اچھا ہوتا جو مین مٹی ہوتا۔ اور انسان کی صورت
مین نہ پیدا ہوتا جو ایسی بُری صورتین مجھے نظر آتین اور مٹی کو اسواسطے یاد کریگا کہ اصل
انسان کی مٹی ہی ہے۔ اور یہ بھی جان لیگا کہ یہ سب گرفتاری روح کے باقی رہنے کے
سبب ہے اور اگر صرف بدن ہوتا تو خاک ہوجاتا اور اس عذاب مین مبتلا نہوتا۔ اور حضرت
عبداللہ بن عباس سے روایت ہے کہ قیامت کے دن جانورون سے آپس مین لڑنے
اور تکلیف پہنچانے کا قصاص لے کے حکم ہوگا کہ سب خاک ہوجاؤ اوسوقت کافر
یہ حال دیکھ کے رشک کرینگے اور کہین گے کیا اچھا ہوتا جو ہمین بھی خاک ہوجانے کا
حکم ہوتا اور اس آدمیت سے جو خرابی کا باعث ہے دور رہتے۔ اور بعض حضرات صوفیہ
نے فرمایا ہے کہ مراد خاک ہونے سے یہ ہے کہ کاش ہم مثل خاک کے عاجزی اور

فروتنی کرتے تو آج اس عذاب مین مبتلا نہوتے۔ اور بعض علمانے لکھا ہے کہ مراد کافر سے ابلیس ہے جو کفر مین سب سے بڑھا ہوا ہے۔ اور حضرت آدم علیہ السلام کو بوجہ خاکی ہونے کے حقیر جانتا تھا اور اپنے تئین بوجہ آتشی ہونے کے بڑا اور اچھا سمجھتا تھا۔ پس جب حضرت آدم اور انکی اولاد کو انواع اقسام کی نعمتون اور بخششون سے سرفراز دیکھیگا اور اپنے تئین ذلیل وخوار پائیگا تو تمنا کریگا کہ کاش مین بھی مٹی سے ہوتا تو یہ فخر اور عزو رتبہ پاتا۔ اور رونقی جو شان وشوکت اور عزت وحرمت خداے تعالے نے ان خاکیون کو دی ہے وہ کسی دوسرے مخلوقات کے طبقون مین سے حاصل نہین۔ حضرت رافت فرماتے ہین کہ ؎

جوکہ آدم کی شان وشوکت سے ✣ عزت وحرمت وسعادت ہے ✣
نے ملائک کی نے پری کی ہے ✣ خوبی اس طور کب کسی کی ہے ✣
خاک ہے ایک پاک ہے سب سے ✣ پست ہے اور بلند کوکب سے ✣
ہے زمین پر بڑا فلک سے یہ ✣ شرف پائے نہ کیون ملک سے یہ ✣
ہے اسی مین تجلی مولا ✣ ✣ رافت اس سے ہے کون بہراولے

سورة النازعات مکیة | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی ستة واربعون آیة

یہ سورت مکی ہے اسمین چھیالیس آیتین اور ایک سو اناسی کلمے اور سات سو ترپن حرف اور دو رکوع ہین۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے اکیس[21] مرتبہ پڑھے بادشاہ کے خوف اور وزیر کے قہر اور امیر کے عتاب سے محفوظ رہے اور ایمان اوسکا سلامت رہے۔ وَالنّٰزِعٰتِ غَرْقًا ۝ قسم ہے گھسیٹ لانے والونکی ڈوبکر۔ یعنے قسم ہے اوس جماعت کی کہ کھینچتی ہے اپنے تئین کام مین نہایت درجہ غرق ہوکے اور وہ ایک قسم کے فرشتے ہین جو کافرونکی رگ وپے مین گھسکے اونکی جان نکالتے ہین نہایت سختی سے وَّالنّٰشِطٰتِ نَشْطًا ۝ اور بند چھڑا دینے والونکی کھولکر۔ یعنے قسم ہے اوس جماعت کی جو نہسی خوشی سے کام کرتے ہین۔ اور وہ بھی ایک قسم کے فرشتے ہین

جو مسلمانون کے بدن سے جان کے گرہ بند کھولدیتے ہین تاکہ وہ اپنی خوشی سے عالم پاک
کو روانہ ہون لیکن بدن کی تکلیف اور ہے اوسمین دونون برابر ہین۔ اور یہ ذکر ہے
روح کا۔ نیک روح خوشی سے دوڑتی ہے اور بد ڈر سے بھاگتی ہے پہر اوسے گھسیٹتے
ہین۔ وَالسّٰبِحٰتِ سَبۡحًا ۙ اور پیرنے والونکی پیرنے کر۔ یعنے قسم ہے اون جماعت
کی جو تیرتے ہین کام کرنے مین اچھی طرح اور بے رنج ومشقت کام مین مشغول ہوتے ہین
اور وہ بہی ایک قسم کے فرشتے ہین جو احکام الٰہی کے بجالانے کے لیے ہوا مین تیرتے پہرتے
ہین اور جب کچھ حکم آتا ہے اوسکی تعمیل کے لیے دوڑتے ہین اور ایک ایک پر سبقت لے
جاتا ہے۔ فَالسّٰبِقٰتِ سَبۡقًا ۙ پہر آگے بڑھتے دوڑکر۔ یعنے قسم ہے اونکی
جو اپنے برابر والون سے کام مین بڑھجاتے ہین۔ فَالۡمُدَبِّرٰتِ اَمۡرًا ۘ پہر کام بناتے
ہین حکم سے۔ یعنے قسم ہے اون فرشتون کی جو تدبیر کرنے والے کام کے ہین اور جتنے
پہلے مذکور ہوئے ہین وہ سب اپنے اپنے کامون کی تدبیر اور مشورے مین انکی طرف
رجوع کرتے ہین۔ اور انکا مرتبہ پہلے والون سے بلند ہے۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ مراد
ان سب سے ستارے ہین کہ مشرق سے مغرب تک اور ایک برج سے دوسرے برج تک سیر
کرتے اور دوڑتے پہرتے ہین اور آسمان مین تیرتے ہین اور ایک دوسرے سے سیر مین
آگے نکلجانے والے ہین اور تدبیر کرتے ہین اون کامون کی جو اللہ تعالے نے اونکے
لیے مقرر کیے ہین مثل اختلاف موسم وغیرہ کے پس بہر تقدیر جواب قسم کا یہ ہے کہ تم
سب قبرون سے اوٹھائے جاؤگے اور تم سے حساب لیا جائیگا۔ يَوۡمَ تَرۡجُفُ
الرَّاجِفَةُ ۙ جسدن کانپے کانپنے والی۔ یعنے جسدن زمین اور پہاڑ جنبش مین
آئینگے۔ اور یہ پہلی مرتبہ صور پھونکنے سے ہوگا کہ سب کانپین گے اور جاندار ہول سے
مرجائینگے اور دنیا کا انتظام درہم برہم ہوجائیگا۔ تَتۡبَعُهَا الرَّادِفَةُ ؕ اوسکے
پیچھے دوسرے۔ یعنے اسکے بعد دوسری مرتبہ صور پھونکنا ہے۔ جسکے سبب سے پہر جئین

قالب مین آجائینگی اور یہ عالم ایک نئے رنگ پر پیدا ہوگا۔ پھر قُلُوبٌ يَوْمَئِذٍ وَاجِفَةٌ ۝ لتنے دل اوسدن دہڑکتے ہین یعنے بہت سے دل اوسدن مارے خوف و دہشت کے کانپتے ہونگے اور بیقراری و گہبراہٹ اس درجے بڑہی ہوگی کہ شبہ تک سکین سے بلکہ اونکے چہرونپر ہوائیان اُرتی ہونگی أَبْصَارُهَا خَاشِعَةٌ ۝ اونکے تیور لوٹے ہین۔ یعنے اونکی آنکھین نیچی اور تاریک و حیران ہونگی مگر کافر اس بیان کے سننے سے بھی آگاہ نہین ہوتے اور يَقُولُونَ أَإِنَّا لَمَرْدُودُونَ فِي الْحَافِرَةِ ۝ کہتے ہین کیا ہم پہر آوینگے اولٹے پانون۔ یعنے بعد مرنے کے کیا ہم پہر زندہ ہونگے اور پہلی حالت پہر رہین گے۔ أَإِذَا كُنَّا عِظَامًا نَخِرَةً ۝ جب ہو چکے ہم ہڈیان کہوکہری۔ یعنے اسڑی گلی کہوکہل جنکی رطوبت قرنون کے گزرنے سے خشک ہو جائیگی اور زندہ ہونے کی قابلیت اونمین نرہیگی۔ اور اگر اونپر یہ امر ثابت کیا جاوے اور کہا جاوے کہ یہ بات ایک بہت بڑے کامل قدرت والے کے نزدیک کچھ مشکل نہین کیونکہ دیکھو اوسکی قدرت کاملہ سے رات دن پر دن آتے رہتے ہین اور چاند روز ایک نئی شکل بدلتا ہے اور فصلین مختلف ہوتی ہین اور یہ باتین ہر شخص پر ظاہر ہین۔ پہر اوسکے نزدیک ایک شے کو بگاڑکے اوسیوقت بنانا یا ہزارون سال گزرنے کے بعد بنانا کیا دشوار ہے۔ تو پہر وہ ہنستے اور تعجب کی راہ سے قَالُوا تِلْكَ إِذًا كَرَّةٌ خَاسِرَةٌ ۝ کہتے ہین تو تو یہ پہر آنا ٹوٹا ہے۔ یعنے ہر عضو کے جدا اور خراب ہونے کے بعد دوبارہ جینا بڑے نقصان کا باعث ہے اسواسطے کہ اپنی چیزون کو نہ پاوینگے اور مال و اسباب تلف ہو جائیگا اور ہماری وہی مثل ہوگی کہ مسافر مال و اسباب لے کے اپنے گہر سے صحیح و سالم سفر کو گیا اور راہ میں اوسکی سب چیزین لٹ گئین پہر وہ تن تنہا زخمون سے چور رہا ہتہ پانون کٹواکے اپنے گہر واپس آیا تو اوسکے کچھ نہ پایا حق تعالیٰ ونکے اس خیال فاسد کے باطل کرنے کے لیے فرماتا ہے کہ تعجب تمہارا

سو یہ سے ہے کہ اللہ تعالےٰ کے کام کو اپنے کام پر قیاس کرتے ہو اور پابند اسباب سمجھتے ہو- سو یہ تمہارا خیال غلط ہے کیونکہ اوسکے حکم کن سے سب کچھ ہو جاتا ہے اور اسباب بھی اوسی کے حکم سے جمع ہوتے ہین- فَاِنَّمَا هِيَ زَجْرَةٌ وَّاحِدَةٌ ۝ سو وہ تو ایک جھڑکی ہے- یعنے نہین ہے یہ زندگی مگر ایک جھڑکی- اور مراد اس سے دوبارہ صور پھونکنا ہے کہ اس آواز کے ساتھہ ہی سب روحین اپنے بدنون مین آجاوینگی اور زندگی کامل حاصل ہوگی- فَاِذَا هُمْ بِالسَّاهِرَةِ ۝ پھر تب ہی وہ آرہے میدان مین یعنے میدان حشر مین جو سفید اور ہموار ہوگا آنکلے- اور بعض نے لکھا ہے کہ ساہرہ ایک زمین کا نام ہے جو بیت المقدس کے قریب ہے وہان محشر ہوگا اور خداے تعالے اوس زمین کو کشادہ کردیگا- اور بعضے لکھتے ہین کہ اللہ تعالے نے چاندی کی زمین پیدا کریگا جو اس دنیا سے چالیس حصے بڑی ہوگی- وہین حشر ہوگا اور اوسی کا نام ساہرہ ہے- اور یہ مرنے کے بعد زندہ ہونا مثل سونے کے بعد جاگنے کے قیاس کرنا چاہیے- اور جب کافرون نے باوجود ایسے صاف و روشن بیان اور مثالون کے آخرت کی زندگی کا یقین نہ کیا اور اپنی ضد پر قائم رہے اور بیہودہ باتین بنانے لگے تو اہل اسلام اس بات سے رنجیدہ ہوکے اپنے دل مین کہنے لگے کہ کیا اچھا ہوتا اگر حق تعالے ان لوگون کے سامنے ایک صدہا برس کے مردے کو زندہ کردیتا کہ یہ اوسکے دیکھنے سے اپنے اس انکار سے باز آتے اور ملزم قرار پاتے- پس حق تعالے اونکے سمجھانے کے لیے مخاطب ہوکے استفسار فرماتا ہے کہ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ مُوْسٰى ۝ کچھ پہنچی ہے تجکو بات موسیٰؑ کی- یعنے تمکو حضرت موسیٰؑ کے قصے کا حال کچھ معلوم ہے کہ فرعون ایسے سرکش بادشاہ کے سامنے جسکے دربار مین ہزارون آدمی حاضر ہوتے تھے بارہا اونہون نے اپنے ہاتھہ کی لکڑی ڈالدی اور وہ زمین پر گرتے ہی ایک بڑا اژدہا ہوگئی اور اوسنے سخت آواز دی- پھر باوجود اس بات کے کہ ایک خشک لکڑی کو جو زندگی کی کچھ بھی قابلیت نہ رکھتی تھی

پھر دوبارہ زندگی ہمنے دی اور فرعون نے باربار دیکھا۔ مگر روز جزا کا معتقد نہوا۔ پس یہ کافر
ایک مردہ صدہا برس کا زندہ ہوتے دیکھ کے کب ایمان لائینگے اور اپنے انکار سے
کب باز آئینگے۔ اور بلکہ اس بات سے زیادہ تر مستحق عذاب ہو جائینگے۔ کیونکہ عادت الٰہی
یون ہی جاری ہے کہ معجزہ دیکھنے کے بعد اگر کافر ایمان نہ لائین اور اپنے کفر پر اصرار کیے
جائین تو اوسیوقت عذاب الٰہی مین گرفتار ہون اور ایکدم کی فرصت نہ ملے۔ اور مختصر قصہ
حضرت موسیٰ علیہ السلام کا مسلمانونکی آگاہی کے لیے اس طور سے بیان ہوتا ہی کہ
اِذْ نَادٰىهُ رَبُّهٗ بِالْوَادِ الْمُقَدَّسِ طُوًى ؑ جب پکارا اوسکو اوسکے رب نے
پاک میدان مین جسکا نام طویٰ ہی۔ یعنے ابتدا اس قصے کی اوسوقت سے ہے کہ جب حضرت
موسیٰ علیہ السلام کو اونکے پروردگار نے پاک میدان مین پکارا اور کیفیت اوسکی یہ ہے
کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کے ہاتھ سے بے قصد ایک قبطی کا خون ہوگیا فرعون اس باعث
سے آپکے قتل کے درپے تھا۔ پس آپ اپنی حفاظت کے خیال سے اپنے وطن شہر مصر سے
بھاگ کے شہر مدین مین پونہچے اور حضرت شعیب علیہ السلام کے مکان مین سکونت اختیار کی اور
حضرت شعیب علیہ السلام نے اپنی صاحبزادی سے آپکا نکاح کردیا۔ جب آٹھ یا دس برس
آپکو وہان رہتے ہوئے گذرے تب آپنے حضرت شعیب علیہ السلام سے رخصت چاہی
اور کہا کہ اگر آپ اجازت دین تو مین اپنے وطن کو جاؤن اور اپنی گھر والی کو اپنے ساتھ لیتا
جاؤن اور وہان پہونچکے اپنی والدہ کی زیارت اور اپنے بڑے بھائی کی ملاقات سے مسرور
ہون۔ یقین ہے کہ اتنا عرصہ گذرنے سے فرعون اور اوسکے لوگ اوس قبطی کے خون کو
بھول گئے ہونگے۔ حضرت شعیبؑ نے آپکو رخصت کیا اور آپکی بی بی کو بھی آپکے ہمراہ کردیا
اور اپنے دو غلام ساتھ کیے تاکہ آپکو مصر مین پونہچا کے واپس آئین۔ اور حضرت موسیٰ علیہ
السلام اپنی بی بی کو ساتھ لے کے وہان سے روانہ ہوئے۔ مگر چونکہ آپکے مزاج مین غیرت بہت
تھی آپنے قافلے کے ساتھ بی بی کا لے چلنا پسند نکیا کہ شاید سواری سے چڑھتے اترتے

کسی نامحرم کی نظر اونپر نہ پڑجائے اسیواسطے وہان سے تنہا اپنی بی بی کو لیکے روانہ ہوئے اور شام
کے درستے کو چھوڑکے دریا کے کنارے کنارے چلے تاکہ فرعون کی طرف کا کوئی حاکم آپکو
پہچان کے خون کی علت مین گرفتار نکرے اور آپکے پاس ایک خچر تھا اوسپر اسباب لاد کے اوسکو
ایک غلام کے سپرد کیا اور کچھ بکریان تھین وہ دوسرے غلام کے ہمراہ کین اور خود اپنی بی بی
کی سواری کے ساتھ رہے۔ چلتے چلتے ایکدن راہ بھولے اور کوہ طور کیطرف جا نکلے ہرچند
راستہ ڈھونڈھا مگر نہ ملا یہانتک کہ رات ہوگئی اور وہ جمعہ کی رات تھی ذیقعدہ کی اٹھارہوین تاریخ
اور موسم جاڑے کا تھا۔ اتفاقاً بکریان جنگل مین پھیل گئین اور دونون غلام اونکے اکٹھا کرنے مین
مشغول ہوئے اور حضرت موسیٰ علیہ السلام اپنی بی بی کے پاس ایک جگہ بیٹھگئے کہ اتنے مین
راہ کی سختی اور سواری کی حرکت سے آپکی بی بی کو دردزہ شروع ہوا۔ اور حمل کی مدت بھی
ختم ہوچکی تھی۔ پس اونھون نے یہ بات آپ پر ظاہر کی اور کہا کہ اگر کہین آگ ملتی تو اچھا ہوتا
کہ روشنی بھی ہوتی اور تاپنے کے بھی کام آتی۔ پس آپنے غلامونکو حکم دیا کہ آگ کی تلاش کرین
اونھون نے ہرچند ڈھونڈھا مگر نہ آبادی کا پتہ ملا اور نہ آگ کا نشان۔ تب حضرت موسے
علیہ السلام آگ ڈھونڈھنے کے لیے خود تشریف لے گئے اور آپکو ایک پہاڑ پر داہنے ہاتھ
کیطرف کچھ روشنی معلوم ہوئی پھر آپنے بی بی اور غلامون سے کہا کہ تم یہان ٹھیرو مین نے
پہاڑ پر روشنی دیکھی ہے وہان جاکے آگ لیے آتا ہون اور جو شخص وہان ملیگا اوس سے
راستہ بھی پوچھ لونگا۔ یہ فرماکے آپ چلے اور وہان جاکے دیکھا کہ آگ نہین ہے بلکہ نورانی
تجلی ہے جو دور سے آگ معلوم ہوتی تھی اور اوس نور نے عوسج کے درخت کو جو عناب کے درخت سے
مشابہ ہے جڑ سے چوٹی تک گھیر لیا ہے اور اوسمین اسقدر چمک ہے کہ آنکھ نہین ٹھیرتی اور
اوسکے گرداگرد فرشتونکی تسبیح کی آواز آرہی ہے حضرت موسیٰ علیہ السلام نے باوجود ان باتون
کے دیکھنے کے اوس میدان مین سے گھاس پھوس چن کے ایک پولہ سا بنایا اور چاہا کہ اوس
نور سے جو مثل آگ کے ہے اوسے جلاوین اور اس ارادے سے جو نہین اوسکے پاس گئے

... آگ اونکی طرف لپکی تاکہ جلا دے پس حضرت موسیٰ علیہ السلام خوف سے پیچھے ہٹے اور وہ آگ بھی ہٹ گئی۔ پھر آپنے اوس پوٹے کے جلانے کا ارادہ کیا اور آگ آپکی طرف لپکی آپ پیچھے ہٹے کئی مرتبہ ایسا ہوا۔ آخر آپ متحیر ہو کے کھڑے ہو گئے اور قدرت الٰہی کا تماشا دیکھنے لگے۔ یکایک ایک نور اوس سے بلند ہوا جسنے زمین سے آسمان تک روشن کر دیا اور حضرت موسیٰ کی آنکھیں چوندہیانے لگین آپنے اپنی آنکھون پر ہاتھ رکھ لیے اور ذکر تسبیح کی آواز بلند ہوئی۔ او سوقت حضرت موسیٰ علیہ السلام نے اوس نور مین سے یہ آواز سنی کہ اے موسیٰ مین ہون پروردگار تیرا۔ پس ادب کرا اور اپنے پانون سے دونون جوتے دور کر۔ پھر ارشاد ہوا کہ تمہارے سیدھے ہاتھ مین کیا ہے آپنے عرض کی کہ لاٹھی ہے حکم ہوا کہ اسے زمین پر ڈالدو جیسے ہی آپنے اسے زمین پر ڈالا وہ ایک اژدہا ہو کے دوڑنے لگی آپ اوس سے ڈر کے بھاگے حکم ہوا کہ ڈرو نہین بلکہ اسے اپنے ہاتھ سے پکڑ لو وہی لکڑی ہو جائیگی۔ پھر حکم ہوا کہ اپنے ہاتھ کو اپنی بغل مین رکھو اور نکالو آپنے ایسا ہی کیا اور آپکا ہاتھ مثل آفتاب کے روشن ہو گیا۔ بعد اسکے توحید کی حقیقت اور عبادت کے آداب اور امور رسالت آپکو سکھا کے حکم ہوا کہ اِذْهَبْ اِلٰى فِرْعَوْنَ اِنَّهٗ طَغٰى ؁ جا فرعون کے پاس اوسنے سر اوٹھایا۔ اور فساد کرنے مین اسقدر حد سے بڑھا کہ خدائی کا دعویٰ کرتا ہے۔ اور جب تو اوسکے پاس پہونچے فَقُلْ هَلْ لَّكَ اِلٰٓى اَنْ تَزَكّٰى ۝ پھر کہہ تیرا جی چاہتا ہے کہ تو سنورے۔ یعنے پہلے اوس سے اتنا ہی کہنا کہ کیا تجھے نفس کی برائیون سے پاک ہونے کی رغبت ہے کہ مین تیری برائیان کھودون اور تجھکو ولی کامل بنادون وَاَهْدِيَكَ اِلٰى رَبِّكَ فَتَخْشٰى ۝ اور راہ بتاؤن تجھکو تیرے رب کی طرف پھر تجھکو ڈر ہو۔ یعنے راہ بتاؤن تجھے تیرے پروردگار کی تاکہ تو اوسکی ذات اور صفات کو پہچانے اور مرتبہ الیقین کا تجھے حاصل ہو۔ پھر تو ڈرے اور تیرا نفس مرجائے اور یہ سرکشی کا مرض بالکل جاتا رہے۔ الغرض حضرت موسیٰ علیہ السلام حسب فرمان پروردگار

فرعون کے پاس پونہچے اور پیغام اللہ جل شانہ کا اوسے پونہچایا۔ اوسنے جواب دیا کہ کیا تو وہ شخص نہین ہے جسے بچپن سے مین نے پالا اور پرورش کیا اور مدتون میرے پاس رہا پہر وہ کام کر کے تو یہان سے نکل گیا جسے تو ہی خوب جانتا ہے یعنے قبطی کو مار کے چلا گیا اور ہماری نعمتونکی ناشکری کی۔ اب تجھے یہ رتبہ کہان سے حاصل ہوا کہ ہمارا ہادی اور مرشد بن کے آیا۔ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے جواب دیا کہ یہ سب سچ ہے اور مین وہی شخص ہون لیکن اوسوقت مین نادان تھا۔ اور جب تم سے ڈر کے یہانسے بھاگا اللہ تعالےٰ نے اپنی عنایت سے مجہے علم اور حکمت مرحمت فرمائی اور رسالت کے طور پر تمہارے پاس بہیجا۔ فرعون نے کہا کہ اب تم رسالت کا دعویٰ کرتے ہو تو کوئی دلیل بہی اس دعوے کے سچ ہونے کی تمہارے پاس ہے۔ فَاَرٰىهُ الْاٰيَةَ الْكُبْرٰى ۝ پہر دکھائی اوسکو وہ بڑی نشانی۔ یعنے عصا کا اژدہا ہو جانا۔ اور اوسمین اسکے سوا اور معجزے بھی تھے کہ پانی نکالتے وقت کنوین کی گہرائی کے برابر بڑہ جاتا تھا۔ اور اندہیرے مین اوسکی دونون شاخین مثل مشعل کے روشن ہوتی تہین۔ اور جب حضرت موسیٰ علیہ السلام آرام فرماتے تھے تو وہ کہڑا ہو کے اونکی نگہبانی کیا کرتا تھا۔ اور اگر بکریون کے پاس چہوڑ کے تھے تو اونکے پاس کسی درندکو شیر ہو یا بہیڑیا آنے نہ دیتا تھا۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ اوسمین ہزار معجزے تھے۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ آیت کبریٰ سے مراد ید بیضا ہے کیونکہ وہ حضرت موسیٰ علیہ السلام کی ولایت کے کمال کی صورت تھی اور آپنے فرعون کو یہی معجزہ دکھلایا تھا۔ اور بعض کہتے ہین کہ چونکہ یہ دونون معجزے ایک ہی مجلس مین ایک ہی مطلب کے ثابت کرنے کیلیے آپنے ظاہر فرمائے اسوجہسے دونون کو ایک ہی شمار کیا خلاصہ یہ کہ فرعون باوجود دیکہنے ایسے دو معجزونکے جو حضرت موسیٰ علیہ السلام کا دعویٰ ثابت کرنے کے لیے کافی ووافی تھے ہرگز خبردار نہوا۔ فَكَذَّبَ وَعَصٰى ۝ پہر جہٹلایا اوسنے اور نہ مانا۔ یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت سے انکار کیا اور پروردگار کا حکم

جو حضرت موسیٰ نے اوسے پونچایا تھا نہ مانا۔ اور اسی پر اوسنے اکتفا نکیا بلکہ ثُمَّ أَدْبَرَ يَسْعَىٰ ○ پھر چلا پیٹھ پھیر کر تلاش کرتا۔ یعنے حضرت موسیٰ علیہ السلام کی رسالت کے جھٹلانے کی تدبیرین ڈھونڈھنے لگا تاکہ حاضرین کے دلون مین یہ دو معجزے دیکھنے سے موسیٰ علیہ السلام کی سچائی نہ ثابت ہو۔ فَحَشَرَ پھر سبکو جمع کیا یعنے جادوگرون کو حضرت موسیٰ کے مقابلے کے لیے اور ملک کے تمام لوگون کو اس مقابلے کی کیفیت دیکھنے کیواسطے تاکہ سبکو معلوم ہو جاوے کہ یہ عام حیلے اور تدبیرے بھی ہو سکتا ہے اللہ تعالیٰ کا بنایا ہوا نہیں ہے۔ فَنَادَىٰ ○ پھر پکارا۔ اوسنے مقابلے سے پہلے لوگون کو کہ اونکو بہکانے فَقَالَ أَنَا رَبُّكُمُ الْأَعْلَىٰ ○ پھر کہا مین ہون رب تمہارا سب سے اوپر۔ یعنے فرعون نے کہا کہ مین ہون تمہارا پروردگار بڑا اور بالفرض اگر کوئی دوسرا خدا بھی جہان مین ہے جسنے موسیٰ کو رسول بناکے میرے پاس بھیجا ہے تو وہ مجھسے مرتبے مین کم ہوگا۔ پھر اگر موسیٰ اپنی رسالت ثابت بھی کرین تو انکی اطاعت نکرنا چاہیے۔ اور اسیطرح سے اوسنے اپنی ربوبیت ثابت کرنے کے لیے بڑی بڑی بیہودہ دلیلین ظاہر کین اور کمال درجے کی گمراہی کو پونچا۔ یہانتک کہ ابلیس نے بھی یہ بات سنکے کہا کہ مین تو صرف أَنَا خَيْرٌ کہنے سے نکالا گیا اور مبتلاے بلا ہوا۔ دیکھیے اس لاف مارنے والا کا کیا حال ہوتا ہے۔ اور کس عذاب سخت مین مبتلا کیا جاتا ہے فَأَخَذَهُ اللَّهُ نَكَالَ الْآخِرَةِ وَالْأُولَىٰ ○ پھر پکڑا اوسکو اللہ نے سزا مین پچھلے کی اور پہلے کی۔ یعنے دنیا مین پانی مین ڈوبکے مبتلاے عذاب کیا اور آخرت مین دوزخ مین ڈالدیگا۔ اور ہرچند دنیا دار الجزا نہین ہے لیکن ایسے شریرون کو اونکے بدکامون کی سزا دنیا مین اسلیے دیجاتی ہے تاکہ دوسرونکو عبرت ہو اور ایسے گناہون سے بچتے رہین جیسا ارشاد ہوتا ہے۔ إِنَّ فِي ذَٰلِكَ لَعِبْرَةً لِّمَن يَخْشَىٰ ○ بیشک اسمین سوچ کی جگہ ہے جسکو ڈر ہے۔ یعنے اللہ تعالیٰ کے غضب سے ڈرنے والون کے لیے اسمین عبرت اور نصیحت ہے۔ الغرض جب حضرت موسیٰ علیہ السلام

کے سمجھنے سے ثابت ہو چکا کہ فیضان غیب کی زندگی کا جسم کی لیاقت پر موقوف نہیں ہے
اور غیب کی زندگی کا [illegible] بار آنا جانا ہو سکتا ہے۔ اسواسطے کہ بارش کے دنون مین اکثر
جانور خود بخود [illegible] پیدا ہوتے ہین تو ایکے فرزندونکو یہ شبہہ ہوا کہ آدمی کی پیدایش دوبارہ سے ہرگز
نہین ہو سکتی اوسکی مثال ایسی بیان فرمایا ہے جو ہمارے ذہن نشین ہو جاوے اوسکے جواب
مین ارشاد ہوتا ہے کہ ءَاَنْتُمْ اَشَدُّ خَلْقًا اَمِ السَّمَآءُ ؕ کیا تم مشکل ہو بنانے
مین یا آسمان یعنے اے بہشت کے منکرو کیا تم زیادہ سخت ہو بننے مین یا آسمان۔ کہ اوسکی
پیدایش تمہاری نظرون مین مشکل معلوم ہوتی [illegible] آدمی [illegible]
ایسا قدرت والا ہے کہ بَنٰىهَا ۝ اسنے [illegible] بنایا [illegible] کہ باوجود گذرنے
ہزارہا برسون کے نہ پرانا ہوتا ہے [illegible] ہے۔ اور اوسکی قوت روحانیہ [illegible]
غالب ہے اسلیے کہ حق تعالے نے رَفَعَ سَمْكَهَا فَسَوّٰىهَا ۝ اونچی کی اوسکی بلندی
پھر اوسکو صاف کیا۔ یعنے بغیر ستون اور دیوارون کے اوسے اسقدر بلند کیا کہ آسمان دنیا
روے زمین سے پانسو برس کی راہ ہے اور اسیقدر ایک آسمان سے دوسرے آسمان
تک فاصلہ ہے اور اسیقدر ہر آسمان کی دبازت ہے۔ اور آسمان کو اللہ تعالے نے معتدل
مزاج پیدا کیا ہے اور ایک بہت بڑی تاثیر اوسے یہ بخشی ہے کہ آفتاب اور ستارونکی شعاعون
سے ایک حرارت عالم مین پیدا ہوتی ہے اور انکی روشنی چھپ جانے سے نہایت درجہ
خنکی وَاَغْطَشَ لَيْلَهَا وَاَخْرَجَ ضُحٰىهَا ۝ اور اندھیری کی رات اوسکی اور
کھول نکالی اوسکی دہوپ۔ یعنے اندھیری کی رات اوسکی تاکہ آفتاب کی گرم شعاع جہان والونپر
نہ پڑے اور جہان مین سردی پیدا ہو۔ اور نکالی روشنی اوسکی کہ آفتاب ہے اور ضحٰے
اسلیے فرمایا کہ وہ وقت کمال درجہ روشنی اور آفتاب کے اثر کی تیزی کا ہے وَالْاَرْضَ
بَعْدَ ذٰلِكَ دَحٰىهَا ۝ اور زمین کو اس پیچھے صاف بچھایا۔ یعنے رات دن
کی تدبیر کے بعد زمین کو ہموار اور صاف کیا۔ علما کہتے ہین کہ پیدایش زمین کی آسمان سے

پہلے ہے اور بچھانا اوسکا بعد پیدا ہونے آسمانون کے - اور اس گرمی [illegible]
جمع ہونے سے اَخْرَجَ مِنْهَا مَآءَهَا وَمَرْعٰهَا ۝ [illegible] سے [illegible]
پانی اور چارہ یعنی نکالا اوس زمین سے پانی اور جب پانی اور [illegible] اور
اوسمین اثر کیا پھر اوس سے سبزہ وغیرہ اگا اور اجاڑ زمین کو اس تدبیر سے [illegible]
کر اوسمین پانی بھی جاری ہے اور طرح طرح کا سبزہ بھی موجود ہے - اور پانی کا مادہ زمین
مین محفوظ رکھنے کے لیے ایک اور تدبیر کی وَالْجِبَالَ اَرْسٰهَا ۝ اور پہاڑونکو بوجھ
رکھا - یعنے پہاڑون کو لنگر کے طور پر زمین مین مقرر کیا تاکہ جو بخارات زمین مین گھرے
ہوئے ہین وہ نکلنے نہ پائین بلکہ پہاڑون کے سوراخون سے پانی ہوکے چشمون اور
نہرون کے طور پر جاری ہون - اور یہ سب تدبیرین مَتَاعًا لَّكُمْ وَلِاَنْعَامِكُمْ ۝
کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چارپایون کے ہین - پس بقا اور معاش تمہاری آسمان
سے مربوط ہے اور حیات تمہاری اوسکی حیات سے مدد خواہ - پھر اپنی خلقت کو اوس سے
زیادہ محکم کیونکر گمان کرسکو گے - اور جب کافرونکے شبہات دور کرنے سی فراغت ہوئی
تو پھر اوس مطلب کیطرف رجوع فرماتے ہین جو مقصود تھا کہ کتنے دل اوس روز کی
دوبارہ زندگی اور صور کی آواز سننے سے بیقرار ہوجائینگے اور انکے اس اضطراب کا ثمرہ
بھی ظاہر ہوگا - یعنے جس بلا سے ڈرتے تھے اوسکے آثار نمود ہونگے - فَاِذَا جَآءَتِ
الطَّآمَّةُ الْكُبْرٰى ۝ پھر جب آئے وہ بڑا ہنگامہ - یعنے دوسرا حادثہ جو سب حادثون
پر غالب ہوگا - اور مراد اس سے قہر الٰہی کی تجلی ہے جو جزا اور سزا دینے اور عملون کے
صحیفے اور شاہدون اور اوراد اونکے حاضر کرنے اور دوزخ کو موقف پر لانے اور مجرمون
کے سزا دینے کے لیے ظاہر ہوگی - اور وقوع اس حادثے کا ہوگا - مگر يَوْمَ يَتَذَكَّرُ
الْاِنْسَانُ مَا سَعٰى ۝ جسدن یاد کرے آدمی جو اوسنے کمایا - یعنے جسدن
یاد کریگا آدمی اون چیزون کو جو دنیا مین اوسنے بڑی سعی اور کوشش سے کی تھین

[illegible] عملون کو صحیفون مین لکھا ہوا دیکھیگا اور جو چیزین ہونگی ذہن سے جاتی رہی [illegible] وہ [illegible] ذہن مین آجاینگی۔ وَبُرِّزَتِ الْجَحِيْمُ لِمَنْ يَّرٰى ○ اور نکال [illegible] ے۔ یعنے ظاہر کیجائیگی دوزخ اسطرح سے کہ جو چاہے دیکھے اور اوسوقت [illegible] آدمی اوسکے دیکھنے مین برابر ہونگے۔ اور ہرچند کہ یہ حادثہ تمام اہل حشر کو بیہوش وحواس کردیگا اور اوسکے دیکھنے مین سب شریک ہونگے لیکن اوسوقت اون دیکھنے والون کے دو فریق ہونگے۔ فَاَمَّا مَنْ طَغٰى ○ سو جسنے شرارت کی۔ اور اللہ تعالے کی مقررہ حدون سے تجاوز کیا تھا اور دنیا کی محبت مین جو سب گناہونکی جڑ ہے بہت محو تھا۔ وَاٰثَرَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ○ اور بہتر سمجھا تھا دنیا کا جینا۔ اور اوسکی لذتون کو اللہ تعالے کی رضامندی اور اوسکی عبادت کے ثواب پر ترجیح دیتا تھا فَاِنَّ الْجَحِيْمَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ سو دوزخ ہے اوسکا ٹھکانا جو قہر آلہی کی صورت ہے اور اوسکا دیکھنا دوزخ کو ایسا ہوگا جیسے چور یا مجرم جلاد اور سولی کو دیکھے۔ وَاَمَّا مَنْ خَافَ مَقَامَ رَبِّهٖ ○ اور جو کوئی ڈرا اپنے رب کے پاس کھڑے ہونے سے۔ یعنے دنیا مین اوسنے یہ خیال کیا کہ مجھے اپنے پروردگار کے حضور مین حاضر ہونا ہے اور اس خوف سے وہ اللہ تعالے کی مقرر کی ہوئی حدون سے تجاوز نہوا اور دنیا کی زندگی کو آخرت کے ثواب پر اوسنے ترجیح نہ دی وَنَهَى النَّفْسَ عَنِ الْهَوٰى ○ اور روکا اوسنے جی کو چاؤ سے۔ یعنے نفس کو بری خواہشون اور ناشروع چیزون سے روکا۔ اور اللہ تعالے کے احکام کے موافق چلا۔ فَاِنَّ الْجَنَّةَ هِيَ الْمَاْوٰى ○ سو بہشت ہی ہے اوسکا ٹھکانا۔ فصول مین لکھا ہے کہ یہ آیت اوسکی شان مین ہے جو خلوت مین گناہ پر قادر ہوا اور محض خوف آلہی اوسے چھوڑ دے اور یہ جا ہے

نفس تابع جواک نفس ہوے +		وانکے غم سے نجات بس ہوئے

اور ان لوگون کا دوزخ کو دیکھنا اسطور سے ہوگا جیسے کوئی تماشا دیکھتا ہے اور فرحت ہوتی ہے۔ ہرچند کہ اس مقام پر آدمیونکے دو فرقون کے حالات مذکور ہین کہ قیامت مین ان دو نونکا

انجام کار علیحدہ علیحدہ ہوگا۔ لیکن مفسرون نے لکھا ہے کہ ان دونون مضمونون مین اشارہ ہے دو حقیقی بھائیون کے حال کی طرف جو قریش سے تھے اور باپ کی میراث سے دولت دونون کے ہاتھ آئی تھی۔ اور اونکی مان اون دونون سے نہایت الفت رکھتی تھی اور دونون کو اچھے کھانے کھلانے اور عمدہ پوشاک پہنانے مین مصروف رہتی تھی۔ اون مین سے ایک مصعب بن عمیر تھے جو آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم کی خدمت مین حاضر رہا کرتے تھے اور اللہ تعالے کے خوف سے دنیا کی تمام لذتون کو ترک کرکے راتون کو تہجد گذاری اور بیداری اور دنون کو عبادت اور روزون مین گذارتے تھے اور اچھا کھانا اسواسطے نکھاتے تھے کہ نفسانی خواہشین زیادہ ہونگی۔ آخر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے فرمانے سے مال واسباب دولت وحشمت گھربار سب چھوڑکے غربت اور مسکینی کی حالت مین مدینہ منورہ ہجرت کرگئے اور وہان کے لوگون کو قرآن پڑہانے مین مشغول ہوئے انجام کار جنگ احد کے دن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا نشان اوٹھاکر کمال استقلال اور جوانمردی اور آزادگی کے ساتھ شہید ہوئے اِنَّا لِلّٰہِ وَاِنَّا اِلَیْہِ رَاجِعُوْنَ اور اونکے کفن کے واسطے سواے ایک لنگی کے اور کچھہ میسر نہوا۔ وہ بھی اونکے قد کے برابر نہ تھی بلکہ اسقدر چھوٹی تھی کہ اگر سر ڈہکتے تھے تو پانون کھلجاتے تھے اور پانون ڈہکتے تھے تو سر کھلجاتا تھا۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ انکا سر لنگی سے ڈہکدو اور پانون اذخر گھاس سے جو خوشبودار ہوتی ہے چنانچہ لوگون نے اسیطور سے اونکو دفن کیا۔ اور دوسرا بھائی عامر بن عمیر تھا جو شب وروز عیش وعشرت مین مصروف اور محرمات شرعیہ مین مستغرق رہتا تھا۔ اور بسبب ترک دنیا کے ہمیشہ اپنے بھائی سے لڑا کرتا تھا۔ اوسے دنیا کی اسقدر محبت تھی کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت سے بھاگتا تھا۔ اور ایمان وایمان کے حکمون کو قبول نکرتا تھا حتّٰی کہ جنگ بدر مین کافرونکے ساتھ ماراگیا اور جہنم واصل ہوا۔ اللہ تعالے ایسے برے خاتمے سے محفوظ رکھے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جب کافرونکے سامنے قیامت کا حال بیان

فرماتے تھے کہ دوزخ سرکشون اور دنیا کے طالبون کے لیے ہے اور بہشت متقیون اور
پرہیزگارون کے لیے ہے۔ تو کافر کہتے تھے کہ یہ تو سب قیامت کے بعد ہوگا اب یہ بتاؤ
کہ قیامت کب ہوگی۔ اور اوسکے آنے کا کون وقت ہے۔ پس اللہ تعالے نے اونکے اس
بیہودہ سوال پر خفگی ظاہر فرمائی اور ارشاد کیا کہ يَسْـَٔلُونَكَ عَنِ السَّاعَةِ أَيَّانَ
مُرْسٰهَا ۝ تجھسے پوچھتے ہین وہ گھڑی کب ہے ٹھیراؤ اوسکا۔ یعنے تجھسے قیامت کے
آنے کا حال پوچھتے ہین کہ وہ کسوقت آئیگی اور کب ہوگی۔ مگر یہ سوال اونکا بیجا ہے اسلیے کہ
آیندہ کی باتین بتانا تمہارا کام نہین ہے۔ بلکہ تمہارا کام تو احکام الٰہی کا پہونچانا اور اوسکے عذاب
سے ڈرانا ہے۔ سو فِيمَ أَنتَ مِن ذِكْرَاهَا ۝ تو کس بات مین ہے اوسکے ذکر
سے۔ یعنے قیامت کا وقت بیان کرنے مین۔ کیونکہ اکثر انبیا اولیا گاہے گاہے آیندہ باتون
کا حال بتادیتے ہین تاکہ لوگون کو اونکی نبوت اور ولایت کا اعتقاد ہو اور اونسے اللہ کی راہ
سیکھین اور ہدایت پائین۔ پس قیامت کا حادثہ ایسا نہین ہے کہ کسی بشر کا ادراک اوسکا
احاطہ کرسکے۔ اور نہ اوسکے اسباب اس عالم کے حادثون کے سببون کی طرح ہین بلکہ اوسکا
سبب اس عالم کے اسباب کے ماورا ہے کہ کسی بشر کی عقل و فکر وہانتک نہین پہونچ سکتی
اسلیے کہ إِلَىٰ رَبِّكَ مُنتَهَاهَا ۝ تیرے رب کی طرف ہے پہونچ اوسکی۔ یعنے قیامت
کے آنیکا وقت تو نہین جانتا سو اسواسطے کہ یہ علم خاص خدائے تعالے کے لیے ہے
اور قیامت کے وجود کا سبب ارادہ قہر کلی اوسی ذات پاک کا ہے جو بنی آدم کے گناہون
سے غضب میں آکر متوجہ ہوگا اور اوس ارادے کا وقت جاننا اور بنی آدم کی برائیون کا اندازہ
کرنا کہ کتنی ہین اور کونسا قابل سزا دینے کے ہے یہ سب خاص اوسی ذات پاک کے لیے ہے
تمہارا یہ کام نہین کہ اوسے بتاؤ کیونکہ إِنَّمَا أَنتَ مُنذِرُ مَن يَخْشَاهَا ۝ تو تو ڈر
سنانے کو ہے اوسکو جو اوس سے ڈرتا ہے۔ یعنے تم تو ڈرانے والے ہو اوسکے جو قیامت سے
ڈرتا ہے اور اونہین استعداد آخرت کے خوف کی موجود ہے۔ پس کافر کہ اس استعداد سے

خالی ہین اور شاید سوال محض بیجا ہے۔ اسلیے کہ اگر وہ اس سوال سے قیامت کی دوری
اور نزدیکی دریافت کرنا چاہتے ہین تاکہ دوری معلوم ہونے سے بااطمینان بیٹھین اور
نزدیکی دریافت کرنے سے اوسکی فکر کرین تو اس سے کچھ حاصل نہین کیونکہ قیامت قائم
ہونے کے وقت یہ مدت دراز جو گذری ہے انکو بہت ہی کم معلوم ہوگی۔ كَأَنَّهُمْ يَوْمَ
يَرَوْنَهَا لَمْ يَلْبَثُوا إِلَّا عَشِيَّةً أَوْ ضُحَاهَا ۝ ایسا لگے جسدن دیکھینگے اوسکو ع ۲
کہ دیر نہین لگی اونکو مگر ایک شام یا صبح اوسکی۔ یعنے جسدن قیامت کے آثار دیکھینگے تو سمجھینگے
کہ دنیا مین اونکے رہنے کی مدت بہت تھوڑی تھی۔ گویا کہ نہین ٹھیرے وہ دنیا اور برزخ مین
مگر ایک عشا کہ طلوع آفتاب سے زوال تک کو کہتے ہین یا برابر اوسکی ضحی کے کہ طلوع آفتاب سے
زوال کے قریب تک کو کہتے ہین۔ خلاصہ یہ ہے کہ اوسدن کی دہشت اونپر اسقدر غالب ہوگی
کہ اپنی زندگی کی مدت بھولجاوینگے اور گمان کرینگے کہ دنیا مین ہمنے ایک شام کی تھی یا کچھ دن
چڑھے تک رہے تھے۔ اور اسی طرح اور آیتون مین بھی یہ بیان اللہ تعالے نے فرمایا ہے۔

سورۃ عبس مکیۃ وھی | بسم اللہ الرحمن الرحیم | اثنتان واربعون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین بیالیس آیتین اور ایک سو تیس کلمے اور پانسو پینتیس حرف اور
ایک رکوع ہے۔ اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ ستر بار اسکا پڑھنا روز قیامت کی
بینائی کے واسطے مفید ہے۔ اور شبکوری اور درد اور امراض چشم کے لیے اسکا پڑھنا نہایت
مجرب ہے۔ اس سورت کے شان نزول مین لکھا ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مسجد الحرام مین تشریف رکھتے تھے اور قریش کے بڑے بڑے سردار اور رئیس آپکے پاس
حاضر تھے آپ اونکو دین اسلام کی خوبیان اور بت پرستی کی برائیان سمجھا رہے تھے اور
نہایت توجہ سے اونکے ساتھ باتین کررہے تھے کہ اتنے مین عبداللہ بن شریح زہری جنکو
ابن ام مکتوم کہتے تھے آئے۔ اور وہ اندھے تھے اسی واسطے اونکی والدہ کو لوگ ام مکتوم کہتے
تھے کیونکہ مکتوم اندھے کو کہتے ہین۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو اونکا آنا اچھا نہ معلوم ہوا

اسواسطے کہ وہ نابینا محفل کے رنگ ڈہنگ سے ناواقف تھے۔ اونکی نسبت گمان ہوتا تھا کہ وہ
بے موقع بات کہ بیٹھینگے اور دعوت اسلام کی باتین ناتمام رہجاینگی۔ چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ اونھون
نے مجلس کے قواعد و آداب کا کچھہ خیال نکیا اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آبیٹھے اور عرض
کی کہ مجھے قرآن کریم کی فلان فلان سورت تعلیم کیجیے اور میری طرف متوجہ ہوجیے کہ مین بغیر راہبر
کے بڑی محنت اور مشقت سے پوچھتا پوچھتا آپ تک آیا ہون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے
فرمایا کہ ٹھیرو۔ اونھون نے تھوڑی دیر ٹھہر کے پھر وہی بیان شروع کیا یہانتک کہ کئی بار ایسا
ہی ہوا۔ آخر اونکی اس حرکت سے جو سرداران قریش کی رنجیدگی کا باعث تھی آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم چین بجبین ہوئے اور خفگی کے آثار چہرۂ مبارک سے نظر آنے لگے اور آپ اونکی
طرف سے منہ پھیر کے سردارون کی طرف متوجہ ہوئے تھے کہ جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لائے
پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم ان آیتون کو سنتے تھے اور رنگ چہرۂ مبارک کا خوف سے زرد
ہوتا جاتا تھا یہانتک کہ جب كَلَّا إِنَّهَا تَذْكِرَةٌ آپنے جبرئیل علیہ السلام کی زبان سے سنا تب
خوف کم ہوا اور رنگ چہرۂ انور کا بدلا۔ اور آپ سمجھے کہ یہ نصیحت کے طور پر ہے غضب اور غصے
کی راہ سے نہین ہے۔ پھر آپ اون نابینا کے گھر تشریف لے گئے اور اونسے عذر کیا اور اپنے
ہمراہ اونہین لے کے مکان پر تشریف لائے اور اپنی چادر مبارک بچھا کے اونکو بٹھایا۔ اس
خفگی کے سبب مین مفسرون نے بہت کچھہ لکھا ہے منجملہ اونکے یہ ہے کہ ہر چند آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم سے کوئی بات خلاف قواعد شرعی نہین ہوئی مگر آپکے چہرے کے تغیر کو اوس نابینا کے
سوا اور لوگ دیکھتے تھے اور اوس سے اغنیا کی خاطرداری اور فقرا کی طرف سے بے پروائی
دریافت کرتے تھے پس حق تعالےٰ نے اپنے محبوب کے حق مین لوگون کے اتنے توہم کو بھی
ناپسند کیا اور چاہا کہ ظاہر و باطن میرے محبوب کا میری رضاجوئی مین مصروف رہے اور کسیکو
میرے محبوب کی طرف ریا کی تہمت کا گمان بھی نرہے اور اس قصے کو اسطور سے شروع کیا
جیسے کہ عاشق شیدا اپنے محبوب کے کسی نامرغوب کام کو شاق جانکے اوسے مع مکان اور زمان کے

اوس کام سے آگاہ کرتا ہے۔ جیسا کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ عَبَسَ وَتَوَلّٰیٓ ۝ تیوری
چڑہائی اور منہ موڑا پیغمبر نے اَنْ جَآءَهُ الْاَعْمٰى ۝ اس سے کہ آیا اون پاس اندہا
یعنے عبداللہ بن شریح۔ اور نابینائی کا ذکر بیان واقعے کے لیے ہے۔ مطلب یہ ہے کہ پیغمبر
سے خلق سے یہ بات بعید تھی کہ فقیروں اور محتاجوں سے جو طلب حق کرتے ہیں اور دین
کی راہ ڈہونڈہتے ہیں اس طرح سے پیش آئے لیکن پیغمبر نے جانا کہ یہ شخص نابینا ہے ترشروئی
اور خندہ روئی میں امتیاز نہیں کر سکتا۔ پس اوسکی بیجا حرکتوں سے تیوری چڑہائی اور منہ موڑا
و اپنے تئیں اس کام سے بزور روکا۔ اور مقتضاے کمال رحمت یہ ہے کہ اس مقام
پر پروردگار عالم نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا ذکر نہیں فرمایا کہ صریح نسبت اس فعل کی
آپکی طرف نہونے پاوے۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ اندہے کی تعلیم بہت مشکل ہے کیونکہ وہ
صرف یاد کر سکتا ہے کتاب کا دیکھنا اور مطلب کا نکالنا اوسکے امکان میں نہیں۔ پس حق تعالے
اپنے حبیب کو بتاتا ہے کہ تم نے اوس اندہا کو کم استعداد سمجھ کے اوس سے منہ پھیرا اور
[illegible] آنکھوں کا اندہا پن منہ پھیرنے کا سبب نہیں ہے بلکہ دل کا اندہا پن منہ پھیرنے
کے قابل سبب ہے۔ اور وہ امیر اور سردار سب دلکے اندہے تھے۔ پس تمکو چاہیے تھا کہ اونسے
[illegible] وَمَا يُدْرِيكَ لَعَلَّهُ يَزَّكّٰىٓ ۝ اور تجکو کیا خبر
شاید [illegible]۔ اور اوسکا دل پاک ہو جاتا۔ اور وہ ایک اندہا ہزاروں آنکھ والوں سے
بہتر ہو جاتا اَوْ يَذَّكَّرُ فَتَنْفَعَهُ الذِّكْرٰى ۝ یا سوچتا تو کام آتا اوسکے سمجھانا
[illegible] قرآن کے احکام اوسکے دل میں ایسے قائم او مستحکم ہو جاتے کہ اوسمیں
پھر شک کا [illegible] شک نہ رہتا۔ اور اس بات سے اوسے فائدے حاصل ہوتے اور
دینی منفعتیں پاتا اور لطیفہ اوسکی عقل کا روشن ہو جاتا۔ اور گناہوں سے محفوظ رہتا۔
اَمَّا مَنِ اسْتَغْنٰى ۝ اور جو پروا نہیں کرتا تمہارے حکم اور تمہارے طریقے کی
اور اپنے مال و دولت میں محو ہے فَاَنْتَ لَهٗ تَصَدّٰى ۝ سو تو اوسکی فکر میں ہے

یعنے اوسکی ہدایت کے لیے آپ فکر کررہے ہین اور شوقین شاگردون پر زیادہ توجہ نہین
کرتے اسیلیے کہ بے پرواہ طالب کو اس راہ پر لانے کے لیے توجہ ضرور ہے بخلاف شوقین
کے کہ اوسکے لیے اوسکا شوق راہبر ہے اور انجام کار مطلب تک پہونچ رہیگا۔ وَمَا عَلَيْكَ
اَلَّا يَزَّكّٰى ۝ؕ اور تجہپر کچھ گناہ نہین کہ وہ نہین سنورتا۔ یعنے تمپر اس بندہ کا کچھ الزام نہ
کہ وہ بے پروا پاک نہین ہوتا کیونکہ تمہارا کام تو احکام الٰہی کا پہونچانا اور ... شوقینون کی
تربیت کرنا ہے اور یہ بات تم کرتے ہی ہو چکے ہے بے پروا لوگ تمہارے کہنے کو نہ ...
مانین۔ وَاَمَّا مَنْ جَآءَكَ يَسْعٰى ۝ۙ اور وہ شخص جو آیا تیرے پاس ... دوڑتا محنت
اور مشقت سے۔ جیسے وہ نابینا کہ ہاتھ پکڑکے ساتھ لانے والا بہی اوسکے نہ ملا اور جابجا
ٹھوکرین کہاتا گرتا پڑتا تمہارے پاس پونہچا وَهُوَ يَخْشٰى ۝ۙ اور وہ ڈرتا ہے۔ اس
بات سے کہ مرضیات الٰہی سے کہین دوری نہو جائے۔ اور منہیات مین مبتلا نہوئے۔ اور اس
خوف سے اوسے تمہاری صحبت مین حاضر ہونے اور تمسے علم سیکھنے کا شوق بڑہتا ہے اور
ڈرتا ہے اس بات سے کہ کہین کافر اوسکے تمہارے پاس آنے کا حال سنکے اوسے ایذا
اور تکلیف نہ پونہچائین۔ یا ٹھوکرین کہاتا ہوا تمہارے پاس جائے اور تم کسی کام مین ایسے
مشغول ہو کہ وہ محروم رہجائے فَاَنْتَ عَنْهُ تَلَهّٰى ۝ع سو تم اوس سے تغافل کرتے
ہو۔ منہ پہیرکے اور دوسرون کی طرف مشغول ہوکے۔ اور اوسکے حال پر متوجہ نہین ہوتے
کیونکہ اسمین یہ فائدہ ہے کہ بے پروا اور بہاگنے والے مطیع ہون اور سچے طالب اپنے
کمال شوق کو پونہچین كَلَّآ اِنَّهَا تَذْكِرَةٌ ۝ع یون نہین یہ تو سمجہوتی ہے۔ یعنے
بعد اسکے ایسا نکرنا۔ کیونکہ یہ آیات قرآنی اللہ تعالے کے نامون اور اوسکی صفتون اور احکام
کے یاد کرنے کے واسطے ہین تاکہ لوگون کو معرفت اور عبادت کی راہ معلوم ہو اور خوف
ورجا کا حال کہل جائے اور اللہ تعالے کی راہ پر چلنے لگین۔ اور شوق بڑہے فَمَنْ شَآءَ
ذَكَرَهٗ ۝م پہر جو کوئی چاہے اوسکو پڑہے۔ کہ یہ حقیقت مین اللہ تعالے کا ذکر ہے اور

اوسکا ذکر بغیر دل کی رغبت اور صدق ارادت کے مفید نہین۔ اور اگر کسی کے دلمین یہ شبہ گذرے
کہ دولتمند غنی جب کتاب یا کلام کا شوق کرتے ہین اوسکی قدر و منزلت بڑھجاتی ہے لوگ
اوسکی رغبت کرتے ہین اور اوسے اچھے اچھے خوشنویسون سے طلائی کاغذون پر لکھواتے
اور در بین طلا فوق اور جزاو رحلون پر رکھتے ہین سو اس شبہے کے دور کرنے کے لیے سمجھنا چاہیے
کہ ان چیزون سے اوسکی عزت اور بزرگی کچھ بھی زیادہ نہین ہوتی بلکہ اوسکی عزت اور قدر و منزلت
اوس عالم مین جہان سے زمین والونکے پاس آیا ہے دیکھنے کے قابل ہے کہ فِي صُحُفٍ
مُّكَرَّمَةٍ ۝ لکھین ادب کے ورقون مین۔ یعنے یہ قرآن پاک کی آیتین عزت کے
ورقون مین لکھی گئی ہین جنکی عزت خود اللہ تعالے نے زیادہ کی ہے۔ مَّرْفُوعَةٍ مُّطَهَّرَةٍ ۝
اونچے دھرے ستھرے۔ یعنے وہ صحیفے بیت العزت مین اونچے رکھے ہوئے ہین جو آسمان
دنیا پر عمدہ جگہہ ہے اور قرآن مجید کو پہلے لوح محفوظ سے نقل کرکے اسی مقام مین لائے تھے
پھر وہان سے تھوڑا تھوڑا نازل ہوتا تھا۔ اور وہ نہایت پاک اور صاف ہین بِأَيْدِي
سَفَرَةٍ ۝ كِرَامٍ بَرَرَةٍ ۝ ہاتھون مین لکھنے والونکے جو سردار ہین نیک۔ یعنے
سونپے گئے ہین ایسے لکھنے والون کے ہاتھون مین جو بڑی قدر والے اور نیک ہین
جنسے سوا نیکی اور اچھائی کے کوئی بات نہین ظاہر ہوتی بخلاف دنیا کے لکھنے والون کے
کہ وہ گناہون اور خباثت ذاتی مین مبتلا ہوتے ہین۔ اگرچہ ظاہر اپنا کیسا ہی آراستہ کرین
لیکن اوس پاکیزگی کو نہ پہنچین گے۔ پس قرآن کے بارے مین دنیادارون کی رغبت
اور دولتمندونکی قدر و عزت کی امید رکھنا محض بیجا ہے۔ بلکہ وہ اوسکی قدر ہی کو پہچانین
تو غنیمت ہے قُتِلَ الْإِنسَانُ مَا أَكْفَرَهُ ۝ مارا جائیو آدمی کیسا ناشکرہ ہے
کہ جسنے اس کلام عظیم القدر سے ایسے نوازا اور طرح طرح کی ہدایتین اوسمین فرمائین اوسکی
قدر نہین جانتا اور اوسکے حقوق ادا نہین کرتا اور اپنے مال و دولت مین مستغنی اور
بے پرواہ ہے یہانتک کہ اپنی اصل سے بھی بے خبر ہے اور نہین جانتا کہ مین کیا تھا

مِنْ اَیِّ شَیْءٍ خَلَقَهٗ ۝ کس چیز سے بنایا اوسکو جو نہایت ہی حقیر ہے پس اگر انسان
جواب نہ دے سکے اس سوال کا جواب مارے شرم کے تو ہم کہے دیتے ہیں کہ مِنْ نُّطْفَةٍ خَلَقَهٗ
فَقَدَّرَهٗ ۝ ایک بوند سے بنایا اوسکو پھر اندازہ رکھا اوسکا۔ یعنے پیدا کیا اوسکو نطفے
کے قطرے سے جو پیشاب کی راہ سے نکلتا ہے اور پیشاب ہی کے مقام مین ٹھہرتا ہے
پھر خون اور اور نجاستون سے ملکے گوشت کا لوتھڑا ہوجاتا ہے۔ پھر اندازہ کیا اوسکا اعضا مین
یعنے ہاتھ پانون آنکھ ناک اور قد و قامت وغیرہ مین اور رزق اور موت اور زیست اور
نیک و بد عمل مین۔ یا مان کے پیٹ مین رہنے کی مدت کا اندازہ کیا کہ نو مہینے ہے یا کم و
زیادہ۔ اور یہ سب معین کرکے ثُمَّ السَّبِیْلَ یَسَّرَهٗ ۝ پھر راہ آسان کردی اوسکو
یعنے مان کے پیٹ سے نکلنے کی راہ آسان کردی۔ اور جب مان کے پیٹ سے نکلتا ہے تو
تلاش معاش کی راہ اوسپر آسان کردی جاتی ہے اور اسی طرح ماہ بماہ سال بسال طرح
بطرح کی راہین اوسپر آسان ہوتی جاتی ہین یہانتک کہ کمال کے درجے کو پہونچتا ہے اور
راہ حق اوسپر آسان ہوجاتی ہے۔ اور بعضے راہ باطل کو آسان سمجھ لیتے ہین غرض آخر
عمر تک کمالات کا حاصل کرنا اوسپر آسان ہوتا چلا جاتا ہے۔ ثُمَّ اَمَاتَهٗ فَاَقْبَرَهٗ ۝
پھر اوسکو مردہ کیا پھر قبر مین رکھوایا اوسکو یعنے پہاڑ سے اور ڈالا تاکہ وہ اپنی محنتون کا فائدہ
پائے۔ اور عالم برزخ مین اپنے عملونکی نشانیان دیکھے۔ پھر قبر مین رکھوایا اوسکو تاکہ اوسکی لاش
اوہر اودہر ماری ماری نہ پھرے بلکہ قبر مین ایک ٹھکانے سے رہے۔ اور شروع مردون کے
دفن کرنے کا بحکم خداے تعالے اسطور سے ہوا کہ جب قابیل نے ہابیل کو مار ڈالا اور آدمی کا
مرنا دنیا مین پہلے پہل ہوا تو قابیل اس امر سے ناواقف تھا کہ اس لاش کو کیا کرنا چاہیے ناچار
اوس لاش کو ایک چادر مین باندھ کے اپنے اوپر لادے ہوئے پھرتا تھا۔ یہانتک کہ اوسے
لیکے پھرتے پھرتے تھک گیا اور ایک جنگل مین رنجیدہ ہوکے بیٹھ گیا۔ ناگاہ دو کوے وہان
آگئے اور آپس مین اسقدر لڑے کہ ایک نے دوسرے کو مار ڈالا۔ اور اپنی چونچ اور پنجون

ریت کو ادھر ادھر ہٹا کے اوس مردہ کوے کو اوس گڑھے مین ڈال کے ریت اوس پہ وہ
دوبارہ برابر کر دیا اور چلا گیا۔ قابیل نے یہ حال دیکھ کے اپنے بھائی کی لاش کو اسی طریقے سے دفن کیا
اور قبر بنا دی۔ پہر جب حضرت آدم علیہ السلام نے وفات پائی تو فرشتے آسمان سے آئے
اور اونکی اولاد کے سامنے اونکو تجہیز و تکفین کرکے قبر مین دفن کیا۔ اوس روز سے یہ طریقہ رائج
ہوگیا یہ تعلیم پہلی دفعہ قابیل کو اوسکی استعداد کے قصور سے کوّے کے ذریعے سے ہوئی اور حضرت
آدم علیہ السلام کی اولاد کو فرشتون کے واسطے سے۔ خلاصہ یہ کہ دفن کرنے کا طریقہ بھی آدمی
کے حق مین ایک بڑی نعمت ہے اور فقط اسی نعمت پر انسان کے حق مین اکتفا نہین فرمایا
بلکہ ثُمَّ اِذَا شَآءَ اَنْشَرَهٗ ۝ پہر جب چاہا اوٹھا نکالا اوسکو۔ زندہ کرکے قبر سے
تا کہ آخرت کے عالم مین اپنے کامون کا بدلا ابد الآباد تک پائے اور زندۂ جاوید ہو پہر چونکہ
یہ نعمت ابتک وقوع مین نہین آئی لیکن ہر عاقل کو قدرے غور و تامل سے معلوم ہو سکتا
ہے کہ اس نعمت کے واقع ہونے مین بہی کوئی شک نہین ہے کیونکہ جب اس حالت
مین کسی چیز نے اللہ تعالے کی مشیت سے مخالفت نہین کی تو اوس حالت مین بہی کوئی
چیز اوسکی مشیت سے مخالفت نہین کر سکتی۔ پس معلوم ہوا کہ مرنے کے بعد جینا ضرور ہوگا
پہر اگر انسان کے دلمین یہ خیال آئے کہ ہمکو ابتداے آفرینش سے بزرگی اور کرامت حرمت
ہوئی ہے تو یقین ہے کہ آخرت مین بہی ہماری عزت اور توقیر ہوگی۔ سو اس گمان کے
دور کرنے کے لیے ارشاد ہوا کہ كَلَّا لَمَّا يَقْضِ مَآ اَمَرَهٗ ۝ کوئی نہین پورا
کیا جو اوسکو فرمایا۔ یعنے ہرگز ایسا گمان نکرنا چاہیے اسلیے کہ پہلا اکرام اسوجہ سے تہا کہ اونسے
گناہ نہین کیے تہے۔ اور بعد گناہ کرنے کے پہرانے کے وقت ہرچند اوسکو انسان کرینگے
لیکن گنہگار انسان ہوگا۔ پس سابق کے اعزاز و اکرام کے بہروسے پر آیندہ کی عزت اور
بزرگی کا امیدوار نہونا چاہیے۔ اور پہر ایسے حال مین کہ سرانجام کو نہین پہونچائی وہ چیز جسکا
حکم عزت دینے والے خالق نے دیا تہا۔ پس اگر اوسکے فرمان کو بجالاتا تو البتہ عزت دائمی

کی توقع اوسے زیبا تھی۔ ورنہ تقصیر اور نافرمانی کی صورت مین خوف کرنا اور ڈرنا چاہیے
پس اگر اس بات مین کچھ شک ہو تو فَلْيَنْظُرِ الْإِنْسَانُ إِلَىٰ طَعَامِهِ ۝ چاہیے
کہ نگاہ کرے آدمی اپنے کھانے کو۔ اور خوب غور کرے کہ کس طور سے وہ پیدا کیا جاتا ہے
اور کیسا پاک وصاف ہوتا ہے اور وہی عنایتین اللہ تعالےٰ کی اوسکے پیدا کرنے مین مصروف
ہوتی ہین جو انسان کے پیدا کرنے مین مصروف ہوئی تھین۔ اور اوسکے پیدا کرنے کے لیے
أَنَّا صَبَبْنَا الْمَاءَ صَبًّا ۝ تحقیق ہمنے بہایا پانی آسمان سے جیسا کہ حق ہی بہانے کا
اور جو آدمی کا نطفہ بہانے سے کہین زیادہ اور بہت ہے ثُمَّ شَقَقْنَا الْأَرْضَ شَقًّا
پھر چیرا زمین کو پھاڑ کر۔ ایک ضعیف گھانس کے اُگنے کے لیے جو زمین سے باہر نکلنے کی قوت
نہین رکھتی تھی۔ فَأَنْبَتْنَا فِيهَا حَبًّا ۝ پھر اُگایا اوسمین اناج۔ جیسے گیہون اور چنے
وغیرہ وَعِنَبًا وَقَضْبًا ۝ اور انگور جو قوت بھی ہین اور میوہ اور دوا بھی۔ اور ترکاریان
قسم قسم کی جو پختہ اور خام ہر طور سے کارآمد ہین۔ وَزَيْتُونًا وَنَخْلًا ۝ اور زیتون
اور کھجورین۔ جو انسان کے لیے ہر طور سے دوا اور غذا اور مفید مطلب ہین۔ وَحَدَائِقَ
غُلْبًا ۝ اور باغ گھنے۔ گنجان میوہ دار۔ وَفَاكِهَةً وَأَبًّا ۝ اور میوہ اور دوب
یعنے اور دوسری قسم کے میوے جو باغون مین نہین ہوتے بلکہ جنگل اور پہاڑون مین
پیدا ہوتے ہین۔ اور گھانس ہر قسم کی جو خود بخود اُگتی ہے کوئی اوسے بوتا نہین ہے
مَتَاعًا لَكُمْ وَلِأَنْعَامِكُمْ ۝ کام چلانے کو تمہارے اور تمہارے چرپایون کے
یعنے ان چیزون مین سے جو بیان ہوئین بعضی جانورون کے لیے خاص ہین جیسے
گھانس اور بھوسہ۔ اور بعضی آدمی اور جانور دونون مین مشترک ہین جیسے اناج کے
دانے اور بعضی ایسی ہین کہ اونمین سے اچھی اچھی آدمی کھاتے ہین اور اوسکی بھوسی
اور چھلکے اور گٹھلیان اور پتے جانور کھاتے ہین۔ اور کھانے کے بعد یہ عمدہ اور نفیس
چیزون کسقدر ذلیل اور حقیر ہو جاتی ہین۔ یعنے گوہ اور گوبر ولید کہ اوسے گھن سے

نکال کے دو چھلکے ہین اور اوسکی بو سے نہایت نفرت کرتے ہین۔ پس اس پہلے کرم
اور پچھلی ذلت کو خیال کرکے سمجھنا چاہیے کہ بزرگی آدمی کی ایک حد معین کے بعد ذلت
سے بدلی جائیگی اور وہ یہ ہے کہ فَاِذَا جَآءَتِ الصَّآخَّةُ ○ پھر جب آنے
وہ غل یعنے ایسی سخت آواز جس سے لوگون کے کان بہرے ہو جائینگے اور یہ اشارہ
صور پھونکنے کی طرف ہے۔ یَوْمَ یَفِرُّ الْمَرْءُ مِنْ اَخِیْهِ ○ جس دن بھاگے مرد اپنے
بھائی سے۔ باوجود اس بات کے کہ سب غیرون سے زیادہ اوسے دوست رکھتا تھا۔
اور بچپن سے اوسکے ساتھ انسیت اور محبت اور اتفاق اور صلاح و مشورے اور امداد
وغیرہ کے طریقے جاری تھے۔ وَاُمِّهٖ وَاَبِیْهِ ○ اور اپنی ماں اور اپنے باپ سے
یعنے اپنی ماں سے بھی بھاگیگا جسے بھائی سے بھی زیادہ دوست رکھتا تھا اور اسکے ذمے
اوسکے حقوق بھی بہت تھے۔ اور اپنے باپ سے بھی جسکا درجہ ماں سے بھی زیادہ ہے
وَصَاحِبَتِهٖ وَبَنِیْهِ ○ اور اپنی جورو سے جو ماں باپ سے بھی زیادہ عزیز
ہوتی ہے اور تا دم مرگ اوسکا ساتھ منظور ہوتا ہے۔ اور اپنے بیٹون سے جو عورت سے
بھی زیادہ پیارے ہوتے ہین اور اونکو اپنے مرنے کے بعد اپنا قائم مقام جانتا ہے یعنی جب
ایسے نزدیک رشتے والون سے بھاگا تو غیرون سے بطریق اولیٰ بھاگیگا۔ کہا ہے کہ اول
جو شخص اپنے بھائی سے بھاگیگا وہ قابیل ہوگا جو ہابیل سے بھاگیگا تا کہ دنیا کے خون کے
عوض اوسے پکڑے نہین۔ اور اول جو شخص اپنے ماں باپ سے بھاگیگا وہ حضرت ابراہیم
علیہ السلام ہونگے اور وہ اس خیال سے بھاگین گے کہ کہین اونکے ماں باپ شفاعت کے
لیے اونکی منت و زاری نکرین اور کافرون کے حق مین شفاعت مقبول نہین ہے۔ اور اول
جو شخص اپنی عورت سے بھاگیگا وہ حضرت نوح اور حضرت لوط علیہما السلام ہونگے کہ ان
دونون کی عورتین منافق تھین اور منافق کے حق مین شفاعت قبول نہین ہے۔ اور اول
جو شخص اپنے بیٹے سے بھاگیگا وہ حضرت نوح علیہ السلام ہونگے کہ انکا بیٹا کنعان کافر تھا۔

اب رہا یہ امر کہ اقربا سے بھاگنے کا کیا باعث ہوگا۔ سو اسمین علما نے اختلاف کیا ہے
بعض نے لکھا ہے کہ حق طلب کرلے کے خوف سے بھاگین گے تاکہ جو کچھ اوسکی حق تلفی کی
ہے اوسکا طالب نہو۔ اور بعضون نے لکھا ہے کہ مدد اور شفاعت کے خوف سے بھاگینگے
کہ کہین اوسے دوزخ سے بچانے کے لیے اپنی نیکیون مین سے کچھ دینا اوسکے گناہون سے
اپنے ذمے کچھ لینا نہ پڑے۔ اور بعض لکھتے ہین کہ تکلیف وعذاب نہ دیکھہ سکیگا اور شفاعت
یا نیکیان دینے کی طاقت نرکھتا ہوگا مجبور ہوکے اونکے سامنے سے ہٹ جائیگا اور بات یہ
ہے کہ اوسدن ہر شخص اپنے حال مین گرفتار ہوگا دوسرون کی طرف کچھ التفات نکریگا جیسا
کہ اس آیت سے ظاہر ہے کہ لِكُلِّ امْرِئٍ مِّنْهُمْ يَوْمَئِذٍ شَأْنٌ يُغْنِيهِ ۝
ہر مرد کو اونمین سے اوسدن ایک فکر لگا ہی جو اوسکو بس ہے یعنے ہر شخص کو اوسدن ایسی فکر و تشویش
ہوگی کہ دوسرون کے حال کی طرف متوجہ ہونے کی اوسے مطلق فرصت نہوگی۔ اور جب
یہ حادثہ واقع ہوگا تو لوگ عزت اور ذلت مین مختلف ہو جائینگے۔ وُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ
مُّسْفِرَةٌ ۝ کتنے منہ اوسدن روشن ہین۔ ایمان کے نور سے جو انکے باطن سے
ظاہر کی طرف جلوہ گر ہوکے اونکے چہرون کو روشن کردیگا۔ ضَاحِكَةٌ مُّسْتَبْشِرَةٌ
ہنستے خوشیان کرتے۔ انعام واکرام کی امید پر۔ وَوُجُوهٌ يَوْمَئِذٍ عَلَيْهَا غَبَرَةٌ
اور کتنے منہ اوسدن اونپر گرد پڑی ہے یعنے گناہون کی تاریکی کے ظہور سے کتنے ہی
چہرے غبار آلود اور تاریک ہونگے۔ تَرْهَقُهَا قَتَرَةٌ ۝ چڑہی آتی ہے اونپر
سیاہی۔ کفر کی۔ اگرچہ کفر دل کی تہ مین ہوتا ہے اور گناہونکی تاریکی سے بھی پوشیدہ ہوتا ہے
لیکن اوسکی سیاہی غالب ہوکے گناہونکی تاریکی کے اوپر آجائیگی۔ أُولَٰئِكَ هُمُ
الْكَفَرَةُ الْفَجَرَةُ ۝ وہ لوگ وہی ہین جو منکر ہین ڈہیٹہ۔ یعنے یہ سیاہ رو لوگ
وہی ہین جو کفر بھی کرتے تھے اور گناہ بھی۔ اور اسی سبب کمال درجے کی ذلت اور خواری
مین مبتلا ہوئے اور اونکی انسانیت اونکے کام نہ آئی۔ اور بزرگی واکرام کے قابل نہوئے

ع ۵

سورۃ التکویر مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی تسع وعشرون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین اونتیس آیتین اور ایک سو چار کلمے اور پانسو چونتیس حرف اور
ایک رکوع ہے۔ حدیث مین وارد ہے کہ جو شخص روز قیامت کو دنیا مین ان آنکھون سے
دیکھنا چاہے اوسے لازم ہے کہ اس سورت کو پڑھے۔ اور اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی
اسے اکیس بار پڑھے ہر بلا سے محفوظ رہے اور دشمنون پر فتح پائے۔ اِذَا الشَّمْسُ
کُوِّرَتْ ۝ جب سورج کی دہوپ تہ ہو جائے۔ یعنے آفتاب کی شعاع جو عالم مین پھیلی ہوئی
ہے وہ زائل ہو جائے اور جرم اوسکا شل پنیر کی ٹکیہ کے بے نور ہو جائے۔ اور ہر چند آفتاب و
مہتاب دونون اس حادثے مین شریک ہونگے لیکن آفتاب کے بیان پر اسلیے اکتفا ہوا کہ
ماہتاب کے جرم کو آفتاب ہی کی شعاع روشن کرتی ہے اور آفتاب کے بے نور ہونے سے
ماہتاب کا بے نور ہونا لازمی ہے لہذا ماہتاب کے علحدہ بیان کرنے کی ضرورت نہ رہی۔
وَاِذَا النُّجُوْمُ انْكَدَرَتْ ۝ اور جب تارے میلے ہو جائین۔ اور نور اونکا زائل
ہو حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالے عنہما سے منقول ہے کہ ستارے قندیلون
مین نور کی زنجیرون سے لٹکتے ہین اور وہ زنجیرین فرشتون کے ہاتھون مین ہین جب
فرشتے مر جائینگے تو وہ قندیلین اونکے ہاتھون سے چھوٹ جائینگی اور ستارے گر کے
بے نور ہو جائینگے۔ وَاِذَا الْجِبَالُ سُيِّرَتْ ۝ اور جب پہاڑ چلائے جائین۔
اور بادلون کی طرح سے ہوا مین اڑتے پھرین۔ پس جب پہاڑ زمین کے لنگر اسطرح سے
ہوا مین اڑینگے تو زمین بھی لامحالہ خراب ہو جائیگی۔ وَاِذَا الْعِشَارُ عُطِّلَتْ ۝
اور جب بیاتی اونٹنیان چھٹی پھرین۔ یعنے گابھن اونٹنیان جنکا حمل دس مہینے کا ہو
اری ماری پھرین اور اونکے مالک اونکی طرف متوجہ نہون۔ اور منظور اس بیان سے انسان
کا کمال درجے کا قطع تعلق اپنے مال سے ہے۔ کیونکہ سب مالون مین زیادہ تر خبرگیری
کے محتاج جانور ہین کہ اونہین دھوپ سے سائے مین باندہنے اور ہر دم اونکے دانے

پانی کی خبرگیری انسان کو کرنی پڑتی ہے خصوصًا وہ اونٹنیان جو بچنے کے قریب ہو گئی ہین اہل عرب کے نزدیک سب جانورون سے اعلے اور عمدہ ہین۔ اور اونکے بچے اور دودھ سے اہل عرب کو زیادہ تر مسرت ہوتی ہے اسی واسطے اونکی بہت خبرگیری رکھتے ہین۔ اور چونکہ مخاطب اس کلام ہدایت نظام کے اول اہل عرب ہین لہذا بمقتضاے بلاغت رعایت اوس چیز کی ضرور ہوئی جو اونکی سمجھ مین جلد آجائے۔ اور اس مقام پر بعضے لوگون نے یہ شبہہ کیا ہے کہ حضرت اسرافیل علیہ السلام کے صور پھونکنے کے بعد سب جانور مرجائینگے اونٹنیان کہان رہینگی جو چھوٹی چھوٹی پھرینگی۔ اوسکا جواب یہ ہے کہ ٹھیک پہلی مرتبہ صور پھونکنے کے بعد تمام آدمی اور سار اونٹنیان وغیرہ سب مرجائینگے۔ مگر دوسری بار صور پھونکتے ہی سب زندہ ہونگے اور وہ حاملہ اونٹنیان بھی جی اوٹھینگی جیسا کہ حدیث مین آیا ہے کہ زندہ کرکے اوٹھائے جائینگے لوگ قیامت کے دن جسطور سے مرے ہین۔ اور عشار دس مہینے کی حاملہ اونٹنی کو کہتے ہین۔ اسی واسطے اس نام سے اوسکو مذکور فرمایا **وَاِذَا الْوُحُوْشُ حُشِرَتْ** اور جب جنگل کے جانورون مین رول پڑے۔ یعنے جسوقت جنگلی اور پہاڑی وحشی جانور جمع کیے جائین۔ اور وہ اپنے رہنے کے مقامون کے خراب ہونے اور آگ اور دہوین کے ہر چہار طرف سے گھیرنے سے مجبور ہوکے آدمیون کے مجمع مین جاے امن سمجھ کے بھاگ آئینگے اور اوس دن کی دہشت اونپر اسقدر غالب ہوگی کہ انسانون سے بالکل وحشت نکرینگے۔ اور باوجود دشمنی طبعی کے اوسدن ایک کو دوسرے کا کچھ خوف نرہیگا۔ اور بعضے مفسرون نے لکھا ہے کہ وحشیون کے حشر سے مرنے کے بعد اونکا زندہ کرنا ہے تاکہ اونسے قصاص اور بدلا لیا جائے۔ بعد اسکے سب خاک کردیے جائینگے۔ مگر وہ جانور جو بہشتیون کی خوشی اور لذت کا باعث ہونگے بہشت مین باقی رہینگے۔ اور وہ جانور جو دوزخیون کے عذاب کی زیادتی کا سبب ہونگے دوزخ مین جائینگے۔ جیسے سانپ اور بچھو اور مکھی کہ اونکے جلے ہوئے زخمون کو اور دکھ دینگے اور ان جانورون کو آگ سے کچھ اذیت اور تکلیف نہوگی

وَاِذَا الْبِحَارُ سُجِّرَتْ ○ اور جب دریا جھونکے جائین۔ یعنے دریا ان کا
یعنی دریا آگ ہو جائے جسکے سبب سے بہ نہایت گرم ہو کے محشر کے بیچ ابال دین اور
اذیت اور تکلیف پہونچائے اور یا نا ہر لوگون کو اس سے کچھ تکلیف نہوگی مگر حرارت کا علم
معلوم ہوگا۔ وَاِذَا النُّفُوْسُ زُوِّجَتْ ○ اور جب جیون کے جوڑے بندھین
یعنے قسم قسم کے کئی را اکٹھا ہون۔ اور ابن عباس رضی اللہ عنہما نے فرمایا ہے کہ مؤمنون
کے نفس حورعین کے ساتھ اور کافرون کے نفس شیطانون کے ساتھ ملا دینگے۔ وَاِذَا
الْمَوْءٗدَةُ سُئِلَتْ ○ بِاَيِّ ذَنْۢبٍ قُتِلَتْ ○ اور جب لڑکی جیتی گاڑی
ہوئی پوچھی جائے کہ کس گناہ پر وہ ماری گئی۔ اہل عرب مین یہ رسم تھی کہ لڑکیونکو پیدا ہوتے
ہی گاڑ دیتے تھے۔ بعضے تنگدستی اور بیاہ شادی کے مصارف کے خیال سے اور بعضے بیٹی
کا دینا اور کسی کو اپنا داماد بنانا بہت عار سمجھتے تھے اور اس رسم نے اوس ملک مین ایسا رواج
پایا تھا کہ اسے فخر اور غیرت جانتے تھے اور اس گناہ کے عذاب کا مطلق خوف نکرتے تھے
بلکہ سمجھتے تھے کہ اولاد ہماری ملک ہے ہمکو اختیار ہے کہ اوسے جو چاہین کرین۔ حق تعالے
نے فرمایا کہ ان مارنے والون سے پوچھین گے یا خود اونہین لڑکیون سے پوچھین گے
کہ تم کیون ماری گئین۔ تاکہ وہ لڑکیاں بیان کرین کہ ہمکو بے گناہ مارا ہے اور قاتل اونکے
شرمندہ ہون وَاِذَا الصُّحُفُ نُشِرَتْ ○ اور جب کاغذ کھولے جائین۔ یعنے اعمالنامے
جو آدمی کے مرنے کے بعد لپیٹ کے رکھے جاتے ہین کھولے جائین اور ہر شخص اونکے
حال سے خبردار ہو۔ اور کشاف مین ہے کہ قیامت کے دن مین صحیفون کو عرش کے
نیچے سے اڑا دینگے پس جو صحیفہ کہ ایماندار کے ہاتھ مین آئیگا اوسمین لکھا ہوگا کہ فِيْ
جَنَّةٍ عَالِيَةٍ اور جو کافر کے ہاتھ مین آئیگا اوسمین لکھا ہوگا کہ فِيْ سَمُوْمٍ وَّحَمِيْمٍ۔ اور یہ صحیفے
فال کے قرعون کے طور پر ہونگے۔ اعمالنامے ہونگے۔ وَاِذَا السَّمَآءُ كُشِطَتْ ○
اور جب آسمان کا چھلکا اتارا جائے۔ یعنے پوست جیسے جانور کا بعد ذبح کرنے کے اتارتے ہین

اور تمام اجزا و اعضا اور رگ ریشے اوسکے ظاہر ہوجاتے ہین اسیطرح سے آسمان کی تمام پوشیدہ
چیزین ظاہر ہونگی اور فرشتے صحیفونکے حامل اور اور قسمون کے نازل ہونگے۔ وَاِذَا
الْجَحِیْمُ سُعِّرَتْ ۝ اور جب دوزخ دہکائی جائے۔ اور شعلے اوسکے بھڑکین۔
وَاِذَا الْجَنَّةُ اُزْلِفَتْ ۝ اور جب بہشت پاس لائی جائے۔ یعنے محشر کے قریب
کی جائے۔ پھر مسلمانون کو خوشی اور خرمی زیادہ ہو اور کافرون کو حسرت بڑہے۔ اور جب
یہ بارہ حادثے واقع ہونگے چھہ دنیا مین صور پھونکنے سے پہلے اور چھہ بعد صور پھونکنے کے
عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّآ اَحْضَرَتْ ۝ جان لیگا ہر جی جو لیکر آیا ہے۔ نیکی یا بدی سے
اور بعض نے لکھا ہے کہ ان بارہ حالتون کو موت کے وقت جو قیامت کا نمونہ ہے معلوم کرلیگا
اسواسطے کہ موت کو قیامت صغریٰ کہتے ہین۔ اور حدیث مین بھی وارد ہے کہ جو مرا تو گویا
اوسکی قیامت قائم ہوچکی۔ اور جب یہ سب بیان ہوچکا تو اب ارشاد ہوتا ہے کہ فَلَآ
اُقْسِمُ بِالْخُنَّسِ ۝ الْجَوَارِ الْکُنَّسِ ۝ پس قسم کھاتا ہون پیچھے ہٹ جاتے
سیدھے چلتے دبک جانے والونکی۔ یعنے کئی ستارون کی جو پیچھے ہٹنے والے اور سیدھے
چلنے والے اور دبک رہنے والے ہین۔ حضرت امیر المومنین علی مرتضے کرم اللہ وجہہ
سے منقول ہے کہ وہ پانچ ستارے ہین یعنے زحل مشتری مریخ زہرہ عطارد کہ یہ سب
اول مغرب سے جانب مشرق بترتیب بروج جاتے ہین اور بعد اسکے کچھہ دنون انکی حرکت
ظاہر نہین ہوتی ایک جگہ ٹھہرے رہتے ہین پھر وہان سے اُلٹے پھرتے ہین یعنے مشرق
سے مغرب کو آتے ہین۔ پس انکی پہلی حالت کو استقامت اور دوسری کو وقوف و تیسری
کو رجعت کہتے ہین اور یہ تینون حالتین دوسرے تارون مین نہین ہین۔ خلاصہ یہ کہ
ان ستارونکی حالت کا متغیر ہونا اجرام آسمانی کی حالت بدلنے پر ایک بڑی دلیل ہے
اور جب اجرام آسمانی قابل تغیر و انقلاب ہوئے تو اجرام سفلی کے انقلاب مین کیا تعجب ہے
اور اگر اس انقلاب عظیم مین کسیکو شک اور تردد ہو تو دوسری قسم کھائی جاتی ہے کہ وَالَّیْلِ

اِذَا عَسْعَسَ ۝ اور قسم ہے رات کی جب اوسکا اوٹھان ہوتا ہے۔ اور جہان بھر
کو اندھیرا کردیتی ہے اور ایک بڑا انقلاب ظاہر ہوتا ہے۔ بازار اُجڑ جاتے ہین اور راستے بند
ہو جاتے ہین انسان چپ چاپ بے حس و حرکت مثل مردے کے پڑے سوتے ہین
اور جن و شیاطین پھیل پڑتے ہین۔ اور یہ ایسا انقلاب ہے کہ ہر رات دن کے دورے
مین اہل زمین کو اُلٹ پلٹ کردیتا ہے۔ اور رات کے عجائبات سے ایک بات یہ بھی ہے
کہ دور کی چیزین مثل ستارون کے اوسمین ظاہر ہوتی ہین اور قریب کی چیزین چھپ جاتی ہین
اور دنکو اسکے برعکس ہوتا ہے۔ پس یہ ایک ایسا نمونہ ہے کہ اس سے دنیا اور آخرت کا فرق
ظاہر ہوتا ہے۔ یعنے اوسدن بھی ظاہری چیزین پوشیدہ اور پوشیدہ چیزین ظاہر ہونگی۔
اسیواسطے ارشاد ہوتا ہے کہ وَالصُّبْحِ اِذَا تَنَفَّسَ ۝ اور قسم کھاتا ہون مین صبح کی
جب دم بھرے۔ یعنے ظاہر ہو۔ کہ اوسوقت بھی ایک بڑا انقلاب پایا جاتا ہے لوگ خواب سے
بیدار ہوتے ہین اور دنیا کے تمام کاروبار ہونے لگتے ہین۔ اور ہر چیز پوشیدہ ظاہر ہوتی
ہے اور روشن ستارے پوشیدہ ہوجاتے ہین۔ اور چونکہ یہ انقلاب آخرت کے انقلاب سے نہایت
درجہ مشابہت رکھتا ہے بلکہ اوسکا نمونہ ہے اسیواسطے اسپر اکتفا کیا اور جواب قسم مین
ارشاد ہوا کہ اِنَّهٗ لَقَوْلُ رَسُوْلٍ كَرِيْمٍ ۝ مقرر یہ کہا ہے ایک بھیجے ہوئے
عزت والیکا۔ یعنے یہ قرآن کریم جو قیامت کی خبر دن کو ظاہر کرتا ہے اللہ تعالے کے ایلچی کا
لایا ہوا ہے جسمین کذب و افترا کا احتمال تک نہین ہے اور وہ ایلچی یعنے جبرئیل علیہ السّلام
بڑے رتبے والے عالی قدر ہین کہ عدالت اور تقویٰ اونکا انتہا کو پہنچا ہے ذِيْ
قُوَّةٍ بڑی قوت والے ہین جنکی قوت حافظہ مین ذرا خلل نہین بلکہ جو کچھ سنتے ہین
اوسکو اوسیطرح یاد رکھتے ہین۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ ایکدن سرورِ عالم صلے اللہ
علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام سے پوچھا کہ اللہ تعالے نے تمہاری قوت اور امانت کی
بہت تعریف فرمائی ہے بھلا کچھ حال اپنی قوت اور امانت کا ہمسے تو بیان کرو جبرئیل

علیہ السلام نے کہا کہ میری قوت کا یہ حال ہے کہ جب اللہ تعالےٰ جل شانہ نے قوم لوط
کی بستیون کے اُلٹ دینے کا حکم صادر فرمایا تو اون چار بستیون مین سے ایک شہر جسکا
نام سدوم تھا اور جسمین عورتون اور بچون کے سوا چار لاکھ آدمی سلح پوش تھے اوسے
مع اور تینون بستیون کے مین نے زمین کی ساتوین تہہ سے اپنے ایک پر پراوٹھا لیا اور
اسقدر بلندی پر لے گیا کہ آسمان کے رہنے والے اون شہرون کے جانورون کی آواز سنتے
تھے اور وہان سے اون سب شہرون کو اولٹا کرکے اوسی غار مین ڈالدیا اور مجھے کچھ بوجھ
اور تکلیف معلوم نہوئی۔ اور امانت داری کا یہ حال ہے کہ مجھکو جو کچھ حکم ہوتا ہے اوسے
بلاکم وکاست بجالاتا ہون اور جو بھید مجھے بتایا جاتا ہے اوسے اپنے سینے مین پوشیدہ رکھتا
ہون۔ اب اللہ تعالےٰ جبرئیل علیہ السلام کی یہ دو صفتین بیان کرکے ارشاد فرماتا ہے کہ
وہ ایلچی عِنْدَ ذِی الْعَرْشِ مَكِيْنٍ۝ تخت کے مالک کے پاس درجہ پایا ہوا ہی
یعنے مقرب بارگاہ اور عالی مکان ہے۔ اور یہ بات بخوبی ظاہر ہے کہ جو لوگ اپنے مالک کی
حضوری سے مشرف ہوتے اور اوسکے دربار مین حاضر رہتے ہین اگر وہ کہین ایلچی گری پر
بھیجے جاتے ہین تو جو چیز اونکے واسطے سے پہونچتی ہے اوسپر زیادہ تر اعتماد ہوتا ہی۔ بخلاف
اوسکے جو کسی خواص یا دربان وغیرہ کے ذریعے سے پونہچے۔ اور سوا اسکے وہ ایلچی ایسا ہی
کہ مُّطَاعٍ ثَمَّ اَمِيْنٍ۝ سبکا مانا ہوا وہان کا معتبر ہے۔ یعنے رسالت اوسکی اس
دربار والون کے ذہنون اور اوس سرکار کے متوسلون مین اسقدر ثابت ہی کہ اوسکے حکم کو
بغیر دریافت اور تحقیق کے حکم خداے تعالےٰ جان کے مانتے اور اوسکی فرمانبرداری کرتے
ہین۔ چنانچہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شب معراج مین اپنے ساتھ لے گئے تو آسمانون
کے دربانون اور بہشت و دوزخ کے محافظون نے اونکے حکم سے بلاتکرار دروازے
کھولدیے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ہر مقام کی سیر کی اور کوئی متعرض نہوا۔ اور
تمام فرشتون مین انکا آنا پیغام خدا لانے کی علامت ہے۔ پس یہ پیغام احکام خدا لانے کے

بارے مین نہایت مشہور ہین اور یہ اول واسطہ ہین کلام الٰہی کے پونہچانے کا۔ اور دوسرا واسطہ حضرت پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ہین جنکی نسبت کذب کا احتمال بھی نہین ہو سکتا۔ پس ایسے شخص کی خبر یا روایت کو معتبر نہ جاننا سراسر خلاف عقل ہے۔ وَمَا صَاحِبُكُم بِمَجْنُونٍ ۝ اور یہ تمہارا رفیق کچھ نہین دیوانہ۔ یعنے تمہارے ہمنشین پیغمبر (صلے اللہ علیہ وسلم) سودائی اور خیالی نہین ہین جیسا کہ تم گمان کرتے ہو۔ اسواسطے کہ اتنی مدت دراز مین تم اونکی عقل و دانائی کا بارہا تجربہ کر چکے ہو اور خوب سمجھتے ہو کہ وہ بہت بڑے عاقل اور ریکے ہین۔ اور اگر باوجود ان سب باتون کے تمہارے دلمین یہ شک پیدا ہو کہ پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم ایک صورت کو دیکھتے ہین اور اوسکی زبان سے کلام الٰہی سنتے ہین پس کیونکر معلوم ہو کہ یہ صورت جبرئیل کی ہے شاید کسی جن نے یہ صورت بنا کے فریب دیا ہو یا آثار ظاہر کی ہو جسے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کی وا دخیال کیا ہو تو ہم کہتے ہین کہ یہ سب شبہے تمہارے جب پیش جاتے کہ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو کبھی اصلی صورت پر نہ دیکھا ہوتا۔ حالانکہ وَلَقَدْ رَآهُ بِالْأُفُقِ الْمُبِينِ ۝ اور اوسنے دیکھا ہے اوسکو کھلے کنارے آسمان کے پاس۔ یعنے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اونکی اصلی صورت پر آسمان کے کھلے کنارے یعنے افق شرقی مین دیکھا ہے اور اوسطرف آفتاب کے ہونے کے باعث سے شک و شبہے کا احتمال ہی نہین رہا پس جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے جبرئیل علیہ السلام کو اسطور سے دیکھا تو اب اونکا پہچاننا ہر صورت اور ہر لباس مین آپکے نزدیک سہل ہو گیا اور حدیث مین وارد ہے کہ آپنے جبرئیل علیہ السلام کو اصلی صورت پر دوبار دیکھا ہے۔ پہلی دفعہ ابتدائے نزول وحی مین بوجہ تاخیر ہونے وحی کے جب آپنے بیتاب ہو کے چاہا کہ اپنے تئین پہاڑ سے گرادین اور اس قصد سے موضع اجیاد مین جو کہ مکہ معظمہ مین ایک مکان ہے آپکا گذر ہوا اوسوقت جبرئیل علیہ

السلام کو دیکھا کہ ایک زرین کرسی پر زمین وآسمان کے درمیان بیٹھے ہوئے ہین اور اونکے جسم نے آسمان کے تمام کنارون کو گھیر لیا ہے اور اونکے چھہ سو پر ہین جو یاقوت اور موتی سے بنے ہوئے ہین - اور دوسری بار شب معراج مین سدرۃ المنتہیٰ کے پاس اسی صورت سے دیکھا - پس جب تمام وجوہات نزول قرآن مین کوئی شبہہ باقی نرہا تو اوسکے سچ اور برحق ہونے کا کامل ثبوت ہوگیا - اب رہا یہ امر کہ بعضے کافر اس کلام کو کاہنون کے کلام کے طور پر سمجھتے تھے اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو کاہن کہتے تھے اور حقیقت یہ ہے کہ کاہن کا علم غیب کی باتون مین رمز وکنایہ سے زیادہ نہین ہوتا اور وہ بھی اون چیزون کے بیان مین جو قریب ہونے والی ہوتی ہین - اور یہ قرآن پاک گھیرنے والا ہے علم غیب کے تمام فنونکو وَمَا هُوَ عَلَى الْغَيْبِ بِضَنِينٍ ۝ اور یہ غیب کی بات پر نہین بخیل - یعنے یہ قرآن پاک جو تم رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم سے سنتے ہو علم غیب کے بیان کرنے مین بخیل اور قاصر نہین ہے - بلکہ جو کچھہ انسان کو علم وعمل معاش ومعاد کے لیے درکار ہے وہ سب اسمین موجود ہے - پس ایسے کلام کی نسبت جو سراسر ہدایت وارشاد ہے کہانت کا گمان کرنا محض بیجا اور خلاف عقل ہے - اور سوا اسکے کاہنون کا کلام سخن شیطانی ہے جسے شیاطین فرشتون کی مجلس سے چرالاتے ہین - وَمَا هُوَ بِقَوْلِ شَيْطَانٍ رَّجِيمٍ ۝ اور یہ کہا نہین کسی شیطان مردود کا - یعنے یہ قرآن پاک شیطان مردود کا کلام نہین ہے - کیونکہ وہ تو حضرت آدم علیہ السلام کی بے تعظیمی کرنے سے مردود بارگاہ خدا ہوا اور اسی وجہ سے آدم علیہ السلام سے اوسے نہایت درجہ بغض وعداوت ہے - اور اونکی اولاد سے بھی سخت دشمنی رکھتا ہے - اوسکا کام تو بہکانا اور گمراہ کرنا ہے - پھر اوسے توحید الٰہی اور صفات باری کے بیان کرنے اور عالم آخرت کے ثابت کرنے اور بتون اور بت پرستونکی مذمت سے کیا سروکار رہا - کیونکہ یہ کلام تو اوسکے مکروفریب کے درہم وبرہم کرنے والے ہین - اور وہ تو ان باتون کے سننے سے دور بھاگتا ہے - پس ایسے کلام کو جو ہدایت وارشاد سے بھرا ہوا

اور جسکے سننے سے شیطان مردود کو سوں بھاگتا ہے کلام کاہن اور سخن شیطان سمجھنا
نہایت درجہ حماقت اور بیوقوفی ہے - اور اس گمان فاسد اور حماقت صریح پر بطور خفگی کے
اللہ تعالے نے کافرون سے فرمایا ہے کہ فَاَيْنَ تَذْهَبُوْنَ ○ پہر تم کدہر چلے جاتے ہو
یعنے امر حق و واقعی کو چہوڑکے کہاں مارے مارے پہرتے ہو اور بیجا لغو شک و شبہون مین
کیون پڑتے ہو - اور بعض مفسرین نے لکہا ہے کہ یہ آیتین حضرت رسول خدا کی شان مین
ہین - یعنے یہ قرآن رسولؐ بزرگ کا لایا ہوا ہے جو بڑے عاقل ہین اور جنہون نے جبرئیل
علیہ السلام کو اصلی صورت پر دیکہا ہے اور جو غیب کی بات پر متہم نہین ہین - یعنے بے دیکہے
کوئی بات نہین کہتے - اور جب اس کلام معجز نظام کے صدق کے بیان اور مخالفون کے
بہتان کے بطلان سے فراغت ہوئی تو اب کچہ خوبیان اس کلام کی بیان ہوتی ہین تا
کہ معلوم ہو جائے کہ اسکے بارے مین کسی قسم کے احتمال کی گنجائش نہین ہے اِنْ هُوَ
اِلَّا ذِكْرٌ لِّلْعٰلَمِيْنَ ○ یہ تو ایک سمجہوتی ہے جہان کے واسطے - یعنے یہ قرآن پاک
تو ایک نصیحت ہے یعنے اسماء و صفات الٰہی کے شامل ہونے کے سبب سے ذکر کا حکم پیدا
کیا ہے اور وسیلہ تقرب اور وصول الی اللہ کا ہو سکتا ہے جہان کے لوگون کے لیے یعنے
جن اور انسان اور فرشتون کے لیے - کیونکہ نصیحت اور ذکر کو ان تین فرقونکے سوا دوسرا
نہین جانتا - پس آدمی اور جن اس کلام سے نصیحت پکڑتے اور گناہون سے بچتے اور
طاعت پر رغبت کرتے ہین - اور فرشتے اوسکی تلاوت سے اُنس رکہتے اور دور دور سے
اوسکے سننے کو آتے اور آسمان پر لیجا کے مقبولیت کے درجے کو پونہچاتے ہین - اور یہ
سب چیزین عند اللہ اونکے قرب کی زیادتی کا سبب ہوتی ہین - لیکن حاصل ہونا ان
فائدون کا قرآن سے خاص ہے - لِمَنْ شَآءَ مِنْكُمْ اَنْ يَّسْتَقِيْمَ ○ اوسکے
لیے جو کوئی چاہے تم مین سے کہ سیدہا چلے - راہ خدا مین اور حق کی پیروی کرے جب
یہ آیت ابو جہل ناہل نے سنی تو کہنے لگا کہ یہ کام ہمارا ہے اور ہمارے چاہنے پر موقوف ہے

چاہے ہم راہ راست اختیار کریں یا نکریں پس یہ آیت نازل ہوئی کہ وَمَا تَشَاۤءُوْنَ
اِلَّآ اَنْ يَّشَاۤءَ اللّٰهُ رَبُّ الْعٰلَمِيْنَ ۝ اور تم جبھی چاہو کہ چاہے اللہ جہان کا
صاحب ۔ یعنے نہین چاہتے ہو تم سیدھی راہ چلنا مگر جب چاہے اللہ تعالےٰ ۔ اسلیے کہ تم
اوسکے قبضۂ قدرت مین ہو اور تمہارا ارادہ اوسکے ارادے کے تابع ہے جیسے بازیگر کی
پتلیان کہ وہ اوسکے ہاتھ اور اختیار مین ہوتی ہین ۔ مگر فرق اتنا ہے کہ اللہ تعالے اپنے
ارادے سے تمہارے دلمین ارادہ اور اختیار پیدا کرتا ہے اور تم موافق اوس ارادے
اور اختیار کے نیک یا بد کام کرتے ہو ۔ اور مستحق ثواب یا عقاب کے ہوتے ہو ۔ اور بازیگر کو
پتلیون مین ارادے اور اختیار کے پیدا کرنے کی قدرت نہین ہے بلکہ صرف حرکت دیسکتا
ہے ۔ اسی وجہ سے پتلیون کے کام بازیگر کی طرف منسوب ہوتے ہین ۔ بخلاف آدمیونکے
کہ یہ اپنے ارادے اور اختیار سے کام کرتے ہین ۔ اسیواسطے اچھائی اور برائی کے سزاوار
اور ثواب وعقاب کے مستحق ہوتے ہین اور اسی طرحسے سب کامون مین یہ قاعدہ جاری ہے

سُوْرَةُ الْاِنْفِطَارِ مَكِّيَّةٌ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	هِيَ تِسْعَ عَشْرَةَ اٰيَةً

یہ سورت مکی ہے اسمین انیس آیتین اور اسی کلمے اور تین سو اونتیس حرف اور ایک رکوع
ہے ۔ اور نام اس سورت کا سورۂ انفطار اسواسطے ہے کہ اسمین آسمان کے پھٹنے کا
بیان ہے ۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ شتر بار اسکا پڑھنا دفع ہجر اور حصول مقاصد کے
لیے عجیب الاثر ہے ۔ اِذَا السَّمَاۤءُ انْفَطَرَتْ ۝ جب آسمان چرجاوے
اور آسمان کے پھٹنے کی صورت اسطرح سے مذکور ہے کہ ایک چیز مثل بدلی کے عرش کے
نیچے سے اُترےگی اوسکے صدمے سے تمام آسمان ٹکڑے ٹکڑے ہو جاوینگے ۔ اور وہ قہر الٰہی
کی تجلی ہوگی جو اس عالم کے خراب کرنیکو اس صورت سے ظاہر ہوگی ۔ وَاِذَا
الْكَوَاكِبُ انْتَثَرَتْ ۝ اور جب تارے جھڑ پڑین ۔ اور آسمانی نفوس کا تعلق
جو تارون اور آسمانون سے ہے ان دو انقلابون کے باعث سے باطل ہو جاوے ۔

وَإِذَا الْبِحَارُ فُجِّرَتْ ○ اور جب دریا بہ چلین - یعنے ٹہرا اور رکا ہوا پانی کا جاری
سے وہ بہے - اور اوسکی یہ صورت ہوگی کہ پہلے سب دریا ایک جگہ جمع کیے جاوینگے اونمین
سے اونمین ایک جوش پیدا ہوگا اور اوس جوش کے سبب سے تمام دریامین آگ
لگجاویگی پہر کچھہ پانی اونمین کا دہوان ہوکے قیامت کے میدان کو بہر دیگا اور کچھہ دوزخ کی
آگ ہوجائیگا وَإِذَا الْقُبُورُ بُعْثِرَتْ ○ اور جب قبرین اوتہالی جاوین - یعنے
قبرون کے مردے اوپر اور جو کچھہ کہ زمین کی تہ مین ہے وہ سب زمین کے اوپر آجاوے
اور بدنون کے اجزا آپس مین ملجائین - اوسوقت عرش کے نیچے سے ایک پانی برسیگا
جسمین زندگانی کی قوت ہوگی - پہر حضرت اسرافیل علیہ السلام صور پہونکینگے اور انسانون
کی روحین اپنے اپنے بدنون سے ملجاوینگی - اور آسمانی روحین اونکی خادم اور مددگار ہونگی
اور حشر قائم ہوگا - اوسوقت عَلِمَتْ نَفْسٌ مَّا قَدَّمَتْ وَأَخَّرَتْ ○ جان
لیگا ہر جی جو آگے بہیجا اور پیچھے چہوڑا - یعنے جو کچھہ نیکی اور بدی کی ہے وہ سب معلوم کریگا
کیونکہ وہ سب اعمالنامے مین لکہا ہوگا - اور دریافت کریگا جو کچھہ نہین کیا نیکی اور بدی سے
اس واسطے کہ وہ اعمالنامے مین نہوگا - اور بعضون نے کہا ہے کہ ما قدمت سے وہ اولاد
مراد ہے جو ماں باپ کے سامنے مرگئی ہے اور ما اخرت سے وہ اولاد جو ماں باپ کے
بعد باقی رہی - اور بعضون نے لکہا ہے کہ اول عمر اور آخر عمر کے عمل مراد ہین - خلاصہ
یہ ہے کہ نفس کو اپنی نیکی اور بدی پر بخوبی آگاہی ہوجائیگی - اور جب دیکھیگا کہ جو کچھہ مین نے
کیا وہ سب برا تہا اور جو مین نے چہوڑا وہ اچھا تہا اور یہان نیکی کی جزا یہ ہے اور برائی
کی سزا یہ ہے تب اوسے سخت ندامت ہوگی اور اپنی اولٹی سمجھہ پر شرمندہ ہوگا - اوسوقت
اوس سے کہا جائیگا - يَا أَيُّهَا الْإِنسَانُ مَا غَرَّكَ بِرَبِّكَ الْكَرِيمِ ○
اے آدمی کاہے سے بہکا تو اپنے رب کریم پر - یعنے اے انسان کس چیز نے فریب دیا
تجکو نفس نے یا شیطان نے - خلق نے یا دنیا نے اپنے پروردگار پر جسنے طرح طرح سے

تربیت اور پرورش فرمایا اور تیرے ساتھہ وہ معاملہ کیا جو اوسکے کرم کا مقتضا تھا۔ تجھنے
اوسکے عوض مین معصیت اور مخالفت کا داغ اپنے اوپر لگایا اور ساری فضیلت اور بزرگی کو
جو سب مخلوقات پر تجھے ملی تھی برباد کر دیا۔ اور جب اس آیت مین آدمی کو اس بات پر سرزنش
کی گئی کہ فقط اللہ تعالے کے کرم پر مغرور ہونا چاہیے تو اب اوسکی نعمتین جو اوسے عنایت
کی ہین اور وہ غرور وفریب سے باز رکھتی ہین بیان فرماتے ہین۔ اونمین سے ایک یہ ہے
کہ وہ رب کریم ایسا ہے کہ الَّذِیْ خَلَقَكَ فَسَوّٰىكَ فَعَدَلَكَ ۝ جسنے تجکو بنایا
پھر تجکو ٹھیک کیا۔ پھر تجکو برابر کیا۔ یعنے محض اپنے کرم سے تجکو پیدا کیا اور تجھسے کچھ منفعت کی
توقع نہ تھی پھر تیرے بدن کو ٹھیک بنایا اور سب جوڑ بند اندازسے برابر پیدا کیے اور
ایک ناپاک قطرے سے خوبصورت اور خوشنما پیدا کر دیا۔ پھر تجھے معتدل المزاج بنایا فِیْٓ
اَیِّ صُوْرَةٍ مَّا شَآءَ رَكَّبَكَ ۝ جس صورت مین چاہا تجکو جوڑ دیا۔ تیرے
پروردگار نے۔ اور یہ محض اوسکا کرم ہے کہ اوسنے بہت اچھی صورت پر تجکو بنایا اور ہاتھ
پیر آنکھہ ناک کان زبان تمام ضروری اعضا عنایت کیے اور سب چیزین تجھے اطاعت
اور بندگی کے واسطے دین اور تو نے ان نعمتون کو اوسکے برعکس کامون مین صرف کیا
پس ایسے نافرمان کو کریم کے کرم پر مغرور ہونا ہرگز زیبا نہین۔ اور چونکہ اس کلام مین گمان
اس بات کا تھا کہ شائد کرم کی تعریف سننے سے جو یہان مذکور ہے کافر کہنے لگین کہ ہمارا
غرور اور اعتماد سب اوسکے کرم پر تھا اسواسطے دوسری تنبیہ پہلے سے بھی زیادہ سخت
ارشاد ہوئی۔ کہ كَلَّا بَلْ تُكَذِّبُوْنَ بِالدِّیْنِ ۝ کوئی نہین پر تم جھوٹ جانتے
ہو انصاف ہونا۔ یعنے یہ بات نہین ہے کہ تم اوسکے کرم پر اعتماد کرکے گناہ کرتے ہو۔
بلکہ یہ تمہاری شرارت اور سرکشی ہے کہ تم انکار کرتے ہو جزا کا۔ اور اوسکا اقرار اور اعتماد
نہین کرتے اور بات یہ ہے کہ جزا کا وعدہ بھی اوسکے کرم کا مقتضا ہے تاکہ اچھی جزا
کی امید پر طاعت اور عبادت کرو اور تمہارے دین و دنیا کے کام درست ہوان اور

عذاب کے خوف سے گناہون اور نافرمانیون سے بچو تاکہ دونون جہان مین تمہارا کوئی
کام بگڑنے نہ پائے۔ اور جزا کا انکار تو تم کسی طرح سے نہین کرسکتے وَاِنَّ عَلَيْكُمْ
لَحٰفِظِيْنَ ۝ اور تمپر نگہبان مقرر ہین۔ یعنے حال یہ ہے کہ اللہ تعالےٰ کی طرف سے تمپر
چوکیدار مقرر ہین تاکہ تمہارے نیک اور بد کامون کے نگہبان رہین اور کوئی اچھا کام تمہارا ضایع
نہونے پائے اور برا کام بھی رائگان نہو اور وہ نگہبان کیسے ہین کہ ـــ كِرَامًا
كَاتِبِيْنَ ۝ سردار لکھنے والے۔ جو حق تعالےٰ کی صفت کے موافق کرم سے تمہارے
ساتھ پیش آتے ہین اور تمسے پوشیدہ رہتے ہین تاکہ تم شرمندہ ہو کے پوشیدہ کامون کو
چھپاتے ہو۔ اور باجود تمہارے سب کام جاننے کے تمکو رسوا نہین کرتے بلکہ جب تم کوئی
نیکی کرتے ہو تو اسے دس گُنی کرکے لکھتے ہین۔ اور اگر تم کسی نیک کام کا ارادہ کرتے ہو
اور وہ کسی باعث سے نہین ہوتا ہے تو اوس نیک ارادے کو بھی نیکیون مین شمار کرتے ہین
اور اگر تم گناہ کا ارادہ کرکے اوس سے بچتے ہو تو اوسے بھی نیکیون مین گنتے ہین اور اگر اوس
گناہ کے تم مرتکب ہوتے ہو تو چھ ساعت تک اوسے نہین لکھتے اور انتظار کرتے ہین کہ شاید
تم توبہ کرلو۔ یا اپنے گناہ پر شرمندہ ہو یا کوئی ایسی نیکی کرو کہ وہ گناہ معاف ہوجائے۔
پس اگر تم سے اس عرصے مین کوئی بات ان باتون مین نہوئی تو ایک گناہ لکھتے ہین اور
باوجود فرشتہ ہونے کے کہ اونہین نسیان اور فراموشی کا کچھ اثر نہین تمہارے ہر کام کو لکھ
لیتے ہین اور اسکے لیے دفتر طیار کر رکھتے ہین اور یہ لکھنے والے چار ہین دو دنکو آتے ہین
اور دو رات کو۔ اور رات اور دن کے دونون دفتر علحدہ رکھہ چھوڑتے ہین۔ اور اونکے
بیٹھنے کا مقام انسان کے دونون شانے ہین۔ اور اُن محافظون سے تمہارا کوئی حال
پوشیدہ نہین۔ اسلیے کہ يَعْلَمُوْنَ مَا تَفْعَلُوْنَ ۝ جانتے ہین جو کچھ تم کرتے ہو
اگرچہ ہزار پردے اور پوشیدگی سے کرو۔ ہان آدمی کی نیت کا حال ان فرشتون کو معلوم ہونے
مین علما کا اختلاف ہے۔ اکثر نے انکار کیا ہے اور بعض نے کہا ہے کہ نیت اور ارادے

سے اسطرح واقف ہوتے ہین کہ اللہ تعالے کی طرف سے بطور الہام کے اونکو یہ خبر ہوتی
ہے۔ اور جب جزا و سزا کے ثبوت کے دلائل بیان ہو چکے تو اب کچھ جزا و سزا کا بیان بھی کیا جاتا ہے
کہ اِنَّ الْاَبْرَارَ لَفِیْ نَعِیْمٍ ۝ بیشک نیک لوگ بہشت مین ہین۔ بڑی بڑی نعمتون
سے سرفراز وَاِنَّ الْفُجَّارَ لَفِیْ جَحِیْمٍ ۝ اور بیشک گنہگار دوزخ مین ہین۔ جو برا
ٹھکانا ہے یَّصْلَوْنَهَا یَوْمَ الدِّیْنِ ۝ بیٹھینگے اوسمین انصاف کے دن۔
یعنے قیامت کے روز۔ وَمَا هُمْ عَنْهَا بِغَآئِبِیْنَ ۝ اور نہونگے اوس سے چھپ رہنے
والے۔ یعنے دنیا مین جسطرح آفت اور مصیبت سے بھاگ کر یا چھپ کر بچ رہتے ہین اوسدن
کوئی حیلہ اور بہانہ پیش نجائیگا۔ کیونکہ دوزخ کے فرشتے اونکو زنجیرون مین باندہ باندہکے دوزخ
مین ڈالینگے اور کہین بھاگنے کی جگہ نہ ملے گی۔ اور چونکہ بدکارون کی جزا بیان کرنے مین
دین کے روز کا بھی ذکر آگیا اور اوسکی سختیون کا حال بیان نہوا لہذا سننے والون کے خبردار
کرنے کے لیے تھوڑی سی سختیان اوس روز کی بطور استفہام کے مجمل طور پر بیان فرماتے
ہین کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ اور تجھکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف
کا۔ جسکی سختیان اور مصیبتین آدمی اپنی عقل سے معلوم نہین کر سکتا۔ کیونکہ اوسدن کی
آفتین نہایت سخت ہین ایسی نہین ہین کہ دنیا کی مصیبتون پر اونکو قیاس کر سکین ثُمَّ
مَآ اَدْرٰىكَ مَا یَوْمُ الدِّیْنِ ۝ پھر بھی تجھکو کیا خبر ہے کیسا ہے دن انصاف کا
یعنے دوبارہ ارشاد ہوا کہ تم اوسدن کے حال سے بالکل ناواقف ہو اور غور و تامل سے
بھی اوسے معلوم نہین کر سکتے۔ اوسکی سختیان بہت بڑی ہین اور وہ دن ایسا سخت ہے کہ
یَوْمَ لَا تَمْلِكُ نَفْسٌ لِّنَفْسٍ شَیْئًا ؕ جسدن بھلا نکر سکے کوئی جی کسی جی کا کچھ
کیونکہ اوسدن سب اپنے اپنے نفس کی فکر مین ہونگے اور ایک کو دوسرے کا کچھ خیال
نہوگا یہانتک کہ ماں باپ کو اولاد پر رحم نہوگا اور نہ اولاد کو ماں باپ کا غم ہوگا سب اپنے
اپنے حال مین گرفتار ہونگے وہان کے مقدمات مین کسیکو دخل نہوگا خواہ دوست ہو یا آشنا

بلکہ خاص بندے عوام کی طرح پریشان ہونگے اور بڑے بڑے سردار مثل رعایا کے
سرگشتہ وحیران۔ اور بغیر حکم اوس مالک الملک کے کوئی کسیکی سفارش نکر سکیگا۔ وَالْاَمْرُ
يَوْمَئِذٍ لِّلّٰهِ ۝ اور حکم اوس دن اللہ کا ہے۔ یعنے جسطرح سے دنیا مین بادشاہ کا حکم رعیت ع ١
پر اور والدین کا اولاد پر اور آقا کا نوکر پر جاری ہوا کرتا ہے یہ کچھ نرہیگا اور سوا اوس
مالک کے حکم کے کسیکو دم مارنے کی مجال نہوگی۔ مگر جسکو جسکے حق مین شفاعت کا حکم دیگا

سُورَةُ التَّطْفِيْفِ مَكِّيَّةٌ وَهِيَ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ستٌّ وثلثون آيةً

اس سورت مین چھتیس آیتین اور ایکسو انسٹھ کلمے اور سات سو تیس حرف اور ایک رکوع ہے۔ اور اسکے
مکی یا مدنی ہونے مین اختلاف ہے بعض تفاسیر مین لکھا ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
مدینے مین تشریف لے گئے تو وہان کے لوگ ناپ تول مین بہت دغا بازی کرتے تھے
پس مدینے مین پہلے پہل یہی سورت نازل ہوئی۔ اور آپنے مدینے کے لوگونکو سکھائی
اور وہ لوگ اوس سے ہدایت یاب ہوئے دغا بازی چھوڑدی۔ یہانتک کہ پورا تولنے اور
ناپنے مین مدینہ منورہ کے لوگون کے برابر آجتک دنیا مین کوئی نہین ہے۔ اور بعض نے
لکھا ہے کہ یہ سورت مکے مین اُتری مگر چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مدینے شریف
مین تشریف لیجاکے وہان کے لوگون کو اس بلا مین مبتلا پایا اور یہ سورت شریف انہین
سنائی اسوجہ سے لوگون نے جانا کہ یہ سورت اسیوقت نازل ہوئی ہے۔ اور عطاء
مکی سے روایت ہے کہ ہجرت کے سفر مین مکے اور مدینے کے درمیان یہ سورت نازل ہوئی
اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو بچہ بہت روتا ہو سات بار پڑھکے اوسپر دم کرے خدا کے فضل سے
رونا اوسکا کم ہو اور سیرت وصورت مین پسندیدہ اور اخلاق مین درست ہو۔ وَيْلٌ
لِّلْمُطَفِّفِيْنَ ۝ خرابی ہے گھٹانے والونکی۔ جو ناپنے تولنے مین لوگون کے حق
گھٹاتے ہین۔ اور یہ بات بے پروائی سے نہین کرتے۔ بلکہ جان بوجھ کے کمال ہوشیاری
سے کرتے ہین اور بڑے حریص ہین کیونکہ الَّذِيْنَ اِذَا اكْتَالُوْا عَلَى النَّاسِ

يَسْتَوْفُونَ ۝ وہ جب ماپ لین لوگون سے پورا بہر لین - یعنے اون لوگون کا
یہ حال ہے کہ جب کسی سے ماپ کر لیتے ہین تو پورا بہر لیتے ہین اور چاہتے ہین کہ ہمارے
حق مین سے ایک ذرہ کم نہو بلکہ پورا کرنے کے بہانے سے تہوڑا سا اپنے حق سے زیادہ بہی
لے لیتے ہین وَإِذَا كَالُوهُمْ أَوْ وَّزَنُوهُمْ يُخْسِرُونَ ۝ اور جب ماپ دین
اونکو یا تول دین تو گہٹا کر دین - یعنے جب ماپ کر دیتے ہین لوگون کو اونکا حق یا تولکر تو گہٹا کر
دیتے ہین اور اونکو نقصان پونہچاتے ہین - اور یہ کام دانستہ کرتے ہین - اس سے ظاہر
ہوتا ہے کہ یہ لوگ قیامت کے منکر ہین - کیونکہ جو شخص اس دن کا اعتقاد رکہتا ہے وہ خلق
اللہ کی اسقدر حق تلفی کرنے مین بیباک نہین ہوتا - اسی لیے ارشاد فرمایا کہ أَلَا يَظُنُّ
أُولَٰئِكَ أَنَّهُم مَّبْعُوثُونَ لِيَوْمٍ عَظِيمٍ ۝ کیا خیال نہین رکہتے وہ لوگ
کہ اونکو اوٹہنا ہے ایک بڑے دن کے واسطے - یعنے کیا یہ عقل کے دشمن اتنا بہی خیال
نہین کرتے کہ وہ زندہ کیے جاوینگے ایک بڑے دن مین - کیونکہ اگر اونکو اعتقاد کامل نہین
صرف گمان بہی ہوتا تو اس قسم کی برائیون سے بچنے کو کافی تہا مگر معلوم ہوا کہ اونکو اسدن کا
گمان بہی نہین اور نہین سمجہتے کہ وہ دن عدل کے قائم ہونے کا دن ہے اور اللہ جل
شانہ کے حق اور بندون کے حق اوسروز مخلوق سے طلب کیے جاوینگے اور حق تلفی کرنے
والون پر نہایت سختی ہوگی - اور وہ دن ایسا ہے کہ يَوْمَ يَقُومُ النَّاسُ لِرَبِّ
الْعَالَمِينَ ۝ جسدن کہڑے رہین لوگ راہ دیکہتے جہان کے صاحب کی - یعنے جسدن
کہڑے ہونگے لوگ اگلے اور پچہلے پروردگار کے حضور مین جو رب العالمین ہے اور جسکی
ربوبیت کا مقتضا ہے کہ اپنے بندون کا پورا حق پونہچائے - پس حق تلفی کرنے والون
کا اوسکے حضور مین کہڑا ہونا نہایت ذلت اور رسوائی کا باعث ہے - حدیث مین آیا ہے
کہ قیامت کے روز سب لوگ دنیا کے تین سو برس کے اندازے کے موافق حشر کے
میدان مین کہڑے رہینگے اور اونکے لیے کوئی حکم نہوگا - مگر یہ اتنی بڑی مدت مسلمانونکو

اس قدر آسان معلوم ہوگی جیسے نماز سے فارغ ہوئے - اور یہ قیام ایسی حالت مین ہوگا
کہ آفتاب لوگون سے سرون سے ایک یا دو کوس کے فاصلے پر ہوگا - اور اوسکی سخت گرمی
سے لوگون کے جسمون سے پسینا جاری ہوگا مگر ہر شخص کے گناہون کے موافق پس بعضون
کا پسینا گردن تک پونہچیگا اور بعضون کا کان کی لو تک پہونچکر لگام کے مانند مُنہ مین رہیگا
اور کسی کی گردن تک اور کسی کے سینے تک اور کسی کی کمر تک اور کسی کے زانو تک اور کسی کے
ٹخنون تک علی ہذا القیاس ہر ایک کے گناہون کے موافق ہوگا - حق تعالےٰ فرماتا ہے کہ -
كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْفُجَّارِ لَفِیْ سِجِّیْنٍؕ کوئی نہین لکھا گناہگارون کا پونہچا بندی
خانے مین - یعنے بیشک اعمالنامے بدکارون کے سجین کے دفتر مین ہین - اور وہ ایک مکان
ہے تنگ و تاریک دوزخیون کی ارواحون کا قیدخانہ جسکے بارے مین ارشاد ہوا ہے کہ
وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا سِجِّیْنٌؕ اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہے بندی خانہ - كِتٰبٌ
مَّرْقُوْمٌؕ ایک دفتر ہے لکھا ہوا - کہ عملون کے لکھنے والے بدکارون کے مرنے کے
بعد ہر ایک کے عمل لکھ کے علحدہ علحدہ فردین بنا کے اوس دفترخانے مین جسکا نام سجین ہے
داخل کرتے ہین اور اوسپر ایک علامت بنا دیتے ہین تاکہ اوسکے دیکھتے ہی معلوم ہوجائے
کہ اسمین نیکی نہین - اور وہ دفتر ساتون زمینون کے نیچے ہے جہان ایک سیاہ پتھر پڑا ہوا
ہے جسمین سے بدبو اور دہوان نکلتا ہے - اور جب ابلیس اور دوسرے شیطان اذکار
اور انوار سے بھاگتے ہین تو وہان جاکے ٹہیرتے ہین - لکھا ہے کہ بدکارونکی روحون کو
بعد قبض کرنے کے اول آسمان تک لیجاتے ہین - مگر آسمان کے دربان اونکے لیے دروازہ
نہین کھولتے اور آنے نہین دیتے پہر زمین پر لاتے ہین لیکن کوئی مکان اوسے قبول
نہین کرتا آخر اوسے ساتون زمینون کے نیچے اوس پتھر کے تلے رکھتے ہین - اور اس
دفتر کے فرشتے اوسکا نام دفتر مین لکھ لیتے ہین اور فردین اوسکے اعمال کی روزنامچے کی کراما کاتبین
لیکے اوس دفتر مین داخل کرتے ہین تاکہ قیامت کے دن وہ سب اوسکے بائین ہاتھ

مین دین۔ وَيۡلٌ يَّوۡمَئِذٍ لِّلۡمُكَذِّبِيۡنَ ۝ خرابی ہے اوسدن جھٹلانے والونکی
کہ یہ دفتر کھول کے ہر ایک کو اوسکے بُرے عملون پر اطلاع دیجائیگی۔ کیونکہ وہ اس دن کا
اعتقاد نہین رکھتے تھے اور گمان کرتے تھے کہ لوگون کے حق اونسے نہ لیے جائینگے
اور وہ لوگ وہ ہین الَّذِيۡنَ يُكَذِّبُوۡنَ بِيَوۡمِ الدِّيۡنِ ۝ جو جھوٹ جانتے ہین
انصاف کا دن۔ اور یہ انکار اونکا صرف مخلوق کا حق سپرد نہ دینے کے باعث سے نہین ہے
بلکہ جزا کے تمام کارخانون کے منکر ہین وَمَا يُكَذِّبُ بِهٖۤ اِلَّا كُلُّ مُعۡتَدٍ
اَثِيۡمٍ ۝ اور اوسکو جھٹلاتا وہی ہے جو بڑھ چلنے والا گنہگار ہے۔ یعنے انکار نہین کرتا
ہے اوس روز کا مگر وہ جو حد سے بڑھ جاتا ہے کفر اور فسق مین۔ اور یہ تجاوز اس سبب
سے ہوتا ہے کہ جب اوسدن کا خوف نرہا تو گناہ پر دلیر ہوا اور سمجھ لیا کہ موجودہ مزیدارینکو
موہوم جزا کے خوف سے چھوڑ دینا کمال حماقت ہے پس ایسی سمجھ والا نفس امارہ کی
خواہشون کے موافق فسق وفجور مین پھنس جاتا ہے۔ اور قرآن کی آیتین اور انبیاؤن کی
خبرین اوسکے دل مین تنبیہ اور عبرت نہین پیدا کرتین بلکہ اِذَا تُتۡلٰى عَلَيۡهِ اٰيٰتُنَا
قَالَ اَسَاطِيۡرُ الۡاَوَّلِيۡنَ ۝ جب سنایئے اوسکو ہماری آیتین کہے نقلین ہین
پہلونکی۔ یعنے جب پڑہی جاتی ہین اوسپر آیتین ہماری جو روز جزا کے ہونے اور خلق
اللہ کے حق کی بازپرس پر دلالت کرتی ہین تو ازراہ عناد کے کہتا ہے کہ یہ پہلے لوگونکی
کہانیان ہین جو آدمیون کو برے کامون سے ڈرانے کے لیے بنائی گئی ہین تاکہ ظلم اور
غضب سے ملک خراب نہو جائے اور فتنہ وفساد نہونے پائے۔ اور انکی کچھ اصل نہین ہے
جسپر یقین کیا جائے۔ كَلَّا بَلۡ ۜ رَانَ عَلٰى قُلُوۡبِهِمۡ مَّا كَانُوۡا يَكۡسِبُوۡنَ ۝
کوئی نہین پر زنگ پکڑ گیا ہے اونکے دلون پر جو وہ کماتے تھے۔ یعنے یون نہ سمجھنا چاہیے
کیونکہ واقع ہونا جزا کا اور سپرد دنیا پرائے حق کا عقلی دلیلون اور پیغمبرونکی خبرون سے
بخوبی ثابت ہے۔ پس اگر ایسے شاہدونسے منکرون کا شبہ نجائے تو ان شاہدون کا اسمین کچھ قصور نہین

بلکہ زنگ چھا گیا ہے اونکے دلون پر یہانتک کہ اونکے دل سیاہ ہوگئے ہین بسبب اونکے
جو اونھون نے کفر اور فسق کیا ہے۔ اور دلپر زنگ آنے کا حال آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اسطرح فرمایا ہے کہ جب بندہ ایک گناہ کرتا ہے تو ایک سیاہ داغ اوسکے دلپر پیدا ہوتا ہے
پھر اگر وہ توبہ کرتا ہے تو آئینہ اوسکے دل کا پاک اور صاف ہوجاتا ہے ورنہ وہ سیاہ داغ
اوسکے دلمین رہجاتا ہے پھر جب دوسرا گناہ کرتا ہے تو اور ایک سیاہ داغ پیدا ہوتا ہے
اسیطرح ہر گناہ سے سیاہی پیدا ہوتے ہوتے سارا دل سیاہ ہوجاتا ہے اور یہ سیاہی سچ
بات سمجھنے کی استعداد کھو دیتی ہے پھر وہ بری بات کو اچھا اور اچھی بات کو برا سمجھنے لگتا ہے
اور یہ سیاہی قلب کے لطیفے پر ظاہر ہوتی ہے نہ اوس گوشت کے لوتھڑے پر جو کلی کی صورت
ہے. کیونکہ یہ گوشت کا لوتھڑا قلب حقیقی نہین ہے کہ نیک و بد کا موکل اور اوسمین تاثیر ہو۔ بلکہ
قلب حقیقی عبارت اوس لطیفے سے ہے جو جسم کلی سے تعلق رکھتا ہے. جیسے دیکھنا اور سننا
کہ آنکھ اور کان سے تعلق رکھتا ہے. اور اگر وہ لوگ جنکے دلون پر زنگ آگیا ہے یہ کہین
کہ ہمکو گناہون کے ترک اور کثرت ذکر سے دلکا صاف کرنا کچھ ضرور نہین کیونکہ قیامت کے
دن تجلی الہی کی چمک سے یہ زنگ خود بخود دور ہوجائیگا تو اوسکا جواب یہ ہے کہ کَلَّا
اِنَّهُمْ عَنْ رَّبِّهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّمَحْجُوْبُوْنَ ○ کوئی نہین پر وہ اپنے رب سے
اوسدن روکے جائینگے یعنے یہ گمان نکرنا چاہیے کہ اونکے دلکے زنگ نے فقط دنیا
ہی مین تاثیر کرکے اونکو حق بات سمجھنے اور روز جزا کے اعتقاد سے روک رکھا ہے بلکہ
اوس زنگ کی تاثیر قیامت کے دن اور زیادہ ہوگی کہ اوسدن اپنے پروردگار سے
محجوب ہونگے اور اوسکے دیدار سے محروم رہینگے جو سب لذتون سے نہایت عمدہ لذت
ہے اور فقط اتنے ہی پر اونکے لیے اکتفا نکیا جائیگا بلکہ ثُمَّ اِنَّهُمْ لَصَالُوا الْجَحِيْمِ ○
پھر مقرر وہ پیٹھنے والے ہین دوزخ مین۔ یعنے اسکے بعد وہ دوزخ کی دہکتی آگ مین داخل
ہونگے. اور لذت دیدار سے محروم رہنے کے باعث وہ آگ اونکے جلانے مین دوگنی تاثیر کریگی۔

کیونکہ اگر دیدار کی لذت سے مشرف ہوتے تو دوزخ کی تکلیفین اونکے لیے کم اور آسان ہو جاتین مگر اونکے لیے عذاب کی زیادتی منظور ہے اور دوزخ مین داخل ہونے کے بعد ثُمَّ يُقَالُ هٰذَا الَّذِي كُنْتُمْ بِهٖ تُكَذِّبُوْنَ ؁ پھر کہا جائیگا یہ وہ ہے جسے تم جھوٹ جانتے تھے۔ اور جسکا انکار کرتے تھے۔ تاکہ جسطرح سے اونکا جسم آگ مین جلتا ہے اوسیطرح اونکی جان بھی خجالت سے جلے۔ اب بدکارون کا بیان ختم کرکے نیک کارون کا حال ارشاد ہوتا ہے کہ كَلَّآ اِنَّ كِتٰبَ الْاَبْرَارِ لَفِيْ عِلِّيِّيْنَ ؁ کوئی نہین لکھا ہوا نیکون کا ہے اوپر والون مین۔ یعنے یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ بدکارون کو صرف سزا دینے ہی پر اکتفا کیا جائیگا بلکہ اونکے مخالفون کو اونکے جلانے کے لیے اونکے سامنے طرح بطرح کی نعمتون سے سرفراز کرینگے کیونکہ نیکون کے اعمالنامے علیین کے دفتر مین ہین اور وہ مقام ساتون آسمانون کے اوپر ہے۔ نیچے کا سرا اوسکا سدرۃ المنتہیٰ کے پاس ہے اور اوپر کا سرا عرش مجید کے سیدہے پائے کے متصل نیکون کی ارواح قبض ہونے کے بعد وہین پہونچتی ہے اور انبیا علیہم السلام اور اولیاے کرام وہین رہتے ہین اور عام صلحا کو اعمال نامے پہونچنے کے بعد اونکے مرتبون کے موافق کسیکو آسمان دنیا مین اور کسیکو زمین و آسمان کے درمیان رکھتے ہین اور اون روحون کو ایک علاقہ اپنی قبرون سے بھی ہوتا ہے۔ اور چونکہ وہ مقام انسان کی عقل مین نہین آسکتا اسلیے ارشاد ہوا کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا عِلِّيُّوْنَ ؁ اور تجکو کیا خبر ہے کیا ہین اوپر والے۔ یعنے تو کیا سمجھا کہ علیین کیا ہے۔ كِتٰبٌ مَّرْقُوْمٌ ؁ ایک دفتر ہے لکھا ہوا جسکے دیکھنے سے ہر شخص سمجھ سکتا ہے کہ اس دفتر والے بہشتی ہین اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے مروی ہے کہ وہ دفتر زمرد سبز کی ایک تختی پر کھدا ہوا ہے اور وہ تختی عرش معلےٰ کے سیدھے پائے مین لٹکتی ہے اور نیچے کا سرا اوسکا سدرۃ المنتہیٰ تک پونہچا ہے اور وہ دفتر اللہ تعالےٰ کے خاص بندون کے حوالے ہے جیساکہ ارشاد ہوا ہے کہ يَّشْهَدُهُ الْمُقَرَّبُوْنَ ؁ اوسکو دیکھتے ہین

نزدیک ہونے لیے یعنے فرشتے مقرب جو حاملان عرش اور خازنان کرسی ہین۔ اور حاضر ہوتی ہین اوس مقام عالیشان مین مقربون کی روحین۔ اور انجام کار اون نیک کارون کا قیامت کے دن یہ ہے کہ اِنَّ الۡاَبۡرَارَ لَفِیۡ نَعِیۡمٍ۝ بیشک نیک لوگ ہین آرام مین ہر طرح کی نعمتون سے سرفراز اور سوا اسکے اونکو سونے کے جڑاو تختون پر بٹھائین گے، اور اون تختون پر موتیون کے قبے کہڑے کیے جائین گے تاکہ اوسکے اندر بیٹھے ہوئے سب کچھ دیکھین اور اونکو کوئی نہ دیکھے۔ جیساکہ ارشاد ہوا ہے عَلَی الۡاَرَآئِکِ یَنۡظُرُوۡنَ۝ تختون پر بیٹھے دیکھتے طرح طرح کی عجیب چیزون کو جنسے دل خوش ہو۔ حدیث شریف مین وارد ہے کہ مؤمن بہشت مین وہان کی سب نعمتون سے سرفراز ہونگے اور کم سے کم درجیکا بہشتی وہ ہوگا جسکو دنیا کے برابر جگہ نعمتون سے بہری ہوئی ملیگی تَعۡرِفُ فِیۡ وُجُوۡہِہِمۡ نَضۡرَۃَ النَّعِیۡمِ۝ پہچانے تو اونکے منہ پر تازگی آرام کی۔ یعنے معلوم کریگا دیکھنے والا اونکے چہرون مین نعمتون کی تازگی۔ اور دوزخیون کا حال دیکھنے سے اونکے چہرے پر ملال کے آثار اور کچھہ تغیر نہ ظاہر ہوگا کیونکہ دشمنونکو ذلت کی حالت مین دیکھنا موجب ملال نہین بلکہ باعث فرحت ہو یُسۡقَوۡنَ مِنۡ رَّحِیۡقٍ مَّخۡتُوۡمٍ۝ اونکو پلائی جاتی ہے شراب خالص مہر کی ہوئی یعنے اونکو شراب خالص پلائی جائیگی جو محبت الٰہی کا نمونہ ہے اور دنیا مین اوسے اپنے دلمین جگہ دی تہی اور اوس شراب پر مہر ہوگی۔ مگر وہ مہر مثل دنیا کے لاکھہ وغیرہ سے نہوگی بلکہ خِتٰمُہٗ مِسۡکٌ اوسکی مہر جمتی ہے مشک پر۔ یعنے جس چیز کی اوسپر مہر ہوگی وہ مشک ہے تاکہ وہ شراب اوسکی خوشبوسے بس جائے اور پینے والے کے دماغ کو خوش کردے۔ اور یہ شراب خاص اور نادر ہوگی وَفِیۡ ذٰلِکَ فَلۡیَتَنَافَسِ الۡمُتَنَافِسُوۡنَ۝ اور اوسپر چاہیے ڈہین ڈہکنے والے۔ یعنے ایسی شراب کی رغبت کرنا چاہیے اور ایسے کام کرنا چاہیے جس سے اس شراب کے مستحق ہون۔ نہ یہ کہ ایک مٹھی جو یا گیہون ماپ تول مین لوگون

کے حق میں سے گھٹا کے وبال آخرت مین گرفتار ہون اور بعضے مفسرون نے ختام کے
معنے ختم اور انتہا کے لیے مین اور اسی کے موافق حدیث شریف مین وارد ہو کہ پچھلی شراب
بہشتیون کی مشک ہو اور مشک ایک شراب کا نام ہے جو چاندی سے زیادہ سفید ہے اور
اوسکی یہ صفت ہو کہ اگر دنیا کا کوئی شخص اوسمین ہاتھ ڈبو کے نکال لے تو تمام جاندار دنیا کے
اوسکی خوشبو سے مست ہو جائین۔ وَمِزَاجُهُ مِنْ تَسْنِيمٍ ۝ اور اوسکی ملونی ہو
تسنیم سے یعنے جیسے اہل مجلس شراب مین کبھی کبھی کچھ ملاتے ہین اسیطرح سے اوس شراب مین
تسنیم کی ملونی ہوگی۔ اور وہ تسنیم کیا ہے۔ عَيْنًا يَشْرَبُ بِهَا الْمُقَرَّبُونَ ۝ ایک
چشمہ ہے جس سے پیتے ہین نزدیک والے یعنے وہ ایک چشمہ ہے جسکی خالص شراب
مقربان بارگاہ کے پینے ہے اور ابرار کو بطور گلاب کے اوسمین سے ملا کے دینگے۔ اسلیے
کہ مقربین ماسوی اللہ کی طرف مشغول نہین ہوئے تھے اور حق کی محبت کو غیر کی محبت مین
ملایا نہ تھا۔ اور ابرار کی محبت فعلون اور صفتون کے باعث سے تھی۔ کیا خوب فرمایا ہے حضرت رابعہ نے

خاص اوسکے لوگ پیتے ہین تسنیم صرف سے	جو ہین ملے جلے اونہین تسنیم نیم سے

لکھا ہے کہ کفار قریش کم مقدور مسلمانون پر ہنستے تھے حق تعالے قیامت کے روز اونسے اسکا بدلا لیگا
جیسا کہ اس آیت شریف مین ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ أَجْرَمُوا كَانُوا مِنَ الَّذِينَ
آمَنُوا يَضْحَكُونَ ۝ وہ جو گنہگار ہین تھے ایمان والون سے ہنستے۔ یعنے گنہگار
آیات الٰہی کے منکر ماپ تول مین خلق اللہ کے حقوق کم کرنیوالے دنیا مین ایمانداروں پر ہنستے
تھے اور کہتے تھے کہ ان لوگون کو کس خیال فاسد نے گھیرا ہے کہ موجودہ لذتون کو خیالی
لذتون کی امید پر چھوڑے دیتے ہین۔ اور صرف اس ہنسنے ہی پر اکتفا نہین کرتے تھے بلکہ
وَإِذَا مَرُّوا بِهِمْ يَتَغَامَزُونَ ۝ اور جب ہو نکلتے اونکے پاس آپس مین آنکھین
مارتے۔ یعنے جب مسلمانون کی طرف اونکا گذر ہوتا تھا تو آپس مین آنکھون سے اشارے
کرتے تھے کہ یہ وہی بے وقوف لوگ ہین جنھون نے دنیا کی موجودہ لذتون کو صرف

موہوم بہشت کے خیال پر چھوڑ رکھا ہے۔ وَإِذَا انْقَلَبُوا إِلَىٰ أَهْلِهِمُ انْقَلَبُوا فَكِهِينَ ۝ اور جب پھر کر جاتے ہیں اپنے گھر پھر جاتے ہیں باتیں بناتے۔ یعنے یہ کافر سب اپنے گھر کو واپس جاتے ہیں اور وہاں دنیاوی عیش کے اسباب دیکھتے ہیں تو خوش باتیں بناتے اور خوش طبعی کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ یہ سب عیش ہمارے لیے اسی سبب سے ہیں کہ ہم روز جزا کا اعتقاد نہیں رکھتے۔ اور مسلمان اسی سبب سے محروم ہیں کہ روز جزا سے ڈرتے ہیں اور مثل مجنونوں کے اپنے خیال فاسد کے باعث سے ان راحت وآرام کی چیزوں سے پرہیز کرتے ہیں۔ وَإِذَا رَأَوْهُمْ قَالُوا إِنَّ هَٰؤُلَاءِ لَضَالُّونَ ۝ اور جب اونکو دیکھتے کہتے بیشک یہ لوگ بہک رہے ہیں۔ یعنے جب کافر مسلمانوں کو دیکھتے تھے کہ اپنی جانوں کو اطاعت اور عبادت میں گھلائے دیتے ہیں نہ اچھا کھانا کھاتے ہیں نہ اچھی پوشاک پہنتے ہیں بلکہ گرمی کے دنوں میں روزے رکھتے ہیں تو کہتے تھے کہ یہ لوگ بیشک راہ بھولے ہوئے ہیں۔ کہ خیالی لذتوں کو موجودہ لذتوں پر ترجیح دیتے ہیں اور بے فائدہ محنتوں کا نام کمال حقیقی رکھا ہے۔ حق تعالے فرماتا ہے وَمَا أُرْسِلُوا عَلَيْهِمْ حَافِظِينَ ۝ اور اونکو بھیجا نہیں اونپر نگہبان۔ یعنے کافر مسلمانوں پر نگہبان کرکے نہیں بھیجے گئے ہیں کہ اونکو نیک راہ سے پھرنے دیں اور اونپر طعن وتشنیع کرتے رہیں۔ بلکہ اونسے روز جزا میں اسکا انتقام لیا جائیگا فَالْيَوْمَ الَّذِينَ آمَنُوا مِنَ الْكُفَّارِ يَضْحَكُونَ ۝ سو آج ایمان والے منکروں سے ہنستے ہیں۔ کہ یہ کافر کیسے کوتاہ نظر اور احمق تھے کہ ایک خسیس فانی چیز کو انہوں نے نفیس اور باقی چیز پر ترجیح دی اور اوسکے باعث سے گرفتار عذاب ہوئے طوق وزنجیر میں جکڑے گئے حدیث شریف میں وارد ہے کہ کافروں کو دوزخ میں بہشت کا دروازہ کھول کے دکھائینگے اور اونسے دوزخ کے دربان کہینگے کہ آؤ جلد بہشت میں چلو جب وہ گرتے پڑتے طوق وزنجیر میں جکڑے ہوئے اوس دروازے کے قریب پونہچینگے تو اوس دروازے کو

بند کردینگے اور دوسری طرف کا دروازہ کھولینگے اور کہین گے اس دروازے سے
جاؤ جب اوس دروازے تک پہونچین گے اوسے بھی بند کردینگے اسیطور سے انکو حیران
و سرگردان پھرائینگے مسلمان اونکا یہ حال دیکھکے ہنسین گے لیکن اس ہنسنے مین بھی
حد سے متجاوز نہونگے اور نہ اس کیفیت کے دیکھنے کے لیے اپنے مقامون سے اوٹھینگے
بلکہ عَلَى الْأَرَائِكِ يَنْظُرُونَ ○ تختون پر بیٹھے دیکھتے ہین۔ اور آپس مین کمال
تمکین اور وقار سے پوچھتے ہین۔ هَلْ ثُوِّبَ الْكُفَّارُ مَا كَانُوا يَفْعَلُونَ ○ ع ۸
اب بدلا پایا منکرون نے جیسا کچھ کرتے تھے۔ یعنے کیا سزا پائی اون کافرون نے اپنے کامون
کی جو دنیا مین کرتے تھے مثل غمزے اور مسخرے پن اور لطیفہ گوئی اور گمراہ نام رکھنے کے

سورۃ الانشقاق مکیۃ | بسم اللہ الرحمن الرحیم | وھی خمس و عشرون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین پچیس آیتین اور ایک سو نو کلمے اور چار سو تیس حرف ہین اور ایک
رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جس عورت کو دردِ زہ سے زیادہ پریشانی ہو اور لڑکا
ہونا اوسپر مشکل ہو تو اوسپر سات بار یہ سورت پڑھ کے دم کرے جلد آرام ہو اور جس شخص کو
قبر کی تنگی کا خوف ہو اوسکو چاہیے کہ اس سورت کو صبح اور شام پڑھے۔ قبر اوسکی فراخ ہوگی
اور یہ سورت بروز قیامت اوسکی شفاعت کریگی۔ إِذَا السَّمَاءُ انْشَقَّتْ ○
جب آسمان پھٹ جائے۔ حضرت امیر المومنین علی کرم اللہ وجہہ سے مروی ہے کہ پھٹنا آسمان
کا کہکشان کے مقام سے ہوگا۔ اور وجہ اوسکے پھٹنے کی اور سر و رمز یہ ہے کہ وہ فرشتے جو بندون
کا رزق اوتارنے اور اونکے اعمال اوپر لیجانے کے لیے آسمان کے دروازون پر مقرر ہین
اپنے کامون سے فراغت کرکے اوتر آئینگے اور اور فرشتے جو آسمانون کے رہنے والے
ہین صفین باندھ کے گرداگرد محشر کے کھڑے ہونگے اور تجلی قہر الٰہی کی عرش معلےٰ پر غلبہ کرکے
آسمان کو نیچے کی جانب حرکت دیگی پس اوسکے صدمے اور عرش اعظم کے بوجھ سے آسمان
کے ٹکڑے پاش پاش ہوجائینگے اور پھٹنا آسمان کا اس وجہ سے نہوگا کہ اوسکی بنیاد کمزور ہوگئی

ہوگی بلکہ اس سبب سے کہ باوجود کمال قوت اور عظمت کے اوسے حکم خداے تعالے کا ہوگا
کہ پھٹ جائے وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور سُن لے حکم اپنے رب کا اور اوسی
لائق ہے - یعنے کان رکھے اوس آسمان نے اور فرمانبردار ہوگیا اپنے پروردگار کے
حکم کا اور وہ فرمانبرداری کے لائق تھا - وَاِذَا الْاَرْضُ مُدَّتْ ۝ اور جب زمین
پھیلائی جائے - تاکہ اوسمین گنجایش ہوجائے اوس مجمع عظیم کی جسمین ساتون آسمانون کے
فرشتے اور حاملان عرش اور تمام مخلوقات جن وانس جانور ابتدا سے انتہا تک اوس وقت
جمع ہونگے اور اوسی زمین پر کھڑے ہونگے اور کھینچنا زمین کا اس سبب سے بھی ہوگا
کہ اوسکی بلندی اور پستی اور عمارتین اور پہاڑ سب برابر ہوجائین اور کھڑے ہونیوالون
کے واسطے اونچا نیچا اور درمیان مین کوئی اوٹ نرہے - تاکہ ایک کا حال دوسرے سے
پوشیدہ نرہے - وَاَلْقَتْ مَا فِيهَا وَتَخَلَّتْ ۝ اور نکال ڈالے جو کچھ اوسمین ہے
اور خالی ہوجائے - یعنے اس کھینچنے کے سبب سے اوگلدے زمین اوسکو جو کچھ اوسمین
ہے مثل خزانون اور دفینون اور مردون کے اجزا کے اور خالی ہوجائے زمین اون
چیزون سے جو اوس سے متعلق ہین جیسے آدمیون کے اعمال اور زمین کو اسمین کچھ
کسیکا ضرر یا نفع منظور نہین بلکہ اوسے اس کام کے لیے اوسکے پروردگار کا حکم پونہچا
وَاَذِنَتْ لِرَبِّهَا وَحُقَّتْ ۝ اور کان رکھے زمین نے اپنے پروردگار کے
حکم پر اور فرمانبردار ہوئی اور لائق اسی فرمانبرداری کے تھی - اور ظاہر ہے کہ جب
آسمان وزمین اوسکے حکم کے فرمانبردار ہوگئے تو آدمی پر الزام صریح قائم ہوگا کہ تو نے
کسلیے اپنے پروردگار کا حکم جان ودل سے قبول نکیا اور اوسکی مخالفت مین عمر گذاری
چنانچہ اسی بیان کو ظاہر کرکے فرمایا کہ يٰۤاَيُّهَا الْاِنْسَانُ اِنَّكَ كَادِحٌ اِلٰى
رَبِّكَ كَدْحًا فَمُلٰقِيْهِ ۝ ع اے آدمی تجکو کھنچنا ہے اپنے رب تک پہونچنے
مین پچ پچکر پھر اوس سے ملنا ہے - یعنے اے انسان تو آسمان وزمین سے زیادہ بلند

اور محنت مین ہے کہ اپنے پروردگار کے حکم کو ماننے اور پھر باوجود اسکے کہ جو حکم تیرے
حق مین آیا ہے اوسکے ساتھ عذاب و ثواب کی بھی توقع ہے اور زمین و آسمان کو ہرگز
امید نہین کیونکہ تو کوشش کرنے والا ہے تاکہ اپنے پروردگار کا قرب حاصل کرے کمال
شفقت سے اسلیے کہ تجکو استعداد اوسکے حاصل کرنے کی دی ہے اور تو ملاقات کرنیوالا
ہے اپنے پروردگار سے بے پردہ پس تجکو فرمانبرداری اللہ تعالےٰ کے حکم کی اسقدر چاہیے
کہ کسی مخلوق کو اوسقدر درکار نہین تاکہ تو حضوری کے وقت شرمندہ اور نادم نہو کیونکہ
اوس روز تیری مستعدی اور غیرمستعدی قرب کے حاصل کرنے مین ظاہر ہوجائیگی۔ اسطور سے
کہ فَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ بِیَمِیْنِهٖ ۙ پھر جسکو ملا لکھا اوسکا داہنے ہاتھ مین
کہ علامت نجات اور رضامندی کی ہے فَسَوْفَ یُحَاسَبُ حِسَابًا یَّسِیْرًا ۙ
تو اوس سے حساب لینا ہے آسان حساب- آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے
کہ حساب یسیر وہ ہے کہ بندے کا اعمالنامہ اوسے دکھائینگے اور آواز آئیگی کہ اے
میرے بندے مسلمان جو کچھ تونے عبادت کی وہ مین نے قبول کی اور جو تونے خطا کی
وہ مین نے بخشدی- پھر اوس سے سوال نہوگا وَّیَنْقَلِبُ اِلٰۤی اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ
اور پھریگا اپنے لوگون کے پاس خوش وقت- نہ اوسے خوف عذاب رہیگا اور نہ خیال ندامت
بلکہ نجات کی خوشی اور اہل وعیال کے ملنے کی خوشی سے اوسکو عجیب راحت حاصل
ہوگی کہ کوئی کیفیت اوسکی برابری نہین کرسکتی- وَاَمَّا مَنْ اُوْتِیَ کِتٰبَهٗ
وَرَآءَ ظَهْرِهٖ ۙ اور جسکو ملا اوسکا لکھا پیٹھ کے پیچھے سے- یعنے جسکا اعمالنامہ
اوسکے پیٹھ کے پیچھے سے بائین ہاتھ مین دیا جائیگا فَسَوْفَ یَدْعُوْا ثُبُوْرًا ۙ
سو وہ پکاریگا موت کو- یعنے تمنا کریگا کہ کسیطرح سے موت آجائے اور مین اپنے برے
کامون کی سزا سے نجات پاؤن- اور واویلا کریگا- مگر کسیطور سے بچ نہ سکیگا وَّیَصْلٰی
سَعِیْرًا ۙ اور بیٹھیگا آگ مین- اسلیے کہ اِنَّهٗ کَانَ فِیْۤ اَهْلِهٖ مَسْرُوْرًا ؕ

وہ رہا تھا اپنے گھر مین خوشوقت۔ یعنے اپنے گھروالون مین ایسا خوش تھا کہ اوسے دین و
دنیا کا کچھ غم نہ تھا بلکہ کفر و گناہ سے بھی نہ ڈرتا تھا اور اللہ تعالے کی رضامندی کا خیال نہ
تھا اور یہ سب خوشی اوس کافر کو اسواسطے تھی کہ اِنَّهٗ ظَنَّ اَنْ لَّنْ يَّحُوْرَ ۝
اوسنے خیال کیا تھا کہ پھر نجائیگا۔ عالم ارواح کیطرف اور اپنے اعمالون کا حساب نہ دیگا
بَلٰى ۚ یون نہین ہے جیسا کہ اوسنے گمان کیا ہے۔ بلکہ پھر جانا اوسکا عالم ارواح کیطرف
پھر وہان سے حشر و نشر کے عالم مین پھر حساب کے میدان مین پھر میزان پر پھر بہشت یا دوزخ
مین ضرور ہے اور دلیل اوسکی یہ ہے کہ اِنَّ رَبَّهٗ كَانَ بِهٖ بَصِيْرًا ۝ اوسکا رب
اوسکو دیکھتا تھا۔ ابتداے پیدایش سے انتہاے موت تک۔ کہ روح اوسکی کہان سے
آئی اور بدن اوسکا کس چیز سے بنا اور اعتقاد اور عمل اوسکے کیا تھے اور دلمین اوسکے
کیا تھا اور زبان سے کیا نکلا اور ہاتھ سے کیا ہوا اور بعد موت کے روح اوسکی کہان گئی
اور بدن اوسکا کہان منتشر ہوا۔ پھر جو انسان کے حال سے اسقدر واقف ہو وہ اوسے
یونہین کیونکر چھوڑ دیگا بلکہ اوسکے کیے کا پورا بدلا دیگا اور اوسکی روح کو بدن کے اجزا
جمع کریگا۔ ہرچند ان باتون کے ثابت کرنے اور اوسکے گمان بیجا کے باطل کرنے کے
لیے کچھ حاجت قسم کی نہین ہے لیکن اگر کسیکو اس عجیب حالت کے سننے سے جو بعد موت
کے ظاہر ہوگی کچھ تردد ہو اور ان حادثون کے واقع ہونے مین جو روح کے بدن سے
جدا ہونے کے بعد ظاہر ہونگے کچھ شک ہو تو فَلَآ اُقْسِمُ بِالشَّفَقِ ۝ پس قسم
کھاتا ہون مین شام کی سرخی کی جو آفتاب غروب ہونے کے بعد مغرب کی طرف آسمان
کے کنارون پر ہوتی ہے۔ اور اوسکے رہنے تک مغرب کی نماز کا وقت باقی رہتا ہے
وَالَّيْلِ وَمَا وَسَقَ ۝ اور قسم ہے رات کی اور جو اوسمین سمٹتا ہے۔ یعنے
جسکو جمع کرتی ہے وہ رات۔ آدمی ہون یا جانور۔ کیونکہ جاندارونکی ہمیشہ سے یہ عادت
ہے کہ دن کو تلاش معاش کے واسطے اپنے ٹھکانون سے نکلتے ہین اور جب رات ہوتی ہے

تو سب عزیز و اقربا اور متعلقین گھر میں جمع ہوتے ہیں اور وہ مین رات گذارتے ہین گویا رات جامع المتفرقین ہے اور تمام پوشیدہ کام رات ہی مین ہوتے ہین۔ وَالْقَمَرِ اِذَا اتَّسَقَ ۙ اور چاند کی جب پورا ہوے۔ یعنے قسم کھاتا ہون مین چاند کی جب نور اوسکا پورا ہوتا ہے اور شام سے صبح تک رات کے اندھیرے کو دور کرتا ہے۔ اور ان تین قسمون کے بعد ارشاد ہوتا ہے کہ لَتَرْكَبُنَّ طَبَقًا عَنْ طَبَقٍ ۗ تمکو چڑہنا ہے کھنڈ پر کھنڈ۔ یعنے بیشک تم سب کو چڑہنا ہے ایک حال چھوڑ کے دوسرے حال پر۔ مراد اس سے مرگ ہے کہ بعد اوسکے ایک حال مین ہونگے جسے رجوع الی اللہ سمجھین گے۔ پھر ایک اور حالت کو پونہچین گے اور اسی طرح سے حالتین بدلتے ہوئے بہشت یا دوزخ مین جا پونہچین گے اوسوقت سفر تمام ہوگا۔ فَمَا لَهُمْ لَا يُؤْمِنُوْنَ ۙ پھر کیا ہوا ہے اونکو جو یقین نہین لاتے۔ یعنے کیا ہوگیا ہے ان کافرون کو کہ باوجود ایسے صاف بیانون کے ایمان نہین لاتے اور یقین نہین کرتے کہ ہمکو بعد موت کے کسی کی طرف رجوع کرنا ہے اور سفر درپیش ہے اور اگر ان حالتون کو انکی عقل دریافت نہین کرسکتی تو چاہیے تھا کہ قرآن کے بیان سے فائدہ اوٹھاتے اور اوسکو سچ جان کے اوسپر عمل کرتے لیکن اونکو آخرت پر ایمان لانے سے اسقدر انکار ہے کہ قرآن مین بھی یہ مضامین سنکے فرمانبرداری نہین کرتے۔ بلکہ وَاِذَا قُرِئَ عَلَيْهِمُ الْقُرْاٰنُ لَا يَسْجُدُوْنَ ۗ۩ اور جب پڑھیے اونکے پاس قرآن سجدہ نہین کرتے۔ یعنے جب پڑہا جاتا ہے اونپر قرآن تو اوسکی عبارت سنکے متحیر ہوجاتے ہین لیکن عاجزی نہین کرتے اور جسوقت مسلمان اپنا عجز ظاہر کرنے کو سجدہ کرتے ہین تو یہ لوگ سجدہ نہین کرتے حالانکہ پروردگار عالم کو سجدہ کرنا کسی دین و مذہب مین منع نہین ہے۔ اور صرف نافرمانی اور سجدہ نکرنے ہی پر اکتفا نہین کرتے بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا يُكَذِّبُوْنَ ۖ بلکہ یہ منکر جھٹلاتے ہین۔ قرآن پاک کو اگرچہ ظاہر میں زبان سے نہین کہتے۔ وَاللّٰهُ اَعْلَمُ بِمَا يُوْعُوْنَ ۖ اور اللہ خوب

جانتا ہے جو اندر بہر رکھتے ہین۔ یعنے جو کچھ کہ اونکے دل مین سوائے تکذیب اعمال بد کے
ہے اور جن چیزون سے اونکے دل بہرے ہوئے ہین وہ چیزین اللہ تعالے سے پوشیدہ
نہین۔ اور چونکہ یہ جاہل ان برائیون کو نیکی سمجھ کے اپنے دل کے ظرف مین کمال احتیاط سے
مثل زر و جواہر کے رکھتے ہین پس تمکو بھی چاہیے کہ انکے اعتقاد باطل کے موافق ہنسی
و مذاق سے بات چیت کرو۔ فَبَشِّرْهُمْ بِعَذَابٍ أَلِيمٍ ۝ سو خوشی سُنا اونکو دکھ والی
مار کی۔ یعنے دنیا کی فرحت اور شادمانی پر اونکو عذاب سخت کی خوشخبری دو۔ إِلَّا الَّذِينَ
آمَنُوا وَعَمِلُوا الصَّالِحَاتِ لَهُمْ أَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُونٍ ۝ مگر جو یقین لائے ع ۹
اور کین بھلائیان اونکو نیگ ہے بے انتہا۔ یعنے اون سب لوگون کے لیے عذاب الیم
کا وعدہ ہے۔ مگر وہ لوگ جو یقین لائے اور اچھے کام کیے اونپر ہرگز عذاب نہین بلکہ اونکے
لیے خوشخبری ہے انعام کی جو بے حد اور بے انتہا ہے ہرگز تمام ہونے والا نہین۔ یہ سورت
سجدے کی ہے۔ اور بعد آیت لا یسجدون کے سجدہ ہے پس پڑہنے والے اور سننے کو سجدہ کرنا چاہیے

اثنتان وعشرون آیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ البروج مکیۃ وھی

یہ سورت مکی ہے اسمین بائیس ۲۲ آیتین اور ایک سو نو ۱۰۹ کلمے اور چار سو بیس حرف ہین اور
ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ تین مرتبہ اسکا پڑہنا بدگویون کی زبان بندی
کے لیے عجیب الاثر ہے اور مرض بواسیر کے لیے اسکا ختم کرنا بنہایت مفید ہے۔
اسکے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ مکے کے کافر مسلمانون کو بوجہ اسلام لانے کے
طرح طرح کی ایذائین اور تکلیفین دیتے تھے اور مسلمان یہ ماجرا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی خدمت مین عرض کرتے تھے۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ ایک وقت
ایسا آویگا کہ تمکو حق تعالے اون لوگون سے بدلا لینے کی طاقت بخشیگا اور جو کچھ یہ تمہارے
ساتھ کرتے ہین ایسا ہی تم انکے ساتھ کروگے۔ کافرون نے یہ ماجرا سنکے طعن و تشنیع
شروع کی کہ یہ ذلیل مفلس کیا حقیقت رکھتے ہین جو ہم سے بدلا لے سکین گے اگر ہماری

سورت اور اونکی ذلت حق تعالے کے نزدیک ثابت ہوتی تو ہمکو کیون اونپر غالب کرتا پس حق تعالے نے اونکے قول باطل کے جواب مین یہ سورت شریف نازل کی اور ابتدا مین آسمان کی قسم کھائی جسمین بارہ برج ہین۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَالسَّمَآءِ ذَاتِ الْبُرُوْجِ ۝ قسم ہے آسمان کی جسمین بارہ برج ہین۔ اور ہر برج نیکی اور بدی اور سعادت اور نحوست مین جدا حکم رکھتا ہے۔ وَالْيَوْمِ الْمَوْعُوْدِ ۝ اور اوسدن کی جسکا وعدہ ہے۔ یعنے قسم کھاتا ہون مین اوسدن کی جسکا وعدہ کیا گیا ہے جزا دینے کے واسطے اور اوسمین بڑا تغیر و تبدل ہوگا۔ آسمان اور اوسکے بروج اور زمین سب اوسدن اولٹ پلٹ ہوجائینگے اور ایک دوسرا عالم اوسروز پیدا ہوگا اور اس عالم کے عزت دارون کو اوسدن کمال ذلت اور ذلیلون کو کمال عزت حاصل ہوگی۔ وَشَاهِدٍ وَّمَشْهُوْدٍ ۝ اور حاضر ہونے والے کی اور جس پاس حاضر ہون۔ یعنے قسم کھاتا ہون مین ہر حاضر ہونے والے کی آدمیون اور جنون اور فرشتون سے اور قسم کھاتا ہون مین اوس چیز کی جسکے پاس حاضر ہونگے۔ اور وہ چیز کئی صورتین رکھتی ہے ایک اعمال نیک و بد دوسرے فرشتے۔ تیسرے اعمالنامے چوتھے میزان۔ پانچوین تجلی الٰہی جو بے پردہ نمایان ہوگی چھٹے بہشت و دوزخ۔ جو اس جہان مین پوشیدہ ہین اور وہان آرایش و ہول کے ساتھ ظاہر ہونگی۔ اور ان چھہ چیزون کے ظاہر ہونے سے ایک انقلاب عظیم آدمی کی جان اور بدن بلکہ تمام عالم مین نمودار ہوگا۔ اور حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالے عنہ سے مروی ہے کہ فرمایا آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے کہ مراد شاہد سے جمعے کا دن ہے کہ ہر شہر اور ہر مسجد مین جہان جمعہ پڑھا جاتا ہے برکتین اوسدن کی حاضر ہوتی ہین اور مراد مشہود سے عرفے کا دن ہے جسمین حجاج دور دور کے ملکون سے حج کے انوار حاصل کرنے کے لیے اوسدن ایک خاص مکان مین جمع ہوتے ہین۔ اور اسمین علما کا اختلاف ہے۔ اور ہر ایک نے ایک علٰحدہ طور پر اسکے معنے لکھے ہین۔ خلاصہ یہ کہ حق تعالے ان چار قسمون کے

بعد گویا یون ارشاد فرماتا ہے کہ ظالمون سے مسلمانون کا انتقام بعد لانے گواہون کے
اور ثابت ہونے حقوق کے دنیا اور آخرت مین ضرور لیا جائیگا جیسا کہ اس سے پہلے ہو چکا
ہے کہ قُتِلَ اَصۡحٰبُ الۡاُخۡدُوۡدِ ۙ مارے گئے کھائیان کھودنے والے
اور وہ بت پرست لوگ تھے جنہون نے بڑی بڑی خندقین کھودی تھین تاکہ مسلمانون
کو اونمین ڈالین اور عذاب کرین اور وہ خندقین النَّارِ ذَاتِ الۡوَقُوۡدِ ۙ آگ
بھری ایندھن سے۔ یعنے وہ تمام خندقین آگ کا ایک شعلہ ہوری تھین اور بہت سی لکڑیان
جلا جلا کے نہایت گرم کی گئی تھین اور مسلمانون کو آگ مین ڈالنے کے بعد اون خندقون
کی آگ اسقدر بھڑکی کہ فی الفور وہ خندق والے اوس آگ مین جلکے خاک سیاہ ہوگئے اور
ذراسی بھی فرصت نپائی۔ اور یہ انتقام اوسوقت لیا گیا کہ اِذۡ هُمۡ عَلَيۡهَا قُعُوۡدٌ ۙ
جب وہ اوسپر بیٹھے تھے۔ یعنے وہ خندق والے کرسیان بچھائے ہوئے اون خندقون
کے قریب بیٹھے تھے۔ وَّهُمۡ عَلٰى مَا يَفۡعَلُوۡنَ بِالۡمُؤۡمِنِيۡنَ شُهُوۡدٌ ؕ
اور جو کچھ وہ کرتے مسلمانون سے سامنے دیکھتے یعنے مسلمانون کو اپنے سامنے خندق مین
ڈلواتے تھے اور خود دیکھتے تھے اور یہ قصے ملک حجاز مین چار مقامون پر واقع ہوئے
اور ممکن ہے کہ اس آیت سے وہ چارون قصے مراد ہون اور اہل مکہ کو ڈرانا منظور ہو
تاکہ ان قصون سے جو اونپر بھی ظاہر ہین عبرت پکڑین اور مسلمانون کی ایذا رسانی اور
تکلیف دہی سے باز آئین منجملہ اون چار قصون کے بیان بخوف طوالت ایک قصہ درج
کیا جاتا ہے باقی اور قصے بھی اسی کے قریب ہی قریب ہین۔ اور وہ قصہ اسطور پر ہے
کہ ملک شام مین ایک بادشاہ بڑا جلیل القدر تھا اوسکے یہان ایک جادوگر اپنے فن مین
طاق نہایت مشاق تھا۔ اوس بادشاہ کی سلطنت گویا اوسی کے سبب سے قائم تھی کیونکہ
جو دشمن اوسکے ملک کا ارادہ کرتا تھا وہ جادوگر اوسے اپنے سحر کے زور سے ہلاک کر ڈالتا
تھا اور کچھ لڑنے بھڑنے کی نوبت نہ آتی تھی اسیطرح سے ہر کام مین اوسکا سحر کارگر ہوتا تھا

القصہ جب وہ جادوگر بوڑھا ہوا اور اوسے زندگی سے ناامیدی ہوئی تو اوسنے بادشاہ سے
عرض کی کہ اب مین نہایت بوڑھا ہوا زندگی کی امید نہیں ہے اگر آپ کوئی لڑکا عاقل و
ہوشیار اپنے غلامون مین سے میرے سپرد کیجیے تو مین اوسکو علم سحر تعلیم کردون تاکہ میرے
بعد کاروبار مملکت کو درست کرتا رہے اور آپکا ملک قائم رہے۔ بادشاہ نے اپنے غلامون
مین سے ایک ہوشیار غلام کو حکم دیا کہ صبح سے شام تک اوس ساحر کے پاس حاضر رہے اور
اوس سے علم سحر سیکھے۔ وہ لڑکا جادو سیکھنے کے لیے اوس ساحر کے مکان پر ہر روز جانے لگا
اتفاقاً ایکدن راستے مین بہت سے آدمی ایک دروازے سے نکلتے ہوئے دیکھے تو اوس
لڑکے نے اونسے پوچھا کہ اس مکان مین کون رہتا ہے جسکے پاس کثرت سے لوگ آتے ہین
کسی نے کہا کہ یہان ایک راہب رہتا ہے جو ترک دنیا کرکے یاد خدا مین مشغول ہے۔ یہ بات سنکے
وہ لڑکا اوس راہب کے پاس حاضر ہوا اور اوسکی باتین سنکے نہایت خوش ہوا اور اوسکے
پاس روز جانے لگا۔ اور جب کبھی راہب کے پاس بیٹھنے مین اوسے دیر ہوتی تھی تو ساحر
اوسپر غصے ہوتا تھا وہ حیلہ بہانہ کردیا کرتا تھا۔ ایکروز یہ لڑکا بادشاہ کے مکان کو راہب کے
گھر سے چلا تھا کہ راستے مین اوسنے دیکھا ایک بہت بڑا اژدہا پڑا ہوا ہے اور راستہ بند ہے۔
یہ دیکھکے اوس لڑکے نے اپنے دل مین کہا کہ آج امتحان کرنا چاہیے کہ ساحر کی صحبت اچھی
ہے یا عابد کی۔ اور اسی خیال سے اوسنے ایک پتھر اوٹھاکے کہا کہ اے بارخدایا اگر دین
اوس عابد کا سحر و ساحری سے بہتر ہے تو اس اژدہے کو تو مار ڈال اور یہ کہکے وہ پتھر
اوس اژدہے کی طرف پھینکا۔ اوس پتھر کے پہنچتے ہی وہ اژدہا ہلاک ہوگیا۔ لوگ جاہل یہ
دیکھکے کہنے لگے کہ یہ لڑکا فن سحر مین کامل ہوگیا۔ رفتہ رفتہ یہ خبر اوس عابد گوشہ نشین
کو پہنچی اوسنے اوس لڑکے کو علحدہ لیجاکے کہا کہ خدائے تعالے نے تجھے بزرگ کیا اور
تیرا مرتبہ بلند کیا مجکو خوب معلوم ہوا اگر تو ایک بلا مین مبتلا ہوگا اوسوقت مجکو نہ بتانا لڑکے
نے عہد و پیمان کیا کہ مین ہرگز آپکو نہ بتاؤنگا۔ پہر اوس لڑکے کو اللہ تعالے نے عابد کی صحبت

کی برکت اور انجیل مقدس کی تلاوت کے باعث ولایت کے مرتبے کو پونچایا یہانتک کہ
اوسکی دعا سے اکثر مریض مایوس العلاج اور مادر زاد اندھے تک اچھے ہو گئے اتفاقًا بادشاہ
کا ایک مصاحب جو نابینا ہو گیا تھا یہ حال سُن کے مع کچھ تحفے کے اوس لڑکے پاس آیا
اور کہا کہ مہربانی فرماکے مجھے اس مرض سے شفا دیجیے اوسنے کہا مین کوئی چیز نہین جو
شفا دون شفا دینا اللہ تعالے کا کام ہے اگر تو بُت پرستی چھوڑ کے اللہ تعالے پر ایمان
لائے تو مین تیرے واسطے اوسکی درگاہ مین دعا کرون یقین ہے کہ اللہ تعالے تجکو
شفا دے الغرض وہ اندھا اوسیوقت ایمان لایا اور اوس لڑکے کی دعا کی برکت سے
پروردگار عالم نے اوسے بینائی بخشی۔ اور وہ حسب معمول بادشاہ کے دربار مین حاضر ہوا
بادشاہ اوسے دیکھ کے حیران ہوا اور کہنے لگا کہ تیرے علاج سے تمام طبیب اور کحال عاجز
تھے اب تو کسکے علاج سے اچھا ہوا۔ اوسنے کہا کہ میرے پروردگار نے محض اپنے فضل و کرم
سے مجھے بینا کر دیا بادشاہ نے کہا کہ میرے سوا تیرا کون پروردگار ہے اوسنے کہا کہ پروردگار
میرا اور تیرا اللہ تعالےٰ جل شانہ ہے جسنے مجکو اور تجکو اور تمام مخلوق کو پیدا کیا۔ بادشاہ اس بات سے
نہایت غصے ہوا اور کہنے لگا سچ بتا تو نے یہ عقیدہ کس سے سیکھا۔ اوسنے نہ بتایا آخر مار
پیٹ کی نوبت پونہچی تب گھبرا کے اوس لڑکے کا نام بتا دیا۔ بادشاہ نے اوس لڑکے کو
بُلا کے اور کہا کہ میری بدولت تجھے یہ بات حاصل ہوئی کہ تو اندھون کو اچھا کرنے لگا پھر تو نے
مجھے کنارے کر کے اپنا دوسرا پروردگار ٹھیرالیا یہ کیا ناشکری ہے لڑکے نے کہا کہ شفا نہ میرے
ہاتھ مین ہے نہ ساحر کے اختیار مین بلکہ محض اللہ تعالے کی قدرت پر موقوف ہے بادشاہ
نے کہا کہ تو جو ساحر کے پاس سے غائب رہتا تھا معلوم ہوا کہ کہین اور جاتا تھا اور وہین
سے یہ عقیدہ سیکھا ہے۔ ساحر بھی یہ حال سنکے حاضر ہوا اور لڑکے کا حال بیان کرنے لگا
کہ یہ ایک مدت سے میرے پاس نہین آتا۔ پھر بادشاہ نے حکم دیا کہ اسے خوب مارو اور اس سے
دریافت کرو کہ یہ عقیدہ کس سے سیکھا۔ آخر کو اوس لڑکے نے سخت تکلیف سے گھبرا کے

اور بیقرار ہوکے اوس عابد کا نام بتا دیا - بادشاہ نے اوس عابد کو بلا کے آرا اوسکے سامنے رکھا اور کہا کہ اگر تو اس عقیدے سے نہ پھریگا تو یہ آرا تیرے سر پر چلیگا عابد نے کہا کہ مین ہرگز اس دین حق سے نہ پہرونگا - آخر بادشاہ نے اوسے آرے سے چیر ڈالا پھر اوس مصاحب سے بھی یہی کہا اور اوسنے بھی انکار کیا بادشاہ نے اوسے بھی اسیطور سے ہلاک کیا - پھر اوس لڑکے سے کہا کہ ان دونون کا حال تو نے دیکھا اگر تجھے اپنی زیست منظور ہے تو اس عقیدے سے باز آ - اوسنے کہا مین ہرگز اس دین سے نہ پھرونگا بادشاہ نے اپنے مصاحبون کو حکم دیا کہ اسے فلان پہاڑ کی چوٹی پر لیجاؤ اور وہان سے اسے گرا دو تاکہ پاش پاش ہوکے مرجائے وہ سب اوسے وہان لے کے پہنچے تو لڑکے نے بارگاہ کبریا مین دعا کی کہ اے پروردگار تو ان شریرون کی شر سے مجھے بچا اوسیوقت اوس پہاڑ مین ایک ایسا زلزلہ پیدا ہوا کہ تمام مصاحب بادشاہ کے پہاڑ سے گرکے مرگئے - اور وہ لڑکا صحیح وسلامت گھر آیا بادشاہ نے پوچھا کہ وہ لوگ کیا ہوئے لڑکے نے کہا کہ اوسی خدا نے جسکا دین مین نے قبول کیا ہے ان لوگون کی شر سے مجھے بچا لیا - بادشاہ کو اور زیادہ غصہ آیا اور دوسرے مصاحبون کو حکم دیا کہ اس لڑکے کو ایک کشتی مین سوار کرکے لیجاؤ اور [illegible] دریا مین اسے پھینکدو چنانچہ اون لوگون نے ایسا ہی کیا کہ کشتی مین اوسے سوار کرکے دریا نے [illegible] لے گئے اور سمجھانے لگے کہ تو اس عقیدے سے اب بھی پھر جا اوسنے دعا کی کہ پروردگار مجھے ان لوگون سے بچا - فوراً وہ کشتی اولٹ گئی اور سب لوگ ڈوب گئے اور لڑکا صحیح وسلامت بادشاہ کے پاس پہنچا - بادشاہ نے پوچھا کہ اب تو کیونکر آیا اوس لڑکے نے سب قصہ بیان کیا - بادشاہ سخت حیران ہوا تب اوس لڑکے غلام نے عرض کی کہ اگر حضور کو میرا قتل کرنا منظور ہے تو وہ بغیر ایک تدبیر کے ممکن نہین بادشاہ نے پوچھا کہ وہ تدبیر کیا ہے - غلام نے عرض کی کہ تمام شہر کے لوگون کو شہر کے باہر ایک میدان مین جمع کیجیے اور مجکو سولی پر چڑہا کے ایک تیر اپنے ترکش سے

نکال کے کمان کی زہ پر رکھ کے یہ افسون پڑھے کہ بِسْمِ اللّٰہِ رَبِّ الْغُلَامِ۔ یعنے اللہ کے
نام سے جو غلام کا پروردگار ہے۔ پھر اوس تیر سے مجکو مارے تو مین مرجاؤنگا۔ بادشاہ نے
ایسا ہی کیا اور وہ تیر غلام کی کنپٹی مین لگا غلام نے اپنا ہاتھ اوسپر رکھا اور کہا کہ اب مین نے
اپنا مطلب پایا یعنے اپنے پروردگار کے نام پر ذبح ہوا۔ یہ سنتے ہی ایک شور مخلوق سے
اوٹھا اور سب نے پکار کے صدق دل سے کہا کہ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ اٰمَنَّا بِرَبِّ الْغُلَامِ
یعنے ایمان لائے ہم غلام کے پروردگار پر ایمان لائے ہم غلام کے پروردگار پر۔ یہ بات
سنکے مصاحبون نے بادشاہ سے کہا کہ اب بڑی خرابی پیدا ہوئی اور جس بات سے ہم ڈرتے
تھے وہی پیش آئی۔ کیونکہ سب شہر والون نے سمجھ لیا کہ اس غلام کا پروردگار نہایت
قوی اور زبردست ہے اور جب تک تمنے اوسکا نام نہ لیا اوس غلام کے مارنے پر قادر
نہوئے بادشاہ یہ بات سنکے نہایت غصے مین آیا اور حکم دیا کہ شہر کے کوچون کے کنارے
خندقین کھود دو اور اونکو آگ سے بھر کے ان سبکو اومین ڈالدو۔ خلاصہ یہ کہ خندقین
طیار ہوئین اور بادشاہ مع ارکانِ دولت خندقون پر آیا اور کرسیان بچھا کے تماشا دیکھنے
لگا۔ لوگ اوس آگ مین ڈالے جاتے تھے اور بادشاہ دیکھتا تھا۔ اتفاقاً ایک عورت کو
پکڑ لائے اوسکی گود مین دودھ پیتا بچہ تھا اور چاہا کہ اوسے بھی آگ مین ڈالین مگر وہ
عورت آگ مین گرنے سے ڈری اور جھجک کے پیچھے ہٹی بادشاہ نے کہا کہ اس عورت
کو مہلت دو شاید کہ اپنے دین سے پھر جائے۔ وہ دودھ پیتا بچہ جو اوسکی گود مین تھا
بلند آواز سے اسطرح بولا کہ ہر خاص و عام نے سنا اور اوسنے یہ کہا کہ اے میری نادان
ماں تو کیا کرتی ہے صبر کر کہ تو سچے دین پر ہے اور بسم اللہ کہہ کے اس آگ مین کود پڑ
کہ یہ آگ تجھپر گلزار ہو جائیگی وہ عورت یہ بات سنتے ہی بے دھڑک اوس آگ مین کود پڑی
اور وہ آگ ایکبارگی ایسی بھڑکی کہ بادشاہ اور اوسکے مصاحبون کو بھاگنے تک کی مہلت
ندی اور سبکو جلا کے خاک سیاہ کر دیا۔ اودہر خندق کی آگ اسی طرح سے بھڑکی ادہر بادشاہ کے

تمام پیرو لوگون کو جلا کے ہلاک کیا۔ لکھا ہے کہ اللہ تعالے نے اون مسلمانون کی جان کو جو آگ مین ڈلے جاتے تھے قبض کیا سکے کہ آگ کی گرمی اونکے بدن تک پہونچے اونکی روح قبض کرکے بہشت مین داخل کرتا تھا۔ خلاصہ یہ کہ مسلمانون کو اللہ تعالے نے بہشت مین داخل کیا اور کافر انتقام الٰہی مین گرفتار ہوکر کندۂ دوزخ ہوئے۔ اب اسقدر حیلہ بدلا لینے کی وجہ بیان ہوتی ہے کہ وَمَا نَقَمُوا مِنْهُمْ۔ اور اون مسلمانون سے بدلا نہ لیتے تھے یہ کافر ظالم۔ إِلَّا أَن يُؤْمِنُوا بِاللَّهِ الْعَزِيزِ الْحَمِيدِ ۝ مگر اوسی کا کہ وہ یقین لائے اللہ پر جو زبردست ہے خوبیون سراہا یعنے کافرون کو مسلمانون سے عداوت کرنے کا کوئی باعث نہ تھا سوا اسکے کہ وہ مسلمان ایمان لائے تھے اللہ تعالے پر جو غالب ہے سب خوبیون والا پس گویا وہ مسلمانون کے دشمن نہ تھے بلکہ ایمان کے دشمن تھے اور جس ایمان سے وہ دشمنی رکھتے تھے وہ ہی صحیح تھا۔ یعنے اللہ غالب پر ایمان لانا۔ الَّذِي لَهُ مُلْكُ السَّمَاوَاتِ وَالْأَرْضِ ۚ جسکا راج ہے آسمانون اور زمین مین۔ اور وہ اپنے سب ماسوا پر غالب ہے اور کسیکی عزت اوسکی عزت کو نہین پہونچتی وَاللَّهُ عَلَىٰ كُلِّ شَيْءٍ شَهِيدٌ ۝ اور اللہ کے سامنے ہے ہر چیز۔ اور ہر شی کی اوسکو خبر ہے۔ اور جب کافر ایماندارون سے باعث ایمان کے عداوت کرنے لگے اور اوسکے انتقام سے غافل ہوئے تو گویا اوسکی عزت اور بادشاہت اور خبرداری کے منکر ہوئے اور انہین سببون کے جمع ہونے سے اوسکی حکمتین جلد تر انتقام لینے کی متقاضی ہوتی ہین جیسا کہ خندق والون سے اوسنے جلد بدلا لیا۔ بعد اس بیان کے ارشاد ہوتا ہے کہ إِنَّ الَّذِينَ فَتَنُوا الْمُؤْمِنِينَ وَالْمُؤْمِنَاتِ ثُمَّ لَمْ يَتُوبُوا۔ جو دین سے بچلانے لگے ایمان والے مردون اور عورتون کو پھر توبہ نکی۔ یعنے جن لوگون نے ایماندار مردون اور عورتون کو ایمان کی عداوت سے ایذا دی اور فتنے مین ڈالا اور باوجود مہلت اور فرصت کے اس ظلم سے توبہ نکی فَلَهُمْ

فلہم عذاب جہنم ولہم عذاب الحریق ۝ تو اونکو عذاب ہے دوزخ
کا اور اونکو عذاب ہے آگ لگنے کا۔ یعنے وہ دوزخ مین ڈالے جاوینگے جہان طرح طرح کے
عذاب ہونگے اور قبر مین جلن اور سوزش کا عذاب ہوگا۔ اور چونکہ خندق والون کا ایسا ظلم
ایماندارون پر بوجہ ایمان کے شکے ایک رنج و فکر ہوتی ہے کہ معلوم نہین وہ مسلمان جنکی جان
ایمان کے سبب سے اسطور برباد ہوئین قیامت کے دن اسکا کیا بدلا پاوین گے۔ تو اس
رنج کے دفیعے اور تسکین خاطر کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ اِنَّ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ۔ جو لوگ یقین لائے اور کین اونھون نے بھلائیان۔ یعنے
جو لوگ ایمان لائے اور اوسپر ثابت رہے اور ظالمون کے ظلم پر صبر کیا اور نیک کام
کرتے رہے لَہُمْ جَنّٰتٌ تَجْرِیْ مِنْ تَحْتِہَا الْاَنْہٰرُ ۵ اونکو باغ ہین جنکے
نیچے بہتی نہرین۔ یعنے اونکے لیے باغ طیار ہین جنکے محلون اور درختون کے نیچے نہرین جاری
ہین۔ یہ بدلا ہے اونکے صبر و استقلال کا ذٰلِکَ الْفَوْزُ الْکَبِیْرُ ۝ یہ ہے بڑی مراد
ملنی۔ کیونکہ دنیا کی مرادین فانی ہین اور یہ مرادین باقی ہین ہرگز فنا ہونے والی نہین ہین۔
پس ہر عاقل کو چاہیے کہ دنیائے چند روزہ اور اوسکی فانی لذتون پر مفتون نہو اور اللہ
تعالے جل شانہ اور اوسکے رسول مقبول کی فرمانبرداری اور اطاعت کرکے ہمیشہ کی زندگی
اور عیش دائمی حاصل کرے اور اللہ تعالے کے غضب سے ڈرتا رہے کیونکہ اوسنے فرمایا ہے
اِنَّ بَطْشَ رَبِّکَ لَشَدِیْدٌ ۝ بیشک تیرے رب کی پکڑ سخت ہے۔ نہایت درجہ۔
کیونکہ اورونکی پکڑ سے تو بزور یا بزاری اور ترکیبون سے خلاصی ممکن ہے مگر اللہ تعالے
کے عذاب سے کسی طرح خلاصی ممکن نہین نہ زندگی مین اور نہ بعد موت کے اسواسطے کہ
اِنَّہٗ ہُوَ یُبْدِئُ وَیُعِیْدُ ۝ ع بیشک وہی کرے پہلی مرتبہ اور دوسری۔ یعنے
وہی ایسا ہے کہ اول بھی پیدا کرتا ہے اور بعد فنا کے پھر پیدا کریگا اور جزا و سزا دیگا۔ وَ
ہُوَ الْغَفُوْرُ الْوَدُوْدُ ۝ اور وہی ہے بخشتا محبت کرتا۔ یعنے باوجود اس قدرت

اور تمہاری کی توت کے اپنے فرمانبردار بندون کو بخشا ہے اور دوست رکھتا ہے اور
اسی دوستی کے باعث سے اونکے گناہون سے درگذر کرتا اور اونکے عیبون کو چھپاتا ہے
اور دوستون اور دشمنون سے اوسکا معاملہ ایسا کیون نہو کہ وہ ذُو الْعَرْشِ الْمَجِيْدُ
مالک تخت کا بڑی شان والا یعنے وہ صاحب ہے جہان کی سلطنت کے تخت کا اور
بزرگی اوسکی قدیم ہے۔ اور با وجود اسکے ممتاز ہے سب بادشاہون سے اس بات مین
کہ فَعَّالٌ لِّمَا يُرِيْدُ ؕ کر ڈالتا ہے جو چاہتا ہے اور اوسکے ارادے مین امکان
مخالفت کا نہین بخلاف اور بادشاہون کے کہ بہت سی چیزین چاہتے ہین اور میسر نہین
پس اوسکے انعام پر مغرور اور اوسکے انتقام سے بے خوف ہونا نہ چاہیے۔ چنانچہ ارشاد
ہوا ہے هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْجُنُوْدِ ۙ کیا پہونچی تجکو بات اون لشکرون
کی جنپر ایک مدت تک انعام ہوتا رہا اور وہ لشکر فِرْعَوْنَ وَثَمُوْدَ ؕ فرعون اور
ثمود کی قوم کے تھے۔ فرعونیون کو حکومت اور نعمت دیکے ایک مدت تک بنی اسرائیل پر
مسلط کیا اور پھر اونکے ظلم کے باعث چندہی روز مین تمام ملک و مال اونکا بنی اسرائیل کو
دلوا دیا اور فرعونیون کو دریاے قلزم مین غرق کیا۔ اور ثمود کی قوم کو اسقدر قوت اور
قدرت عنایت کی کہ ایک ہزار سات سو بستیان تمام سنگین عمارتون کی آباد تھین مگر
حضرت صالح علی نبینا وعلیہ السلام کی تذلیل اور ستانے کے سبب سے ایک ہی گھڑی
مین اون سبکو ہلاک کیا اور وہان کے بدبخت شریرون کو حضرت صالح علیہ السلام کی
بد دعا سے اندھا کر دیا۔ پس یہ قصے عقلمندون کی عبرت کے واسطے کفایت کرتے ہین
اور کافرون کو انکے سننے سے عبرت نہین ہوتی۔ بَلِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا فِيْ
تَكْذِيْبٍ ۙ بلکہ منکر جھٹلاتے ہین۔ اور کہتے ہین کہ یہ قصے لوگون نے اپنی
طرف سے بنائے ہین۔ اور نہین دیکھتے کہ اللہ تعالیٰ کی قدرت ہر وقت بے پردہ نمایان
ہے وَّاللّٰهُ مِنْ وَّرَآئِهِمْ مُّحِيْطٌ ۚ اور اللہ اونکو ہر طرف سے گھیرے ہوئے ہے

یعنے اونسے پہلے بھی بہت سے سرکشون کو ہلاک کرچکا ہے اور اونکے بعد بھی بہتون کو ہلاک کریگا۔ پس ایسے قصون سے انکار کرنا محض بیجا ہے کیونکہ یہ قصے ایسے نہین کہ جنھین اہل تاریخ نے ذکر کیا ہے بَلْ هُوَ قُرْاٰنٌ مَّجِيْدٌ ۙ بلکہ یہ قرآن ہر بڑی شان کا جو ان قصون کے ہونے سے پہلے لکھا گیا تھا۔ فِيْ لَوْحٍ مَّحْفُوْظٍ ایک تختی مین جسکی نگہبانی ہے۔ یعنے جن و انسان و شیاطین کے دخل سے محفوظ ہے۔ اور لوح محفوظ سفید موتی کی ہے طول اوسکا زمین و آسمان کے مانند اور عرض جیسے مشرق سے مغرب۔ اوسکے کنارون پر یاقوت جڑے ہوئے ہین اور کلام قدیم بقلم نور اوسمین لکھا ہوا ہے اوپر کا سرا اوسکا عرش سے معلق ہے اور نیچے کا رخ اوسکا ایک معزز فرشتے کی گود مین ہے۔ جو عرش اعظم کی داہنی طرف کھڑا ہے۔ اور روفلیان اوسکی یاقوت کی ہین

سورة الطارق مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي سبع عشرة اية

یہ سورت مکی ہے اسمین سترہ آیتین اور اکسٹھ کلمے اور دو سو اونتالیس حرف اور ایک رکوع ہے۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ دفع دیو پری کے واسطے تین بار اسکا پڑھنا نہایت سود مند ہے۔ اور اس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ ابو طالب حضرت سے کچھ چیز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے دیکھنے کے لیے آپکے مکان پر آئے آپنے دودہ اور روٹی اونکے آگے لاکر رکھی اور دونون صاحب کھانے لگے۔ اتنے مین ایک تارا آسمان سے ٹوٹا اور اسقدر زمین سے قریب ہوا کہ تمام گھر اوسکی روشنی سے بھر گیا۔ ابو طالب کی آنکھین چوندہیا گئین اور گھبراکر ہاتھ کھانے سے کھینچ کھڑے ہوگئے اور آنحضرتؐ سے پوچھنے لگے کہ یہ کیا تھا۔ آپنے فرمایا کہ یہ وہ تارا ہے جسے فرشتے آسمان کی حفاظت کے لیے شیطانون پر پھینکتے ہین اور یہ ایک نشانی ہے اللہ تعالے کی قدرت کی نشانیون سے ابو طالب حیرت سے خاموش بیٹھ گئے۔ اوسیوقت حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لائے۔ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ ۙ قسم ہے آسمان کی اور اوندہیرا پڑے آنیوالیکی

اور وہ ستارا ہے جو رات کے وقت دوڑتا نظر آتا ہے اور اوسمین لوگون کو بڑا اختلاف
اور تردد ہے اور طرح بطرح کی باتین بیان کرتے ہین پس اونکے تردد کے دور کرنے
کے لیے بطور سوال وجواب کے فرماتے ہین کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الطَّارِقُ ؕ
اور تو کیا سمجھا کون ہے اندھیرا پڑے آنے والا - یعنے وہ ستارا جو رات کو دوڑتا نظر آتا
ہے وہ اَلنَّجْمُ الثَّاقِبُ ۙ ایک تارا ہے چمکتا - جو شیطانون کی آنکھون مین
چکا چوندہ پیدا کردیتا ہے اور کبھی اوسکا شعلہ اونکو جلا ہی دیتا ہے - اور شیطان اوسکی
چمک سے ایسے ہوجاتے ہین جیسے چمگادڑ سورج کی چمک سے - اور جب طارق کے
بیان سے فراغت ہوئی تو اب وہ مضمون ارشاد ہوتا ہے جسپر قسم کھائی ہے کہ اِنْ
كُلُّ نَفْسٍ لَّمَّا عَلَيْهَا حَافِظٌ ؕ کوئی جی نہین جسپر نہین ایک نگہبان - یعنے ہر
جان پر چھوٹی ہو یا بڑی نیک ہو یا بد اللہ تعالیٰ کی طرف سے ایک نگہبان ہی جو اوسکو
صدمون اور حادثون سے بچاتا ہے اور فنا ہونے نہین دیتا - اور جب آدمی کو یہ حال معلوم
ہو گیا کہ میری جان مالک حقیقی کے قبضۂ تصرف مین ہے تو اب حشر و نشر کے سچ جاننے
مین کچھہ تردد نہ رہا - مگر بوجہ بہت زمانہ گذرنے کے بدن کا دوبارہ درست ہونا عقل ظاہرین
کو نہایت دشوار معلوم ہوتا ہے کیونکہ بعد موت کے جسم کے اجزا متفرق اور پراگندہ ہو
جاتے ہین اور کچھہ خاک مین ملکے نیست و نابود ہو جاتے ہین - پس اس تعجب کے دفعیے کے
لیے ارشاد ہوتا ہے کہ فَلْيَنْظُرِ الْاِنْسَانُ مِمَّ خُلِقَ ؕ اب دیکھہ لے آدمی
کاہے سے بنا - اور مادہ اوسکی خلقت کا جمع ہوکے کہان سے آیا خُلِقَ مِنْ
مَّآءٍ دَافِقٍ ۙ بنایا ایک اوچھلتے پانی سے - اور وہ پانی مرد و عورت کا نطفہ ہے
کہ رحم مین ملکے ایکسان ہو جاتا ہے اور وہ يَّخْرُجُ مِنْۢ بَيْنِ الصُّلْبِ وَ
التَّرَآئِبِ ؕ نکلتا ہے پیٹھہ اور چھاتی کے بیچ سے - اسلیے کہ مادہ منی کا اول
دماغ سے نزول کرتا ہے اور کانون کے پیچھے کی رگون سے گذر کر نخاع مین آتا ہے

اور ترائب درمیان پیٹھ اور سینے کے ہے پھر مرد کی پیٹھ کے منکون کی راہ سے گذر کر گردون
مین اور گردون سے انثیین وغیرہ مین ہوکر رحم مین گرتا ہے اسیطرح سے عورت کے سینے
کی طرف سے ہوکے رحم مین آتا ہے اور وہان دونون ملجاتے ہین۔ اور جب آدمی کو یہ
معلوم ہوچکا کہ اوسکی جان حق تعالے کے قبضۂ اختیار مین ہے اور کس چیز سے وہ
بنا ہے اور ایک جگہ سے دوسری جگہ جانا اور ایک شکل سے دوسری شکل بدلنا خوب اوسپر
ظاہر ہوچکا تو آخرت کو بھی انھین حالتون پر قیاس کرے تاکہ اوسکے نزدیک یقینی ثابت
ہوجاوے کہ اِنَّهٗ عَلٰى رَجْعِهٖ لَقَادِرٌ ؕ بیشک وہ اوسکو پھیر لاسکتا ہے یعنے وہ
خالق جسنے آدمی کو اسطرح سے بنایا ہے وہ اوسکے پھیر لانے پر قادر اور توانا ہے۔ اور وہ
پھیرلانا اوسدن ہوگا يَوْمَ تُبْلَى السَّرَآئِرُ ۙ جسدن جانچے جائین بھید۔ یعنے جسدن
ظاہر کی جائینگی چھپی باتین تاکہ اچھے اور بُرے متمیز ہون۔ اور مراد سرائر سے پوشیدہ گناہ
اور مکر و حیلے ہین اور بعض نے وہ فرائض مراد لیے ہین جنکا اداکرنا اور نکرنا محض آدمی کے
اظہار پر موقوف ہے دوسرے کو اوسپر اطلاع ممکن نہین جیسے نماز اور روزہ اور وضو اور
غسل جنابت۔ اور جسدن یہ بات ہوگی فَمَا لَهٗ مِنْ قُوَّةٍ وَّلَا نَاصِرٍ ؕ تو کچھ
نہوگا اوسکو زور اور نہ کوئی مدد کرنے والا۔ تاکہ اپنے کامون کو ظاہر نکرے اور بھیدونکو
چھپا رکھے جسطرح سے دنیا مین چھپاتا تھا۔ اور نہ کوئی مددگار ہوگا کہ باوجود ظاہر ہونے قصور
کے اوسکی سزا موقوف کرادے جیسے دنیا مین یار دوست آڑے آجاتے ہین اور سزا
دینے نہین دیتے۔ اور جب ان آیتون مین دو مضمون بیان ہوئے ایک یہ کہ
آدمی کا دوبارہ پیدا کرنا اللہ کے اختیار مین ہے اور دوسرے یہ کہ قیامت تمام
پوشیدگیون کے ظاہر ہونے کا دن ہے تو اب ان دو باتون کے ثابت کرنے کے
لیے دوسری دو دلیلین بطور قسم کے بیان فرماتے ہین کہ وَالسَّمَآءِ ذَاتِ
الرَّجْعِ ۙ قسم ہے آسمان چکر مارنے والے کی جو ہمیشہ حرکت دوریہ مین رہتا ہے

وَالْاَرْضِ ذَاتِ الصَّدْعِ ۝ اور زمین دراڑ کھانے والی کی۔ جسکے پھٹنے سے طرح بطرح کے نباتات او زمین سے ظاہر ہوتے ہین اور چشمے جاری ہوتے ہین اِنَّهٗ لَقَوْلٌ فَصْلٌ ۝ یہ بات دو ٹوک ہے۔ یعنے یہ بات کہ اللہ تعالےٰ انسان کے پھیر لانے پر قادر ہے اور یہ پھیر لانا قیامت کے دن پر موقوف ہے جسمین چھپے بھید ظاہر ہونگے نہایت صاف اور کھلی ہوئی ہے وَمَا هُوَ بِالْهَزْلِ ۝ اور نہین یہ بات ہنسی کی۔ ایسی کہ دلیل قوی نرکھتی ہو یا شاعرونکے مبالغے کی طرح اصل نرکھتی ہو جیسے کافر کہتے ہین کہ پیغمبرون کے وعدے وعید جزا کے دن کے ایسے ہین جیسے لڑکون کو فرضی نامون سے ڈراتے ہین تاکہ شوخی نکرین۔ اسی طرحسے پیغمبر بھی اس دن سے ڈراتے ہین تاکہ دستور عالم کا بگڑنے نپائے ورنہ حقیقت مین یہ چیزین کچھ بھی نہین ہین اور انکے محال ہونے کے بارے مین کافر بہت سی حجتین اور شبہے بیان کرتے ہین حق تعالےٰ فرماتا ہے اِنَّهُمْ يَكِيدُونَ كَيْدًا ۝ البتہ وہ لگے ہین ایک داؤ کرنے مین۔ تاکہ قرآن کے مضمون مین شک و شبہے جھوٹے پیدا کرکے عام لوگون کے دلون مین اوسکا ہزل ہونا ثابت کردین وَاَكِيدُ كَيْدًا ۝ اور مین لگا ہون ایک داؤ کرنے مین۔ تاکہ قول فصل ہونا قرآن کا مدلل ہو جائے اور عام وخاص کے نزدیک توضیح اوسکی ظاہر ہو جائے فَمَهِّلِ الْكٰفِرِيْنَ اَمْهِلْهُمْ رُوَيْدًا ۝
ع ۱۱ سو ڈھیل دے منکرون کو ڈھیل دے انکو تھوڑے دنون۔ یعنے حق تعالےٰ اپنے حبیب سے فرماتا ہے کہ تم مہلت دو کافرون کو اور اونکے لیے بد دعا کرنے مین جلدی نکرو۔ اور فرصت دو اونکو تھوڑے دنون اور وہ دن ابتداے بعثت سے قریب چودہ برس کے تھے۔ اور اتنی مدت مہلت دینے مین یہ نکتہ تھا کہ یہی مدت مذکور آدمی کے سن بلوغ کی مقدار ہے۔ پس گویا ابتداے بعثت مین عرب کے کافر حکم لڑکون کا رکھتے تھے اسیواسطے شریعت کے حکمونکی تعلیم آہستہ آہستہ منظور تھی

تاکہ دین کے قاعدون کو سمجھین اور جب اس مدت مین بھی وہ اصلاح پذیر نہوئے تو
تادیب اور تعذیر کے محتاج ہوئے اور جہاد وقتال کا اونکے ساتھ حکم ہوا۔ اور سزایاب ہوئے

سورۃ الاعلیٰ مکیۃ و	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ھی تسع عشر آیۃ

یہ سورت مکی ہے اور اسمین اونیس ۱۹ آیتین اور بہتر کلمے اور دو سو اکتر حرف ہین اور ایک رکوع- اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اگر سفر کرتے وقت اسے تین بار پڑھ لے تو سفر سے سلامت اور کامیاب پھرے- اور اس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم پر بڑی بڑی سورتین نازل ہونے لگین اور جبرئیل علیہ السلام کے واسطے سے بحساب علوم اُترنے شروع ہوئے تو آپکی خاطر اقدس مین یہ دغدغہ پیدا ہوا کہ مین تو انسان ہون یہ سورتین اور انکے معنے بغیر لکھنے کے مجھے کیونکر یاد رہ سکتے ہین کہین ایسا نہو کہ بعضی چیزین اسمین سے بھول جاؤن اور رسالت کے مقدمے مین نقصان واقع ہو- پس آپکی تسلی اور تشفی کے لیے اللہ تعالے نے یہ سورت نازل فرمائی اور اسمین خوشخبری سُنادی کہ حق تعالے خود تمہاری استادی کریگا اور تمکو سبق بھولنے کا خطرہ ہرگز نچاہیے- اسیوجہ سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس سورت کو بہت دوست رکھتے تھے اور وتر کی پہلی رکعت اور جمعے کی پہلی رکعت مین اکثر پڑھا کرتے تھے- سَبِّحِ اسْمَ رَبِّكَ الْأَعْلَى ۝ پاکی بول اپنے رب کے نام کی جو سب سے اوپر ہے- اور سب سے بلند ہے- حدیث شریف مین وارد ہے کہ جب یہ آیت نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ پڑھا کرو تم اسے اپنے سجدونمین یعنے سجدے مین سُبْحَانَ رَبِّيَ الْأَعْلَى کہا کرو- اور وہ پروردگار کیسا ہے کہ الَّذِي خَلَقَ فَسَوَّى ۝ جسنے بنایا پھر ٹھیک کیا- یعنے جسنے ہر چیز کو بنایا اور درست کیا وَالَّذِي قَدَّرَ فَهَدَى ۝ اور جسنے ٹھیرایا پھر راہ دی یعنے جسنے ہر شخص کے واسطے ایک کمال کا اندازہ فرمایا اور پھر راہ بتائی اوسے

اپنے [illegible]ات کے ظاہر کرنے کی - یہانتک کہ ہر بچے کو ماں کے پیٹ سے نکلنے کی راہ
اور رونے سے اپنا حال ظاہر کرنے کی راہ اور اسیطرح ہر کام کے لیے ہر جاندار کو تلقین
فرماتا ہے وَالَّذِیْٓ اَخْرَجَ الْمَرْعٰی ۙ اور جسنے نکالا چارا یعنے پروردگار تیرا
وہ پاک ذات ہے جسنے اپنی قدرت سے ایسی چیزین پیدا کین جنکو جانور چرتے ہین جیسے
گھاس کہ حیوانات کی خوراک ہے اور طرح بعضے پھول کہ شہد کی مکھی اور شکر خورے وغیرہ کی
خوراک ہے اور میوے اور پھل کہ آدمی اور بعضے جانور اوسکے کھانے سے فائدہ مند ہوتے
ہین - فَجَعَلَهٗ غُثَآءً اَحْوٰی ۙ پھر کر ڈالا اوسکو کوڑا کالا - یعنے پھر اوس کھیتی کو خشک
سیاہ کر دیا تری اوسکی جاتی رہی تاکہ وہ نایابی کے وقت کام آئے - اور یہ ایک دلیل
قوی ہے اس بات پر کہ حق تعالےٰ رب اعلیٰ ہے جو ہر کمال کا مرجع ہے ابتدا مین
بھی اور انتہا مین بھی - اور تمکو اوسکے نام کی تسبیح سے بڑی مناسبت ہے پس اپنے کمال
کے نقصان کا اندیشہ نکرو - اسلیے کہ سَنُقْرِئُكَ فَلَا تَنْسٰٓی ۙ ہم پڑھا ئینگے تجکو پھر
تو نہ بھولیگا - اسواسطے کہ تیری استعداد تصفیۂ قلب کے سبب کمال کو پہنچیگی - اور کوئی
چیز غیب کے فیض کا حجاب نہوسکیگی اِلَّا مَا شَآءَ اللّٰهُ ؕ مگر جو چاہے اللہ - اور
اوسکی حکمت مقتضی ہو اسکی کہ وہ تیرے دل سے اس جہان مین بھول جائے - اور
یہ بھولنا بھی ایک طور کا منسوخ کرنا ہے - اِنَّهٗ یَعْلَمُ الْجَهْرَ وَمَا یَخْفٰی ؕ
وہ جانتا ہے پکارا اور جو چھپا - یعنے بیشک اللہ تعالےٰ جانتا ہے اون کمالونکو جو تم
مین ظاہر ہین اور اون کمالون کو جو پوشیدہ ہین - اور زیادہ تسلی کے لیے ارشاد ہوا
کہ وَنُیَسِّرُكَ لِلْیُسْرٰی ۚۖ اور سہج سہج پہنچا وینگے ہم تجکو آسانی تک - یعنے آسان
کر دینگے ہم تم پر وہ راہ جو اللہ کی طرف کی راہون مین سے نہایت ہی نزدیک راہ ہے معرفت
اور عبادت مین - پس تمکو قرآن پاک اور اور علمون کے یاد کرنے مین زیادہ کوشش ضرور
نہین اسلیے کہ ہمنے تمکو محض امت کی تکمیل کے واسطے بھیجا ہے - اور تمہاری تکمیل

ہمارے ذمے ہے۔ فَذَكِّرْ إِنْ نَفَعَتِ الذِّكْرَىٰ ۝ سو تو سمجھا دے اگر
کام کرے سمجھانا۔ تاکہ ہزارون آدمی تیرے رنگ مین رنگ جائین۔ اور یہ تمہاری
نصیحت سَيَذَّكَّرُ مَنْ يَخْشَىٰ ۝ سمجھ جاویگا جسکو ڈر ہوگا۔ اللہ تعالے کا۔
وَيَتَجَنَّبُهَا الْأَشْقَى ۝ اور سرک رہیگا اوس سے بڑا بدبخت یعنے اس نصیحت سے
کنارہ کشی وہ ہوگا جو بڑا بدبخت ہے اور خدا کا خوف نہین رکھتا۔ الَّذِي يَصْلَى
النَّارَ الْكُبْرَىٰ ۝ وہ جو پیٹھیگا بڑی آگ مین۔ یعنے یہ وہ بدبخت ہے جو بڑی آگ
مین داخل ہوگا۔ اور وہ ایک آگ ہے دوزخ کے نیچے کے طبقے مین جو سا توان درجہ
ہے اور دنیا کی آگ سے ستر درجے تیزی مین زیادہ ہے۔ اور وہ بدبخت اوس
آگ مین داخل ہوکے ثُمَّ لَا يَمُوتُ فِيهَا وَلَا يَحْيَىٰ ۝ پھر نہ مریگا اوسمین
اور نہ جیگا۔ یعنے باوجود اسقدر شدت عذاب اور مدت دراز کے کبھی نہ مریگا تاکہ اوسکی
روح اور بدن کو اس بلا سے نجات ہو۔ اور نہ زندہ رہیگا کیونکہ اوسکی روح ہمیشہ عذاب
مین مبتلا رہیگی یہانتک کہ موت کی آرزو کریگا اور موت نہ آئیگی۔ اور ایسی زندگی در
اصل زندگی نہین ہے۔ قَدْ أَفْلَحَ مَنْ تَزَكَّىٰ ۝ بیشک بھلا ہوا اوسکا جو سنورا
یعنے بیشک مراد کو پونہچا وہ جو پاک ہوا کفر اور معصیت اور باطل عقیدون وغیرہ سے
وَذَكَرَ اسْمَ رَبِّهِ فَصَلَّىٰ ۝ اور پڑھا نام اپنے رب کا پھر نماز کی۔ یعنے یاد کیا نام
اپنے پروردگار کا دل اور زبان سے اور نماز پنجگانہ ادا کی۔ یا وہ جسنے صدقہ فطر کا
دیا اور تکبیرین عید کی کہین اور نماز پڑھی۔ اور چونکہ ان آیتون مین یہ بیان ہوا کہ
کمال کا حاصل ہونا اور عذاب سے نجات پانا پاکی اور ذکر خدا اور نماز پر موقوف ہے
تو مقام اس بات کا تھا کہ شائد کافر بطریق شبہے کے بیان کرین کہ ہمکو باوجود عقل و
دانش کے ان عملون کی خوبی کیون نہین معلوم ہوتی اور فلاح کا حصول ان چیزون
پر موقوف ہونا کیلیے ہماری نظرون سے پوشیدہ ہے پس اس شبہے کے دفیعے کے

لیے ارشاد ہوا کہ تم سب لوگ بوجہ شقاوت ازلی کے ان چیزون کے کمال کو نہین جانتے
بَلْ تُؤْثِرُوْنَ الْحَيٰوةَ الدُّنْيَا ۝ کوئی نہین تم آگے رکہتے ہو دنیا کا جینا
یعنے تم اختیار کرتے ہو دنیا کی زندگانی کو آخرت پر اور دنیا کی لذتون اور نام آوری
اور حکومت کو کمال جانتے ہو حالانکہ دنیا کی زندگانی ہرگز اس قابل نہین کہ آخرت
کی زندگانی پر اوسکو ترجیح دیجائے وَالْاٰخِرَةُ خَيْرٌ وَّاَبْقٰى ۝ اور پچھلا گہر
بہتر ہے اور رہنے والا۔ یعنے آخرت بالکل نیکی ہے بدی کی اوسمین گنجایش نہین بخلاف
دنیا کے کہ کتنا ہی چین ہو مگر رنج وغم اوسکو لازم ہے۔ اور آخرت کو بقا ہے بخلاف
دنیا کے کہ ہرچند اوسکی مدت دراز ہے مگر آخر کار فنا ہونے والی ہے۔ اِنَّ هٰذَا
لَفِي الصُّحُفِ الْاُوْلٰى ۝ یہ کچہہ لکھا ہے پہلے ورقون مین۔ یعنے یہ مضمون
اگلے صحیفون مین بھی ہے جو قرآن پاک سے پہلے نازل ہوئے اور کسی وقت مین
یہ مضمون منسوخ نہین ہوا۔ صُحُفِ اِبْرٰهِيْمَ وَمُوْسٰى ۝ ورق مین ابراہیم ع ۱۲
کے اور موسیٰ کے۔ یعنے حضرت ابراہیم اور حضرت موسیٰ علیہم السلام کے صحیفون مین
جو اونپر آسمان سے نازل ہوئے تھے یہی مضمون لکھا ہوا تہا۔ اور وہ اب بھی موجود ہین

سورۃ الغاشیۃ مکیۃ و	بسم اللہ الرحمن الرحیم	ھی ست وعشرون آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین چھبیس آیتین اور ترانوے کلمے اور ایک سو اکانوے حرف ہین
اور ایک رکوع۔ اس سورت کے خواص مین لکھا ہے کہ جس شخص کے تمام اعضا مین درد
ہوا ہو اور کسی دوا سے اچھا نہوتا ہو وہ اکیس بار اس سورت کو پڑھے
تو شفا پائے۔ هَلْ اَتٰىكَ حَدِيْثُ الْغَاشِيَةِ ۝ کچھ پہونچی تجکو بات
اوس چھپا لینے والی کی۔ اور وہ قیامت ہے جو خلائق کو اپنی دہشت سے گہیر لیگی
اور کافرون کے نیک کامون اور مسلمانون کے برے کامون کو چھپا لیگی۔ اور غرض
اس پوچھنے سے یہ ہے کہ سننے والا ہمہ تن متوجہ ہو کے آیندہ کی بات کو دل لگا کے سنے

چنانچہ بعد خبردار کرنے کے اوس دن کا معاملہ لوگون سے بیان فرماتے ہین کہ وُجُوہٌ
یَّوْمَئِذٍ خَاشِعَةٌ ۙ کتنے منھ اوسدن نیوے ہین - یعنے ذلیل اور خوار ہونگے
اور مراد منہ سے ذات ہے اور یہ وہ لوگ ہونگے جو دنیا مین کبھی خوف اور فروتنی اور
ذلت دین کے کامون مین اپنے لیے پسند نکرتے تھے بلکہ عیش و آرام ڈہونڈھتے
تھے پس اسکے بدلے اوسدن اونکو تکلیف اور رنج بےحساب ہوگا - جیسا کہ ارشاد ہوا
ہے عَامِلَةٌ نَّاصِبَةٌ ۙ محنت کرتے تھکتے - یعنے محنت کے کامون مین
پھنسے ہونگے جیسے آگ کے پہاڑون پر چڑھنا اور سوا اسکے طرح طرحکے عذاب - اور
دُکھ اوٹھائینگے - اور بعضے مفسرون نے لکھا ہے کہ مراد اون چہرون سے باطل محنت یا
کرنے والونکے چہرے ہین جو دنیا مین خدا کے لیے سخت محنتین کرتے اور رنج اوٹھاتے
ہین اور یہ ریاضتین اونکی اپنے وقت کے پیغمبرون کے نہ ماننے سے محض بیفائدہ
اور بیکار ہو جاتی ہین سو آخرت مین ایسے لوگ رنج بیہودہ اور مشقت بے فائدہ مین
پڑینگے اور فقط اسی پر اونکے لیے اکتفا نہ کیا جائیگا بلکہ تَصْلٰى نَارًا حَامِيَةً ۙ
پیٹھینگے دہکتی آگ مین - بدلے مین اسکے کہ خدا سے غافل ہوکے عیش و عشرت مین
بسر کرتے تھے - اور جب دوزخ کی سخت گرمی سے اونکو پیاس لگے گی تو اوسوقت
تُسْقٰى مِنْ عَيْنٍ اٰنِيَةٍ ؕ پانی ملیگا ایک چشمے کھولتے کا - جسکے پیتے ہی اونکے
ہونٹھ اور منہ اور حلق جل جائیگا اور آنتین ٹکڑے ٹکڑے ہوکے گر پڑینگی - پھر
فورًا درست ہو جائینگی اسیطور سے عذاب مین گرفتار رہین گے - اور جب دوزخ
کی گرمی اور اس پانی کی گرمی سے اونکی بھوک کی آگ بڑھیگی تو ایک ہزار برس یہ
عذاب بھوک کا اونپر رہیگا پھر بہت کچھہ داد بیداد کے بعد دوزخ کے کارپردازون کو
حکم ہوگا کہ انکو کچھہ کھانا دو لیکن لَيْسَ لَهُمْ طَعَامٌ اِلَّا مِنْ ضَرِيْعٍ ۙ نہین
اون پاس کھانا مگر جھاڑ کانٹے - اور ضریع ایک خاردار گھاس کا نام ہے جو اکثر پانی کے

کنارہ پر ہوتی ہے۔ جبتک سرسبز رہتی ہے اوسے شبرق کہتے ہین اور اونٹون کے چارے
کے کام آتی ہے بعد خشک ہونے کے وہ ضریع کہلاتی ہے اور زہر قاتل ہوجاتی
ہے پہر کوئی جانور اوسے نہین کہاتا۔ اور وہ بہی دوزخ مین پیدا ہونے کے باعث
سے مثل آگ کے ہوگی۔ اور کہانا کہانے سے جو فائدے مقصود ہوتے ہین وہ
اوسکے کہانے سے ہرگز نہ حاصل ہونگے۔ لَّا يُسْمِنُ وَلَا يُغْنِي مِن جُوعٍ ۝
نہ موٹا کرے۔ اور نہ کام آئے بہوک مین۔ پس اوسکا کہانا حقیقت مین کہانا نہین ہے
اور جب دوزخیون کے کہانے پینے اور رہنے کے مقام کا بیان ہوچکا تو اب بہشتیون
کے کہانے پینے اور رہنے کے مقام اور اسباب اور سامان کا بیان ہوتا ہے کہ وُجُوهٌ
يَوْمَئِذٍ نَّاعِمَةٌ ۝ کتنے منہ اوسدن آسودہ ہین۔ تروتازہ۔ اسلیے کہ اون
چہرے والون نے دنیا مین بہت سی تکلیفین اوسدن کی آسانی کے واسطے اوٹہائی
تہین اور حق تعالیٰ کی خوشنودی کے لیے محنتین اور مشقتین اپنی جان اور جسم پر گوارا
کرتے تہے وہ لِّسَعْيِهَا رَاضِيَةٌ ۝ اپنی کمائی سے راضی۔ ہونگے اور خوش
کہ ہماری محنت ہمارے کام آئی۔ فِي جَنَّةٍ عَالِيَةٍ ۝ اونچے باغ مین۔ ہونگے
وہ لوگ آرام سے لَّا تَسْمَعُ فِيهَا لَاغِيَةً ۝ نہ سنین گے وہان بیہودہ
بات جس سے اونکی طبیعت مکدر ہو۔ بلکہ نہایت عیش وعشرت سے ہونگے اوس باغ
مین۔ فِيهَا عَيْنٌ جَارِيَةٌ ۝ اوسمین ایک چشمہ ہے بہتا۔ یعنے اوس باغ مین
ایک چشمہ جاری ہے جسکا پانی برف سے ٹہنڈا اور شہد سے میٹہا ہے۔ فِيهَا سُرُرٌ
مَّرْفُوعَةٌ ۝ اوس باغ مین تخت ہین اونچے بچہے۔ تاکہ کمال عزت سے اون
تختون پر بیٹہین۔ وَأَكْوَابٌ مَّوْضُوعَةٌ ۝ اور آبخورے دہرے۔ ترتیب
سے اون تختون پر تاکہ جب اونکو شراب یا دودہ یا شہد وغیرہ کہانے پینے کی چیز کی خواہش ہو
اور جس چیز کے کہانے پینے کو اونکا دل چاہے تو بلا تکلف اور بے توقف

بغیر ملنگے اوٹھاکے کام مین لائین۔ اور محنت تختون سے اترنے کی نکرنی پڑے۔
وَنَمَارِقُ مَصْفُوفَةٌ ۝ اور قالیچے قطار پڑے۔ یعنے اون لوگون کے فرش
کے لیے مسندین اور توشکین بطور صف کے بچھی ہونگی۔ تاکہ جہان چاہین آرام سے
لیٹین بیٹھین۔ وَزَرَابِيُّ مَبْثُوثَةٌ ۝ اور مخمل کے نہالچے کھنڈرہے۔ یعنے
بکھرے پڑے ہونگے تاکہ جہان چاہین بچھائین۔ جب یہ حال بہشتیون اور دوزخیون کا
اس سورت مین بیان ہوا تو کافر مسخرے پن سے کہنے لگے کہ اس پیغمبر کے کلام مین
تناقض ہے کیونکہ یہ بہشتیون کی تعریف مین کہتے ہین کہ اونچے اونچے تختون پر بیٹھے
ہونگے اور کسیطرحکی تکلیف نہوگی حالانکہ اونچے اونچے تختون سے بار بار اُترنا اور
اونپر چڑہنا یہ بھی ایک تکلیف ہے۔ حق تعالے اونکے جواب مین فرماتا ہے اَفَلَا يَنْظُرُوْنَ
اِلَى الْاِبِلِ كَيْفَ خُلِقَتْ ۝ بھلا کیا نہین نگاہ کرتے اونٹون پر کیسے بنائے
ہین۔ اور بلند کیے ہین۔ پھر باوجود اس بلندی کے ایک لڑکے کے فرمانبردار ہوجاتے
ہین اور وہ نکیل پکڑے لیے پھرتا ہے جب چاہتا ہے چڑہتا اوترتا ہے۔ پس بہشتیون
کے تخت پر اُترنے چڑھنے مین کیا تعجب کرتے ہین۔ ہمنے جیسے اونٹون کو یہان مسخر کیا ہے
ویسے ہی وہان تختون کو بہشتیون کے حکم مین کردینگے۔ اور اونٹ کی خلقت سے کمال قدرت
آلہی ظاہر ہے۔ کہ بڑا بھی ہے اور بوجھ زیادہ اوٹھاتا ہے اور سبکا فرمانبردار ہوجاتا
ہے۔ ہر طرحکے چارے پر قناعت کرتا ہے اور پیاس مین صبر۔ اسیوجہ سے بیابان
بے آب کو طے کرتا ہے اور حیوانون سے جو فائدے متصور ہین وہ سب اوسمین موجود ہین
تبیان مین لکھا ہے کہ مخاطب اسکے اہل عرب ہین جو اکثر جنگلون مین رہتے ہین مال اونکا
اونٹ ہے۔ لہذا پہلے اوسے ذکر فرمایا۔ اور چونکہ جنگلون مین سوا آسمان اور زمین اور
پہاڑکے اور کچھ نظر نہین آتا لہذا بعد ذکر اونٹ کے ارشاد ہوا کہ وَاِلَى السَّمَاۗءِ
كَيْفَ رُفِعَتْ ۝ اور آسمان پر کیسا بلند کیا ہے۔ یعنے کیا نظر نہین کرتے آسمان

پر کر کیسا بلند کیا گیا ہے۔ تاکہ بہشت کی بلندی اور وہان کے تختون کا حال سنکے متعجب
نہون۔ کیونکہ آسمان باوجود اسقدر بلندی کے رات دن کے دورے مین پست ہوجاتا
ہے اور اوپر کی طرف نیچی ہوجاتی ہے۔ پھر نیچا ہونا بہشت کے اونچے تختون کا کیا تعجب
کی بات ہے۔ وَاِلَى الْجِبَالِ كَيْفَ نُصِبَتْ ؁ اور پہاڑون پر کیسے کھڑے
کیے ہین۔ یعنے کیا پہاڑون کی طرف نہین دیکھتے کہ کیسے مضبوط کھڑے کیے گئے
ہین کہ سخت ہواؤن اور زلزلون کے ہلانے سے نہ گرتے ہین نہ اوندھے ہوتے
ہین۔ اور بلندی اور خوش ہوائی اور سبزے مین بہشت کا نمونہ ہین اور اترنا چڑہنا
اور ناموافق ہوا اور کڑوے درختون کے باعث سے دوزخ کے مانند ہین۔ وَ
اِلَى الْاَرْضِ كَيْفَ سُطِحَتْ ؁ اور زمین پر کیسی صاف بچھائی گئی۔ یعنے کیا
نہین دیکھتے زمین کو کہ کیسی صاف بچھائی گئی ہے۔ کہین مثل مسند کے مصفا ہے
اور کہین پر تختے رنگارنگ پھولونکے مثل قالینون کے پھیلے ہوئے ہین۔ بلکہ یہی
زمین امرا اور اغنیا کے لیے مثل بہشت کے ہے۔ اور محتاجون و مفلسون خصوصًا
اون لوگون کے لیے کہ گرم ملک مین عین گرمی کے موسم مین پیادہ پا بغیر امید منفعت
کے سفر کی سرگردانی مین گرفتار ہین حکم دوزخ کا رکھتی ہے۔ پس یہ چار چیزین جو بیان
ہوئین عاقلون کو بہشت اور دوزخ کا حال دریافت کرنے کے لیے کافی ہین۔ اور
جب اس بیان سے فراغت ہوئی تو اب اپنے حبیب کی تسلی اور تشفی کے لیے
حق تعالے فرماتا ہے کہ فَذَكِّرْ قف لا اِنَّمَآ اَنْتَ مُذَكِّرٌ ؁ سو تو سمجھا تیرا
کام یہی ہے سمجھانا۔ اور اونکی طعن و تشنیع سے کہ زبانی جھگڑے کے سوا اور کچھ نہین ہے
تنگدل نہو۔ لَسْتَ عَلَيْهِمْ بِمُصَيْطِرٍ ؁ تو نہین اونپر داروغہ کہ اونکو
راہ حق سے بیراہ نہونے دے اور اونکے دلون مین حق بات کو زور سے ڈالدے
کیونکہ یہ کام مقلب القلوب کا ہے بشر کا مقدور نہین۔ اِلَّا مَنْ تَوَلّٰى وَكَفَرَ ؁

مگر جسنے منہ موڑا اور منکر ہوا - یعنے جسنے تمہاری نصیحت سے منہ پھیرا اور کفر اختیار کیا
اور تمہاری رسالت کا منکر ہوا اوسکو بار بار سمجھانا تمپر فرض نہین ایکبار احکام الٰہی کا پونچانا
اور عذاب سے ڈرانا ضرور ہے سو اوس سے تمنے فراغت پائی اب معاملہ اوسکا خدا
سے ہے فَيُعَذِّبُهُ اللّٰهُ الْعَذَابَ الْاَكْبَرَ ۝ پس عذاب کریگا اوسکو
اللہ وہ عذاب جو بہت بڑا ہے - دوسرے گناہگارون کے عذاب سے جنہون نے
کفر نہین کیا اور اسلام سے منہ نہین پھیرا - اور اگر یہ کافر حق تعالے کے عذاب کرنے
مین شبہ کرین اور کہین کہ وہ عذاب ہماری سمجھ مین نہین آتا تو اونکی یہ سمجھ محض بیجا
ہے اسلیے کہ اِنَّ اِلَيْنَا اِيَابَهُمْ ۝ بیشک ہمارے پاس ہے اونکو پھر آنا -
یعنے بعد مرنے کے روح ہر شخص کی عالم غیب کو پہونچتی ہے پس ناچار سکو اوس عالم
کی طرف ضرور جانا ہے - ثُمَّ اِنَّ عَلَيْنَا حِسَابَهُمْ ۝ پھر بیشک ہمارا ذمہ ہے ع ۳۰
اونسے حساب لینا - اونکے گناہ صغیرہ اور کبیرہ اور کفر اور عناد کا - اور موافق اوسکے
جزا اور سزا دینگے - پس جو شخص روگردانی اور کفر مین سخت ہو اوسکے لیے عذاب بھی سخت ہے

سورۃ الفجر مکیۃ	بسم اللہ الرحمٰن الرحیم	وھی ثلثون اٰیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین تیس آیتین اور ایک سو ستیس کلمے اور پانسو ستانوے
حرف ہین اور ایک رکوع - اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اسے ستر بار پڑھے
ہر بلا اور بیماری سے نجات پائے - وَالْفَجْرِ قسم ہے فجر کی - کہ جسکے آنیکا تمام
مخلوقات کو انتظار رہتا ہے اور اپنی حاجتون کو صبح کے آنے پر موقوف رکھتے ہین
اور بعض نے کہا ہے کہ مراد اس سے روز اول محرم ہے کہ سال اوس سے شروع
ہوتا ہے یا صباح روز عرفہ ہے - یا صبح عید ہے - یا اول روز قیامت ہے - وَ
لَيَالٍ عَشْرٍ ۝ اور دس راتونکی - یعنے قسم ہے اون دس راتونکی جو بہت
بزرگ ہین اور لوگ تمام سال اونکے آنیکے انتظار مین گذارتے ہین اور وہ دن

راتین تین قسم کی ہین ایک ابتداے ذیحجہ کی دس راتین کہ اونمین عرفہ ہے - دوسرے عشرۂ محرم کہ اسمین عاشورہ ہے تیسرے عشرۂ آخر ماہ رمضان کہ شب قدر اسمین ہے یا عشرۂ اوسط ماہ شعبان کہ شب برات اسمین ہے - وَالشَّفْعِ وَالْوَتْرِ ۝ اور جفت اور طاق کی - یعنے قسم کھاتا ہون مین جفت اور طاق کی کہ تمام معدودات بلکہ جمیع موجودات کو شامل ہے - اور بعضون نے لکھا ہے کہ مراد جفت سے مخلوقات ہے اور طاق سے ذات اقدس حق سبحانہ تعالے اسیطرح سے مفسرین نے اسکے بیان مین بہت کچھ لکھا ہے وَالَّيْلِ اِذَا يَسْرِ ۝ اور اوس رات کی جب رات کو چلے - یعنے جس رات پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم معراج کو چلے هَلْ فِيْ ذٰلِكَ قَسَمٌ لِّذِيْ حِجْرٍ ۝ ہر اون چیزونکی قسم پوری عقلمندون کے واسطے - یعنے ان پانچون قسمون مین سے ہر قسم عقلمند کے لیے اس بات کے ثابت کرنے مین کافی ہے کہ اللہ تعالے قیامت کے وقت کا منتظر ہے ہر نیکی اور بدی کی جزا اور سزا دینے کے لیے - پس اگر کم فہم لوگون کو کچھ تعجب ہو کہ اوس دن سب اگلے پچھلے جمع ہونگے تو ہر شخص کو جزا اور سزا دینا ایک دن مین مشکل ہے - تو اونکا یہ تعجب محض بیجا ہے کیونکہ اوسکی قدرت کاملہ کے آگے بڑی زور آور مخلوق کو ایک دم مین سزا دینا کچھ مشکل نہین - دیکھو اللہ تعالے فرماتا ہے اَلَمْ تَرَ كَيْفَ فَعَلَ رَبُّكَ بِعَادٍ ۝ تونے دیکھا کیسا کیا تیرے رب نے عاد سے - یعنے عاد کے فرقے سے اِرَمَ ذَاتِ الْعِمَادِ ۝ وہ جو ارم تھے بڑے ستونون والے - یعنے جو ارم کے رہنے والے تھے اور ارم کی بستی لنبے لنبے ستونونکی تھی - الَّتِيْ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ ۝ جو بنے نہین ویسے سارے شہرون مین - یعنے وہ شہر ایسا تھا کہ روے زمین کے تمام شہرون مین ویسا کوئی شہر پیدا نہین کیا گیا - اور اوسکی مختصر کیفیت عبداللہ بن قلابہ سے جو ہمارے حضرت اصحابون مین سے تھے یون منقول ہے کہ وہ اتفاق سے صحراے عدن مین وارد ہوئے

دریان اونکا ایک اونٹ چھوٹ کے بھاگ گیا وہ اوسے ڈھونڈھتے پھرتے تھے کہ ناگاہ
ایک شہر کی فصیل نظر پڑی یہ آگے بڑھے اور اوس شہر کے قریب پہونچے تو دیکھا کہ وہان
آدمی کا نشان تک نہین اور دروازے مین جواہرات بیش بہا جڑے ہوئے ہین۔
جو دیکھنے مین نہین آئے۔ پھر شہر کے اندر گئے اور دیکھا کہ اوسکے محل سونے اور چاندی کی
اینٹون سے بنے ہوئے ہین اور اونکے ستون زبرجد اور یاقوت کے ہین اور زمین پر
بجاے سنگریزون کے موتی آبدار پڑے ہوئے ہین اور ہر محل کے گرد نہرین نہایت شفاف
اور پاکیزہ جاری ہین جنکی تہ مین مونگا اور موتی بچھے ہوئے ہین۔ اسیطرح درخت بھی
جواہرات کے تھے جنکی ٹہنیان سونے کی اور پتے زمرد کے اور پھل چاندی اور موتی کے
تھے۔ خلاصہ یہ کہ ان عجائبات کو دیکھ کے نہایت متحیر ہوئے اور اپنے دل مین کہنے لگے
کہ یہ شہر بعینہ اوسی بہشت کے طور پر ہے جسکا وعدہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
ہمسے کیا ہے۔ پھر کچھ جواہرات وہان سے اوٹھاکے دمشق کو روانہ ہوئے وہان پہونچ
کے حضرت معاویہ رضی اللہ تعالے عنہ سے جو اوسوقت شہر شام کے حاکم تھے ملاقات
کی اور یہ سب حال بیان کیا۔ اونہون نے دریافت کیا کہ یہ شہر تمنے خواب مین دیکھا ہے
یا حالت بیداری مین عبداللہ بن قلابہ نے کہا کہ مین نے حالت بیداری مین دیکھا ہے
اور اوسکی نشانیان ابتک مجھے خوب یاد ہین کہ عدن کے پہاڑ سے فلان جانب اسقدر
فاصلے پر ہے اور جو جواہرات وہان سے لایا ہون میرے پاس موجود ہین حضرت
معاویہ کو اس امر سے نہایت تعجب ہوا اور اوسوقت کے عالمون کو بلاکے دریافت
کیا کہ کیا دنیا مین ایسا کوئی شہر ہے کہ بنا اوسکی سونے چاندی سے ہو اور درخت اوسکے
مکلل بجواہر ہون علما نے کہا کہ ہان ایک شہر ایسا ہی ہے جسکا ذکر حق تعالے نے
قرآن پاک مین فرمایا ہے کہ لَمْ يُخْلَقْ مِثْلُهَا فِي الْبِلَادِ۔ اور اس شہر کو شداد عاد نے
بنایا تھا جو ایک بادشاہ جلیل القدر نوسو برس کی عمر کا تھا۔ اوسنے تمام عالم کے زر و جواہر

جمع کرا کے سوا میرون کو شہر ارم بنانے کے لیے بھیجا اور ہر امیر کے ساتھ ہزار ہزار
ملازم تھے الغرض بڑی کوششون سے جب وہ شہر طیار ہوا تو بادشاہ نے وہان جانے
کے لیے دس برس مین طیاری کی اور تمام امرا اور ملوک عالم کو جمع کیا اور بڑے
تزک اور احتشام سے اوس شہر کو روانہ ہوا۔ جب قریب اوس شہر کے پوہنچا تو وہان کے
لوگ غول غول اوسکے استقبال کے واسطے شہر کے باہر آکر زر وجواہر اوسپر نثار کرنے
لگے اور اوسکے ہمراہ ہوئے۔ جب شہر کے دروازے پر پوہنچا اور ارادہ اندر جانے کا
کیا ایک قدم دروازے مین رکھا تھا دوسرا قدم اوٹھانے کی نوبت نہ آئی تھی کہ آسمان سے
ایک کڑک ایسی سخت آواز سے ہوئی کہ تمام مخلوق وہان کی ہلاک ہوگئی بادشاہ بھی وہین
دروازے پر گر کے مرگیا اور اوس شہر کے دیکھنے کی حسرت اپنے دلمین لے گیا اور وہ شہر
انسانون کی نظر سے پوشیدہ کر لیا گیا۔ پھر علما نے بیان کیا کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
نے فرمایا ہے کہ میری امت مین سے ایک شخص اپنا اونٹ ڈھونڈھتا ہوا وہان پوہنچیگا
اور وہ کوتاہ قد سرخ رنگ ہوگا۔ اوسکی ابرو اور گردن پر دو خال ہونگے۔ جب حضرت
معاویہ نے یہ سب نشانیان اوسمین پائین تو فرمایا کہ واللہ یہ وہی شخص ہے۔ اور اس سے
زیادہ تعریف اوس شہر کی کیا ہوگی کہ خود پروردگار عالم نے اوسکے بارے مین فرمایا
کہ وہ شہر ایسا ہے کہ ہرگز پیدا نہین کیا گیا کوئی شہر مثل اوسکے روے زمین کے شہرون مین
وَثَمُودَ الَّذِينَ جَابُوا الصَّخْرَ بِالْوَادِ ۝ اور ثمود سے جنہون نے تراشے
پتھر وادی مین۔ یعنے کیا کیا تیرے پروردگار نے ثمود کے فرقے سے جو وادی القریٰ
مین بڑے بڑے پتھرون کو تراش کے اپنے مکانات بنانے تھے۔ اور ایک ہزار
سات سو بستیان اونکے قبضے مین تھین جنمین بڑے بڑے محل اور مکانات پتھر کے
تھے اور انکا قصہ سورۂ والشمس کی تفسیر مین مذکور ہے وَفِرْعَوْنَ ذِي الْأَوْتَادِ
اور کیا کیا فرعون میخون والے سے جو لوگون کو چومیخا کرکے مارتا تھا اور کئی مسلمانون کو

جو حضرت موسیٰ علیہ السلام پر ایمان لائے تھے اسی طور سے شہید کر چکا تھا اَلَّذِيْنَ
طَغَوْا فِي الْبِلَادِ ۝ یہ سب جنہون نے سر اوٹھایا ملکون پر - یعنے یہ سب بڑے
سرکش اور بیباک تھے یہان تک کہ اپنے لشکرون پر بھی ظلم و تعدی کرتے تھے فَاَكْثَرُوْا
فِيْهَا الْفَسَادَ ۝ پھر بہت ڈالی اونمین خرابی - یعنے شہرون مین فتنہ و فساد اور مخلوق
پر ظلم و تعدی کرنے لگے فَصَبَّ عَلَيْهِمْ رَبُّكَ سَوْطَ عَذَابٍ ۝ پھر پھینکا
اونپر تیرے رب نے کوڑا عذاب کا - اور کوڑا اسواسطے فرمایا کہ یہ عذاب جو دنیا مین ان
لوگون پر ہوئے آخرت کے عذاب کے آگے حکم کوڑے کا رکھتے ہین - اِنَّ رَبَّكَ
لَبِالْمِرْصَادِ ۝ تیرا رب لگا ہے گھات مین - سب کو دیکھتا ہے اور سب کچھ سنتا ہے
اور اوس سے کوئی شی پوشیدہ نہین - فَاَمَّا الْاِنْسَانُ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ رَبُّهٗ
فَاَكْرَمَهٗ وَنَعَّمَهٗ ۵ سو آدمی جو ہے جب جانچے اوسکو رب اوسکا پھر اوسکو عزت
دے اور اوسکو نعمت دے - یعنے انسان اس پوشیدہ معاملے سے غافل ہے اور
دلیل اوسکی غفلت کی یہ ہے کہ جب آزماتا ہے اوسکو اوسکا پروردگار پس عزت اور نعمت
دیتا ہے اوسکو فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَكْرَمَنِ ۝ تو کہتا ہے میرے رب نے مجکو عزت
دی - اور نہین جانتا کہ یہ سب آزمایش ہے دیکھیے انجام کیا ہو - وَاَمَّآ اِذَا مَا ابْتَلٰىهُ
فَقَدَرَ عَلَيْهِ رِزْقَهٗ ۵ اور مقرر آدمی جب آزماتا ہے اوسکو پروردگار اوسکا
فقر و فاقے سے تو تنگ کرتا ہے اوسپر رزق اوسکا فَيَقُوْلُ رَبِّيْٓ اَهَانَنِ ۝ پھر کہتا
ہے کہ میرے رب نے مجکو ذلیل کیا - اور نہین سمجھتا کہ یہ سب آزمایش ہے اور اوسکے
صبر کی اور ذلت و عزت کا مقدمہ تو پوشیدہ ہے معلوم نہین کیا ہو کیونکہ اکثر فقر آخرت
کی عزت کا سبب ہو جاتا ہے اور مال و دولت آخرت کی ذلت کا سبب اور باعث ہو
جاتے ہین پس دنیا کی پہلی حالت پر مغرور رہنا اور ان دونون صورتون مین جو امتحان
اور آزمایش کے طور پر ہین فکر نکرنا بڑی غفلت ہے - اور جب آدمی کے حال کی تفصیل

بیان کر چکے تو اب اوسکو اون حقوق کے ادا نکرنے پر جو غنا کے لوازمات سے ہین زجر
و توبیخ فرماتے ہین کہ كَلَّا یعنی ہرگز یون نہین جیسا کہ تم خیال کرتے ہو۔ بلکہ عزت اطاعت
سے ہے اور ذلت معصیت سے۔ اور سمجھو کہ مین تمہاری اہانت فقر اور تنگدستی سے
نہین کرتا بَل لَّا تُكْرِمُونَ الْيَتِيمَ ۝ پر تم عزت نہین کرتے یتیم کی۔ حالانکہ
اللہ تعالے نے یہ مرتبہ تمکو اسواسطے دیا ہے کہ بے عزت لوگون کی عزت کرو اور
اپنا مال فقیرون اور محتاجون پر خرچ کرو اور تم لوگ یہ کام نہین کرتے۔ وَلَا تَحَاضُّونَ
عَلَىٰ طَعَامِ الْمِسْكِينِ ۝ اور تاکید نہین رکھتے آپس مین محتاج کے کھانے کی۔
یعنے مسکین کے کھانا کھلانے پر ایک دوسرے کو تاکید نہین کرتے اور اپنے مال سے
دینا تو کجا غیر کے مال سے بھی جو بے محنت تمکو ملتا ہے خرچ کرنا روا نہین رکھتے وَ
تَأْكُلُونَ التُّرَاثَ أَكْلًا لَّمًّا ۝ اور کھاتے ہو مردے کا مال سمیٹ کر سارا
یعنے باپ دادا کی میراث بے موقع اور بیجا کھا جاتے ہو اور حرام و حلال مین فرق نہین
کرتے پس تمہاری سمجھ جانورونکی سمجھ سے بھی بہت کم ہے کیونکہ وہ پہلے اپنے
چارے کو سونگھتے ہین اگر قابل کھانے کے ہوتا ہے تو کھاتے ہین ورنہ چھوڑ دیتے
ہین۔ پھر اگر کوئی یہ کہے کہ نہ میرے پاس مال ہے کہ اوسمین سے یتیم اور مسکین کو
دون اور نہ مین نے باپ دادا کی میراث پائی ہے کہ اوسمین سے شریکون کا
حق کھا لیا ہو تو اوسکے جواب مین ارشاد ہوا ہے کہ وَتُحِبُّونَ الْمَالَ حُبًّا
جَمًّا ۝ اور دوست رکھتے ہو مال کو جی بھر کر۔ یعنے تمہارے دل مین مال کی محبت
بھری ہوئی ہے اس سے ظاہر ہے کہ اگر تمہارے ہاتھ آئے تو تم بھی ویسا ہی
کروگے جیسا دوسرے کرتے ہین۔ كَلَّا ہرگز یہ نہ سمجھنا چاہیے کہ اللہ تعالے اپنے بندونکے
نیک و بد کامون سے غافل ہے یا بدلا دینا اون کامون کا اوسے منظور نہین بلکہ
وہ گھات مین ہے اور منتظر ہے اوس وقت کے آنے کا جو اوسکی حکمت کاملہ نے جزا

اور سزا دینے کے لیے مقرر فرمایا ہے۔ اور بیان اوسکا یہ ہے کہ اِذَا دُكَّتِ الْاَرْضُ دَكًّا دَكًّا ۝ جب پست کرے زمین کو کوٹ کوٹ کر یعنے زلزلے کی شدت سے جو قیامت کے دن آئیگا زمین اور پہاڑ ریزے ریزے ہوکے سب برابر ہو جائینگے اور مردے قبرون سے نکلینگے اور صور کے پھونکنے سے روحین بدان سے ملجائینگی۔ وَجَآءَ رَبُّكَ وَالْمَلَكُ صَفًّا صَفًّا ۝ع اور آوے تیرا رب اور فرشتے آئین قطار قطار۔ یعنے تیرا پروردگار جلال اور قہر کی صفت سے تجلی فرمائیگا اور بندون کو جزا اور سزا دینے پر متوجہ ہوگا۔ اور ساتون آسمانون کے فرشتون کی سات صفین ہونگی اور حاملانِ عرش کی ایک صف۔ وَجِایْٓءَ یَوْمَئِذٍ بِجَهَنَّمَ ۵ اور لائے اوسدن دوزخ کو یعنے ظاہر کی جائے دوزخ یَوْمَئِذٍ یَّتَذَكَّرُ الْاِنْسَانُ وَاَنّٰى لَهُ الذِّكْرٰى ۝ اوسدن سوچے آدمی اور کہان ملے اوسکو سوچنا۔ یعنے اوسدن انسان یاد کریگا کہ پیغمبر سچ کہتے تھے کہ بدلا نیک اور بد کامون کا ملنا حق ہے اور قیامت آنے والی ہے لیکن اوسوقت اس یاد کرنے سے کچھ فائدہ نہوگا اور سوا سے حسرت و افسوس کے کچھ ہاتھ نہ آئیگا يَقُوْلُ يٰلَيْتَنِيْ قَدَّمْتُ لِحَيَاتِيْ ۝ع کہے کسی طرح مین کچھ آگے بھیجتا اپنے جیتے۔ یعنے انسان افسوس سے کہیگا کہ کاش مین نے بھی اپنی زندگی مین اس عالم کے واسطے اچھے عمل بھیجے ہوتے فَيَوْمَئِذٍ لَّا يُعَذِّبُ عَذَابَهٗٓ اَحَدٌ ۝ پھر اوسدن مار نہ دے اوسکی سی مار کوئی۔ یعنے اوسدن حق تعالےٰ گناہگار کی روح کو حسرت اور ندامت مین مبتلا کریگا جو عذاب روحانی ہے اور دوزخ وغیرہ کا عذاب عذابِ جسمانی ہے اور عذابِ جسمانی کو عذاب روحانی سے کیا نسبت وَّلَا يُوْثِقُ وَثَاقَهٗٓ اَحَدٌ ۝ط اور باندھ نہ رکھے اوسکا باندھنا کوئی۔ یعنے حق تعالےٰ اوسکے خیال کو بھی ادہر اودہر سے روک کے دُکھ درد ہی کی طرف

متوجہ کردیگا اور یہ قید بدنی قید سے ہزاروں درجے سخت ہے۔ اور اوس دشت کے دن مین سب نیکون اور بدون پر اول بار خوف اور اضطراب غالب ہوگا پر اوسوقت نیکونکو تسلی دیجائیگی اور ایک منادی ندا کریگا کہ یٰۤاَیَّتُهَا النَّفْسُ الْمُطْمَئِنَّةُ اے جی چین پکڑے۔ تجھے سواے حق کے اور کسی طرف التفات نہ تھی پہر تجکو زمین کے پست ہونے اور فرشتون کی صفین دیکھنے اور دوزخ کی پہول آواز سننے سے کیا خوف ہو ارْجِعِیْۤ اِلٰی رَبِّكِ رَاضِیَةً مَّرْضِیَّةً پہر چل اپنے رب کی طرف تو اوس سے راضی وہ تجھسے راضی۔ یعنے پہر اپنے پروردگار کی طرف کہ تو اوسکے حضور مین مستغرق رہا کرتا تھا اور اوسکے ماسوا کی طرف التفات نکرتا تھا ایسے حال مین کہ خوش ہونے والا ہے تو تجلی جمال حق کے دیکھنے سے اور پسند کیا گیا ہے تو نزدیک خدا کے۔ فَادْخُلِیْ فِیْ عِبٰدِیْ وَادْخُلِیْ جَنَّتِیْ

ع ۱۴

پہر مل میرے بندون مین اور پیٹھہ میری بہشت مین۔ یعنے داخل ہو میرے مقرب بندون کے گروہ مین اور داخل ہو میری جنت مین کہ وہ مقام لذت اور عیش کا ہے

سورۃ البلد مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی عشرون آیۃ

سورۂ بلد مکی ہے اسمین بائیس آیتین اور بیاسی کلمے اور تین سو اکتیس حرف مین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اگر مسافر شہر مین داخل ہوتے وقت اسے تین بار پڑھ لے کامرانی حاصل ہو اور اہل شہر سے بفضل خدا مدد ملے۔ وسوسۂ شیطانی سے دل فارغ ہو اور اطمینان حاصل ہو۔ اور جو شخص اس سورۂ شریفکا شب و روز ورد کرے قیامت کے ہول اور رنج سے محفوظ رہے اور پل صراط سے مثل بجلی کے گذر جائے اور جنت مین پونہچے۔ اور نام اس سورت کا سورۂ بلد اسوجہ سے ہے کہ اسکے شروع مین مکہ معظمہ کے شہر کی قسم کھائی ہے اور بلد کے معنے شہر مین اور اس سورت کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ قریش مین ایک کافر کلدہ بن

اسید نام بڑا پہلوان قوی ہیکل تھا جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اوسے اسلام
کی طرف بلایا تو وہ ایمان نہ لایا اور سخت کلام کیے کہ تم مجکو ایک قید خانے سے ڈراتے
ہو جسکے کل اونمیں پیادے ہین۔ مین اونکے لیے صرف بائین ہاتھ سے کافی ہون ایسا کون
ہے جو میرا مقابلہ کر سکے۔ اور ایک باغ کا مجھے لالچ دیتے ہو۔ مین نے شادیون اور
خاطر داریون مین اسقدر مال صرف کیا ہے کہ اگر اوسکا شمار کیا جائے تو تمہارا باغ وغیرہ
اور سب سامان اوسکے آگے بے حقیقت ہے پس اوسکی ان باتون کے جواب
مین اللہ تعالے نے یہ سورت نازل کی۔ لَآ اُقْسِمُ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝ قسم
کھاتا ہون مین اس شہر کی۔ یعنے مکے کی وَاَنْتَ حِلٌّ بِهٰذَا الْبَلَدِ ۝
اور تجکو قید نرہیگی اس شہر مین۔ یعنے وہان لڑائی کوئی نہین کرتا مگر حضرت کو فتح مکہ
کے دن یہ قید معاف ہوئی اور جو کوئی آپسے لڑا اوسکو مارا۔ پھر وہی قید قائم ہوئی
اور تا قیام قیامت رہیگی۔ اور بعض نے لکھا ہے کہ اسواسطے اسکی قسم کھائی اور جگہ
آپکے رہنے کی بنائی تا کہ معلوم ہو جائے کہ شرف مکان کا مکین کے باعث سے ہے

کعبے کو شرف ہوا کرم سے تیرے ۔ مروہ نے صفا پائی قدم سے تیرے

وَوَالِدٍ وَّمَا وَلَدَ ۝ اور جنتی کی اور جو جنا۔ یعنے قسم ہے جننے والی کی اور
جنے گئے کی۔ جو آدم اور بنی آدم ہین۔ اور بعض نے لکھا ہے مراد والد سے پیغمبر صلے
اللہ علیہ وسلم ہین اور ولد سے آپکی امت۔ حق تعالے نے اپنے حبیب اور امتِ
حبیب کی قسم کھائی ہے اور جواب قسم کا یہ ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ
فِیْ کَبَدٍ ۝ ہمنے بنایا آدمی کو محنت مین۔ کہ ساری عمر اوسکی محنت اور مشقت مین
گذرتی ہے۔ یا یہ کہ پیدا کیا ابو الاسد کو نہایت قوی۔ اور اوسکی قوت کا یہ حال تھا کہ
چمڑا گائے کا اپنے پیر کے نیچے دبا لیتا تھا اور دس دس جوان شہ زور اوسے
کھینچتے تھے مگر چمڑا پھٹ جاتا تھا اور اوسکے پیر کے نیچے سے نہ سرکتا تھا۔ اور وہ

وقف لازم

اس قوت پر ایسا مغرور تھا کہ اپنے برابر کسیکو نہ سمجھتا تھا۔ اور آنحضرت علی اللہ علیہ وسلم کی
شان مین کلمات بے ادبانہ کہتا تھا حق تعالے نے فرمایا کہ اَيَحْسَبُ اَنْ لَّنْ
يَّقْدِرَ عَلَيْهِ اَحَدٌ ۝ کیا خیال رکھتا ہے وہ کہ اوسپر بس نہ چلیگا کسیکا۔ یعنے
کیا ابوالاسد کو یہ گمان ہے کہ ہمارے پیغمبر کا بدلا اوس سے کوئی نہ لے سکیگا۔ يَقُوْلُ
اَهْلَكْتُ مَالًا لُّبَدًا ۝ کہتا ہے مین نے کھپایا مال ڈھیرون۔ یعنے پیغمبر کی
عداوت مین لوگون کو بہت کچھ مال دیا تاکہ اونکو ایذا پونہچائین اَيَحْسَبُ اَنْ لَّمْ يَرَهٗٓ
اَحَدٌ ۝ کیا خیال رکھتا ہے کہ دیکھا نہین اوسکو کسی نے۔ یعنے کیا وہ سمجھتا ہے کہ اوسکا
یہ کام خداے تعالےٰ نے نہین دیکھا ہے اور نہ اوسے سزا دیگا۔ اَلَمْ نَجْعَلْ لَّهٗ
عَيْنَيْنِ ۝ بھلا ہمنے نہین دین اوسکو دو آنکھین تاکہ سبکو دیکھے۔ پھر جو غیرونکو بینائی
دیتا ہے اوسکی بینائی مین کہین قصور ممکن ہے۔ ہرگز نہین۔ اور اگر یہ خیال کرتا ہے کہ خداے
تعالےٰ دیکھتا ہے۔ مگر میرے دلی ارادون کو کوئی نہین جان سکتا تو اوسکے جواب مین
ارشاد ہوتا ہے کہ وَلِسَانًا وَّشَفَتَيْنِ ۝ کیا نہین بنا دیے مین ہمنے اوسکے لیے
ایک زبان اور دو ہونٹھ پس جسنے دلکا بھید ظاہر کرنے کی قدرت دوسرونکو دی ہے وہ
کیونکر دوسرے کے دل کے بھید ونسے خبردار نہوگا۔ اور اگر وہی کافر کہے کہ خداے
تعالےٰ دیکھتا بھی ہے اور جانتا بھی ہے۔ لیکن مین نے جس نیت سے مال خرچ کیا ہی
اور جس راہ مین دیا ہے مین اوسے اچھا جانتا تھا۔ اور دوسری راہ سے مین واقف ہی
نہ تھا کہ اوسمین مال صرف کرتا تو اوسکے جواب مین فرماتے ہین۔ وَهَدَيْنٰهُ النَّجْدَيْنِ
اور سوجھا دین اوسکو دو گھاٹیان۔ یعنے دکھا دین ہمنے اوسکو دونون راہین خیر اور شر کی
اسطور سے کہ پہلے اوسکو عقل دی پھر انبیا اور عالمون اور واعظون کے واسطے سے
نیک و بد راہ کی علامتین اوسپر ظاہر کر دین فَلَا اقْتَحَمَ الْعَقَبَةَ ۝ سو نہ ہمک سکا
گھاٹی پر۔ یعنے سخت گھاٹی پر جو نفس و ہوا کے مخالف ہے نہ چل سکا اور خرچ کرنا مال کا

نفسانی خواہشون اور لذتون مین اوسے آسان معلوم ہوا۔ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْعَقَبَةُ ۝ اور توکیا بوجھا کیا ہے وہ گھاٹی جسمین صرف کرنا مال کا طبیعت اور نفس پر شاق گذرتا ہے۔ فَكُّ رَقَبَةٍ ۝ چھڑانا گردن کا۔ غلامی کی قید سے ہو یا قصاص اور خون مین اوسکے عوض خون بہا دیکے جان بخشی کرتا ہے۔ یا قرضدار کا قرض ادا کرکے اوسکو قرضخواہون سے چھڑاتا ہے اَوْ اِطْعٰمٌ فِیْ یَوْمٍ ذِیْ مَسْغَبَةٍ ۝ یا کھلانا بھوک کے دن مین جیسے قحط کے دنون مین کہ اون دنونمین کھانا کھلانا ہیرے موتیون سے زیادہ عزیز ہوتا ہے۔ یَّتِیْمًا ذَا مَقْرَبَةٍ ۝ بن باپ کے لڑکے کو جو اوسکے قرابتدار ہے۔ جیسے چچا یا خالہ کا بیٹا اور اسکے سوا جو رشتے دار ہو اَوْ مِسْكِیْنًا ذَا مَتْرَبَةٍ ۝ یا محتاج کو جو خاک مین رلتا ہے۔ یعنے جو کمال درجہ تنگدست ہو اور ... یہ تینون طریقے مال خرچ کرنے کے جو بیان ہوئے کبھی کبھی کافرون کے ہاتھ سے بھی بوجہ ... اور محبت کے واقع ہوتے تھے اور آخرت کے حساب مین رائگان اور برباد تھے لہذا اس قسم سے مال صرف کرنے کے لیے تھوڑا سا مضمون اور زیادہ کرکے فرماتے ہین۔ ثُمَّ كَانَ مِنَ الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا وَ تَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ وَ تَوَاصَوْا بِالْمَرْحَمَةِ ۝ پھر ہوا ایمان والون مین جو تقید کرتے ہین سہارنے کی اور تقید کرتے ہین رحم کھانے کی۔ یعنے پھر ان سب باتون کے ساتھ اون لوگون کے گروہ مین سے ہو جو ایمان لائے ہین اور دین اور شریعت اور اپنے وقت کے پیغمبر کی تصدیق کی ہے اور آپس مین وصیت کرتے ہین صبر کی اور خلق اللہ پر مہربانی اور شفقت کرنے کی کیونکہ یہ خلق حضرت نبی کی عمدہ صفات سے ہے۔ اُولٰٓئِكَ اَصْحٰبُ الْمَیْمَنَةِ ۝ وہ لوگ ہین بڑے نصیب والے یعنے یہ لوگ مسلمان صابر اور مہربان جو آپس مین وصیت کرتے ہین اور اوسکے موافق کاربند ہوتے ہین یمن اور برکت والے ہین۔ وَالَّذِیْنَ كَفَرُوْا بِاٰیٰتِنَا هُمْ اَصْحٰبُ الْمَشْئَمَةِ ۝ اور جو منکر ہوئے

ہماری آیتون سے وہ ہین کمبختی والے - یعنے جن لوگون نے ہمارے حکمون سے انکار کیا ہر اگر وہ کسی غرض سے یتیمون اور مسکینون کو کھانا کھلاوینگے یا آپس مین صبر اور مہربانی کی وصیت کرینگے تو کفر کی شامت سے انمین سے کوئی چیز اونکے کام نہ آئیگی کیونکہ وہ بڑے بدبخت اور شامت والے ہین کہ ایک بہت بڑا ضرر دائمی کفر کا کلمہ کہنے سے اونکو نصیب ہوا - اور نیکیان اونکی برباد ہوئین - عَلَيۡهِمۡ نَارٌ مُّؤۡصَدَةٌ ۝ ع
اونمین کو آگ مین موندا ہے - یعنے اونپر مسلط ہوگی ایک آگ اور دروازے اوسکے بند ہونگے تا کہ اوسکی گرم بھاپ باہر نہ نکلنے پائے اور باہر کی ٹھنڈی ہوا اندر نجانے پائے اور کچھ بھی تخفیف اونکے عذاب مین نہو - اور مشقت و رنج بڑھے نعوذ باللہ من اهل النار

وهی خمس عشرة آية	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورة الشمس مكية

یہ سورت مکی ہے اسمین پندرہ آیتین اور چون کلمے اور دو سو چھیالیس حرف ہین اور ایک رکوع - اسکے خواص مین مرقوم ہے کہ جو شخص نہایت خشوع وخضوع سے بروقت طلوع ہونے آفتاب کے اس سورت کو پڑہا کرے ہر خاص و عام مین اوسکی بات مقبول ہو اور اوسکی سعادت کا آفتاب ہر روز آسمان سے بجاہ طلوع کرے اور ہمیشہ یاد حق مین سلامت رہے اور قبر اوسکی روضۂ بہشت ہو - اور نام اس سورت کا والشمس اس سبب سے ہے کہ عمدہ چیز جو اللہ کی راہ چلنے والون کو درکار ہے وہ آفتاب نبوت کا نور ہے جسکے سبب سے نگاہ ایسی روشن ہو جاتی ہے کہ نجات کی راہ اور ہلاکت کی راہ مین تمیز کرسکتا ہے اور نبوت کے آفتاب کو آفتاب ظاہری سے کمال مناسبت اور مشابہت ہے - اسی لیے اس سورت کو کہ طریق معرفت کے بیان مین ہے آفتاب ہی کے نام سے شروع کیا اور آفتاب ہی کے نام پر اوسکا نام رکھا - وَالشَّمۡسِ وَضُحٰىهَا ۝ قسم ہے سورج کی اور اوسکے دہوپ چڑہنے کی - یعنے قسم ہے آفتاب کی جو آفتاب نبوت سے مشابہت رکھتا ہے اور اوسکی روشنی کی جو نبوت کے نور کی روشنی کے مانند ہے تمام مخلوقات پر وَالۡقَمَرِ

اِذَا تَلٰهَا ۝ اور چاند کی جب آئے اوسکے پیچھے یعنے قسم ہے چاند کی جو مرشد طریقے والے کے مانند ہے اور پیغمبر کے خلیفہ کے قائم مقام ہے بعد پیغمبر کے جب پیچھے چلے وہ آفتاب کے۔ اور پیروی کی شرط اسواسطے لائے ہین کہ مرشد کی درست مشروط ہے نور نبوت کی پیروی پر۔ وَالنَّهَارِ اِذَا جَلّٰهَا ۝ اور دن کی جب اوسکو روشن کرے۔ یعنے قسم ہے دن کی جب روشن کرے زمین کو یا دور کرے تاریکی کو۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰهَا ۝ اور رات کی جب اوسکو ڈہانک لیوے۔ یعنے قسم ہے رات کی جب ڈہانک لیوے آفتاب کو یا آفاق کو وَالسَّمَآءِ وَمَا بَنٰهَا ۝ اور آسمان کی اور جیسا اوسکو بنایا۔ یعنے قسم ہے آسمان کی اور اوس حکمت الٰہی کی کہ اس آسمان کو محیط بنایا ہے اون چیزون پر جو اوسکے درمیان ہین۔ وَالْاَرْضِ وَمَا طَحٰهَا ۝ اور زمین کی اور جیسا اوسکو پہیلایا۔ یعنے قسم ہے زمین کی اور اوس ذات مبارک کی جسنے اوسکو بچھایا ہے وَنَفْسٍ وَّمَا سَوّٰهَا ۝ اور جی کی اور جیسا اوسکو ٹھیک بنایا۔ یعنے قسم ہے جانِ آدم علیہ السلام کی اور اوس ذاتِ مبارک کی جسنے درست کیا ہے اوسکو۔ فَاَلْهَمَهَا فُجُوْرَهَا وَتَقْوٰهَا ۝ پہر سمجھہ دی اوسکو ڈہٹائی کی اور بچ چلنے کی۔ یعنے دل مین ڈالدی اوس نفس کے بدکاری اوسکی اور پرہیزگاری اوسکی۔ اور جواب قسم کا یہ ہے قَدْ اَفْلَحَ مَنْ زَكّٰهَا ۝ مراد کو پہونچا جسنے اوسکو سنوارا۔ یعنے خلاصی پائی اوسنے جسنے پاک کیا اس نفس کو بری خصلتون سے۔ اور نفس کے پاک کرنے کا طریقہ یہ ہے کہ قوت شہویہ اور غضبیہ کو عقل کا تابع کرے اور عقل کو فرمانبردار شریعت تاکہ روح اور دل دونون تجلی الٰہی کی روشنی سے روشن ہوجائین اور مرتبہ اوسکا فرشتون کے مرتبے سے بھی بڑھجائے وَقَدْ خَابَ مَنْ دَسّٰهَا ۝ اور نامراد ہوا جسنے اوسکو خاک مین ملایا۔ یعنے کفر اور فسق وجہالت مین مبتلا ہوا۔ روایت ہے کہ پیغمبر خدا صلے اللہ علیہ وسلم اس آیت کی

تلاوت کے وقت یہ دعا پڑھتے تھے اللھم آت نفسی تقوٰہا وزکہا انت خیر من
زکہا انت ولیہا ومولٰہا - اور بیان پر خداوند عالم نے شاہدی کے طور پر ایک قصے کو
بیان فرمایا تاکہ ظاہر ہوجائے کہ شہوت اور غضب کے حکم کو عقل اور شرع کے حکم پر
غالب کرنا رفتہ رفتہ دین کی تکذیب کا سبب ہوتا ہے اور ہمیشگی کی ہلاکت مین ڈالتا ہے
اور وہ قصہ یہ ہے کہ كَذَّبَتْ ثَمُودُ بِطَغْوٰىهَآ ۝ جھٹلایا ثمود نے اپنی شرارت
سے - یعنے ثمود کے قبیلے نے سرکشی سے حضرت صالح علے نبینا وعلیہ السلام کو جھٹلایا
اِذِ انْۢبَعَثَ اَشْقٰىهَا ۝ جب اوٹھ کھڑا ہوا اونمین کا بدبخت کہ قدار بن سالف تھا
اور لوگون کو لیکے ناقے کے پانون کاٹنے پر آمادہ ہوا - فَقَالَ لَهُمْ رَسُوْلُ اللّٰهِ
نَاقَةَ اللّٰهِ وَسُقْيٰهَا ۝ پھر کہا اونکو اللہ کے رسول نے خبردار ہو اللہ کی اونٹنی سے
اور اوسکی پینے کی باری سے - یعنے حضرت صالح علیہ السلام نے فرمایا کہ محافظت کرو اللہ
کی اونٹنی کی اور باز آؤ اوسکے ایذا دینے سے اور اپنے وقت پر جو وہ پانی پیے تو اوسکے
قریب نجاؤ اور اوسے پانی پینے دو تاکہ عذاب الٰہی تمپر نہ آئے - فَكَذَّبُوْهُ فَعَقَرُوْهَا
پھر اونہون نے اوسکو جھٹلایا پھر وہ کاٹ ڈالے - یعنے ثمود کے قبیلے نے حضرت صالح
علیہ السلام کو نزول عذاب کے بارے مین جھٹلایا اور اوس اونٹنی کے کونچے کاٹ ڈالے
فَدَمْدَمَ عَلَيْهِمْ رَبُّهُمْ بِذَنْۢبِهِمْ فَسَوّٰىهَا ۝ پھر اولٹ مارا اونپر اونکے
رب نے اونکے گناہ سے پھر برابر کردیا - یعنے ایکبارگی ہلاکت بھیجی اونپر اونکے پروردگار
نے بسبب اونکے گناہون کے پس برابر کردیا اونکو خاک کے یا برابر کردیا ہلاکت کو
اون سب پر کہ وہ سب چھوٹے بڑے مرگئے - وَلَا يَخَافُ عُقْبٰهَا ۝ اور نہین ع ١ ١٦
ڈرتا کہ پیچھا کرینگے - یعنے نہین ڈرتا ہے اللہ تعالے اوس قوم کی ہلاکت کے انجام سے
اسلیے کہ انجام کار سے خوف اوسے ہوتا ہے جسے اچھائی یا برائی اوس انجام کی
معلوم نہو اور نادانستہ وہ کام کر بیٹھے سو اللہ تعالے ان سب باتون سے کہ موجب نقصان

ہین پاک ہے۔ وہ تو علام الغیوب ہے اور بڑی قدرت اور عظمت والا ہے۔ +

سُوْرَةُ الَّيْلِ مَكِّيَّةٌ وَّهِيَ	بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ	اِحْدٰى وَّعِشْرُوْنَ اٰيَةً

یہ سورت مکی ہے اسمین اکیس آیتین اور اکہتر کلمے اور تین سو دس حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو کوئی اس سورت کو بوقت غروب آفتاب کے ایک سو اسی
مرتبہ پڑھے اوسکا مال ومتاع چورون سے محفوظ رہے اور کوئی اوسپر ظلم نکر سکے اور جسے
غم وغصہ پیدا ہو اگر وہ سوتے وقت سورۂ شمس اور لیل پڑھ لیا کرے حق تعالے اوسے
فرحت بخشے اور کبھی رنج نہو۔ وَالَّيْلِ اِذَا يَغْشٰى ۝ قسم رات کی جب چھا جائے
یعنے قسم ہے رات کی جب ڈہانک لے عالم کو اپنے اندھیرے سے۔ اور یہ ایک نمونہ ہے
عمل بد کا کہ اسیطرح اوسکی سیاہی روح اور دل کی روشنی کو ڈہانک لیتی ہے وَالنَّهَارِ
اِذَا تَجَلّٰى ۝ اور دن کی جب روشن ہو۔ یعنے قسم ہے دن کی جب روشن ہو جائے
آفتاب کے نکلنے سے اور بدلی اور غبار کے نہونے سے۔ اور یہ نمونہ ہے عمل نیک کا
روح اور دل کے روشن کرنے مین۔ وَمَا خَلَقَ الذَّكَرَ وَالْاُنْثٰى ۝ اور
اوسکی جو اوسنے پیدا کیے نر اور مادہ۔ یعنے قسم ہے اوس ذات پاک کی جسنے پیدا کیا نر
اور مادہ کو تمام حیوانات سے تاکہ نسل بڑہے اور وہ مضمون جسپر یہ تینون قسمین ہین یہ ہے
کہ اِنَّ سَعْيَكُمْ لَشَتّٰى ۝ تمہاری کمائی مختلف اور رنگارنگ ہے۔ یعنے تمہاری
کوشش عملون اور شغلون مین نہایت مختلف ہے۔ جیسے ایمان اور کفر صلاح اور فسق
سخاوت اور بخل۔ اور اوسی کے موافق بعضون کے لیے ثواب وکرامت ہے اور بعضونکو
عقاب وملامت۔ پس اسی اختلاف کی تفصیل مال خرچ کرنے کے بیان مین ارشاد ہوتی ہے
کہ فَاَمَّا مَنْ اَعْطٰى وَاتَّقٰى ۝ سو جسنے دیا اور ڈر رکھا۔ یعنے جس کسی نے دیا
اپنا مال اور ڈرا خلقت کے دکھلانے اور سنانے سے۔ اور بعد دینے کے احسان رکھنے
اور بدلا چاہنے سے بچا وَصَدَّقَ بِالْحُسْنٰى ۝ اور سچ جانا بھلی بات کو۔ یعنے

پیغمبر کی شریعت کو اور نیک جزا کو جسکا مرنے کے بعد امید دار ہے۔ مفسرین نے لکھا ہے کہ یہ سورت دو شخصوں کی شان مین نازل ہوئی ہے۔ ایک اونمین کے اتقی امام صدیقون کے حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالے عنہ ہین اور دوسرا اشقی پیشوا زندیقون کا اُمیہ بن خلف یا ابوجہل ہے۔ لکھا ہے کہ حضرت بلال رضی امیہ بن خلف کے غلام تھے۔ جب ایمان لائے تو وہ طرح طرح کے آزار دینے لگا تاکہ دین سے پھر جائین مگر یہ محبت الٰہی مین اور مضبوط ہوتے جاتے تھے۔ ایک دن اُمیہ نے بلال کو خاکِ گرم پر لٹایا اور ایک سل سینے پر دہر دی اور یہ اس حال مین اَحد اَحد کہہ رہے تھے کہ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ اودہر سے گذرے اور یہ حال دیکھکے آپکو نہایت قلق ہوا۔ آپنے فرمایا کہ اے امیہ وا ے تجھپر کہ تو دوستِ خدا کو ایسا عذاب دیتا ہے اُمیہ نے کہا کہ اے ابوبکر رض اگر اسکے لیے تمہارا دل بہت کڑہتا ہے تو اسے مجھسے خرید لو۔ ابوبکر صدیق رض نے فرمایا کہ کیا قیمت لیگا اوسنے کہا کہ نسطاس رومی جو تمہارا غلام ہے مجھے دو اور اسے تم لے لو۔ اور نسطاس کے دس ہزار دینار حضرت ابوبکر رض کے پاس جمع تھے اور آپ اکثر اوس سے فرماتے تھے کہ اگر تو ایمان لائے تو مین تیرا مال تجھے دیدون وہ ایمان نہ لاتا تھا اسی باعث سے آپ اوس سے ناراض رہتے تھے۔ جب امیہ سے یہ بات سنی تو آپنے بہت غنیمت جانا اور نسطاس کو مع دس ہزار دینار کے اوسکے حوالے کرکے بلال رض کو لے لیا۔ اور اوسیدم بامید ثواب اُخروی آزاد کردیا۔ پس حق سبحانہ تعالے نے یہ سورت نازل کی اور حضرت صدیق رض کی سیرت سب پر ظاہر فرمائی اور ارشاد کیا کہ جس کسی نے خدا کی راہ مین مال خرچ کیا اور بدل اوسکی تصدیق کی فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْيُسْرٰى ۝ط تو اوسکو ہم سہج سہج پونچائینگے آسانی مین۔ یعنے آسان کردینگے ہم اوسپر راہ آسانی کی دنیا مین اچھے کام اور عبادت کی توفیق دینے سے تاکہ آخرت مین وہ سب اوسکے کام آئین۔ اور عبادت کرنا بھی اُسپر آسان ہوجائے وَاَمَّا مَنْۢ بَخِلَ وَاسْتَغْنٰى ۝لا اور جسنے نہ دیا اور بے پرواہ رہا

یعنے جسنے بخل کیا اپنا مال دینے مین اور بےپروائی کی آخرت کی نعمتون سے وَكَذَّبَ
بِالْحُسْنٰى ۝ اور جھوٹ جانا بھلی بات کو - یعنے جسنے پیغمبر کی شریعت اور آخرت کی
نیک جزا کو جھٹلایا تو اوسنے بہت ہی بڑا کام کیا فَسَنُيَسِّرُهٗ لِلْعُسْرٰى ۝ سو اوسکو
ہم سہج سہج پونہچائینگے سختی مین - یعنے آسان کرینگے ہم اوسپر سختی اور دشواری کی راہ کو
تا کہ باطل راہون اور بدعملون مین محنتین اور رنج اوٹھائے اور نیک کام مین سستی کرے
اور دل چرائے - وَمَا يُغْنِي عَنْهُ مَالُهٗٓ اِذَا تَرَدّٰى ۝ اور کام نہ آئیگا اوسکے
مال اوسکا جب گڑہے مین گریگا - یعنے مال اوسکا جسے اوسنے سختی اور مصیبت کے وقت
کے لیے جمع کیا ہے کچھ کام نہ آئیگا اوسکے جب قبر مین جائیگا اور سوا دو ہاتھ کفن کے کچھ
بھی ساتھ نہ لیجائیگا - اور چونکہ اس مسئلے مین اس بات کا شبہہ ہے کہ اگر نیکی اور بدی کی
توفیق جناب الٰہی کی طرفسے ہے توکسواسطے سبکو توفیق نیکی کی ندی اور بدی سے زبردستی
کیون نروکا کہ سب آدمی آسانی کی راہ چلتے اور کوئی شخص سختی اور برائی نہ دیکھتا تو اس
شبہے کے جواب مین دو مقدمے ارشاد ہوتے ہین - ایک یہ کہ اِنَّ عَلَيْنَا لَلْهُدٰى ۝
ہمارا ذمہ ہے سمجھا دینا - یعنے بیشک ہمارے ذمے ہے راہ دکھلانا اور نیکی یا بدی کی
طرف پونہچانا سو یہ ہدایت سبکے ساتھ مصروف کی گئی ہے کئی واسطون سے - ایک حواس
خمسہ ظاہری کہ جنکے سبب سے اچھائی اور برائی مین فرق و امتیاز حاصل ہوتا ہے
اور یہ ہر شخص کو دیے گئے ہین - دوسرے رسولون کے بھیجنے اور کتابون کے اوتارنے
سے سبکو سیدہی اور ٹیڑہی راہ مین جدائی اور فرق بتلادیا ہے پہر بعد ان سب باتونکے
نیک راہ پر زبردستی چلانا اور بدراہ سے بزور روکنا ہمارا ذمہ نہین ہے - بلکہ ان دو
راہون مین سے ایک راہ کو اختیار کرنا اور اوسپر چلنا بنی آدم کے ارادے اور قصد
پر وابستہ کیا ہے تا کہ ان دونون مین سے جو چاہے اختیار کرے - اور اگر ایسا نہوتا تو
آزمایش اور اختیار ثابت نہوتا اور فرمانبردار و نافرمان مین کچھ فرق نرہتا اور انسان کی

[illegible]

[illegible]

[illegible] **لَلْآخِرَةَ وَالْأُولَىٰ** [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] اب اللہ تعالیٰ [illegible]

[illegible] **فَأَنذَرْتُكُمْ نَارًا تَلَظَّىٰ** ۝ [illegible]

[illegible]

[illegible] **لَا يَصْلَاهَا إِلَّا الْأَشْقَى** ۝ **الَّذِي كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ** ۝ [illegible]

[illegible]

[illegible] **وَسَيُجَنَّبُهَا الْأَتْقَى** ۝ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible] حضرت بلال رضی اللہ عنہ [illegible]

[illegible]

[illegible]

اور فرماتے ہین کہ اَلَّذِیْ یُؤْتِیْ مَالَهٗ یَتَزَكّٰى ۝ جو دیتا ہے اپنا مال پاک
ہونے کو۔ یعنے وہ ڈرنے والا کہ اپنے مال کو اللہ تعالے کی راہ مین دیتا ہے تاکہ اپنے
تئین پاک کرے اور دم بدم مال کے دینے مین اس نیت سے ترقی کرتا جاتا ہے
وَمَا لِاَحَدٍ عِنْدَهٗ مِنْ نِّعْمَةٍ تُجْزٰٓى ۝ اور نہین ہے کسیکا اوسپر
احسان جسکا بدلا دے اس مال کے دینے سے اِلَّا ابْتِغَآءَ وَجْهِ رَبِّهِ
الْاَعْلٰى ۝ مگر چاہکر منہ اپنے رب کا جو سب سے اوپر۔ یعنے یہ کام پروردگار
برتر کی رضامندی چاہنے کے لیے ہے وَلَسَوْفَ يَرْضٰى ۝ اور آگے وہ
راضی ہوگا۔ یعنے حضرت ابوبکرؓ حق تعالے سے راضی ہونگے۔ یا حق تعالے اونسے راضی ہوگا اور یہ بات
حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے عنہ کے بڑے کمال کے مرتبے پر دلالت کرتی ہے اسلیے
کہ جسطرح سے پروردگار عالم نے اپنے حبیب کی دلجوئی اور خاطرداری کے لیے سورہ
والضحی مین وعدہ فرمایا ہے اوسیطرح سے اس سورت مین حضرت ابوبکر رضی اللہ تعالے
عنہ کے لیے وعدہ فرمایا ہے اور اسیطرح آپکی بہت فضیلتین قرآن پاک سے ثابت ہین۔

سورة الضحى مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي احدى عشرة اية

یہ سورت مکی ہے اسمین گیارہ آیتین اور چالیس کلمے اور ایک سو بانوے حرف ہین
اور ایک رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اگر اسے کسی گم شدہ کے ملنے کے لیے
صدق دل سے دو ہزار بار پڑھے تو وہ مفقود ملجائے اور اسکے شان نزول مین لکھا ہے
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے مکہ معظمہ مین اسلام کی دعوت شروع کی تب مکے
والون نے آپکے دعوے کی سچائی کا امتحان لینے کے لیے مدینے کے یہودیون سے
کچھ باتین پوچھکے آپکی خدمت مین پیش کین کہ ہمکو انکا جواب دیجیے آپنے فرمایا کہ مین
کل ان چیزونکی خبر دونگا مگر اوسوقت کلمۂ انشاء اللہ تعالے آپکی زبان مبارک پر نہ آیا۔ بعد
اسکے چالیس دن تک وحی نہ آئی آپکو اس بات کا بڑا رنج ہوا اور دشمن خوش ہوئے

یعنے دیتے گئے یہانتک کہ ابولہب نے سر مجلس کہا کہ حضرت محمد صلے اللہ علیہ وسلم کو
اونکے خدا نے چھوڑ دیا اور ناخوش ہوا۔ پس حق تعالےٰ نے یہ سورت شریف نازل کی
اور کفار کے اقوال باطلہ کے رد کرنے کیلیے ارشاد فرمایا کہ وَالضُّحٰى ۝ قسم دہوپ
چڑہتے وقت کی۔ یعنے پہر دن چڑہے کی کہ آفتاب بلند ہونے اور اوسکی بادشاہی ظاہر
ہونے کا وقت ہے۔ وَالَّيْلِ اِذَا سَجٰى ۝ اور رات کی جب چھا جائے یعنے
قسم ہے رات کی جب اپنے اندہیرے سے عالم کو ڈہانک لے۔ اور یہ رات جاہلیت
کے زمانے کا نمونہ ہے اور ضحیٰ کا وقت وحی کے نازل ہونے کے وقت کا نمونہ ہے
خلاصہ یہ کہ دنیا کی چال ڈہال ایک حال پر نہین کبھی روز روشن سارے جہان کو روشن
کرتا ہے اور کبھی اندہیری رات اندہیرا کردیتی ہے اسیطرح وحی کا آنا اور اوسکا بند ہونا
سمجھنا چاہیے اور اوسمین تاخیر ہونے سے دلتنگ نہونا چاہیے کیونکہ اسمین بھی حکمتین
ہین جسطرح رات کے آنے مین ہین۔ اور مفسرین نے یہان رات و دن سے بہت کچھ مرادی
معنے لیے ہین۔ یہ قسمین بیان کرکے حق تعالےٰ کافرون کے سخن کو رد کرتا ہے اور
فرماتا ہے کہ مَا وَدَّعَكَ رَبُّكَ وَمَا قَلٰى ۝ نہ رخصت کیا تجکو تیرے رب
نے اور نہ بیزار ہوا۔ یعنے وحی کے آنے مین تاخیر اسوجہ سے نہین کہ اللہ تعالےٰ
کے تربیت کرنے مین کچھ قصور یا تمہارے کمال کی صفتو مین کچھ نقصان اور فتور ہے
بلکہ وہ کسی حکمت سے تہی۔ وَلَلْاٰخِرَةُ خَيْرٌ لَّكَ مِنَ الْاُوْلٰى ۝ اور البتہ
پچھلی بہتر ہے تجکو پہلی سے۔ یعنے نہایت امر آپکا بہتر ہے بدایت سے کہ اوسمین ہردم
لمحہ لمحہ درجات قرب مین ترقی ہے وَلَسَوْفَ يُعْطِيْكَ رَبُّكَ فَتَرْضٰى ۝
اور آگے دیگا تجکو تیرا رب پہر تو راضی ہوگا۔ یعنے بیشک تجکو تیرا پروردگار اسقدر دیگا
کہ تو راضی ہوگا اور اوس سے تیری استعداد اور حوصلے کا جام لبریز ہوگا اور کچھ آرزو
اور خواہش باقی نہ رہیگی۔ حدیث شریف مین ہے کہ جسوقت یہ آیت نازل ہوئی آنحضرت

صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنے اصحاب سے فرمایا کہ مین ہرگز نہ راضی ہونگا جبتک کہ اپنی
امت سے ایک ایک آدمی کو داخل بہشت نکرلونگا۔ اس وعدے کے بعد اللہ تعالے
اپنے حبیب کو اگلی نعمتین یاد دلاتا ہے جو ابتداے عمر مین عنایت کی تھین اور بغیر
خدمت اور درخواست کے ملی تھین۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے کہ اَلَمْ يَجِدْكَ
يَتِيمًا فَآوَىٰ ○ بھلا نہ پایا تجکو یتیم پھر جگہ دی۔ اس نعمت کا بیان یہ ہے کہ جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم مان کے پیٹ مین تھے آپکے والد ماجد عبداللہ نے انتقال فرمایا۔ پھر جب
چھ برس کے ہوئے آپکی والدہ حضرت آمنہ نے بھی وفات پائی۔ اسکے دو برس کے بعد
آپکے دادا عبدالمطلب نے بھی رحلت کی اور آپکو تین طرح یتیمی مان باپ اور دادا کے فوت
ہونے سے حاصل ہوئی۔ اور یہ حالت پرخطر تھی۔ پس پروردگار عالم نے آپکے پرورش
ہونے کی صورت اسطور سے ظاہر فرمائی کہ بعد والد کے والدہ اور بعد والدہ کے آپکے
دادا کے دل مین آپکی محبت اسقدر ڈالدی کہ اشفاق پدری کے قائم مقام ہوگئی اور بعد دادا
کے آپکے چچا ہر طور سے خبرگیران رہے اور ادھر تعلیم الٰہی باطن مین اپنا کام کرتی رہی یہان
تک کہ بالغ ہوئے اور کمالات کی خوبیان جمع کرکے اپنی قوم کے عزت بخش اور فخر خاندان
ہوئے۔ وَوَجَدَكَ ضَالًّا فَهَدَىٰ ○ اور پایا تجکو بھٹکتا پھر راہ سوجھائی۔
یعنے جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم جوان ہوئے تو قوم کی رسم و راہ اور بت پرستی سے
بوجہ کمال دانائی کے بیزار رہتے تھے اور اپنی کوئی رسم و راہ نہ رکھتے تھے اللہ تعالے نے
دین حق نازل کیا اور آپکو تمام مخلوق کا راہنما بنایا۔ وَوَجَدَكَ عَائِلًا فَأَغْنَىٰ ○
اور پایا تجکو مفلس پھر محظوظ کیا۔ یعنے پایا تجکو عیالدار بے مایہ پھر غنی اور بے پروا کردیا
پہلے آپکے دادا اور چچا کے مال سے پھر حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی کے مال سے۔ بعد ازاں
حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے مال سے۔ یا مال تجارت اور غنیمتون کی دولت سے
یا یہ کہ آپ مفلس و محتاج تھے مشاہدے کی دولت کے پس غنی کردیا آپکو پروردگار عالم نے

اپنے انوار جمال کے مکاشفے کی دولت لازوال سے۔ اور جب اللہ تعالے یہ تینون
نعمتیں بیان فرما چکا تو اب انکے ادا ے شکر کے لیے فرماتا ہو کہ فَاَمَّا الْیَتِیْمَ فَلَا
تَقْهَرْ ۝ سو جو یتیم ہو اوسکو نہ دبا۔ اور اوس سے بہتری مثل آکہ یتیمی کی ناچاری سے
تو بھی واقف ہے۔ وَاَمَّا السَّآئِلَ فَلَا تَنْهَرْ ۝ اور جو مانگتا ہو اوسکو نہ
جھڑک۔ کیونکہ تو بھی مسکینی کے درد و دکھ کو خوب جانتا ہے وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّكَ
فَحَدِّثْ ۝ اور جو احسان ہے تیرے رب کا سو بیان کر تا کہ لوگ اوسکے سننے ع ۱۸
سے پیروی کریں اور ادا ے شکر کرتے رہیں۔ پس آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم راتدن ان
نعمتوں کا اظہار کیا کرتے تھے۔ چنانچہ حدیث شریف کی کتابوں میں اسکا بہت کچھ بیان ہو

سورة الم نشرح مكية	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وهی ثمان آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتیں اور اٹھائیس کلمے اور ایک سو تیس حرف ہیں اور ایک
رکوع۔ اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اس سورت کو خرید فروخت کے وقت پڑھے
اوسکی تجارت غبن سے محفوظ رہے۔ اسکے شان نزول مین وارد ہے کہ ایکدن رسول
اکرم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درگاہ خدا مین دعا کی کہ اے پروردگار عالم تو نے
حضرت ابراہیم کو مرتبۂ خلت اور حضرت موسیٰؑ کو کلیمی کے خلعت اور حضرت داؤد کو لوہے
پتھر کی اطاعت اور حضرت سلیمانؑ کو جنون اور آدمیونکی سلطنت وغیرہ سے ممتاز کیا۔ میرے
واسطے کیا چیز خاص کی ہے۔ اس سوال کے جواب مین حق تعالے نے یہ سورت شریف
نازل کی اور ارشاد فرمایا کہ اَلَمْ نَشْرَحْ لَكَ صَدْرَكَ ۝ کیا ہمنے نہین
کھولدیا تیرا سینہ۔ تیری بہتری کے واسطے تاکہ وحی کا بوجھ سنبھالے۔ اور حق تعالےکے
بھیدون کا وہ سینہ گنجینہ ہووے۔ اور امت کو اسلام کی طرف بلانے اور احکام الٰہی
پونچانے کا غم اور دین و دنیا اور آخرت کا غم اوسمین سما جاوے اور تحمل و بردباری حاصل
اور روشنی علم و ایمان و حکمت کی اوسمین بھر جاوے۔ اور علاوہ اس باطنی شرح صدر کے

ظاہر مین بھی یہ معاملہ چار مرتبے ظہور مین آیا۔ جسکا مجمل بیان یہ ہے کہ جب آپ حلیمہ سعدیہ اپنی دائی کے گھر مین جلوہ فرما تھے اور ایام رضاعت پورے ہو چکے تھے پہلی مرتبہ وہان شرح صدر ہوا۔ اوسکی کیفیت یہ ہے کہ ایکدن آنحضرت صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم اپنے دودھ شریک بھائی ضمرا کے ہمراہ بکریان چرانے مین مشغول تھے کہ ضمرا آپکو تنہا چھوڑ کے اپنی ماں کے پاس کھانا لینے گئے۔ اتنے مین دو جانور بشکل گدھ کے نمودار ہوئے اور آپکی طرف آئے آپ اونکے خوف سے بھاگے مگر ان دونون نے آپکو پکڑ کے زمین پر چیت لٹایا اور چونچ سے سینۂ مبارک کو چاک کیا اور اوسمین سے قلب شریف کو نکال کے چاک کر کے ایک جمی ہوئی سیاہ خون کی پھٹکی اوسمین سے دور کر دی اور کہا کہ یہ ہر آدمی مین شیطان کا حصہ ہوتا ہے۔ پھر برف اور اولے کے پانی سے دلکو دھو کے سکینہ اوسپر چھڑکا اور اوسے سینے مین رکھکے سی دیا اور سینے کو بھی سی کے برابر کر دیا اور دوسری مرتبہ یہ واقعہ اس طور سے ہوا کہ جب آپکا سن شریف دس برس کا ہوا تو ایکدن آپ جانب صحرا تشریف لے گئے کہ ناگاہ حضرت جبرئیلؑ اور میکائیلؑ آئے پھر آپکو چیت لٹا کے پیٹ چاک کیا اسطرح سے کہ نہ کچھ درد ہوا اور نہ خون نکلا ایک کے پاس سونے کا طشت پانی سے بھرا ہوا تھا اور دوسرا اوس پانی سے آپکا پیٹ دھوتا تھا۔ پھر اونھون نے آپکے دل کو چاک کر کے ایک پھٹکی بستہ خون کی نکال کے پھینکدی اور ایک چیز مثل چاندی کے تل کے آپکے دلمین ڈالدی۔ بعد اوسکے ایک سوکھی چیز چھڑکی اور انگوٹھا پکڑ کے کہا کہ جاؤ ہمیشہ خوش رہو۔ پس آپکا سینہ شفقت اور مہربانی سے مالا مال ہو گیا۔ تیسری دفعہ وحی آنے کے قریب یہ واقعہ ہوا اور چوتھی بار معراج کی رات کو ہوا۔ تاکہ آپکا دل مبارک عالم ارواح کی سیر کی قوت حاصل کرے۔ تتمہ بیان شرح صدر کے اللہ تعالے اون دونعمتون کا بیان فرماتا ہے جو اس شرح صدر کی نعمت کی تاثیرات سے ہین اور ارشاد کرتا ہے۔ وَوَضَعْنَا عَنكَ وِزْرَكَ ۝

اور اوتار رکھا ہمنے تجھسے بوجھ تیرا۔ اس حوصلے کی کشادگی کے سبب سے۔ الَّذِیْٓ
اَنْقَضَ ظَهْرَكَ ۝ وہ بوجھ جسنے کڑکائی پیٹھ تیری۔ اسواسطے کہ تیری ہمت
چاہتی تھی کہ اون سب کمالون کو حاصل کرے اور نفسانی تشویشون کے سبب سے
تیرا دل تنگی کرتا تھا پھر جو ہمنے تیرے حوصلے کو کشادہ کردیا تو یہ سب تشویشین تجھپر
آسان ہوگئین۔ وَرَفَعْنَا لَكَ ذِكْرَكَ ۝ اور اونچا کیا ہمنے ذکر تیرا۔ یعنے بلند کیا ہمنے
تیرے واسطے تیرا ذکر ساتھ نبوت اور رسالت کے۔ یا یہ کہ ذکر تیرا اپنے نام کے ساتھ رکھا
اذان اور اقامت اور تشہد اور خطبے وغیرہ مین تاکہ جو کوئی ہمین یاد کرے تجھے بھی یاد
کرے۔ یا یہ کہ ہمنے خود تجھپر درود بھیجا اور اورونکو درود بھیجنے کا حکم کیا تاکہ تیرا رفع ذکر ہو۔
فَاِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ سو البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے۔ جو درگاہ الہی
سے عین اوس سختی مین نصیب ہوتی ہے۔ اور مراد اوس آسانی سے مراد اوس سختی کے
بوجھ اوٹھانے کی طاقت دینا ہے جسکے سبب سے وہ سختی آسان ہوجاتی ہے۔ سو
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو شرح صدر اور فراخی حوصلے کے سبب سے کمالات کے
حاصل کرنے مین اس قسم کی آسانیان عنایت ہوئی تھین تا آپکے دل کو کدورت اور
تنگی حاصل نہو اور ہر کمال کے حاصل کرنے مین باوجود پیش آنے طرح طرح کے موانعات
کے انجام کو پہنچین۔ اِنَّ مَعَ الْعُسْرِ يُسْرًا ۝ البتہ مشکل کے ساتھ آسانی ہے
اور وہ مرتبون اور درجون کی بلندی ہے۔ کیونکہ مصیبت مین صبر کرنا حق تعالی کی رضا
کے واسطے مرتبون اور درجون کی بلندی کا سبب ہے۔ اور یہ تکرار تاکید کے واسطے
ہے۔ اور جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی نعمتون کے شمار اور یاددہی سے
فراغت پائی تو اون نعمتون کے ادا سے شکر کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ فَاِذَا فَرَغْتَ
فَانْصَبْ ۝ پھر جب تو فارغ ہو تو محنت کر۔ اللہ تعالے کے یاد کرنے مین وَاِلٰى
رَبِّكَ فَارْغَبْ ۝ اور اپنے رب کی طرف دل لگا۔ ایسا پروردگار جسنے تجکو ع ۱ ۱۹

...سے پرورش کیا اور ایسے کمال کو پہنچایا کہ کسی دوسری قوم کو میسر نہیں ہوا۔ پس حق تعالیٰ کے
... کی اپنی نظر میں جگہ نہ ہے۔ اور بعض مفسرین نے اسکے معنے یوں کہے ہیں کہ جب
نماز سے فارغ ہو تو دعا کے واسطے ہاتھ اٹھا۔ یا التحیات پڑھ کے اپنی دنیا اور
آخرت کے واسطے دعا مانگ۔ اور جو چاہو اس سے طلب کرو کہ دعائیں تمہاری مقبول ہیں

وھی ثمان آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ التین مکیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمیں آٹھ آیتیں اور چونتیس کلمے اور ڈیڑھ سو حرف ہیں۔ اور ایک
رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ اگر کسی غائب کے لیے دو ہزار بار پڑھے تو وہ حاضر ہو
وَالتِّيْنِ وَالزَّيْتُوْنِ ۝ قسم انجیر کی اور زیتون کی۔ وجہ تخصیص ان دونوں
میووں کی یہ ہے کہ انجیر پاک اور بے فضلہ میوہ ہے اور اسمیں بہت سے فائدے
ہیں۔ اور زیتون میوہ بھی ہے اور سالن اور دوا اور روغن بھی اور اسمیں بھی بہت
سے فائدے ہیں۔ اور بعضوں نے لکھا ہے کہ انجیر اور زیتون سے وہ پہاڑ مراد
ہیں جن میں یہ درخت پیدا ہوتے ہیں۔ ایک طور زیتا اور دوسرا طور سینا کہ انمیں سے
ایک ایک پیغمبر کا مسجد تھا۔ یا مسجد دمشق اور بیت المقدس مراد ہے۔ وَ
طُوْرِ سِيْنِيْنَ ۝ اور طور سینین کی۔ یعنی قسم ہے طور سینا کی کہ مقام مناجات
حضرت کلیم اللہ ہے۔ وَهٰذَا الْبَلَدِ الْاَمِيْنِ ۝ اور اس شہر امن والے
کی کہ مکہ معظمہ ہے بہت بڑا جائے امن اور جامعیت میں کمال درجے کو پہنچا
ہوا۔ جامع تھا ان سب رسولوں کے خاتم الانبیا صلے اللہ علیہ وسلم کے پیدا ہونے کی جگہ
ہے۔ خلاصہ یہ کہ یہ شہر مبارک بسبب ہر طرح کی بزرگی اور کمال کی جمعیت کے نہایت
اعلیٰ درجے کو پہنچا ہے۔ اسواسطے یہاں اس شہر کی قسم پر ختم فرما کر مطلب ارشاد
ہوتا ہے کہ لَقَدْ خَلَقْنَا الْاِنْسَانَ فِيْٓ اَحْسَنِ تَقْوِيْمٍ ۝ بیشک ہم نے
آدمی کو خوب سے خوب انداز سے [illegible] یعنی قسم ان چاروں چیزوں کی اس بات پر

بیشک ہمنے پیدا کیا انسان کو بہت اچھی صورت اور ترکیب مین - ثُمَّ رَدَدْنٰهُ
اَسْفَلَ سٰفِلِيْنَ ۝ پھر پھینک دیا اوسکو نیچون سے نیچے - یعنے ایسی عمدہ مخلوق
کو اوسکے قصور کرنے کے سبب ایسے مقام مین ڈالدیا جو چوپایون کے مرتبے سے
بھی بدتر ہے اور یہ ذلت شہوت اور غصے کے جال مین پھنسنے سے حاصل ہوتی ہے
اور اسی کے سبب سے انسان عذاب دائمی مین گرفتار ہوتا ہے اِلَّا الَّذِيْنَ
اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ فَلَهُمْ اَجْرٌ غَيْرُ مَمْنُوْنٍ ۝ مگر جو یقین لائے
اور کین بھلائیان سو اونکو نیگ ہے بے انتہا - یعنے جو لوگ کہ ایمان لائے اور اپنی عقل
کو اپنے وہم و خیال پر غالب کیا اور اچھے کام کیے اونکے لیے اجر ہے بے انتہا -
فَمَا يُكَذِّبُكَ بَعْدُ بِالدِّيْنِ ۝ پھر تو اس پیچھے کیون جھٹلاوے بدلا ملنا -
یعنے اے انسان باوجود ظاہر ہونے دین کے ان مقدمون کے جو بیان ہوئے پھر
کون چیز تیرے انکار کا باعث ہوتی ہے - اَلَيْسَ اللّٰهُ بِاَحْكَمِ الْحٰكِمِيْنَ ۝ع
کیا نہین ہے اللہ سب حاکمون سے بہتر حاکم - پس جب دوسرے حاکم اپنی رعیت کے لیے
یہ بات نہین چاہتے کہ ایک فرقے سے دوسرے فرقے مین جا ملین یا اعلے مرتبے
سے ادنی کی طرف جھکین تو حق تعالے کیونکر یہ بات پسند کریگا جو حکمت کے خلاف ہے
حدیث شریف مین وارد ہے کہ جو کوئی اس سورت کو پڑھے اور اس آیت پر پہنچے تو
چاہیے کہ کہے - بَلٰی وَاَنَا عَلٰی ذٰلِكَ مِنَ الشّٰهِدِيْنَ - یعنے ہان ہے کہ تو سب حاکمون
کا حاکم ہے اور مین بھی اس بات پر گواہ ہون - لکھا ہے کہ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم نے
نماز عشا مین اس سورت کو پڑھا ہے - اور امیر المومنین عمر بن خطاب رضی اللہ تعالے
عنہ بھی اکثر اس سورت کو کعبے کے سامنے فرض نماز مین پڑھا کرتے تھے تا کہ اشارہ ہو
حرم کی بزرگی پر - اسواسطے کہ اللہ تعالے نے اس سورت شریف مین حرم محترم
کی قسم کھائی ہے - پس اوسکی عظمت اور بزرگی نہایت درجہ اس سے ظاہر ہے

سورۃ العلق مکیۃ وھی	بسم اللہ الرحمن الرحیم	تسع عشرۃ آیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین انیس آیتین اور بہتر کلمے اور ایک سو اسی حرف ہین - اور نام
اسکا سورۂ علق اسواسطے ہے کہ اس سورت مین آدمی کو علقے یعنے جمے ہوئے لہو
سے بنانا مذکور ہے ۔ اور اسکے خواص مین لکھا ہے کہ اسکے پڑھنے والے کی مرادین
آپ ہی حاصل ہوتی ہین ۔ اور اس سورت کے بارے مین اکثر مفسرون نے لکھا ہے
کہ اول جو قرآن سے نازل ہوا وہ یہی آیتین ہین - اور یہ سورت صرف پڑھنے کا طریقہ
سکھانے اور عادت ڈالنے کے لیے نازل ہوئی تھی ۔ اسکے شان نزول مین وارد
ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو وحی کی علامتون سے پہلے جو چیز نمودار ہوئی وہ
سچے خواب تھے کہ جو کچھ رات کو آپ خواب مین دیکھتے تھے وہ بعینہ دنکو ظاہر ہوتا تھا
بعد اسکے خلوت اور گوشہ نشینی کی محبت آپکے دلپر غالب ہوئی اور کوہ حرا مین جو مکۂ معظمہ
کے متصل ہے تشریف لیجاکے آپنے ایک غار اپنی خلوت کے واسطے مقرر فرمایا کھانا
پانی کئی روز کا ہمراہ لیجاکے اوس غار مین بیٹھا کرتے تھے اور اللہ تعالے کی حمد وثنا
مین مشغول رہتے تھے جب کھانا پانی تمام ہوجاتا تھا تو دولتخانے کو تشریف لیجاتے
تھے اور ایک دو روز رہکر اہل وعیال کا حق ادا کرکے پھر آب وطعام لیکے اوس غار
مین جا بیٹھتے تھے اور آپکے رہنے کی مدت اس غار مین اکثر ایک مہینے سے کم ہوتی تھی
ایک روز اوسی خلوت کے دنون مین غار سے نکلکر ہاتھ پاؤن دہونے کے واسطے
پانی کے کنارے کھڑے تھے کہ یکایک حضرت جبرئیل علیہ السلام نے اوپر سے آواز دی
کہ اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم آپ اوپر کو دیکھنے لگے مگر کچھ نظر نہ آیا پھر دوبارہ اور سہ بارہ
ایسی ہی آواز آئی آپ حیران ہوکے ادہر اودہر دیکھ رہے تھے کہ یکایک ایک شخص
نورانی چہرہ مثل آفتاب نور کا تاج سرپر دہرے سبز لہلہاتی پوشاک پہنے بشکل انسان
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس آیا اور آپسے کہنے لگا کہ پڑھ - اور بعض روایتون مین

کہ اون بزرگ کے ہاتھ مین سبز ریشمی کپڑا تھا جسمین کچھ لکھا ہوا تھا - وہ کپڑا اونھون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو دکھایا اور کہا کہ پڑھ آپنے فرمایا کہ مین حرفون کی صورت تک نہین پہچانتا اور پڑھا ہوا نہین ہون اون بزرگ نے پھر کہا کہ پڑھ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو گلے سے لگا کر ایسے زور سے بھینچا کہ آپکو نہایت تکلیف ہوئی اور بدن مبارک تمام پسینے پسینے ہوگیا اسیطرح سے تین بار کیا اور چوتھی بار کہا۔ اِقْرَاْ بِاسْمِ رَبِّكَ الَّذِیْ خَلَقَ ۝ پڑھ اپنے ربکے نام سے جسنے بنایا - یعنے پڑھ اپنے پروردگار کا کلام مدد لے کے اوسکے نام سے جسنے پیدا کیا ہے چیزون کو اپنے نامون کی صورت پر پس اوس سے کیا بعید ہے کہ کلام قدیم کو جسے آدمی آپ ہی آپ نہین پڑھ سکتا حرفون کے قالب مین لا کے تیرے خیال مین ڈالدے اور پھر تیری زبان پر جاری کرادے پس اگر تیرے دلمین یہ شبہہ گذرے کہ وہ کلام باعزت آدمی اپنے ذلیل پر اتارنا نہایت بعید ہے تو اپنے پروردگار کی ایک اور صفت پر لحاظ کر کہ خَلَقَ الْاِنْسَانَ مِنْ عَلَقٍ ۝ بنایا آدمی کو لہو کی پھٹکی سے - یعنے بنایا آدمی کو جمے ہوئے خون سے جو شرع کے حکم سے بھی ذلیل ہے اور حکمت کے روسے بھی نجس ہے - پھر کمال عزت دی اوسکو ایسی روح سے کہ اسرار الٰہی کی اوٹھانے والی ہے - پس ایسے پروردگار سے جسنے روح لطیف کو جسم کثیف سے ربط دیدیا کیا تعجب ہے کہ اپنے کلام پاک قدیم کو حادث لفظون کے ساتھہ ترتیب دیکے خیالیہ قوتون اور بولنے کے آلات واسباب پر ڈالدے اور وہ کلام پاک ویسا ہی پاک و پاکیزہ رہے - اور چونکہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو تعجب اس بات کا تھا کہ مین تو بے پڑھا ہون مجھسے کیونکر پڑھا جائیگا لہذا تاکید کے لیے پھر دوبارہ ارشاد ہوا کہ اِقْرَاْ وَرَبُّكَ الْاَكْرَمُ ۝ پڑھ اور تیرا رب بڑا اکرم ہے - کیونکہ اُمّی کو دانا کردینا اور جاہل کو عالم بنا دینا اوسکے آگے بہت آسان ہے - اور باوجودنہونے اسباب حصولِ علم کے اوسکے نزدیک علم پہونچانا

چہ شکل مین الَّذِیۡ عَلَّمَ بِالۡقَلَمِ ۝ وہ ایسا پروردگار ہے جسنے علم سکھایا قلم سے۔ یعنے تعلیم فرمائی آدمیون کو قلم کے واسطے سے وہ چیز جو حواس اور عقل اور فہم سے دریافت نہین کرسکتے تھے۔ جیسے اگلی امتون اور بادشاہون کے قصے اور دور دور کی ولایتون اور ملکون کے حالات۔ اور تعلیم کی صورت قلم کے وسیلے سے اسطور پر ہے کہ اول معنے ذہن مین معین ہوتے ہین بعد اوسکے خیال مین لباس الفاظ مناسب کا پہنتے ہین پہر قلم کی مدد سے وہ الفاظ نقوش خطیہ کی صورت پر ظاہر ہوتے ہین اور پہر خود پڑھنے والا اونکو دریافت کرسکتا ہے۔ اور یہ صورت قرآن کے اترنے سے کمال مشابہت رکھتی ہے۔ اسطرح کہ اول کلام پاک نے لوح محفوظ مین حرفونکی صورت پہنی بعد اوسکے حضرت جبرئیل کے واسطے سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے صفحۂ خیال مین منقش ہوا پہر آپکی زبان مبارک سے ہر خاص و عام کو پونہچا۔ اور جسطرح قلم کے سبب سے ادن چیزون کو حاصل کرلیتا ہے جنکو ہرگز قوت بشری کسب سے حاصل نہین کرسکتی اسیطرح وحی کے سبب سے وہ معلومات جنکا حاصل ہونا ممکن نہین ہے حاصل ہوجاتے ہین جیساکہ ارشاد ہوا ہے عَلَّمَ الۡاِنۡسَانَ مَا لَمۡ یَعۡلَمۡ ۝ سکھایا آدمی کو جو نجانتا تھا۔ یعنے قوت بشری سے معلوم کرنا اوسکا ممکن نہ تہا۔ لکھا ہے کہ جب جبرئیل علیہ السلام نے یہ پانچون آتین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو پڑہائین اور آپکے ذہن نشین ہوگئین تو بعد اوسکے حضرت جبرئیل ؑ نے اپنا پانون زمین پر مارا اوسمین سے ایک چشمہ آب روان کا جاری ہوا پہر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو نہلانے اور وضو کرنے اور استنجا کرنے کا طریقہ سکھایا اور دو رکعت نماز پڑہائی اور سورۂ فاتحہ تعلیم کی تاکہ نماز مین پڑہا کرین۔ بعد اسکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اس صدمے کے خوف سے کانپتے ہوئے اپنے دولتخانے مین تشریف لائے اور حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا سے جو اوسوقت آپکے نکاح مین تہین کہا کہ مجکو بالاپوش اوڑہا دو تاکہ یہ تہرتہری میری موقوف ہوجائے۔ جب کچھ عرصے کے بعد وہ لرزہ موقوف ہوا

تو حضرت خدیجہ رضی اللہ عنہا نے حال دریافت اور آپنے سب کیفیت اونسے بیان کرکے
فرمایا کہ مجھے ڈر ہے اس بات کا کہ مین اس صدمے سے کہین ہلاک نہو جاؤن حضرت خدیجہ
نے آپکی تشفی کی اور آپکو ورقہ بن نوفل کے پاس جو اونکے چچازاد بھائی تھے اور توریت
و انجیل سے بخوبی واقف تھے لے گئین اور یہ سب قصہ اونہین سنوایا۔ اونھون نے
یہ حالات سنکے کہا کہ یہ شخص ناموس اکبر تھا جو اللہ تعالےٰ کی طرف سے پیغمبرون پر وحی
لایا کرتا ہے۔ یعنے جبرئیل علیہ السلام آپ تم خوش ہو اور خوف نکرو۔ مگر تمہاری قوم اس نعمت
کی قدر نجانیگی اور تمکو تکلیف دیگی یہانتک کہ تمکو اس شہر سے نکالین گے۔ پس کیا خوب ہو
کہ مین اوس وقت زندہ رہون اور تمہاری تائید و مدد کرکے دونون جہان کی سعادت
حاصل کرون۔ بعد اس واقعے کے چند روز ہوئے تھے کہ ورقہ بن نوفل نے وفات
پائی اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اونکو سفید کپڑے پہنے ہوئے خواب مین دیکھا
اور اوسکی یہ تعبیر فرمائی کہ یہ شخص بہشتی ہے۔ اب سمجھنا چاہیے کہ جب حق تعالےٰ نے ارشاد
کیا کہ بے نہایت کرم اوسکا ہر نوع کی تکمیل و تربیت عباد کے لیے متوجہ ہے یہانتک کہ تعلیم
اون چیزون کی جو اونکے امکان سے خارج تھین قلم کے وسیلے سے کردی اور اسواسطے
سے وہ چیزین اونکو بتادین اور الوہیت کے کارخانون پر اس تدبیر سے اونکو آگاہ
کردیا تاکہ خلافت کبریٰ کے حکم سے ربوبیت کے کامون کی پیروی اور مخلوقات مین
تصرف کرین اور تصرف الٰہی کا ظل ہونا ادنمین ثابت ہوجائے تو یہ جگہ اسبات کی تھی
کہ شاید اسکے سننے سے سننے والے کے خیال مین یہ بات آئے کہ جب انسان درگاہ
کبریا مین ایسا عزیز و مکرم ہے تو پھر کس لیے اوسکو فقیری اور محتاجی کے پھندے مین
پھانس رکھا ہے اور ہر مخلوق کی طرف اوسکو محتاج کیا ہے بلکہ اوسے ہر مخلوق کی
طرف اتنی محتاجی دی ہے کہ اوسکا دسوان حصہ بھی دوسری مخلوقات کو نہین دیا۔ اور
یہ بزرگی جو اسے عنایت ہوئی ہے ایسی چیزون کو ہرگز نہین چاہتی۔ بلکہ مقتضائے بزرگی

یہ تھا کہ اسکو ایسی احتیاجون سے دور رکھتے اور نزدیک والے فرشتون کی طرح کسی شئے
کا محتاج نکرتے۔ اور اگر خلافت کے اسباب حاصل کرنے اور دوسری مخلوقات مین تصرف
کرنے کے لیے اوسے احتیاج ان چیزونکی دی تھی تو چاہیے تھا کہ بہت سا مال اور
بڑے بڑے خزانے اوسے دیے ہوتے تاکہ محتاج اور ذلیل نہو۔ پس اس شبہے
کے دور کرنے کے واسطے ارشاد ہوا کہ كَلَّآ إِنَّ الْإِنسَانَ لَيَطْغَىٰٓ ۝ کوئی
نہین آدمی سر چڑھتا ہے اس سے۔ یعنے یہ بات نہین ہے جو تم سمجھے ہو کہ آدمی
کا محتاج اور فقیر ہونا اللہ تعالے کے فضل و کرم کی کمی کے باعث سے ہے بلکہ اوسکی
محتاجی اور فقیری کا سبب یہ ہے کہ آدمی نا فرمانی کرتا ہے اللہ تعالے کی اور سرکشی
کرتا ہے اوسکے بندونپر اس بات سے أَن رَّآهُ ٱسْتَغْنَىٰٓ ۝ کہ دیکھے ہے آپکو
محظوظ۔ مال و دولت اور زور و قوت سے۔ پس اگر آدمی اسطرحپر محتاج نہوتا تو اوسکی
سرکشی اور نا فرمانی حد سے بڑھ جاتی اور اصلاح کی صورت مشکل ہوتی۔ سو یہ بھی اللہ
تعالے کا بہت بڑا فضل و کرم ہے کہ اوسنے انسان کو سرطرحکی احتیاج مین گرفتار کر
کے سرکشی اور نا فرمانی سے روک رکھا ہے اور خیال مذکورہ محض غلط ہے اسلیے کہ آدمی
کو کسی حالت مین اپنے پروردگار سے بے پروائی حاصل نہین بلکہ إِنَّ إِلَىٰ
رَبِّكَ ٱلرُّجْعَىٰٓ ۝ بیشک تیرے رب کی طرف پھر جانا ہے۔ یعنے اوسی پروردگار
کیطرف ہر حال مین رجوع کرنا ہے۔ اور جب ثابت ہو گیا کہ آدمی کے محتاج ہونے کی
وجہ یہی ہے کہ بے احتیاجی کے عالم مین سرکشی اور نا فرمانی کرتا ہے اور منعم حقیقی
سے غافل ہوکے اوس نعمت مین بے پرواہ ہو جاتا ہے تو یہان بطور مثال کے
بیان فرماتے ہین کہ أَرَءَيْتَ ٱلَّذِى يَنْهَىٰ ۝ عَبْدًا إِذَا صَلَّىٰٓ ۝
کیا دیکھا تونے اوس شخص کو جو منع کرتا ہے ایک بندے کو جب وہ نماز پڑھے۔
اور وہ ابوجہل تھا جسنے کئی دفعہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو مسجد الحرام مین نماز

پڑھنے سے روکا۔ اور یہانتک کہا کہ اگر کبھی مجکو زمین پر پیشانی رکھتے دیکھونگا تو برے
طور سے پیش آؤنگا۔ پس ظاہر ہے کہ اس کمبخت نے بوجہ استغنا اور بے پروائی کے
خداوند عالم کی نافرمانی کی اور اوسکے مقبول ومحبوب بندے سے سرکشی۔ اور جب اس
سرکشی کا حال بیان فرما چکے تو اس مرض کے علاج کا طریقہ بھی بیان فرماتے ہین۔ کہ
أَرَأَيْتَ إِن كَانَ عَلَى الْهُدَىٰ ۝ أَوْ أَمَرَ بِالتَّقْوَىٰ ۝ بھلا دیکھہ تو
اگر ہوتا نیک راہ پر یا سکھاتا ڈر کے کام۔ یعنے اگر وہ سرکش ہدایت پر ہوتا اور لوگون کو پرہیزگاری
کا حکم کرتا تو اوسکے حق مین بہتر ہوتا۔ أَرَأَيْتَ إِن كَذَّبَ وَتَوَلَّىٰ ۝ بھلا دیکھہ
تو اگر جھٹلایا اور منہ موڑا۔ یعنے پیغمبر کے دین برحق کو جھٹلایا اور راہ راست چلنے سے منہ
موڑا تو ہمارا کیا بگاڑا۔ اپنے کیے کی سزا پائیگا۔ اور اگر اوسکو جزا و سزا کے ملنے مین شک
ہے تو أَلَمْ يَعْلَم بِأَنَّ اللَّهَ يَرَىٰ ۝ کیا نہین جانتا ہے کہ اللہ دیکھتا ہے
بدلا دینے کی قدرت رکھتا ہے۔ كَلَّا کوئی نہین۔ یعنے ایسا نہین ہوسکتا کہ وہ
سرکش یونہین چھوڑ دیا جائے اور اوسکی دنیا کی عزت اور مرتبے کے لحاظ سے اوسکی
سرکشی اور نافرمانی نہ پوچھی جائے بلکہ لَئِن لَّمْ يَنتَهِ ۵ اگر نہ باز آئیگا۔ یعنے یہ دھمکی
اور جھڑکی سننے پر بھی اپنی سرکشی سے باز نہ رہیگا لَنَسْفَعًا بِالنَّاصِيَةِ ۝
ہم گھسیٹینگے چوٹی پکڑ کے جسمین نہایت ذلت اور حقارت ہے۔ نَاصِيَةٍ
كَاذِبَةٍ خَاطِئَةٍ ۝ کیسی چوٹی جھوٹی گنہگار۔ حدیث شریف مین آیا ہے کہ
جب یہ آیتین نازل ہوئین اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے لوگون کے سامنے
پڑہین تو رفتہ رفتہ یہ خبر ابوجہل کو پہنچی اور وہ ملعون نہایت غصہ ہوکے رسول اکرم
صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آکر سخت بے ادبانہ گفتگو کرنے لگا کہ اے نادان
کچھہ بھی تجکو سمجھہ ہے اور تو کسے ڈراتا ہے اگر مین چاہون تو ابھی اس میدان کو سوارون
اور پیادون سے بھر دون۔ مگر اسکی کیا ضرورت ہے کیونکہ تیرے اور تیری قوم کے لیے تو

وہی لوگ کفایت کرتے ہین جو میری مجلس مین صبح شام حاضر رہا کرتے ہین اگر اونہین
کو بلادین تو ابھی تیری حقیقت معلوم ہو جاتی ہے۔ پس اوس مردود کے غرور
کے جواب مین ارشاد ہوا کہ فَلْيَدْعُ نَادِيَهُ ۝ اب بلاوے اپنی مجلس کو
موت کے دور کرنے کے لیے سَنَدْعُ الزَّبَانِيَةَ ۝ ہم بلاتے ہین پیادے
سیاست کرنے کو۔ اور مراد پیادون سے دوزخ کے فرشتے ہین جو لوگون کو ہاتھ پیر
باندھ کے دوزخ مین ڈالین گے۔ پس ابوجہل مردود کا یہی حال ہوا کہ بدر کے روز
مارا گیا اور صحابہ نے حسب فرمان رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم اوسکے کان مین سوراخ
کرکے اوسمین ایک رسّی ڈالی اور جہان پر وہ مرا ہوا پڑا تھا وہان سے اوسکی لاش کو
گھسیٹتے ہوئے ایک ناپاک کنوین تک لے گئے پھر اوسکی چوٹی کے بال پکڑکے کھینچ کے
اوسے کنوین مین ڈالدیا اور اوسکی روح کو بدن سے جدا ہوتے ہی دوزخ کے نگہبانون
نے عذاب جہنم مین گرفتار کیا۔ اور کوئی رفیق اوسکا ایسے وقت مین کام نہ آیا۔ بعد اس
بیان کے حق تعالے نے اپنے حبیب کو اوسکی مخالفت پر دلیر کرنے کے لیے فرمایا
كَلَّا ط کوئی نہین۔ یعنے ہرگز نہ ڈرو اوس سے اور اوسکے ڈرانے کو خیال مین بھی
نہ لاؤ۔ لَا تُطِعْهُ وَاسْجُدْ وَاقْتَرِبْ ۝ نہ مان اوسکا کہا اور سجدہ کر اور (سجدہ)
نزدیک ہو۔ یعنے اوسکے کہنے کو نہ مانو اور سجدہ کرو اپنے پروردگار کو اور نزدیکی اوسکی (ع ۲۲)
حاصل کرو سجدہ کرنے سے۔ لکھا ہے کہ ابوجہل کو سجدہ کرنے سے زیادہ تر غصہ آتا تھا۔
اور اسیواسطے اوسنے اپنے لوگون سے کہہ رکھا تھا کہ جب محمد کو سجدہ کرتے ہوئے بیت اللہ
شریف مین دیکھو تو فوراً مجھے خبر دو کہ مین اونکی گردن پر اپنا پیر رکھونگا اور گردن توڑ ڈالونگا
چنانچہ ایکدن اوسکے لوگون نے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو بیت اللہ کے سامنے
نماز پڑھتے ہوئے دیکھ کے اوس مردود کو خبر دی اور وہ ملعون سنتے ہی وہان آیا
اور آنحضرت کے قریب پہونچکے چاہتا تھا کہ کچھ بے ادبی کرے لیکن خود بخود اپنے

دونون ہاتھہ سپر کی طرح منہ کے سامنے کیے ہوئے پیچھے ہٹا جیسے کوئی ڈر کے اپنے تئین بچاتا ہے۔ چنانچہ دو تین بار اوسنے ایساہی کیا اور پیچھے ہٹا۔ جو لوگ تماشا دیکھنے کو جمع ہوئے تھے اوسکی یہ حرکت دیکھہ کے حیران ہوئے اور پوچھنے لگے کہ تو کس باعث سے اسطرح اوچھلا پھرا۔ اوسنے کہا مین نے دیکھا کہ میرے اور حضرت محمد کے درمیان مین ایک خندق آگ سے بہری ہوئی ہے اور فرشتون کے پرا اسکے کنارون پر نظر آتے ہین اور ایک بہت بڑا اژدہا میری طرف لپکا جسکے دیکھنے سے مجہپر خوف غالب ہوا اور مین وہان ٹھیر نسکا۔ اگر ذرا بھی مین ٹھیرتا تو جل ہی جاتا اور اژدہا مجکو نگل لیتا۔ لوگون نے پوچھا کہ پہر اسکا کیا باعث ہے اوس شقی ازلی نے کہا کہ یہ شخص بہت بڑا جادوگر ہے مین اس سے جیت نہین سکتا۔ اور حدیث شریف مین وارد ہے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے یہ بات سنکے فرمایا کہ اگر یہ مردود میرے پاس آتا تو فرشتے اسکے ٹکڑے ٹکڑے کرکے لیجاتے اور ہرگز جیتا نہ پہرتا۔ علمانے لکھا ہے کہ یہ مردود تکبر اور سرکشی مین فرعون سے بڑہ گیا تھا اسیواسطے اوسکے حق مین ایسے کلمات ارشاد ہوئے

سورة القدر مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي خمس آيات

یہ سورت مکی ہے مگر بعضے علمانے اسکے اسباب نزول پر لحاظ کرکے فرمایا ہے کہ مدنی ہوگی۔ اسمین پانچ آیتین اور تیس کلمے اور ایک سو بارہ حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اس سورت شریف کا ورد کرے قدر ومنزلت اور دولت وکامرانی پائے اور رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم نے وضو کے بعد مینا اس سورت کے پڑھنے کا حکم فرمایا ہے اور جو شخص سوتے وقت اسے پڑھے دل اوسکا وسوسے سے پاک ہو اور قبر اوسکی مثل باغ کے ہو اور زیادہ پڑھے تو انوار الٰہی کا مشاہدہ کرنے لگے۔ علمانے اسکے شان نزول مین بہت کچھہ لکھا ہے مختصر یہ ہے کہ ایک روز آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے بنی اسرائیل مین سے ایک

زاہد شمعون نام کا احوال اپنے صحابہؓ کے سامنے اسطرح سے بیان فرمایا کہ اوس زاہد نے ہزار مہینے عبادت کی ہر روز روزہ رکھتا تھا اور کافرون کے ساتھ جہاد کرتا تھا اور رات بہر نماز پڑھتا تھا صحابہ رضوان اللہ علیہم نے یہ بیان سُنکے گذارش کی کہ یا رسول اللہ ہم کسطرح ایسے شخص کے ثواب کو پہونچ سکتے ہین اسلیے کہ ایک تو ہماری عمرین مختصر یعنے ساٹھہ ستر برس کی ہوتی ہین پہر اوسمین سے تہائی سونے مین اور کچھہ تلاش معاش اور اور ضروری حاجتون اور بیماری اور سستی مین ضایع ہوتی ہین۔ اور عبادت کے لیے بہت ہی کم وقت رہتا ہے۔ رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم صحابہ کا یہ کلام سُنکے نہایت غمگین ہوئے۔ پس اللہ تعالے جل شانہ نے آپکے رفع ملال کے واسطے یہ سورت شریف نازل کی اور آپکے اطمینان کے لیے ارشاد فرمایا کہ اگرچہ تمہاری امت کی عمرین مختصر اور کوتاہ ہین لیکن ہمنے تمکو ایک رات ایسی مرحمت کی ہے کہ صرف اوس رات کی عبادت ہزار مہینون کی عبادت سے بہتر ہے۔ جیسا کہ ارشاد ہوا ہے کہ

اِنَّآ اَنۡزَلۡنٰهُ فِىۡ لَيۡلَةِ الۡقَدۡرِ ۝ ہمنے یہ اوتارا شب قدر مین۔ یعنے مقرر اوتارا ہمنے قرآن کو لوح محفوظ سے آسمان دنیا پر شب قدر مین جسمین قدر اور مرتبے عابدون کے عالم ملکوت اور عالم روح پر ظاہر ہوتے ہین اور جمال الٰہی کی تجلی اپنے مشتاق بندون کے حال پر متوجہ ہوتی ہے اور عابدون کے درجے اور مرتبے بڑھتے ہین وَمَآ اَدۡرٰىكَ مَا لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ ۝ اور تو کیا بوجھا کیا ہے شب قدر۔ یعنے کیا بزرگی ہے شب قدر کی۔ لَيۡلَةُ الۡقَدۡرِ خَيۡرٌ مِّنۡ اَلۡفِ شَهۡرٍ ۝ شب قدر بہتر ہے ہزار مہینے سے۔ جنمین شب قدر نہو۔ مدعا یہ ہے کہ ہر ملیا دنون اور راتون کو شامل ہے اور ہر رات دن تجلیات غیبیہ کو۔ لیکن وہ تجلی جو اس شب مین واقع ہوتی ہے اون تجلیون سے اسقدر زیادہ ہے جیسے دریا کے آگے قطرہ۔ اور جب یہ تجلی الٰہی اس عظمت اور بزرگی کے ساتھہ واقع ہوئی تو ثواب اوس رات کی عبادت

وقف النبی صلے اللہ علیہ وسلم

ہزار مہینے کی عبادت سے بہتر ہوا۔ اب آگے اوسکی عظمت کے بارے مین ارشاد
ہوتا ہے کہ تَنَزَّلُ الْمَلٰٓئِكَةُ وَالرُّوْحُ فِيْهَا بِاِذْنِ رَبِّهِمْ اُترتے
ہین فرشتے اور روح اوسمین اپنے رب کے حکم سے۔ یعنے اُترتے ہین فرشتے آسمان
سے اور روحین مقام علیین سے اوس شبِ مبارک مین اہل کمال سے ملنے
کے لیے۔ تاکہ اونکا نور اور حضوری زیادہ ہو اور یہ اوترنا اونکا پروردگار کے
حکم سے ہوتا ہے مِنْ كُلِّ اَمْرٍ ہر کام پر یعنے ملائکہ ہر کام کے اور روحین
ہر کام کی جو قرب وکمال کے ساتھہ متعلق ہے نازل ہوتی ہین۔ اور جب اس شبِ
مبارک کی عظمت کے بیان سے فارغ ہوئے تو اب اوسکا ایک اور وصف ارشاد
کرتے ہین کہ سَلٰمٌ هِيَ حَتّٰى مَطْلَعِ الْفَجْرِ امان ہے وہ رات صبح
کے نکلنے تک۔ یعنے سلامتی ہے اوس رات کو نفس اور شیطان کی شر سے بوجہ
نازل ہونے ارواح اور ملائکہ اور نورانی تجلی کے۔ اور یہ امن اور سلامتی غروب
آفتاب سے لیکے صبح صادق کے طلوع ہونے تک یکسان رہتی ہے۔ اور ملائکہ
وارواح کے نازل ہونے کے بارے مین علما مین اسبات کا اختلاف ہے کہ ملائکہ
اور ارواح سے سب ملائکہ اور ارواح مراد ہین جیسا کہ قرآن کی ظاہری لفظ اسپر دلالت
کرتی ہے یا وہ ملائکہ اور ارواحین مراد ہین جو سدرة المنتہیٰ مین رہتے ہین جیسا
کہ بعض حدیثون مین مذکور ہے۔ لیکن حضرت جبرئیل علیہ السلام کے نازل ہونے
مین سب کا اتفاق ہے اور اونکا مقام سدرة المنتہیٰ کے وسط مین ہے اونکے
ہمراہ سب ملائکہ اور روحین نازل ہوتی ہین اور ہر عبادت کرنے والے سے
حضرت جبرئیل علیہ السلام مصافحہ کرتے ہین اور اونکے مصافحہ کرنے کا نشان
یہ ہے کہ عین شغلِ عبادت مین جسم کے روئین کہڑے ہو جاتے ہین اور دل مین
رقت پیدا ہوتی ہے اور آنکھون سے آنسو جاری ہوتے ہین اور اوس عبادت

مع ع ۲۲

مین نہایت لذت ملتی ہے۔ اور اس رات کے خواص سے یہ بھی ہے کہ اسمین دعا
قبول ہوتی ہے۔ پس لازم ہے کہ اس رات کو ایسی دعا مانگین جو دنیا اور آخرت کی
بہترائی کو شامل ہو۔ حدیث صحیح مین وارد ہے کہ حضرت عائشۂ صدیقہ رضی اللہ عنہا نے
رسول اکرم صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا کہ اگر مین شب قدر کو پاؤن تو کیا دعا مانگون
آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ یہ دعا مانگو اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ
فَاعْفُ عَنِّیْ۔ یعنے اے اللہ تیرا نام عفو ہے اور تو بخشنے کو دوست رکھتا ہے پس
بخشدے مجکو اپنے کرم سے اور حدیث شریف مین یہ بھی آیا ہے کہ جو شخص زندہ رکھے
شب قدر کو نماز اور عبادت سے ایمان کے ساتھ طلب ثواب کے لیے تو اوسکے پچھلے
گناہ بخشدیے جاتے ہین۔ اور وہ شب رمضان المبارک کے آخری دنون کی طاق تونمین
یعنے اکیسوین سے انتیسوین تک مین ہوتی ہے۔ آگے اللہ تعالے علام الغیوب ہے

سورۃ البینۃ مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان ایات

یہ سورت مدنی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چورانوے کلمے اور تین سو چھیانوے حرف
ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ جو کوئی اسے اکیس بار صبح کے وقت
پڑھے تو اوسکی کل طاعتین مقبول ہون اور گناہ سے محفوظ رہے۔ اور اگر مرض
برص یا یرقان کے لیے لکھ کے اپنے پاس رکھے تو بحکم خدا ے تعالے شفا پائے

لَمْ يَكُنِ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ مُنْفَكِّيْنَ
حَتّٰى تَاْتِيَهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ نہ تھے وہ لوگ جو منکر ہین کتاب والے اور شریک
والے باز آتے جب تک کہ پہنچے اونکو کھلی بات۔ یعنے نہ تھے وہ لوگ جو کافر ہوئے
ہین اہل کتاب اور مشرکین سے جدا ہونے والے جب تک کہ نہ آئے اونکے پاس
ظاہر نشانی۔ خلاصہ یہ ہے کہ حضرت سے پہلے سب دین والے بگڑ گئے تھے اور
ہر ایک اپنی غلطی پر مغرور تھا۔ مشرکین بتون اور ستارون اور آگ کو پوجتے تھے اور

بعضے صلحا اور بزرگون کی صورتون کو معبود ٹھیراتے اور اونکو مقرب بارگاہ الٰہی سمجھکے وسیلہ دین و دنیا کا گردانتے تھے۔ اور اہل کتاب توریت و زبور کو اپنا پیشوا قرار دیتے تھے اور بعضے انجیل کو مانتے تھے۔ مگر یہ سب بُری رسمون اور باطل اعتقادون مین ایسے پھنسے ہوئے تھے کہ وعظ و پند سے اُنکے دلون پر مطلق اثر نہوتا تھا۔ پس حکمت الٰہی نے چاہا کہ ایک پیغمبر آئے جو خود بھی ظاہر حجت ہو اور اوسکا بیان شافی سب کو امراض جہالت سے نجات بخشے۔ جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے۔ رَسُوْلٌ مِّنَ اللّٰهِ يَتْلُوْا صُحُفًا مُّطَهَّرَةً ۝ فِيْهَا كُتُبٌ قَيِّمَةٌ ۝ ایک رسول اللہ کا پڑھتا ورق پاک اوسمین لکھین کتابین مضبوط۔ یعنے آئے ایک پیغمبر جو پڑھے پاک ورق جنمین لکھا ہے مضبوط۔ مختصر یہ کہ تین چیزین ارشاد و ہدایت مین عالی رتبہ رکھتی ہین۔ ایک یہ کہ ایک شخص خدا کا بھیجا ہوا ہو اور معجزون کے دکھلانے اور انسانی کمالون کے جمع ہونے سے اوسکی رسالت خدا کی طرف سے ثابت ہو۔ اور یہ بات آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم مین کماحقہ ثابت تھی اسواسطے کہ رسالت کی شہرتین اور انسانیت کے کمالات باوجود اُمی ہونے کے کمال درجہ بظاہر آپ مین نظر آتے تھے۔ دوسرے غیب سے کلام کا اُترنا کہ اوسمین معجزے نور کے روشن ہون سو یہ بات قرآن شریف مین بخوبی ظاہر ہے۔ تیسرے یہ کہ وہ کتاب ایسی ہو کہ جسمین اگلی کتابون کے مضامین مختصر عبارت مین بیان ہون۔ سو یہ بھی قرآن مجید مین قرار واقعی موجود ہے۔ بلکہ خلاصہ تمام اولین اور آخرین کا اوسمین کہین صاف صاف اور کہین اشارۃً مذکور ہے اور جب یہ سب چیزین ایک جا جمع ہوئین تو اب ارشاد و ہدایت مین اعلے مرتبہ حاصل ہوا پس سزاوار یہ تھا کہ سب مخالف فرقے بعد مبعوث ہونے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پیغمبر کے اور نازل ہونے ایسے کلام پاک کے اپنی وضع اور آئین ترک کرکے اور متفق ہوکے متابعت اس دین کی کر لیتے اور کسی طرح کا اختلاف و تفرقہ

جائز نہ رکھتے لیکن نفس و شیطان کے غلبے کے سبب سے پھر اسی اختلاف و تفرقے
کے مرض مین گرفتار ہوئے جیسا کہ ارشاد ہوتا ہے وَمَا تَفَرَّقَ الَّذِيْنَ اُوْتُوا
الْكِتٰبَ اِلَّا مِنْۢ بَعْدِ مَا جَآءَتْهُمُ الْبَيِّنَةُ ۝ اور پھوٹے وہ جنکو
ملی ہے کتاب سو جب آچکی اونکو کھلی بات۔ یعنے ان رسول اور اس کتاب کے آنے
کے بعد کوئی شبہہ باقی نہین رہا۔ اب اہل کتاب ضد سے مخالفت کرتے مین شبہے سے
نہین۔ اور وہ مخالفت یہ تھی کہ یہود و نصاریٰ کے ایک گروہ نے آنحضرت کے
نبی ہونے سے انکار کرکے مخالفت پر کمر باندہی تھی یہانتک کہ آپکے تابعدارون سے
قتال پر آمادہ ہو گئے تھے اور دوسرا گروہ اونکی تائید کے واسطے دل و جان سے
شریک ہوا تھا۔ اور یہان صرف اہل کتاب کے تفرقے پر اکتفا کرنا اور مشرکین کے
تفرقے کا ذکر چھوڑ دینا اس باعث سے ہے کہ اہل کتاب جو اپنے تئین عالم و دانا
کہتے ہین اور انبیا کے حالات اور کتب الٰہی کی شان و شوکت سے واقف ہین اونسے
یہ مخالفت نہایت تعجب انگیز ہے بخلاف مشرکین کے کہ وہ ان باتون سے آگاہ نہ تھے
وَمَآ اُمِرُوْٓا اِلَّا لِيَعْبُدُوا اللّٰهَ مُخْلِصِيْنَ لَهُ الدِّيْنَ ۙ حُنَفَآءَ وَ
يُقِيْمُوا الصَّلٰوةَ وَيُؤْتُوا الزَّكٰوةَ وَذٰلِكَ دِيْنُ الْقَيِّمَةِ ۝
اور اونکو حکم یہی ہوا کہ بندگی کرین اللہ کی خالص کرکے واسطے اوسکے دین کو بطور
ابراہیم حنیف کے اور قائم رکھین نماز کو اور دین زکوٰۃ اور یہی ہے راہ مضبوط
لوگونکی۔ یعنے حکم نہین ہوا اونکو اس پیغمبر کی شریعت مین مگر یہی کہ عبادت کرین اللہ
تعالےٰ کی خالص کرکے اوسکے واسطے دین کو۔ پھر جو خصوصیت اور کیفیت عبادتون
مین یہ پیغمبر بیان کرتا ہے گو پہلی شریعتون مین نہو مگر یہ سب اللہ تعالےٰ کا قرب
حاصل کرنے کے لیے ہے اور یہ کہ حنیف ہو جائین یعنے اللہ تعالےٰ کے غیر
کی طرف توجہ نکرین اور یہ کہ قائم رکھین نماز کو اور دین زکوٰۃ اگرچہ کیفیت نماز اور

زکوٰۃ کے اداکرنے کی مختلف ہو۔ اور یہی ہے دین اور مذہب مضبوط کہ حضرت آدم علیہ السلام کے وقت سے ابتک انبیا اور حکما اور علما نے اسی کی شرح اور تفصیل مین اپنی عمرین صرف کی ہین۔ اور جب حال اہل کتاب کے مخالفون کا بیان کیا گیا تو اب تفصیل ان دونون فرقون کی اونکے درجون کے موافق جو عند اللہ اونکے واسطے ثواب یا عذاب سے ثابت ہے بیان فرماتے ہین کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ كَفَرُوْا مِنْ اَهْلِ الْكِتٰبِ وَالْمُشْرِكِيْنَ فِيْ نَارِ جَهَنَّمَ خٰلِدِيْنَ فِيْهَا ؕ وہ جو منکر ہوئے کتاب والے اور شریک والے دوزخ کی آگ مین سدا رہین اوسمین۔ یعنے بیشک جو لوگ کہ کافر ہوئے اہل کتاب سے اور شرک سب کے سب دوزخ کی آگ مین ہونگے اور اوسمین ہمیشہ رہین گے۔ اور اگر یہ لوگ اس گمان مین ہون کہ ہم اشرف المخلوقات ہین اور کسی مخلوق کے لیے کا عذاب دنیا اور آخرت مین نہین ہے تو ہمکو کسلیے دائمی عذاب مین گرفتار ہونا ہوگا پس اوس گمان باطل کے دور کرنے کے لیے ارشاد ہوتا ہے کہ اُولٰٓئِكَ هُمْ شَرُّ الْبَرِيَّةِ ۞ وہ لوگ بدترین بدتر سب خلق کے۔ یعنے یہ لوگ تمام مخلوقات سے بدترین اسلیے کہ جب حکم الٰہی کو نمانا اور اوسکے رسولون کے منکر ہوئے تو اپنے نفس کی خواہش کو اللہ تعالےٰ کے حکمون پر غالب کردیا اور یہ بُرائی اور خرابی کسی مخلوقات مین نہین ہے۔ اب مؤمنین کے حق مین ارشاد ہوتا ہے کہ

اِنَّ الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ ۙ اُولٰٓئِكَ هُمْ خَيْرُ الْبَرِيَّةِ ۞ وہ لوگ جو یقین لائے اور کیے بھلے کام وہ لوگ ہین بہتر سب خلق کے۔ یعنے بیشک جو لوگ کہ ایمان لائے سب پیغمبرون پر اپنے وقت کے پیغمبر تک اور کیے اچھے کام وہ تمام مخلوقات سے بہترین اور فرشتون سے بھی بڑھ گئے ہین اسلیے کہ ہر وقت اور ہر زمانے مین اللہ تعالےٰ کی حکمت کو سمجھے اور باوجود نفس کی خواہشون

کی شکل سے کے اللہ تعالے کے حکمون کو اوسپر غالب رکھا۔ اور وہم کی مخالفت کو
دور کرکے عقل کو اوسپر متعین کیا تاکہ شک اور شبہے درمیان مین نہ آئین۔ اور یہ
بات فرشتون مین بھی نہین ہے کیونکہ وہ وہم اور نفس نہین رکھتے۔ مگر یہ بات عام
ملائکہ کی نسبت ہے اور جو خاص فرشتے ہین جیسے حضرت جبرئیل اور حضرت میکائیل
علیہما السلام انکا مرتبہ نہایت بلند ہے۔ اب ان اچھے لوگون کی جزا ارشاد ہوتی
ہے کہ جَزَآؤُهُمْ عِنْدَ رَبِّهِمْ جَنّٰتُ عَدْنٍ تَجْرِيْ مِنْ تَحْتِهَا
الْاَنْهٰرُ خٰلِدِيْنَ فِيْهَآ اَبَدًا ؕ بدلا اونکا اونکے رب کے یہان باغ ہین
بسنے کے نیچے بہتین اونکے نہرین سدا رہین اونمین ہمیشہ۔ یعنے بدلا اونکی اطاعت
اور عبادت کا اونکے پروردگار کے پاس باغ ہین جو اونمین ہمیشہ رہنے کے لیے
ہین گے اور اون باغون کے نیچے نہرین جاری ہونگی رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُمْ
وَرَضُوْا عَنْهُ ؕ اللہ اونسے راضی اور وہ اوس سے راضی۔ یعنے اللہ تعالے
راضی ہوا اونسے اسواسطے کہ اونہون نے کسیطور سے کسی نیک شان مین اوسکا
انکار نہین کیا اور وہ بھی راضی ہوئے اللہ تعالے سے اسلیے کہ ایمان لانے
سے مختلف شریعتون پر ثواب اون سبکا پایا اور اونکی طبیعت کا پیمانہ ایسا لبریز
ہوگیا کہ گنجایش طلب کرنے کی نہ رہی۔ ذٰلِكَ لِمَنْ خَشِيَ رَبَّهٗ ۝ ع ۲۴
یہ ملتا ہے اوسکو جو ڈرا ہے اپنے رب سے۔ یعنے یہ جو کچھ بیان ہوا اوس
شخص کے واسطے ہے جو ڈرے اپنے پروردگار سے اور کسیطرح یا کسیطور
سے اوسکی حکمت اور شان کا انکار نکرے اور اوسکے حکم کو اپنے نفس کی خواہشون
اور رسمون اور قیدون پر ہر حال مین اور ہر وقت مین مقدم رکھے فقط

سورۃ الزلزال مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثمان اٰیات

یہ سورت مدنی ہے اسمین آٹھ آیتین ہین اور ترپن کلمے اور ایک سو [illegible]

جیسے ہو اور جو ان کے قیامت کے منکروں کے جواب میں ہے جو پوچھتے
کہ قیامت کب ہوگی اللہ تعالیٰ نے یوں ظاہر کیا ہے کہ یہ باتیں ہونگی یہ سورت نازل ہوئی
اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے صبح ہونے کا بھی انتظار نہ فرمایا بلکہ اسی وقت
علیحدہ باہر آمد ہوئے اور لوگوں کو اطلاع کی۔ اور حدیث شریف میں وارد ہے کہ یہ
سورت چوتھائی قرآن کے برابر ہے۔ اسکے فضائل میں مروی ہے کہ جو شخص اسے
چار بار پڑھے اسکے تمام گناہ معاف ہو جاتے ہیں اور اگر کسی کے لقمے کا
کرتے ہے بحکم خدا سے قیامت تک شفا پاتے ہو اگر اسے کسی کے پانی سے دھو کے تین بار
اور اس پانی سے منہ دھوئے ہر مرض سے محفوظ رہے اور بہشت میں ہے یہ بشارت ہے
اِذَا زُلْزِلَتِ الْاَرْضُ زِلْزَالَهَا ۝ جب ہلائے زمین کو اسکے بھونچال
سے۔ یعنی جس وقت ہلائی جاوے گی زمین ایسا ہلانا جو ممکن ہے اسی زمین کا اور اس
زمین کے ہلانے میں کمال مبالغہ کیا جاویگا یہاں تک کہ روئے زمین پر کوئی عمارت اور
پہاڑ اور درخت باقی نہ رہیگا اور بلندیاں اور پستیاں سب برابر ہو جاینگی اور زمین
کی شکل بدل جاینگی اور یہ معاملہ نفخۂ ثانی کے قریب ہوگا۔ وَاَخْرَجَتِ الْاَرْضُ
اَثْقَالَهَا ۝ اور نکال ڈالے زمین اپنے بوجھ۔ یعنی اس ہلانے زلزلے کے
سبب سے جو کچھ کہ زمین کے پیٹ میں ہے جیسے مردے اور خزانے وغیرہ
ان سبکو زمین باہر پھینکیگی اور مردے باہر نکلنے کے سبب سے وہ مقام جو بعض
زمین کے حکم سے ٹوٹ جاینگے وَقَالَ الْاِنْسَانُ مَا لَهَا ۝ اور کہے
[illegible] کیا ہوا یعنی زمین کو کیا ہوگیا جو ہلائے اور اس زلزلے کے آثار
[illegible] کیا ہو گیا ہے اس دن کہ یَوْمَئِذٍ تُحَدِّثُ
[illegible] اپنی خبریں یعنی [illegible] زمین بنی آدم
[illegible] جو اسکے اوپر [illegible] کیا تھا اور

فوج مین۔ یعنے پھر گھس جاتے ہین وہ گھوڑے دشمنون کے غول مین اور اونکے انبوہ کو پریشان کر دیتے ہین۔ اور چونکہ یہ سب باتین یعنے گھوڑون کا ہانپتے ہوئے دوڑنا اور اونکی ٹاپون سے غبار کا اُٹھنا اور اونکے نعلون سے شعلون کا نکلنا وغیرہ ایک قہر الٰہی کا نمونہ ہے پس اوسکی قسم کھائی اس بات پر کہ اِنَّ الۡاِنۡسَانَ لِرَبِّهٖ لَكَنُوۡدٌ ۝ بیشک آدمی اپنے رب کا ناشکر ہے۔ یعنے اوسکی نعمتون کا کفران کرتا ہے۔ اور یہ کئی طور پر ہے ایک یہ کہ نعمت کو دینے والے کی طرف سے نہ سمجھے بلکہ اوسکے دوسرے کی طرف نسبت کرے۔ دوسرے یہ کہ اوس نعمت کو اوس کام مین نہ اوٹھائے جسکے لیے وہ دی گئی ہے بلکہ اوسکے خلاف مین صرف کرے۔ تیسرے یہ کہ نعمت مین ایسا مشغول ہو کہ نعمت دینے والے کو بھول جائے جیسے دنیادار کہ دنیا کی محبت مین رات دن ایسے محو ہو جاتے ہین کہ اللہ تعالےٰ کے حکمون کو بھول جاتے ہین۔ وَاِنَّهٗ عَلٰى ذٰلِكَ لَشَهِيۡدٌ ۝ اور وہ یہ کام سامنے دیکھتا ہے۔ یعنے آدمی اپنی ناشکری پر خود گواہ ہے اور اقرار کرتا ہے کہ مین ناشکر ہون اور اسکی صورت یہ ہے کہ ایک دوسرے کو کہتا ہے کہ فلانا ناشکر ہے اور حال یہ ہے کہ خود بھی شکرگذار نہین پس اوسکا دوسرون کو کہنا بعینہ اپنے تئین کہنا ہے وَاِنَّهٗ لِحُبِّ الۡخَيۡرِ لَشَدِيۡدٌ ۝ اور آدمی محبت پر مال کی مضبوط ہے۔ یعنے مال کی دوستی اور محبت اوسکے دل مین اسقدر بھر گئی ہے کہ منعم کی دوستی کی گنجائش باقی نہین۔ اور اگر کوئی اس محبت سے زبانی انکار کرے تو اوسکا یہ کلام اللہ تعالےٰ کے آگے پیش نہین جاتا جیسا کہ ارشاد ہوا ہے۔ اَفَلَا يَعۡلَمُ اِذَا بُعۡثِرَ مَا فِى الۡقُبُوۡرِ ۝ کیا نہین جانتا وہ وقت کہ کریدے جاوین جو قبرون مین ہین۔ یعنے کیا نہین جانتا وہ وقت کہ جبین مردے زندہ ہو جائینگے اور جو کچھ دلون مین ہے [illegible]

اونکے اوپر آجائیگا اور ساتید اور شید وہ چیزون سے کے ظہور کی نمود ار ہوگی یہانتک کہ انتہا
میں اخلاق اور نیتین اور چھپے ہوئے عقیدے سب ظاہر ہوجائینگے ۔ جیساکہ فرمایا ہے
وَحُصِّلَ مَا فِي الصُّدُورِ ۝ اور تحقیق ہو جو جیون مین ہے ۔ یعنے ظاہر
ہوجائیگا جو سینون مین ہے پھر اخلاق و اعمال کو ظاہری صورت دیکے آگے لائینگے
تاکہ تمام مخلوق کو ایک دوسرے کے دلون کے چھپے ہوئے بھید معلوم ہوجائین اور
اوسوقت ہر شخص معلوم کرلیگا کہ إِنَّ رَبَّهُم بِهِمْ يَوْمَئِذٍ لَّخَبِيرٌ ۝ بیشک ع ٢٥
اونکے رب کو اونکی اوسدن سب خبر ہے ۔ یعنے پروردگار اونکا اونکے حال سے اوس
روز خبردار ہے اور انکار اوسکے حضور مین پیش نہین جاتا ۔ ہر چند کہ اللہ تعالے کا علم
ہر وقت بندے کے ظاہر اور باطن پر محیط ہے لیکن اوسروز اوسکا علم ہر شخص پر ظاہر
ہوجائیگا اور انکار کی جگہ نرہیگی ۔ اور حدیث مین ہے کہ کنود وہ شخص ہے جو تنہا
کھائے اور غلام کو مارے اور اپنے اہل وعیال کو بھوکا رکھے فقط ؞؞

سُورَةُ الْقَارِعَةِ مَكِّيَّةٌ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وَهِيَ إِحْدَىٰ عَشْرَةَ آيَةً

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھ آیتین اور چھتیس کلمے اور ڈیرہ سو حرف ہین ۔ اسکے
خواص مین لکھا ہے کہ اسکو ایک سو ساٹھ بار پڑھنے سے تمام مہمات آسان ہوتے
ہین اور مقاصد سراسر حاصل ہوتے ہین ۔ اور اسکا نام قارعہ اسوجہ سے ہے کہ یہ سورت
دلالت کرتی ہے ایک حادثے پر جو قیامت کے دن واقع ہوگا اور دلون کو بڑی
کوفت پہنچائیگا ۔ الْقَارِعَةُ ۝ مَا الْقَارِعَةُ ۝ وہ کھڑکھڑاتی کیا ہے
وہ کھڑکھڑاتی ۔ یعنے قیامت جو دلونکو ایک بڑا صدمہ پہنچائیگی اور بلند کو پست اور
پست کو بلند کردیگی حقیقت اوسکی کیا ہے اور یہ انقلاب اوسمین کس سبب سے
ہوگا ۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا الْقَارِعَةُ ۝ اور تو کیا بوجھا کیا ہے وہ کھڑکھڑاتی
یعنے کیا جانتا ہے تو کہ اوس کھڑکھڑاتے حادثے کی حقیقت کیا ہے اور چونکہ پہچاننا

ہر چیز کا اوسکے اسباب کے پہچاننے پر موقوف ہے اور قیامت کے اسباب مین سے
بڑا سبب قہر الٰہی کی تجلی ہے تمام عالم پر جس سے کوئی بشر کما حقہ آگاہ نہین اسی لیے
اوسکے بیان کے مقام پر اوسکی بعض تاثیرون کے بیان پر اکتفا فرماکے ارشاد کرتے ہین
يَوْمَ يَكُونُ النَّاسُ كَالْفَرَاشِ الْمَبْثُوثِ ۝ جسدن ہووین لوگ جیسے
پتنگے بکھرے۔ یعنے یہ حادثہ اوسدن ہوگا جسدن لوگ مثل پتنگون کے بکھر جاوینگے
اور نہایت اضطراب اور بے اختیاری کے باعث سے پریشان اور سرگردان ہونگے
وَتَكُونُ الْجِبَالُ كَالْعِهْنِ الْمَنْفُوشِ ۝ اور ہووین پہاڑ جیسے رنگی
اون دھنی۔ یعنے پہاڑ ایسے ہوجاینگے جیسے رنگی اون دھنکی ہوئی۔ حاصل کلام
یہ ہے کہ اس حادثے کی تاثیر پہاڑ جیسے سخت جسمون کے اجزا کو علحدہ علحدہ کرکے
منتشر کر دیگی۔ اور رنگین اسواسطے ارشاد فرمایا ہے کہ پہاڑون کے رنگ سرخ و سفید سبز و سیاہ
انواع اقسام کے ہین۔ پس جب سب پہاڑون کے اجزا منتشر ہوکے ہوا سے اڑینگے
تو رنگ برنگ نظر آنے لگینگے۔ اور جب اس حادثے کی تاثیر مجملاً بیان فرمائی تو
اب تفصیل اوس اجمال کی ارشاد ہوتی ہے کہ فَأَمَّا مَنْ ثَقُلَتْ مَوَازِينُهُ ۝
پھر جسکی بھاری ہوئین تولین۔ اور یہ بھاری پن اوس ثقالت کے باعث سے ہوگا
جو اونکے عملون مین پوشیدہ تھی اور دنیا مین ظاہر نہ تھی پس وہ ثقالت اوس روز ظاہر
ہوگی اور وہ اونکے عملون کی فوقیت ہے اللہ تعالے کے نزدیک جسکے سبب بندون
کو ترقی حاصل ہوگی جیسا کہ بیان فرمایا ہے کہ فَهُوَ فِي عِيشَةٍ رَّاضِيَةٍ ۝
پس اوسکو گذران ہے من مانتی۔ یعنے وہ بندہ من مانتے عیش مین ہوگا۔ وَأَمَّا
مَنْ خَفَّتْ مَوَازِينُهُ ۝ اور جسکی ہلکی ہوئین تولین۔ اور یہ ہلکا پن اس سبب
سے ہوگا کہ اوسکے اعمال اللہ تعالے کے نزدیک بے قدر ہونگے کیونکہ وہ اوسکے نفس
کی خواہشون کے موافق تھے۔ اور اس ہلکے پن کے باعث سے وہ اعمال درہم و برہم

ہو جاوینگے اور اوس شخص کے لیے ذلت وخواری کا باعث ہونگے جیسا کہ فرمایا ہے
فَأُمُّهُ هَاوِيَةٌ ۝ پس اوسکا ٹھکانا گڑھا۔ یعنے دوزخ کا نیچے والا طبقہ ہے
اور ماں اسواسطے فرمایا کہ بچے کو بے تکلفی اور طبعی کامون کی حاجت کے وقت ماں
کی طرف رجوع ہوتی ہے اور چونکہ اوسدن تمام تکلف اور بناوٹین جو دنیا مین بے ایمان
کیا کرتے تھے جاتی رہینگی تو بے اختیار اوس طبقے کی طرف رجوع کرینگے گویا کہ دلی محبت
اور خواہش اوسکی طرف رکھتے تھے اور وہ طبقہ ماں کی طرح اپنی طرف کھینچ لیگا۔ اور
جگہ دیگا۔ وَمَا أَدْرَاكَ مَا هِيَهْ ۝ اور تو کیا بوجھا وہ کیا ہے۔ یعنے ہاویہ
کہ اس طبقے کا عذاب آدمی کی سمجھہ مین نہین آسکتا۔ نَارٌ حَامِيَةٌ ۝ آگ ہے
دہکتی۔ نہایت گرم کہ اوسکے مقابلے مین ہر آگ سرد ہے۔ بلکہ دوزخ کے دوسرے
طبقون کو اوسکے آگے گرم نہ کہنا چاہیے۔ اللہ تعالے اوس سے محفوظ رکھے۔ ع ۲۶

سورة التكاثر مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي ثمان ايات

یہ سورت مکی ہے اسمین آٹھہ آیتین اور اٹھائیس ۲۸ کلمے اور ایک سو تئیس ۱۲۳ حرف ہین۔
اور ایک رکوع۔ اسکا تین بار پڑھنا غم اور رنج اور بلاؤن سے محفوظ رہنے کے لیے نہایت
مفید ہے۔ اور اسکے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ قریش مین دو گروہ تھے ایک
بنی عبد مناف جنمین پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم پیدا ہوئے تھے اور دوسرا بنی سہم کہ عاص
بن وائل سہمی سرگروہ اوس جماعت کا تھا ایکدن یہ دونون آپس مین بڑائیان کرنے
لگے اور ہر ایک کہنے لگا کہ ہم مال و دولت اور عمدہ کامون اور مرتبے مین تمسے زیادہ
ہین اور بات بڑہتے بڑہتے یہان تک پونہچی کہ اب دیکھنا چاہیے آدمی کسکے زیادہ
ہین۔ جب بنی مناف نے اپنے لوگون کو گنا تو بنی سہم سے زیادہ ہوئے تب بنی سہم
نے کہا کہ ہمارے لوگ لڑائیون مین بہت مارے گئے ہین پس اب سب زندے
اور مُردے ملا کے شمار کرنا چاہیے جب اسطرح سے شمار کیا گیا تو بنی سہم زیادہ ہوئے

اور اس مقدمے مین مُردون کی تحقیقات کے لیے وہ لوگ قبرستان مین گئے اور قبرون
کو شمار کیا۔ پس اللہ تعالےٰ نے اونکی اس جہالت اور غفلت کے باب مین جو اون
لوگون سے ضروری چیزون مین واقع ہوئی تھی یہ سورت شریف نازل فرمائی۔
اَلْهٰىكُمُ التَّكَاثُرُ ۝ غفلت مین رکھا تمکو بہتات کی حرص نے۔ اور یہ بات
آدمی کی عادت سے ہے کہ آخر عمر مین مال اور اولاد اور نوکر چاکر اور خویش واقربا
کی زیادتی چاہتا ہے تاکہ اونکے سبب سے اوسکے نام اور مرتبے کا سلسلہ منقطع نہو
اور یہ بات اوسکو اللہ تعالےٰ کی معرفت اور اوسکے حقوق عبادت اور اور ضروری کامون
سے غافل کردیتی ہے اور اس غفلت کے باعث سے جس کام کے واسطے وہ
نعمتین ہین اوس کام مین اونکے صرف کرنے سے محروم رہتا ہے اور یہ تکاثر گویا
آدمی کو آدمیت سے نکال کے حیوانات کے مرتبے مین داخل کردیتا ہے۔ پس اگر
یہ غفلت کسی مرشد کے ارشاد یا کسی بزرگ کی تنبیہ سے دور ہوگئی تو پھر آدمیت کے
درجے مین آگیا اور راہ حق چلنے کی استعداد پیدا کی ورنہ اگر اسی غفلت مین مرگیا تو بڑے
نقصان مین پڑا۔ اور اسی بات کا اشارہ ہے اس کلمے مین۔ حَتّٰى زُرْتُمُ
الْمَقَابِرَ ۝ جب تک جا دیکھین قبرین۔ یعنے اسی شغل مین رہے اور ہرگز خبردار
نہوئے جبتک کہ گورستان کو نہ پونہچے۔ كَلَّا کوئی نہین۔ یعنے یہ بات یون نہین
ہے جیسا تم سمجھے ہو کہ کمال کا مرتبہ یہی ہے کہ بہت سی دولت اور اولاد اور اقربا
تمہارے بعد تمہارے نام کو قائم رکھین۔ بلکہ حال یہ ہے کہ بعد موت کے ایک اور
ہی چیز پیش آئیگی جسکے سامنے یہ سب چیزین بے حقیقت ہوجائینگی۔ اور ظاہر ہے
کہ یہ سب چیزین فانی ہین اور جو چیز فانی ہے وہ قابل فخر کرنے کے نہین ہے۔
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ آگے جان لوگے۔ یعنے بعد مرنے کے تمکو معلوم ہوجائیگا
کہ وہ چیزین جنھین تمنے اپنی عمر صرف کی تمہارے لیے نہایت مضر تھین اور نعمت ابدی

کے فوت ہونے کا سبب اور قہر الٰہی کی طرف کھینچ لیجانے کا باعث ہوئین ثُمَّ كَلَّا
پھر بھی کوئی نہین - یعنے پھر ہم کہے دیتے ہین کہ بات یون نہین ہے جیسا کہ تم سمجھے ہو
سَوْفَ تَعْلَمُوْنَ ۝ آگے جان لوگے - یعنے بعد دیکھنے حشر ونشر اور دوزخ
کی سختیون کے سمجھ جاؤگے کہ جوکچھ تمنے کیا سب تمہارے لیے نہایت مضر اور برا
تھا - كَلَّا لَوْ تَعْلَمُوْنَ عِلْمَ الْيَقِيْنِ ۝ کوئی نہین اگر جانو تم یقین کر جاننا
یعنے بات یون نہین ہے اگر تم کو علم الیقین ہو جاوے اور شک و شبہہ نرہے اور بعضے
حجاب ظلمانی تم سے کھلجائین تو البتہ جان لوگے کہ لَتَرَوُنَّ الْجَحِيْمَ ۝
کہ بیشک تمکو دیکھنا دوزخ - یعنے بعد موت کے دوزخ کو دیکھوگے برزخ مین گرم ہوا اون
کے چلنے اور عذاب کی صورت دیکھنے سے ثُمَّ لَتَرَوُنَّهَا عَيْنَ الْيَقِيْنِ ۝
پھر دیکھنا اوسکو یقین کی آنکھ سے - یعنے پھر دیکھوگے تم اوس دوزخ کو یقینی دیکھنا
احتمال شک وشبہے اور خیال کے غلبے اور دریافت کی غلطی کا اوسمین مطلق نہوگا
اور یہ دیکھنا قیامت کے روز ہوگا کہ دوزخیون کو دوزخ کے کنارے کھڑا کرینگے
اور سختیان وہانکی اونکو دکھائینگے - ثُمَّ لَتُسْئَلُنَّ يَوْمَئِذٍ عَنِ النَّعِيْمِ ۝ ع ٢٧
پھر پوچھینگے تمسے اوسدن آرام کی حقیقت - یعنے پھر پوچھی جائینگی تمسے وہ
نعمتین جو تمکو دنیامین دی تھین اور اونکے سبب سے تم نیک کامون سے غافل
رہے تھے - اور یہ سوال تین طرحسے ہوگا ایک یہ کہ وہ نعمت تمنے کس طورسے حاصل
کی - وجہ حلال سے یا حرام سے - دوسرے یہ کہ اوس نعمت کو کہان صرف کیا اللہ
تعالےٰ کی رضامندی مین یا نارضامندی مین - تیسرے یہ کہ اوسکے شکر کے بدلے
مین تمنے کیا کیا - اور یہ سوال ہر بندے سے ہوگا چاہے مفلس ہو یا غنی - اسواسطے کہ
ٹھنڈا پانی اور گرم روٹی اور ٹھنڈی چھاؤن اور نیند کی لذت اور تندرستی اور اسلام
اور قرآن اور رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم کی ذات مبارک یہ سب نعمتین ہین کہ

ہر اہل اسلام غنی سے فقیر تک اسمین شریک ہے اور قدر و منزلت انکی نہین جانتے

وهي ثلث ١ يات	بسم الله الرحمن الرحيم	سورة العصر مكية

یہ سورت مکی ہے اسمین تین آیتین اور چودہ کلمے اور اڑسٹھ حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص سے ہے کہ جو کوئی اسکو اکیس بار پڑھا کرے اوسکے بدگو ذلیل وخوار ہون
اور اگر لکھکر اپنے پاس رکھے ہر برائی سے محفوظ رہے۔ اس سورت کے نازل ہونے
کا سبب یہ ہے کہ کلدہ بن اسید ایک کافر تھا جو ایام جاہلیت مین امیر المومنین حضرت
ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کا ہم صحبت تھا۔ آپکے اسلام لانے کے بعد ایک روز
آپسے ملا اور کہنے لگا کہ اے ابوبکر رضہ تم ہمیشہ عقلمندی اور ہوشیاری سے تجارت مین نفع
اوٹھاتے تھے اب تمکو کیا ہوا کہ ایکبارگی نقصان مین پڑے اور باپ دادا کے دین کو
چھوڑ دیا۔ حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ نے اوسکے جواب مین فرمایا کہ جو شخص
حق کو قبول کرتا ہے اور نیک کام اختیار کرتا ہے وہ کبھی نقصان نہین اوٹھاتا۔
حق تعالی نے اس گفتگو کے بیان اور حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالی عنہ کی
بات کی خوبی کے بارے مین یہ سورت نازل کی کہ وَالْعَصْرِ ۝ قسم ہے اترتے
دن کی۔ تفاسیر مین ہے کہ مراد عصر سے زمانہ ہے۔ یعنے قسم ہے زمانے کی کہ انسان
کی عمر بھی اوسی مین داخل ہے جو اعتقاد حقہ اور اعمال صالحہ کے حاصل کرنے مین مثل
اوسکی پونجی کے ہے۔ یا قسم ہے نماز عصر کے وقت کی کہ سود و زیان کے ظہور کا وقت
ہے رات دن کے عملون مین۔ یا قسم ہے ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے عصر
مبارک کی کہ زمانہ نور نبوت کے ظہور کا ہے اس بات پر کہ اِنَّ الْاِنْسَانَ لَفِيْ
خُسْرٍ ۝ مقرر انسان ٹوٹے مین ہے۔ اسواسطے کہ بڑی پونجی اوسکی عمر ہے
جو دمبدم کم ہوتی جاتی ہے۔ اور سبب قرب الٰہی کی تحصیل اور رضامندی حق تعالی
اور حصول ثواب کا وہی عمر ہے پس اگر اوسکو گناہون اور فانی شہوتون کے شغل مین

صرف کیا تو بڑے نقصان مین پڑا اور گرفتار عذاب ہوا۔ اِلَّا الَّذِیْنَ اٰمَنُوْا
مگر جو یقین لائے۔ یعنے ایمان لائے اور اپنی عمر سے فائدہ اوٹھایا وَعَمِلُوا الصّٰلِحٰتِ
اور کیے کام بھلے جنکے سبب سے اخلاق پسندیدہ اونکو حاصل ہوئے اور دنیا مین مقامات
عالیہ اور آخرت مین بلند درجے نصیب ہوئے اور بہت بڑا فائدہ پایا۔ اور اگر ان سب
باتون کے ساتھہ ارشاد و تعلیم کا بھی رتبہ حاصل کیا تو دونا فائدہ کمایا جیسا کہ اس آیت مین
تکمیل کے مرتبے کی طرف اشارہ ہے کہ وَتَوَاصَوْا بِالْحَقِّ ۵ۙ اور آپس مین تقید
کی سچے دین کی۔ یعنے آپس مین ایک دوسرے کو بھلے کامون اور درست اعتقادون
اور نیک خلقون کی وصیت کرتے ہین۔ وَتَوَاصَوْا بِالصَّبْرِ ۝ اور آپس مین تقید ع ۲۸
کی سہار کی۔ یعنے آپس مین ایک دوسرے کو وصیت کرتے ہین نفس کو خواہشون سے روکنے
اور طاعتون کی مشقت مین گھیرنے کی اور رضا و تسلیم پر روک رکھنے کی سختی اور تکلیف
کے غلبے مین اور یہ تینون قسمین صبر کی تمام طاعتون کا احاطہ کیے ہوئے ہین اور گناہو روکنے والی

سورة الهمزة مکیة	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی تسع آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین نو آیتین اور تینتیس کلمے اور چھیانوے حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص مین وارد ہے کہ درد شکم کے لیے دس بار پڑہنا نہایت مفید ہے۔ اور
اسکے نازل ہونے کا باعث یہ ہے کہ کافرون مین سے تین شخص یعنے عاص بن وائل سہمی
اور ولید بن مغیرہ مخزومی اور اخنس بن شریق ثقفی ہر مجلس مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
اور مسلمانون کی بدگوئیان کیا کرتے تھے اور طعنے دیتے تھے اور اخنس تو آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے سامنے بھی تکرار اور بحث بے فائدہ کیا کرتا تھا پس انکے
حق مین یہ سورت نازل ہوئی۔ وَیْلٌ لِّکُلِّ ھُمَزَةٍ لُّمَزَةِۣ ۝ خرابی ہے
ہر طعنہ دیتے عیب چننے کی۔ یعنے خرابی ہے ہر طعنہ دینے والے عیب چننے والی
کی۔ اور ہمزہ اوسے کہتے ہین جو روبرو برا کہے اور لمزہ اوسے کہتے ہین جو پیٹھ پیچھے

برا کہے اور یہ بھی لکھا ہے کہ ہمزہ وہ ہے جو ہاتھ اور سر اور آنکھ اور بھون سے اشارہ
کرے اور لمزہ وہ ہے کہ زبان سے کہے۔ غرض کہ ان دونون لفظون کے معنے
قریب قریب ہین اور مدعا تکرار سے تاکید ہے کہ لوگون کی ذلت اور بے آبروئی
نکرے اور ایسے کامون سے بچے کیونکہ ایسے لوگ جو خلق اللہ کے عیب بیان کرنے
مین مبالغہ کرتے ہین اونکے لیے حق تعالے نے بھی عذاب دائمی کے طور پر وعدہ
فرمایا ہے اور اصل باعث اس خلق بد کا لوگون پر فخر لیجانے کی تمنا ہے جسکا سبب اکثر
اوقات مال کی کثرت ہوتی ہے اسلیے کہ بہت سے لوگون کو بغیر لیاقت کے مال ملجاتا
ہے تو چاہتے ہین کہ اوسکی وجہ سے اورون سے بلند رتبہ اور ذی عزت بن بیٹھین پس
اپنا فخر اور بڑائی ثابت کرنے کے لیے اپنے ہمچشمون کو طعنے دینے لگتے ہین اسلیے
ہمزہ اور لمزہ کی صفت مین ارشاد ہوا کہ الَّذِیْ جَمَعَ مَالًا وَّعَدَّدَهٗ ۝
جسنے سمیٹا مال اور گن گن رکھا۔ اور گن رکھنے کے بیان مین اشارہ اس امر کا ہے کہ جمع کرنا
مال کا خرچ اور بخشش کے لیے نہین ہے بلکہ وہ بخل کرتا ہے اور بار بار اوسکو گنتا ہے
کہ اوسمین سے کچھ کم نہو جائے۔ اور ایسے لوگون سے اگر پوچھا جائے کہ اسقدر بخل کا
کیا باعث ہے تو کہتے ہین کہ ہمنے یہ مال زمانے کے نشیب فراز کے واسطے رکھا ہے
اسیواسطے اونکے حق مین ارشاد ہوا کہ یَحْسَبُ اَنَّ مَالَهٗۤ اَخْلَدَهٗ ۝ خیال
رکھتا ہے کہ اوسکا مال سدا رہیگا اوسکے ساتھ۔ یعنے موت کے اسباب کو اوس سے
دور کر دیگا۔ كَلَّا کوئی نہین۔ یعنے یہ بات نہین ہے جو وہ سمجھا ہے اسلیے کہ ابتدائے
پیدایش عالم سے مالدار ہوتے آئے ہین مگر موت کے اسباب اپنے اوپر سے کوئی بھی
نہ دور کر سکا۔ بلکہ مال کی کثرت بخل کے ساتھ قیامت مین عذاب کی زیادتی کا باعث ہے
جیسا کہ ارشاد ہوا ہے لَیُنْۢبَذَنَّ فِی الْحُطَمَةِ ۝ اوسکو پھینکنا ہے اوس
روندنے والی مین۔ یعنے بیشک پھینکا جائیگا یہ شخص بدخلقی اور حرص و بخل کرنے کے

باعث سے توڑنے والی آگ مین جو اوسکی پوری سزا ہے اسلیے کہ پہلے غلبہ آگ کا صورت
پر ہوتا ہے کہ جلنے کے بعد نہایت خراب ہو جاتی ہے پھر نوبت گوشت اور پوست کی
پہونچتی ہے بعد اوسکے ہڈیان ٹوٹنے کی۔ پھر جب ذات اور حسن وجمال کا یہ حال ہوا
تو مال کو سدا رہنے کے اسباب سے سمجھنا کمال حماقت اور نادانی ہے۔ اور چونکہ تاثیر
آگ کی جو بیان ہوئی حطمہ کے سوا آتش کوکبی اور آتش عنصری اور آتش مزاجی مین بھی مشترک
ہے اور تاثیر حطمہ کی ان سب سے کہین زیادہ ہے لہذا اوس آگ کا حال ظاہر ہونے
کے لیے فرمایا کہ وَمَآ اَدْرٰىكَ مَا الْحُطَمَةُ ۝ اور تو کیا بوجھا کون ہے
وہ روندنے والی باوجود اس بات کے کہ علم کی انتہا کو پہونچ چکا ہے تو کیا جانتا
ہے کہ کیا ہے وہ روندنے والی۔ یعنے اوس آگ کی تاثیر عاقلون اور حکیمون کی سمجھ
مین نہین آسکتی کیونکہ اونکے نزدیک آگ تین قسم کی ہے ایک عنصری جیسے آگ کی
گرمی دوسری کوکبی جیسے آفتاب کی گرمی تیسری مزاجی جیسے تپ یا حرارت کی اور یہ آگ
اسباب کے طفیل سے نہین ہے کہ کسی کے قیاس مین آجائے بلکہ نَارُ اللّٰهِ الْمُوْقَدَةُ
آگ ہے اللہ کی سلگائی۔ یعنے یہ آگ اللہ تعالےٰ کے قہر وغضب کی آگ ہے کہ بندون
کے گناہ اور برائیون سے سلگائی گئی ہے الَّتِیْ تَطَّلِعُ عَلَی الْاَفْـِٕدَةِ
وہ جو جھانک لیتی ہے دلکو یعنے وہ آگ مثل دنیا کی آگ کے نہین ہے کہ پہلے بدن پر
اثر کرے پھر اون چیزون پر جو بدن کے اندر ہین اور درجہ بدرجہ جلاتی ہوئی ارواح اور
اعضاے اصلیہ تک پہونچے بلکہ یہ آگ قہر الٰہی کی آگ ہے کہ پہلے نفس ناطقہ کو صدمہ
پہونچاتی ہے اور وہان سے دل کو کہ درد کے حق مین سب اعضا سے نازک ہے اور تھوڑے
صدمے مین پریشان ہو جاتا ہے دکھہ دیتی ہے اور اس عالم مین جو آگ کہ اوس آگ سے
مشابہ ہے وہ تپ کی آگ ہے۔ ہر چند کہ گرمی اسکی پہلے خلطون اور روحون اور اصلی
اعضا کو پہونچتی ہے لیکن تکلیف اوسکی اول دل ہی کو پہونچتی ہے اور دل سے تمام

اعضا کو اسی واسطے حدیث مین آیا ہے کہ تپ دوزخ کی بھاپ ہے اور یہ تپ کی آگ دو وجہ سے اوس موعود آگ سے کم ہے ایک تو یہ کہ نفس ناطقہ مین چندان اثر نہین کرتی ہے دوسرے یہ کہ بخارات اس تپ کی آگ کے اور جوش اوسکی گرمی کا بدن کے مسامون کی راہ سے نکل جاتا ہے اور پسینہ آکے تخفیف ہوجاتی ہے بخلاف اوس آگ کے کہ اِنَّهَا عَلَيْهِم مُّؤْصَدَةٌ ۝ اِنکو اوسمین موندا ہے۔ یعنے یہ آگ اونکے اعضا کے اندر بند کی گئی ہے کہ گرم سانس اندر سے باہر نہ آنے پائے اور باہر کی ٹھنڈی سانس اندر نجانے کیونکہ اسمین بھی کچھ تسکین ہوتی ہے اور چونکہ بعضے وقت ہاتھ پیر مارنے اور بدن کوٹنے سے کچھ مسامات کھلتے اور تخفیف ہوتی ہے اسلیے یہ بات بھی انسے سلب

کرلی گئی اور فرمایا کہ فِىْ عَمَدٍ مُّمَدَّدَةٍ ۝ یہ سب لٹکتے ہونگے لنبے لنبے ستونون ع ۲۹

مین اور رسیون سے باندہ کے جکڑ دیے جاینگے کہ ہاتھ پیر تک نہ ہلا سکین اور گرمی اونکے اندر کی کسی طور سے کم نہونے پائے۔ اور بعضے مفسرین نے یہ لکھا ہے کہ دوزخ کی آگ کو سرپوش کرکے اوسکے اوپر آگ کے ستون لنبے لنبے ڈالدینگے کہ کسیطور سے ہوا نہ جاسکے۔

سورۃ الفیل مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی خمس آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور ایک رکوع اسکے خواص سے ہے کہ اگر اسکو ایک ہزار پچاس بار پڑھے تو دشمنون کے شر سے محفوظ رہے اور اگر درد سر والے پر یہ سورت پڑھی جائے فورًا شفا ہو اور اگر صبح کی سنتین اسطور سے پڑہا کرے کہ پہلی رکعت مین الم نشرح سات بار اور دوسری مین سورۂ فیل تو اوسکے دشمن ہمیشہ مغلوب رہین۔ اور نام اس سورت کا سورۂ فیل اسواسطے ہے کہ اسمین اصحاب فیل کا قصہ ہے جو اللہ تعالے کی قدرت کاملہ کی علامتون مین سے ایک علامت ہے جس سے ظاہر ہے کہ اوسکے گھر کی بےحرمتی کا ارادہ اس درجے کے قہر کا سبب ہوا تو اوسکے دین اور اوسکے پیغمبر کی ہتک حرمت کیا کچھ نکریگی۔ اور سبب

اس قصے کا یہ ہے کہ ابرہہ نام ایک حبشی نجاشی کی طرف سے جو تمام ملک حبش کا بادشاہ
تھا شہر یمن کا صوبہ دار ہو کر آیا۔ اوس نے یمن کے لوگوں کو دیکھا کہ حج کے موسم میں اطراف
و جوانب سے نذریں لیکے مکہ معظمہ کو جاتے ہیں۔ حال دریافت کیا لوگوں نے سب کیفیت
بیان کی۔ بس یہ حال سنتے ہی شرارت اور سرکشی نے اوس مردود کے دل میں جوش مارا
اور ٹھہرایا اوس نے کہ مکے کے مقابلے میں اس شہر میں بھی ایک گھر طیار ہو اور صنعا دار السلطنت
یمن میں نہایت خوش رنگ پتھروں کا ایک کلیسا بنا کے اوسکا نام قلیس رکھا اور اوسکے در و دیوار
و فرش [illegible] جڑوائے اور بتوں کو عمدہ لباس اور زیورات سے آراستہ کر کے اوس میں
بٹھلایا اور مکے کے مسافروں کے لیے مکانات طیار کرا کے اپنے تمام ملکوں میں حکم بھیجا
سب آئندہ یہاں حج کے لیے حاضر ہوا کریں یہ بات اہل قریش اور مکے کے باشندوں
کو نہایت شاق گذری اسی اثنا میں ایک شخص بنی کنانہ کی قوم کا یمن میں پونچا اور بادشاہ
سے ملکے اوس گھر کی جاروب کشی کی خدمت پر معین ہوا جب چند روز گذرے ایک رات
اوس گھر میں [illegible] بھرا یا پاخانہ پھر کے بھاگ گیا۔ صبح کو لوگوں نے یہ حال دیکھ کے بادشاہ
کو اطلاع دی [illegible] حکم ہوا اور بعد تحقیقات کے ثابت ہوا کہ یہ کام اوس مکے کے
رہنے والے کا [illegible] اس باعث سے وہ مردود نہایت غیض میں آیا اور قصد کیا کہ مکہ معظمہ کی
بیخ کنی کرے کہ اتنے میں ایک نیا شگوفہ کھلا وہ یہ کہ ایک قافلہ حرم مکہ کے باشندوں کا
اوس گھر کے قریب شب باش ہوا صبح کو چلتے وقت آگ جلائی کہ اگرچہ اسباب گرا پڑا
ہو تو ڈھونڈھ لیں اتفاقاً ہوا تیز چلی اور آگ اڑ کے اوس گھر کے سامان میں جا لگی تمام
فرش و فروش اور زر و جواہر اوسکے جل گئے اور در و دیوار اور نقش و نگار خاک سیاہ ہو گئے
قافلے والوں نے یہ حال دیکھ کے اپنی راہ لی۔ بادشاہ نے تحقیقات کا حکم دیا تو معلوم ہوا
کہ یہ کام بھی مکے والوں ہی کا ہے پھر تو اوس ملعون کو بہت ہی غصہ آیا اور بہت سی فوج
اور بارہ ہاتھی جنمیں سے ایک قوی بڑے قد و قامت کا محمود نام تھا اور سب ہاتھیوں کے

آگے چلا کرتا تھا اپنے ساتھ لے کے کعبے کے توڑنے کو چلا۔ راہ مین ہر شہر اور ہر قوم کے
لوگ بمنت دعاجزی اس قصد سے اوسے رد کتے تھے اور کہتے تھے کہ جو کچھ تو چاہے
ہمسے لے مگر اس ارادے سے باز آ اوسنے ایک کی بھی نہ سنی اور مکہ معظمہ کے متصل پونہچا
مکے والے یہ خبر سنتے ہی اپنا مال و اسباب اور لڑکے بالے لیکے پہاڑ پہ چلے گیے مگر آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کے دادا عبدالمطلب تنہا رہگئے تھے اونہون نے جب یہ حال دیکھا تو حیران و
پریشان ہوئے۔ مدد غیبی کے منتظر تھے ناگہان سبز چڑیان جدے کی طرف سے غول در غول
ہوکے ابرھہ کے لشکر کی طرف چلین ہر چڑیا کے پاس تین تین کنکریان تھین چنے سے چھوٹی
ایک چونچ مین اور دو دونون پنجون مین۔ جب یہ چڑیان اوس لشکر کے برابر پہنچین تو
ان کنکریون کو گرانا شروع کیا اور اثر اونکا یہ تھا کہ جہر وہ کنکری گرتی تھی اوسکے پاس اونکے
کے مقام سے نکلجاتی تھی اور اوسکے اندرونی جسم کو بالکل جلا دیتی تھی یہانتک کہ تمام لشکر
ہاتھیون سمیت غضب الٰہی نے پامال کردیا اور مال و متاع اوس جنگل مین پڑا رہگیا۔ مکے والے
یہ حال دیکھکے پہاڑون سے اُترے اور سب مال و اسباب لوٹ لیا اور وہ کنکریان
نبوت کے وقت تک بلکہ اوسکے بعد بھی لوگون کے گھرون مین موجود تھین جو عبرت
کے لیے رکھ چھوڑی تھین۔ اس قصے کے پچپن روز بعد آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی ولادت باسعادت ہوئی۔ سو اس سورت مین قریش کی نصیحت کے لیے اُس قصے کو
اللہ تعالے نے بیان فرمایا کہ اَلَمْ تَرَ کَیْفَ فَعَلَ رَبُّکَ بِاَصْحٰبِ
الْفِیْلِ ۝۱ کیا تونے نہ دیکھا کیا تیرے رب نے ہاتھی والون سے۔ جو کعبے
کے ڈہانے کے لیے لشکر کے آگے آگے ہاتھی لائے تھے اور دیکھنے کی لفظ مین اس بات
کا اشارہ ہے کہ جو بات تواتر سے ثابت ہوتی ہے وہ دیکھنے کا حکم رکھتی ہے اور ربک
کی لفظ مین یہ اشارہ ہے کہ اس واقعے کے ظاہر کرنے سے تیری پیغمبری کا اثبات
منظور ہے گویا کہ ربوبیت الٰہی جو تیری طرف مصروف ہے اس مدد غیبی کو آسمان سے

لائی ہے۔ اور یہی سبب اور باعث ہو کہ جب تو نے لشکر ہاتھی والے لے کے مکے کی فتح
کا ارادہ کیا تو کوئی مانع اور مزاحم غیب سے پیش نہ آیا اَلَمْ یَجْعَلْ کَیْدَهُمْ
فِیْ تَضْلِیْلٍ کیا نہین کر دیا انکا داؤ غلط۔ یعنے بیت اللہ کے مقابلے مین
جو ایک گھر بنا کے لوگون کو اوسکے طواف کا حکم دیا تھا اور بیت اللہ کی بے حرمتی
چاہی تھی اوسکے سبب انکا مکر و کید بالکل غلط ہو گیا اور ذلت پر ذلت اوٹھاتے چلے
گئے یہانتک کہ ایک عذاب آسمانی اونپر نازل ہوا وَّ اَرْسَلَ عَلَیْهِمْ طَیْرًا
اَبَابِیْلَ اور بھیجے اونپر اڑتے جانور غول کے غول لکھا ہے کہ وہ عجیبی جانور
جو سمندر سے نکلے آئے تھے مثل ابابیل کے تھے اور حکمت انکی یہ ہے کہ اصحاب فیل
بڑے زبردست قوی زور آور ہاتھی لے کے کعبے کے گرانے کو آئے تھے پس حکمت
الٰہی نے اونکے مقابلے کے لیے نہایت ضعیف چھوٹے چھوٹے جانور کنکریان دیکے
بھیجے تاکہ لوگ معلوم کر لین کہ تائید الٰہی کے سبب سے ضعیف مخلوق قوی مخلوق کو زیر
کر سکتی ہے اور بغیر اوسکی مدد کے بڑی زبردست مخلوق سے بھی کچھ نہین ہو سکتا۔
تَرْمِیْهِمْ بِحِجَارَةٍ مِّنْ سِجِّیْلٍ پھینکتے اونپر پتھریان کنکر کی۔ یعنے وہ جانور
اون لشکر والون کو پتھرون سے مارتے تھے جو پتھر کنکر کی قسم سے تھے اور تاثیر
اون کنکریون کی یہ تھی کہ فَجَعَلَهُمْ كَعَصْفٍ مَّاْكُوْلٍ پھر کر ڈالا اونکو جیسے ع ٣٠
بھس کھایا ہوا۔ یعنے شکل و صورت اور جسم سب بگڑ گیا مثل آخور کے ہو کے رہ گئے۔

سورۃ القریش مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی اربع آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین چار آیتین اور سترہ کلمے اور تہتر حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص سے ہے کہ اگر سات بار پڑھے ہر بلا سے محفوظ رہے اور اگر اسے سات بار
پڑھ کے کھانا کھائے اور اوس کھانے مین زہر آلودہ ہو تو ہرگز اثر نکرے۔ قریش ایک
قبیلے کا نام ہے حضرت اسمٰعیل علیہ السلام کی اولاد سے کہ ہمارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم

در اکثر اصحاب کبار اسی قبیلے سے تھے اور یہ قبیلہ رہنے والا مکہ معظمہ کا ہے۔ اور
بیت اللہ اور چاہ زمزم کی خدمت ہمیشہ سے انھین کے سپرد ہے اسی واسطے
شام و یمن اور اور عرب کے شہرون کے باشندے بیت اللہ کی حرمت کے سبب
اس قبیلے کو معظم اور مکرم جانتے تھے اور جہان یہ جاتے تھے نذر و نیاز اور قربانیان
انکو ملتی تھین اور مال تجارت کا اونسے کوئی محصول نہ لیتا تھا یہانتک کہ چور بھی اونسے
تعرض نکرتے تھے۔ اور ہمیشہ سے اس قبیلے کے لوگون کی یہ عادت تھی کہ سردی کے
موسم مین ملک یمن کی طرف کہ گرم ملک ہے جایا کرتے تھے اور تجارت سے فائدہ
اوٹھاتے اور نذرین لاتے تھے اور گرمی کے موسم مین ملک شام کو جاتے اور دولت
دنیا کما لاتے تھے اور اسی ذریعے سے مکہ معظمہ ایسے شہر مین جو کوہستان مین واقع
ہے اور زراعت اور درخت اوسمین سرسبز نہین ہوتے بعیش و آرام گذران کرتے
تھے پس حق تعالی اس سورت مین قریش کو وہ نعمتین یاد دلاتا ہے اور فرماتا ہے
کہ اگر کوتاہ نظری سے باری تعالی کی ذات پاک کے عمدہ کمالون اور اوسکی بے انتہا
نعمتون کو کہ فرش سے عرش تک لبالب ہین نہ دیکھہ سکو اور نہ سمجھو تو اس نعمت کو
جو خانۂ کعبہ کی برکت سے تمہارے لیے ہے سمجھلو اور اوسکا شکر ادا کرنے مین بموجب
عبادت کے قیام کرو اور اسی لیے اس سورت کا نام سورۂ قریش رکھا ہے کہ اسمین
خاص قریشون کے احسان کا ذکر ہے لِاِیْلٰفِ قُرَیْشٍ ۙ اسواسطے کہ ملا رکھا
قریش کو۔ اور بعض مفسرین نے لکھا ہے کہ یہان لام قسمیہ ہے۔ یعنے قسم ہے قریش
کے الفت دینے کی۔ اور قریش نضر بن کنانہ کی اولاد کو کہتے ہین کہ تیرہوین دادا
ہمارے پیغمبر صلے اللہ علیہ وسلم کے ہین۔ اور قریش ایک دریائی جانور کا نام ہے جو سب
جانورون سے زبردست ہے۔ چونکہ یہ قبیلہ بہ نسبت اور قبیلون کے فصاحت اور شجاعت
اور سخاوت مین بہت بڑھا ہوا تھا اس مناسبت سے اسکا نام اوس جانور کے

نام پر رکھا۔ اِلٰفِهِمْ رِحْلَةَ الشِّتَآءِ وَالصَّيْفِ ۚ بلا رکھنا اونکو کوچ سے
جاڑے کے اور گرمی کے۔ یعنے خوگر ہونا اونکا سفر مین جاڑے مین یمن کو اور گرمی کے
کو یمن اور شام کی طرف اکثر جایا کرتے تھے۔ اور اس قصے کے کہنے مین اس بات کا اشارہ
ہے کہ اس ضمن مین حق تعالےٰ کی تدبیر عجیب انکی معاش کی فراغی کے واسطے ساده
ہوئی جو اوس مسبب الاسباب کی عمده حکمت پر دلالت کرتی ہے اور وہ یہ کہ جس شہر کے
رہنے والے اپنے شہر کے گرد و نواح سے معاش نہ پیدا کر سکین تو تعجب نہین کہ وہ شہر
ویران ہو جاوے اور اوسکے باشندے تلاش معاش کے لیے الگ الگ ہو کر چلے جاوین
مگر اوسکی حکمت کے مقتضے اوس شہر کی آبادی اس عجیب تدبیر سے قائم رکھی کہ وہان ایک
گھر اپنے نام کا تعمیر کرکے لوگون کے دلون مین اوسکی عظمت ڈالدی اور اوس گھر کے
مجاورون کو جاڑے اور گرمی کے سفر سے ایسا مانوس کیا کہ ہر ملک اور شہر سے
موسم کے مناسب مال و اسباب لاکے اس شہر مین لاتے اور وہین آباد رہتے اور یہ بھی
ہے کہ اونکا موسم سرما اور گرما مین سفر کا خوگر ہونا یہی باعث ہوئے آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم کے دین کی ترقی کا سبب ہوا اسلیے کہ ہجرت مین وطن کا چھوڑنا انپر کچھ بھی
شاق نہوا اور جہاد کے لیے دور دور کے ملکون مین جانا اونھین آسان معلوم ہوا اپنے
اور مدینہ منورہ سے کابل اور روم اور اندلس تک متفرق ہو کر دین حق کو پھیلایا پس
سفر کی اونکے حق مین ایک عجیب نعمت اور دولت تھی کہ دونون جہان کی سعادت
اور دین و دنیا کی ریاست اسکے سبب سے حاصل ہوئی۔ اور جب اس نعمت
باعظمت کو یاد دلایا تو اسکے شکر لیے مین عبادت طلب فرماتے ہین کہ فَلْيَعْبُدُوْا
رَبَّ هٰذَا الْبَيْتِ ۙ پھر چاہیے بندگی کرین اس گھر کے رب کی۔ یعنے قریش
کو چاہیے کہ اس گھر کے صاحب کی عبادت کرین کیونکہ جب عظمت اور بزرگی انکی
اور معاش کی فراغی اور دشمنون سے بے غمی یہ سب اسی گھر کی مجاوری اور دربانی کی

دولت ہو اور دوسرے لوگ بوجہ اس مکان کے خادم ہونے کے نہایت تعظیم او تکریم
سے پیش آتے ہین تو ان خادمون کو لازم ہے کہ اس گہر کے صاحب کی کمال درجہ
تعظیم اور تکریم کرین اور اوسکی عبادت کیا کرین اَلَّذِیٓ اَطۡعَمَهُمۡ مِّنۡ جُوۡعٍ ۙ
جسنے اونکو کہانا دیا بہوک مین۔ اور ظاہر ہے کہ ایسی زمین مین جو بے زراعت ہے
اور ایسے جنگل مین جو بے گہاس ہے اگر حکمت الہی یہ تدبیر نکرتی تو وہان کے لوگون
کو رزق ملنا مشکل ہوتا۔ وَّاٰمَنَهُمۡ مِّنۡ خَوۡفٍ ۝ ع اور امن دیا ڈر مین۔ باوجود ع ۳۱
[illegible] ت سے کہ عرب کے بیابان مین قتل اور لوٹ کا بے انتہا رواج تھا مگر بیت اللہ
کے گرد اگرد [illegible] حرم کی حد تک جو کسی طرف سے تین کوس اور کسی طرف سے
چہ کوس اور [illegible] طرف سے تین کوس ہے ہرگز تعرض نکرتے تھے یہانتک کہ اگر
کوئی کسی کے باپ کا [illegible] حرم مین جا بیٹھتا تھا تو [illegible] کو ہیچ نکرسکتے تھے

سورۃ الماعون مکیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی سبع آیات

یہ سورت مکی ہے اسمین سات آیتین اور پچیس کلمے اور سوا سو حرف ہین اور ایک
رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ اکتالیس بار پڑہنے سے فقر و محتاجی سے انسان
محفوظ رہتا ہے۔ اور اسکے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ ابوجہل مردود کی یہ عادت
تھی کہ جب کوئی مالدار بیمار ہوتا تو اوسکے پاس جاتا اور کہتا کہ اپنے یتیمون کو میرے
سپرد کردو اور انکا حصہ میرے پاس امانت رکھدو کہ مین خبرگیری اور خدمت گذاری
انکی بخوبی کرونگا اور دوسرے وارثون کی زیادتی سے وہ محفوظ رہین گے۔ اور
جب انکا مال اپنے قبضے مین کر لیتا تھا تو اون یتیمون کو اپنے گہر سے نکالدیتا تہا
وہ بیچارے ننگے بہوکے روتے پیٹتے گلی گلی مارے پہرتے تھے اسیطرح سے ایکدن
ایک یتیم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوکے اوس ملعون کی فریاد
کرنے لگا آپ اوس یتیم کی رعایت سے اوس ملعون کے پاس تشریف لے گئے

اور روز قیامت کی پرسش سے ڈرایا۔ اوسنے روز جزا کا انکار شروع کیا آنحضرت صلے اللہ علیہ
وسلم رنجیدہ خاطر ہوکے دولتخانے تشریف لائے پس یہ سورت نازل ہوئی۔ اَرَءَیْتَ
الَّذِیْ یُکَذِّبُ بِالدِّیْنِ ؕ تونے دیکھا وہ جو جھٹلاتا ہے انصاف ہونا یعنے
کیا دیکھا تونے اے محمد صلے اللہ علیہ وسلم اوس شخص کو جو جھوٹ سمجھتا ہے دین کو یا جزا کو
دین بمعنی دونون معنون مین آیا ہے اور یہان بھی دونون معنے ہو سکتے ہین اسلیے
کہ یتیمون اور مسکینون پر ظلم کرنا دین کے جھٹلانے کی علامت ہے کیونکہ دین مین اسکی سخت
ممانعت ہے اور جزا کے نہ ماننے کی بھی نشانی ہے اسلیے کہ جو جزا کا معتقد ہے وہ خدا
سے ڈرتا ہے اور ایسے کام نہین کرتا۔ اور اسطرح سے خطاب کرنے مین اس بات کا اشارہ
ہے کہ اگر کوئی دین کے جھٹلانے والون کو علامت سے دریافت کرنا چاہے تو ان
علامتون پر نیاز کرے۔ فَذٰلِکَ الَّذِیْ یَدُعُّ الْیَتِیْمَ ۙ سو وہی ہے
جو دھکیلتا ہے یتیم کو یعنے دین کا جھٹلانے والا وہی ہے جو سینہ زوری سے یتیم کو
دھکیلتا ہے اور یتیم سب ضعیفون سے زیادہ ضعیف ہے کہ خردسال بھی ہوتا ہے
اور تلاش معاش کی قوت بھی نہین رکھتا اور حیلہ و تدبیر سے بھی ناواقف ہوتا ہے اور
کوئی وارث بھی نہین رکھتا۔ پس جو شخص ایسے مسکین ضعیف پر ظلم کرتا ہے تو یقین ہے
کہ خدا سے نہین ڈرتا۔ اور اعمال کی جزا کا اعتقاد نہین رکھتا۔ بعد بیان کرنے اس
علامت کے ارشاد ہوتا ہے کہ یتیم پر ظلم کرنے کا باعث اوس ملعون کا کمال بخل اور
مال کی محبت ہے یہانتک کہ وَلَا یَحُضُّ عَلٰی طَعَامِ الْمِسْکِیْنِ ؕ اور نہین تاکید
کرتا محتاج کے کھانے پر۔ یعنے اپنے مال سے فقیرون کو دینا تو کجا دوسرون کا فقیرون
کو کھلانا اوسے ناگوار ہوتا ہے۔ اور یہ اوسکا کمال بخل ہے اور جب معلوم ہوا کہ یتیم پر
ظلم کرنا اور فقیرون کو کھانا نہ دینا باوجود اس بات کے کہ یہ دونون عمل دین کے بڑے
مرتبون سے نہین ہین پھر بھی دین کی تکذیب کا باعث ہوئے تو جو لوگ کہ دین کے

بڑے کاموں مین جیسے نماز اور زکوٰۃ ہے بخل کرتے اور خلل ڈالتے ہین اونکا حال تو اور بھی زیادہ خراب ہوگا اسیواسطے فرمایا ہے فَوَيْلٌ لِّلْمُصَلِّينَ ۝ الَّذِينَ هُمْ عَن صَلَاتِهِمْ سَاهُونَ ۝ پھر خرابی ہے اون نمازیون کی جو اپنی نماز سے بیخبر ہین۔ یعنے قضا کرتے ہین یا تنگ وقت پر پڑھتے ہین۔ یا نماز کی حقیقت سے غافل ہین یہ نہین جانتے کہ نماز کسکی مناجات ہے اور مقصود اوس سے کیا ہے یا لوگون کے سامنے نماز پڑھنا اور پیٹھ پیچھے نہ پڑھنا یا فرصت کے وقت نماز پڑھنا اور دنیا کے کام مین مشغول ہوکے بھول جانا یہ سب بے ادبیان اوسنے ظاہر ہوتین الَّذِينَ هُمْ يُرَاءُونَ ۝ وہ جو دکھاوا کرتے ہین یعنے وہ لوگ ایسے ہین کہ سب عبادتون اور طاعتون مین اپنی نمود کرتے ہین اور فقط نماز ہی کو نہین کھوتے بلکہ بوجہ ریا کے اپنے تمام عملون کو ضائع اور برباد کرتے ہین اور ریا حقیقت مین کفر کی ایک قسمون سے ہے

وَيَمْنَعُونَ الْمَاعُونَ ۝ اور مانگے نہ دین برتنے کی چیز یعنے منع کرتے ہین برتنے کی چیزون سے۔ اور ماعون کی تفسیر مین اختلاف ہے بعضے کہتے ہین کہ وہ زکوٰۃ ہے ع ۳۲

جیسے ریا والے نہین ادا کرتے ہین اور بعضون نے لکھا ہے کہ پڑوسیون اور محتاجون کو گھر کا اسباب مانگے دینا ہے۔ اور آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے پوچھا گیا تو آپنے فرمایا کہ آگ اور پانی اور نمک ہے۔ اور فرمایا آپنے کہ جو کوئی کسی کو آگ دیتا ہے پھر جو کچھ اوس سے پکتا ہے گویا کہ وہ اوسنے دیا۔ اور نمک بھی اسی طرح سے ہے اور جو کوئی پانی دیتا ہے ایسی جگہ کہ جہان پانی کا قحط نہین ہے تو یہ ایسا ہے جیسے بردہ آزاد کیا۔ اور اگر ایسی جگہ دے کہ جہان پانی نایاب ہو تو گویا مردے کو زندہ کیا۔

سورة الكوثر مكية	بسم الله الرحمن الرحيم	وهي ثلث ايات

یہ سورت مکی ہے اسمین تین آیتین اور بارہ کلمے اور بیالیس حرف ہین اور ایک رکوع۔ اسکے خواص سے ہے کہ جو شخص اسے تمام عمر مین ایک ہزار بار پڑھے اوسے

حق تعالے آپ کو کوثر سے سیراب کریگا - سبب اسکے نازل ہونے کا یہ ہے کہ آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضرت خدیجۃ الکبریٰ رضی اللہ عنہا سے دو صاحبزادے تھے
قاسم او عبداللہ اور یہ دونون بچپن مین گذر گئے - پس کافر یہ حال دیکھکے طعنے کے
طور پر کہنے لگے کہ اس پیغمبر کی نسل منقطع ہو گئی اور اسکے بعد اسکے دین کا قائم رکھنے
والا کوئی نہین رہا قریب ہے کہ اسکا دین جاتا رہیگا - پس حق تعالے نے اپنے حبیب
کی تسلی اور تشفی کے لیے یہ سورت نازل فرمائی - اور اس سورت کا نام سورۂ کوثر اسلیے
رکھا گیا کہ اسمین ذکر کوثر کا ہے جو دلالت کرتا ہے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی کمال
بزرگی اور مرتبہ کی بلندی پر قیامت کے دن کہ سب اگلے پچھلے نبی اور رسول اوس دن
پیاس کی حالت مین اوس حوض کے پانی کے محتاج ہونگے - اور کوثر لغت مین بہتی
چیز کو کہتے ہین جو کثرت سے نکلا ہے اور بہتات اولاد کو بھی شامل ہے جو آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوئی اور اولاد کی دو قسمین ہین ایک حقیقی اور دوسری مجازی
سو ان دونون قسمون کی کثرت آپکو اسقدر حاصل ہوئی کہ اونکا سوا ان حضرت کے
کسی پیغمبر کو حاصل نہین ہوا - اور علم کثیر کو بھی شامل ہے پس کثرت علم کی جو کچھ اس
امت مین ہے محتاج بیان نہین - اور عرف مین کوثر ایک خاص نام ہے اوس حوض کا
جو قیامت کے دن حشر کے میدان مین آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عنایت ہوگا
اور حقیقت مین وہ حوض ایک نمونہ ہے نہر کثیر کا اور اس حوض مین جنت کی ایک
نہر سے پانی آتا ہے اور وہ بھی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے واسطے ہے اور نام
اوسکا بھی کوثر ہے عرض اوسکا ایک مہینے کے راستے کے برابر ہے اور کنارے نہر
موتیون کے خیمے اندر سے خالی کیے ہوئے کھڑے ہین اور آبخورے چاندی اور
سونے کے آسمان کے تارون کی طرح اوسکے کنارون پر چنے ہوئے ہین اور گرد
گرد اوسکے درخت ہین جنکی جڑین سنہری اور شاخین زمردی ہین - کنکر نہر اوسکے

موتی اور یاقوت ہین - اور مٹی اوسکی مشک سے زیادہ خوشبودار ہے - اور پانی اوسکا
شہد سے میٹھا اور دودھ سے سفید اور برف سے ٹھنڈا ہے اگر کوئی ایکبار ایک گھونٹ
اوسکا پیے لذت اور مزا اوسکا کبھی نہ بھولے اور نہ کبھی اوسے پیاس لگے -
اِنَّآ اَعْطَيْنٰكَ الْكَوْثَرَ ۝ ہمنے دی تجکو کوثر یعنے بیشک ہمنے دیا تجکو
حوض کوثر - اور دینے کی نسبت اپنی طرف فرمائی اسلیے کہ مخاطب پیغمبر بلند قدر تھے
جنکی نظر بخشش اور نعمت پر نہ تھی بلکہ اونکا منظور نظر تم اور بخشنے والے کی ذات
پاک کے سواے اور کچھ نہ تھا - پس گویا اسمین اشارہ اس امر کا ہے کہ ہرچند تیری
نظر بہت بلند ہے اور ان چیزون کی طرف خیال نہین ہے لیکن جو ہماری دی ہوئی
ہے تو واجب التعظیم ہے فَصَلِّ لِرَبِّكَ سو نماز پڑھ اپنے رب کے آگے - اس
بڑی نعمت کے شکرانے مین - ہرچند کہ شکر کے مقام پر جو عبادت کرے وہ مقبول
ہے لیکن یہ نماز ایسی عبادت ہے کہ دنیا مین کوثر کا نمونہ ہے - یعنے اسمین مناجات
پروردگار کی شہد سے زیادہ میٹھی ہے اور انوار غیبیہ دودھ سے زیادہ سفید اور
وہ یقین جو اوس سے حاصل ہوتا ہے برف سے زیادہ سرد ہے علی ہذا القیاس - اور
چونکہ کوثر فرزندون کے عوض آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کو عنایت فرمایا تو لازم ہوا
کہ ایک اور شکر فرزند دینے کے شکرانے کی قسم سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے
طلب کرین اسواسطے فرمایا کہ وَانْحَرْ ۝ اور قربانی کرحبیا کہ اور لوگ فرزند عطا
ہونے کے بعد عقیقے کی قربانی کرتے ہین - اور حقیقت ذبح کی یہ ہے کہ شکر الٰہی کے
مقام مین مال اور جاہ اور دوسری مرغوب چیزون کا خرچ کرنا معمول سب آدمیون کا ہے
لیکن جان دینا دستور نہین ہے - اسی واسطے اس شریعت مین جان دینے کے
عوض جانور کا ذبح کرنا مقرر ہوا ہے جو ظاہر مین مال دینے کی صورت اور حقیقت مین
حقیقت جان دینے کی ہوئی اور قربانی سواے چار قسم کے جانورون کے کسی اور پر

درست نہین ہے ایک اونٹ دوسرے گائے تیسرے بھیڑ چوتھے بکری کہ حقیقت مین
فائدہ انسان کا انہین چار قسمون سے ہے جیسے گھی دودہ بوجہ لادنا کھیتی کرنا بخلاف
دوسرے جانورون کے کہ یہ بات اونمین نہین پائی جاتی۔ اِنَّ شَانِئَكَ هُوَ
الْاَبْتَرُ ۝ بیشک جو بیری تیرا ہے وہی رہا پیچھا کٹا۔ یعنے بے نسل۔ عرب کی اصطلاح ع۳۲
مین ابتر اوسے کہتے ہین جسکی نسل باقی نہ ہے۔ خلاصہ مطلب اس آیت کا یہ ہے کہ نسل ظاہری
اور باطنی تمہاری تا قیام قیامت باقی رہیگی اور تمہاری امت کے لوگ منبرون اور منارون
پر چڑھ کے تمہارا نام اللہ تعالےٰ کے نام ساتھ پانچ وقت پکارا کرینگے اور اسکے سوا تیر
درود بھیجین گے اور تمہاری محبت مین جانبازیان کرینگے اور تمہاری قبر کی زیارت کے
لیے دور دور سے آئین گے اور تمہارا دشمن ایسا گمنام ہوگا کہ کوئی اوسکا نام تک نہ لیگا۔

وھی ست ایات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الکافرون مکیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین چھ آیتین اور چھبیس کلمے اور ننانوے حرف ہین اور ایک رکوع۔
اگر اس سورت کو سات بار روزانہ پڑھے خلل ایمان سے محفوظ رہے۔ سبب اسکے
نزول کا یہ ہے کہ قریش کے کافرون مین سے ایک جماعت نے جیسے ابوجہل اور
عاص بن وائل اور ولید بن مغیرہ اور اسود بن عبد یغوث وغیرہ نے حضرت عباس رضی
اللہ عنہ کی زبانی آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے پاس پیغام بھیجا کہ تم ہمارے معبودون
کی اطاعت کرو اور اونکو بڑا نکہو اور اللہ تعالیٰ کی درگاہ مین اونکی شفاعت کا اقرار کرو تو
ہم بھی تمہارے معبود کی بزرگی کے قائل ہون اور اوسکی عبادت کرین حق تعالےٰ نے
اونکے جواب مین اپنے حبیب کے پاس یہ سورت بھیجی کہ قُلْ يٰۤاَيُّهَا
الْكٰفِرُوْنَ ۝ تو کہہ اے منکرو۔ یعنے کہہ تو اے محمد صلعم کہ اے کافرو لَاۤ اَعْبُدُ
مَا تَعْبُدُوْنَ ۝ مین نہین پوجتا اوسکو جسکو تم پوجتے ہو۔ کیونکہ معبود تمہارے پتھر یا
درخت یا آگ یا پانی یا ستارہ یا شیطان یا فرشتے یا جن یا اور آدمی ہین اور مین ان سکو

لائق عبادت کے نہین جانتا۔ اور اگر تم اونکو معبود ٹہیراتے ہو یہ سمجہ کے کہ وہ معبود حقیقی کے مشابہ ہین یا معبود حقیقی اونمین سما گیا ہے تو حقیقت مین تم عبادت نہین کرتے مگر اوسکی جو معبود نہین ہے۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہ تم پوجو جسکو مین پوجون۔ یعنے ہر چند کہ تم اپنے معبودون کو صفات الٰہی کا مظہر جان کے پرستش کرتے ہو لیکن صفات الٰہی کا ظہور مخلوقات مین اونکی استعداد کی فراخی کے موافق ہے اور کوئی مخلوق اس بات کی لیاقت نہین رکھتی کہ صفات الٰہی کما حقہٗ اوسمین ظہور فرماوین پہر اگر تم اون مظہرون مین کمال ظہور کا اعتقاد رکھتے ہو تو حقیقت مین اوس اعتقاد سے صفات الٰہی مین نقصان لازم آتا ہے۔ پس کسی طور سے ذات الٰہی تمہاری معبود نہین ہے وَلَآ اَنَا عَابِدٌ مَّا عَبَدْتُّمْ ۝ اور نہ مجکو پوجنا جسکو تمنے پوجا کیونکہ مین عبادت کرتا ہون اسماے الٰہیہ کی اور تم عبادت کرتے ہو اسمون کی صورتون کی اور اعلیٰ کی عبادت کرنے سے ادنیٰ کی عبادت لازم نہین ہو جاتی۔ وَلَآ اَنْتُمْ عٰبِدُوْنَ مَآ اَعْبُدُ ۝ اور نہ تمکو پوجنا جسکو مین پوجون۔ یعنے نہ تم پوجنے والے ہو اوس چیز کے جسکو مین پوجتا ہون۔ اسواسطے کہ تمہاری عبادت فقط اسمون کی صورتون کو ہے اور میری عبادت اون اسمون کی حقیقت کی طرف رجوع ہونے والی ہے لَكُمْ دِيْنُكُمْ وَلِيَ دِيْنِ ۝ تمکو تمہاری راہ اور مجکو میری راہ۔ یعنے تمہارے لیے تمہارا دین ہے جسمین سراسر اشتباہ ہے اور میرے واسطے میرا دین ہے جسمین کسی طرح کا التباس و اشتباہ نہین ہے۔ حدیث شریف مین ہے کہ یہ سورت چوتھائی قرآن کے برابر ہے ثواب مین تلاوت کرنے والے کے لیے۔ اور مسنون ہے کہ سنت فجر کی اول رکعت مین اس سورت کو پڑہے اور دوسری رکعت مین قل ہو اللہ احد اور مشہور یون ہے کہ یہ سورت منسوخ ہے آیت قتال سے لیکن تحقیق یہ ہے کہ منسوخ نہین ہے۔ اسکا پڑہنے والا کفر و نفاق سے محفوظ رہتا ہے اگر بکثرت پڑہتا رہے

سورۃ النصر مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ثلث آیات

یہ سورت مدنی ہے اسمین تین آیتین اورا دنیس کلمے اور اناسی حرف ہین اور ایک رکوع
اس سورت کا مضمون آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کے نزدیک ہونے کی
خبر دیتا ہے اور اسکے رخصت کرنے کا حکم ہے - اور جب انبیا سے وہ کام جو دنیا مین
اونکے ہونے پر موقوف تھے سرانجام پا چکتے ہین تو اونکو رجوع الی اللہ اور عالم ارواح مین
داخل ہونا ضرور ہوتا ہے اسلیے کہ یہ عالم فانی رنج وتکلیف اور نقصانون کا مقام ہے اور اس
قسم کی مقدس ارواحون کے رہنے کی جگہ نہین صرف ضروری کامون کی تدبیر کے واسطے
اس ناقص گھر مین انکو نازل کرتے ہین اور بقدر ضرورت اونکو یہان رکھتے ہین- پس جب آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم نے ابتداے بعثت سے درجہ بدرجہ نبوت کو ترقی دیکے خلافت کبریٰ
کی انتہا کو پونہچایا اور اس کام سے فارغ ہوئے تو اونکو اپنے حضور مین بلوایا اور ارشاد کیا کہ
اِذَا جَآءَ نَصْرُ اللّٰہِ جب پہونچ چکی مدد اللہ کی- کافرون پر جہاد کے حکم سے اور منافقون
اور بدعتیون پر حجت او دلیل قائم کرنے سے اور نفس پر ذکر کے غلبے اور اوسکی کثرت سے
اور شیطان پر پرہیزگاری کے لازم پکڑنے سے وَالْفَتْحُ ۝ اور فیصلہ یعنے آئی فتح
مکے کی اور دوسرے کفر کے مقامونکی وَرَاَیْتَ النَّاسَ یَدْخُلُوْنَ فِیْ دِیْنِ
اللّٰہِ اَفْوَاجًا ۝ اور تونے دیکھے لوگ پیٹھتے اللہ کے دین مین فوج فوج- یعنے دیکھا
تمنے عرب کے لوگون کو اللہ کے دین مین داخل ہوتے ہوئے گروہ گروہ اور قبیلے
قبیلے اور یہ بات اسطور سے ظہور مین آئی کہ ہجرت سے ایک سال کے بعد لڑنے بھڑنے
کی قوت حاصل ہوئی اور انصار جانبازیان کرنے لگے یہ زمانہ نصرت کے ظہور کا تھا پھر
بعد فتح مکہ کے بڑے بڑے ملک اور شہر کافرونسے لینا شروع ہوگیا اور نوین دسوین سال
مین خلق کا رجوع ہونا اور پے درپے گروہون اور قبیلون کا اسلام مین آنا ظاہر ہوا چنانچہ
بنی اسد اور بنی فرازہ اور اور بہت سے قبیلے اور یمن وشام اور عراق کے لوگ اطراف

وجوانب سے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت مین حاضر ہوئے اور اونمین سے
بعضون نے نفس وشیطان کے جہاد پر اور بعضون نے کفار اور منافقون سے جہاد کرنے
پر آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی برکت سے کمر باندھی اور طیار ہو گئے اور چار
یار کبار تو ابتداے نبوت سے اسوقت تک آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی صحبت مین اور
مشورے اور مددگاری مین دل وجان سے حاضر تھے اور آپکے طور اور وضع ابتداے
نبوت سے انتہاے خلافت تک کما حقہ دریافت کر چکے تھے پس اس صورت مین آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے وجود شریف کی ضرورت نرہی تھی اسیواسطے آپکا وقت رحلت
قریب آیا اور آپکو دوسرے امر کی طرف مامور فرمایا کہ فَسَبِّحْ بِحَمْدِ رَبِّكَ اب پاکی بول
اپنے رب کی خوبیان- اور یہ اشارہ ہے اس امر کا کہ عارف کے لیے بعد سیر اور سلوک
کی انتہا کے ایک اور راہ کھولی جاتی ہے اور وہ یکتا ہونا عارف کا ہے اوس کمال مین
جو اوسے حاصل ہوا ہے۔ وَاسْتَغْفِرْهُ اور گناہ بخشوا اوس سے۔ اور یہ اشارہ اس
بات کا ہے کہ جب عارف تکمیل کے مرتبے کو پونہچا اور ہر طرح کے لوگ اوسکے تابع ہوئے
تو اون لوگون کی استعداد مین نقصان اور کمال مین بہت متفاوت ہوتی ہین پس عارف
کو چاہیے کہ ناقصون کی تکمیل کے واسطے بخشش طلب کرے تاکہ اونکی استعداد اصلیہ کے
سبب نقصان اوسکے اتباع سے قیامت کے دن اوسکے کمال استقلال کی طرف
کھنیچ جائین اور یہی شفاعت کی حقیقت ہے۔ اِنَّهٗ كَانَ تَوَّابًا ۝ بیشک وہ معاف کرنے ع ۵
والا ہے- ناقصون کے حق مین اور تکمیل رحمت کی فرماتا ہے پس اوس سے بعید نہین
ہے کہ تیرے فرمانبردارون کو تیرے طفیل سے کامل کردے۔ یہ سورت آخری سورت ہے
اسکے بعد کوئی سورت نازل نہین ہوئی۔ بعد اسکے نزول کے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
ہمیشہ یہ دعا پڑھا کرتے تھے سُبْحَانَكَ اللّٰهُمَّ وَبِحَمْدِكَ اللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ۔ منقول ہے
کہ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم سے آپکے چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ نے یہ سورت

وقف النبی صلی اللہ علیہ وسلم

سنی تو روئے لوگوں نے پوچھا کہ آپ کیوں روتے ہیں فرمایا کہ میں اس سورت میں آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کی وفات کی خبر پاتا ہوں اسی باعث سے مجھے رنج ہوا اور رونے لگا۔

سورۃ اللھب مکیۃ		بسم اللہ الرحمٰن الرحیم		وھی خمس اٰیات

یہ سورت مکی ہے اسمیں پانچ آیتیں اور بیس کلمے اور اکاسی حرف ہیں اور ایک رکوع۔ اگر کسیکو دشمن بے دین سے ایذا پونہچے اور وہ اس سورت کو پڑھے تو اوس سے محفوظ رہے اور دشمن خراب ہو۔ اسکے شان نزول میں لکھا ہے کہ جب آیت وَاَنْذِرْ عَشِيْرَتَكَ الْاَقْرَبِيْنَ۔ یعنے ڈرا اپنے قریبی رشتہ دارونکو۔ نازل ہوئی تو آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم گھر سے باہر تشریف لائے اور کوہ صفا پر گئے اور ہر ایک کو اپنے قریب رشتہ دار ون سے پکارا جب وہ سب جمع ہوئے تو آپنے فرمایا کہ اگر میں ایسی بات جو سمجھ میں نہ آتی ہو تمسے کہوں تو تم یقین کروگے۔ مثلاً میں کہوں کہ ایک بڑا لشکر تمہارے لوٹنے کے لیے اس پہاڑ کے پیچھے کھڑا ہے تو تم مانوگے سب نے کہا کہ ہاں ہم مانیں گے پس آپنے فرمایا کہ میں تمکو ڈراتا ہوں خدا کے اوس عذاب سے کہ اگر اطاعت میری نکروگے اور قرآن شریف پر ایمان نہ لاوگے تو تمپر آئیگا۔ ابولہب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا سوتیلا چچا یہ بات سنکے نہایت ہی سخت کلمے آنحضرتؐ کی شان میں کہنے لگا اور بولا کہ تو نے صرف اتنے ہی کے واسطے ہمکو بلایا تھا ہلاکت باد ترا۔ پس یہ سورت اوس مردود کے جواب میں نازل ہوئی تَبَّتْ يَدَآ اَبِيْ لَهَبٍ ٹوٹ گئے ہاتھ ابی لہب کے۔ یعنے ہلاک ہوگئے اوسکے عمل اور اعتقاد۔ اور یہ بھی ہوسکتا ہے کہ دونوں ہاتھوں سے عمل نیک وبد مراد ہوں وَّتَبَّ ۝ اور ٹوٹ گیا وہ آپ۔ یعنے ہلاک ہوگیا وہ خود۔ اور اوسکے اعتقادون اور عملوں کی ہلاکی اوسکی ذات کی ہلاکی کا باعث ہوئی۔ یہانتک کہ کوئی سبب اوسکی درستی کا نہ رہا۔ مَآ اَغْنٰى عَنْهُ مَالُهٗ وَمَا كَسَبَ ۝ کام نہ آیا اوسکے مال اوسکا اور جو کمایا۔ جیسے نام اور جاہ اور اولاد اور نوکر چاکر اور دوست آشنا۔

سَيَصْلٰى نَارًا ذَاتَ لَهَبٍ ۝ اب بیٹھیگا ایک مارتی آگ مین۔ یعنے مرنے
کے ساتھ ہی اوسکو بڑے شعلے والی آگ مین ڈالین گے اور اوسکے لیے قیامت کے
آنے کا انتظار نکرینگے اسواسطے کہ کفر اوسکا اورون کے کفر سے بہت زیادہ ہے
لیا سنئے کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کا چچا تھا اور آپکی نیک خصلتون اور سچائی اور
دیانت سے بخوبی واقف تھا اور باوجود اسکے آپسے نہایت دشمنی رکھتا تھا۔ وَّامْرَاَتُهٗ
حَمَّالَةَ الْحَطَبِ ۝ اور اوسکی جورو سر پر لیے پھرتی ایندھن۔ یعنے دوزخ مین
بدلا اوسکا جو دنیا مین کرتی تھی وہ یہ کہ کانٹون کے گٹھے لا لاکے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم
کی راہ مین ڈالتی تھی۔ فِیْ جِیْدِهَا حَبْلٌ مِّنْ مَّسَدٍ ۝ اوسکی گردن مین ع۶
رسی ہے مونج کی۔ یعنے اوس عورت کی گردن مین جو زر و جواہر کے پہننے کی جگہ ہے
رسی ہے کھجور کی چھال کی خوب بٹی ہوئی جسکی خاصیت یہ ہے کہ پسینے مین بھیگنے سے
اینٹھتی ہے اور گلا گھونٹ دیتی ہے اور اسیطورسے وہ بدبخت مری۔ واللہ اعلم

وھی اربع آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الاخلاص مکیۃ

یہ سورت مکی ہے اسمین چار آیتین اور پندرہ کلمے اور سینتالیس حرف ہین اور ایک رکوع
اسکے خواص مین لکھا ہے کہ جو شخص اسے ہزار بار پڑھے قید سے خلاصی پائے۔ اور
اسکے نازل ہونے کا سبب یہ تھا کہ کافرون کے سردارون کے ایک گروہ نے آنحضرت
صلے اللہ علیہ وسلم کے حضور مین حاضر ہوکے سوال کیا کہ تم ہمارے خداؤن کو تو برا کہتے
ہو اور اونکی عاجزی اور کمزوری بیان کرتے ہو اور بہت سے عیب و نقصان بتلاتے
ہو۔ بھلا یہ تو کہو کہ تمہارا خدا کیا صفت رکھتا ہے اور کس چیز سے پیدا ہوا ہے
اور اوس سے کیا چیز پیدا ہوتی ہے اور اصل و فرع اوسکی کیا ہے۔ آنحضرت صلے
اللہ علیہ وسلم نے سکوت کیا کہ اتنے مین حضرت جبرئیل علیہ السلام یہ سورت لائے
اور اس سورت کو سورۂ اخلاص سواسطے کہتے ہین کہ یہ سورت مسلمانون کے دلونکو

معرفت حق کے لیے خالص کرتی ہے اور آدمی کی معرفت کی انتہا حق تعالیٰ کی حقیقت
اور کنہ کی دریافت مین یہ ہے کہ اوسکی ذات پاک کے خواص دریافت کرلے اور اس
واسطے کہ اللہ تعالے کی ذات مقدس بسیط ہے یعنے جز اور ٹکڑے اوسمین نہین پائے
جاتے اور اوسکے وجود کا بھی کوئی سبب نہین ہے۔ اور ہر چیز کے دریافت کرنے
کا طریقہ عالم مین چار طور پر منحصر ہے۔ ایک اوسکے مادے کا دریافت کرنا کہ اصل اوسکی
کیا ہے۔ دوسرے اوسکی صورت کس طرح کی ہے۔ تیسرے اوسکی علت کیا ہے۔ چوتھے
وہ چیز کس کام کی ہے اور غرض اوس سے کیا ہے۔ سو حق تعالے کی جناب مین پہلے
تینون طریقے ممکن نہین پس ضرور ہوا کہ چوتھے پر اکتفا کیا جائے۔ لیکن جناب الٰہی کی غرضون
کا بیان کرنا ضرور ہوا تاکہ پوری تمیز اور جدائی حاصل ہو۔ پس اللہ کا لفظ تمام غرضونکو شامل
ہے جو عالم کی نسبت اوسکی ذات پاک سے خیال کی جاتی ہین جیسے خالقیت اور رازقیت
اور داد و دہش اور معبود ہونا اور سوا اسکے اسی واسطے اللہ کے لفظ کو سرنامہ اس سورت
کا کیا تو گویا یہ بات فرمائی کہ صفت اوسکی یہ ہے کہ معبود اور پیدا کرنے والا اور بنانے والا
اور رزق دینے والا اور زندہ کرنے والا اور مارنے والا اور سب عالم کے ضروریات اوسی
سے پائے گئے ہین اور آخر تک اوسی سے تعلق رکھین گے۔ اور چونکہ یہ بات عوام کے
خیال مین علحدہ علحدہ مشترک تھی اسلیے صفات سلبیہ کا اوسکے ساتھ ملانا ضرور ہوا تاکہ وہ
اشتراک وہمی بھی دور ہوجائے اور توحید خالص حاصل ہو۔ قُلْ۔ تو کہہ۔ اے محمد صلے
اللہ علیہ وسلم۔ هُوَ اللّٰهُ اَحَدٌ ۚ وہ اللہ ایک ہے۔ یعنے وہ جسے تم پوچھتے ہو
اللہ کی ذات ہے جو سب کمال کی صفتون کی جامع ہے اور جو کچھ عالم مین دیکھا یا سنا جاتا
ہے سب اوسکی حیات اور علم اور ارادے اور قدرت اور کلام اور سمع اور بصر سے
ہے اور سوائے اسکے جو جواہر و اعراض پائے جاتے ہین سب اوسی کے وجود سے ہین
یکتا ہے یگانہ ہے جسکا کوئی شریک نہین۔ اور احد وہ ہے کہ کسی طرح سے قسمت اوسمین

نہو سکے اور یہ بات خاص اوسی ذات پاک مین پائی جاتی ہے اور کسی مین نہین —
اَللّٰهُ الصَّمَدُ ۝ اللہ نرادہار ہے۔ کھاتا پیتا نہین۔ اور صمد کے معنے حضرت امام
جعفر صادق رضی اللہ عنہ نے اسطور سے بیان فرمائے ہین کہ صمد وہ ہے جو کسیکا محتاج
نہو اور سب اوسکے محتاج ہون۔ اور وجود کا سلسلہ بغیر ایسی ایک ذات کے جو صمد کی
صفت سے موصوف ہو قائم نہین رہ سکتا اسواسطے کہ عالم مین بالکل احتیاج دکھی
جاتی ہے اور جب ہر چیز دوسرے کی محتاج ہوئی تو ضرور ہوا کہ ایک ذات ایسی ہو کہ
سبکی احتیاج اوسکی طرف منتہی ہو اور وہ محتاج کسی کی نہو۔ اور اگر ایسا نہو تو احتیاج کا سلسلہ
منقطع نہو۔ پس حقیقت مین اوس ذاتِ پاک کے خواصون مین سے دو چیزین بیان
بیان ہوئی ہین ایک احد ہونا دوسرے صمد ہونا اور باقی صفتین انھین دو صفتون سے
نکلی ہین۔ **لَمْ يَلِدْ ۙ۬** نہ کسیکو جنا۔ اسواسطے کہ اگر کسی چیز کو جنے تو حقیقت مین وہ چیز
اوسکی شریک ہو جائے اور جب شریک ہوئی تو اوسنے بے پروائی حاصل ہوئی اور جب
اوس سے بے پروائی حاصل ہوئی تو وہ صمد نرہا۔ **وَلَمْ يُوْلَدْ ۝** نہ کسی سے جنا گیا
اسواسطے کہ اگر کسی سے جنا گیا ہوتا تو اوسکا محتاج ہوتا اور جب محتاج ہوتا تو صمد نہ رہتا۔
وَلَمْ يَكُنْ لَّهٗ كُفُوًا اَحَدٌ ۝ اور نہین اوسکے جوڑ کا کوئی۔ یعنے نہین ہے اوسکے ع ۷
لیے کوئی برابری والا۔ اسلیے کہ اگر اوسکا کوئی ہمسر ہوتا تو وہ دونون ایک چیز مین شریک
ہوتے اور دوسری چیز مین دونون علحدہ علحدہ خاص ہوتے تو اوسکی ذات یگانہ نہوتی
اور بعضے علما نے کہا ہے کہ کبھی شرکت عدد مین ہوتی ہے اوسکی نفی احد کے لفظ
سے فرمائی اور کبھی شرکت مرتبے اور منصب مین ہوتی ہے اوسکی نفی لفظ صمد سے
فرمائی۔ اور کبھی شرکت نسب مین ہوتی ہے اوسکی نفی لم یلد ولم یولد سے کی اور کبھی
شرکت کام اور تاثیر مین ہوتی ہے اوسکی نفی ولم یکن لہ کفوًا احد سے کی۔ اور اسی سبب سے
اس سورت کو سورۂ اخلاص کہتے ہین۔ اور اس کی نسبت حدیث مین ہے کہ تہائی قرآن کے برابر ہے

وہی خمس آیات	بسم اللہ الرحمن الرحیم	سورۃ الفلق مدنیۃ

یہ سورت مدنی ہے اسمین پانچ آیتین اور تیئیس کلمے اور تہتر حرف ہین اور ایک رکوع۔ یہ دونون سورتین یعنے سورۂ فلق اور سورۂ ناس خوف و خطر سے محفوظی اور سحر وجادو اور اور بلاؤن کے دفیعے کے لیے نہایت سریع التاثیر ہین۔ اور فلق لغت مین صبح کی سفیدی کو کہتے ہین جو رات کے اندہیرے کو پہاڑ کے ظاہر ہوتی ہے اور رات کی تاریکی سے صبح کا ظاہر ہونا ایک نمونہ ہے وجود کے ظہور کا نیستی کے پردے سے اور رات کی تاریکی نیستی کا نمونہ ہے۔ پس سب برائیان نیستی کے ساتھہ منسوب ہین اور ہستی کا نور اون سب برائیون کا دفع کرنے والا ہے۔ اور یہ سورت سب برائیون سے پناہ مانگنے کے لیے نازل ہوئی ہے لہذا اسکی ابتدا مین نور کے ظہور سے اشارہ ہونا ضرور ہوا جیساکہ فرمایا کہ قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ الْفَلَقِ ۙ تو کہہ مین پناہ مین آیا صبح کے رب کی۔ یعنے تو کہہ اے پناہ لینے والے کہ مین پناہ لیتا ہون فلق کے رب کی۔ اور فلق کی تخصیص بیان اسلیے ہے کہ مخلوقات کی برائی اکثر اونکی اصلی خباثت کے سبب سے ہوتی ہے اور چونکہ ربوبیت اللہ تعالے کی اصل و فرع دونون پر محیط ہے تو شر کے دفع ہونے کے واسطے اصل کی طرف التجا ضرور ہوئی۔ چنانچہ اگر کسیکو کسی کے نوکر سے خوف ہوتا ہے تو وہ اوسکے آقا کی طرف رجوع کرتا ہے اور اگر اوس سے بہی کھٹکا ہوتا ہے تو اوس آقا کے آقا کی طرف رجوع ہوتا ہے یہانتک کہ وہ آقائی کا سلسلہ تمام ہوجاوے اور یہ سلسلہ تمام نہین ہوتا مگر رب کے پاس پس اسی واسطے پہلے ہی سے التجا کی تعلیم رب ہی کی طرف فرمائی تاکہ جھگڑا مٹ جائے ـــ مِنْ شَرِّ مَا خَلَقَ ۙ ہر چیز کی بدی سے جو اوسنے بنائی۔ پس معلوم کرنا چاہیے کہ پروردگار عالم کی مخلوق تین قسم کی ہے ایک وہ جسمین خیر غالب ہے اور شر مغلوب بلکہ معدوم جیسے مقرب فرشتے اور انبیا علیہم السلام اور اولیاے کرام۔ دوسری وہ کہ جنمین برائی غالب ہے اور بھلائی مغلوب

یا معدوم جیسے شیطان اور دوسرے موذی آدمی یا جن اور درندے اور چارپائے
اور کیڑے مکوڑے جیسے سانپ اور بچھو۔ تیسری وہ کہ جسمین خیر و شر دونون موجود ہین
جیسے دنیا کا مال اور جورو بچے اور اور دوسرے اسباب کہ کبھی کسی کے حق مین شر ہوجاتے
ہین اور کبھی کسی کے حق مین خیر پس شر ما خلق سے دونون قسمون مین وہ بدی مراد ہے
جو اونمین موجود ہے اور قسم اول کی نسبت جو مطلق بدی نہین رکھتی دوسری چیزون سے
نزدیک ہوجانے کے اعتبار سے ہے۔ جیسے عبادت کا شر ریا اور ایمان کا شر نفاق اور
اور انبیا علیہم السلام کا شر اونکی تکذیب اور نافرمانی اور اولیاء اللہ کا شر اونکے انوار صحبت
سے محروم رہنا۔ اور اسی واسطے کہا ہے کہ خیر کی برائی اوسمین دیر کرنا ہے اور عمل نیک
کی برائی اوسمین قصور کرنا ہے۔ اور اسطرح کی نسبت جائز ہے جیسے کہتے ہین پھول کا شر
کانٹا ہے اور خزانے کا شر سانپ اور حسن کا شر بدخوئی۔ اور بعضے مفسرین نے لکھا ہے
کہ شر ما خلق سے بدترین مخلوقات یعنے شیطان مراد ہے جو منشا تمام شرون کا ہے
اسلیے پہلے اوسی سے پناہ مانگنے کا بیان ہوا۔ وَمِنْ شَرِّ غَاسِقٍ إِذَا وَقَبَ
اور بدی سے اندھیرے کی جب سمٹ آئے۔ اور گھیر لے۔ اور یہ اندھیرا کبھی ظاہری
ہوتا ہے اور کبھی باطنی۔ ظاہری جیسے رات کا اندھیرا کہ اوسمین بہت سی برائیان ظاہر
ہوتی ہین ایک تو جنات کے شیطانون کا پھیل پڑنا ہے کہ اندھیرے کے باعث سے
کھُل کھیل مین آتے ہین اور چمگادڑون کی طرح اپنے اپنے ٹھکانون سے نکل کے پھرتے
اور لوگون کو ایذا دیتے ہین۔ اسی لیے حدیث شریف مین وارد ہے کہ رات کے وقت
اپنے بچون کو گھر سے باہر نہ نکلنے دو کہ وہ شیطانون کے منتشر ہونے کا وقت ہے اور
علاوہ اسکے دوسرے درندے اور موذی جانور اور کیڑے مکوڑے اپنے اپنے
مقامون سے نکلتے اور ایذا دیتے ہین۔ چور اپنے کام مین مصروف ہوتے ہین جادوگر
اپنے جادو کے زور مین ہوتے ہین۔ فسق و فجور والے گناہون مین مشغول ہوتے ہین

اور باطنی اندھیرا کئی قسم کا ہے مگر ان سب مین بڑھکے وہم کا اندھیرا ہے جو عقل کے نور پر غالب آتا ہے اور اشیا کی حقیقتونکو نظر سے چھپا دیتا ہے اور اسی کی شاخین کفر کا اندھیرا اور گناہ اور اخلاق بد اور بُری صحبتون کا اندھیرا ہے۔ پس اس آیت مین ان سب تاریکیون سے پناہ کا بیان ہے۔ وَمِنْ شَرِّ النَّفّٰثٰتِ فِی الْعُقَدِ اور بدی سے عورتونکی جو گراہون مین پھوکین۔ یعنے خبیث نفسون کی شر سے جو شیطانون کے نام جپنے اور اونکے کلمون سے توسّل کرکے جانون اور بدنون مین تاثیر کرتے ہین اور یہی معنے سحر کے ہین۔ وَمِنْ شَرِّ حَاسِدٍ اِذَا حَسَدَ ۞ ع ۳۸ اور بدی سے بُرا چاہنے والے کی جب لگے ہو ڈسنے۔ یعنے حسد کرنے والے کی بدی سے جب اپنے حسد کو ظاہر کرے اور موافق اوسکے عمل مین لائے۔ اور یہ قید اسلیے ہے کہ حاسد جب تک اپنے حسد کو چھپاتا ہے اوس چیز کا ضرر اوسکی طرف نہین پہونچتا ہے اور یہان سے معلوم ہوا کہ حسد سب برائیون سے زیادہ بُرا ہے۔ اور جو شر کہ تمام عالم مین پیدا ہوتا ہے وہ یا تو ارادے اور اختیار والون سے ظاہر ہوتا ہے جیسے لوٹ قتل ظلم تاوان لینا اور سحر اور سوا اسکے۔ یا غیر ارادے اور اختیار والون کی طبیعتون سے جیسے پانی مین ڈوبنا اور آگ مین جلنا اور سوا اسکے۔ مگر سب بدیون سے زیادہ ارادے اور اختیار والون کی بدی ہے اور جڑ ان سب کی حسد ہے۔ اسی لیے کہا ہے کہ اول گناہ جو آسمان مین واقع ہوا حسد تھا ابلیس کا حضرت آدم علیہ السلام سے اور اول گناہ جو زمین مین واقع ہوا قابیل کا حسد تھا ہابیل سے۔ اللہ تعالےٰ اس سے بچائے

سورۃ الناس مدنیۃ	بسم اللہ الرحمن الرحیم	وھی ست اٰیات

یہ سورت مدنی ہے اسمین چھہ آیتین اور بیس کلمے اور اناسی حرف ہین اور ایک رکوع خواص اسکا سورۂ فلق مین مذکور ہو چکا۔ اور اس سورت کو سورۂ ناس اسلیے کہتے ہین کہ حقائق الٰہیہ اور کونیہ جو انسان کے ساتھہ تعلق رکھتی ہین اسمین مذکور ہین۔ اور ان

دونون سورتون کے نازل ہونے کا سبب یہ ہے کہ لبید بن عاصم یہودی نے رسول مقبول صلے اللہ علیہ وسلم پر جادو کیا تھا اور آپ اوسکے سحر سے بیمار ہوگئے تھے اور بعضے وقت آپ یہ سمجھتے تھے کہ مین نے یہ کام کیا ہے حالانکہ وہ کام آپ سے نہین ہوا تھا جب اس عارضے کو چھ مہینے ہوگئے تو ایک رات آپکو خواب مین معلوم ہوا کہ دو فرشتے آئے ایک اونمین سے آپکے سرہانے بیٹھا اور دوسرا پائینتی اور آپس مین باتین کرنے لگے ایک نے دوسرے سے پوچھا کہ اس رسول کو کیا بیماری ہے اوسنے کہا کہ انپر جادو کیا گیا ہے۔ پھر اوسنے پوچھا کہ کسنے جادو کیا ہے دوسرے نے کہا کہ لبید بن عاصم نے انکا بال انکی کنگھی سے لیا ہے اور کنگھی کے دندانون مین کمان کے چلے سے گیارہ گراہین لگائی ہین اور اوسکو کھجور کے پھول کے غلاف مین لپیٹ کے بیر ذروان مین پتھر کے نیچے دبا دیا ہے۔ جب آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم صبح کو اوٹھے تو اوس کوئین کی طرف تشریف لے گئے اور اپنے یارون مین سے دو شخصون کو اوسمین اوتارا وہ پتھر کے نیچے سے اوسے نکال لائے اور جبرئیل علیہ السلام یہ دونون سورتین لے کے نازل ہوئے ان دونون مین گیارہ آیتین ہین۔ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے ایک ایک آیت پڑھ کے ہر گرہ پر پھونکنا شروع کیا یہانتک کہ سب گراہین کھل گئین اور آپکو صحت کامل حاصل ہوئی۔ اور معوذتین پر قرآن شریف کے تمام ہونے مین نکتہ یہ ہے کہ جب نعمت تمام ہوتی اور کمال کو پہونچتی ہے تو سوائے دشمنون کے حسد اور فریب کے اور کوئی خوف نہین رہتا اسیواسطے یہ مقام استعاذے کا تھا اوران سورتون مین عمدہ طور سے استعاذے کا بیان ہے قُلْ اَعُوْذُ بِرَبِّ النَّاسِ ۙ تو کہہ مین پناہ مین آیا لوگون کے رب کی۔ یعنے کہ تو اے کہنے والے اگر شیطان کی شر سے پناہ چاہتا ہے یہ کہ مین پناہ لیتا ہون آدمیون کے پروردگار کی۔ ہرچند کہ اللہ تعالے کی پرورش تمام مخلوقات کو شامل ہے لیکن جو تربیت کہ آدمیون پر واقع ہے وہ کسی

دوسری مخلوقات پر نہین۔ اور تفصیل اس اجمال کی یہ ہے کہ وجود اور حیات اور علم اور
ارادہ اور قدرت اور شنوائی اور گویائی اور بینائی یہ سب حضرت الوہیت کی صفتون
کا پرتو ہے اور برودت اور رطوبت اور یبوست اور حرارت یہ سب اربع عناصر کے
پرے ہین۔ اور وجود مین مرکب ہولے کے سبب سے معدنون کے ساتھ مشابہت
رکھتا ہے۔ اور بڑہنے مین درخت کے مشابہ ہے اور حرکت اور خیال اور وہم اور لذت
اور رنج مین حیوان کے مانند ہے۔ جیسے غصے اور جرات کے وقت مین درندے اور
پہاڑنے والے سے مشابہت رکھتا ہے۔ اور شہوت اور حرص کے وقت مین چارپائے
چرنے والے کے مانند ہوتا ہے۔ اور مکر و فریب حیلے بہانے اور نیک بختون کے خراب
کرنے مین مثل شیطان کے ہے۔ اور بندگی اور پاکی مین مقرب فرشتون کے مانند ہے
اور حکمتون کے جمع ہونے مین لوح محفوظ کے مانند ہے اور چیزون کی صورتین جو شاگردون
اور مریدون کے دلون مین اسکی تاثیر کے سبب سے ثابت ہو جاتی اور قرار پکڑتی ہین
اونمین قلم اعلے کے مانند ہے۔ خلاصہ یہ کہ آدمی کی ابتدا اور انتہا کے تفاوت کو دیکھنا
چاہیے کہ نطفہ ایسی نکمی چیز سے تو ابتدا ہوتی ہو پھر بعد بلوغ کے ولایت اور نبوت کے مرتبے
کو پہونچتا ہے اور کہان سے کہان ترقی کر جاتا ہے۔ پھر اللہ تعالی کی ربوبیت پر غور کرنا
چاہیے کہ کیا تھا اور کیا کر دیا۔ مَلِكِ النَّاسِ ۝ لوگون کے بادشاہ کی۔ اس
صفت مین یہ اشارہ ہے کہ آدمیون کو روح تدبیر کرنے والے عنایت ہوئی ہے اور قوت
مدرکہ اور محرکہ مین اوس روح کو تصرف اور دخل دیا ہے پس روح آدمی کی بدن کے
عالم مین بادشاہ مطلق ہے اور سب بدن اوسکا ملک آباد کے مانند ہے اور قوتین مدرکہ
اور محرکہ اوسکی فوج و سپاہ ہین اور یہ سب ایک کارخانہ ہے اللہ تعالے کی بادشاہت
کے کارخانون مین سے۔ اِلٰهِ النَّاسِ ۝ لوگون کے معبود کی۔ یہ صفت اشارہ
اس بات کا ہے کہ آدمیون مین حق تعالے کی معرفت اور عبادت اور اوسکا قرب حاصل

کرنے کا شوق اونکی اصل پیدایش مین امانت رکھا ہے اور اسی پیدایشی شوق کے
سبب سے ہر گروہ آدمیون کا اس کام کی تلاش مین سرگردان اور پریشان ہے۔
اور یہ شوق اور گرفتاری تمام مخلوق کی ایک کرشمہ ہے اوسکی معبودیت کے کرشمون
مین سے اور بعضے مفسرون نے ان تینون صفتون کے اسطور سے ذکر کرنے مین یہ
بیان کیا ہے کہ آدمی بچپن کی حالت مین اپنے پرورش کرنے والے کے سوا دوسرے
کو نہین پہچانتا اور بھوک اور پیاس اور خوف کے وقت مین اوسی کی طرف رجوع کرتا
ہے اسیواسطے لڑکا اوسوقت مین ماں باپ کو پکارتا اور اونہین سے فریاد کرتا ہے
اور جب جوان وعاقل ہوتا اور دیکھتا ہے کہ ماں باپ بھی میری طرح بادشاہ یا امیر یا دوسرون
کے محتاج ہین تو اسکے بھی دلمین یہی بات بیٹھ جاتی ہے۔ اور جب اس حالت سے
بھی آگے بڑہتا اور دیکھتا ہے کہ بادشاہ امیر بھی اکثر چیزون مین اختیار نہین رکھتے بلکہ عالم
غیب کی طرف التجا کرتے اور وہان سے اپنے مطلب کے حاصل ہونے مین مدد مانگتے
ہین تو اوسے یقین ہوجاتا ہے کہ یہ سب میری طرح محتاج ہین اور دنیا کا کارخانہ دوسرے
سے تعلق رکھتا ہے جسے اللہ کہتے ہین۔ پس ان تینون صفتون کے لانے سے یہ اشارہ
ہے کہ اگر بندہ بچے کا سا مزاج رکھتا ہے اور سوا ربوبیت اور پرورش کے اور کچھ نہین
جانتا تو مین بھی یہ صفت رکھتا ہون اوسے چاہیے کہ میری طرف التجا کرے کہ مین
رب الناس ہون اور یہ میری ربوبیت اور پرورش عام ہے بخلاف ماں باپ کے
کہ اونکی پرورش اپنے بچون کے لیے خاص ہے۔ اور اگر حد بلوغ کو پہنچا ہو اور بادشاہ
وامیر کو سب کامون کا مالک جانتا ہے تو یہ صفت بھی مجھ مین جیسی چاہیے ویسی موجود
ہے اسواسطے کہ سلطنت میری سب آدمیون بلکہ تمام دنیا پر ہے۔ اور اگر تجربے سے
معلوم کرلیا ہے کہ بادشاہ امیر اور ماں باپ سب دوسرے کے محتاج ہین جسے اللہ کہتے
ہین اور رات دن اوسی کو جا پکارتے ہین تو اس صفت سے بھی مین موصوف ہون

خلاصہ یہ ہے کہ ہر وقت اور ہر حال مین اوسی کی جناب پاک مین التجا لیجانا چاہیے
اور ہیچ کے سببون اور وسیلون پر اعتماد نکرنا چاہیے ؎ کسی سے نہ بر آئے کچھ کام
جان * خدا مہربان ہو توکل مہربان * مِنْ شَرِّ الْوَسْوَاسِ ۙ بدی سے
اوسکی جو سنکارے - یعنے خیال فاسد کے اثر سے اور یہ اعوذ سے متعلق ہے یعنے پناہ
لیتا ہون مین فاسد خیالات کی بدی سے جو کئی طرحسے نقصان پونہچاتے ہین - ایک
مزاج کے فاسد کرنے سے دوسرے نفس کی تدبیر مین تیسرے معرفت مین چوتھے
عبادت مین پانچوین حق تعالے کی نزدیکی کے سببونمین اور آدمی کو ابتداے عمر سے
انتہا تک یہی کام در پیش ہین اور جب ان کامون مین خلل پڑا تو عمر اوسکی برباد گئی -
الْخَنَّاسِ ۙ اور چھپ جائے - اور یہ وسواس کی صفت ہے اوسکے صاحب کے
اعتبار سے اسواسطے کہ شیطان کی پیدایشی یہ بات ہے کہ حق تعالے کے ذکر اور قرآن
کی تلاوت اور فرشتون کے سامنے سے بھاگتا ہے اور اس صفت کا ذکر اسلیے ہے کہ
شیطان مردود سے بچنا بہت مشکل ہے اور اوسکی بدی سے محفوظ رہنا سوا اسکے کہ
رب الناس کی جناب مین التجا لیجائے دوسری صورت سے ممکن نہین اسواسطے کہ چھپے
ہوئے دشمن سے ہر وقت اور ہر لحظہ بچنا مشکل ہے مگر اوس ظاہر اور پوشیدہ کے
جاننے والے پر یہ سب آسان ہے الَّذِيْ يُوَسْوِسُ فِيْ صُدُوْرِ
النَّاسِ ۙ وہ جو خیال ڈالتا ہے لوگون کے دل مین - یہ دوسری صفت ہے
وسواس کی - یعنے وہ فاسد خیال ڈالنے والا جو بڑے بڑے وسوسے ڈالتا ہے
آدمیون کے سینون مین - اور سینے کی تخصیص اسوجہ سے ہے کہ اس جگہ نفس ناطقہ کے آثار
حیوانیت سے مخلوط ہو کے فساد کو قبول کر لیتے ہین برخلاف دوسرے اعضا کے
کہ اونمین بڑے بڑے خطرون کی جگہ نہین ہے اور دماغ مین اگرچہ فساد ہوسکتا ہے لیکن اکثر
اسکا فساد نفس حیوانیہ کے آثار بلند ہونے سے ہوتا ہے جیسا کہ اس حکمت کے جاننے والون

پر پوشیدہ بیٹھا ہے۔ مِنَ الْجِنَّةِ جنون مین۔ یعنے وہ فاسد خیال ڈالنے والا
خواہ جنون کی قسم سے ہو۔ جیسے شیطان کہ دہوئین کے غلبے کے سبب سے پیدا ہوتی
تاریکی اور جسمین گھستی ہوئی ہے اور فاسد مشورے اور انتظام کی بگاڑنے والی ہوتی ہین
اونکی طبیعت کو لازم ہین اور آتش مزاجی اور اونکی لطافت کے سبب سے ان جنون
کا انسان کی حیوانی روحون مین درآنا بہت جلد آسان ہوتا ہے اور اونکا اثر روحون کو
پہونچتا ہے اور اوسکے سبب سے بدن مین حرکت اور سکون ظاہر کرتے ہین اور گناہ
اونسے ظاہر ہوتے ہین اسیواسطے آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ شیطان
خون کی طرح آدمی کی رگ وپے مین دوڑتا ہے اور شیطان کے وسوسون کی حد وانتہا
نہین ہے لاکھون طریقون سے بہکاتا اور فریب دے دیکے گمراہ کرنا چاہتا ہے
وَالنَّاسِ ۝ اور آدمیون مین۔ یعنے وہ وسواس ڈالنے والا لوگون کی قوت ع
متخیلہ ہو جو فاسد اعتقاد اور شہوت اور غضب کے غلبے سے جھوٹے خیال تمام روحون
اور قوتون مین ڈال کے طبیعت یا نفس کی تدبیر مین فساد یا عبادت اور تقرب کے
سببون مین سستی یا معرفت مین خطا کا سبب پڑتا ہے۔ واضح ہو کہ ناس کا لفظ اس سورۃ
مین پانچ جا واقع ہے مگر لباب والے نے اپنی تفسیر مین لکھا ہے کہ حقیقت مین یہ تکرار
نہین ہے اسلیے کہ پہلے مقام پر ناس کے لڑکے مراد ہین اور تربیت کا ذکر جو پرورش کے
معنون مین ہے اونکے حال کے مناسب ہو اور دوسرے مقام پر جوان مراد ہین اور ملک
لفظ جو سیاست پر دلالت کرتا ہو اونکے مناسب حال ہو۔ اور تیسرے مقام پر بوڑھے مراد ہین
اسلیے کہ آلہ کا لفظ طاعت اور عبادت پر مبنی ہے جو اونکے حال کے بہت مناسب ہو اور چوتھے
مقام پر صلحا مراد ہین کیونکہ اکثر شیطان نیکون کے بگاڑنے پر کمر باندھے رہتا ہو اور پانچوین مقام
پر مفسد اور شیاطین مراد ہین جنکا کام بہکانا اور وسوسہ ڈالنا ہو واللہ اعلم بحقیقۃ الحال
وھو الکبیر المتعال وصلے اللہ علےٰ سیدنا ومولانا محمد والہ واصحابہ اجمعین

خاتمۃ الطبع مع قطعۂ تاریخ از جناب مولف دام فیضہ ✤

حمد بیحد ہے خاص یزدان کو ✤	نطق بخشا ہے جسنے انسان کو ✤
جس نے بیجا کلام پاک اپنا	جس نے بتلایا نامِ پاک اپنا ✤

سپاس بیقیاس حضرت رب العزۃ جل جلالہ وعم نوالہ کو زیبا ہے جسنے انسان کو ایک مشت خاک سے بنا کے اور فہم و ادراک عطا فرما کے مرتبۂ افلاک کو پونہچایا۔ اور درجۂ خلافت کبریٰ سے سرفراز کیا۔ آلحق یہ رتبہ کس مخلوق نے پایا کہ حکم محکم شہنشاہ دو عالم نے صدور فرما کے اس کالبد خاک کو فرشتون کا ہمرتبہ بنایا۔ تعالیٰ شانہ علواً کبیرًا اور درود نا محدود جناب رسول مقبول صلے اللہ علیہ وآلہ واصحابہ وسلم پر جنہون نے کافۂ انام کو ظلمت کفر و شرک سے پاک کرکے نور اسلام سے منور فرمایا اور احکام خداوند عالم پونہچا کے مومنین باصدق ویقین کو مورد مراحم صمدی بنایا۔ اللھم صل و سلم علیہ وعلیٰ آلہ واصحابہ تصلیۃ وتسلیماً کثیرًا کثیرًا۔ بعد حمد وصلوٰۃ کے جملہ اہل اسلام کو واضح ہو کہ افضل العبادات تلاوت کلامِ ربانی ہے۔ اور بجا آوری احکام فرقانی۔ جسکے فضائل کتب حدیث مین بے انتہا مذکور ہین اور خاص کلام الٰہی مین مسطور۔ ادنیٰ فیضان اوسکا یہ ہے کہ تلاوت کنندہ ایک ایک حرف کے بدلے دس دس نیکیان پاتا ہے اور مورد الطافِ الٰہی ہو جاتا ہے۔ پس جاے غور ہے کہ جب صرف تلاوت کرنے کے لیے یہ انعام و اکرام ہین تو مطالب کو سمجھ کے اونکی پیروی کرنے والون کے لیے کیا کیا عز و احتشام ہونگے۔ لیکن یہ بات بغیر حصول علم کے ممکن نہ تھی اسیواسطے علماے اعلام اور فضلاے کرام نے ہر زبان مین تفسیرین لکھین اور جوہر علم کے دکھائے۔ تاکہ ہر کس و ناکس اونکے دیکھنے اور پڑھنے سے فیض اوٹھائے۔ مگر چونکہ اس زمانے مین بڑی بڑی تفسیرون کے دیکھنے کا بوجوہات چند در چند لوگون کو اتفاق کم ہوتا ہے اور اشتغال گوناگون سے زمانہ مہلت نہین دیتا

لہذا حسب ارشاد بہی خواہ انام آقاے جو سے اہل اسلام مقبول بارگاہ منان صاحب جناب
حافظ محمد عبد الستار خان صاحب اس ناچیز خاکسار ذرۂ بیمقدار ابو محمد عبد الحکیم نے یہ مختصر
تفسیر عمّ پاروں اور تیرہ سورتون کی زبان صاف اردو مین کتب معتبرۂ تفاسیر سے انتخاب
کرکے اس طور سے لکھی کہ اوسکے معانی و مطالب کا فہم ہر شخص کم علم کو آسان ہو اور اوسکے
سمجھنے سے ہر ایک شادان۔ تا آنکہ فہم مطالب مقاصد سے نمازون مین رونا لطف پاوین
اور اطفال خردسال چھوٹی چھوٹی سورتون کے معنون اور مطلبون سے واقف ہو جاوین
حاجتمند ہر سورت کے فضائل اور خواص معلوم کرکے اپنے اپنے مقصد کے لیے جس سورت
کو چاہین ورد بنائین۔ ترجمے کے شائق ترجمہ علیحدہ ملاحظہ فرمائین۔ اور خلاصۂ مطلب
ہر آیت کا علیحدہ سمجھتے جائین۔ شانِ نزول کی واقفیت سے تلاوت مین ذوق و شوق
بڑھے۔ اور پچھلے قصون اور حالات کے سننے سے ہر ذی ہوش عبرت پکڑے۔ احکام
قرآنی اور فرمان ربانی اہل اسلام سمجھین اور صدق دل سے بجالاوین [illegible] دونون جہان
مین فرمانبرداری خدا و رسول سے رحمت ابدی کے مستحق ہو جائین [illegible] کہ یہ مدعاے
دلی ایک عرصہ کے بعد بر آیا اور شاہد مدعا نے جلوۂ ظہور دکھایا۔ [illegible] حافظ صاحب
ممدوح الاوصاف نے بصرف زر کثیر اس تفسیر دلپذیر کو فائدۂ عام [illegible] بہبودی اہل اسلام
کے لیے نہایت صحت و صفائی سے مطبع دبدبۂ احمدی لکھنؤ مین ماہ مبارک رجب [illegible] چھپوایا [illegible]
دیکھا اور پسند فرمایا لہذا التماس ہے کہ جو صاحب اسکے مطالعہ سے فائدہ پائین حافظ صاحب ممدوح
اور عاجز کو دعاے خیر سے یاد فرمائین والحمد للہ الکریم والصلوٰۃ علی رسولہ محمد وآلہ وصحبہ اجمعین

قطعۂ تاریخ طبع

نسخہ تفسیر قرآن شد چو مطبوع ✦	کہ شد مطبوع طبع اہل ایمان
خرد تاریخش از روے جمل شد	کلام کاشف اسرار قرآن

منہاج العابدین مصنفہ امام محمد غزالی علیہ الرحمہ
یہ کتاب لائق دید ہے قیمت مع محصول ۵/
مقاصد الصالحین اردو - اسمین دس مقصد ہین
حالات اولیائے کرام کے بیان مین قیمت مع محصول ۴/
مقالات صوفیہ فارسی - اسمین اقوال بزرگان دین
کے حضرت امام جعفر صادق رضی اللہ عنہ سے خواجہ عبید اللہ
احرار قدس سرہ تک معتبر کتابون سے منتخب کرکے شاہ
ناظم صاحب علوی نے جمع کیے تھے اور بقیہ شاہ
...ب علی صاحب نے پورے کیے اسمین ایک سو تینتیس
اولیاء اللہ کے اقوال ہین قیمت مع محصول — ۸/
سلطان الاذکار - فی مناقب غوث الابرار حضرت
غوث الثقلین محبوب سبحانی شیخ عبد القادر جیلانی رضی
اللہ عنہ کے حالات کرامت مین یہ کتاب بے نظیر ہے جسکے
پڑھنے سے انسان پر عجیب حالت طاری ہوتی ہے
مولف اسکے مولانا محمد علم الیقین صاحب کرسوی ہین
اسکے آخر مین نہایت پر اثر قصائد درج ہین ۱۲/
تحفۂ غوثیہ مع حکایات الاصفیا اردو - اسمین حضرت
غوث پاک کے حالات کرامت اور سوانح عمر نہایت
تفصیل سے مندرج ہین اور حکایات الاصفیا مین اور
اولیاء اللہ کے حالات کرامات و خرق عادات لکھے ہین
شائقین اس کتاب کو ضرور ملاحظہ کرین قیمت ۵/
خلاصۂ اربع انہار - یہ مختصر کتاب جناب مولوی
شاہ رحمت علی صاحب یوسفی نقشبندی فتحپوری نے
حالات تصوف و وحدت و رسالت وطریق سدہ نقرا
وطریق سلب مرض و دفع بلا وغیرہ مین ایک نئے طرز سے
لکھی ہے خوبی اسکی ملاحظے پر منحصر ہے گویا دریا کو کوزے
مین بھر دیا ہے قیمت مع محصول —— ۲/

سبع سنابل فارسی - یہ نایاب اور بے مثل کتاب طریق
سلوک معرفت و حقیقت سے مملو ہے مصنف اسکے
سید عبد الواحد صاحب بلگرامی قدس سرہ ہین مطبع نظامی
مین یہ کتاب نہایت خوشخط اور صاف چھپی ہے
قیمت فی جلد مع محصولڈاک ——
خیالات نادرہ - فن تصوف مین ایک مختصر رسالہ
مگر حالات طریق تصوف و معرفت و حقیقت نہایت سہل اور
تفصیل سے لکھے گئے ہین مؤلف اسکے جناب نواب
احمد حسن خان صاحب بہادر مذاق رئیس پریانوان
ہین قیمت مع محصول —— ۱/
شفاء العلیل - ترجمۂ قول الجمیل مع ہدایۃ السبیل یہ شاہ
کتاب ہے - مصنف اسکے عارف باللہ مولانا شاہ ولی اللہ
صاحب محدث دہلوی ہین اور مترجم جناب مولوی
خرم علی صاحب اسمین گیارہ فصلین ہین قیمت - ۶/
حکایات الصالحین یہ نایاب کتاب بزبان اردو
فن تصوف مین بے عدیل و بے نظیر ہے قیمت - ۵/
اسرار العارفین اردو ترجمۂ دلیل العارفین مولفہ
حضرت قطب الاقطاب بختیار کاکی قدس سرہ مترجمہ مولوی
فضل اللہ صاحب قیمت مع محصول —— ۲/

اعلان

واضح ہو کہ یہ کتاب [illegible]

[illegible]

[illegible]

[illegible] بیان کیا ہے نہایت مرغوب ہے راقم نے بصرف زر کثیر [illegible] ہے

اور حق تالیف اس کا بعوض زر نقد [illegible] کے خرید کر [illegible] خاص ملک کے [illegible]

کے لیے [illegible] پر [illegible] حضرت [illegible]

[illegible] کی گئی [illegible] کرا کے [illegible]

[illegible]

ہے کہ کوئی صاحب [illegible] بلا اجازت

تحریری [illegible] ارادہ نہ فرماویں [illegible]

کوئی سورت یا پارہ علیحدہ [illegible] طبع [illegible] حق تالیف [illegible]

احقر کے پاس بذریعہ رجسٹری محفوظ ہے اور جناب مولف سے بھی

[illegible] لیا ہے [illegible] تاجر کے کوئی صاحب [illegible]

[illegible] کے مجاز نہیں [illegible] جس قدر نسخے مطلوب ہوں راقم سے

[illegible] طلب فرماویں کہ فوراً روانہ کیے جاویں

راقم

محمد [illegible] تاجر کتب [illegible]